DAMAGE BOOK

DAMAGE BOOK

UNIVERSAL LIBRARY
OU_226514
UNIVERSAL LIBRARY

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

فیض الکریم تفسیر قرآن العظیم

وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ

ص ۔ ف ۵۵۶۸

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد ہی اُس ذات پاک کو کہ جس نے اپنے بندے پر ایسی کتاب مجید نازل کیا جو سب کو سیدھی راہ بتائی اور نادانون کو جہل کی تاریکی سے نکال کے روشنائی اللہ کی معرفت کی دکھلائی اسکی آیات بینات فصاحت و بلاغت کا لاف مارنے والون کو داغ عاجزی کا دین اور معاندون کو ذلت و خواری کی آتش مین جلائین اور صلاۃ و سلام اس سالار مرسلین پر کہ جنکی سعی سے کفر کی جمعیت پھوٹی اور تیغ سے انکے حکم کے شرک کی بنیاد توٹی انکی ہدایت سے اندھی آنکھین اور بہرے کان کھلے اور تاریک دلون مین انوار کے غنچے کھلے دین انکا توریت اور انجیل پر قلم نسخ کا کھینچا اور انکے معجزون کا آوازہ سارے جہان مین پہنچا

اور انکے آل اطہار پر جو فضیلت کے میدان کے شہسوار ہین اور اصحاب ابرار پر جن کی کوشش
سے اسلام کے ارکان پایدار ہین حمد و نعت کے بعد کہتا ہی بندۂ ضعیف گنہگار صبغۃ
اللہ بن محمد غوث بن محمد ناصر الدین حشرہم اللہ فی زمرۃ الابرار سبحان اللہ اس خالق کے سخن کی
کیا شان ہی جسکی معانی اور الفاظ کے وصف مین دانا کی عقل حیران ہی اسکا ہر ایک حرف
اسرار و حقایق کے چمن کی بہار ہی اور ہر ایک لفظ لطایف و دقایق کا گلزار ہی وہی اللہ کی حبل
متین ہی جسنے اسکو استوار پکڑا کبھی اُسے خلل نہین اور وہی فیصل کرنے والا ہی حق و باطل مین
ہرگز اس مین ہزل نہین اسکے عجایب کو نہایت نہین اور اسکو مکرر پڑھنے سے خاطر پر ملالت
نہین آگے کے عالمون کو اللہ تعالی غریق رحمت کرے جنھون نے قرآن شریف کو جاننے کے واسطے
کئی کتابین تفسیر کی تصنیف کین اور اسکو حاصل کرنے کے واسطے بہت سے علوم استنباط کین
اور اسی زبان مین سب علوم کو لکھنے لگے پس عربی زبان اس قدر رواج پائی جو کوی وہ سیکھے
اسکو عالم نہین کہتے ہند کے اکثر سلاطین زبان فارسی بولتے تھے اسلئے وہان کے اکثر اہل اسلام
کو فارسی تحصیل کا شوق ہوا اور وے سب اپنے کاروبار اسی زبان مین لکھنے لگے اور اسی زبان مین بہت
سی کتابین اور تفسیر اور دوسرے علوم مین لکھین بنا بر اسکے ہندی زبان مین کوی کتاب تصنیف کرنا سبک
ٹھہرا ہان مگر قصیدے اور اشعار اور جھوٹے قصے کہانیان اکثر لکھا کرتے ہین اسوقت کے لوگون کو یہہ توفیق
کہان جو عربی علوم کی تحصیل کی طرف متوجہ ہون اور یہہ بھی دشوار ہو گیا کہ فارسی مین اچھی لیاقت
بہم پہنچاوین کیونکہ روزی کے فکر مین پریشان سرگردان ہین قطع نظر اسکے اگر حاصل بھی کرین تو
زبان کی مہارت مین ایک عمر صرف ہو باوصف اسکے بھی اکثر لوگ درجہ کمال کو نہین پہنچتے اسلیئے

اکثر لوگ علم سے بے بہرہ اور دین کی باتون سے بے خبر رہتے ہین الحق اپنے ملک کی بھاکھے مین کسی فن کو لکھنا عوام کی معرفت کا
سبب ہوتا ہی علی الخصوص عورتین کہ انکو ہندی زبان کے سوا دوسری زبانون سے آشنائی نہین فضیلت دستگاہ مولوی
محمد باقر آگاہ جعل اللہ الجنۃ مثواہ نے چند کتابین دینی علوم کے ہندی زبان مین بنائے کہ جس سے ایک عالم کو فائدہ
عظیم ہوا ان ایام مین حکام کی رغبت اردو زبان کی طرف دیکھہ کے بہت سی کتابین ہندی مین لوگ تصنیف کئے پھر یہہ عاصی
بھی ہندی زبان مین چند کتاب بنایا مگر کوئی ایسی تفسیر کہ جسکے دیکھنے سے خاطر کو تشفی ہو سو نظر نہ آئی اس لئے یہہ عاصی
ایک تفسیر ہندی کہ جس مین شان نزول اور ضروری باتین مذکور ہون لکھنا شروع کیا جناب الٰہی مین التجا یہہ ہی کہ اسکی اتمام
کی توفیق دیوے اور اسکے دیکھنے والون کو نیک راہ بتاوے **مقدمہ** تمام قران شریف لوح محفوظ سے ایکہی
دفعہ رمضان کے مہینے مین شب قدر کو پہلے آسمان پر اترا بعد اسکے تیئیس برس کے عرصے مین تھوڑا تھوڑا بحسب ضرورت
نازل ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مین جب آیتین اترتین تو اسکو خرمے کے شاخون پر کہ جسکو عربی مین عسیب
کہتے ہین اور چمڑون پر اور کاغذون پر اور پتھرون پر اور تختیون پر اور چوڑے ہاڑون پر لکھا کرتے تھے تمام ایک جگہہ جمع تھا
پھر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت مین سنہ گیارہ ہجری تھی مسیلمہ کذاب سے جو دعوی نبوت کا کیا تھا اور اس کے
ساتھہ بہت سے لوگ مرتد ہوکے جمع ہوئے جنگ ہوا سو صحابہ مین سات سو آدمی تک شہید ہوئے ایک روز عمر رضی اللہ عنہ نے ابوبکر
رضی اللہ عنہ کی خدمت مین تشریف لیکر گئے اور کہے اس جنگ مین قاریان بہت سی شہید ہوئے آیندہ جنگون مین قاریان مارے
پڑے تو بہت سی آیتین قران شریف کی جاتی رہینگی بہتر یہہ ہی کہ قران کو جمع کرین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرمائے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو کام نہین کئے اسکو مین کیونکر کرون عمر رضی اللہ عنہ کہے واللہ یہہ کام بہت خوب ہی غرض
بحث وتکرار کرکے دونون صاحبون کی رائے متفق ہوئی کہ اسکو جمع کرنا سو زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو جو نبی صلی اللہ علیہ
وآلہ کے وقت کاتب الوحی تھے بلوائے اور انسے جو عمر رضی اللہ عنہ کہے سو تقریر کئے اور فرمائے تم جوان ہو ہوشیار اعتمادی آدمی
تس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت وحی اتری تو صاحب ہی لکھا کرتے تھے اب قران شریف کو جمع کرنے واسطے
صاحب بھی ہمارے شریک ہوا چاہئے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہین اگر مجھکو کوئی پہاڑ اٹھالو کرکے تکلیف دیتے تو مجھہ
پر اتنا گران نہ ہوتا جیسا یہہ مجھے گران نظر آیا پھر مین بولا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو کام نہین کئے سو آپ کیسا کرتے ہو
ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرمائے واللہ یہہ خوب کام ہی پھر مجھہ مین اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مین بحث ہوا آخر اللہ تعالی

بیان جمع قرآن

ببیرے ولمین بھی ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرح اس بات کا گیان ڈالا پھر مین آیتون کو جو متفرق اور پراگندہ تھین جمع کرنے لگا اور جب کوئی
آیت لکھی ہوئی نہ ملے تو لوگون سے جو حافظ قرآن تھے تحقیق کرکے لکھتا غرض زید بن ثابت رضی اللہ عنہ تمام متفرق آیتون کو جمع کیے اور وہ
مسودہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پاس تھا انکے وفات کے بعد عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ملکون کے بندوبست اور کافرون کی جنگون مین
اسکو صاف کرنیکی فرصت نہ ہوئی اسمین عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت ہوئی اور وہ مسودہ ام المومنین بی بی حفصہ رضی اللہ عنہا پاس رہگیا
سنہ پچیس ہجری مین کہ عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت تھی حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہما نے جو ارمینیہ اور آذربیجان کو فتح کرنے گئے تھے
اور وہان لشکر عراق کے اور شام کے جمع تھے سو دیکھے قران شریف کے قرآءتین مختلف رہنے سے انمین قضیہ ہو رہا ہی شام والون نے کہتے تھے
ہمکو ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے ایسی ہی سند ہوئی ہی اور عراق والے کہتے تھے ہمکو ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے یونہین تحقیق ہوئی ہی پھر
ایک نے دوسرے کی تکفیر کرنے لگا حذیفہ رضی اللہ عنہ کے دل مین اس اختلاف سے بہت اندیشہ پیدا ہوا اور ملک فتح کرکے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ
کی خدمت مین حاضر ہوئے اور کہے یا امیر المومنین لوگونکو قرآن شریف کی تلاوت مین بڑا اختلاف پڑ گیا ہی یہود و نصاریٰ کے کتب مین جیسا
اختلاف ہوا ہماری کتاب مین ہونیکے قبل اسکا بندوبست کیا چاہئے پھر عثمان رضی اللہ عنہ نے تمام صحابہ رضی اللہ عنہم سے مشورت کرکے
بی بی حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس جو قرآن شریف تھا سو منگوائے بی بی نے بھیجنے واسطے راضی نہ ہوئے پھر انکو کہلا بھیجے کہ اسکو آپ بھیجدو
ہم نقل لیکے پھر آپکے پاس بھیجوا دینگے بی بی نے اسکو بھیجا سو زید بن ثابت کو اور انھون انصار مین تھے اور عبد اللہ بن زبیر اور سعید بن العاص
بن امیہ اور عبد الرحمن بن حارث کو انھون قریش مین تھے مصحف لکھنیکا حکم فرمائے اور کہے جب زید بن ثابت کی اور تم لوگ کی لغت مین
اختلاف آوے تو قریش کی لغت پر لکھو کیونکہ قرآن شریف قریش کی لغت پر نازل ہوا ہی بعضے روایتون مین آیا ہی کہ عثمان رضی اللہ عنہ بارہ
شخص کو قریش اور انصار کے قرآن لکھنے کے واسطے مقرر کیے از انجملہ ابی بن کعب اور مالک بن ابی عامر اور کثیر بن افلح اور انس بن مالک
اور عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہم دوسرے لوگون کا نام معلوم نہ ہوا اور بعضے روایتون مین آیا ہی کہ عثمان رضی اللہ عنہ نے پوچھے سب مین
خوش خط کون لکھتا ہی تو کہے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ جو منشی تھے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پھر کہے قرآن کے الفاظ کو درست
ادا کون کرتا ہی کہے سعید بن العاص کہتے ہین کہ انکا لہجہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لہجے سے بہت شبیہ تھا سو عثمان رضی اللہ عنہ فرمائے
سعید الفاظ کو بولا کرے اور زید اسکو لکھے انتہی شاید دوسرے لوگون کو انکی مدد اور نسخے متعدد لکھنے کے واسطے متعین کیے ہون اور اکثر لوگ
جو زمانے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کم سن تھے انکو مقرر کیے کیا واسطے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر سال ایکبار رمضان کے
مہینے مین جبرئیل علیہ السلام کو قرآن شریف سنایا کرتے تھے اور جس سال مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وفات ہوا اس سال جبرئیل

کو دوبار سنائے سو اس سنانے کو عرضۂ اخیرہ کہتے ہین پھر صحابہ جو کم سن تھے اس عرضۂ اخیرہ کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن سننے لگے سننے مین آیتین جو منسوخ التلاوت تھین نکل گئین بخلاف انکے جو پیش از عرضۂ اخیرہ کے سنے تھے انکی تلاوت مین کہین کہین منسوخ آیتین رہ گئی تھین القصہ عثمان رضی اللہ عنہ چند مصحف لکھا کے اطراف مین روانہ کئے اور حکم فرمائے کہ اسکے سوا کسی پاس کچھ آیتین یا سورتین یا مصحف ہو تو اسکو خرق کرے سو بعضے نواح مین خرق کو خاء معجمہ سے ہی سمجھکے پھاڑ دئے اور اکثر اسکو حرق حاء مہملہ ہی کرکے جلادئے مشہور یہہ ہی کہ ملکون پر روانہ کئے سو پانچ مصحف اور بعضے کہتے ہین سات مصحف لکھے ایک مکے کو روانہ کئے اور ایک شام کو اور ایک یمن کو اور ایک بحرین کو اور ایک بصرے کو اور ایک کوفے کو اور مدینے مین اپنے پاس ایک مصحف رکھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی تلاوت مین وہ مصحف رہا کرتا تھا اب تلک وہ مصحف مدینے مین موجود ہی اور بی بی حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس کا مسودہ جو منگوائے تھے اسکو پھر انکے پاس بھیج دئے معاویہ رضی اللہ عنہ کی امارت مین مروان جو مدینے کا حاکم ہوا تھا سو بی بی حفصہ رضی اللہ عنہا سے وہ مسودہ طلب کیا انھون نے اسکو نہ دیا پھر انکے انتقال کے بعد مروان نے بی بی کے برادر عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما پر تقید کرکے منگوایا اور اسکو جلادیا

فائدہ قرآن شریف کی تفسیر رائے سے کرنا حرام ہی لیکن رائے سے تاویل کرنا جایز ہی تفسیر اسکو کہتے ہین کہ قرآن کے الفاظ کا معنی ظاہر کرنا اور اس لفظ سے مراد کیا ہی سو بیان کرنا تو اس مین جزم کردینا ہی کہ اس لفظ سے مراد یہی ہی دوسری نہین اب اسمین گواہی ہوئی اللہ تعالی پر کہ اس لفظ سے یہی ارادہ ہی اللہ تعالی کے ارادے پر ہمکو تو اطلاع نہین پھر اس بات کا جاننا موقوف ہوا سننے پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور صحابہ رضی اللہ عنہم سے جو قرآن نازل ہونیکے وقت حاضر تھے اور مشاہدہ کئے اس حالت کو پھر جو کوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور صحابہ سے حاصل نہ کرے اور انسے صحیح نقل ہوتے ہوے ہمکو جو پہنچی ہی اسکو نہ جانکے اپنے طرف سے کوئی معنی بیان کرے تو وہ تفسیر ہوئی رائے سے اور جھوٹی شہادت اللہ تعالی پر اس سبب سے وہ حرام ہوا اور تاویل اسکو کہتے ہین جملے وغیرہ مین جو چند احتمال ممکن ہین انمین سے کسی احتمال کو بیان کرنا یا ایک احتمال کو دوسرے پر ترجیح دینا سو یہہ جایز ہی کیونکہ اسمین اللہ تعالی پر شہادت نہین لیکن یہہ بھی ہر کسیکو جایز نہین بلکہ علما جو ماہر ہین قرآن کے علوم اور آلات سے اور جانتے ہین معانی کو خطاب کے تو انکو تاویل کرنا جایز ہی بشرطیکہ انکی وہ تاویل کتاب اور سنت اور اجماع کے مخالف نہ ہووے

سورة الفاتحة مكية وهي سبع آيات

سورہ فاتحہ مکی ہی سات آیت کا معلوم رہے جو سورے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پیش از ہجرت کے نازل ہوئین اسکو مکی کہتے ہین اور جو کہ ہجرت کے بعد نازل ہوئین اسکو مدنی کہتے ہین پھر کہین نازل ہون

بسم الله الرحمن الرحيم شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نعمت دینے والا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ سب تعریف اللہ کو ہی جو صاحب سارے جہان کا عالمین جمع ہی عالم کا اور اس سے
مراد تمام مخلوقات ہین اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ بہت مہربان نہایت رحم والا مالک انصاف کے دن کا انصاف
کے دن سے مراد قیامت کا روز ہی کہ کسیکو اسروز ملک نہین سوا اللہ تعالی کے دیکھیے یہان اللہ صاحب نے اپنے نامون سے پانچ
نام ذکر کیا اللہ رب رحمن رحیم مالک سو اسمین اشارہ ہی کہ گویا اللہ تعالی یون فرماتا ہی بندے کو مین نے پیدا کیا سو مین اللہ
ہون پھر اسکو اقسام کی نعمت اور ہزارہا الطاف سے پرورش کیا سو مین رب ہون پھر بندہ میری نافرمانی کرنے لگا اور مین
اسکو ڈھانپا سو مین رحمن ہون پھر مین اسکی نافرمانی پر نعمتین نہین چھین لیا سو مین رحیم ہون پھر ان نافرمانیون پر جزا دینا
ضروری سو مین جزا کے دن کا مالک ہون اِيَّاكَ نَعْبُدُ تجھی کو ہم بندگی کرین وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ اور تجھی سے مدد
چاہین اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ چلا ہمکو راہ سیدھی اس راہ سے مراد راہ حق اور اسلام کی طریقت ہی صِرَاطَ
الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ راہ انکی جن پر تو نے فضل کیا اللہ تعالی جن پر فضل کیا سو وہ لوگ انبیا اور فرشتے اور صدیقان
اور شہدا اور انکے تابعدار ہین غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ نہ جن پر غصہ ہوا وَلَا الضَّآلِّيْنَ اور نہ بہکنے والے جن پر
غصہ ہوا اس سے مراد یہود ہین یا مطلق کافران اور بہکنے والے سو نصاری ہین یا منافقین معلوم رہے کہ آمین جو کہتے ہین سو
وہ قرآن مین داخل نہین لیکن سنت ہی سورہ تمام ہوئے بعد دم لیکے آمین کہنا اور اسکا معنی قبول کر اور مذہب امام شافعی کا
ہی نماز جہریہ مین سورہ فاتحہ پڑھے بعد آمین پکار کے کہنا اور امام ابی حنیفہ کا مذہب آمین آہستہ کہنا بخاری اور مسلم روایت کیے
ہین ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہے فرمائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو کیونکہ ملایک بھی آمین
کہتے ہین پھر جسکی آمین فرشتون کے آمین کے ساتھ برابر ہو تو اسکے اگلے گناہان بخشے جاوینگے اور ترمذی روایت کیے ہین
ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابی رضی اللہ عنہ کو فرمائے کیا تجھکو خبر دیون ایک سورت سے
کہ ویسی سورت نہ توریت مین اتری اور نہ انجیل مین پھر ابی نے کہے خبر دو یا رسول اللہ سو حضرت فرمائے وہ سورت فاتحہ ہی وہی سبع مثانی اور قرآن عظیم ہی
جو مین دیا گیا یعنے سورہ الحجر مین جو آیت آئی ہی ولقد آتیناک سبعا من المثانی والقرآن العظیم سو وہ یہی سورہ ہی اور اسکو سبع
مثانی کہے یعنے سات مکرر اسلیے کہ اس سورت مین سات آیت ہین اور نماز کی ہر رکعت مین مکرر پڑھتے ہین سورۃ البقرۃ مدنیۃ و
ھی مائتان وسبع وثمانون آیۃ سورہ بقرہ مدنی ہی دو سو ستاسی آیت کا اور یہ پہلی سورت ہی جو مدینے مین حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوئی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ الٓمّٓ یہ حروف جو سورتون کے ابتدا مین

آتے ہین سو اللہ تعالی کے اسرار ہین اسکا علم اللہ تعالی کو ہی ہی ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ اس کتاب
مین کچھہ شک نہین ذٰلک کا لفظ عربی مین کسی چیز کی طرف اشارے کے واسطے آتا ہی سو اللہ تعالی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کو خطاب کرکے فرمایا ای محمد یہہ کتاب یعنے قران جو تو پڑھتا ہی اسمین کچھہ شک نہین مقرر اللہ کیطرف سے آیا ہی کہتے
ہین کہ اللہ صاحب نے وعدہ کیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ مین تجھہ پر ایک کتاب اتارونگا کہ اسکو پانی نہین بھگاتا
اور پھیرنے سے کہنہ نہین ہوتا جب قران نازل ہوا تو فرمایا وہ یہی کتاب ہی بعضے کہے ہین کہ اللہ تعالی بنی اسرائیل سے وعدہ کیا تھا
کہ مین بنی اسمٰعیل سے ایک نبی بھیجونگا اور اُس پر کتاب نازل کرونگا پھر جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینے کو تشریف لائے اور وہان
یہودیان بہت تھے سو اللہ تعالی یہہ سورت نازل کیا اور گویا فرمایا کہ مین وعدہ جو تم سے کیا تھا سو وہ یہی کتاب ہی هُدًى
لِّلْمُتَّقِيْنَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ راہ بتاتی ہی ڈرو الون کو جو سچ مانتے ہین بن دیکھے متقی اسکو کہتے ہین جو منہیات سے بچا
رہتا ہی اور اللہ تعالی کے مامورات کو ادا کرتا ہی اور یہہ کتاب پرہیزگارون کو راہ بتاتی ہی فرمایا اس لیے کہ متقیون نے اس سے نفع
پاتے ہین جو اللہ سے نہ ڈرے تو اسکو کوئی نصیحت نفع نہ دیگی اور غیب اسکو کہتے ہین جو آنکھہ سے پوشیدہ رہے جب غیب پر ایمان لائے تو
اُس مین ایمان فرشتون پر اور گذشتہ انبیا پر اور قیامت اور حساب اور کتاب اور صراط اور میزان اور جنت اور دوزخ تمام داخل ہوئے
وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ اور درست کرتے ہین نماز یعنے نمازون کو انکے اوقات پر ارکان اور ہیئت کے ساتھہ خشوع اور خضوع سے
ادا کرتے ہین وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ اور ہمارا دیا کچھہ خرچ کرتے ہین یعنے مال اللہ تعالی کی راہ مین دیا کرتے ہین یہہ دینا فرض ہی
یا نفل وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ اور جو سچ مانتے ہین جو کچھہ اترا تجھہ پر یعنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اس سے
مراد تمام قران اور شریعت ہی وَمَا اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ اور جو کچھہ اترا تجھہ سے پہلے یعنے توریت اور انجیل وغیرہ کتب جو اگلے
پیغمبرون پر اترے اللہ تعالی کتب سب جو نازل کیا سو ایک سو چار ہین اُنمین شیث علیہ السلام پر سات صحیفے اور ابراہیم علیہ السلام
پر تیس صحیفے اور موسی علیہ السلام پر توریت نازل ہونے کے آگے دس صحیفے جملہ سو صحیفے ہوئے باقی رہے چار انمین توریت موسی علیہ
السلام پر اور انجیل عیسی علیہ السلام پر اور زبور داؤد علیہ السلام پر اور قران محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اترا معلوم رہے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم پر اور اگلے پیغمبرون پر جو کچھہ نازل ہوا تمام پر مجمل ایمان لانا سب لوگون پر فرض عین ہی اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی پیروی کرنے پر ہم مامور ہین اسلیے جو کچھہ حضرت پر نازل ہوا اسکو تفصیل جاننا بھی فرض ہی لیکن فرض کفایہ ہی وَبِالْاٰخِرَةِ
هُمْ يُوْقِنُوْنَ اور آخرت کو وے یقین جانتے ہین یعنے آخرت ہونا سچ جانتے ہین اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ

انھون نے پائی ہی راہ اپنے رب کی وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ اور وہی مراد کو پہنچے یعنے دوزخ سے چھوٹے اور
بہشت کو پائے معلوم رہے اللہ صاحب نے اس سورت کی شروع مین چار آیت مومنون کے حق مین اُتارا اور انکے خوب صفات کہہ دئیے
پھر بعد دو آیت کافرون کے حق مین کہا اسکے بعد تیرہ آیت منافقون کے شان مین نازل کیا کافرون کے حق مین فرماتا ہی اِنَّ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وے جو منکر ہوے سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ برابر ہی توانکو ڈراوے
لَا يُؤْمِنُوْنَ وے نہ مانینگے کفر کا معنی کاف کے زبر سے لغت مین ڈھانپنا اور کاف کے پیش سے نعمت چھپانے اور ناشکری کرنے مین
مستعمل ہی اور اہل شرع پاس اسکا معنے منکر ہونا اس سے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لائے ہین کرکے یقیناً معلوم ہوا ہی اور کفر
کے چار قسم ہین ایک کفر انکار کا وہ اللہ تعالی کو اصلا نہ جاننا اور نہ اسکا زبان سے اقرار کرنا فرعون کا کفر اسی قسم کا تھا دوسرا کفر
جحود اور شرارت کا وہ یہ کہ اللہ تعالی کو دل سے جاننا اور زبان سے اقرار نہ کرنا کفر ابلیس اور یہود کا اسی قسم کا ہی تیسرا کفر
کفر عناد کا وہ اللہ تعالی کو دل سے جاننا اور زبان سے اقرار کرنا لیکن اسکو اختیار نہ کرنا اُمیہ بن الصلت اور ابی طالب کا کفر
اسی قسم کا تھا چوتھا کفر نفاق کا وہ زبان سے اقرار کرنا اور دل سے یقین نہ کرنا اُبی بن سلول کا کفر اسی قسم کا تھا اور ان چار
قسم مین کوئی قسم پر مرے تو اسکو چھٹکارا نہین اور یہ آیت نازل ہوئی حق مین چند لوگون کے جن کی شقاوت علم الٰہی مین مقرر ہو چکی
تھی جیسا ابو جہل اور ابو لہب وغیرہ سو اللہ تعالی نے اپنے رسول کو کہہ دیا کہ انکے ایمان کی توقع نہ رکھہ اور اسکا سبب کہا خَتَمَ
اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مہر کردیا اللہ نے انکے دلون پر وَعَلٰى سَمْعِهِمْ اور انکے کان پر یعنے انکے دلون پر اور کانون پر مہر
ہو چکی ہی کچھہ حق بات کہے تو اسکو نہین سمجھتے اور نہ سنتے وَعَلٰٓى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ اور ہی انکی آنکھون پر پردہ یعنے
اُن لوگ کی آنکھون پر اللہ تعالی نے پردہ ڈالا ہی سو اللہ تعالی کی توحید کی نشانیون کو دیکھتے نہین وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ
انکے لئے بڑی مار ہی اب اللہ تعالی منافقون کے حق مین فرمایا وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا
هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ اور ایک لوگ وے ہین جو کہتے ہین ہم یقین لائے اللہ پر اور پچھلے دن پر اور انکو یقین نہین یہ آیت اور اسکے
بعد کے چند آیتین نازل ہوئے احوال مین عبد اللہ بن اُبی بن سلول اور معتب بن قشیر اور جد بن قیس وغیرہ منافقون کے کہ یہ لوگ
ظاہر مین ایمان لائے تھے اور دل مین اپنے کفر پر تھے سو یہ لوگ کافرون سے بھی بدتر ہوئے کیونکہ کفر تھا سو تھا اس پر جھوٹھ
اور حسد اور بغض اور عداوت بھی تھی اسی لئے اللہ تعالی انکی مذمت بہت سی آیتون مین بیان کیا اور فرمایا وہ لوگ منہہ
پر بولا کرتے ہین کہ ہم اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان لائے لیکن حقیقت مین وے لوگ مومن نہین کیونکہ باطن مین کفر بھرا ہی

ع

يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا دغا بازی کرتے ہین اللہ سے اور ایمان والون سے وے لوگ کفر چھپا رکھکر اسلام
ظاہر کئے تا اسلام کے سبب انکے مال لوٹے اور خون بہتے نہ جائین سو گویا اللہ سے دغابازی کرنے لگے وَمَا يَخْدَعُوْنَ
اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ اور کسی کو دغا نہین دیتے مگر آپ کو یعنے وہ جو دغا کرتے ہین اسکا وبال انھین پر ہی دنیا مین فضیحت اور
آخرت مین عذاب وَمَا يَشْعُرُوْنَ اور نہین سمجھتے کہ اس دغا کا وبال انھین پر ہی فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ
انکے دلون مین آزار ہی یعنے نفاق اور شک ہی فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا پھر زیادہ دیا اللہ نے انکو آزار کیونکہ اللہ
تعالیٰ آیتین ایک کے بعد ایک نازل کیا اور وے لوگ جو آیت آئی تو اس کا انکار کرتے تو انکا کفر اور نفاق بڑھتا وَلَهُمْ
عَذَابٌ اَلِيْمٌ بِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ اور انکو دکھ کی مار ہی اس پر کہ جھوٹھ کہتے تھے یعنے وے
ہم ایمان لائے کر کر جو جھوٹھ کہتے ہین اس لیے اُن پر مار ہی وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ اور
جب کہئے انکو یعنے منافقون کو فساد نہ ڈالو زمین مین انکا فساد ڈالنا یہہ تھا کہ مسلمانون مین اور مشرکون مین
لڑائی لگاتے اور کافرون کی اعانت اور مومنون کی دغا مین رہتے قَالُوْا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ کہین ہمارا
کام تو اصلاح ہی اُن کے دلون مین کفر رہنے سے فساد کو سمجھا کرتے کہ وہ صلاح ہی پھر اللہ تعالیٰ انکے رد مین فرمایا
اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَلٰكِنْ لَّا يَشْعُرُوْنَ سن رکھو وہی ہین بگاڑنے والے پر نہین سمجھتے آپ
بگاڑنے والے ہین کیونکہ انکو تو یہہ گھمنڈ ہی کہ آپ جو کفر چھپا رکھے ہین سو اسمین صلاح ہی یا نہین سمجھتے کہ انکے لیے
اللہ تعالیٰ عذاب مقرر رکھا ہی وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا اور جب کہیئے انکو یعنے منافقین کو ایمان مین آؤ كَمَا
اٰمَنَ النَّاسُ جس طرح ایمان لائے سب لوگ یعنے ایمان دل سے خلوص کے ساتھ لاؤ جیسا مہاجرین اور انصار لائے
ہین یا لوگ سے مراد عبد اللہ بن سلام وغیرہ اہل کتاب ہین جو ایمان لائے قَالُوْا اَنُؤْمِنُ كَمَا اٰمَنَ السُّفَهَاءُ کیا کہین
ہم اس طرح مسلمان ہوین جیسے مسلمان ہوے ہین بیوقوف مسلمانون کو سفیہ کہے کیونکہ منافقون کا ایسا اعتقاد تھا کہ یہہ لوگ
جو مسلمان ہوتے ہین سو انکی عقل مین خلل ہی اور منافقین یہہ جو کہے سو اپنے دوستون کے روبرو کہے مومنون کے روبرو نہین پھر
اللہ تعالیٰ انکی مخفی حالتون سے خبر دیا کیونکہ اگر علانیہ مسلمانون کے روبرو یہہ کہین تو وہ نفاق نہین بلکہ صریح کفر ہی
اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَاءُ سنتا ہی وہی ہین بیوقوف وَلٰكِنْ لَّا يَعْلَمُوْنَ پر نہین جانتے وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا قَالُوْا اٰمَنَّا اور جب ملاقات کرین مسلمانون سے کہین ہم مسلمان ہوئے یعنے تم جیسا خالص مومن ہین ہم

بھی ویسا ہی ہین وَاِذَا خَلَوْا اِلٰی شَیٰطِیْنِہِمْ اور جب اکیلے جاوین اپنے شیطانون پاس شیطانون سے
مراد انکے سردار اور کاہن ہین جو سرکشی مین شیطان انکو اپنا غلام بنائے تھے اور وے پانچ شخص تھے کعب بن اشرف
یہودی مدینے مین اور ابو بردہ بنی اسلم مین اور عبد الدار بنی جہنیہ مین اور عوف بن عامر بنی اسد مین اور عبد اللہ بن
السود شام مین قَالُوْٓا اِنَّا مَعَکُمْ کہین ہم ساتھ ہین تمھارے اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَہْزِءُوْنَ ہم تو ہنسی کرتے
ہین یعنے ہم محمد اور انکے اصحاب پاس ایمان ظاہر کرتے ہین محض ہنسی کے واسطے ہی واحدی وغیرہ مفسرین شان
نزول ان آیتون کا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کئے ہین لیکن اس حدیث کی سند ضعیف ہی کہ ایک روز عبد اللہ
بن اُبَی بن سلول منافق اور اسکے ساتھ والے یعنے لوگ کہین جاتے تھے سو راہ مین دیکھے چند اصحاب رضی اللہ عنہم تشریف
لاتے ہین عبد اللہ بن ابی اپنے ساتھ والون کو بولا دیکھو ان بیوقوفون کو تمھارے سے کیسا پھیرتا ہون پھر جا کر ابی بکر
صدیق رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر کہا مرحبا صدیق کو بنی تیم کے سردار اور مسلمانون کے پیر اور غار مین رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے رفیق اور خرچ کرنے والے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے اپنا جان ومال بعد عمر رضی اللہ عنہ
کا ہاتھ پکڑ کر کہا مرحبا بنی عدی بن کعب کے سردار اور فرق کرنے والے حق وباطل ہین اللہ تعالی کی راہ مین قوی اور خرچ کرنے والے
اپنے جان ومال کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے بعد علی مرتضی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور بولا مرحبا چچیرے
بھائی اور داماد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور بنی ہاشم کے سردار علی مرتضی رضی اللہ عنہ فرمائے ای عبد اللہ
تو اللہ سے ڈر اور نفاق نہ رکھہ کیون کہ اللہ تعالی کے بندون مین منافق بدتر ہی عبد اللہ بن ابی بولا ابو الحسن ایسی بات فرماؤ
ہمارا ایمان تمھارے ایمان کا سا ہی اور ہماری تصدیق تمھاری تصدیق کی سی ہی جب سب چلے گئے عبد اللہ بن ابی اپنے
لوگون سے کہا دیکھے مین کیا کیا پھر سب اسکی تحسین آفرین کئے اور اللہ صاحب نے اسکی مذمت مین ان آیتون کو نازل کیا
اور اوپر کی آیتین اسی تہدید کے واسطے ذکر کیا اَللّٰہُ یَسْتَہْزِئُ بِہِمْ اللہ ہنسی کرتا ہی انسے یعنے انکی ہنسی کی جزا
دیتا ہی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہی کہ آخرت مین اللہ تعالی منافقون کے لئے بہشت کا دروازہ کھولیگا
وے جب وہان پہنچینگے دروازہ بند کریگا اور انکو دوزخ طرف لیجاویگا وَیَمُدُّہُمْ فِیْ طُغْیَانِہِمْ یَعْمَہُوْنَ ۝
اور بڑھاتا ہی انکو انکی شرارت مین بہکے ہوئے یعنے انکو انکی سرکشی مین چھوڑتا ہی تا اسی مین متحیر رہین اُولٰٓئِکَ
وہی ہین یعنے منافقین اَلَّذِیْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْہُدٰی جنھون نے خرید کی راہ کے بدلے گمراہی یعنے ایمان

اور ہدایت کو چھوڑ کر کفر اور گمراہی اختیار کئے خریدی فروخت مین نقد دیکر اسکے بدلے اسباب لیا کرتے ہین دونون
مین ایک طور کی مناسبت ہوئی اسواسطے شراء اور تجارت کے الفاظ ذکر کیا فَمَا رَبِحَتْ تِجَارَتُهُمْ سو نفع نہ لائی
انکو سوداگری وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ اور نہ پائی راہ یعنے انکو سوداگری مین نفع نہ ملا اور انکو تجارت
کی راہ معلوم نہ ہوئی تجارت مین تو اصل مال باقی رہکر افزود ہونا ہی منافقون نے ایمان جو اصل تھا اسیکو کھو دیے
مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ نَارًا انکی مثال جیسے ایک شخص نے سلگایا آگ اللہ تعالی نے پہلے منافقون
کی صفت بیان کیا اب انکے لئے ایک مثال دیا کیونکہ مثال دلوین تو لوگون کے دلمین بات بہت تاثیر کرتی اور احوال اس
چیز کا خوب معلوم ہوتا ہی اسیواسطے اللہ تعالی قرآن مین مثالان اکثر دیتا ہی فَلَمَّا أَضَاءَتْ مَا حَوْلَهُ
پھر جب روشن کیئی اسکے گرد کو یعنے آتش نے سلگانے والے کے گرد روشن کیئی ذَهَبَ اللَّهُ بِنُورِهِمْ لیگیا
اللہ انکی روشنی وَتَرَكَهُمْ فِي ظُلُمَاتٍ لَا يُبْصِرُونَ اور چھوڑا انکو اندھیرون مین نظر نہین آتا ابن جریر نے
عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کئے کہ یہہ مثال منافقون کی ہی انھون کا حال جیسا ایک شخص اندھیری
رات مین آتش کو بیابان مین سلگایا اسکی روشنائی مین تمام اطراف دیکھا اور دررووالی چیز سے اپنے کو بچایا اسی
بے فکری مین تھا کہ آتش بجھ گئی اب وہ شخص اندھیرے مین متحیر ہی اور اندیشہ بڑھ گیا سو منافقون کا حال ایسا ہی جو
ایمان ظاہر کئے اس سے انکو جان مال کا امن ہوا عورت بچون سے مل رہے مسلمانون کے ساتھ نکاح کئے اور غنیمتون مین
شریک ہوئے یہہ تو انھونکا نور ہی جب موئے تو یہہ امن جا چکا اور اول سے زیادہ اندھیرے مین پھنسے اور خوف دوچند ہو گیا
اللہ تعالی پھر منافقون کی صفت مین فرمایا صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ وے بہرے ہین گونگے اندھے یعنے منافقین
حق بات کو قبول نہین کرتے جب بات قبول نہ کرین تو گویا اسکو نہین سنتے جب نہین سنتے تو گویا بہرے ہوئے اور زبان حق بات
نہین کرتے تو گویا گونگے ہین اور نہ انکو عقل کی آنکھ ہی کہ اس سے حق و باطل کا امتیاز کرین جب کسیکو عقل کی آنکھ نہ رہے
تو گویا اسکو آنکھ ہی نہین پھر وہ اندھا ہی فَهُمْ لَا يَرْجِعُونَ سو وے نہین پھرینگے یعنے ہدایت جو بیچے ہین
یا گمراہی جو خریدے ہین اب اس سے پھرتے نہین أَوْ كَصَيِّبٍ مِنَ السَّمَاءِ یا جیسے مینہہ پڑا آسمان سے یعنے منافقین
کی یہہ مثال ہی کہ چند لوگ کو مینہہ ملا یا فِيهِ ظُلُمَاتٌ وَرَعْدٌ وَبَرْقٌ اس مین یعنے اس مینہہ مین ہی اندھیرے
اور گرج اور بجلی يَجْعَلُونَ أَصَابِعَهُمْ فِي آذَانِهِمْ مِنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ ڈالتے ہین انگلیان

اپنے کانون مین مارے کڑک کے ڈر سے موت کے وَاللّٰهُ مُحِيطٌۢ بِالْكٰفِرِينَ اور اللہ گھیر رہا ہے منکرون کو یعنے
اللہ تعالی کافرون کے حال سے دانا ہے اور ان پر قادر ہے وے اللہ تعالی کی قدرت سے سرک نہین سکتے يَكَادُ الْبَرْقُ
يَخْطَفُ أَبْصَارَهُمْ قریب ہے کہ بجلی اچک لے انکی آنکھین كُلَّمَآ أَضَآءَ لَهُم مَّشَوْا فِيهِ جس بار چمکتی ہے ان پر
چلتے ہین اس مین وَإِذَآ أَظْلَمَ عَلَيْهِمْ قَامُوا اور جب اندھیرا پڑا ان پر کھڑے رہے اللہ تعالی نے اس مثال مین فرمایا کہ منافقون کا
حال انکے کفر و نفاق مین کیسا ہے جیسے ایک قوم انکو بیابان مین شب کے وقت مینہہ ملا یا اسمین اندھیرے ہین اندھیرا رات کا اور
اندھیرا مینہہ کا اور اندھیرا ابر کا پھر یہہ اندھیرا ایسا ڈھانکا ہے کہ اسمین چلنا ممکن نہین اور ایسا گرجتا ہے لوگ گھبراہٹ سے کانون
مین انگلیان رکھتے ہین اور بجلی بھی ایسی چمک رہی ہے کہ اسکی چمک سے آنکھون کی روشنی جا کر اندھے ہون سو اللہ تعالی منافقون کا
معاملہ قرآن کے ساتھہ ایسا ہی تھا کہ کے مثال دیا مینہہ قرآن ہے جیسا مینہہ سے بدن کی زندگی ہے قرآن سے دلون کی زندگی ہے
اور اندھیرے اسمین شرک اور نفاق ہین جو قرآن مین مذکور ہین اور گرج وعید کی آیتین جو قرآن مین آئے ہین اور آتش اور بجلی ہدایت
اور خوشخبریان جنت کی ہین جو قرآن مین مذکور ہین سو کافر اور منافق کے پاس قرآن پڑھتے تو کانون مین انگلیان رکھتے تھے تا
جنت اور دوزخ اور ڈر کی باتین سنکر دلمین ایمان کا میل نہ ہو اور بعضے مفسرین کہے ہین یہہ مثال اسلام اور منافقون کی
ہے مینہہ اسلام ہے اور اندھیرے بلا اور محنتان ہین جو لاحق ہوا کرتے ہین اور گرج وعید ہے آخرت کی اور بجلی جنت کا وعدہ ہے
سو منافقین کانون مین انگلیان رکھتے ہین یعنی بہ اسلام کچھہ بلا اور سختی دیکھین تو ہلاک کے اندیشے سے بھاگتے ہین اللہ کا ڈر انکو
گھیر رہا ہے بھاگنا انکو نفع نہین دیتا قریب ہے بجلی انکی آنکھہ کو اچک لینا یعنے اسلام کے دلایل انکو مضطر کرتے ہین اسلام پر
لیکن انکے لئے شقاوت جو مقرر ہو چکی ہے انکی مانع ہوتی ہے جب بار ان منافقین کو بجلی کی چمک دکھتی ہے تو چلتے ہین یعنے حکم
راحت کا نکلے یا غنیمت ملے اپنی رغبت ظاہر کرتے ہین اور جب تاریکی پڑی تو ٹھہرتے ہین یعنے حکم شدت کا یا جہاد کا نکلے تو کنارا
لیتے ہین وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ وَأَبْصَارِهِمْ اور اگر چاہے اللہ لیجاوے انکے کان اور آنکھین یعنے
جیسا انکی عقل کے کان اور آنکھہ گئے ہین ویسا ہی اللہ چاہے تو انکے ظاہر کے کان آواز سے گرج کے اور ظاہر کی آنکھہ بجلی کی
چمک سے لیجاوے إِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ بیشک اللہ ہر چیز پر قادر ہے یعنے وہ جو چاہے سو کرے کوئی اس سے ورد
مقابلہ کرنے والا نہین اللہ تعالی نے مومن اور کافر اور منافق کے اوصاف بیان کر چکا اب سبکو خطاب کرکے فرماتا ہے يَآأَيُّهَا
النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ اے لوگو بندگی کرو اپنے رب کی الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ جس نے ع

بنایا تمکو اور تم سے اگلون کو لعلکم تتقون شاید تم پرہیزگاری کرو یعنے تم بندگی کرو اس امید پر کہ تم پرہیزگارون
مین داخل ہون الذی جعل لکم الارض فراشا جسنے بنایا تمھارے لئے زمین کو بچھونا والسماء بناءً
اور آسمان کو عمارت یعنے آسمان کو بطور قبے کے تم پر بنایا وانزل من السماء ماءً اور اتارا آسمان سے پانی یعنے مینہہ فاخرج
بہ من الثمرات رزقا لکم پھر نکالا اس سے میوے کھانا تمھارا فلا تجعلوا للہ اندادا وانتم تعلمون۰
سو نہ ٹھہراو اللہ کے برابر کوئی اور تم جانتے ہو یعنے تمکو علم اور عقل ہی اور جانتے ہو بتان لایق پرستش کے نہین اور تمام کا خالق
وہی اللہ تعالی اور اسکا کوئی برابر نہین پھر کسواسطے تم بتون کو الہ کہتے ہو وان کنتم فی ریب مما نزلنا علی
عبدنا اور اگر تم شک مین ہو اس سے جو اتارا ہمنے اپنے بندے پر پہلے آیتون مین ربوبیت کو ثابت کیا اور خالق آپ ایک ہی
اور اسکا کوئی برابر اور ضد نہین اب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر اور قرآن اپنا کلام ہونے پر دلیل ذکر کیا اور فرمایا یہہ قرآن
ہم جو اپنے بندے پر یعنے محمد پر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اتار رہی ہمین تمکو اگر کچھہ شک ہو تو فاتوا بسورۃ من مثلہ پھر تم
لاو ایک سورۃ اس قسم کی وادعوا شہداءکم من دون اللہ اور بلاو تمھارے حمایتون کو اللہ کے سوا ان
کنتم صدقین۰ اگر تم سچے ہو یعنے تم جو ادعا کرتے ہو قرآن اللہ کا کلام نہین اور محمد اسکو آپ ہی بولا کرتا ہی
تو تم بھی فصاحت وبلاغت کی لاف مارتے ہین ویسی ایک سورت کہو اور جس کسیکو چاہتے ہین پھر انسان ہو یا جن یا بت جسکو تم
خدا کہتے ہو اپنی مدد کے واسطے حاضر کرو فان لم تفعلوا پھر اگر نہ کرو ولن تفعلوا اور البتہ نہ کرسکوگے اس آیت سے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معجزہ اور انکی عاجزی مقرر ہوئی اور وے اسکا مثل لا نہ سکے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کو اپنی امر مین شک ہوتا تو ایسے مبالغہ سے سخن ہرگز نہ کہتے اور اندیشہ رہتا کہ اگر کوئی اسکا مثل کہے تو اپنی بات
دروغ ہو گی اور نخوت والے لوگ جب ایسا سخن سنتے تو انکی ضد وکدبری ہوتی ہی تا اسکے مثل کہین اگر قادر ہوتے تو البتہ کہتے پھر
جب نہین کہے تو معلوم ہوا کہ وے ایسا کہنے سے عاجز ہوئے اور بیشک معجزہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نکلا اور وے
لوگ بڑا فصاحت وبلاغت والے تھے اور قرآن انکے سخن کے جنس سے تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور بجھانے اور حضرت
کا امر باطل کرنے پر بہت سی کوشش کر رہے تھے باوجود اسکے کسی سے معارضہ نہ ہو سکا زبان کے مقابلے سے گذر کر تلوار پکڑے اور
بہت سی ذلت اٹھائے آخر اپنے دوستون مین کہدیے کہ اسکا مثل ہو نہین سکتا بیشک یہہ اللہ کا کلام ہی جب حال ایسا ہو تو
اب تم عناد چھوڑ دو اور ایمان لاو فاتقوا النار التی وقودھا الناس والحجارۃ تو بچو گے آگ سے جسکی

چھپتیاں ہین آدمی اور پتھر اکثر مفسرون نے کہا ہی کہ پتھر گندھک کے ہین گندھک کے پتھرون مین گرمی بڑی ہوتی اور
جلد سلگتے ہین اور بدبو اور دھوان بہت رہتا ہی اور بدن سے چپٹ جاتا ہی اسلیے اللہ تعالی اُن پتھرون کو عذاب کے
واسطے مقرر کیا ہی اور طبرانی ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اور حاکم اور بیہقی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی ایسا ہی روایت کرتے ہین
اور بعضے کہے ہین پتھرون سے مراد بتان ہین جن کو کفار اپنا سفارشی اور حمایتی کہتے ہین اور انکی بندگی کرتے سو اللہ تعالی انہین
پتھرون کو عذاب کے واسطے مقرر کیا اور بعضے کہتے ہین مراد مطلق پتھر ہی أُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِينَ تیار ہی منکرون کے واسطے
وَبَشِّرِ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ أَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ اور خوشی سنا انکو
جو یقین لائے اور کام نیک کیے انکو ہی باغین بہتین نیچے انکے ندیان ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہی کہ جنتان سات
ہین جنت فردوس اور جنت عدن اور جنت نعیم اور دار الخلد اور جنت الماوی اور دار السلام اور علیون اور ان ہر ایک ہین مرتبے
اور درجے بہت ہین مختلف لوگون کے مرتبون کے موافق اور مسروق سے روایت ہی کہ جنت کی ندیان بہتین سو گڑھون مین نہین
بلکہ اوپر ہی جاری ہین كُلَّمَا رُزِقُوا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِزْقًا جس بار ملے انکو وہان کوئی میوہ کھانے کو قَالُوا هٰذَا
الَّذِي رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ کہین یہہ وہی ہی جو ملا تھا ہمکو آگے یعنے دنیا مین اللہ تعالی جنت کے پھلون کی صورت
دنیا کے پھلون کے مشابہ کھاتا دیکھتے ہی لوگون کو خواہش ہووے کس واسطے کہ مالوف چیز پر نفس کا میل ہوتا ہی جو مالوف
نہین اُسطرف رغبت زیادہ نہین ہوتی وَأُتُوا بِهِ مُتَشَابِهًا اور دیے آوینگے اُن پاس ایکطرح کا یعنے وہ میوہ اُن پاس اوسکے
دنیا کے میوون کا سا ہیگا صورت اور رنگ مین لیکن مزہ مختلف ہوگا بعضے کہتے ہین ملا تھا ہمکو آگے یعنے جنت مین حسن بصری
سے منقول ہی کہ لوگون پاس رکابی مین میوہ رکھکر لاوینگے وہ کھاوے بعد دوسرا لاوینگے دیکھین تو اول جو آیا تھا ویسی ہی صورت کا
ہوگا لوگ کہینگے یہہ وہی ہی جو آگے ملا تھا تب فرشتے کہینگے کھاؤ رنگ ایک ہی پر مزہ علاحدہ ہی وَلَهُمْ فِيهَا أَزْوٰجٌ
مُطَهَّرَةٌ اور انکو ہین وہان عورتین ستھری یعنے عورتین وہان جو ہووینگے حورون اور انسانون سے ہین اور ستھری یعنے حیض اور
بول اور براز اور میل وغیرہ سے پاک رہینگی اور مزاج مین غصہ اور بد اخلاق نہوینگی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ہر شخص کو جنت مین دو عورتین ہووینگے نہایت حسین گوشت کے اندر سے پنڈلی کا گودھ دیکھیگا وَهُمْ
ثمن
فِيهَا خٰلِدُونَ اور انکو وہان ہی ہمیشہ رہنا یعنے بہشت مین داخل ہوئے بعد نہ مرینگے اور نہ وہان سے نکالے جاوینگے إِنَّ
اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِي أَنْ يَضْرِبَ مَثَلًا مَا بَعُوضَةً مقرر اللہ کچھہ شرماتا نہین کہ بیان کرے مثال ایک مچھر کی عادت ہی

کوئی چیز معلوم نہو تو اسکو معلوم چیز سے مثال دیتے ہین تا خوب سمجھ مین آوے اسی پر کتب الہی مین اور فصحا کی عبارات
اور حکما کے اشارات مین بہت سی آئی ہین پھر جب قرآن مین مکھی اور مکڑی وغیرہ کی مثال مذکور ہوئی یہود شرارت سے
یہہ کہا اونی چیزون کی مثال دیتا ہی اللہ تعالی کی شان تو یہہ نہین کہ ان چیزون کا ذکر کرے اگر یہہ اللہ کا کلام ہوتا تو اسمین
ایسے چیزین مذکور نہوتین پھر مشرکان انکا سخن سن کر کہنے لگے ہم عبادت نہین کرتے ایسے خدا کی جسنے ایسی ہلکی چیزون کا
ذکر کرتا ہی پھر اللہ تعالی اس آیت کو نازل کیا **فَمَا فَوْقَهَا** فوق کی معنی عربی مین اوپر اور نیچے دونون کئے ہین جب
اوپر کا معنے لیوین تو ترجمہ یون ہوتا ہی یا اس سے اوپر یعنے جو چیز مچھر سے بڑی ہی جیسا مکھی مکڑی یعنے اللہ تعالی مچھر کی مثال
سے شرماتا نہین ہی تو اس سے بڑی چیز کی مثال کیون نہین دیگا اگر نیچے کا معنے لیوین تو ترجمہ یون ہوگا یا اس سے کم
یعنے جو چیز مچھر سے بھی چھوٹی ہو تو اللہ تعالی شرماتا نہین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا کو مچھر کے پر کی مثال دیے اور فرمائے
کہ اللہ تعالی کے پاس دنیا مچھر کے پر کے برابر بھی ہوتی تو کافرون کو اس مین ایک گھونٹ پانی نہ پلاتا **فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا**
فَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ پھر جو یقین رکھتے ہین سو جانتے ہین کہ وہ مثال ٹھیک ہی انکے رب کا کہا **وَاَمَّا**
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَيَقُوْلُوْنَ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا اور جو منکر ہین سو کہتے ہین کیا غرض تھی اللہ کو
اس مثال سے اب اللہ اسکا فایدہ کہتا ہی **يُضِلُّ بِهٖ كَثِيْرًا** گمراہ کرتا ہی اس سے بہتیرے یعنے کفار کو کیونکہ وے اسکی تکذیب
کرتے ہین پھر گمراہی انکی بڑھ گئی **وَيَهْدِيْ بِهٖ كَثِيْرًا** اور راہ پر لاتا ہی اس سے بہتیرے یعنے مومنان اسکی تصدیق کرتے ہین
اور سمجھتے ہین کہ وہ حق ہی **وَمَا يُضِلُّ بِهٖٓ اِلَّا الْفٰسِقِيْنَ** اور گمراہ نہین کرتا مگر انھین کو جو بیحکم ہین اس جگہہ فاسق سے
مراد کافران ہین یا منافقین یا یہود سبب انکی گمراہی کا انکا کفر اور حق کو چھوڑ دینا اور باطل پر مصر ہونا ہی خدا تعالی اس مثال
کی حکمت کو انکی بصیرت سے پوشیدہ کیا مثال کا انکار اور مسخری کئے سو انکی گمراہی بڑھ گئی اور فقہ مین فاسق اسکو کہتے ہین
جو گناہ کبیرہ کا مرتکب ہووے یا گناہ صغیرہ پر اصرار کرے اور طاعت اسکے گناہون پر غالب آوے اور فسق کے سبب مسلمان
ایمان سے نہین نکلتا **الَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ** جو توڑتے ہین قرار اللہ کا مضبوط کئے
پیچھے اس عہد سے مراد یا وہ عہد ہی جو اللہ تعالی سب سے لیا میثاق کے دن الست بربکم کہکے یا وہ عہد ہی جو یہود کے احبار سے
توریت مین لیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانا اور انکی نعت او صفت نہ چھپانا پہلا عہد یعنے اللہ تعالی کی ربوبیت کا
اقرار کرنا عقل اس پر دلالت کرتی ہی اور دوسرا عہد علما کے وساطت سے ظاہر ہوتا ہی بعضے کہتے ہین اللہ تعالی کے عہد تین

یعنی فاسق در اصطلاح فقہ

مراد از عہد شرعی

ہین ایک وہ عہد ہی جسکے لینے پر عقل دلالت کرتی ہی یعنے سب بنی آدم اللہ کی ربوبیت کا اقرار کرنا دوسرا وہ عہد
جو فرشتون کیطرح وساطت سے پیغمبرون سے لیا کہ دین کو قایم کرنا اور اس مین کچھ فرق نہ کرنا تیسرا وہ عہد جو پیغمبرون کی وساطت
سے عالمون سے لیا کہ حق بات کو تبلانا اسکو نہ چھپانا وَيَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ اور کاٹتے
ہین جو چیز اللہ نے فرمایا جوڑنے اس سے مراد قطع رحم ہی یعنے قرابت کو قطع کرنا جسکے جوڑنے کا اللہ حکم کیا ہی سو قریش
نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قرابت کاٹتے حضرت کی دشمنی دلمین گانٹھے یا مراد کوئی چیز کو قطع کرنا جس پر اللہ راضی
نہین جیسی قطع رحم یا مومنونکی دوستی سے نفرت یا کسی پیغمبر کی یا کسی کتاب الہی کی تکذیب یا ترک کرنا جماعت یا دوسرے
تمام خوبیان کو کہ جس سے اللہ تعالی اور بندے کے درمیان مواصلت منقطع ہوتی وَيُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ اور فساد
کرتے ہین ملک مین یعنے گناہ کرتے ہین اور لوگونکو ایمان لانے سے روکتے ہین أُولَئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ انہین کو
آیا نقصان كَيْفَ تَكْفُرُونَ بِاللَّهِ تم کسطرح منکر ہو اللہ سے وَكُنْتُمْ أَمْوَاتًا فَأَحْيَاكُمْ اور تھے تم مردے
پھر اسنے جلایا تمکو یعنے تم نطفہ تھے باپ کی پشت مین تمکو کچھ حس نتھا پھر ماکے شکم مین زندہ کیا بعد اسکے دنیا مین لایا
ثُمَّ يُمِيتُكُمْ پھر تمکو مارتا ہی یعنے جب عمر تمام ہوچکے ثُمَّ يُحْيِيكُمْ پھر جلاویگا تمکو یعنے صور پھونکنے کے روز
یا اس روز اور قبر مین مرے بعد بھی ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ پھر اسی پاس الٹے جاوگے یعنے حساب دینے کو اور اعمال کا
بدلا لینے غرض تم اپنا حال کیا تھا سو جانتے ہو اور اللہ تعالی دلایل جو قایم کیا ہی اسکو دیکھتے ہو اور جو جو نعمتین تمہارے لئے
مقرر ہین اسکو پلتے ہو با این تم اللہ سے منکر ہونا بڑی تعجب کی بات ہی هُوَ الَّذِي خَلَقَ لَكُمْ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا
وہی ہی جسنے بنا دیا تمہارے واسطے جو کچھ زمین مین ہی سب یعنے تم کسطرح منکر ہو اللہ سے یہ تو تمہاری منفعت واسطے سب
کچھ جو زمین مین ہی جھاڑ پہاڑ اناج پانی جانور وغیرہ پیدا کیا ثُمَّ اسْتَوَى إِلَى السَّمَاءِ پھر قصد کیا آسمان
بنانیکا فَسَوَّاهُنَّ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ تو ٹھیک بنایا انکو سات آسمان اس آیت سے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ
اول زمین کو بنایا بعد آسمان کو اور والنازعات سورت سے معلوم ہوتا ہی کہ اول آسمان صاف کیا اسکے پیچھے زمین درست
کیا پھیلایا اور دونو آیت مین موافقت ہونے کے واسطے تاویل یون کرتے ہین کہ زمین کا جرم بنانا مقدم ہی آسمان کے جرم پر
اور زمین کا ہموار کرنا مقدم ہی آسمان کو صاف کرنے پر اس تاویل پر والنازعات مین بَعْدَ ذَلِكَ جو آیا ہی اس سے اشارہ
ع آسمان کے جرم کی طرف ہی وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ اور وہ ہر چیز سے واقف ہی وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ

اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً اور جب کہا تیرے ربنے فرشتون کو مجھکو بنانا ہی زمین مین ایک نائب معلوم رہے
جس آیت کے شروع اذ قال اور اُسکے مانند آتا ہی تو وہان اُذکر یا محمد کا لفظ مقدر لیتے ہین ترجمہ یون ہوتا ہی یاد کر ای محمد کہ
جب کہا اور بعضے اِذ کا معنے چہوڑ دیتے ہین اسوقت ترجمہ یون ہوگا اور کہا تیرے ربنے اور ملایکہ کو جسم ہی لطیف نورانی
وے قادر ہین جیسی شکل چاہین ویسی لینے پر اور یہہ جو اللہ تعالی کہا سو آسمان و زمین کے تمام فرشتون کو کہا اور سجدے کا
حکم جو ہوا سو بھی تمام کو ہوا بعضے مفسرون نے کہا ہی کہ یہہ خطاب اور حکم فقط زمین کے فرشتون کو تھا کیون کہ اللہ تعالی
آسمان و زمین پیدا کیا اور فرشتے اور جنون کو بھی پیدا کیا ملائکہ کو رہنے کی جگہہ آسمان پر دیا اور جنون کو زمین پر رکھا
وے ایک مدت تک زمین پر خوبی سے رہے اسکے بعد اُن مین حسد عداوت پیدا ہوئی آپس مین لڑائی شروع کئے پھر اللہ تعالی
انکی تنبیہ کے واسطے فرشتون کی ایک جماعت کو روانہ کیا جن کو جان کہتے تھے اور بہشت کی نگاہبانی انپر مقرر تھی اور اس جماعت کا
بڑا ابلیس تھا اس کا نام عزازیل سب سے بڑھکر علم رکھتا تھا سب سے زیادہ عبادت کرتا تھا اور بارگاہ الہی کا مقرب وے آکے
جنون سے جنگ کئے جن بھاگ جاکر جزیرے پہاڑ بیابان مین پناہ لئے اور جماعت جان کے ملک مین بسنے اور اللہ تعالی ابلیس کو
جنت کی داروغگی پر سلطنت زمین کی اور پہلے آسمان کی بھی دیا پھر ابلیس کبھی زمین پر اللہ کی عبادت بجا لاتا اور
کبھی آسمان پر اور کبھی بہشت مین سو اسکو غرور پیدا ہوا دل مین کہنے لگا مین سب ملائکہ سے افضل ہون نہین تو اللہ تعالی
مجھے اتنی سلطنت نہ دیتا اس غرور پر اللہ تعالی اسکو اور اسکے ساتھ والون کو فرمایا مین زمین مین ایک اپنا خلیفہ بناتا
ہون پہلا قول وہی اصح ہی خلیفے کا معنی نائب اور ایک کے بعد ہونے والا اور اس خلیفے سے مراد آدم علیہ السلام ہین جسکو اللہ
تعالی اپنا خلیفہ زمین پر بنایا پھر انکے بعد دوسرے انبیا کو اپنا خلیفہ کرتا گیا تا زمین کو معمور کرین اور لوگون کو اللہ کے احکام
سکھاوین اور یہہ خلیفہ بنانے کی اللہ تعالی کو کچھہ حاجت نہین وے بے نیاز ہی محض لوگون کے لئے مقرر کیا کیونکہ ہر شخص اللہ تعالی
کے فیض کو حاصل کرنے اور اسکے احکام کو سیکھنے کی لیاقت نہین رکھتا اس لئے اللہ تعالی انکی تربیت کے واسطے ایک شخص
کو واسطہ بناتا ہی تا اسکے معرفت سے کامل بنین اور بعضے کہتے ہین زمین پر خلیفہ بنانے سے غرض اللہ تعالی کا خلیفہ نہین
بلکہ خلیفہ اول کے رہنے والون کا کیونکہ انکے بعد ہوا قَالُوْٓا بولے بعضے فرشتے اَتَجْعَلُ فِیْھَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْھَا
کیا تو رکھیگا اس مین جو شخص فساد کرے وہان وَیَسْفِکُ الدِّمَآءَ اور بہاوے خون یہہ جو ملائکہ عرض کئے سو اللہ
تعالی پر اعتراض کرنا کرکے نہین بلکہ انکو حیرت ہوئی کہ ایسے مفسدون کو پیدا کرنا زمین کی اصلاح واسطے کیسا ہوگا اور

اللہ کی حکمت اس مین کیا ہی سو معلوم کرنے عرض کئے اور یہہ احوال انسان کا فرشتے جو کہے شاید کہ اللہ تعالی نے انکو خبر
دیا یا وے قیاس کئے جنون کے احوال سے وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ اور ہم پڑھتے ہین تیرے خوبیان یعنے ہم کہتے ہین
سبحان اللہ وبحمدہ وَنُقَدِّسُ لَكَ اور یاد کرتے تیری پاک ذات کو قَالَ کہا اللہ اِنِّیٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ
مجھکو معلوم ہی جو تم نہین جانتے یعنے اس خلیفے کے بنانے مین حکمت جو ہی تمکو معلوم نہین مین جانتا ہون احادیث
مین آیا ہی کہ اللہ تعالی آدم کو بنانے کے واسطے عرش اٹھانے ہین سو فرشتون سے ایک فرشتے کو حکم کیا کہ جا زمین کی مٹی
لے آ فرشتہ جب مٹی اٹھانا چاہا زمین کہی جسنے تجھے بھیجا اسی کی تجھکو قسم تو میری کچھ مٹی آج نہ لے کہ کل اسمین دوزخ کا حصہ ہوگا
پھر وہ فرشتہ چلا گیا اللہ تعالی پوچھا کسواسطے تو میرا حکم بجا نہ لایا وہ بولا زمین مجھے تیری قسم دی سو مین تیری قسم دیکر کہی
گئی سو چیز کو رد کرنا بری بات سمجھا پھر اللہ تعالی دوسرے فرشتے کو بھیجا وہ بھی ایسا ہی کیا پھر تیسرے کو بھیجا وہ بھی ایسا ہی کیا
غرض جتنے ملایک تھے انون کو بھیجا وے سب ایسا ہی کئے آخر ملک الموت کو حکم کیا زمین اسکو بھی قسم دی اسنے بولا تیری بات مانو نگا جسنے مجھے بھیجا اسکی اطاعت
کرنا مجھکو ضرور ہی اور ساری زمین پر سے ایک مٹھی مٹی لیگیا اللہ تعالی فرمایا تجھکو میری عزت کی قسم تو جو لایا اس سے ایک خلقت
بناتا ہون اور انکا روح قبض کرنے کے لئے تجھی کو مسلط کرتا ہون اور مٹی جو ساری زمین پر سے اٹھائے اس سبب سے بنی آدم اچھے برے
گورے کالے اس اس زمین کی خاصیت پر نکلے پھر اللہ تعالی اس مٹی کو بہشت کی ایک ندی مین چند مدت ڈالا آخر وہ بدبو کیچڑ
چکنی مٹی سا ہوا پھر اللہ تعالی اپنی دست قدرت سے اسکا پتلا بنا کر چالیس برس تک بہشت کے دروازے پر رکھا یا اس پتلے
کی نئی صورت دیکھکر ملایک تعجب کرنے لگے کیونکہ اس قسم کی صورت وے کبھی نہین دیکھے تھے اور ابلیس اس مورت پر سے گذرتا
اور کہتا کسی بڑے کام کے واسطے یہہ بنا ہی اور بجا کر دیکھا تو پیٹ اسکا خالی تھا اور آواز آتی تھی پھر ابلیس اسکے منہہ سے
اندر جا کے نیچے سے نکلا اور اپنی جماعت سے بولا اس سے تم کچھ اندیشہ مکرو کہ وہ اپنے نفس کا مالک نہیگا اور ملائکہ سے پوچھا کہ اگر
خدائے تعالی اس کو تم پر برتری دیوے تو تم کیا کروگے وے کہے ہم پروردگار کی طاعت کرینگے ابلیس اپنے دلمین بولا اگر مین اس پر
مسلط ہون تو اسکو ہلاک کرونگا اگر وہ میرے پر مسلط ہو تو مین اسکی اطاعت نہ کرونگا بعد اسکے اللہ تعالی روح کو حکم
کیا کہ آدم کے جسد مین جا روح دیکھی کہ رستہ بہت تنگ ہی تب عرض کی ای پروردگار اس جسد مین کیونکر گھسون پروردگار
بولا سختی سے جا اور نکلتے وقت سختی سے نکل پھر روح تالو کی راہ سے داخل ہوئی اور آنکھون تلک جب آئی آدم دیکھنے لگا کہ تمام
بدن مٹی کا ہی پھر نتھنے تلک آئی آدم علیہ السلام چھینکے اس مین زبان تلک پہنچی آدم الحمد للہ کہے اللہ تعالی فرمایا ای ابو محمد

رحم کرے تجھہ پر تیرا پروردگار ہم نے تجھکو پیدا کیا جب روح گردن تک پہنچی تو جنت کے پھلون کو دیکھنے لگا جب پیٹ مین
داخل ہوئی کھانیکی اشتہا ہوئی گر گون تک پہنچی اچھل کے پھلون کو لینا چاہا ہین نہ اٹھہ سکا اللہ تعالی فرمایا انسان
بنا ہی جلدی کا جب پنڈلیون اور پانون تک پہنچی پورا آدمی ہو کے کھڑا ہوا پھر اللہ تعالی ناخن کا لباس آدم کو پہنایا
وَعَلَّمَ آدَمَ الْاَسْمَاءَ کُلَّهَا اور سکھایا آدم کو نام سارے ثُمَّ عَرَضَهُمْ پھر دکھایا وہ یعنے وہ چیزین
کہ جسکا نام سکھایا تھا عَلَی الْمَلٰئِکَةِ فرشتون کو فَقَالَ اَنْبِئُوْنِیْ بِاَسْمَاءِ هٰؤُلَاءِ پھر کہا
بتاؤ مجھکو انکے نام اِنْ کُنْتُمْ صَادِقِیْنَ اگر تم ہو سچے فرشتون کا یہہ امتحان اسلیے کیا کہ جب اللہ تعالی
فرمایا مین زمین پر خلیفہ بناتا ہون فرشتے آپس مین کہے اللہ تعالی کسو کو بناوے پر ہمارے سے بہتر نہ ہوگا اگر ہو تو بھی
ہمکو علم اس سے زیادہ ہی اور ہم جو جو دیکھے ہین سو وہ نہین دیکھا ہی پھر اللہ تعالی آدم کی فضیلت ظاہر ہونیکے
واسطے یہہ امتحان کیا قَالُوْا سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَا اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا بولے تو سب سے نرالا ہی ہمکو معلوم نہین مگر
جتنا تو نے سکھایا اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِیْمُ الْحَکِیْمُ مقرر تو ہی ہی اصل دانا پختہ کار قَالَ کہا یعنے اللہ تعالی
یَا اٰدَمُ اَنْبِئْهُمْ بِاَسْمَائِهِمْ ای آدم بتادے انکو نام انکے فَلَمَّا اَنْبَاَهُمْ بِاَسْمَائِهِمْ پھر جب اسنے
بتادیا انکو اسکے نام قَالَ بولا یعنے پروردگار اَلَمْ اَقُلْ لَّکُمْ اِنِّیْ اَعْلَمُ غَیْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
کیا مین نے نہ کہا تھا تمکو مجھکو معلوم ہین پوشیدے آسمانون اور زمین کے وَاَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا کُنْتُمْ
تَکْتُمُوْنَ اور مجھے معلوم ہی جو تم ظاہر کرتے اور جو چھپاتے ہو ظاہر جو کئے اس سے مراد انکا قول ہی جو کہے اَتَجْعَلُ
فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا اور جو چھپائے سو وہ جو کہے ہم اس سے بہتر ہین اور دانا یا ظاہر کئے وہ جو فرشتے کہے ہم پروردگار
کی اطاعت کرینگے اور چھپائے وہ جو ابلیس دلمین رکھا تھا نافرمانی وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰئِکَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ
فَسَجَدُوْا اِلَّا اِبْلِیْسَ اور جب ہم نے کہا فرشتون کو سجدہ کرو آدم کو تو سجدہ کر پڑے مگر ابلیس جب آدم نے انکو نام بتادئے اور جو معلوم نتھا
اسکی تعلیم کئے تو انکے معلم ہوئے انکی فضیلت کے اقرار کے واسطے استادی کے حقوق ادا ہونیکو اور انکے حق مین جو باتین
کہے سو اسکی معذرت کے واسطے حکم سجدے کا کیا اور بعضے کہتے ہین حکم سجدے کا پیش از آدم تیار ہونے کے تھا کیونکہ اللہ تعالی
دوسری جگہہ فرمایا ہی فَاِذَا سَوَّیْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِیْنَ یعنے پھر جب ٹھیک بناونگا اسکو اور پھونکونگا
اس مین اپنا روح تو گر و اسکے واسطے سجدے مین پھر یہہ حکم انکی آزمایش اور آدم کی فضیلت کے واسطے تھا اور سجدہ لغت مین

معنے سجدہ دو وجہ سے ... آدم علیہ السلام

عاجزی سے سر جھکانیکو کہتے ہین اور شرع مین سر زمین پر رکھنا عبادت اور امر الہی کو بجالانیکے قصد سے یہان سجود کا شرعی
معنی مراد ہو تو حقیقت مین سجدہ اللہ تعالی کو تھا اور آدم گویا انکے قبلہ تھے جیسا اب نماز مین قبلے کی طرف سجدہ کرتے ہین
ویسا ہی ملایکہ آدم کی طرف سجدہ کئے اور اس مین آدم کی بزرگی نکلی اگر لغت کا معنے یعنے تواضع مراد ہو تو آدم کو سجدہ کئے
انکو سجدہ تحیت کا ہی جیسا یوسف کے بھائیان یوسف کو سجدہ کئے تھے اَبٰی وَاسْتَکْبَرَ قبول نہ رکھا اور تکبر کیا وَکَانَ
مِنَ الْکٰفِرِیْنَ اور وہ تھا منکرون مین کا یعنے اللہ تعالی کے علم مین اول ہی مقرر ہو تھا کہ وہ کافرون مین ہی اور
شقاوت اسکے لئے ٹھہر چکی ہی وَقُلْنَا یٰاٰدَمُ اسْکُنْ اَنْتَ وَزَوْجُکَ الْجَنَّۃَ اور کہا ہم نے ای آدم بس تو
اور تیری عورت جنت مین آدم بہشت مین جاکے رہنے لگے تو انکے ساتھ انس کے واسطے کوئی ہم جنس نہ تھا سو ایک روز سوتے تھے
اللہ تعالی انکی بائین طرف کی چھوٹی پسلی سے حوا کو پیدا کیا آدم ہوشیار ہو کے دیکھے تو انکے سرہانے حوا بیٹھے ہین نہایت
خوبصورت آدم پوچھے تو کون ہی کہی تمھاری عورت ہون تم ہم ملکر بسنے کے واسطے اللہ تعالی مجھے پیدا کیا ہی اور آدم جو
بہشت مین گئے سو بہشت وہی بہشت جو آخرت کو جاوینگے اور بعضے کہے ہین یہہ بہشت باغ تھا فلسطین کی زمین پر
یا فارس اور کرمان کے درمیان آدم کا امتحان کو اللہ پیدا کیا وَکُلَا مِنْهَا رَغَدًا اور کھاؤ اس مین فراغت سے حَیْثُ شِئْتُمَا
جہان چاہو وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ اور نزدیک نہ جاؤ اس درخت کے یعنے اس درخت سے نہ کھاؤ وہ درخت گیہون کا تھا
اور بعض کہتے ہین انجیر کا اور بعضے کہتے ہین انگور کا فَتَکُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِیْنَ پھر تم گنہگار ہوگے فَاَزَلَّهُمَا
الشَّیْطٰنُ عَنْهَا پھر پھسلا دیا انکو شیطان نے اس سے یعنے جنت سے ابلیس چاہا کہ بہشت مین جاکے آدم اور حوا
کو فریب دیوے جنت کے پہرے والے اسکو جانے سے منع کئے سانپ کے پاس آیا وہ بہت خوبصورت جانور تھا اسکے چار و پانون اونٹ
کے پانون کے سے تھے اور بہشت کا پاسبان تھا ابلیس اور اسکے درمیان بہت دوستی تھی سو اس سے کہا مجھکو بہشت مین لے چل سانپ نے
ابلیس کو اپنے منہہ مین چھپا کر لے گیا دوسرے پہرے والون کو اس بات کی اطلاع نہ ہوئی پھر آدم کے پاس جاکے رونے لگا پوچھے تو
کسواسطے روتا ہی اور سمجھے نہین کہ یہ ابلیس ہی بولا تمھارے ہی واسطے مین روتا ہون اب تم مرجاوگے اور یہہ نعمتین تم سے چھوٹ
جاوینگے یہہ کہکے وہ تو چلا گیا پر انکے دل مین اس بات کی خلش رہی دوسرے بار پھر آکے بولا ای آدم مین تجھے ایک درخت بتلاتا ہون
جہان تو اسکو کھاوے تو سدا بستے رہے اور قسم کھایا کہ مین تمھاری خیر خواہی سے کہتا ہون پھر حوا اس درخت کو کھائی اور آدم کو
بھی کھلائی اللہ تعالی کہا ای آدم کیا مین تجھکو اس درخت سے منع نہین کیا تھا اور تجھے کھانا فراغت سے تھا جو اسکو کھایا آدم

کہے اے پروردگار ہمارے مجھے فریب دی اور مین سمجھا کہ تیرے نام کی قسم کوئی جھوٹ نہ کھایگا فَاَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيْهِ
پھر نکالا ان دونون کو وہان سے جس آرام مین تھے یعنے بہشت کی نعمتین وَقُلْنَا اهْبِطُوْا اور کہا ہمنے تم سب اترو یعنے
آدم اور حوا بعضے کہے ہین مراد اس سے آدم او حوا او شیطان اور سانپ ہے پھر آدم ہند مین سرندیب پر اور حوا جدے مین اور
ابلیس ابلہ مین بصرے کے قریب اور سانپ اصفہان مین گرپڑے بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ تم ایک دوسرے کو دشمن ہو یہ خطاب فقط
آدم اور حوا کو ہے اسوقت مراد آدم کی اولاد ہوگی یعنے تمھاری اولاد ایک دوسرے کی دشمن ہیگی یا آدم اور حوا او ابلیس اور
سانپ کو خطاب ہے اور عداوت انسان اور سانپ اور شیطان مین ہمیشہ ہی روایت کیے ہین ابوداود نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے
کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس نے نہ ماریگا سانپون کو اس اندیشے سے کہ وے بدلا لیوینگے تو وہ ہم سے نہین
جب سے ہم انکے دشمن ہوے پھر انسے دوستی نہ کرے اور مسلم نے ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیے ہین کہ مدینے مین کئی جن ہین
اسلام لاکر پھر تم اگر انسے کسی کو دیکھو گے یعنے وہ سانپ کی صورت لیکر نکلا سو دیکھین تو تم اسکو تین روز تک اعلام کرو اسکے
بعد اگر نظر آوے تو اسکو مار ڈالو وہ شیطان ہی ہیے دونون حدیثون کو دیکھتے علما کہے ہین سانپون کو مارنا مندوب ہے مگر گھرون
مین جو سانپ رہتے ہین انکو تین روز اعلام کرنا اگر اسکے بعد نظر آوے تو اسکو مارنا اعلام یون کرنا کہ مین تجھکو نوح اور سلیمان علیہما
السلام کے عہد کی قسم دیتا ہون تو ہمکو نمودنت ہوا اور ایذا مت دے وَلَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ
اور تمکو زمین مین ٹھہرنا ہے اور کام چلانا ایک وقت تک یعنے مرنے تک فَتَلَقّٰٓى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ پھر سیکھ لیا
آدم نے اپنے رب سے کئی باتین یعنے اللہ تعالی آدم کے دل مین بہشت سے نکلے بعد کئی باتین ڈالا اگر ویسا کہے تو اسکی تقصیر معاف
ہوگی وہ کلمے یہ ہین ربنا ظلمنا انفسنا فان لم تغفر لنا وترحمنا لنکونن من الخاسرین اسکے
سوا دوسرے طور کے کلمے بھی حدیثون مین آئے ہین فَتَابَ عَلَيْهِ پھر متوجہ ہوا اسپر یعنے اللہ تعالی انکی تقصیر معاف کیا
اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ مقرر وہی ہی معاف کرنیوالا مہربان قُلْنَا اهْبِطُوْا مِنْهَا جَمِيْعًا ہمنے کہا تم اترو
یہان سے سارے پہلے کہہ دیا اترو پھر اب جو کہتا ہی سو اسکی تاکید کے واسطے ہی یا پہلے کہا سو بہشت سے نکلنے اور زمین پر بسنے
اور انمین عداوت ہونے او اب کہا سو بہشت سے نکلنے اور احکام الہی کی تکلیف دینے کے واسطے فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى
فَمَنْ تَبِعَ هُدَايَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ پھر کبھی پہنچے تمکو یعنے آدم کی اولاد کو میری طرف
سے راہ کی خبر یعنے شریعت تو جو کوئی چلا میرے بتائے پر یعنے اللہ پر ایمان لایا اور اسکے حکم کی اطاعت کیا تو نہ ڈر ہوگا انکو اور نہ غم

وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا اور جو منکر ہوئے وَکَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا اور جھٹلایا ہماری نشانیان یعنے ہماری کتابین یا قرآن اُولٰٓئِکَ
اَصْحٰبُ النَّارِ ھُمْ فِیْھَا خٰلِدُوْنَ وہی ہین دوزخ کے لوگ وے ہین اس مین ہمیشہ رہنے والے یعنے وے دوزخ مین ہمیشہ
رہینگے وہان سے نہ نکلینگے یٰبَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ اذْکُرُوْا نِعْمَتِیَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتُ عَلَیْکُمْ اے بنی اسرائیل یاد ع
کرو میرا احسان جو مین نے کیا تم پر بنی اسرائیل یعقوب علیہ السلام کی اولاد کو کہتے ہین یعقوب کا لقب اسرائیل تھا اس کا معنے
عبداللہ اور نعمت کو یاد کرنے سے مراد نعمت کا شکر کرنا ہے اور بعضے کہتے ہین وے نعمتین جو انکے آبا اور اجداد کو دیا اُنکو
جیسا دریا مین بیرا پار اور فرعون سے بچایا اُنکو اور اسکی قوم کو غرق کیا اور انکے سرون پر ابر کا سایہ کروایا اور من
اور سلوا انپر اُتارا اسوا اسکے اور بہت سی نعمتین دیا وَاَوْفُوْا بِعَھْدِیْٓ اور پورا کرو میرا اقرار یعنے میرا حکم بجالاؤ
اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانے کا حکم جو تمہاری کتابون مین ہے اس پر عمل کرو اُوْفِ بِعَھْدِکُمْ مین
پورا کرون قرار تمہارا یعنے بہشت مین لیجاونگا وَاِیَّایَ فَارْھَبُوْنِ اور میرا ہی ڈر رکھو وَاٰمِنُوْا بِمَآ
اَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَکُمْ اور مانو جو کچھ مین نے اُتارا سچ بتاتا تمہارے پاس والی کو یعنے قرآن جو محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم پر اُتارا ہون اور وہ تمہارے پاس کی توریت کے سچا ہونے پر گواہی دیتا ہے ایمان لاؤ توریت مین جو وحدانیت
اور رسالت اور دعائین اور اللہ کی عبادت کرنا اور گناہون سے بچنا اور گذشتہ لوگون کے قصے ہین قرآن مین بھی اُسکے
مطابق ہی مگر بعضے احکام دونون مین مختلف ہوے سو اوقات کے اور لوگون کے سبب سے اُسوقت کے لوگون کے لئے وے
احکام مناسب تھے اِسوقت کے لوگون کے واسطے یہ احکام مناسب ہین وَلَا تَکُوْنُوْٓا اَوَّلَ کَافِرٍۭ بِہٖ اور مت ہو تم
پہلے منکر اسکے یعنے قرآن کے اسکا حاصل تم اہل کتاب تھے تم پر واجب تھا کہ سب سے پہلے قرآن پر ایمان لاوین نہ کہ اسکے
منکر ہو جاوین وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰیٰتِیْ ثَمَنًا قَلِیْلًا اور نہ لو میری آیتون پر مول تھوڑا یعنے دنیا کے ذرے
فایدے کے واسطے تم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوصاف جو توریت مین مذکور ہین اسکو مت بدلاؤ اور پوشیدہ مت کرو
یہود کے علما اپنی قوم والون سے ہر سال نذر نیاز لیا کرتے تھے جب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفت بیان کرین اور لوگ حضرت
پر ایمان لاوین تو آپکی منفعت جاتی رہیگی کرکے حضرت کی صفت کو بدل دئے اور نام مبارک کو پوشیدہ کئے سو حکم ہوا
ایسا نہ کرو دنیا کے نعمتین کتنے ہی بہت ہون پر آخرت کی نعمتون کی بنسبت کچھ نہین وَاِیَّایَ فَاتَّقُوْنِ اور مجھی سے
بچتے رہو وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ اور مت ملاؤ صحیح مین غلط یعنے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفت توریت

ربع الجزو

مین جو صحیح ہی اس مین اپنی طرف سے کچھ افترا کرکے نہ لکھو وَتَکْتُمُوا الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اور مت چھپاؤ
حق کو جان کر وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ اور کھڑے کرو نماز یعنے پانچون نمازون کو انکے وقت پر کیا کرو وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ
اور دیا کرو زکوۃ وَارْکَعُوْا مَعَ الرّٰکِعِیْنَ اور جھکو ساتھ جھکنے والون کے یعنے مسلمان جو نماز پڑھتے
ہین انکے ساتھ تم بھی نماز پڑھا کرو نماز پڑھنے کو رکوع بولا کیونکہ یہود کے یہان نماز مین رکوع نہین سو انکو حکم کیا کہ
نماز مین جو لوگ رکوع کرتے ہین انکے ساتھ تم نماز پڑھو اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَکُمْ
وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْکِتٰبَ کیا حکم کرتے ہو لوگون کو نیک کام کا یعنے ایمان کا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
پر اور بھولتے ہو آپ کو یعنے تم وہ نیک کام نہین کرتے ہو اور تم پڑھتے ہو کتاب یعنے توریت اور اسمین لوگون کو نصیحت
کرکے آپ نہ کرنے والون کے حق مین جو وعید آئی ہی تمکو معلوم ہی اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ کیا تم نہین بوجھتے یعنے
کیا تمکو عقل نہین جو ایسا کام کرتے ہو یہہ آیت نازل ہوئی مدینے کے یہود علما کے حق مین کیونکہ وے اپنے قرابت والون کو
جو مسلمان ہوئے تھے کہا کرتے تھے تم اسلام پر قایم رہو وہ حق ہی اور آپ ایمان نہین لاتے تھے پھر یہہ آیت انکی مذمت مین
اتری اس سے غرض یہہ ہی کہ اپنی نفس کو اول درست کرکے بعد لوگون کی درستی کی طرف متوجہ ہوا چاہئے روایت ہی
انس رضی اللہ عنہ سے کہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماے مین اسرا کی شب مین چند لوگون کو دیکھا انکے ہونٹون کو
آتش کی مقراضون سے کترتے تھے مین پوچھا جبرئیل سے یے کون لوگ ہین کہے یہہ تمہاری امت کی واعظ ہین لوگون کو
نیک کام کا حکم کرتے تھے اور خود غافل تھے اور وے پڑھتے تھے کتاب اور روایت کئے ہین بخاری اور مسلم نے اسامہ
بن زید رضی اللہ عنہما سے وے کہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمائے قیامت کے دن کسی کو لاکر انگار مین ڈالیگے سو
اسکے انتڑیان ٹوٹ جاوینگے پھر اسکو دوزخ مین پھرائینگے جیسا گدھا چکی لیکر پھرتا ہی اسے دیکھنے کو دوزخ کے لوگ
جمع ہووینگے اور اسکا نام لیکے بولینگے ای فلانے تجھے کیا ہوا تو لوگونکو نیک کام کا حکم کرتا تھا اور بد کام سے منع کرتا تھا وہ کہیگا مین تمکو نیک کام کا حکم کرتا
تھا اور آپ اسکو نہین کرتا تھا اور بد کام سے تمکو منع کرتا تھا اور آپ اسکو کرتا تھا وَاسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ
وَالصَّلٰوۃِ اور قوت پکڑو محنت سہنے سے اور نماز سے یہہ حکم مومنون کو ہی یعنے تم اپنے مقصد حاصل ہونیکو
اعانت چاہو صبر اور نماز سے یعنے صبر کروگے اور نماز پڑھوگے تو تمہارے مقصد حاصل ہووینگے امام احمد وغیرہ روایت کئے
ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کوئی کام مہم درپیش ہوتا تو نماز پڑھتے اللہ صاحب نے نماز کا حکم فرمایا کیونکہ نماز

وعید عالم بے عمل و واعظ بے عمل

بیان استعانت بصبر و نماز

اقسام کی عبادتوں کو جامع ہی جیسے طہارت اور ستر عورت اور متوجہ ہونا کعبے کی طرف اور عبادت پر قائم ہونا
اور اعضا سے عاجزی ظاہر کرنا اور دل مین اخلاص کرنا اور شیطان سے لڑائی کرنا اور رحمن سے مناجات مانگنا اور
تلاوت قران اور کلمہ شہادتین پڑھنا اور مومنون کو دعا کرنا اور پیغمبر پر درود بھیجنا اور شہوتون سے نفس کو باز رکھنا
بعضے کہے ہین یہہ حکم یہود کو ہی جب اللہ تعالی یہود کو حکم کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاؤ اور انکی شریعت
چلو اور دنیا کے مال و جاہ کو ترک کرو سو اب انکے معاش کی کیا راہ فرمایا محنت سہار و اور اگر اسکے ساتھہ نماز پڑھا کرو گے
تو تم پر ترک کرنا ریاست اور جاہ کے حب کا اور مال کا آسان ہوگا وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اور البتہ وہ یعنی نماز یا استعانت
بھاری ہی اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ مگر انھین پر جنکے دل پگھلے ہین یعنے انکے دل عبادت پر لگے ہین مراد اس سے وے
مومن ہین جو اللہ سے ڈرا کرتے ہین اور سمجھتے ہین کہ نماز پڑھنے سے ثواب ملیگا اور اسکے ترک کرنے پر عذاب ہی اَلَّذِيْنَ
يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ جنکو خیال ہی کہ انکو ملنا ہی اپنے رب سے یعنے پروردگار کی ملاقات آخرت مین
ہوئیگی کہ کے انکو خیال ہی وَاَنَّهُمْ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ اور مقرر انکو اسی طرف الٹے جانا یعنے مرے بعد جی اٹھنا ہی پھر
اللہ تعالی اعمال کی جزا دیگا اور نماز ان لوگون پر آسان ہی کیونکہ انکو نماز کی عادت ہوئی ہی اور اللہ تعالی جزا دیگا کر کے
امید ہی اور عذاب کا اندیشہ ہی اس لئے نماز کی مشقتین اُن پر آسان ہوئین اور اسکے کرنے پر انکو لذت حاصل ہوتی
٦ ع تھی يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ ای اسرائیل کی اولاد یاد کرو احسان
میرا جو مین نے تم پر کیا یعنے میرے احسان کا شکر ادا کرتے رہو وَاَنِّيْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ اور مین نے تمکو بڑا کیا
جہان کے لوگون پر یعنے انکے زمانے کے لوگو اور فضیلت دیا سو انکے ابا و اجداد کو دیا جو زمانے مین موسی علیہ السلام کے
تھے اور جو انکے بعد ہوے اور اپنے دین کو تغیر نہ کیے اس پر قایم رہے پھر انکو علم دیا ایمان دیا اور عمل دیا اور انمین ہی پیغمبران
اور سلاطین پیدا کیا آبا اجداد کو جب یہہ فضیلت ہوئی تو انکی اولاد کو بھی بزرگی ہوئی وَاتَّقُوْا يَوْمًا
لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْـًٔـا اور بچو اس دن سے کہ کام نہ آوے کوئی شخص کسی کے ایک ذرہ وَّلَا يُقْبَلُ
مِنْهَا شَفَاعَةٌ اور قبول نہ ہو اسکی طرف سفارش وَّلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ اور نہ لین اسکے بدلے مین کچھہ یعنے
کچھہ پیسے لیکے چھوڑ دین سو نہین وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ اور نہ انکو مدد پہنچے یعنے کسی کی مدد نہو کر اللہ کے عذاب سے پار ہو
سو نہین اس آیت سے معتزلہ دلیل لیتے ہین کہ گناہ کبیرہ والون کو قیامت مین شفاعت نہ ہوگی اہل سنت جماعت اسکا

جواب دیے ہین کہ یہہ آیت مخصوص کافرون کے حق مین ہی دلیل اسپر دوسری آیتین اور احادیث ہین کہ گناہ گارون کے واسطے شفاعت ہوگی کرکے آئے ہین یا یہہ آیت یہود کے رد پر اتری ہی وے کہا کرتے تھے ہم کیسا ہی گناہ کرین پر پکڑے نہ جاوینگے ہمارے باپ دادا جو پیغمبر ہین ہمکو چھڑا لینگے سو انکے حق مین یہہ آیت نازل ہوی یا یہہ ہی کہ شفاعت نہ کریگے مگر اللہ تعالی کے اذن سے وَاِذْ نَجَّیْنٰکُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ اور جب چھڑایا ہم نے تمکو فرعون کے لوگون سے قبط اور عمالقہ کی قوم سے جو مصر کا حاکم ہووے اسکو فرعون کہتے ہین جیسا شام اور قسطنطنیہ کا جو حاکم ہووے اسکو قیصر کہتے ہین اور موسی علیہ السلام کے وقت فرعون جو تھا اس کا نام ولید وہ بیٹا مصعب کا وہ بیٹا ریان کا چارسو برس سے زیادہ اسکی عمر تھی یَسُوْمُوْنَکُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ چکھاتے تھے تمکو بری مار فرعون نے بنی اسرائیل کو اپنے غلام بناکے انکے ہاتھ سے تمام کام لیا کرتا تھا تھوڑون کے ہاتھ سے گھر بنوایا کرتا اور تھوڑون سے پتھر پھڑاتا اور تھوڑون سے اینٹان تیار کرواتا غرض تمام خدمتین انسے لیا کرتا اور جو کوئی کام نہین کرسکتا اس سے ہر روز خراج لیتا جو کوئی آفتاب غروب نہ ہونے تک پیسے حاضر نکرے ایک مہینا اسکو طوق زنجیر کرکے قید مین رکھتا یُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَکُمْ ذبح کرتے تھے تمھارے بیٹے وَیَسْتَحْیُوْنَ نِسَآءَکُمْ اور جیتے رکھتے تمھاری عورتین اس کا سبب یہہ تھا فرعون نے خواب دیکھا کہ بیت المقدس سے آتش نکل کے مصر کو گھیر لی ہی اور وہان جتنے قبطیان تھے سبھونکو جلادی اور بنی اسرائیل کو نہ چھی فرعون اس خواب سے گھبرایا اور خواب کی تعبیر کاہنو نسے پوچھا وے کہے بنی اسرائیل مین ایک لڑکا ہوگا تجھے اور تیری قوم والون کو ہلاک کریگا اس سے تیری سلطنت جاتی رہیگی فرعون جنانے والی دائیون کو بلواکے تاکید کیا کہ بنی اسرائیل مین کسی کے گھر لڑکا پیدا ہو تو اسی دم اسکو مار ڈالو اور لڑکی پیدا ہو تو اسکو باقی رکھو اور دائیون کے تفقد کے واسطے لوگونکو مقرر کیا بارہ ہزار یا ستر ہزار لڑکے موسی علیہ السلام کی جستجو مین مارے پڑے پھر ایسا ہوا بنی اسرائیل مین بوڈھے بہت سی مرنے لگے قبط کے امیرون نے فرعون کے پاس جاکر کہے بنی اسرائیل مین موت بہت آغاز ہوئی بوڈھے بہت مرتے ہین اور بچون کو تو ذبح کرتا ہی آخر چند روز مین تمام خدمتین ہم لوگ پر پڑیگی پھر فرعون حکم کیا کہ ایک سال کے بچون کو ذبح کروا اور ایکسال کے بچون کو چھوڑ دو چھوڑنے کے سال مین موسی کے بھائی ہارون علیہ السلام پیدا ہوئے اور قتل کئے تھے سو سال خود موسی علیہ السلام تولد ہوئے ولادت کے بعد کا احوال دوسری سورت مین آئیگا وَفِیْ ذٰلِکُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ عَظِیْمٌ اور اس مین آزمائش تھی تمھارے رب کی بڑی بلا کا معنی لغت مین سختی اور آزمائش اور نعمت اور یہان اگر ذلکم سے اشارہ فرعون کی حرکات جو ذبح وغیرہ تھی اسطرف لین تو بلا سے سختی اور محنت مراد ہی یعنے فرعون سے ظلم جو کیا کرتا تھا اسمین تم پر بڑی سختی اور محنت تھی اگر اشارہ انکی نجات طرف لین تو بلا سے نعمت مراد ہی یعنے

عمر فرعون از چہار صد زیادہ بود

خدمت گرفتن فرعون از بنی اسرائیل و ذبح اولاد و سبب آن

اللہ تعالی تمکو جو نجات دیا سو وہ تم پر بڑی نعمت ہوئی اور اس آیت مین خدا تعالی تنبیہ کرتا ہی کہ خوبی یا خرابی جو بندے کو ہوتی ہی سو اللہ تعالی کی طرف سے آزمایش ہی پھر بندے کو لازم ہی کہ خوبی ہو تو اللہ کا شکر کیجیے خرابی ہو تو صبر کرے وَاِذْ فَرَقْنَا

بِکُمُ الْبَحْرَ اور جب ہمنے چیرا تمہارے پیچھے کے ساتھ دریا فرعون کے ہلاک کا وقت جب قریب پہنچا اللہ تعالی موسی علیہ السلام کو حکم کیا تم اپنی قوم بنی اسرائیل کو لیکے شب کے وقت مصر سے نکلو پھر موسی اپنی قوم کو حکم کیے کہ آج اپنے گھرون مین تمام شب چراغین روشن رکھو اور قبطیون سے زیور مانگ لیو پھر شب کو موسی اپنی قوم کو چھ لاکھ بیس ہزار جنگی آدمی ساتھ نکلے پھر بیس برس کی عمر والا چھوتا ہی کرکے اور ساٹھ برس کی عمر والا بوڈھا ہی کرکے اس حساب مین یا داخل نہین یعقوب علیہ السلام مصر مین جب آئے تو مرد عورت سب ملکے بہتر آدمی تھے نکلتے وقت انکی نسل اتنی پھیلی غرض تمام مصر سے روانہ ہوا ایراول پر انکے ہارون تھے اور چنداول پر موسی اور اس شب کو قبطیون کی کنواری لڑکیان تمام مر گئین سو وے انکے گاڑنے مین لگے پھر فرعون کو خبر ہوی کہ بنی اسرائیل بستی سے بھاگے فرعون لوگون سے کہا شبکو انکا پیچھا کرنا حاجت نہین صبحکو جب مرغ بانگ دیوے تو تب نکلو ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ اس شب کو مرغ بانگ نہ دئے پھر فرعون صبح کو ایک کرور سات لاکھ کی جمعیت لے نکلا انمین فقط ایک رنگ مشکی گھوڑے ستر ہزار تھے دوسرے رنگونکا تو شمار نہین اور بعضے لکھے مین فقط مشکی گھوڑے لاکھ بھر تھے اور فرعون بھی مشکی سوار تھا اور ایراول پر اسکے ہامان تھا اور فرعون کے روبرو لاکھ تیرانداز اور لاکھ بھالے والے اور لاکھ عصا بردار تھے اور موسی علیہ السلام جو چلے سو رستہ بھول گئے پھر موسی علیہ السلام بوڈھون کو بلاکے پوچھے تو کہے یوسف علیہ السلام مرتے وقت اپنے بھائیون سے عہد لیے تھے تم مصر سے نکلتے وقت مجھے بھی نکالنا اس لیے راہ ہمکو سوجھتی نہین انکا تابوت نکالکے لے چلے تو رستہ کھلیگا پھر یوسف کہان مدفون تھے سو دریافت کرنے لگے آخر ایک عورت جو بہت بوڈھی تھی کہنے لگی نیل کی ندی کے بیچ ہی موسی دعا مانگے پانی گھس گیا پھر انکا تابوت سنگ مرمر کا تھا نکالکے لے چلے دریا پاس جب پہنچے دیکھے پانی تڑپے جوش مین ہی اور فرعون پیچھے سے آپہنچا بنی اسرائیل گھبرا کے موسی سے کہے اب کیا کیا چاہیئے فرعون آن پہنچا ہم سے قریب ہوتے ہی قتل کرتا ہی اور سامھنے دریا ہی اگر ہم اس مین جاوین تو ڈوب جاوینگے ای موسی تم نے جو وعدہ کیے تھے سو کیا ہوا پھر موسی پر وحی اتری دریا کو عصا مار پھر مارتے ہی دریا کا پانی ٹھہر گیا اور اسمین بارہ رستے ہوئے اور تمام بنی اسرائیل دریا سے پار ہوا اسی

قصے کی طرف اللہ تعالی اشارہ کیا اور فرمایا فَاَنْجَیْنٰکُمْ پھر بچا دیا ہمنے تمکو یعنی فرعون سے وَاَغْرَقْنَا اٰلَ فِرْعَوْنَ اور ڈبایا فرعون کے لوگون کو سو فرعون جب سمندر کے کنارے پہنچا دیکھا دریا مین راہ پھٹتی ہی لوگون کو بولا دیکھو دریا میری ہیبت سے پھٹگئی ہی اب بھگوڑے غلامون کو پکڑنے کے لئے دریا کے اندر چلو فرعون کے لوگ گھبرا کے کہے تو تو رب ہی اول تو دیا

مین جا جیسا موسی گئے پھر ہامان نے فرعون کو منع کیا فرعون ابھی تردد مین تھا کہ جبرئیل علیہ السلام مادیان پر بیٹھکے روبرو
آئے فرعون کے لشکر مین کوئی مادیان نتھی سو جبرئیل اپنی مادیان دریا مین دھکیلے انکی مادیان کو کوئی نہ دیکھا پھر مادیان کی
بوسے فرعون کا گھوڑا بھی دریا مین کودا اور فرعون نے اسکو تھام نسکا اسکی پیٹھ سے دوسرے گھوڑے بھی کودے اور میکائیل گھوڑے پر
پیٹھ کے سبکو پیچھے سے ہانکنے لگے تا کوئی قبطیون سے باقی نرہے جب تمام دریا مین آگئے اور جبرئیل کی مادیان دریا کے باہر ہوئی فرعون
کی ایرائل دریا سے نکلنا چاہی کہ اسمین دریا کو حکم ہوا انکو لے نے پھر دریا ملگئی اور فرعون اور اسکی قوم تمام ہلاک ہوئی اور
یہہ دریا قلزم کی دریا ہی دونو کنارون مین جو ترائی چار کو کی تھی وَاَنۡتُمۡ تَنۡظُرُوۡنَ اور تم دیکھتے تھے یعنے وے لوگ جو ہلاک
ہوے سو تمھارے روبرو ہوا اور تم اسکو اپنے آنکھون دیکھے معلوم رہے یہہ بری نعمت ہی جو اللہ صاحب نے بنی اسرائیل کو دیا اور اس مین بڑی دلیل ہی
اس معبود حقیقی کے وجود اور موسی علیہ السلام کی نبوت پر ایسا معجزہ دیکھنے پر بھی بچھڑے کو بناکے اسکی پرستش شروع کئے اور بولے
اللہ کو دیکھے بغیر ہم سچ نمانینگے سو بنی اسرائیل کی عقل تیز نتھی اور دل کی بھی کھوٹی تھی پیروی موسی کی خوب نہین کرتے تھے اور نبی صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معجزہ قران جو ہی دلالت اسکی اعجاز پر عقلی ہی مخفی لوگ اسکو سمجھتے ہین سو اس امت مرحومہ کی ذکاوت
اور عقل کا سبب تھا کہ اس عقلی معجزے کو دیکھکے ایمان لائے اور پیروی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بخوبی کئے وَاِذۡ
وٰعَدۡنَا مُوۡسٰۤی اَرۡبَعِيۡنَ لَيۡلَةً اور جب وعدہ کیا ہمنے موسی سے چالیس رات کا ثُمَّ اتَّخَذۡتُمُ الۡعِجۡلَ مِنۡۢ بَعۡدِهٖ
پھر تمنے بنالیا بچھڑا اسکے پیچھے وَاَنۡتُمۡ ظٰلِمُوۡنَ اور تم بے انصاف ہو قصہ اسکا یہہ ہی بنی اسرائیل کو اللہ تعالی جب قبطیون سے
نجات دیا اور قبطیون کو غرق کیا بنی اسرائیل کے پاس کتاب اور شریعت کچھ نتھی سو اللہ تعالی موسی سے وعدہ کیا کہ مین توریت
نازل کرتا ہون پھر موسی قوم کو کہے مین اللہ کے وعدے پر چلہ بیٹھتا ہون اور تمھارے لئے کتاب لاتا ہون جسمین تمام چیزون کا بیان
ہی اور انسے چالیس روز کی رخصت لیکے اپنے بھائی ہارون کو نایب دیکے کوہ سینا کو گئے اور موسی کو لیجانے کے واسطے
جبرئیل علیہ السلام آئے سو سامری کو نظر آیا اور دیکھا جبرئیل کے گھوڑے کا قدم جہان پڑے وہ جگہہ سبز ہوا کرتی ہی سو گھوڑے
کے قدم کے نیچے کی مٹی اٹھا رکھا تھا اور وہ سنار تھا سامرہ کے قبیلے والا ظاہر مین مسلمان دل سے کافر تھا اور اسکی قوم
گائی کی پرستش کیا کرتی تھی سو سامری نے بنی اسرائیل کو کہا تم فرعون کی قوم کا زیور جو لائے ہین تمکو حلال نہ ہوگا گر اسکو دے
اسکو گاڑ دو موسی آئے بعد جو حکم کرنا ہی کرینگے پھر بنی اسرائیل اسکی بات مانکے زیور زمین مین دفن کئے بعد سامری نے اس
زیور کو نکالکے تین روز کے عرصے مین گائی کا بچھڑا مرصع کا بنایا اور مٹی وہ جو اٹھا رکھا تھا اس بچھڑے کے منہہ مین ڈالا

قصہ گوسالہ پرستی بنی اسرائیل

بیان توبۂ بنی اسرائیل

وہ پکارنے اور چلانے لگا سامری نے بنی اسرائیل کو بولا تمہارا خدا اور موسی کا خدا یہی ہی موسی بھول گئے اسکو ڈھونڈنے گئے موسی قوم سے
وعدہ جو کئے تھے اُس سے دن کچھہ بڑھہ گئے تھے اسکا سبب دوسری سورت مین مذکور ہوگا سو بنی اسرائیل کو سامری کی بات پسند آئی
آٹھہ ہزار آدمی بچھڑے کی عبادت شروع کئے اور بعضے کہتے ہین ہارون کے ساتھہ بارہ ہزار آدمی رہگئے باقی بنی اسرائیل تمام گوسالے کی
پرستش کرنے لگے ثُمَّ عَفَوْنَا عَنْكُمْ مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ پھر معاف کیا ہمنے تمکو اسپر بھی شاید
تم احسان مانو عفو کسطرح سے ہوا سو پچھلی آیت مین فرماتا ہی وَاِذْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَالْفُرْقَانَ اور جب دیئے ہمنے
موسی کو کتاب یعنے تورِیت اور چکوتی یعنے وے جسسے حق و ناحق اور حلال و حرام معلوم ہووے بعضے فرقان سے موسی کے معجزے مراد لیتے
ہین کہ جسسے موسی کی حقیت اور فرعون کا بطلان معلوم ہو لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ شاید تم راہ پاؤ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى
لِقَوْمِهٖ اور جب کہا موسی نے اپنی قوم کو یعنے وے لوگ جو بچھڑے کو مانتے تھے يٰقَوْمِ اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ
بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ ای قوم تمنے نقصان کیا اپنا یہہ بچھڑا بنا لے کے فَتُوْبُوْا اِلٰى بَارِئِكُمْ اب رجوع کرو اپنے پیدا کرنے والے
کی طرف فَاقْتُلُوْا اَنْفُسَكُمْ سو مار ڈالو اپنی جان ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ عِنْدَ بَارِئِكُمْ یہہ بہتر ہی تمکو اپنے خالق پاس
بنی اسرائیل نے جو مرتد ہوا انکے گناہ کا توبہ یہی تھا کہ اپنی جان دینا اس طرح سے کہ جو بچھڑے کی پرستش نہین کئے تھے وے لوگ قتل کرین انکو
جو پرستش کئے تھے تا انکے گناہ سے پاک ہوجاوین اور حیات ابدی پاوین پھر موسی علیہ السلام انکو یہہ حکم سنائے تو کہے اللہ کے حکم ہم
بجا لاتے ہین سو تمام اپنے خیمون کے روبرو گوتھہ باندھکے بیٹھے پھر ایسا حکم ہوا جسنے اپنی چادر کھولیگا یا قاتل طرف آنکھہ اٹھاکے دیکھیگا
یا مارکو اپنی ہاتھہ پاؤن پر اوتر لیگا تو وہ ملعون ہی اور توبہ اسکا مقبول نہین پھر لوگون نے خنجر تلوار لیکے آئے دیکھے کسیکا بیٹا کسیکا بھائی
کسیکا قرابت والا کسیکا آشنا ہی قتل نہ کرسکے اور موسی کو کہے ہم اپنے لوگون کو آپ کیونکر قتل کرین پھر اللہ تعالی ابر کی سیاہ ٹکڑی بھیجا
تا انکو گھیر لیوے اور ایک دوسرے کو نہ دیکھے پھر صبح سے شام تک قتل کئے اس مین بہت سے لوگ مارے گئے یہہ دیکھکے موسی اور ہارون علیہما
الصلوۃ والسلام اللہ کے پاس دعا مانگے اور رونے زاری کرنے لگے یا الہ العالمین بنی اسرائیل تمام ہلاک ہوے اب کچھہ باقی رکھہ پھر اللہ تعالی
حکم کیا اب ہاتھہ کھینچو اور ابر کی ٹکری جاتی رہی دیکھے ہزارون مرد پڑے ہین علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ مُردون کا شمار ستر
ہزار تھا موسی کو برا لگا تب اللہ تعالی وحی بھیجا ای موسی کیا تو راضی نہین مین قاتل اور مقتول دونون کو بہشت مین داخل کرونگا
پھر جو موا سو شہید ہوا اور جو رہگیا سو اسکی گناہ معاف ہوئے اسی کی طرف اللہ صاحبنے اشارہ کرکے فرمایا فَتَابَ عَلَيْكُمْ پھر متوجہ
ہوا تم پر یعنے اللہ تعالی حکم جو کیا سو تم مانے اسواسطے اللہ تعالی تم پر متوجہ ہوا اور تمہارے گناہون کو بخشدیا اور توبہ قبول کیا اِنَّهٗ

هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ بر حق وہی ہی معاف کرنے والا مہربان اب اللہ صاحب بنی اسرائیل کی اور بڑی ایک شرارت
بیان فرماتا ہی وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى نَرَى اللّٰهَ جَهْرَةً اور جب تم نے کہا اے موسیٰ
ہم یقین نکرینگے تیرا جب تک نہ دیکھین اللہ کو سامھنے اس کا قصہ یہہ ہی کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو فرمایا گوسالہ کی عبادت
جو کئے سو اسکی معذرت کے واسطے بنی اسرائیل کے چند لوگ کو تم اپنے ساتھ لیکے آؤ تو موسیٰ اپنی قوم کے چنے ہوئے ستر آدمی کو حکم کئے روزہ رکھکے
اور نہا دھو کے چلو پھر سب کو لیکے اللہ تعالیٰ کے وعدے پر طور سینا کو گئے پھر وے لوگ موسیٰ علیہ السلام سے کہا آپ اللہ تعالیٰ سے چاہو تا
ہم اپنے پروردگار کا سخن سنین موسیٰ قبول کئے جب پہاڑ کے پاس پہنچے تو ایک ابر کا کھام سا اترا کہ اس سے تمام پہاڑ پوشیدہ ہوا تو موسیٰ
ابر مین گئے اور قوم کو بھی اندر بلوالئے پھر سب سجدے مین گرے اور موسیٰ علیہ السلام سے جب اللہ تعالیٰ سخن کرتا تھا تو انکے منہہ پر ایک نور
چمکتا کہ کسی انسان کو اسکے دیکھنے کی طاقت نہین رہتی سو موسیٰ اپنے اور قوم کے بیچ مین پردہ باندھے پھر اللہ تعالیٰ موسیٰ کو احکام
بولا اور قوم کی سننے مین یہہ آیا مین اللہ ہون کوئی معبود نہین سوا میرے مین تمکو بقوت نکالا مصر کی زمین سے سو میری ہی عبادت
کرو دوسرے کی عبادت نکرو جب موسیٰ کو فراغت ہوئی اور ابر جاتا رہا قوم کی طرف دیکھے قوم کہی ہم اسکو یقین نہ کرینگے جب تک اللہ کو اپنی
آنکھ سے نہ دیکھین فَاَخَذَتْكُمُ الصّٰعِقَةُ پھر لیئی تمکو بجلی یعنے ان ستر آدمی پر بجلی تڑک پڑی ایسے کڑکڑاہٹ سے سب مر گئے وَاَنْتُمْ
تَنْظُرُوْنَ اور تم دیکھتے تھے یعنے وہ ایک کے بعد دوسرا مرتا تھا سو اسکو دوسرے دیکھتے تھے ثُمَّ بَعَثْنٰكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ
مَوْتِكُمْ پھر اٹھا کھڑا کیا ہمنے تمکو مر گئے پیچھے قوم کا ہلاک ہونا سو دیکھہ کے موسیٰ روئے اور زاری کرنے لگے اور کہے یا الٰہی مین بنی اسرائیل
کے چنے ہوئے لوگ کو لایا تو ان سبھون کو ہلاک کیا اب مین قوم کو کیا کہون پھر اللہ تعالیٰ ایک کے پیچھے ایک سب کو زندہ کیا لَعَلَّكُمْ
تَشْكُرُوْنَ شاید تم احسان مانو وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ اور سایہ کیا ہمنے تم پر ابر کا یہہ سایہ جو ہوا سو تیہ مین یعنے
بیابان مین تھا کیونکہ بنی اسرائیل جب مصر کو چھوڑ کے نکلے اور فرعون اور اسکی قوم ہلاک ہوئین پھر بنی اسرائیل مصر مین نہین گئے سیدھی
شام کی راہ لئے انکے ساتھ خیمے وغیرہ کچھہ نتھے سو موسیٰ کے پاس آکے شکایت کرنے لگے پھر اللہ تعالیٰ پتلا ابر سفید رنگ کا انکے سائے
کے واسطے بھیجتا دھوپ مین ان پر سایہ کرنے اور شب کو چاندنی نہ ہو تو انکے لئے نور کا ایک تھام کھڑا ہوتا اور کپڑے انکے میلے پرانے
نہین ہوتے وَاَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى اور اتارا تم پر من اور سلوا تیہ مین کھانیکے لئے کچھہ نتھا سو اللہ تعالیٰ ان پر من
اتارا اکثر لوگ کہے ہین من ترنجبین کو کہتے ہین اور بعضے کہے ہین من جو اترتا تھا سو گوند کے مانند تھا جھاڑون پر برف کے مثال پڑتا اور
اسکا مزہ شہد کی طرح تھا ہر آدمی کے واسطے دو پتری کے مقدار پھر بنی اسرائیل نے موسیٰ کو کہے ہم میٹھا کھاتے کھاتے تھکے اللہ سے

نزول من و سلوی و حقیقت آن

ہمارے لئے گوشت مانگو پھر اللہ تعالیٰ انکے لیے ہر روز ابر کی ایک ٹکری بھیجتا اس سے ایک کوس کے طول اور دو تہائی عرض اور ایک نیزے
کی بلندی کے موافق صبح صادق سے آفتاب نکلنے تک ہر روز سلوا جو ایک قسم کے جانور ہیں برستے تھے پھر ہر آدمی رات دن کا اپنے کھانے
کے موافق اٹھا لیتا اور شنبے کو وہ نہیں برستا لیکن جمعہ کے دن دو روز کا قوت اٹھا لیتے پھر ہمنے کہا انکو کُلُوْا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا
رَزَقْنَاكُمْ کھاؤ ستھری چیزیں جو دیں ہمنے تمکو اور انکو حکم تھا گوشت حاجت سے زیادہ نہ لینا کل کے واسطے نہ رکھنا پھر حکم کے خلاف کئے
اور گوشت حاجت سے زیادہ لیکر اٹھا رکھے وَمَا ظَلَمُوْنَا اور ہمارا کچھہ نقصان نہ کیا وَلٰكِنْ كَانُوْا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ
پر اپنا ہی نقصان کرتے رہے کیونکہ جب گوشت حاجت سے زیادہ لیے اور حکم کا خلاف کیے گوشت سڑھکر بدبو ہوا اور کیڑے اسمین پڑ گئے بخاری
نے روایت کیے ہین ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہے فرمائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر بنی اسرائیل نہ ہوتے تو گوشت نہ سڑتا اور اگر
حوّی نہ ہوتی تو کوئی عورت اپنے مرد سے خیانت کدھی نہ کرتی وَاِذْ قُلْنَا ادْخُلُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ اور جب کہا ہمنے داخل ہو اس شہر
یعنی تیہ سے نکلے بعد شہر مین داخل ہو اس شہر سے مراد بیت المقدس ہے یا اریحا شہر جبارین کا وہ عاد کی قوم تھی جو بچ گئی اور انکو عمالقہ
کہتے تھے انکا بڑا عوج بن عنق تھا فَكُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا اور کھاتے پھرو اس مین جہان چاہو محظوظ ہو کر یعنے
من مانے سو کھاؤ تمکو اسمین کچھہ رکاوٹ نہین وَادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا اور داخل ہو دروازے مین جھکے ہوئے اور قریہ جو
مذکور ہوا اس سے مراد بیت المقدس لیوین تو یہان دروازے سے مراد باب الحطہ جو اس کے ایک دروازے کا نام ہے مقصود ہوگا اگر
قریہ سے مراد اریحا مراد ہو تو اسکو سات دروازے تھے سو کوئی ایک دروازے سے جانا وَقُوْلُوْا حِطَّةٌ اور کہو گناہ اتر
یعنی ہم اللہ سے گناہ معاف ہونا مانگتے ہین ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت ہے کہ حطہ سے مراد لا الہ الا اللہ کہنا ہے کہ جسکے کہنے سے
گناہ معاف ہوتے ہین نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطٰيٰكُمْ بخشین ہم تمکو تمہاری تقصیرین وَسَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ اور زیادہ بھی دینگے
نیکی والونکو اللہ صاحب نے انکے جھکے ہوئے جانے اور حطہ کہنے کو گناہ گارونکے حقمین توبہ کیا تھا اور نیکی والونکو انکی نیکی بڑھانا فَبَدَّلَ
الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ پھر بدل لئے بے انصافونے اور بات سوا اسکے جو انکو کہدئے تھے تمسخر سے
وہ نہ کہکے اسکو بدل دئے بخاری وغیرہ نے روایت کئے ہین ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے
بنی اسرائیل کو کہے تھے تم جھکے ہوئے دروازے مین جاؤ اور حطہ کہو پھر وے ویسا نہ جاکے سرین پر پھسلتے گئے اور کہے حنطۃ فی
شعیرۃ یعنی گیہون کا دانہ جو مین فَاَنْزَلْنَا عَلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ پھر اتارا
ہمنے بے انصافون پر عذاب آسمان سے انکے بیحکمی پر بعضے کہے ہین کہ وہ عذاب طاعون تھی سو ایک ساعت کے عرصے مین ستر ہزار

چو بین ہزار آدمی انکے ہوئے وَاِذِ اسْتَسْقٰی مُوْسٰی لِقَوْمِهٖ اور جب پانی مانگا موسٰی نے اپنی قوم کے واسطے بنی اسرائیل
جب تیہ مین تھے تشنہ ہوے اور موسٰی سے پانی مانگے پھر موسٰی نے اللہ تعالی سے پانی مانگے سو حکم ہوا فَقُلْنَا اضْرِبْ
بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ تو کہا ہمنے مار اپنے عصے سے پتھر کو موسٰی کا یہہ عصا بہشت کے درخت کا تھا عوسج کی یا مرسین کی لکڑی کا
دس ہاتھ کا طول مین موسٰی کے قد کے برابر اور اسکے دو شاخ تھین تاریکی مین روشن ہوتے اسکو آدم علیہ السلام بہشت سے لائے
تھے سو شعیب کو پہنچا تھا پھر موسٰی علیہ السلام کو دئیے اور پتھر کو مار و کر کے حکم ہوا سو وہ پتھر طور سے اٹھا لائے تھے اسکو چار منھ تھے
ہر منھ سے تین تین نہر نکلتے اور بعضے کہے ہین وہ ایک پتھر تھا آدم اسکو بہشت سے اپنے ساتھ لائے تھے اور شعیب پاس تھا سو موسٰی کو دئیے
اور بعضے کہے ہین وہ پتھر جو موسٰی کے کپڑون کو لیکر بھاگا تھا وہ ایک چوکورا پتھر تھا اسکو ایک سر تھا آدمی کے سر کی مانند موسٰی کو حکم
ہوا تھا اس پتھر کو چن کر رکھ اس سے میری ایک قدرت بتاؤنگا اور وہ تیرا معجزہ ہوگا اور بعضے کہے ہین پتھر معین نتھا جس
پتھر کو چاہے اسکو مارتے تھے فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا پھر بہہ نکلے اس سے بارہ چشمے بنی اسرائیل بارہ بھائی کی اولاد
تھے سو موسٰی عصا مارتے تو بارہ چشمے نکلتے ہر ایک بھائی کی اولاد کے واسطے ایک چشمہ قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ
پہچان لیا ہر قوم نے اپنا گھاٹ یعنی ہر بھائی کی اولاد کے واسطے چشمہ جو نکلتا سو اسی سے وہ پیا کرتے دوسری لوگ ہان نہ پیتے كُلُوْا
وَاشْرَبُوْا مِنْ رِّزْقِ اللّٰهِ کھاؤ اور پیؤ روزی اللہ کی یعنی ہم انکو حکم کئے من اور سلوی کھایا کرو اور چشمون کا پانی پیا
کرو وَلَا تَعْثَوْا فِی الْاَرْضِ مُفْسِدِیْنَ اور نہ پھرو ملک مین فساد مچاتے وَاِذْ قُلْتُمْ یٰمُوْسٰی اور جب کہا تم نے
اے موسٰی لَنْ نَّصْبِرَ عَلٰی طَعَامٍ وَّاحِدٍ ہم نہ تھمینگے ایک کھانے پر یعنی من و سلوی کھاتے کھاتے ہم جھک گئے ہمکو دوسرے کھانے کی
خواہش ہی دو چیز تھین انکو ایک ہی کھانا بولے کیونکہ ہر روز اگر کوئی ایک ہی طرح کے کھانے کھاوے اور اسکو نہ بدلے تو عرف مین ایک ہی
کہتے ہین بولتے ہین فلانیکے یہان ایک ہی کھانا رہتا ہے بدلتا نہین اگرچہ وہ اقسام کی کھانے ہین فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ سو مانگ
ہمارے واسطے اپنے رب سے يُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ مِنْۢ بَقْلِهَا وَقِثَّآئِهَا وَفُوْمِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا
نکالدے ہمکو جو اگتا ہی زمین سے اسمین کی بھاجی اور ککڑی اور فوم اور مسور اور پیاز ابن عباس کہے ہین فوم کا معنی روٹی اور عطا کہے
فوم سو گیہون اور کلبی کہے فوم سو لہسن قَالَ بولا یعنی اللہ تعالی بولا یا موسٰی بولا اَتَسْتَبْدِلُوْنَ الَّذِیْ هُوَ اَدْنٰی
بِالَّذِیْ هُوَ خَیْرٌ کیا تم چاہتے ہو ایک چیز جو ادنا ہی بدلے ایک چیز کے جو بہتر ہے کیونکہ من و سلوی کھانیسے مزاج اعتدال
رہتا ہی اور اسکو حاصل کرنیکے لئے کچھ محنت تم پر نہین اِهْبِطُوْا مِصْرًا فَاِنَّ لَكُمْ مَّا سَاَلْتُمْ اترو کسی شہر مین تو

لے تمکو جو مانگتے ہو سو مصر سے مراد مطلق شہر ہی اور بعضے کہتے ہین مصر سے مراد بستی مشہور جس کا نام مصر جسکو بنی اسرائیل چھوڑ کے
نکلے تھے پہلا قول وہی صحیح ہے کیونکہ بنی اسرائیل مصر سے نکلے بعد پھر اسمین نہ گئے سیدھے شام کی طرف لوٹے وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ
الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ اور ڈالی گئی اونپر ذلت اور محتاجی اللہ صاحب نے یہود کا کفران نعمت دیکھ کر انکو یہہ سزا دیا اسی
واسطے اکثر یہود نکلا ذلیل محتاج ہین اور جو مالدار ہین تو بھی صورت اپنی ذلیل محتاج کی بنائے ہین تا اونپر جزیہ زیادہ نہ لگے اور بعضے کہتے ہین
محتاجی سے مراد دلکی محتاجی ہے یعنی ملت و الو مین مال جمع کرنے پر اتنا حریص کوئی نہین جو یہود مین وَبَاءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ ؕ
اور کما لائے غصہ اللہ کا یعنی اللہ تعالی کا غضب ہونیکے لایق ہوے ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ انکا سبب
یہی اس ذلت اور محتاجی اور غضب کا سبب یہہ کہ وے تھے نہ مانتے حکم اللہ کے یعنی معجزونکو جو اللہ تعالی مخصوص انکے لئے دکھایا جیسا دریا
کا پہٹنا اور ابر سایہ کرنا اور من و سلوا اترنا اور پتھر سے پانی کا فوارہ نکلنا نہ مانا یا اللہ تعالی انجیل اور قرآن جو نازل کیا سو انکو نہ مانے
اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت جو توریت مین تھی چھپائی وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ الْحَقِّ ؕ اور خون کرتے نبیون کا
ناحق یہود یون نے شعیب کو اور زکریا کو اور یحیی کو قتل کئے روایت کئے ہین ابو داود طیالسی اور ابن ابی حاتم نے ابن مسعود رضی اللہ
عنہ سے کہ بنی اسرائیل نے صبح کے وقت تین سو نبی کو قتل کئے ہین تو شام کو اپنی ساگ کی دکان لگاتے ہین اور یہود کا یہہ کام فقط
اپنی لذتین اور دنیا کی محبت کے واسطے تھا اسی پر اللہ تعالی فرمایا ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ یہہ اس سے
کہ بیحکم تھے اور حد پر نہ رہتے تھے یعنی اس قتل اور کفر کا سبب یہہ تھا کہ وے اللہ کے حکم کو بجا لاتے نہین تھے اور حرام کام کیا کرتے تھے سو
یہہ کرتے کرتے آخر اللہ کے آیتون کے کافر ہوے اور انبیا کو قتل کئے اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مقرر کہ جو لوگ ایمان لائے یعنی سابق کے انبیا پر
آیت نازل ہونیکا سبب ابن جریر وغیرہ نے یون روایت کئے ہین کہ سلمان رضی اللہ عنہ نے قبل حضرت کے بعثت کے چند نصرانیون کی صحبت
مین جو تھی انکی عبادت اور انکا زہد و تقوی بیان کئے اور پوچھے انکا کیا حال ہوگا نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے وے دوزخی ہین
سلمان کو یہہ سننے سے نہایت درد ہوا پھر اللہ تعالی یہہ آیت نازل کیا حضرت نے سلمان کو بلا کے فرمائے تمہارے نصاری کے واسطے
یہہ آیت نازل ہوی پھر حضرت فرمائے میری بعثت کا احوال سننے کے آگے دین عیسی پر جو کوئی موا تو اسکا بھلا ہوا اور جو میری
بعثت سنا اور ایمان نہ لایا تو وہ خراب ہوا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالنَّصٰرٰى وَالصّٰبِـِٕيْنَ اور جو لوگ یہودی ہوے اور نصارا
اور صابیان موسی علیہ السلام کے دین پر جو چلے اسکو یہودی کہتے ہین انکا نام یہود رکھنے کا سبب یون ہی کہ وے کہے اِنَّا هُدْنَآ
اِلَيْكَ یعنے ہم رجوع کئے تیری طرف سو منہ اسے لفظ بنا کر انکا نام یہود رکھے یا هَادَ کے لفظ سے نکلے ہین ہاد کا معنی توبہ کیا سو

ع ٨ سبب نزول الآیۃ

وجہ تسمیہ یہود و بیان لفظ نصاریٰ

وہ بچھڑے کی پرستش سے توبہ کی سو انکا نام اسی سے نکالکے یہود کہے یا یعقوب کے بڑے فرزند کا نام یہودا تھا پھر سبکو اسی نام کی طرف نسبت کرکے یہودی
کہنے لگے یا انکو تہود کے لفظ سے نکالے ہیں تہود کا معنی حرکت کیا سو توریت پڑھتے وقت ہلا کرتے تھے اور کہتے تھے جب اللہ تعالی موسی پر توریت نازل کیا
آسمان و زمین سب حرکت کئے اسواسطے ہم بھی حرکت کرتے ہیں پھر انکا نام اسی سے نکالکے یہود کہے ہیں اور لفظ نصاری کا جمع ہے نصرانی کا اور نصرانی
کے آخر کو یا جو آیا ہے اس سے الاوہ مبالغے کا معنی ہے سو حواریان کہے ہیں نحن انصار اللہ کے ہم انصار ہیں اسلئے انکا نام نصاری کہے یا وہ لوگ عیسی علیہ السلام
کے ساتھ ایک گاؤں میں تھے جسکا نام نصران تھا یا ناصرہ سو اسی نام سے انکا نام رکھا گیا یا عیسی علیہ السلام اسی قریے میں تولد پائے
انکو ناصری پکارتے تھے پھر انکے تابعدار کو ناصری کی طرف نسبت دیکے نصرانی کہے اور صابئین ایک قوم ہیں نصاری کے یا یہود کے یا انکا نسب
نصاری اور مجوس کے بیچ میں ہے یا انکا دین اصل میں نوح علیہ السلام کا دین تھا یا وہ ملائکہ پرست ہیں یا ستارہ پرست ہیں مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ
وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ جو کوئی یقین لایا اللہ پر اور پچھلے دن پر یعنی قیامت کا روز وَعَمِلَ صَالِحًا اور کام کیا نیک یعنی ان لوگوں سے جو کوئی
اپنے دین پر رہیگا اگے منسوخ ہونیکے اور مبدا اور معاد پر ایمان لایا ہوگا اور اپنی شریعت کے مطابق نیک کام کریگا تو فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ
عِنْدَ رَبِّهِمْ انکو ہی انکی مزدوری یعنی انکے اعمال کا ثواب اپنے رب کے پاس سو اللہ انکو بہشت میں لیجایگا وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ
وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ اور نہ انکو ڈر ہے اور نہ وے غم کھاویں یعنی کفار پر آخرت میں جو عذاب ہوگا سو انکو اس سے کچھ خوف نہیں وَاِذْ
اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ اور جب لیا ہمنے اقرار تمسے اور اٹھایا تمپر پہاڑ موسی علیہ السلام جب توریت
لائے بنی اسرائیل اسکے احکام سنکر کہے یہہ احکام بہت سخت ہیں ہم اسکو قبول نہ کرینگے پھر اللہ تعالے جبریل کو حکم کیا فلسطین کے پہاڑوں سے
ایک پہاڑ جڑ سے اکھاڑ کر انکے اوپر کھڑا کرو پھر جبریل نے انکے لشکر کے برابر کا پہاڑ اکھاڑ کے انکے سروں پر آدمی کے قد کے مقدار فرق سے
سایہ سا کرتے اور موسی علیہ السلام کا لشکر اتنا سو میدان ایک کوس طول میں ایک کوس عرض میں تھا اور بنی اسرائیل کو کہے خُذُوْا
مَا اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ پکڑو جو ہمنے دیا تمکو زور سے یعنی توریت جو ہمنے دیا اس پر جد ہوکے عمل کرو وَاذْكُرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ
تَتَّقُوْنَ اور یاد کرتے رہو جو اسمیں ہے شاید تمکو ڈر ہو یعنی اسکو یاد کرو اور اسمیں جو احکام مذکور ہیں اسپر عمل کرو اور اسکے پند و نصایح میں
تامل کرو تو دنیا کے عذاب سے بچوگے اور آخرت کے عذاب سے چھوٹوگے نہیں تو یہہ پہاڑ تمپر گراکے سبکو کچلتا ہوں تب بنی اسرائیل دیکھے کہ اب
بچاؤ کی کچھ صورت نہیں ناچار اسکے احکام کو قبول کئے اور سجدے میں پڑکے پہاڑ کی طرف دیکھنے لگے سو یہود یہاں سجدہ میں یہی
طور باقی رہا کہ وے آدھی پیشانی پر سجدہ کرتے ہیں اور کہتے ہیں یہ اسلئے ہی سمجھو کہ ہمپر کا عذاب ٹل گیا ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ مِّنْۢ
بَعْدِ ذٰلِكَ پھر تم پھر گئے اسکے بعد یعنی تم عہد سے ٹل گئے اور اسکو فراموش کئے فَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ

لَكُنْتُمْ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝ سو اگر نہوتا فضل اللہ کا تمپر اور اسکی مہر تو تم خراب ہوتے یعنی دنیا کی نعمتون سے دور ہوتے اور آخرت

مین عذاب ہوتا وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِيْنَ اعْتَدَوْا مِنْكُمْ فِي السَّبْتِ فَقُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِئِيْنَ

اور جان چکے ہو تم جنہوں نے تم میں سے زیادتی کیا شنبے کے دن میں تو ہمنے کہا انکو ہوجاؤ بندر پھٹکارے اسکا قصہ یہہ ہی اللہ تعالی نے بنی اسرائیل

پر شنبے کے روز شکار پکڑنا حرام کیا تھا سو داؤد علیہ السلام کے زمانے میں شہر ایلہ کے کسی قریے میں شنبے کے دن تمام مچھلیان ایک جگہہ جمع ہوتین

اتنی کثرت سے نکلتین کہ پانی نہین دکھتا شنبے کا دن جاتے ہی تمام مچھلیان چلی جاتین پہر شیطان نے لوگونکی دلون میں یہہ بات ڈالا کہ مچھلی پکڑنا شنبے

دن منع ہی دوسرے دنونمین تو منع نہین اگر کچھہ تدبیر کرکے انکو دوسرے دن پکڑین تو مضایقہ نہین پہر جتنے لوگ دریا کنارے رہتے تھے گڑہے کھود

اور دریا ان گڑہونمین نالے کئے سو جمعہ کے دن ان نالونکو کھول دیتے پانیکی موج سے مچھلیان بہت سی اگر ان گڑہونمین جمع ہو پہر وہانسے نکلنے نپاتین جب آتوار کا دن

ہوتا ان مچھلیونکو پکڑ لیتے ایک مدت تک ایسا ہی معمول تہا کچھہ عذاب نہ اترا پہر دہیٹھہ ہوکے کہنے لگے ہم ایسا سمجھتے ہین کہ شنبے کا دن ہمپر حلال ہوا پہر شنبے دن

پکڑکے کھانے نمک لگاکے سکھانے اور بیچنے اور اس قریے میں ستہر ہزار آدمی کے قریب تہے سو بعضے مچھلی پکڑے اور پکڑنے والونکو منع کرنے لگے بعضے مچھلی نہ پکڑتے

اور منع بھی نہ کئے اور بعضے اسکی حرمت کچھہ باقی نرکہے غرض منع کئے سو لوگ بارہ ہزار آدمی تہے تعدی کرنے والونکو کہے تم

شنبے کے دن تعدی کرتے ہو ہم تمہارے ساتھہ مل نہین رہتے پہر شہر کے بیچ میں ایک دیوار کھینچ کے جدا ہوئے ایک روز منع کرنے والے گھرون

سے جو نکلے تو دیکھے تعدی کرنے والونکا کچھہ نشان معلوم نہین ہوتا پہر دیوار پر چڑھکے دیکھے تو نظر آیا کہ وے سب بندر بن گئے ہین انکو دم نکلی

اچھل رہے ہین پہر تین دن دیکھے مر گئے اور انکی نسل باقی نرہی فَجَعَلْنٰهَا نَكَالًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهَا وَمَا خَلْفَهَا پہر ہمنے

وہ دہشت رکھی اس شہر کے روبرو والونکو اور پیچھے والونکو یعنی ہمنے اس عقوبت کو عبرت کا سبب کئے اس زمانے کے لوگ اور اسکے

بعد کے لوگون کے واسطے یا اس شہر کے نزدیک کے شہر والون کے لئے اور دور کے شہر والون کے واسطے یا اس شہر کے لوگ اور اسکی اطراف کے

لوگون کے لئے وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ اور نصیحت رکھے ڈرنے والونکو وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ اور جب کہا موسی نے اپنی قوم کو

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً اللہ نے فرمایا تمکو ذبح کرو ایک گائی اس قصے کا شروع وَاِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادّٰرَءْتُمْ

فِيْهَا کی آیت ہی لیکن اسسے اسکو جدا کرکے مقدم کیا تا انکی دوسری ایک مذمت جو حکم کی مسخری اور اسکو جلد بجا نہ لاکے اسمین بحث کئے سو

معلوم ہووے اس قصے کی تفصیل یہہ ہی کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص بڑا مالدار تھا اسکا کوئی وارث تھا مگر ایک بھتیجا نہایت محتاج

وہ بھتیجا دیکھا کہ اپنا چچا مرتا نہین اسکو جانسے مار ڈالا اور اسکو اٹھا کر دوسرے قریے کے دروازے پر ڈال دیا اور اس قریے والون پر

قتل کی تہمت کیا اور اپنے ساتھہ چند شہدون کو جمع کرکے موسی علیہ السلام کے پاس آیا اور خون کا دعوی کرنے لگا اور موسی علیہ السلام

قصہ ذبح بقرہ

سے بعید تھے کہا کہ اللہ کے پاس جانا گو نا معلوم ہوا سکو کون مارا ہی موسی علیہ السلام جناب الہی میں التجا کئے سو حکم ہوا ایک گائے ذبح کرکے اس مردے
کو اس سے مارے سو زندہ ہوکے اپنے قاتل کا نام لیگا قَالُوٓا اَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا تب وے کہا کیا تو ہمکو پکڑتا ہی ٹھٹھے مین یعنی تم ہمسے کیا مسخری
کرتے ہو ہم تو چاہتے ہیں کہ قاتل کون ہی سو معلوم ہو اور تم کہتے ہو گائے ذبح کرو گائے کاٹنے سے قاتل کیونکر ظاہر ہووے یہہ جو بولے سو موسی علیہ
السلام کے قول کو باور نہ کئے اور اس حکم کو نہ سمجھے قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ کہا یعنی موسی پناہ اللہ کی
اس سے کہ میں ہوتا نادانوں میں سے کیونکہ اللہ تعالی کے احکام میں ٹھٹھا کرنا حماقت اور نادانی ہی پھر قوم کو معلوم ہوا کہ گائے کاٹنا مقرر ہو چکا ہی
اس سے ٹھٹھا امکان نہیں دریافت کرنے لگے کہ وہ گائے کیسی ہی اگر اول ہی کیسی ایک گائے ذبح کرتے تو مقصود حاصل ہوتا لیکن وہ قوم تشدد
کئی اللہ تعالی بھی تشدد کیا اور اسمین ایک حکمت تھی کہ بنی اسرائیل میں ایک نیکمرد تھا اسکو ایک لڑکا تھا چھوٹا اور اسکے پاس ایک گائے
تھی اس شخص کے مرنیکا وقت جب پہنچا تو گائے کو جنگل میں لیجاکے چھوڑا اور کہا یا اللہ میرا لڑکا بڑا ہونے تک یہہ گائے تیرے حوالے کرتا ہوں پھر وہ شخص
مرگیا اور وہ گائے جنگل میں چرتی پھرتی اور انسان کو جو دیکھتی تو بھاگ جاتی اور وہ لڑکا جوان ہوا سو نیکبخت ہوا رات کے تین حصے کرکے
ایک حصے میں نماز پڑھا کرتا دوسرے حصے میں سوتا تیسرے حصے میں ماں کی خدمت کیا کرتا اور دن کو جنگل میں جاکے لکڑیاں توڑ لاتا اسکو
بیچتا قیمت جو ملتی سو اسکے بھی تین حصے کرکے ایک حصہ خیرات کرتا ایک حصہ آپ کھاتا اور ایک حصہ ماں کو دیتا ایکدن اسکی ماں کہی تیرا باپ
تیرے واسطے ایک گائے جنگل میں اللہ کے حوالے چھوڑا ہی تو وہاں جاکے ابراہیم اور اسمعیل اسحق کے اللہ سے مانگ تا وہ تیری گائے تجھے دیوے اس گائے
کا پتا میں کہہ دیتی ہوں اس کا رنگ ایسا ہی کہ جیسے آفتاب کی شعاع کا سا چمکتا ہی پھر وہ لڑکا جنگل میں جاکے دیکھا گائے چرتی ہی
اسکو پکار کے کہا ابراہیم اور اسحق اور یعقوب کے اللہ کی قسم دیتا ہوں تو آ پھر وہ دوڑتی آکے اسکے روبرو کھڑی رہی اسکے گلے میں رسی
ڈال کے لیچلا پھر وہ گائے اللہ کے حکم سے بولی اے ماں کے ہی جوان ماں کے فرمانبردار تو مجھ پر سوار ہوکے چل تجھے آرام ہوگا وہ لڑکا کہا
میری والدہ مجھے کہی تیری گردن پکڑ کے لاؤں سوار ہوکے نہ لاؤں حکم نکی گائے بولی واللہ اگر تو میرے اوپر سوار ہوتا تو پھر میں تیرے ہاتھ نہ لگتی
چل اب تو اگر پہاڑ کو کہے کہ میرے ساتھ چل تو چلیگا کیونکہ تو ماں کا فرمانبردار ہی پھر اسنے اس گائے کو ماں کے پاس لے آیا ماں کہی تو محتاج ہی
رات کو نماز پڑھنا اور دن کو لکڑیاں لانا تجھ پر محنت ہی اس گائے کو لیجاکے بیچ بولا کس قیمت کو بیچوں کہی تین دینار کو لیکن قیمت
ٹھہری بعد بن پوچھے میرے مت دے تو گائے کی قیمت تین دینار ہی تھی پھر بازار کو لے گیا اللہ تعالی اسکے پاس فرشتے کو بھیجا
تا اپنی قدرت بندوں کو معلوم کراوے اور وہ جوان ماں کی فرمانبرداری میں کیسا ہی سو امتحان ہووے سو فرشتے نے پوچھا اس گائے کی قیمت
کیا ہی بولا تین دینار مگر میری ماں کو اطلاع کرنا شرط ہی فرشتہ بولا تجھے چھے دینار دیتا ہوں ماں کو نہ بول جوان بولا اس گائے کی برابر

تو سونا دیگا تو بھی بے اطلاع ماکے نہ دونگا پھر لگے ماکو اطلاع کیا تو بولی چھے دینار کو میری اطلاع بے بیچ پھر فرشتہ وہ قیمت سنکے بولا مین بارہ
دینار کو لیتا ہون مگر تو ماکی اجازت نہ لیا جوان اسکی بات سنکے ماکو اطلاع کیا ما بولی وہ فرشتہ ہی تیری آزمایش واسطے آدمی
کی صورت مین آتا ہی اب آیا تو پوچھیو کیا ہم گاے کو بیچین یا نہ بیچین پھر فرشتے سے پوچھا فرشتہ بولا تیری ماکہو اس گاے کو رکھ چھوڑ
بنی اسرایل مین ایک قتل ہوگا اسکے واسطے اسکو تیرے پاس سے موسیٰ بن عمران مول لیگا جب تلک اسکا چمڑا بھر کر سونا نہ دیوین تو
مت بیچ پھر اس گاے کو نہ بیچ رکھا قَالُوا بولے یعنی بنی اسرایل ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَنَا مَا هِيَ پکار ہمارے واسطے
اپنے رب کو کہ بیان کردے ہمکو وہ کیسی ہے قَالَ کہا موسیٰ إِنَّهُ يَقُولُ وہ رب فرماتا ہی کہ إِنَّهَا بَقَرَةٌ لَا فَارِضٌ وَلَا بِكْرٌ
وہ یک گاے ہے نہ بوڑھی نہ بن بیاہی عَوَانٌ بَيْنَ ذَٰلِكَ میانہ ہی انکے بیچ یعنی وہ گاے نہ بڑی عمر کی رہے جو جنتی نہین اور
کم عمر جو ہنوز گابھہ سے نہین ہوتی اسکی عمر ان دونو کے بیچ رہا چاہیے فَافْعَلُوا مَا تُؤْمَرُونَ اب کرو جو تمکو حکم ہی یعنی اس
کی گاے لیکر ذبح کرو اور پوچھا پاچھی بہت مت کرو قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَنَا مَا لَوْنُهَا کہے پکار واسطے اپنے رب
کو کہ بیان کردے ہمکو کیسا ہی اسکا رنگ قَالَ کہا موسیٰ نے إِنَّهُ يَقُولُ إِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَاءُ فَاقِعٌ لَوْنُهَا تَسُرُّ
النَّاظِرِينَ وہ یعنے رب فرماتا ہی کہ وہ ایک گاے ہی زرد ڈہڈہا رنگ اسکا خوش آتی دیکھنے والون کو یعنی اس گاے کی
صورت اور رنگ دیکھین تو پیاری دستی ہی اور بعضے صفر اکا معنی سیاہ کہتے ہین قَالُوا بولے ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ
لَنَا مَا هِيَ پکار ہمارے واسطے اپنے رب کو بیان کردے ہمکو کس قسم ہی وہ إِنَّ الْبَقَرَ تَشَابَهَ عَلَيْنَا مقرر گایون مین شبہہ
پڑا ہی ہمکو وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَمُهْتَدُونَ اور ہم اللہ نے چاہا تو راہ پالینگے روایت کیے ہین ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ نے
ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا بنی اسرایل اگر انشاء اللہ نہ کہتے تو کبھی وہ گاے انکو نہ ملتی قَالَ کہا موسیٰ نے
إِنَّهُ يَقُولُ وہ یعنی رب فرماتا ہی إِنَّهَا بَقَرَةٌ لَا ذَلُولٌ تُثِيرُ الْأَرْضَ وہ ایک گاے ہی محنت والی نہین جو ما گرتی ہو
زمین کو وَلَا تَسْقِي الْحَرْثَ اور نہ جو پانی دیتی ہو کھیت کو یعنی اس گاے سے نہ زمین ناگرے ہون اور نہ پانی کھینچے ہون مُسَلَّمَةٌ
بدن سے پوری ہی اسمین کچھ عیب نہو لَا شِيَةَ فِيهَا رنگ دوسرا کچھ نہین اسمین قَالُوا الْآنَ جِئْتَ بِالْحَقِّ بولے یعنی بنی اسرایل
اب لایا تو ٹھیک بات یعنی گاے کے اوصاف پورے بیان کیا اب ویسی گاے کو تلاش کرتے ہین پھر گاے کہین نہ ملی مگر اس جوان کے پاس وہ بولا مین اسکو
نہ دونگا جب تک اسکا چمڑا بھر کے سونا نہ دوگے پھر وا اس مقتول کا تمام مال دیکے وہ گاے خریدے فَذَبَحُوهَا پھر اسکو ذبح کیے وَمَا كَادُوا
يَفْعَلُونَ اور چاہتے نہ تھے کرنے یعنی اس گاے کی قیمت گران ہونے سے اور فضیحت کے اندیشے سے انکی مرضی ذبح کرنے پر نہ تھی لیکن ناچاری ذبح کیے و

اِذ قتلتم نفسا فادّٰرءتم فیها اور جب تمنے مار ڈالا تھا ایک شخص کو پھر لگے ایک دوسرے پر دھرنے واللّٰه مخرج ما کنتم
تکتمون اور اللہ کو نکالنا ہی جو تم چھپاتے تھے یعنی قاتل کون ہی سو چھپاتے تھے اسکو اللہ نے ظاہر کیا فقلنا اضربوه ببعضها
پھر ہمنے کہا مارو اسمردے پر اس گاے کا ٹکڑا ابن عباسؓ وغیرہ کہے ہین اس گاے کی کونلی ہڈی سے مارا اور بعضے کہتے ہین دم کی ہڈی
سے اور بعضے کہتے ہین زبان اور بعضے کہے سینہ ران سو مارتے ہی وہ مردہ اٹھہ کھڑا ہوا اور بولا مجھے فلانا مارا اور وہ نہین مرگیا پھر
اس قاتل کو میراث سے محروم کئے اور اسکے بدلے مین اسکو بھی قتل کئے حدیثمین آیا ہی کہ اس گاے کے قصے بعد قاتل کبھی وارث نہوا کذٰلک یحی اللّٰه الموتٰی
ویریکم اٰیٰته لعلکم تعقلون اسیطرح جلا دیگا اللہ مردے اور دکھاتا ہی تمکو اپنی قدرت کے نمونے شاید تم بوجھو ثم قست قلوبکم
من بعد ذٰلک فهی کالحجارة او اشد قسوة پھر سخت ہوگئے تمھارے دل اسکی بعد یعنی ان معجزونکو دیکھنے کے بعد وہ دل ہین جیسے
پتھر یا اسے بھی سخت تر یہہ خطاب یہود کو اور انکے دل سخت ہونیسے یہہ مراد کہ وے حق باتکو قبول نہین کرتے پتھر سے تشبیہ دیا لوہے سے ندیا کیونکہ لوہا آتشین
ڈالنے سے نرم ہوتا ہی اور داود علیہ السلام کے ہاتھہ مین لوہا نرم ہوتا تھا بخلاف پتھر کے کہ وہ ہرگز نرم نہین ہوتا اور انکے دل پتھر سے بھی بڑھ گئے سو اسکا بیان
فرماتا ہی وان من الحجارة لما یتفجر منه الانهٰر اور پتھرونمین تو وے بھی ہین جنسے پھوٹتی ہین پانی اس پتھر سے مراد مطلق پتھر ہی اور بعضے
مفسرون نے کہا کہ اس پتھر سے مراد وہ کہ جب موسیٰ نے اپنے عصا سے مارتے تو اس سے بارہ چشمے نکلتے تھے وان منها لما یشقق فیخرج منه الماء اور انہین تو
وے بھی ہین جو پھٹتا ہی اور نکلتا ہی اس سے پانی یعنی اس سے پانی ٹپکتا ہی وان منها لما یهبط من خشیة اللّٰه اور انہین تو وے بھی ہین جو گر پڑتے
ہین اللہ کے ڈرنے یعنی پتھرونکو بھی اسقدر ڈر اللہ تعالی کا ہوتا ہی اے یہود تمھارے دل تو اتنے سخت بن گئے ہین کہ ہرگز نرم نہین ہوتے اور اللہ
کے حکم کو نہین مانتے اور کوئی یہہ گمان نکرے کہ پتھر تو جماد ہی اسکو سمجھ نہین ڈریگا کیسا کیونکہ اللہ تعالی پتھر کو سمجھ دیتا ہی اور اسکے جیمین
اپنا ڈر ڈالتا ہی تو وہ اللہ سے ڈرتا ہی بغوی کہتے ہین مذہب اہل سنت و جماعت کا یہہ ہی کہ اللہ تعالی جانورونکو اور جمادات کو
بھی سمجھ دیا ہی اللہ تعالی کے سوا دوسرے کو اسپر اطلاع نہین وہ نماز اور تسبیح کیا کرتے ہین جیسا کہ اللہ تعالی فرمایا وان من شیء ذکر تسبیح جمادات و جانوران وغیرہ
الا یسبح بحمده یعنی کوئی چیز نہین مگر اسکی خوبیان پڑھ رہی ہی اور فرمایا الم تر ان اللّٰه یسبح له من فی السمٰوٰت
والارض والطیر صٰفّٰت کل قد علم صلوته وتسبیحه یعنی تونے ندیکھا کہ اللہ کو یاد کرتے ہین جو کوئی
ہین آسمان اور زمین مین اور پرندے پر کھولے ہر ایک نے جان رکھا ہی اپنی نماز اور تسبیح اور فرمایا الم تر ان اللّٰه یسجد له من فی
السمٰوٰت ومن فی الارض والشمس والقمر الآیة یعنی تونے ندیکھا کہ اللہ کو سجدہ کرتا ہی جو کوئی آسمانو مین ہی اور جو کوئی
زمین مین ہی اور سورج اور چاند اب مومنین پر ضروری کہ اسکو سچ جاننا اور اسکا علم اللہ کے طرف تفویض کرنا دیکھنے درخت کے اوپر کوئی چیز

آڑی آجاوے اور اسکو بڑھنے جگہہ نہ رہے تو درخت تیڑا ہو کے نکلتا ہی اگر اللہ تعالی اسکو شق نہ دیا ہوتا تو کاہی کو ایسا نکلتا روایت کیے ہین
مسلم نے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے کہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کے مکے مین ایک پتھر تھا مین مبعوث ہونیکے آگے مجھہ پر سلام کرتا تھا اب
مین اس پتھر کو جانتا ہون اور روایت کیے ہین ترمذی نے علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے کہے کہ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ مین ایکبار تھا
سو جہاڑ اور پہاڑ جو حضرت کے روبرو ہوتے حضرت کو سلام کرتے اور حضرت کے منبر کے پیڑ پاس خطبہ پڑہا کرتے تھے بعد منبر بنانے کے وہ پیڑ رو دیا
یہہ قصہ مشہور ہی اور صحیحین وغیرہ مین مذکور ہی اس کے سوا بہت سی روایات اس باب مین آئے ہین وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ اور
اللہ بیخبر نہین تمہارے کام سے اللہ صاحب انکے ڈرانے کے واسطے یہہ فرمایا یعنی اللہ تعالی ان سنگدل لوگون کے اعمال پر واقف ہی انکو عبث نچھوڑیگا بلکہ
آخرت مین سزا دیگا اَفَتَطْمَعُونَ اَنْ یُّؤْمِنُوا لَكُمْ کیا تم توقع رکھتے ہو کہ وے یعنی یہود مانینگے تمہاری بات وَقَدْ كَانَ فَرِیقٌ
مِنْهُمْ یَسْمَعُونَ كَلَامَ اللّٰهِ ثُمَّ یُحَرِّفُونَهُ مِنْ بَعْدِ مَا عَقَلُوهُ وَهُمْ یَعْلَمُونَ اور ایک لوگ تھے انمین کہ سنتے تھے کلام اللہ کا
پھر اسکو بدل ڈالتے بوجھہ لیکر اور انکو معلوم ہی اس لوگ سے مراد وے یہود ہین جو زمانہ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے اللہ کے کلام کو بدل ڈالتے تھے یعنی توریت مین نبی
کی تعریف جو تھی اسکو بدل ڈالے اور رجم کی آیت کا انکار کرنے اور بعضے کہتے ہین یہہ لوگ ہین کہ جنکو موسی علیہ السلام پسند کر کے طور لیگئے تھے سو وہ
جب اللہ کا سخن سنکے اپنی قوم پاس آئے تو انمین جو سچے تھے جسقدر سنے تھے اتنا ہی بیان کئے اور تہوڑے جھوٹ بنا کے کہے کہ اللہ اخر کو یہہ فرمایا
کہ اگر تمکو طاقت ہو تو ان حکام کو بجا لاؤ اور اگر چاہو تو نہ بجا لاؤ وَاِذَا لَقُوا الَّذِینَ اٰمَنُوا قَالُوا اٰمَنَّا اور جب ملتے ہین
مسلمانونسے کہتے ہین ہم مسلمان ہوئے یہہ حال بیان فرماتا ہی منافق یہود کا کہ جب وے مسلمانون کے پاس آتے تو کہتے کہ محمد یقینا اللہ کے رسول ہین اور
توریت مین بشارت انکی آئی ہی اور تم حق پر ہو وَاِذَا خَلَا بَعْضُهُمْ اِلٰی بَعْضٍ اور جب اکیلے ہوتے ہین ایک دوسرے پاس
قَالُوا کہتے ہین یعنی منافقون کو انکے بڑے جیسے کعب بن الاشرف اور کعب بن اسد اور وہب بن یہودا کہتے ہین اَتُحَدِّثُونَهُمْ
بِمَا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَیْكُمْ تم کیون کہہ دیتے ہو انسے یعنی مومنون سے جو کھولا ہی اللہ نے تمپر یعنی توریت مین اسکا بیان کیا ہی کہ محمد اللہ
کے رسول ہین لِیُحَاجُّوكُمْ بِهٖ عِنْدَ رَبِّكُمْ کہ جھگڑین اس سے تمہارے رب کے آگے یعنی تمہارا رب اپنی کتاب مین نازل
کیا ہے کرکے انکو جو کہے سو وے اسکو اپنی دلیل کر دا کے تمپر غالب آوینگے اور کہینگے تم تو اقرار کر چکے محمد رسول ہین پھر کسواسطے انکی پیروی
نہین کرتے اَفَلَا تَعْقِلُونَ کیا تمکو سمجھہ نہین اب انکی انکار مین اللہ صاحب نے فرمایا اَوَلَا یَعْلَمُونَ اَنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ
مَا یُسِرُّونَ وَمَا یُعْلِنُونَ کیا اتنا بھی نہین جانتے کہ اللہ کو معلوم ہی جو چھپاتے ہین اور جو ظاہر کرتے ہین وَمِنْهُمْ
اُمِّیُّونَ اور ایک امین یعنی یہودیون مین ان پڑھ ہین یعنی لکھنا پڑھنا نہین جانتے لَا یَعْلَمُونَ الْكِتٰبَ اِلَّا اَمَانِیَّ

نہین خبر رکھتے کتاب کی مگر بناوٹ کی باتین یعنی وہ نادان لوگ توریت سے خبر نہین مگر اپنے سردارون سے بناوٹی بات سنکر یاد رکھے ہین وَاِنْ
هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ ۝ اور ان پاس نہین مگر اپنے خیال یعنی سچی بات وے جانتے ہی نہین فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ يَكْتُبُوْنَ الْكِتٰبَ
بِاَيْدِيْهِمْ سو خرابی ہی انکی جو لکھتے ہین کتاب اپنے ہاتھ سے ویل کا معنی عذاب اور خرابی ہی عرب کا محاورہ تھا کہ جب کوئی خرابی
مین پڑتا تو اسکو ویل ہی کر کے کہتے روایت کیے ہین احمد اور ترمذی اور ابن حبان اپنی صحیح مین اور حاکم مستدرک مین ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ویل نام ہی دوزخ کے ایک بیابان کا کافر اسمین چالیس برس تک اترتے جاوین تو اسکا انت نہ لگے اور ابن جریر نے
عطا ابن یسار سے روایت کیے ہین کہ ویل ایک بیابان کا نام ہی دوزخ مین اگر دنیا کے پہاڑ اسمین ڈال دین تو اسکی گرمی سے پگل جاوین ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ
هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ پھر کہتے ہین یہہ ہی اللہ کے پاس سے لِيَشْتَرُوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا کہ مول لیوین اسپر مول تھوڑا یہہ آیت
یہود کے حق مین ہی جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مدینے کو تشریف لائے یہود کے سردارونکو اندیشہ ہوا کہ اگر ہم صفت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی توریت
مین جو مذکور ہے سچ کہدین تو ہماری ریاست باقی نہین رہتی اور آمدنیون کی جو ہمکو ہی سو بند ہو جاوے نادانونکو ایمان لانے سے کیا
منع کرنا تو توریت مین حضرت کی شکل کا بیان تھا اسکو بدل دیے توریت مین یون تھا نبی کا نمکین چہرہ خوب بال سرگون آنکھ میانہ قد
سو اسکے جگہہ لکھ دیے دراز قد گارے دیدہ سیدھے بال پھر جو کوئی انسے نبی کی شکل پوچھتا تو آپ جو لکھ دیے تھے سو پڑھتے اور کہتے اللہ توریت
مین نبی کی یہہ شکل لکھا ہی محمد کی تو یہہ شکل نہین فَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا كَتَبَتْ اَيْدِيْهِمْ سو خرابی ہی انکو اپنے ہاتھ کے لکھے سے
وَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا يَكْسِبُوْنَ اور خرابی ہی انکو اپنی کمائی سے یعنی وہ مال جو سفلونکو بناوٹ کی باتین کہہ کے دغا سے حاصل
کیے ہین وَقَالُوْا اور کہتے یعنی یہود لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدَةً ہمکو آگ نہ لگیگی مگر کئی دن گنتی کے یہود کہتے تھے
دنیا کی مدت سات ہزار برس کی ہی وہ ہمکو ہر ایک ہزار برس کے واسطے ایک روز جملہ سات روز دنیا کے سات روز کے برابر ہمکو عذاب دیوینگے بعد اسکے
عذاب موقوف ہوگا سو اسی پر یہہ آیت نازل ہوئی اسکو ابن اسحق اور ابن جریر نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیے ہین دوسری ایک روایت
مین یون آیا ہی کہ یہود کہتے تھے ہم بچھڑے کی پرستش چالیس روز کیے تھے سو ہم کو آگ چالیس روز لگے گی اور روایت کیے ہین ابن جریر اور
ابن المنذر اور ابن ابی حاتم اور واحدی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہے اہل کتاب دیکھے کہ دوزخ کے دونون کنارون مین
چالیس کا رستہ ہی سو کہے عذاب نہوگا دوزخ والون کو مگر چالیس روز پھر جب قیامت کا دن ہوگا تو انکو آتش لگام دیکے لیجاوینگے جب
سقر کو یعنی آخری طبقے کو پہنچے اور عذاب ان گنتی کے روزون کا جو وے کہتے ہین تمام ہوگا تو انکو دوزخ کے داروغے کہینگے اللہ کے اے
دشمنو تم کہتے تھے ہمکو آگ نہ لگے گی مگر گنتی کے کئی دن سو وے دن آخر ہوے اور تم یہان رہ پڑے ہو پھر انہون کو صعود نام پہاڑ

برتنے کی طرف کھینچے ہوئے جاوینگے قُلْ محمد کہہ تو انکو اَتَّخَذْتُمْ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدًا فَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ عَهْدَهٗ کیا لیچکے ہو اللہ
کے یہاں اپنے اقرار یعنی تمکو عذاب نہ ہوگا تو البتہ خلاف نکریگا اللہ اپنے وعدیکا اَمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ یا جوڑتے
ہو اللہ پر جو جانتے نہین بَلٰى مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً وَّاَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْٓئَتُهٗ فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا
خٰلِدُوْنَ کیون نہین جسنے کمایا گناہ اور گھیر لی اسکو اسکی گناہ سو وہی ہین لوگ دوزخکے اسمین رہ پڑے ابی ہریرہ اور ابن عباس اور
مجاہد اور عکرمہ سے روایت آئی ہی کہ اس آیت مین گناہ سے مراد کفر اور شرک ہی کیونکہ گناہ کا گھیر لینا کافر کی شان مین ہی ہوتا ہی مؤمن اگرچہ گناہ
بہت کرے پر دلکی تصدیق اور زبانکے اقرار کے سبب سے گناہ اسکو گھیر نہین لیتی وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ
اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ اور جو یقین لائے اور عمل کیئے نیک وے لوگ ہین جنت کے وے اسمین رہ پڑے وَاِذْ اَخَذْنَا
مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اور جب لیا ہمنے اقرار بنی اسرائیل کا یعنی توریت مین لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ بندگی نہ کرو مگر اللہ کی
یعنی بندگی کے لائق وہی ہی دوسرا کوئی لائق نہین وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا اور ماں باپ سے سلوک نیک یعنی ان پر رحم کرنا اور ان سے سلوک کیا
کرنا اور حکم انکا جسمین امر الہی کی مخالفت نہو ماننا اور انکے اخراجات روانہ کرنا اور انکو نہ ستانا اگرچہ کافر ہین بلکہ کافر ہون تو بھی انکی ساتھ
نیک سلوک کرنا اور انکو نرمی سے ایمان کی دعوت کرنا اور ایسا ہی فاسق ہون تو بھی ان سے نیک سلوک کرنا اور بد کاموں سے نرمی کے ساتھ منع کرنا اللہ
اپنی بندگی کے بعد ماں باپ کا سلوک ذکر کیا کیونکہ منعم کا شکر بجالانا واجب ہی جبکہ اللہ تعالے نے بندے کو پیدا کیا اور عدم سے وجود مین لایا اور اقسام
کی نعمتین اسکو مرحمت کیا تو سب سے اول اسکا شکر واجب ہوا پھر ہر ہر عضو سے جو شکر ہوتا ہی اسکو بجالانا فرض ہوا اور ماں باپ جو بچہ پیدا
ہونیکا سبب ہوئے پالے تربیت کیئے سو انکا حق بھی ثابت ہی پس انکا شکر بھی ادا کرنا واجب ہوا وَذِي الْقُرْبٰى اور قرابت والے
قرابت والون سے احسان کرنا ماں باپ کے واسطے ہی تو وہ بھی ماں باپ کے احسان کا تابعدار ہے وَالْيَتٰمٰى اور یتیمون سے جن بچے کا باپ مرجاوے تو
اسکو یتیم کہتے ہین پھر جب بالغ ہوا تو اسکو یتیم نہ کہینگے یتیم پر احسان کرنا جو واجب ہوا تین چیز کے واسطے ایک تو اسکا بچپن دوسرا اسکے باپ کا
گذر جانا تیسرا اسکو پالنے والا کوئی نہین اور وہ تو اپنا کام آپ نہین کرسکتا وَالْمَسٰكِيْنِ اور محتاجون سے وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ
حُسْنًا اور کہیو لوگونکو بھلی بات یہہ خطاب یا ان یہود کو ہی جو زمانے مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے تھے اس واسطے آیت کے شروع مین غائب کا
صیغہ بولا اور اب حاضر کا صیغہ کہا اس تقدیر پر مراد اس جملے سے یون ہی جب کوئی تمسے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی شکل و شمایل کا سوال
کرے تو تم انکی حقیقت سچی بات کہیو اور اسکو چھپاؤ مت یا یہہ خطاب بھی موسی کے زمانے کے یہود کو ہی اور انسے عہد جو لیا گیا تھا
اُسکا تتمہ ہی یعنی انسے یہہ بھی اقرار لئے کہ لوگونسے بھلی بات کہنا یعنی نیک کاموں کا حکم کرنا اور برے کام سے منع کرنا لوگوں سے نرمی کے

ساتھ بات کرنا سب سے خوش اخلاق کرنا وَاَقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَءَاتُوا الزَّكٰوةَ اور کھڑی رکھیو نماز اور دیتے رہیو زکوۃ ثُمَّ
تَوَلَّيْتُمْ پھر تم پھر گئے یعنی اس قرار پر نہ چلے اِلَّا قَلِيلًا مِّنْكُمْ مگر تھوڑے تم میں سے تھوڑا جیسے عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ وَاَنْتُمْ
مُّعْرِضُونَ اور تم منھ موڑنے والے ہو یعنی تم یہودیونکو عادت ہو گئی ہی کہ عہد کئے بعد اسکے مطابق نکرنا اور اس سے منھ موڑ لینا وَاِذْ اَخَذْنَا
مِيثَاقَكُمْ لَا تَسْفِكُونَ دِمَاءَكُمْ اور جب لیا ہمنے اقرار تمہارا کہ نہ کروگے خون آپسمین اس آیت مین بھی خطاب یا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم زمانیکے یہودیون کو ہی یا سابق کے یہودیون کو وَلَا تُخْرِجُونَ اَنْفُسَكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ اور نہ نکال دوگے اپنون کو
اپنے وطن سے یعنی ایک دوسرے کو انکے وطن سے نہ نکالے دوسرونکو نکال دینے کی تعبیر اپنون کو کرکے کیا کیونکہ سبھو نکا دین یا قوم ایک ہی تھی
جب دوسرے کو نکالا تو گویا اپنے تئین نکالا یا اپنون کو نکالدینے سے مراد یہہ ہی کہ تم کام ایسا نہ کرو کہ جسکے سبب سے تمکو وطن سے نکال دین بعضی
مفسرون نے کہا ہی خون نکرنیسے مراد تم ایسا کام نکرو کہ جسکے سبب سے سدا کی زندگی کا آرام تمکو نہ ملے جسکو آخرتکی زندگی کا آرام نہ ملا تو حقیقت مین
وہ قتل ہوا اور وطن سے نہ نکال دینے سے مراد تم ایسا کام نکرو کہ جسکے باعث تم سدا اپنے گھر سے یعنی بہشت سے نکالے جاؤ سو حقیقت مین وطن
سے نکلنا وہی ہوا ثُمَّ اَقْرَرْتُمْ پھر تم نے اقرار کیا یعنی وہ عہد جو تم سے لئے سو حق ہی وَاَنْتُمْ تَشْهَدُونَ اور تم گواہ ہو
یعنی آجکے دن ای یہود اس عہد کا تم بھی اقرار کئے ثُمَّ اَنْتُمْ هٰؤُلَاءِ تَقْتُلُونَ اَنْفُسَكُمْ پھر تم یہود ایسے ہو کہ خون کرتے
ہو آپسمین وَتُخْرِجُونَ فَرِيقًا مِّنْكُمْ مِّنْ دِيَارِهِمْ اور نکالدیتے ہو اپنے ایک فرقے کو انکے وطن سے تَظٰهَرُونَ عَلَيْهِمْ
بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ چڑھائی کرتے ہو انپر گناہ سے اور ظلم سے وَاِنْ يَّاْتُوكُمْ اُسٰرٰى تُفٰدُوهُمْ اور اگر وے
آوین تمپاس کسی کے قید مین پڑے تو انکی چھڑوائی دیتے ہو یعنی مال دیکے اپنے قیدیکو چھڑوا دیتے ہو وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ اِخْرَاجُهُمْ
اور وہ بھی حرام ہی تمپر انکا نکال دینا یہہ حکم متعلق ہی اوپر کی جملے سے یعنی وَتُخْرِجُونَ فَرِيقًا مِّنْكُمْ مِّنْ دِيَارِهِمْ خلاصہ آیت کا یہہ ہی کہ
اللہ تعالی نے توریت مین بنی اسرائیل سے اقرار لیا تھا تم آپس مین خون نکرنا ایک دوسرے کو وطن سے نکال دینا بنی اسرائیل کسی کے
اسیر ہون تو اس کی قیمت کچھ ہی ٹھہرے وہ دیکے انکی رہائی کرنا اور انکو بند سے آزاد کرنا سو مدینے مین یہود کی دو فرقے تھے بنی قریظہ
اور بنی نضیر اور مدینے کے رہنے والے بنی قیلہ جنکا نام اسلام مین انصار ہوا وے بھی دو قبیلے تھے اوس اور خزرج ان دونون قبیلے والون
مین جاہلیت کے وقت بیر تھا ہمیشہ دونون قبیلون مین جنگ ہوا کرتا بنی قریظہ کو اوس کے قبیلے کی ساتھ دوستی تھی اور بنی نضیر
کو خزرج کی ساتھ جب دونون قبیلے والونمین جنگ شروع ہوتا تو یہود کا ہر فرقہ اپنے دوستونکی کمک کیا کرتا پھر جو غالب آتا
اپنے مخالفون کو وطن سے نکال دیتا اور انکے گھرون کو ویران کرتا اور جب کوئی بند مین آتا تو اسکو مال دیکے چھڑواتے پھر عرب

اپر طعن کرتے کہ تم کسواسطے قیدیون کو چھڑواتے ہو تو وے کہتے ہم کو ایسا ہی حکم ہے اگر کوئی اپنر اعتراض کرتا کہ پھر قتل کسواسطے کرتے ہو تو کہتے ہمارے دوستون کو ذلت نہو لگے محض انکی خاطر ہم جنگ کرتے ہین اب اللہ تعالےٰ یہود کو سرزنش کرتا ہے کہ تمسے تو توریت مین چار چیز کا اقرار لیا تھا جنگ نہ کرنا وطن سے نکال نہ دینا اور انکے دشمنون کی بستی نکرنا اور قیدی کو چھڑوا دینا أَفَتُؤْمِنُونَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُونَ بِبَعْضٍ پھر کیا مانتے ہو تھوڑی کتاب اور منکر ہوتے ہو تھوڑی سے یعنی قیدی کو چھڑوا دینے کا حکم تو مانتے ہو پھر دوسرے تین حکمون کو کیون نہین مانتے فَمَا جَزَاءُ مَنْ يَفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ إِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا پھر کچھ سزا نہین اسکی جو کوئی تم مین یہہ کام کرتا ہے مگر رسوائی دنیا کی زندگی مین بنی قریظہ کی رسوائی اسطور پر ہوئی کہ انکی عورت بچے بند مین آئے اور انکو قتل کئے اور بنی نضیر کی رسوائی یون ہوئی کہ انکو شہر بدر کئے تا وے لوگ شام کے علاقے مین اذرعات اور اریحا جا کے رہین وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرَدُّونَ إِلٰى أَشَدِّ الْعَذَابِ اور قیامت کے دن پہنچائے جاوین سخت سے سخت عذاب مین یعنی دوزخ مین انکو بڑا سخت عذاب دیگا کیونکہ انکی نافرمانی بھی سخت ہے وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ اور اللہ بے خبر نہین تمہارے کام سے أُولٰئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْآخِرَةِ وہی ہین جنہون نے خریدی دنیا کی زندگی آخرت دیکر یعنی دنیا کی لذت اور طمع سے آخرت کو برباد کئے دنیا کی لذتین اور آخرت کی نعمتین دونو ملکے حاصل ہونا امکان نہین جسنے دنیا کی لذتین حاصل کرنے لگا تو آخرت اسکے ہاتھ سے جاتی رہیگی فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ سو نہ ہلکا ہوگا انپر عذاب وَلَا هُمْ يُنْصَرُونَ اور نہ انکو مدد پہنچیگی یعنی کسیکی سفارش سے وے عذاب سے چھوٹینگے سو نہین ان آیتون مین یہود کی عہد شکنی اور دوزخ مین انکی ہمیشگی ذکر کیا اب فرماتا ہے کہ یہہ حرکتین جو یہود سے سرزد ہوئین انکی نادانی سے نہین کیونکہ ہمنے انکو کتاب دیا تھا اور انکے طرف پیغمبرون کی تار لگایا تھا محض انکی شرارت ہے وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوسَى الْكِتٰبَ اور تحقیق ہمنے دی ہے موسیٰ کو کتاب یعنی توریت وَقَفَّيْنَا مِنْ بَعْدِهِ بِالرُّسُلِ اور پے در پے بھیجے اسکے پیچھے پیغمبران موسیٰ علیہ السلام کے زمانے سے عیسیٰ کے زمانے تک ایک کے پیچھے ایک پیغمبر ہوتا ہی آیا اور سب کا عمل توریت پر ہی تھا مگر عیسیٰ نے چند احکام نئے توریت کے مخالف لائے اور مشہور پیغمبران موسیٰ کے بعد یوشع ہین اور اشمویل اور داود اور سلیمان اور ارمیا اور حزقیل اور الیاس اور یونس اور زکریا اور یحییٰ وَاٰتَيْنَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ اور دئے عیسیٰ مریم کے بیٹے کو معجزے نمودار جیسا مردون کو زندہ کرنا اندھے بہرے گونگے کوڑھی کو درست کرنا اور غیب کی خبرین بولنا یا بینات سے مراد انجیل ہے اور عیسیٰ کا نام سریانی بھاکے مین ایشوع عربون نے اپنی عادت کے موافق اس مین تصرف کرکے عیسیٰ کہے وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ

اور قوت دی ہمنے اسکو روح پاک سے مراد روح القدس سے جبریل علیہ السلام ہین انکو قدس یعنی پاک کہا کیونکہ وے کبھی اللہ کا گناہ نہیں
کئے بعضون نے کہا ہی روح سو جبریل قدس سو اللہ یعنی روح اللہ جبریل کا نام روح ہوا انکی لطافت سے کیونکہ وے روحانی ہین نور سے پیدا
ہوئے یا وے انبیا پر وحی لاتے کہ جس سے دلون کو زندگی ہوتی ہی سو انکا نام روح ہوا اور اللہ تعالی جبریل سے عیسی کو قوت دیا جبریل کو حکم کیا
کہ عیسی کے ساتھ رہا کرین اور عیسی جہان کہین پھرین تو وے بھی وہان پھرین پھر عیسی نے آسمان پر گئے تک جبریل علیہ السلام انسے جدا نہ ہوئے
اور بعضی کہے ہین روح وہ ہی جو اللہ تعالے عیسی مین پھونکا اور قدس سو اللہ عیسی کے روح کو اپنا روح بولا انکی عزت بڑھانے اور تعظیم کرنیکے
واسطے جیسا بیت اللہ اور ناقۃ اللہ کہا ویسا ہی روح اللہ کہا یا قدس کی معنی پاک سو عیسی کے روح کو پاک بولا کیونکہ انھون نے پیدا ہونیکے
کے وقت شیطان کے تونے سے پاک رہے اور بعضے کہتے ہین کہ روح القدس اللہ تعالے کا ایک اسم اعظم ہی کہ جس سے عیسی نے مردون کو زندہ
کیا کرتے تھے اور بعضے کہے ہین وہ انجیل ہی کہ جس سے دلونکی زندگی حاصل ہوتی ہی اس معنی سے قران شریف کو بھی روح کہتے ہین مروی
ہی کہ یہود نے جب ذکر عیسی علیہ السلام کا سنے تو کہے ای محمد تم عیسی کی تعریف کرتے ہو پر تم نہ ویسا عمل کئے اور نہ دوسرے انبیا کی خبرین جو کہے سو
ویسا کئے اگر سچے ہو تو عیسی کئے سو کامونکو تم بھی کرد سو اللہ تعالے انکے رد مین یون فرمایا أَفَكُلَّمَا جَاءَكُمْ رَسُولٌ بِمَا لَا تَهْوَىٰ
أَنفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْ پھر بھلا جب تمپاس لایا کوئی رسول جو نچاہا تمھارے جی نے تم تکبر کرنے لگے یعنی کوئی رسول تمھاری خواہش کے
موافق کچھ چیز نہ لاوے تو تم سرکشی کئے اور اسکے حکم کو نہین مانے فَفَرِيقًا كَذَّبْتُمْ وَفَرِيقًا تَقْتُلُونَ پھر ایک جماعت کو جھٹلائے
اور ایک جماعت کو مار ڈالتے یہود کی عادت تھی کہ جب کوئی رسول آوے تو اسکو جھٹلاتے اور قابو پاتے تو اسکو قتل کرتے جیسے زکریا اور یحیی کو
قتل کئے عیسی اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کئے عیسی کو بھی قتل کرنیکا تہیہ کئے لیکن اللہ تعالی انکو آسمان پر لے گیا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم
پر سحر کئے اور کھانے مین زہر ملا کر دئے پر اللہ تعالی حضرت پر اسکی تاثیر پوری نکیا وَقَالُوا قُلُوبُنَا غُلْفٌ اور کہے یعنی یہودیون
نے ہمارے دلون پر غلاف ہی سو محمد جو حکم لاتے ہین ہمکو معلوم نہین ہوتا اور ابن عباس سے روایت ہی کہ غلف کا معنی ظرف اصل مین
غلف تھا لام کے پیش سے اسکو تخفیف کرکے غلف لام کے سکون سے کہے یعنی ہمارے دل علم کی ظرف ہین تمھارے علم کے تحصیل کرنیکے محتاج نہین
یا دل ہمارے جو بات سنتے ہین اسکو یاد کر لیتے ہین مگر تمھاری بات کو یاد نہین کرتے اگر اسمین خوبی رہتی تو البتہ اسکو یاد کرتے بَلْ لَعَنَهُمُ
اللَّهُ بِكُفْرِهِمْ یون نہین بلکہ لعنت کیا ہی انکو اللہ نے انکے انکار سے لعنت کا معنی جھڑک دینا اور خوبیون سے دور
کرنا ہی سو اللہ تعالے انکو لعنت کرنیسے انکے دل حقیات کو قبول کرنیکے لائق نہین رہے فَقَلِيلًا مَا يُؤْمِنُونَ سو کم
یقین لاتے ہین اس جملے کے دو معنے ہوتے ہین ایک معنی یہہ کہ ان یہودیون مین سے کم لوگ اسلام لاتے اکثر انکے کافر رہتے ہین

برخلاف دوسرے کافرونکے کہ انسے بہت لوگ اسلام لائے دوسری معنی یہہ ہین یہود یا تھوڑے احکام کو توریت کے مانتے ہین اور اکثر چیزون
کو نہین مانتے اب اس پر اللہ صاحب نے دلیل فرمایا وَلَمَّا جَآءَهُمْ كِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ اور جب انکو
پہنچی کتاب اللہ کی طرف سے سچا بتاتی انکے پاس والی کو کتاب سے مراد قرآن شریف ہے اور انکے پاس والی سو توریت ہی سو قرآن شریف سے توریت کا
سچا پن ثابت ہوا وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور پہلے سے فتح مانگتے تھے کافرون پر یہودیون نے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونیکے آگے کچھ مہم درپیش ہوئے تو کہتے یا اللہ نبی آخر الزمان جسکی صفتین ہم توریت مین پاتے ہین اسکی برکت
سے ہمکو فتح دے اور کافرون سے کہتے ایک نبی کے آنیکا وقت قریب پہنچا ہے وہ نبی آوے تو ہمارے سخن کی تصدیق کریگا اور ہم اسکے شریک
رہکے تمکو قتل کرینگے جیسا عاد اور ارم کا قتل ہوا فَلَمَّا جَآءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ پھر جب پہنچا انکو یعنی یہودیون کو جو پہچان رکھا تھا
یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت اس سے منکر ہوئے انکا یہہ منکر ہونا نادانی سے نہین تھا محض حسد اور اپنی ریاست کی منقصت کے اندیشے سے تھا
فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ سو لعنت ہی اللہ کی منکرون پر اس جگہہ اللہ صاحب نے یون نفرمایا لعنت ہی اللہ کی یہود پر حالانکہ
مقصود وہی تھا کیونکہ علی الکفرین لانیسے اشارہ کیا کہ ان پر لعنت جو ہی سو سبب انکے کفر کے ہی بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ
بری مول بیچا اپنی جانکو یعنی وے یہود اپنی جانکے واسطے بری چیز پسند کئے حق کے بدلے باطل کو اختیار کئے اَنْ يَّكْفُرُوْا بِمَآ اَنْزَلَ
اللّٰهُ بَغْيًا اَنْ يُّنَزِّلَ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ کہ منکر ہوئے اللہ اتارے کلام سے اس ضد پر کہ اتارے اللہ
اپنے فضل سے جسپر چاہے اپنے بندونمین سے یعنی وے یہود قرآن شریف سے جو اللہ کا اتارا کلام ہی کافر ہوئے سو بری چیز ہی اور یہہ منکر ہونیکا
سبب ضد اور عداوت ہی اللہ سے کہ جسنے اپنے فضل سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن اتارا فَبَآءُوْ بِغَضَبٍ عَلٰى غَضَبٍ سو کما لائے
یعنی یہودیون نے اس تجارت سے غصے پر غصہ یعنی ان پر اللہ تعالی پہلے سے غصے مین تھا سو اب تو غصہ زیادہ ہوا پہلا غصہ اسلئے کہ وے
توریت سے بی ادبی کئے اور اسکو بدل دیا بچھڑے کی پرستش کئے یا عیسی کے اور انجیل کے منکر ہوئے دوسرا غصہ اسواسطے کہ وے محمد صلی اللہ
علیہ وسلم سے منکر ہوئے وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ اور منکرونکو عذاب ہے ذلت کا گنہ گارونکے واسطے جو عذاب ہے انکو گناہ سے پاک
کرنے واسطے ہی اور کافرونکو جو عذاب ہوگا سو انکی اہانت کے واسطے اللہ تعالی نے یہود کے کفر کی دلیل قایم کر چکا کہ یہودیون نے جس کتاب سے
فتح مانگتے تھے جب اتری اسسے منکر ہوئے سو انکے کفر کی علامت ہی کہ اسسے وے دوزخ مین رہنے کے لایق ہوئے پھر اب انکے کفر کی دوسری
دلیل بیان کرتا ہی کہ وے اپنی کتاب کو بھی کہان مانتے ہین سو فرمایا وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اور جب کہئے انکو
مانو اللہ کا اتارا یعنی قرآن شریف یا جو اللہ نے اتارا قَالُوْا نُؤْمِنُ بِمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا کہین یعنی یہود ہم مانتے ہین جو اتارا ہم پر یعنی

توریت وَيَكْفُرُونَ بِمَا وَرَاءَهُ اور وے نہین مانتے جو اسکے سوا ہی یا نہین مانتے جو پیچھے آیا اس سے وَهُوَ الْحَقُّ اور وہ اصل تحقیق
ہی یعنی قران جو توریت کے پیچھے آیا سو وہی حق ہی مُصَدِّقًا لِمَا مَعَهُمْ سچ بتاتا ان پاس والی کو قُلْ کہہ ای محمد فَلِمَ تَقْتُلُونَ
أَنْبِيَاءَ اللَّهِ مِنْ قَبْلُ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ پھر کیون مارتے رہے ہو اللہ کے پیغمبرون کو پہلے اگر تم ایمان رکھتے تھے یعنی توریت
مین تو قتل سے منع کیا ہی تم توریت کو مانتے تھے تو پیغمبرون کا خون کسواسطے کئے اس آیت مین خطاب ہی ان یہود کو جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے وقتمین تھے اگرچہ وے قتل نہ کئے لیکن وے اپنے آبا واجداد کے کام پر راضی تھے اور ان کے دلونمین بھی ویسا ہی کرنیکا عزم تھا اس واسطے
انکو خطاب کیا آب اور بھی ایک دلیل انکے کفر پر قایم کیا کہ توریت مین اللہ کی تاکیدین توحید کرنے اور شرک سے دور رہنے پر بہت سی آئی
ہین سو وے لوگ موسی علیہ السلام کے وقتمین ہارون کے سامھنے مشرک بنگئے سو فرمایا وَلَقَدْ جَاءَكُمْ مُوسَىٰ بِالْبَيِّنَاتِ اور
آچکا تمپاس موسے صریح معجزے لیکر ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْ بَعْدِهِ وَأَنْتُمْ ظَالِمُونَ پھر تمنے بنالیا بچھڑا اسکے
پیچھے اور تم ظالم ہو یعنی بے انصاف ہوجانا تمھاری عادت ہی وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّورَ اور
جب ہمنے لیا تمھارا اقرار اور اونچا کیا تم پر پہاڑ خُذُوا مَا آتَيْنَاكُمْ بِقُوَّةٍ وَاسْمَعُوا پکڑو جو ہمنے تمکو دیا زور سے اور سنو
یعنی ہمنے انکو کہا احکام جو نازل کئے ہین انکو قبول کرو اور بجالاؤ قَالُوا سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا بولے سنا ہمنے اور نہ مانا یعنی
یہود کہے تیری بات کو ہمنے کان سے سنا اور دل سے نہ مانا اہل معانی کہتے ہین وے یہہ بات زبان سے نہ بولے لیکن جب احکام کان سے سنے اور ان
کے برخلاف عمل کئے تو عمل کو قول سے تعبیر کیا وَأُشْرِبُوا فِي قُلُوبِهِمُ الْعِجْلَ بِكُفْرِهِمْ اور رچ رہا انکے دلون مین وہ
بچھڑا مارے کفر کے یعنی بنی اسرایل کے دلونمین اس بچھڑے کی محبت اور اسکی پرستش ایسی کھب گئی تھی جیسا کپڑا رنگ کو پیتا ہے
اتنی محبت ہونیکا سبب انکا کفر ہے کہتے ہین موسی علیہ السلام انکے بچھڑے کو سوہان کرکے اسکا بورا تمام ندی مین ڈال دئیے اور
بنی اسرایل کو حکم کئے اس ندیکا پانی پیو سو جسکے دلمین بچھڑے کی محبت تھی اسکی مونچھون پر سونے کا برادہ ظاہر ہوا قُلْ بِئْسَمَا
يَأْمُرُكُمْ بِهِ إِيمَانُكُمْ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ای محمد تو انکو کہہ برا کچھ سکھاتا ہے تمکو ایمان تمھارا اگر تم ایمان والے ہو
یعنی ای یہود تم جو دعوی کرتے ہو کہ ہم ایمان لائے ہین توریت پر اور جو اترا ہمپر سو ایمان تمھارا یہی ہی بچھڑے کو پرستش کرنا تو وہ
برا ایمان ہی اور یہود جو دعوی کرتے تھے ہم دوزخ مین رہینگے مگر گنتی کے چند روز سو اس دعوے کے بطلان پر ایک
ایسی قطعی دلیل کہا کہ ہر کسیکو معلوم ہووے اور انکا دعوا جھوٹھا ہوجاوے پھر فرمایا قُلْ محمد تو کہہ إِنْ كَانَتْ لَكُمُ
الدَّارُ الْآخِرَةُ عِنْدَ اللَّهِ خَالِصَةً مِنْ دُونِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ

اگر تمکو ملنا ہی پھر آخرت یعنی بہشت اللہ کے یہان الگ سوا اور لوگون کے تم تو مرنے کی آرزو کرو اگر سچ کہتے ہو کیونکہ بہشت مین جانیگا جسکو
یقین ہو تو وہ البتہ بہشت کا مشتاق رہیگا اور وے نعمتین جلد ملنے کی آرزو کریگا اور انکو حاصل کرنا بغیر موت کے ممکن نہین تو البتہ موت
جلد آنے کی آرزو کریگا تم اپنے دعوے مین سچے ہو تو تم موت کی آرزو کرو وَلَن یَتَمَنَّوْهُ اَبَدًا بِمَا قَدَّمَتْ اَیْدِیْهِمْ اور یہہ
آرزو کبھی نکرینگے جس واسطے آگے بھیج چکے ہین ہاتھ انکے یعنی وے لوگ ایسے کام کر چکے ہین کہ جن سے بہشت جا نہین سکتے اپنی کتاب
کو تحریف کئے اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم ایمان نہ لائے اور بہت سی گناہ اور کفر کے کام انسے سرزد ہوے سو وہ ہرگز موت کی آرزو نکرینگے
انسان نے جو کچھ صنایع و بدایع کرتا ہی سو اور دوسرون پر غالب ہوتا ہی سو سب ہاتھونکی سبب سے ہی اسلئے اللہ تعالی فرمایا بھیج
چکے ہین ہاتھ انکے اور اس سے نفس ارادہ کیا بیہقی نے روایت کئے ہین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ جب پہلی آیت اتری
تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے یہودیون کو جمع کئے اور فرمائے تم کہتے ہین ہم دوزخ مین رہینگے مگر گنتی ایک دن اور بہشت مین نجائیگا
مگر یہودی سو تم اگر اس دعوی مین سچے ہو تو ایکبار زبان سے کہدو کہ اللہ ہمکو موت دے قسم ہی اسکی جسکے دست قدرت
مین میری جان ہی تم مین سے کوئی یہہ دعا نکریگا مگر اس کا تھوک اسکے حلق مین اٹک کے مریگا یہودیون نے ڈر کر یہہ دعا نہ مانگے
پھر یہہ آیت ولن یتمنوہ کی اتری اور اس آیت مین ایک خبر غیب کی ہی کہ اس مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا بڑا معجزہ ہے کیونکہ حضرت
فرمائے وے ہرگز یہہ آرزو نکرینگے سو ویسا ہی یہود موت کی آرزو نکئے اگر کوئی اعتراض کرے کہ شاید وے آرزو کئے ہون لیکن ہمکو معلوم
نہوگا تو اسکا جواب یہہ ہی کہ اگر وے آرزو کئے ہوتے تو البتہ منقول ہوتا کیونکہ مسلمانون کے مخالف لوگ ہزارون سے تھے اگر اس دعوے
کا خلاف ظاہر ہوتا تو وہی یہود اسکو شہرت دیتے پر کسی سے منقول نہوا کہ وے آرزو کئے قطع نظر اسکی آج کے دن بھی اگر کوئی یہودیون
کو کہے کہ تم موت کی آرزو کرو تو وے نہین کرتے پھر اگر کوئی کہے آرزو کرنا دل سے متعلق ہی دلکی بات پر تو کسی کو اطلاع نہین شاید وے دل سے
آرزو کئے ہون اور ہمکو معلوم نہوا تو اسکا جواب یہہ ہی آرزو کرنا دلکا کام نہین بلکہ زبان سے کہنا کہ مجھے اس چیز کی آرزو ہی اگر دلکا کام ہوتا تو
وہ معجزے کے قابل نہوتا بالفرض اگر دلکا کام ہی کرکے کہین تو وے کہتے ہم تو دل سے موت کی آرزو کر چکے اب تمہاری بات سچ نہوی اور یہہ بات
بھی البتہ انسے منقول ہوتی اگر کوئی کہے تم یہودیون پر جو اعتراض کرتے ہو وہ بھی الٹکے تمہارے پر یہہ اعتراض کرین تو ہو سکتا ہی ہم
جواب دیوینگے یہودیون نے دو چیز کا دعوی کرتے تھے ایک تو یہہ کہ ہم گنتی کے روز دوزخ مین رہینگے دوسرا یہہ کہ بہشت مین کوئی نجاویگا
مگر یہودی مسلمانون نے یہہ دونو بات کا ملکر دعوی نہین کرتے مسلمان کہتے ہین اللہ جتنے دن چاہے اتنے دن گناہگارون کو عذاب دیگا
اور مسلمان اپنے بدکامونسے ہمیشہ اندیشہ مند رہتے ہین تو انپر اعتراض کا لگاؤ نہین ہوتا اور جو مسلمان کامل ہوتے ہین انکو موت سے کامل محبت

رہتی ہی پروردگار کی ملاقات کی نہایت آرزو رکھتے ہین اسی محبت مین جہاد کے وقت پروانے کی مانند دشمنون پر گرتے ہین اور اللہ
کی راہ مین اپنی جان دیتے ہین انہین کی شان مین اللہ تعالی یہہ آیت نازل کیا من المومنين رجال صدقوا ما عاهدوا
الله عليه فمنهم من قضى نحبه ومنهم من ينتظر وما بدلوا تبديلا یعنی ایمان والون مین کتنے
مرد ہین کہ سچ کر دکھایا جسپر قول کیا تھا اللہ سے پھر کوئی ہی انمین کہ پورا کر چکا اپنا ذمہ اور کوئی ہی انمین راہ دیکھتا اور بدلا
نہین ایک ذرہ اور فرمایا ومن الناس من يشري نفسه ابتغاء مرضات الله اور کوئی شخص بیچتا ہی اپنی جان تلاش
کرتا ہی خوشی اللہ کی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ دعا کرتے تھے یا اللہ تیری راہ مین مجھے شہادت دے اور تیرے پیغمبر کے شہر مین مجھے موت
نصیب کر اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے رستم کو جو عجم کا سپہ سالار تھا ایسا لکھے تھے میرے ساتھ جو لوگ ہین موت کو دوست
رکھتے ہین جیسا تم دوست رکھتے ہو شراب کو غرض صحابہ کا احوال اور سلف صالح کا احوال جو کوئی دیکھے تو معلوم کریگا کہ انکو
موت سے کمال محبت تھی اس تقریر سے معلوم ہوتا ہی کہ موت کی آرزو کرنا جایز ہی امام مالک اپنی کتاب موطا مین روایت کیے ہین
کہ عمر رضی اللہ عنہ ایسی دعا کئے یا اللہ میری عمر زیادہ ہوئی اور قوت کم ہوگئی اور رعیت منتشر ہوی اب مجھے اپنے پاس کھینچ اسکے سوائے
دوسرے صحابہ بھی موت کی آرزو کئے ہین لیکن بہت سی حدیثون مین موت کی دعا نہ مانگنا کرکے آیا ہی جیسی حدیث انس رضی اللہ عنہ کی بخاری
وغیرہ نے روایت کئے ہین کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے کچھ مضرت ہونیسے تم موت کی آرزو ہرگز نکرنا اگر آرزو کیا چاہیے ہو تو
یون کہیو یا اللہ جبتک میرا جینا بہتر ہی تو مجھے زندہ رکھ اور مرنا بہتر ہی تو مجھے موت دے ان دونون باتون مین ظاہرا اختلاف
ہی لیکن حقیقت مین اختلاف نہین کیونکہ دنیا کی مضرت یا بیماری یا دشمن یا اور کوئی ایسی سبب سے موت مانگنا ممنوع اور مکروہ ہی
اسواسطے کہ ایسی سبب کے نظر کرتے موت مانگنا قضاء الہی پر راضی نہونے کی دلیل ہی اگر دین مین کچھ فتنہ ہونیکا اندیشہ ہو یا خدا کی
راہ مین شہادت پانے کی آرزو ہو تو وہ مکروہ نہین اور منع اس سے نہین آیا ویسا ہی اللہ کی ملاقات کے شوق سے موت کی تمنا
کرے تو بھی مکروہ نہین والله عليم بالظلمين اور اللہ تعالی خوب جانتا ہے ظالمون یعنی کافرون کو سو انکو اسکی سزا
دیگا ولتجدنهم احرص الناس على حيوة اور قسم ہی البتہ تو دیکھیگا انکو یعنی یہودیون کو سب لوگون سے
زیادہ حریص جینے پر ومن الذين اشركوا اور شریک پکڑنے والون سے یہہ جملہ پہلے جملے سے لگا ہوا ہے اسکا معنی یون
ہی اور تو دیکھیگا ان یہودیون کو حریص جینے پر شریک پکڑنے والون سے بھی یعنی مشرک جو آخرت مین جی اٹھنے کے منکر ہین
سو وہ اور لوگون کی نسبت زندگی کی نہایت آرزو رکھتے ہین لیکن وہ لوگ آرزو کرنا عجب نہین کیونکہ وے دنیا کی

زندگی کے سوائے امید کچھ امید نہین رکھتے اور تم باوجود کتاب رکھنے کے اور معاد کے اور وہان جزا ملنی کا اقرار کرتے پر تم جینے پر حریص ہنا
تعجب ہی اور تمکو اسپر بری سرزنش کرے تو سزاوار ہی بعضے کہے ہین یہہ جملہ علاحدہ ہی پہلی جملے سے تعلق نہین رکھتا اس صورت
مین معنی یون ہوگا اور مشرکون سے کئی ایک لوگ ہین کہ وہ بھی جینے پر حریص ہین اس صورت مین اب مراد مشرکون سے مجوس ہین
يَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ يُعَمَّرُ اَلْفَ سَنَةٍ ایک ایک انسے چاہتا ہی کہ عمر پاوے ہزار برس آحدہم کی ضمیر یا یہود اور مشرکون کے تمام
اقسام کی طرف پھرتی ہی یا فقط مشرکون کی طرف اس اخیر صورت مین یہودیون کا عمر کی زیادتی چاہنا بطریق اولے ثابت ہوتا ہی اور معنی
یون ہوگا یہودیون نے جینے پر بڑے حریص ہین انکی حرص مجوسیون سے جو ہزار برس جینے کی آرزو رکھتے ہین بڑھ گئی اللہ صاحب نے مخصوص ہزار
برس بولا کیونکہ مجوسیون کی عادت یہہ تھی کوئی چھینکے تو اسکو کہتے ہزار برس جیا رہ وَمَا هُوَ بِمُزَحْزِحِهٖ مِنَ الْعَذَابِ
اَنْ يُّعَمَّرَ اور کچھ اسکو سرکا نہ دیگا عذاب سے اتنا جینا یعنی اتنا جینے پر بھی عذاب اس سے ٹل جاوے سو نہین وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ
اور اللہ دیکھتا ہر جو وہ کرتے ہین قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلْبِكَ بِاِذْنِ اللّٰهِ ع ۱۲
مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ محمد تو کہہ جو کوئی ہوگا دشمن جبریل کا سو اسنے تو یہہ اتارا ہی یہہ یعنی قران
شریف تیرے دل پر یعنی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے دل پر اللہ کے حکم سے سچ بتاتا اس کلام کو جو آگے ہی یعنی توریت وغیرہ کو اور راہ دکھاتا اور
خوشی سناتا ایمان والونکو اس جگہہ عبارت مین شرط کو بیان کیا اس کا جواب مقدر ہی اکثر مفسرون نے یون تقدیر کرتے مین جو کوئی
ہوگا دشمن جبریل کا تو وہ کافر ہی کیونکہ اس فرشتے سی دشمن ہونیکو کچھ سبب نہین مگر حسد اس بات کا کہ اسنے قرآن کو تجھ پر اتارا
اور وہ تو اللہ کے حکم سے اتارا ہی اور وہ کتاب تو اگلے کتابون کو سچی کرتی ہی اور راہ دکھاتی ہی ایسی کتاب کا جو کوئی منکر ہوا تو وہ
تمام کتابون کا اور پیغمبرون کا بھی منکر ہی اور جسنے کتابون اور پیغمبرون سے منکر ہوا وہ کافر ہی یہہ آیت نازل ہونیکا سبب طیالسی
فریابی اور امام احمد اور عبد بن حمید اور ابن جریر اور ابن ابی حاتم اور طبرانی اور ابو نعیم اور بیہقی کتاب الدلایل مین ابن عباس
رضی اللہ عنہما سے یون روایت کئے ہین کہ یہود کی ایک جماعت نبی صلے اللہ علیہ وسلم پاس آئی اور کہی یا ابو القاسم چند باتین ہین انکو نبی کے
سوا دوسرا کوئی جانتا نہین ہم تمسے پوچھتے ہین ان باتون سے ہمکو خبر دو نبی صلے اللہ علیہ وسلم فرمائے کیا پوچھتے ہو سو پوچھو لیکن مجھسے اقرار کرو کہ اگر
مین تمکو ان چیزونکی خبر دیون اور وہ تمہاری دانست کے مطابق ہووین تم میری متابعت کرو گے قبول کئے اور کہے چار چیزون کا ہم سوال
کرتے ہین فرمائیے کہ توریت اترنیکے قبل اسرائیل نے اپنے پر کون سا کھانا حرام کئے تھے اور خبر دو مرد کی منی کا پانی کیسا ہی اور عورت کا پانی کیسا
اور عورت اسی کیسی ہوتی ہی اور مرد کیسا اور خبر دو نبی امی کی نیند سے کہ وہ کیسی ہی اور خبر دو کونسا فرشتہ انکا متکفل ہی نبی صلے اللہ علیہ وسلم

انسے قرار لئے کہ جب مین ان چیزونکی تمھین خبر دون تو تم میری متابعت کرنا یہودیونے قبول کئے پھر نبی صلے اللہ علیہ وسلم فرمائے تمکو قسم ہی
اسکی جسنے موسی پر توریت اتارا تم جانتے نہین کہ اسرائیل بیمار ہو بیماری انکی طول کھینچی تو انہونے نذر کیا کہ اگر اللہ تعالے مجھے اس بیماری سے
شفا دیوے تو مین اپنا مرغوب پینا اور مرغوب کھانا اپنے پر حرام کرونگا سو دنبہ کا گوشت اور اونٹ کا دودھ انکا مرغوب تھا اسکو اپنے پر حرام کیا
یہود بولے یہہ سچ ہی نبی صلے اللہ علیہ وسلم فرمائے یا اللہ تو گواہ رہ پھر فرمائے تمکو قسم ہی اسکی جو اسکے سوائے کسی کی بندگی نہین تمکو معلوم نہین مرد کی
منی کا پانی سفید گاڑا رہتا ہی اور عورت کا پانی زرد پتلا پھر جو اوپر ہوا تو اللہ کے حکم سے بچہ ویسا ہی ہوتا ہی اگر مرد کا پانی اوپر آوے تو لڑکا ہوگا
اللہ کے حکم سے اگر عورتکا پانی اوپر آوے تو لڑکی ہوگی اللہ کے حکم سے یہودیونے کہے آپ سچ فرماتے ہو حضرت کہے اللہ تو گواہ رہ پھر فرمائے تمکو قسم ہی اسکی جسنے موسی پر توریت
اتارا کیا تمکو معلوم نہین نبی امی کی آنکھ سوتی ہی اور دل نہین سوتا وے کہے سچ ہی حضرت فرمائے اللہ تو گواہ رہ بولے اب خبر دو کہ تمہارا متکفل کونسا فرشتہ ہی سو معلوم
ہوا بعد اسکے ہم تمھاری متابعت کرینگے یا نہ کرینگے حضرت فرمائے میرا متکفل جبریل ہی کسی نبی کو اللہ تعالی بھیجا نہین مگر اسکا متکفل جبریل ہی
ہوتا ہی کہے اب ہم تمھاری متابعت نہین کرتے دوسرا فرشتہ ہوتا تو البتہ متابعت کرتے اور تصدیق کرتے حضرت پوچھے کیا واسطے
جبریل کی تصدیق نہین کرتے ہو تب کہے وہ فرشتہ ہمارا دشمن ہی اسی پر یہہ آیت قل من کان عدوا لجبریل کی کانھم
لا یعلمون تلک نازل ہوئی اور بعضی روایتون مین آیا ہی کہ سوال جو کرتا تھا سو یہودی کا نام عبد اللہ بن صوریا تھا اور روایت کئے ہین
ابن ابی شیبہ مصنف مین اور اسحق بن راہویہ اپنی مسند مین اور ابن جریر اور ابن ابی حاتم شعبی سے کہے کہ عمر رضی اللہ عنہ مدینے مین یہودیون کے
پاس انکی توریت پڑھنے کے دن جایا کرتے سو یہودیونے بولے تمھارے تمام لوگو مین تمسے زیادہ عزیز ہمپاس کوئی نہین کیونکہ تم ہمارے یہان آیا کرتے
ہین عمر رضی اللہ عنہ کہے مین جو آتا ہون سو محض اسلئے آتا ہون کہ دیکھو اللہ کی ایک کتاب دوسری کتاب کو کیسا سچ کرتی ہی توریت قرآن کو سچ کرتی ہی
اور قرآن توریت کو سچ کرتا ہی پھر ایکروز نبی صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لیجاتے تھے اور مین یہودیونسے باتین کرتا تھا سو انکو بولا تمکو خدا کی قسم اور اس
کتاب کی قسم جو تم پڑھتے ہو کیا تمکو معلوم نہین محمد اللہ کے رسول ہین وے کہے سچ ہین تب مین بولا تم انکو اللہ کے رسول جانکر کر ایمان نلاوینگے
تو تم خراب ہوگے بولے ہم خراب ہوونگے کیونکہ ہم انسے سوال کئے تھے کہ تمھاری نبوت کا متکفل کونسا فرشتہ ہی تو کہے جبریل اور جبریل ہمارا
دشمن ہی جنگ اور سختی اور ہلاکی کے واسطے اترتا ہی مین پوچھا تمھارا دوست کونسا فرشتہ ہی تو بولے میکائیل مینہہ اور رحمت لیکر اترتا ہی
مین بولا اللہ پاس وہ دونون کا مرتبہ کیسا ہی تو بولے ایک اللہ کے سیدھے طرف اور دوسرا دوسرے طرف ہی مین کہا ایسا ہی تو جبریل کو درست نہین
کہ میکائیل سے عداوت کرنا اور میکائیل کو درست نہین کہ جبریل کے دشمنون سے دوستی کرنا اور مین اسبات کی گواہی دیونگا کہ جبریل اور میکائیل
اور انکا پروردگار دوست ہوتے ہین اسکے جو انسے دوستی رکھا اور دشمن ہوتے ہین اسکے جو دشمن ہوا پھر بعد اسکے مین صلے اللہ علیہ وسلم کے

پاس آیا اور چاہا کہ اس قصے کی خبر دیوے سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجھے دیکھتے ہی فرمانے لگے تیرے پر کئی آیتین اتری ہین سو تمکو سناتا ہون پھر حضرت
من کان عدوا لجبریل سے للکافرین تک اس حدیث کی سند صحیح ہی مگر شعبی نے عمر رضی اللہ عنہ کو نہین دیکھا اور کسی سے سنا ہو
بھی نہین لیکن عمر سے دوسرے لوک بھی روایت کئے ہین سبھونکی روایت کو ملا کر دیکھین تو اس حدیث کو تقویت ہوتی ہی اور ابن جریر
اجماع نقل کرتا ہی کہ یہ آیتین اسی قصے مین اتری ہین اور پہلی روایتین اور اس روایت مین بھی تامل کرین تو مخالفت نہین شاید کہ یہودیون
نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو جب ذکر کئے تو آیت اسوقت نازل نہین ہوئی تھی پھر جب عمر رضی اللہ عنہ سے یہ مذاکرہ
ہوا تو دو آیتین دو مقدمون میں اتری ہین اور یہودیون نے جبریل سے عداوت کرنے کے سبب کو ثعلبی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یون روایت
کیا ہی کہ یہودیون کو انکے کسی نبی نے خبر دیا کہ بخت نصر بیت المقدس کو ویران کریگا اور یہودیون کو قتل کریگا سو یہود کسیکو بھیجے
تا اسکو قتل کرے بخت نصر ان دنون مین جوان تھا مگر بہت ضعیف جبریل علیہ السلام اسکو قتل کرنیسے منع کئے اور کہے اگر اللہ
تعالے تمہاری ہلاکی اسکے ہاتھ پر رکھا ہی تو تم اسکو قتل نہ کر سکوگے اگر وہ نہین ہی تو ناحق اسکا خون کسواسطے کرتے ہو پھر یہود اسکو
چھوڑ دیئے بخت نصر بڑا ہو کے یہودیون سے جنگ کیا اور انکو قتل کیا اور بیت المقدس کو خراب کیا اس روز سے یہود جبریل کے دشمن ہوے
مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ وَجِبْرِيْلَ وَمِيْكٰلَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ یعنی جو کوئی ہوگا
دشمن اللہ کا اور اسکے فرشتون کا اور رسولون کا اور جبریل اور میکائیل کا تو اللہ دشمن ہے ان کافرون کا جب پہلی آیت مین فرمایا
جبریل نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن اتارا کہ اس سے جو کوئی دشمن ہو تو وہ شخص اللہ کا بھی دشمن ہونا ضرور ہی کیونکہ خود اللہ تعالے
اسکو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا اس آیت مین فرمایا جو کوئی ان مین سے ایک کا دشمن ہو تو وہ تمام کا دشمن ہی اور اللہ اسکا دشمن
ہی جبریل انہون کا دشمن ہو تو انکا کچھ بگاڑتا نہین اور انکی عداوت اسکو دوزخ کے عذاب مین ہمیشہ گرفتار کریگی اور جبریل میکائیل
تو فرشتون مین داخل ہین باوجود اسکے انکا نام مخصوص ذکر کرنا انکی شرف اور بزرگی کے واسطے ہی اور جبریل کو اول ذکر کیا
ہی میکائیل کو کسواسطے کہ جبریل کو میکائیل پر فضیلت ہی اور جبریل وحی اتارتے ہین کہ جس سے روح کی غذا ہی اور میکائیل
مینہہ کہ اس سے بدنکی غذا جو غذا روح کی ہی سو وہ افضل ہی بدنکی غذا سے اور جبریل اور میکائیل کا معنی اللہ کا بندہ ایل کا معنی اللہ اور
جبر اور میک کا معنی بندہ وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ اور ہمنے اتارین تیری طرف آیتین واضح اس آیت
کے نازل ہونیکا سبب ابن اسحق اور ابن جریر اور ابن ابیحاتم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کئے ہین کہ عبد اللہ بن صوریا نے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بولا ای محمد ہمسے جانتے سو کوئی بات تم نہ لائے اور اللہ تعالی تمپر کچھ واضح آیتین نہین اتارا پھر اللہ تعالی اسکی

جواب مین یہہ آیت اُتارا یعنی بہا آیتین واضح جو ہمنے تجھہ پر اُتارا اور تو ان آیتون کو رات دن انپر پڑھا کرتا ہی اور تو تو امی ہی کچھہ
پڑھا نہین اور انکے عالمون مین جو مخفی ہی اسکو بیچ تبادیا کرتا ہی سو کیا یہہ انکو بس نہین وَمَا یَکْفُرُ بِهَا اِلَّا الْفٰسِقُوْنَ اور
منکر ہونگے انسے یعنی ان آیتون سے مگر وے جو بیحکم ہین یعنی ہماری اطاعت سے باہر ہین روایت ہی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ
جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے یہودیون کو اپنے پر ایمان لانیکا جو اقرار اللہ تعالی لیا تھا سو بیان کیئے تو مالک بن صیف یہودی نے
بولا ہم سے تمپر ایمان لانیکا اللہ کچھہ عہد نہ لیا سو اُنکے اس انکار پر اُترا اَوَ کُلَّمَا عٰهَدُوْا عَهْدًا اور جس بار باندھینگے ایک
اقرار تو نَبَذَهٗ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ پھینکدینگے اس اقرار کو یعنی توڑینگے اسکو ایک جماعت انمین سے یعنی یہودیون سے یہہ
استفہام او کلما مین جو آیا سو استفہام انکاری ہی اور واو جو آیا ہی عطف کے واسطے ہی مقدر پر تقدیر یون ہی
اَکفروا بہا و کلما عاھدوا عہدا اور نبذہ فریق منہا کا جملہ جواب ہی کلما کا حاصل معنی
یون ہی تیرے پر جو آیتین اُتارین کیا اسکے منکر مین سمجھتا ہی انمین تو وے لوگ ہین جب کوئی عہد کرین اسکو توڑا کرتے ہین اللہ تعالی
ایک جماعت کرکے فرمایا کیونکہ بعضون نے اس عہد کو نہ توڑا جیسے عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ
بلکہ اکثر وے یقین نہین رکھتے یعنی انمین کی ایک جماعت تو وہ ہی کہ عہد توڑکے کافر ہوے اور انمین اکثر نہ ماننے کا فر ہوے وَلَمَّا جَآءَهُمْ
رَسُوْلٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ اور جب پہنچا انکو رسول یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی طرف سے مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ سچ بتانا انکے پاس
والیکو یعنی توریت کو نَبَذَ فَرِيْقٌ مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ پھینکدی ایک جماعت
نے کتاب پانیوالون مین اللہ کی کتاب یعنی توریت اپنے پیٹھہ کے پیچھے یعنی وے لوگ جب توریت پر عمل نہین کیئے اور اسکی طرف کچھہ التفات
نہین کیا تو گویا اسکو اپنی پیٹھہ کے پیچھے پھینکدئے سفیان سے منقول ہی کہ یہودیون نے توریت کو سونا لگائے اور حریر اور دیباج کے کپڑون
مین لپیٹ کے رکھے لیکن اسمین جو حلال تھا اسکو حلال نجانے اور جو حرام تھا اسکو حرام نہ کیئے كَاَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ
گویا انکو خبر نہین یعنی تو نبی ہی کرکے انکو علم ہی پر دعنا دسے جاہل بن گئے ہین وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ
سُلَيْمٰنَ اور پیچھے لگے مین اس علم کے جو پڑھتے تھے شیطان سلطنت مین سلیمانکی ابن جریر وغیرہ سدی سے روایت کیئے ہین
کہ سلیمان علیہ السلام سحر کی اور کہانت کی تمام کتابونکو جمع کرکے اپنی کرسی کے نیچے دفن کیئے تھے شیطانونکو یہہ طاقت نتھی کہ سلیمان کی کرسی
کے نزدیک جاوین جب سلیمان کا وفات ہوا اور وے علما جنکو یہہ بات معلوم تھی مرگئے شیطان یہودیون کے پاس انسان کی صورت مین آکر
بولا ایک بڑا گنج جسکا نظیر نہین مین تمکو دکھلاتا ہون سو وہ شیطان کرسی سے دور کھڑا ہوکے بتایا پھر وہانکی زمین کھودے تو

کتابین نکلین شیطان بولا کہ سلیمان اسیکے قوت سے جن اور انسان پر غالب ہوئے تھے تب یہودیون مین چرچا ہوا کہ سلیمان ساحر تھا جب
سلیمان کا ذکر قرآن شریف مین پیغمبرون کی ساتھ ہوا تو یہود اسپر انکار کیے اور بولے وہ تو ساحر تھا پھر یہہ آیت اتری اور روایت کیے مین سفیان
بن عیینہ اور سعید بن منصور اور ابن جریر اور ابن المنذر اور ابن ابیحاتم اور حاکم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ شیطان اللہ تعالیٰ یہان کے
چیزین دریافت کرنے کے واسطے آسمان پر جاتے اور وہان ایک بات مین اپنے طرف سے ہزار جھوٹھ ملاتے اور خلق کو اسکی تعلیم کرتے تو لوگ ان باتون کو جمع کرکے
کتابین بنایا کرتے سلیمان علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ اسپر مطلع کیا سلیمان ان تمام دفترون کو جمع کرکے اپنی کرسی کے نیچے دفن کئے جب سلیمان کا انتقال ہوا
شیطان کہنے لگے سلیمان کا خزانہ اس کرسی کے نیچے ہی اسکو نکالو کہ ایسا خزانہ کسی کو حاصل نہوگا پھر اسکو نکالے تو اسمین سحر وغیرہ لکھا تھا لوگون نے
اسکی تعلیم کرنے لگے پھر سلیمان علیہ السلام کے عذر مین اللہ تعالیٰ نازل کیا واتبعوا ماتتلوا الشیاطین الآیہ اور نسائی اور ابن ابیحاتم نے ابن
عباس رضی اللہ عنہما سے ایسا روایت کیے مین کہ سلیمان علیہ السلام کے منشی آصف کو اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم معلوم تھا انکو سلیمان جو باتین تعلیم کرتے اسکو
لکھکے سلیمان کی کرسی کے نیچے دفن کرتے جب سلیمان علیہ السلام کا وفات ہوا شیطان اسکو نکالے اور اسکے سطرون کے بیچ مین سحر اور کفر لکھے اور کہے سلیمان
نے اسی پر عمل کیا کرتے تھے یہہ دیکھکر جاہل یہود سلیمان کی تکفیر کرنے اور گالیان دینے اور انکے علماؤن نے سکوت اختیار کئے اسی پر اللہ تعالیٰ نے
محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا وَاتَّبَعُوا مَا تَتْلُوا الشَّيَاطِينُ الآیہ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ اور کفر نہین کیا سلیمان یعنی سلیمان
نے سحر نہ سیکھا اور نہ اسپر عمل کیا اللہ تعالیٰ سحر کو کفر بولا تا معلوم ہووے کہ سحر کرنا کفر ہے اور سلیمان تو نبی ہی ایسا کام ہی کو کریگا وَلٰكِنَّ
الشَّيٰطِينَ كَفَرُوا لیکن شیطانون نے کفر کیا یعنی وے سحر کو لکھنا اور اسکو عمل مین لانا شروع کئے تو وہی کافر ہوئے يُعَلِّمُوْنَ
النَّاسَ السِّحْرَ لوگون کو سکھاتے سحر یعنی سحر کی کتابین جو لکھے تھے لوگون کو سکھلاتے تاوے گمراہ ہووین اب سحر کا معنے اور اسکا حکم لکھتا ہون
سنئے جو چیز نادر ہو اور اسکا سبب مخفی رہے اسکو لغت مین سحر کہا کرتے ہین اور شرع والونکی پاس جس چیز کا سبب مخفی رہے اور اس
چیز کی حقیقت ظاہر نہونے سے اسکے برخلاف خیال مین آوے اور اس عمل مین جناب جلشانہ طرف التجا نہ لاوین اور اسکے اسماسے
مدد نہ چاہین اور ان اعمال کو اللہ تعالیٰ کی قدرت طرف نسبت نکرکے شیاطین اور کواکب وغیرہ سے منسوب کرین تو اسکو سحر کہتے ہین
اور ضروری اسکے کرنیوالیکو شیطانون کے ساتھ شرارت اور خبث نفس مین مناسبت ہووے نہین تو شیاطین اسکی اعانت اور مدد نہ کرینگے امام
فخرالدین رازی وغیرہ سحر کی آٹھ قسم لکھے ہین ان قسمون مین بعضے تو اکثر ماہر سحر کے اقسام مین داخل ہین اور بعضے داخل نہین پہلا قسم
سحر کا جو قدیم زمانے مین تھا کیدانیان اور کسدانیان کرکے دو قوم تھین بابل کے شہر مین اسکو کیا کرتے اور ابراہیم علیہ السلام انہین قوم کی
ہدایت کے واسطے مبعوث ہوئے تھے وہ دونو قوم ستارونکی پرستش کرتے اور کہتے یہہ عالم تارون کے تدبیر سے ہوا کرتا ہی

نیکی بدی سعادت نحوست تمام اسی سے ہی اور یہہ سحر یون ہوتا ہی کہ جتنے اجسام ہین پھر افلاک ہون یا عناصر یا موالید ہر ایک کو
ایک روح ہی کہ اس جسم کا مدبر ہی وے ساحران ارواح کو اپنا مسخر کرتے تھے جب ارواح اسکے مسخر ہوتی تو گویا وہ شخص تمام جہان کا مالک
ہوگیا ان ارواح کو مسخر کرنیکے واسطے انکی تعظیم اور پرستش کرنا ضروری نہین تو وے اسکے مسخر نہونگے وہ لوگ اس سحر کو ہاروت ماروت
سے حاصل کئے تھے سحر کے قسمون مین وہ بڑا قسم تھا چنانچہ بابل مین تانبے کی بط بناتے تھے اگر اس شہر مین کوئی جاسوس یا چور آوے تو وہ بط آواز
کرتی اور ایک نقارہ بناتے تھے کہ کسیکی کچھہ چیز چوری جاوے اور اس نقارے پر چوب سے مارین تو آواز نکلتی کہ وہ چیز فلانا شخص لیا ہی اور فلانے جگہہ
ہی اسی قسم کے بہت سی چیزین بابل مین بناتے تھین اس قسم کے سحر کو طلسم کہتے ہین دوسرا قسم یہہ ہی کہ اپنی خیال اور وہم کے واسطے کرتے مین سو وہ
ایسا ہے کہ کسی چیز کا تصور کرکے اپنے خیال کو اسکے حاصل کرنے واسطے متوجہ کرتے ہین پھر انکے خیال کے موافق وہ حاصل ہوتا ہی اسکو حاصل
کرنیکے واسطے بہت سی ریاضت اٹھانا ضرور ہوتا ہی اپنے کو لذتون اور خواہشون سے باز رکھنا اور لوگون سے کنارہ کشی اختیار کرنا اور کھانا
پینا کم کرنا تاکہ انکی روح کو عالم ملکوت کی طرف کشش ہووے اور بدن پر روح غالب آوے اور جب اپنی خیال کو کسی کام طرف متوجہ کرتے تو وہ
کام حاصل ہوجاوے کسیکو مارنا چاہے تو فی الفور وہ مرجاوے پھر اسکو چیز کے دیکھے تو دل نہین رہتا ساحر نے سحر کے زور سے انکا دل کھینچ لیا ہی
اس قسم کے سحر کو بعضی جوکے ریاضت کرکے حاصل کرتے ہین اور بعضون کے روح کو ریاضت کم کرنیکے باعث سے تاثیر قوی نہین ہوتی تو وہ
شخص اول تصویر بناکے اپنے روبرو رکھتا ہے اور اسکی طرف متوجہ ہوتا ہی تو تاثیر ظاہر ہوتی ہی اس قسم کے سحر کے ساتھہ دوسرا قسم بھی ملے تو
تاثیر قوی ہوتی ہی تیسرا قسم جنون کو اور شیطانون کو اپنا مسخر کرنا انہون کو اپنا مسخر بنانے انکا پوجا کرنا اور رسومات بہوانی وغیرہ جو
انکے برے مین انسے التجا کرنا اور انکے نام سے قربانی کرنا نذر نیاز انکے گذراننا اور انکے مناسب عود گگلوت جلانا ضروری پھر جب وہ مسخر ہوے انکے
وساطت سے کام عجیب و غریب کیا کرتے ہین اس قسم کا سحر آسان ہی تھوڑا منتر اور پوجا کرنیسے حاصل ہوتا ہی اسی قسم مین داخل ہی
مردیکی روح کو کہ جسکا نام ہندی مین بیر ہی پوجا کرکے اپنا مسخر کرتے ہین چوتھا قسم لوگون کے خیال فاسد کرنا پھر وہ کبھی لوگونکی نظر
بند کرنیسے حاصل ہوتا ہی اسکو کرنے واسطے خبیث روح کی اور شیطان کی اعانت ضرور پڑھتی ہی اسکو نظر بند کہتے ہین اور
کبھی ہاتھہ کی جلدی سے اور لوگونکا خیال دوسرے طرف لگانیسے حاصل ہوتا ہی شعبدہ باز اسکو اکثر کیا کرتے ہین لوگونکو ایک تماشا دکھاتے دکھاتے
دوسرا ایسی جلدی سے کرتے ہین کہ لوگون کو وہ نظر نہین آتا انکا خیال پہلی چیز طرف رہتا اسکو ہاتھہ پھیر کہتے ہین اسکی مثال جیسی
کشتی کوئی اسمین بیٹھہ کے کنارے طرف دیکھے تو خیال مین ایسا دستا ہی کہ کشتی کھڑی ہی اور کنارہ چلتا ہی اور جیسی آتش
لاتی جلد اسکو کوئی پھرائے تو آتش کا ایک ہی دایرہ نظر آتا ہی اگر شعبدہ باز جلدی نکرے اور ڈھول وغیرہ بجاکے لوگون کا خیال

دوسرے طرف نہ لگا دیوے تو اسکا راز البتہ لوگون پر ظاہر ہوگا پانچوان قسم سحر کا نادر عملان ہین کہ جسکو ہندسی قواعد وغیرہ سے
ترکیب دیتے ہین جیسے تصویر دو سوار کی بناتے ہین اور اسکے اندر کل ایسی لگاتے ہین کہ اسکے بل سے وہ حرکت کرتے ہین اور ایک دوسرے کو
قتل کرتا ہی اور تصویر سوار کی بناکے اسکے ہاتھ مین نرسنگا دیتے ہین جب ایک گھنٹہ گذرے تو وہ نرسنگا پھونکتا ہی چین والے
اہل فرنگ تصویرین ایسے بناتے ہین گویا ہنستے ہین یا روتے ہین سو بھی اسی قسم مین داخل ہین اور فرعون کے وقت موسی سے
مقابلہ کرنیکے واسطے ساحر جو آئے تھے سو بھی انکا سحر اسی قسم کا تھا کیونکہ وے چمڑون کے اور رسیون کے سانپین بناکر اسمین پارہ
بھر دیے تھے اسکو آفتاب کی گرمی پونہچتے ہی پارہ حرکت کرنے لگا پھر وہ سانپین دوڑنے لگے اور گھڑیال اور راگ کے
صندوق جو اہل فرنگ بناتے ہین اور دخانی گاڑیان جو انہنے نکالے ہین اور جرثقیل کے علم کے قواعد سے بوجھے کھینچتے ہین وے سب اسی قسم
مین داخل ہین فی الحقیقت یہہ سحر کے قسم مین داخل نہین کیونکہ جو کوئی اس ہنر سے واقف ہووے تو وہ بھی ویسا تیار کرتا ہی لیکن اسکی باریکیون پر
مطلع ہونا دشوار ہی ظاہر دیکھنے والونکو اچنبھا نظر آتا ہی علی الخصوص اگلے زمانے مین یہہ صنایع بدایع بہت نادر تھے اسلئے اسکو سحر کے اقسام مین
داخل کئے ہین چھٹا قسم سحر کا دوائیونکی خاصیت جانکے کسیکو کچھہ چیز کھلا دینا یا پلا دینا کہ اسسے وہ مثلا دیوانہ ہوجاوے ویسا ہی دوائیونکو کنوین مین یا
ندیون مین ڈالا کرتے ہین قبرون مین گاڑ دیتے ہین کہ اسکی تاثیر نمود ہوتی ہی اس قسم کے سحر کو ہند مین ٹوٹکا کہتے ہین یہہ بھی فی الحقیقت سحر کے
اقسام مین داخل نہین ساتوان قسم سحر کا دلکو پھیرنا ہی وہ یون ہی لوگون پاس اپنی بڑائی کرنا کہ مینے منتر وغیرہ جانتا ہون اور جنات کو
حاضر کرتا ہون اور جن میرے مطیع ہین پھر لوگ علی الخصوص جو کم عقل ہین اسکی بات سچ سمجھ کے اسکا معتقد ہوجاتا ہی اور دلمین اسکا خوف
آجاتا ہی جب اندیشہ اسکو غالب ہوا تو اسکی حواس کی قوت کم ہوتی ہی پھر اسکو ساحر جدھر چاہے ادھر پھیرتا ہی یہہ قسم بھی حقیقت مین
سحر کے اقسام مین داخل نہین آٹھوان قسم چغلی کھاکے مکر و فریب باتین کرکے لوگونکا دل پھیرنا یہہ بھی فی الحقیقت سحر کی اقسام مین نہین سحر سے
کچھہ تاثیر ہوتی ہی یا نہین اسمین اختلاف ہی اہل سنت وجماعت کا مذہب یہہ ہی کہ اسکو البتہ تاثیر ہی سحر کی قوت سی ہوا مین اڑنا اور آدمی کو
جانور بنا دینا اور بیمار کر دینا اور مار ڈالنا اور دو کے درمیان عداوت ڈال دینا اور دوستی زیادہ کر دینا ہوسکتا ہی مگر انکی تاثیر کا خالق اللہ تعالی
ہی جب ساحر عمل کرے تو اسوقت تاثیر بخشدیتا ہی اسکی تاثیر افلاک یا ستارگون سے نہین سحر کا حکم امام شافعی رضی اللہ عنہ کا مذہب یہہ ہی کہ جس سحر
مین کسی مخلوق کی پرستش ہو جیسے چاند سورج ستارے شیطان جن زسوپری بھوانی وغیرہ یا انکو سجدہ کرین یا انکی تعظیم اللہ تعالی کی تعظیم کی سی
ہو یا اسمین کسی پیغمبر کی یا فرشتے کی منقصت ہووے تو وہ سحر کفر ہی اسکا کرنے والا کافر ہی ایسا ہی اگر کوئی اعتقاد کرے کہ سحر کی تاثیر
ستارون وغیرہ سے ہی تو وہ شخص بھی کافر ہوتا ہی پھر ساحر کو توبے حکم کرنا وہ توبہ کیا تو بہتر نہین تو اسکو قتل کیا جاوے اور جس سحر مین

اور جس سحر مین یہہ نہین ہی جیسے شعبدے اور دوائیان کے خاصیتین اور مکر کے باتین وغیرہ تو اسکا کرنا کسی کے ضرر کے واسطے حرام ہی لیکن اسکے کرنے سے آدمی کافر نہین ہوتا اور سحر کرنا بالاتفاق حرام ہی جسنے سحر کرنا جایز سمجھا وہ کافر ہی اور سحر کرنا جیسا حرام ہی اسکا سیکھنا بھی اکثر علما کے پاس حرام ہی اگر لوگون کا سحر دفع کرنیکے واسطے یا سحر سے اپنے کو بچانے واسطے سیکھا تو بعضون کے نزدیک جایز ہی بشرطیکہ اسکے سیکھنے مین کفر کے اعتقاد کرنیکی احتیاج نہووے ایسا ہی کہانت سیکھنا اور کاہن کے پاس کچھہ پوچھنے کو جانا اور کہانت کرنا اور تنجیم اور رمل اور شعبدہ سب حرام ہین اور ان کامون کے واسطے پیسے دینا یا لینا بھی حرام ہی اور مذہب حنفیہ کا یہہ ہی کہ سحر کرنیسے کافر ہن جاتا ہی اسکو قتل کیا جاوے توبہ اسکا مقبول نہین اور خزانہ مین یون لکھا ہی کہ اگر کسی ساحر کو یہہ اعتقاد تھا کہ سحر کی تاثیر جو ہوتی ہی سو آپ ہی کرتا ہون پھر اس عقیدیسے باز آکے توبہ کیا اور اعتقاد کیا کہ سب کا خالق اللہ سبحانہ ہی تو اسکا توبہ مقبول ہوگا اور اسکو قتل نکرینگے اگر کہتا ہی کہ سحر اپنے تجربے اور امتحان کے روسے ہوتا ہی اور اسکو تاثیر کرنے کے اعتقاد نہین کرتا تو وہ کافر نہین اسکو قتل بھی نکرینگے اگر ساحر اپنے سحر کی انکار کرتا ہی اور کیون کرتا سو بھی معلوم نہین ہوتا اور اسکا اقرار بھی نہین کرتا ہی پھر اسکا سحر کرنا ثابت ہوا تو اسکو قتل کرینگے اور اسکے توبہ نہ جانینگے اور فقیہ ابو اللیث حنفی نے کہا ہی کہ ساحر پکڑنے کے آگے توبہ کیا تو مقبول ہی اسکو قتل نکرین گے اگر پکڑنے کے بعد توبہ کیا تو مقبول نہین اسکو قتل کرینگے

وَمَآ أُنزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوتَ وَمَارُوتَ اور جو اترا دونو فرشتون پر بابل مین ہاروت اور ماروت اس جملے کا عطف بالسحر پر ہی تو معنی یون ہوگا سکھاتے لوگون کو جو اترا دونو فرشتون پر یا ماتتلو پر ہی اب معنی یون ہی تبعہ لگے اسکے جو اترا دونون فرشتون پر یعنی انکو اس سحر کی تعلیم بطور الہام ہوئی اور بابل ایک شہر ہی کوفے کے علاقے مین صوبہ عراق کا اور ہاروت و ماروت دونو فرشتون کے نام ہین سریانی زبان مین انکا قصہ مفسرین اسطور سے لکھے ہین کہ حضرت ادریس علیہ السلام کے زمانے مین بنی آدم کے بد اعمال جب آسمان پر بہت سے جانے لگے تو اسکو دیکھکے فرشتے کہنے لگے ای پروردگار آدم کو اور انکی اولاد کو تونے پسند کرکے زمین پر جو اپنا خلیفہ بنایا سو تیری نافرمانی کیا کیا کر رہے ہین تب اللہ تعالی فرمایا تمکو اگر مین زمین پر اتارون اور انکی مزاج مین شہوت اور غصہ جو رکھا ہون سو تمھارے مین مرکب کرون تو تم بھی ویسا ہی گناہ کروگے فرشتے عرض کئے تجھکو پاکی ہی ہماری مزاج مین شہوت اور غصہ رکھتے تو بھی ہم سے ہرگز گناہ نہوتا اللہ تعالی فرمایا بھلا دو فرشتون کو پسند کرکے نکالو مین انکو زمین پر بھیجتا ہون دیکھین کیسی اطاعت کرتے ہین پھر فرشتون نے دو فرشتون کو جو عبادت اور صلاحیت مین ممتاز تھے پسند کرکے نکالے اللہ تعالی انمین شہوت اور غصہ مرکب کرکے فرمایا تمام دن زمین پر جا لوگون کے قضیے چکایا کرو اور میرا شریک کسیکو نہ ٹھہراؤ اور زنا نکرو اور شراب پیو اور شام ہوتے ہی پھر آسمان پر اسم اعظم پڑھکے آیا کرو پھر یہہ موجب حکم کے ہر روز اترکے فیصلے کرتے اور شام سر آسمان پر جاتے چند روز کے بعد ایک عورت جسکا نام زہرہ اور فارس بیدخت تھا نہایت خوبصورت تھی قضیہ اپنا رجوع کی اور بعضے روایتون مین آیا ہی کہ وہ عورت فاحشہ

تھی اور اسکو اسم اعظم سیکھنے کا بہت شوق تھا اور بعضی روایتون مین آیا ہی کہ زہرہ ستارے نے عورت کی صورت بنکے انکے پاس
آزمایش کو آئی غرض اسکے حسن و جمال کو دیکھکے یہہ دونو فریفتہ ہوے ایک فرشتے نے دوسرے کو بولا اس عورت کو دیکھکے میرا دل بیقرار
ہوا تیرا حال کیا ہی اسنے بولا میرا حال بھی تجھ سا ہی پھر یہہ دونو نے اسکو اپنے پاس بلوائے وہ نہ آئی اور بولی میرا دین کچھ
اور تمھارا دین کچھ مین تمسے ہم بستر کیونکر ہونگی اور میرا شوہر ترا جلاد اگر مجھے تمھارے پاس دیکھے گا تو میرا خون کریگا اگر تمکو
میری دوستی منظور ہو تو مجھے اسم اعظم سکھاؤ اور میرے شوہر کو قتل کرو اور بت کو سجدہ کرو کیہ یہہ تینو باتین تمسے نہ ہونگے
دوسرے بار پھر آئی اور اسیطرح کی گفتگو انمین ہوی اس روز بھی چلا گئی تیسرے روز اپنے ساتھ شراب کا پیالا لے آئی اور بولی اگر تم
وہ تینو کام نہین کرتے ہو تو اس جام کو پیو پھر ایک فرشتے نے بولا یہہ کیونکر پیوین اللہ تعالے تو اس سے بھی منع فرمایا دوسرا بولا
اللہ غفور رحیم ہی پھر دونو تجویز کئے کہ بت کو سجدہ کرنا شرک ہی اور خون کرنا بھی بدکام ہی اور اسم اعظم اللہ تعالی کا اسرار ہی
اسکو سکھلانا مناسب نہین سب سے سہل شراب پینا ہی پھر شراب پئے اسکی نشہ مین اسم اعظم سکھائے اور اس سے ہمبستر ہوے پھر اسکے
شوہر کو مار ڈالے اور بت کو سجدے کیے بعضی روایتون مین آیا ہی کہ اس سے زنا کرنے کے قبل وہ آسمان پر چڑھگئی اور بعضو نمین آیا ہی کہ وہ عورت
اپنے ساتھ ایک بچہ لائی تھی سو وے اسکو قتل کئے اور بعضو نمین آیا ہی کہ وہ عورت خون کرنے واسطے امر نہ کئی بلکہ یہہ دونو جب جاکے
کہ ایک مرد انکو اس عورت سے ہمبستر ہوتے دیکھا انکے دل مین خوف آیا کہ وہ مرد انکا راز فاش کریگا اس اندیشے سے اسکو قتل کئے جب شراب
کا نشہ اترا اور آسمان پر جانا چاہے تو انکے پر یاری نہ دئے اور اسم اعظم بھول گئے اور معلوم ہوا کہ جن چیزونکو اللہ تعالے منع کیا تھا سب انسے سرزد
ہوین انکو ندامت ہوی توبہ عاجزی کرنے لگے اور ادریس علیہ السلام پاس آکے کہے اللہ کے یہان ہمارے واسطے سفارش کرو اللہ تعالے انکی سفارش
سے دونون فرشتونکو اختیار دیا کہ دنیا کے عذابکو قبول کرتے ہو یا آخرت کے عذاب کو پھر دونون دنیا کا عذاب قبول کئے اللہ تعالے بابل کے کوئے مین
انکو الٹے لٹکایا اور بعضی روایتون مین مذکور ہی کہ انکے سر اور بدن کے بالونکو لوہے کے زنجیرون سے باندھکر کوے مین لٹکا دیا اور اس کوے مین
آتش روشن کیا اور مقرر کیا آسمان سے ایک کے بعد ایک فرشتہ اترکے انکو آتشی کوڑون سے مارتا ہے اور فرشتہ ایک کوڑا مارکے ہاتھ نہین اٹھالے
تک دوسرا فرشتہ اترا اور تشنگی سے انکے زبان باہر نکلگئے ہین اور انکے منھ کے قریب پانی کا بہتر چشمہ کھا ہی کہ انکے منھ اس تک نہ پہنچے قیامت تک
انکو اللہ ایسا ہی عذاب دیگا اور اس عورت کو مسخ کرکے ستارہ کیا بعضی روایتون مین آیا ہی کہ وہ شہاب ہوکے بجھ گئی اور بعضون سے
معلوم ہوتا ہی کہ زہرہ ستارہ مشہور ہی ہی قاضی عیاض اور امام فخرالدین رازی اور قاضی ناصرالدین بیضاوی وغیرہ متکلمین
اس قصے کا انکار کرتے ہین لکھتے ہین کہ قران شریف کی آیتون سے اس قصے کی طرف کچھ اشارہ بوجھا نہین جاتا اور یہہ قصہ کئی وجہ سے

اصول عقاید اور دین کے قواعد کے برخلاف ہی پہلی بات تو یہہ ہی فرشتے گناہون سے معصوم ہین گناہ کبیرہ انسے کیونکر صادر ہووے دوسری بات
یہہ کہ یہی فرشتے خود عذاب مین گرفتار ہین لوگونکو سحر سکھانیکی فرصت انکو کیسا ہوگی اور اس عذاب کے ملاحظہ کرتے پر بھی انسانون کو
کہان طاقت کہ انسے اختلاط کرین اور تعلیم و تعلم کا سلسلہ درست ہووے تیسری بات وہ عورت فاحشہ کو باوجود خباثت کے اسم اعظم کے
زور سے آسمان پر جانا ممکن نہین اللہ تعالے کے اسماکی دعوت کو بہت شرائط ضرور ہین چوتھی صورت مسخ ہونا عذاب کی نشانی ہی اور منظور اس بات
اس فاحشہ عورت کو آسمان پر جگہہ دینا اور ایسا روشن ستارہ اسکو بنانا جسکی روشنی ہمیشہ زمین پر چمکتی رہے اور اسکی کمال عزت پر دلالت ہی مقصود
نہین پانچوین بات زہرہ مشہور ستارہ ہی سات سیارونمین سے کہ اللہ تعالے قرآن شریف مین اسکی قسم کھاکے فرمایا فلا اقسم بالخنس الجوار
الکنس یعنی قسم کھاتا ہون رجعت کرنیوالے ستارونکی جو چلتے چلتے آفتابکی شعاع کے نیچے دبک جانے والے ہین بالاتفاق ان ستارون سے مراد زہرہ مشتری
مریخ زحل عطارد ہین سو انکی خلقت آدم علیہ السلام کے آگے سے ہی اور اس قصے کی روایتون سے معلوم ہوتا ہی کہ وہ ستارہ اسکے بعد پیدا ہوا چھٹی بات
فرشتون سے نقل کیے ہین کہ وے جناب الہی مین عرض کیے کہ اگر ہمارے بیچ شہوت پیدا کیا تو بھی ہم تیری نافرمانی نکرینگے سو اس سے لازم آتا ہی کہ فرشتے اللہ
تعالے کے سخن کی تصدیق نہین کیے یہہ تو ایمان کے برخلاف ہی ان خللون سے معلوم ہوا کہ یہہ قصہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی نہین حقیقت
یہہ ہی کہ سحر کا بھی ایک علم ہی جناب باریکو منظور ہوا کہ اپنے بندونکو اسکی تعلیم کرے انبیا علیہ السلام کا شان نہین کہ جس علم کا ضرر بہت ہووے اور نفع
کم اسکو تعلیم کرین انکا کام تو یہہ ہی کہ خلق کو خالق تعالی کی طرف بلادین اور انکو ملکوت اعلی طرف متوجہ کرین اس علم کے جاننے سے لوگون کو خالق سے
غفلت ہوتی ہی اور مخلوقات کی تاثیر انکے دلونمین جگہہ کرتی ہی اسلئے دو فرشتونکو اتارا تا لوگونکو اسکی تعلیم کرین اسمین حکمت یہہ منظور ہی کہ
لوگونکو انبیاکے معجزونمین اور اولیا کی کرامات مین اور جادوگرون کے سحر اور طلسم اور نیرنجات اور شعبدونمین فرق معلوم ہووے اور لوگونکو سحر کی دفع
قدرت حاصل ہووے اور اس لیے سحر کوئی سیکھے یا سکھلاوے تو اسکے حرمت مین علما کے مابین اختلاف ہی شاید اسوقت جایز تھا اسلئے وہ فرشتے اسکی تعلیم کیا
کرتے تھے اور فقط تعلیم ہی نہین کرتے تھے بلکہ اسکے ساتھ لوگونکو منع بھی کردیتے اور کہدیتے کہ ہم تو آزمانے کو ہین تو کافر مت ہو اور مفسرین اور مورخین جو
قصہ کرتے ہین سو غلط ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہوا فی الحقیقت قصہ یہودیون سے منقول ہی شاید کہ وہ ازجملہ رموز ہی یعنی عقل و
نفس مطمئنہ کو دو فرشتے سے تعبیر کیا اور نفس امارہ کو زہرہ قرار دیا اور موت کے سبب بدنسے مفارقت کرنیکو آسمان پر جانا بولا متکلمین کا قول
یہی ہی اور محدثین کہتے ہین یہہ قصہ بہت طریقون سے منقول ہی اسانید انکے صحیح ہین اسکو بے اصل کہنا مقبول نہین حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ
نے فتح الباری مین لکھے ہین کہ اس قصے کو امام احمد بن حنبل نے اپنی مسند مین ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کیے ہین اور اسکی سند حسن ہی اور طبری
نے اپنی تفسیر مین اس قصے کو بہت سی طریقون سے روایت کیا ہی کہ سب طریقونکو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہی کہ اس قصے کو اصل ہی اور حافظ جلال الدین سیوطی

تفسیر بیضاوی کے حاشیہ مین لکھا ہی کہ اس قصے کو امام احمد اپنی مسند مین اور ابن حبان اپنی جامع صحیح مین اور بیہقی شعب الایمان مین اور ابن جریر اور عبد بن حمید دونون اپنی تفسیر مین ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوع اور علی مرتضی اور ابن مسعود اور ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے موقوف روایت کئے ہین متعدد سندون سے کہ بعضے انکے صحیح ہین اور خطیب شربینی اپنی تفسیر مین اپنے استاد شیخ الاسلام زکریا انصاری سے اور انہون نے اپنے استاد حافظ عسقلانی سے بھی ایسا ہی نقل کیا اور بولا کہ حافظ عسقلانی کہا کہ اس قصے کی سندین بہت سی ہونے سے اسکی صحت کا علم حاصل ہوتا ہی انتہی اور وہ تمام حدیثون کو جلال الدین سیوطی اپنی تفسیر در منثور مین بتفصیل لکھا ہی ہمنے اختصار واسطے اسکو یہان ذکر نکیا اور وہ حدیثون کے مطلب مین کہین زیادتی اور کہین کمی ہی پر سب کا خلاصہ جب دیکھا جاوے تو اتنی بات بالاتفاق نکلتی ہی کہ دو فرشتونکو اللہ صاحب نے آزمایش کے واسطے شہوت سے مرکب کرکے زمین پر بھیجا اور انکو لوگون کے قضیے چکانیکا حکم کیا کئی روز فیصلے کئے آخر ایک خوبصورت عورت پر عاشق ہوکے گناہ کئے اللہ تعالی انکو اس گناہ کے بدلے بابل کے کوے مین الٹے لٹکا دیا اور انکو سحر سکھانے کے واسطے مبتلا کیا پھر جو کوئی سحر سیکھنے کی خواہش کرکے انکے پاس جاتا ہی تو وے اسکو منع کردیتے اور ڈراتے ہین جب بضد ہووے تو تعلیم کرتے ہین اور اس عورتکو مسخ کیا جب اصل قصہ حدیثون کے روسے ثابت ہوا تو اعتراض جو متکلمین کئے ہین اسکو دفع ممکن ہی بلکہ خلاصہ سب حدیثونکا جو ہمنے ذکر کیا اسپر اکثر اعتراض کا لگاو نہین پہلے اعتراض کا دفعہ یون ہی کہ ملایکہ جب تلک صرف اپنی ملکیت کی صفت پر رہین عصمت انکی باقی ہی جب انمین شہوت اور غصہ پیدا کیا تو ملکیت کی صفت سے نکل گئے اب انسے عصمت کا توقع بھی نرہا دوسری بات کا جواب عذاب مین گرفتار رہکے سحر کی تعلیم کرنا فرشتون کے حوصلے سے بعید نہین علی الخصوص ایکدو بات کہدینے سے وہ علم حاصل ہووے تو اسکا بتا دینا دشوار نہین دوزخ مین گنہگار لوگ انواع عذاب مین پڑے ہوے جھگڑا جو کرینگے سو قران کی آیتون سے ثابت ہی اور انسان انسے اختلاط کرنا ممکن نہین کہے جو کہے سو اکثر مردم کے حال پر نظر کرتے صحیح ہی لیکن بعضے جو شجیع اور قوی دل رہتے ہین انکو ایسی چیزین دیکھنے سے کچھہ بیحواسی نہین ہوتی ایسے آدمی سحر کی تعلیم کے واسطے انکے پاس جاوین تو بعید نہین چنانچہ بعضی روایتون سے معلوم ہوتا ہی کہ ہر کوئی انپاس نہین جاتا اور وے لوگونکی آنکھہ سے پوشیدہ رہتے ہین مگر جو سحر سیکھنے کے ارادے جاتا ہی تو اسکو انکا سراغ ملتا ہی ہمنے فرض کیا کہ انسانونکو انسے اختلاط نہین ہوتا ہی لیکن جایز ہی کہ انسانون کے اور انکے درمیان جن اور شیطان واسطہ کار ہون وے انسے سحر سیکھہ کے لوگونکی تعلیم کرین تو کیا مانع ہی چوتھی بات کا جواب وہ عورت اگرچہ فاحشہ ہو لیکن اسکو اسم اعظم کے سیکھنے کا شوق تھا اور اسکو حاصل کرنیکے واسطے زنا کو وسیلہ کی تو اس مین دو فعل ایک قبیح اور ایک حسن جمع ہوے اس بد فعلی پر اسکو جزا مسخ کی ہوی اور نیک اعتقاد کے بدلے ستارہ بن گئی اب ستاریکی صورت اگرچہ دوسری صورتون کی بہ نسبت شرافت اور عظمت رکھتی ہی لیکن انسانکی صورت کو دیکھتے محقری تو اس صورت کے دیکھتے البتہ اسکو مسخ ہونیسے حقارت حاصل ہوی پانچوین بات کا جواب ستارہ زہرہ کی خلقت آدم علیہ السلام کے قبل ہی کرکے جو

کہتے ہین سو اسپر کچھہ دلیل نہین اور یہہ قصہ ادریس علیہ السلام کے زمانے مین ہوا ہی اور وہ نوح علیہ السلام کے طوفان کے قبل تھا اہل یونان وغیرہ
ستارونکی رصد باندھکے انکا احوال جو لکھے ہین سب نوح علیہ السلام کے طوفان کے بعد سے ہی اس سے یقین نہین ہوتا کہ وہ آدم کے
قبل سے ہی اور قرآن مین صراحۃً اسکا نام مذکور نہین ہوا خنس کرکے مذکور ہی وہ شامل ہر ستارے کو جو آفتاب کی تحت الشعاع مین آوے ہمنے
تسلیم کیا کہ وہ آدم علیہ السلام کے قبل سے ہی لیکن ہم نہین کہتے کہ وہ مسخ ہو کر زہرہ ستارہ ہوئی بلکہ مراد یہہ ہی کہ اس عورت کا روح زہرہ
ستارے کے روح کے ساتھہ متصل ہوا جھتی بات کا جواب یہہ ہی کہ ملایکہ جو کہے سو جناب باری کے سخن کو جھٹلانے اور اعتراض کی راہ سے
نکہے بلکہ انکو آپ طاعت کرنے اور گناہ نکرنے پر جو جزم تھا اسکو بیان کئے اور انکے اذہان مین یہہ تھا کہ کسی مخلوق مین شہوت اور غضب
مرکب ہو تو لازم نہین کہ اس سے گناہ صادر ہووے پھر اپنے فہم کے حوصلے پر کہے کہ ہم سے گناہ نہوگی یون کہنے سے اللہ تعالی کے سخن کی
تکذیب نہین نکلی واللہ اعلم بالصواب وَمَا يُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ اور وے نہ سکھاتے کسیکو حَتّٰى يَقُوْلَاۤ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ
فَلَا تَكْفُرْ جبتک نکہتے کہ ہم تو نہین مگر آزمانیکو سو مت کافر ہو یعنی وے کہتے تو سحر مت سیکھہ کیونکہ اگر تو سیکھیگا تو اسپر عمل کریگا
جب عمل کیا تو کافر ہوگا بعضی روایات مین آیا ہی کہ اسکو ساتھہ بار منع کردیتے ہین اور عطا اور سدی سے روایت ہی کہ پھر وہ آدمی نے اگر اصرار
کیا تو کہتے ہین کہ اس اکھہ مین پیشاب کر بعجرد بول کرنیکے اس سے ایک نور نکلکے آسمان پر چلا جاتا ہی وہ نور اسکا ایمان تھا کہ جاچکا اور اسکے درعوض
کوئی چیز سیاہ دہوین کی سی آسمان سے اترکے اسکے کانومین گھس جاتی ہی وہ اللہ تعالی کا غضب ہی اور روایت کیا ہی ابن ابی حاتم نے
ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہے کہ ہاروت و ماروت زمین پر جو اترے ہین کوئی آدمی سحر کی تعلیم واسطے انکے نزدیک جاوے تو اسکو بہت سختی سے منع کرتے
ہین اور کہتے ہین ہم تو آزمایش کیلئے ہین تو کافر مت ہوجاوے ایسا کہنے کا باعث یہہ ہی کہ وے نیکی بدی اور کفر ایمان سب جانتے ہین انکو معلوم ہی
کہ سحر کرنا کفر ہی جب کوئی انکی نصیحت نمانے تو اسکو کہتے ہین فلانے مقام مین جا جب وہان جاتا ہی تو شیطان اسکو سحر کی تعلیم کرتا ہی جب وہ آدمی سیکھہ
چکا تو اس سے ایک نور نکلکے آسمان پر چلا جاتا ہی فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ پھر انسے سیکھتے
جس سحر سے جدائی ڈالتے ہین مرد مین اور اسکی عورت مین یعنی لوگ انسے سیکھتے ہین سحر کہ وہ مرد اور عورت کے میان جدائی کا سبب ہوتا ہی سحر کے
تاثیرات بہت سی ہین لیکن اللہ صاحب نے اسکو ذکر فرمایا اسلئے کہ مرد عورت مین محبت رہنا انسان کی طبیعت کا مقتضی اور جبلی ہی عورت
اپنی قرابت والے ماباپ بھائی بند سبکو ترک کرکے مرد کی رضاجوئی مین رہتی ہی جب سحر کی تاثیر سے طبیعت بدل جاوے تو دوسری تاثیرات بطریق
اولی ہوگی اور یہہ جدائی ڈالنا بہت برا کام ہی اللہ تعالی کی مرضی کے خلاف اور عالم کے فساد کا سبب اسلئے ابلیس نے اس کام کو بہت
پسند کرتا ہی روایت کئے ہین مسلم نے اپنی جامع صحیح مین جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے کہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرمائے کہ ابلیس نے مرد

صبح کو اپنا تخت پانی پر رکھکے لوگونکو اغوا دینے اپنی فوج روانہ کرتا ہے پھر جسنے کوئی کام فساد کا بڑھکے کیا تھا اسکے پاس بڑی قدر و
منزلت ہوتی ہی پھر تو کوئی آکے کہتا ہی مین فلانے کو اغوا دیکے فلانا کام کروایا شیطان کہتا ہی تو کچھ نکیا پھر ایک آکے کہتا ہی مین اتنا کیا کہ
فلانے مین اور اسکی عورت مین جدائی ڈالا تو ابلیس بہت خوش ہوتا ہی اور اسکو اپنے پاس بلاکے چھاتی سے لگاتا ہی اور کہتا ہی تو بہت خوب کام
کیا انتہی اور ہاروت و ماروت کی سحر کی تاثیر بہت سریع ہی جیسا کہ سابق سحر کے اقسام مین اسکا بیان کر چکا حدیث سے جو انکی سحر کی تاثیر ثابت ہوئی سو
لکھتا ہون روایت کیا ہی ابن جریر اور ابن ابیحاتم اور حاکم اور بیہقی نے اپنی سنن مین اور حاکم نے بولا کہ وہ حدیث صحیح ہی بی بی عایشہ رضی اللہ
عنہا کہتی ہے کہ ایک عورت دومۃ الجندل کی رہنے والی جو سحر سیکھی تھی اور ہنوز اسپر عمل نہین کی تھی سو اسکا علاج پوچھنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ڈھونڈتی
ہوئی میرے پاس آئی اسوقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وفات ہو چکا تھا سو اپنا قصہ اسطور سے بیان کی کہ میرا شوہر مجھکو چھوڑکے چلا گیا پھر میرے پاس ایک
بڑھیا آئی مین اس سے اپنے شوہر کی شکایت کئی اسنے بولی مین کہون سو کام اگر تو کریگی تو تیرا مرد آویگا عرض شبکو دو کتے لیکے آئی اور ایک پر
آپ سوار ہوئی اور دوسرے پر مجھے بٹھاکے لیچلی پھر ایک لحظے مین ہم بابل کو پہنچے مین دیکھی دو شخص الٹے لٹکتے ہین وے مجھے پوچھے تو کیون یہان آئی وہ
عورت تو مجکو تعلیم کر رکھی تھی سو مین جلد بولی سحر سیکھنے کو آئی ہون وے بولے ہم تو آزمایش کے واسطے ہین تو مت کافر ہو اور چلا جا مین نمانی
تب کہے اس تنور مین جاکے پیشاب کر مین تنور کے پاس گئی سو ڈرکے پھر آئی اور بولی مین اسمین پیشاب کئی پوچھے تو کیا دیکھی بولی مین کچھ نہین نظر آیا بولے
تو وہان پیشاب نکئی ہوگی اپنے شہر کو جا اور کافر مت ہو پھر مین سکھانے پر بجد ہوئی وے بولے اس تنور مین پیشاب کرکے آ مین وہان تلک گئی پھر ڈر گئی
اور میرے بدن کے بال کھڑے ہوگئے پھر انکے پاس آکے بولی مین اسمین پیشاب کی ہون پوچھے تو کیا دیکھی تو مین کہی کچھ دیسا نہین بولے تو جھوٹھ کہتی ہی اب
بھی کچھ مضایقہ نہین تو اپنے گھر کی راہ لے اور کافر مت ہو پھر وہ سحر سیکھنے پر اصرار کئی تو بولے اسی تنور مین پیشاب کر مین جاکے پیشاب کی سو دیکھی
ایک سوار لوہے کا بکتر پہنا ہوا میرے دل سے نکل کے آسمان پر چلا گیا پھر مین انکے پاس آئی یہہ حال کہی تو بولے اب ہمکو یقین ہوا ہم جو کہے سو کام تو کی سو تیرا
ایمان تھا سو تیرے دل سے نکل گیا اب جا سحر سیکھ چکی مین اپنی ساتھ والی عورت سے بولی کہ وے کچھ نہ سکھائے اور مجھے کچھ معلوم ہوا وہ عورت بولی
ہو تو سیکھ چکی ہی اب جو چاہے سو کر دیکھ اس گیہون کو زمین مین بو اور کہہ کہ اگے پھر وہ نہین جھاڑ نکلا پھر کہی خوشے نکلو خوشے پیدا ہوے بولی خشک
ہو خشک ہوگئے پھر بولی دانے جدا ہو دانے جدا ہوے بولی آٹا ہو آٹا ہوا بولی روٹی پکو روٹی پکی جب مین دیکھی کہ جو کہوں سو ہوتا ہی مجھے ندامت
ہوئی واللہ ای ام المومنین مین ابھی کچھ سحر نہین کی ہون اور آیندہ بھی کبھی کچھ نکرونگی اب میرا ایمان گیا سو کسطرح آویگا بی بی عایشہ
اسکو کچھ جواب نہ دئے اسوقت صحابہ رضی اللہ عنہم بہت تھے سو ان سب سے پوچھی کوئی اسکو تدبیر نہ بتایا سبکو یہی اندیشہ ہوا کہ ہمکو معلوم نہین
سو مسئلے کا کیا جواب دین مگر ابن عباس رضی اللہ عنہما یا انکے پاس کوئی تھا سو اس عورت کو بولا اگر تیرے ماباپ دونون زندہ ہین یا ایک زندہ

ہی تو اسکی خدمت کر مجھے لبس ہی کہ شاید ایمان پھر آویگا اور روایت کیا ہی ابن المنذر نے اوزاعی کے طریق سے ہارون بن رئاب
سے کہا کہ مین عبد الملک بن مروان کے پاس گیا تھا دیکھا تو اسکے پاس ایک شخص تکیہ لگائے بیٹھا ہی لوگ مجھسے بولے یہہ شخص ہاروت ماروت سے
ملاقات کیا ہی پھر اس سے کیفیت دریافت کیا اسکی آنکھ سے اشک نکلنے لگے اور بولا میرا باپ میرے لڑکپن مین موا اور میری ما مجھے بیاہ بجا
دیا کرتی تھی جو کچھہ دیتی اسکو مین اڑا دیتا اور ماں نہین پوچھتی کہ تو نے ان پیسونکو کیا کیا ایک مدت اسیطور پر گذری جب مین بڑا ہوا تو
اس سے پوچھا میرا باپ اپنا مال کہانسے جمع کیا تھا بولی بیٹا تجھے جتنا درکار ہی آ نالے لیکن مت پوچھ کہ کہان سے یہہ مبلغ آیا ہی اسمین تیری
بھلائی ہی پھر مین کد کرنے لگا اس نے مجھے ایک گھر مین لیجا کر دکھائی کہ یہہ تیرے باپ کا خزانہ ہی جتنا چاہتا ہی اتنا خرچ کر اور اسکا
سبب مت پوچھ پھر مین اصرار کرنے لگا لاچار ہو کے بولی تیرا باپ ساحر تھا سحر کے زور سے یہہ تمام مال حاصل کیا تھا پھر مین چندے صرف کیا
لیکن مجھے فکر ہوی کہ چند روز کے عرصے مین یہہ مال خرچ ہو جائیگا پھر گذران کی کیا راہ بہتر یہہ ہی کہ مین بھی وہ سحر سیکھون اسے پوچھا میرے
باپ کا دوست کون تھا بولی فلانا شخص وہ دوسرے شہر مین رہتا تھا مین سفر کا اسباب مہیا کر کے اسکے پاس گیا اس نے پوچھا
تو کون ہی مین بولا فلانا ہون تیرے فلانے دوست کا لڑکا وہ شخص میری بہت خاطر داری کیا اور بولا تیرا باپ تیرے لئے مال بہت سا
چھوڑ گیا تھا کہ تیری زندگی تک کفایت کرے مین بولا مین سحر سیکھنے کو آیا ہون اس نے بولا اسکا سیکھنا تیرے حق مین بہت برا ہی ہرگز تو
اسکا خیال نکر مین اس سے بجد ہوا اس نے مجھے قسمین دینے لگا کہ اسکو مت سیکھ جب مین بہت اصرار کرنے لگا تو لاچار ہو کے بولا اب تو جا اور
فلانے روز آ پھر مین اسکے وعدے کے دن جا حاضر ہوا پھر مجھے قسمین دیکے منع کرنے لگا مین اسکا کہانہ مانا جد و کد دیکھکے بولا تجھے ایک جگہہ
لیجاتا ہون تو وہان اللہ تعالے کا کچھ نام مت لے پھر مجھے ایک تہخانے مین لیجا پھر مین زمین کے نیچے تین سو سیڑہی سے زیادہ اترا پر دن کی
روشنی ویسی ہی تھی جب سب کے نیچے پہنچا تو دیکھا ہاروت ماروت زنجیرونمین معلق لٹکے ہین اور انکے آنکھ ڈھالون کی سی ہین اور سر بھی بہت
بڑا ہی اور انکو پر ہین انکے دیکھتے ہی میرے زبان سے نکل آیا لا الہ الا اللہ وے دونون پر مار کے بہت چلائے اور بہت روئے ایک ساعت کے بعد
خاموش ہوے پھر مین بولا لا الہ الا اللہ پھر ویسا ہی کئے اور ایکساعت کے بعد خاموش ہوے مین تیسرے بار بھی بولا تو ویسا ہی
کئے پھر خاموش ہوے اور مین چپکا ہو رہا بعد میرے طرف دیکھکے بولے کیا تو آدمی ہی مین بولا ہان پھر مین پوچھا اللہ کا نام لینے سے تم کیون ایسی
بیقراری کئے تو بولے جب سے ہم عرش کے نیچے سے نکلے ہین اس نام کو نہین سنے پھر پوچھے تو کسکی امت مین ہی بولا محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کی امت مین ہون تب پوچھے کیا محمد مبعوث ہو چکے تو مین بولا ہان پوچھے سب لوگ ایک ہی حاکم کے تابع ہین یا انمین اختلاف ہی مین
بولا ایک ہی کے تابع ہین یہہ سننے سے خفا ہوے پوچھے لوگون کے معاملے آپس مین کسطور پر ہین مین بولا بدطور پر ہین یہہ سنکے خوش

تو پھر لوٹے جیسے آبادی طبریہ کے تالاب تک پہنچی یا نہین تو مین بولا نہین پھر اس سے خفا ہوئے پھر مین پوچھا لوٹ آیا تمام
پر جمع مین کرکے پوچھنے سے تم خفا ہوئے اور لوگون کے معاملے آپسمین بہین کہنے سے خوش ہوئے پھر آبادی طبریہ کے تالاب تک نہین پہنچی
کہنے سے خفا ہوئے اسکا باعث کیا ہی تو کہے جبتک لوگ ایک ہی شخص کے تابع رہینگے تو قیامت نزدیک نہین اور لوگون کے معاملے جب
بد ہوئے تو ہمکو امید ہوئی کہ قیامت نزدیک ہی اس سے ہم خوش ہوئے جبتک آبادی طبریہ کے تالاب تک نہ پہنچے قیامت نہ آویگی سو آبادی
وہان تک نہین پہنچی کرکے اس سے ہم ناخوش ہوئے پھر مین انسے بولا مجھے کچھ وصیت کرو تو بولے اگر تجھے طاقت ہو تو شبکو عبادت واسطے
جاگتا رہ کیونکہ بڑا مشکل امر درپیش ہی انتہی جب اللہ تعالی فرمایا کہ سحر کو تاثیر ہی تو مظنہ ہوا کہ کوئی سمجھے اسمین فی نفسہ تاثیر ہی تو اس گمان
کو دفع کرنیکے لئے بولا وَمَا هُمْ بِضَارِّينَ بِهِ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ اور وہ یعنی جادوگر اس سے یعنی سحر سے بگاڑ
نہین سکتے کسی کا مگر اللہ کے اذن سے کیونکہ اسباب کی تاثیر بالذات نہین جبتک ارادہ الہی نہووے سحر سے جب کچھ تاثیر ہو تو جانئے کہ اللہ
کے قضا اور اسکی قدرت اور مشیت سے ہی وَيَتَعَلَّمُونَ مَا يَضُرُّهُمْ اور سیکھتے ہین جس سے انکو نقصان ہی یعنی آخرت مین
وَلَا يَنْفَعُهُمْ اور نفع نہین دیتا انکو یعنی سحر کیونکہ انکا ارادہ سحر کے سیکھنے سے اسپر عمل کرنا اور لوگون کو ضرر پہنچانا ہی یا اس
علم کا سیکھنا منجر عمل کی طرف ہوتا ہی اس آیت سے معلوم ہوا کہ جس علم کے سیکھنے مین ضرر ہو تو اسکا سیکھنا حرام ہی امام غزالی نے اپنی کتاب
احیاء العلوم مین لکھا ہی علم دو قسم پر ہی ایک محمود دوسرا مذموم پھر محمود شرعی ہی یا غیر شرعی شرعی وہ ہی جو حاصل کیا جاتا ہی انبیا
علیہم الصلاۃ والسلام سے اور اسمین عقل کی تیزی کو یا تجربے کو یا سماع کو دخل نہین غیر شرعی وہ جو حاصل ہوتا ہی عقل سے جیسی
ہندسہ اور حساب وغیرہ یا تجربے سے جیسے طب یا سماع سے جیسی لغت جو شرعی ہی سو محمود ہی اور غیر شرعی جو وسیلہ اور سبب ہی شرعی حاصل کرنیکا
یا اسمین منفعت عامہ ہی تو وہ بھی محمود ہی اگر مضرت ہی یا مضرت ہونیکا اندیشہ ہی تو وہ مذموم اور حرام ہی پھر علم محمود یا فرض عین ہی
یا فرض کفایہ یا مستحب ہی یا فضیلت یا مباح فرض عین وہ ہی کہ جسکا جاننا ہر شخص پر فرض عین ہی سو پہلا واجب مکلف پر سیکھنا کلمہ
شہادتین ہی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور اسکا معنی سمجھنا اسکو بدلایل حاصل کرنا واجب نہین بلکہ تصدیق اور مضبوط
اعتقاد کہ جسمین شک اور اضطراب کو دخل نہو کافی ہی اگرچہ تقلید حاصل ہو پھر اسکے بعد نماز روزہ زکوۃ حج وغیرہ کہ جن کا کرنا فرض عین
ہی اور جن چیزونکا ترک کرنا فرض ہی اسکو سیکھنا اور جس چیز کا اعتقاد کرنا فرض ہی اسکو سیکھنا اور جس چیز کا اعتقاد کرنا حرام
ہی وہ سیکھنا بھی فرض عین ہی لیکن تمام ایک ہی وقت سیکھنا نہین بلکہ بتدریج سیکھے جب اسکا وقت آن پہنچے جیسی زکوۃ فرض ہی پھر
جب سال ہو تو اسکے احکام سیکھنا فرض ہوتا ہی اور حج فرض ہی جب حج کرنا اسپر فرض ہو جیگا تو اسکے ارکان وغیرہ سیکھنا فرض ہوتا ہی

اور جن چیزون کا کرنا مستحب ہی انکا جاننا بھی مستحب ہی اور فرض کفایہ وہ علم ہی کہ جسکے جاننے پر امور دنیا کا قوام ہوتا ہی اگر وہ علم جاننے والا کسی شہر مین نہو تو شہر کے تمام لوگ گناہگار ہوونگے اگر ایک شخص حاصل کیا تو کفایت کرتا ہی اور دوسرون کے ذمے سے فرض ساقط ہوتا ہی اور فرض کفایہ مین جو شرعی ہی سو چار قسم پر ہی پہلا اصول ہی وہ جاننا قرآن کا اور حدیث شریف اور اجماع امت اور صحابہ کے آثار دوسرا فروع جو ان اصول کے معانی سے علماؤن نے سمجھ کے نکالے ہین اگر وہ فروع دنیا کے مصلحتون سے تعلق رکھتا ہی وہ علم فقہ ہی اگر آخرت کے مصلحتون سے متعلق ہی تو وہ علم تصوف ہی تیسرا مقدمات اور آلات مین یعنی اصول کا جاننا انپر موقوف ہی وہ علم نحو صرف اشتقاق لغت معانی بیان بدیع ہی سو یہے علوم انکے ذات کے نظر کرتے شرعی نہین لیکن ہماری شریعت عربی زبان مین آئی ہی جبتک کوئی ان علوم کو نہ جانے وہ زبان معلوم نہین ہوتی اسواسطے یہہ علوم کا جاننا بمنزلہ آلے کے یعنی ہتیار کے ہوا اور لکھنے سیکھنا بھی اسی آلات مین داخل ہی چوتھا متممات ہین یعنی انکو حاصل کرنیسے اصول پورے ہوتے ہین وہ علم قرات اور حروف کے مخارج اور تفسیر اور ناسخ منسوخ اور عام خاص اور نص اور ظاہر اور انکو استعمال کرنیکی راہ کہ جسکو اصول فقہ کہتے ہین جاننا اور حدیثون کے راویون کے نام اور صحابہ کا احوال دریافت کرنا اور غیر شرعی طب ہی کہ جسپر بدن کی صحت موقوف ہی اور حساب کہ جسپر معاملات اور وصیت اور میراث کی تقسیم موقوف ہے اسکے سوائے اور بھی بہت سے علم ہین کہ جسپر امور دنیا کا قوام ہی جیسی فلاکت اور حیاکت اور سیا وغیرہ انکا جاننا بھی فرض کفایہ ہی اور وہ علم جو فضیلت کا باعث ہی اور جاننا اسکا فرض نہین جیسی حساب کے دقایق اور طب کی مخفی باتین اور انکے سوائے دوسرے علوم کہ جسپر امور دنیا کا قوام موقوف نہین لیکن اسکے جاننے سے علم ضروریکو قوت زیادہ ہوتی ہی اور علم جو مباح ہی سو علم تاریخ اور ہندسہ اور ہیئت اور شعر کا علم کہ جسمین قبیح باتین نہووے شعر مین اگر بد باتین ہین یا کسی مومن کی ہجو ہی یا زن معینہ کی یا امرد کی تشبیب ہی یا مدح مین مبالغہ حد سے زیادہ ہی تو ویسا شعر کہنا اور پڑھنا حرام ہی اور علم جو مذموم ہی علم سحر اور طلسمات اور شعبدہ اور تلبیسات اور شعر قبیح وغیرہ اور یہہ علوم جو مذموم ہے سو انکی ذات کے دیکھتے نہین بلکہ تین سبب سے ہی اگر کوئی ایک سبب اسمین پایا جاوے تو بندون کے حقمین وہ علم مذموم ہوتا ہی پہلا سبب اسکے جاننے سے آپکو یا غیر کو ضرر پہنچے سحر اور طلسمات کی حرمت اسی لئے ہی دوسرا سبب اکثر احوال مین ضرر رہتا ہی جیسا نجوم کا علم آپکی ذات کے دیکھتے مذموم نہین کیونکہ نجوم یا حساب ہی وزدونکا اور بیان ہی ستارونکی چال کا اسکی طرف تو قرآن شریف مین بھی اشارہ ہی الشمس والقمر بحسبان سورج اور چاند کو ایک حساب ہی والقمر قدرناہ منازل حتی عاد کالعرجون القدیم اور چاند کو ہمنے ٹہرائین منزلین یہانتک کہ پھر آرہا جیسی ٹہنی پرانی یا اسبابکو دیکھکے حوادث پر دلیل پکڑتے ہین جیسا طبیب نبض دیکھکے بیماری پر استدلال کرتا ہی وہ تو عادت الہی کی معرفت ہی جو جاری کیا لیکن وہ علم مذموم ہونیکا باعث یہہ ہی کہ

اسکا جاننا اکثر لوگون کے حقمین مضر پڑتا ہی انکو کوئی کہہ دیوے ستارونکی اس حرکت سے یہہ بات ہوگی تو انہون نے دلمین انا ہی
کہ وہی موثر ہین اور سب کاروبار جہانکا انہین کے تدبیرسے ہوا کرتا ہی پھر ان ستارونکی عظمت اسکی دلمین جگہہ کرتی ہی ایسے دلکا
التفات انہین کی طرف رہتا ہی اور نیکی بدی انہین کے جہت سے ہی کرکے دیکھتا ہی اور اسکے دلسے اللہ تعالی کا نام محو ہوتا ہی کیونکہ جسکے
یقین مین ضعف ہوتا ہی تو اسکی نظر وسایط پر اور اسباب پر جو قریب تر تی مین ہوتی ہی اور مسبب الاسباب کی طرف نہین دیکھتا
اور جو شخص عالم استوار ہی تو دیکھتا ہی کہ سورج اور چاند اور ستارے تمام اللہ کے حکم کے مسخر ہین دوسری وجہ نجوم کی حرمت کی یہہ ہی کہ
اسکے احکام محض اٹکل سے ہوا کرتے ہین اسمین ظن بھی حاصل نہین ہوتا یقین کا تو کیا دخل ایسے پر حکم کرنا جہل ہوا کہتے ہین کہ اللہ تعالی نے
نجوم کا علم ادریس علیہ السلام کو عطا کیا تھا اب وہ مندرس ہوا پھر منجم جو کہتا ہی سو اتفاقاً کبھی سچ ہوجاتا ہی اور اکثر خلاف ہوا کرتا ہی
کیونکہ تاثیرات جو کہے ہین انکے حاصل ہونے کو شروط اور موانع رکھتے ہین کہ بشر کو اسپر اطلاع ممکن نہین تیسری وجہ یہہ کہ اسمین کچھہ حاصل
نہین محض بیفائدہ چیز ہی اللہ صاحب نے جو مقدر کر چکا سو ہونا ہی اس سے احتراز کرنا ممکن نہین انسان اپنی عمر کی پونجی کو کہ اس سے
شریف تر کوئی چیز نہین فضولی مین بے فایدہ ضایع کرنا بڑا خسارہ ہی ان وجہ سے علم نجوم حرام ہوا تیسرا سبب مذموم ہونیکا خوض
کرنا ایسے علم مین کہ اسمین اپنے تئین کچھہ فایدہ نہین جیسا دقیق علوم پڑھنا پیش از جلی علوم کے اور جیسا بحث کرنا اسرار الہی سے
کہ جسکی راہ سوائے انبیا اور اولیا کے دوسرے کو معلوم نہین ہوا ایسے علم کی بحث کرنا مذموم ہی اور اس سے باز رہنا واجب ہی علم کلام اور منطق
دونو علم محمود ہین یا مذموم اسمین اختلاف ہی متقدمین کے پاس حرام تھا چنانچہ امام نووی اور ابن الصلاح انکی حرمت پر نص کرے
ہین کیونکہ علم کلام مین عقاید کے دلایل جو قرآن و حدیث مین مذکور ہین اسپر اکتفا نکرکے عقلی دلایل سے اسکو ثابت کرتا ہی اور باطل مذہب
والونکی بات لکھکے انکے ساتھہ جھگڑنا پھر کہین تو محض بیہودہ باتین ہین اور کہین تو ایسی چیز مین خوض کرتے ہین کہ اسمین دین کے باتون
کا دخل نہین اسلئے سابق کے علمادین نے اسکو بدعت اور بے فایدہ جانکے نہین سیکھتے تھے متاخرین کے نزدیک علم کلام پڑھنا جایز ہوا کیونکہ
اہل بدعت بہت ہوگئے اور قرآن و حدیث مین شبہے ڈالکے اکثر لوگونکو گمراہ کرنے لگے انکے شبہون کو دفع کرنیکے واسطے علم کلام کو جاننا محمود ٹھہرا
اسقدر کہ اگر کوئی بدعتی اپنی بدعت طرف بلانیکا قصد کرے تو اسکے دفع کے واسطے جتنا ضرور ہو اتنا جاننا فرض کفایہ ہوا اور اسی علم
کلام کے دلایل کو ترتیب دینے کی راہ علم منطق مین مذکور ہی جب علم کلام کا جاننا بقدر حاجت فرض کفایہ ہوا تو علم منطق بھی جو اسکے
لئے بمنزلہ آلہ کے ہی بھی سیکھنا فرض کفایہ ٹھہرا علم فلسفی کو علوم مین شمار نہین کرتے کیونکہ علم مستقل نہین بلکہ وہ مشتمل ہی چار چیز پر ایک
تو ہندسہ اور حساب ہی اسکا حکم مذکور ہوا اور ان سے منع نہین مگر جو شخص انکو حاصل کرنے سے علوم مذمومہ کا راغب ہوویگا کرکے اندیشہ

ہو تو اسکے حقمین حرام ہوتے ہین دوسرا منطق اسکا حکم بھی مذکور ہوا تیسرا الہیات ہی اور اسمین بحث کرتے ہین اللہ کی ذات اور صفات سے یہہ
علم کلام مین داخل ہی اور فلاسفہ اسمین کچھہ نئی طرح اختراع نہین کئے بلکہ وے ایک مذہب اختیار کئے ہین کہ بعض اسکا کفر ہی اور بعض
بدعت چوتھا طبیعیات ہی اسکے بعضے بحث شرع کے مخالف ہین وہ جہل ہی علم نہین اور بعضے بحث تعلق رکھتے ہین اجسام کے صفات سے اور انکے
استحالات اور تغیر سے یہہ بحث مشابہت رکھتا ہی طب سے لیکن طب کے طرف احتیاج ہی اور اسکے جاننے کی طرف کچھہ احتیاج نہین وَلَقَدْ
عَلِمُوا اور مقرر جان چکے ہین وے یہود کہ لَمَنِ اشْتَرَاهُ جو کوئی اسکا خریدار ہو یعنی جو کوئی سحر کو اختیار کیا مَا لَهُ فِي
الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ اسکو آخرت مین کچھہ حصہ نہین یعنی اسکے نصیب مین جنت نہین وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖ اَنْفُسَهُمْ اور
بہت بری چیز ہی جسپر بیچا اپنی جانکو یعنی انکی جانکو دیندار ہی کے سبب آخرت مین جو حظ تھا اسکو سحر اور کفر اختیار کرکے کھو دیا لَوْ
كَانُوا يَعْلَمُونَ اگر انکو سمجھہ ہوتی پہلی آیت مین انکو علم ثابت کیا اب اسکی نفی کیا کیونکہ جب وے جانتے کہ جو کوئی سحر کا خریدار ہو تو اسکو
آخرت مین حصہ نہین باوجود اس علم کے جب وے انکا خلاف کئے اور سحر مین مشغول ہوئے اللہ کی کتاب پر عمل کرنا چھوڑ دئیے اور رسول
علیہ الصلاۃ والسلام جو فرمایا سو عناد کی راہ سے ترک کئے تو علم سے نکل گئے وے اور جاہل دونو برابر ہین جو کوئی علم پر عمل نکرے تو
گویا اسنے علم کو سیکھا ہی نہین یا علم جو پہلے ثابت کیا اس سے مراد عقل ہی اور جو نفی کیا سو تفکر کرنا یعنی سحر کی قباحت کو غور سے
سوچتے تو اسکو اختیار نکرتے یا ثابت کیا سو علم اجمالی ہی اور نفی کیا سو علم یقینی یعنی انکو اسکی قباحت کا یقینی علم ہوتا تو اسکو نکرتے
یا ثابت کیا سو علم عذاب مترتب ہونیکا اور نفی کیا سو عذاب کی حقیقت جاننا وَلَوْ اَنَّهُمْ اٰمَنُوا وَاتَّقَوْا لَمَثُوبَةٌ مِنْ
عِنْدِ اللّٰهِ خَيْرٌ اور اگر وے یقین لاتے اور پرہیز رکھتے تو بدلا تھا اللہ کے یہان سے بہتر یعنی وے یہود اگر ایمان لاتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور
قرآن پر اور ڈرتے اللہ کے عذاب سے اور کفر اور سحر چھوڑ دیتے تو البتہ انکو اللہ تعالی کے یہان سے بہتر ثواب ملتا اس سے جو انہون نے حاصل
کئے لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ اگر انکو سمجھہ ہوتی یعنی اللہ کے یہان کا ثواب بہتر ہی سو انکو سمجھہ ہوتی تو ہرگز سحر کو نہ اختیار کرتے ع ١٣
يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا اے ایمان والو تم نہ کہو راعنا اس آیت کے نازل ہونیکا سبب یہہ ہی کہ مسلمانون نے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جب سخن کرتے تو کہتے راعنا یا رسول اللہ اسکا معنی ہماری مراعات کرو ہمارے سخن طرف متوجہ ہو یا ہماری مراعات
کرو اور سخن آہستہ فرماؤ تا اسکو ہم سمجھین مومنان یہہ لفظ کہنے کا سبب ابن جریر اور ابن المنذر نے سدی سے روایت کئے ہین کہ دو یہودی مالک
بن صیف اور رفاعہ بن زید جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کرتے تو بات مین کہا کرتے راعنا سمعك واسمع غير مسمع
پھر مسلمانون نے سمجھے کہ شاید یہہ لفظ تعظیم کا ہی کہ انھون نے اپنے انبیا کو کہا کرتے تھے سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس لفظ سے خطاب

کرنے لگے اور یہہ لفظ یہود کی زبان مین گالی تھی یہود اسکو مسلمانون سے سنکر خوش ہوے اور آپسمین کہے ہم محمد کو گالی خفیہ دیا کرتے
تھے اب علانیہ کہو پھر نبی صلے اللہ علیہ وسلم پاس آکے کہتے یا محمد راعنا اور گالی کا ارادہ کرکے ہنستے سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو انکی
زبان معلوم تھی یہود سے وہ لفظ سنکے انکا غرض سمجھے اور کہے ای اللہ کے دشمنون تمپر اللہ کی لعنت اگر دوسری بار یہہ لفظ کوئی شخص
تمھارے مین کا کہتا ہوا سنون تو اسکو مار ڈالون یہود کہے تم بھی تو وہی لفظ کہا کرتے ہو پھر ہمکو منع کرنیکا موجب کیا تب اللہ تعالے
مومنون کو فرمایا کہ ایسا لفظ مت کہا کرو یہود کو اسکے سُننے سے گالی دینیکا ذریعہ ملتا ہی وَقُولُوا انْظُرْنَا اور کہو انظرنا اسکا
معنی ہمارے طرف دیکھہ یا ہماری بات سن یا آہستہ بات کرتا ہم سمجھین روایت کیا ہی ابو نعیم نے دلایل مین ابن عباس رضی اللہ
عنہما سے کہے یہہ آیت نازل ہوی بعد مومنون نے کہے اگر کسیکو راعنا بولتے سو سنے تو اسکی گردن مارو پھر یہود اس لفظ کے کہنے سے باز آئے
وَاسْمَعُوا اور سنتے رہو یعنی تمکو جو حکم ہوتا ہی اسکو سنکے قبول کرو یہود جو کہے تھے ہم نے سنے اور نہ مانے ویسا مت کہو یا سنتے رہو تمکو جو حکم
ہوا ہی بعد ہوکے اور راعنا کہنے سے جو منع آیا پھر اسکو نہ کہنا اس آیت مین اللہ صاحب نے مسلمانونکو امر کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی
تعظیم و توقیر کیا کرو اور انکے خطاب کے واسطے ایسا لفظ اختیار کرو کہ جس سے کچھہ بے ادبی نہ نکلے اور ایسی بات جس مین یہود وغیرہ کی خوشنودی
ہی پیغمبر کے خطاب مین مت کہو وَلِلْكٰفِرِينَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ اور منکرون کو یعنی انکو جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اہانت کرتے
ہین اور گالی دیتے ہین دکھہ کی مار ہی یعنی دوزخ ہی مَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَلَا الْمُشْرِكِينَ
اَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ خَيْرٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ دل نہین چاہتا ان لوگونکا جو منکر ہین کتاب والون مین اور شرک والون
مین یہہ کہ اترے تمپر کچھہ نیک بات تمھارے رب سے یہود کی ایک جماعت تھی کہ مومنون سے دوستی ظاہر کرتی اور کہتی ہم تمھاری
خوبی چاہتے ہین سو اللہ صاحب نے انکی تکذیب کے واسطے یہہ آیت اتارا اول انکا آرزون کو عام ذکر کرکے پھر انکی دو قسم بیان فرمایا ایک تو
اہل کتاب دوسرے مشرک یعنی بت پرست وغیرہ اور نیک بات سے مراد یا وحی ہی یعنی وے لوگ تمھارا حسد کرتے ہین اور تمپر کچھہ
وحی اترنے کی آرزو نہین کرتے یا مراد علم اور نصرت ہی بغوی اس آیت کے نزول کا سبب یون لکھا ہی کہ انصار اپنی حلفا یہود جو تھے
انکو کہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاؤ وے کہے ہم جس دین پر ہین اس سے تمھارا یہہ دین نیک نہین ہم آرزو کرتے ہین کہ وہ بہتر ہو وَاللّٰهُ
يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ اور اللہ خاص کرتا ہی اپنی رحمت سے جسکو چاہے رحمت سے مراد نبوت ہی یا اسلام یعنی اللہ تعالے
نبوت اور رسالت سے خاص کرتا ہی جس بندے کو چاہے اور ایمان اور ہدایت کی راہ بتلاتا ہے جسکو چاہے وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ
الْعَظِيْمِ اور اللہ بڑا فضل رکھتا ہی یعنی جو خوبیان بندون کو پہنچتے ہین دین اور دنیا مین محض اسکا فضل ہی بندے اسکا استحقاق

ثلاثة ارباع

نہین لکھتے کسیکا حق اللہ تعالی پر کچھ نہین اور کوئی امر اسپر واجب نہین اسکی حکمت جس بات پر مقتضی ہو ویسا ہی کرتا ہی ما ننسخ
من ایۃ جب نسخ کرتے ہین ہم کوئی آیت اس آیت کے نازل ہونیکا سبب یہہ ہی کہ کافر دن لگے کہنے لگے محمد اپنے اصحاب کو ایک حکم کرتا ہے
پھر اس سے منع کرکے دوسرا حکم کرتا ہی آج ایک بات کرکے صبح اس سے پھر جاتا ہی سو یہہ نہین مگر اپنے دل سے کرتا ہی اسی بات کو اللہ تعالی نے
سورہ نحل مین فرمایا واذا بدلنا ایۃ مکان ایۃ واللہ اعلم بما ینزل قالوا انما انت مفتر اور جب
ہم بدلتے ہین ایک آیت کی جگہہ دوسری اور اللہ بہتر جانتا ہی جو اتارتا ہی کہتے ہین تو تو جھوٹ بنالاتا ہی پھر اللہ تعالی نے ما ننسخ کی ایت اتار
اور نسخ کی حکمت بیان کیا اور فرمایا کہ وہ اللہ تعالی کی طرف سے ہی لغت مین نسخ کی دو معنی ہین ایک نقل کرنا اور پھیرنا اس معنی سے
کہتے ہین کتاب کو نسخ کیا یعنی اسکی نقل لیا یہہ معنی یہان مراد نہین دوسری معنی زایل اور موقوف کرنا وہی معنی اس جگہہ مراد ہی اور فقہا
اپنی اصطلاح مین اس سے یون تعبیر کرتے ہین کہ ایک حکم شرعی کو دوسری شرعی دلیل سے جو اسکے بعد ہی موقوف کرنا اور نسخ مسلمانون
کے پاس جایز ہی اور واقع ہوا ہی اور نسخ نہین ہوتا مگر احکام مین اوامر نواہی ہین اخبار مین نسخ نہین اور قران کا نسخ کئی وجہ پر ہی ایک
حکم آیت کا منسوخ ہونا اور تلاوت اسکی باقی رہنا جیسی آیت وصیت کی قرابت والون کو منسوخ ہوی میراث کی آیت سے اور مرد موا سو عورت
ایک برس تک عدہ بیٹھنا موقوف ہوا چار مہینے دس روز کے عدے سے دوسرا تلاوت موقوف ہونا اور حکم باقی رہنا جیسی آیت الشیخ و
الشیخۃ اذا زنیا فارجموھما نکالا من اللہ واللہ عزیز حکیم شیخ اور شیخہ یعنی محصن اور محصنہ جب
زنا کرے تو تم انکو رجم کرو عقوبت ہی اللہ کی طرف سے اور اللہ زور آور ہی حکمت والا کہ حکم باقی ہی لیکن اس آیت کی تلاوت منسوخ ہوئی
تیسرا حکم اور تلاوت دونون موقوف ہونا جیسی ابو داؤد نے ناسخ منسوخ کی کتاب مین اور ابن المنذر اور ابن الانباری کتاب المصاحف مین اور
ابو عبید ہروی فضایل کی کتاب مین ابی امامہ بن سہل بن حنیف سے روایت کئے ہین کہ صحابہ مین ایک شخص شب کی نماز مین ایک سورت
پڑھنا چاہا سو اسکو پڑھ نہ سکا دوسرا چاہا وہ بھی نہ پڑھ سکا تیسرا چاہا وہ بھی نہ پڑھ سکا پھر نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو خبر دئیے تو حضرت فرمائے اس سورت کی تلاوت اور
احکام سب موقوف ہوئے انتہی اور احکام جو منسوخ ہوتے ہین کبھی اس حکم کے بدلے دوسرا حکم ہوتا ہی جیسا قبلہ اول بیت المقدس
کی طرف تھا پھر وہ منسوخ ہوکے کعبے کی طرف ہوا اور کبھی اسکے بدلے دوسرا حکم نہین ہوتا جیسی آیت نجوی کی یعنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم کسی نے مخفی بات کرنا چاہے تو حضرت کے پاس اول صدقہ دھر دینا بعد اسکے سخن کرنا پھر یہہ حکم منسوخ ہوا اور اسکے بدلے دوسرا حکم
نہین آیا یہود اور نصاری نسخ کا انکار کرتے ہین اور کہتے ہین ایک حکم اول کرکے پھر اسکو منسوخ کرنا یا جہل ہی یا عبث کیونکہ اللہ
تعالی اول ایک حکم کرکے پھر اسکو جو موقوف کیا اول اس حکم مین جو حکمت تھی کیا اسکو معلوم نہ تھی پھر بعد معلوم ہوی اسلئے

تازہ حکم کیا تو اس مین جہل لازم آتا ہی اگر اسمین کچھ حکمت نہین تو اسکو منع کرنا عبث ہی اور محال کہ اللہ تعالی عبث حکم کرے اسکا
جواب یہہ ہی اللہ تعالی مالک ہے جو چاہے حکم کرے اور جو چاہے سو منع کرے حکمت اور مصلحت کا اعتقاد کرنا اسکو اپنے مانند عاجز سمجھنا ہی
اگر ہم مصلحت کو اعتبار کرین تو کہینگے حکمت اور مصلحت نظر کرتے زمانیکے اور جگہہ کے اور لوگون کے مختلف ہوا کرتی ہی جیسی دوا ایک
موسم مین اسکو کھاتے ہین دوسرے موسم مین کھاوین تو ضرر دیگی ویسا ہی احکام اللہ تعالی کے علم ازلی مین یہہ کہ فلانے وقت تک یہہ حکم
باقی رہنا بندون کے لئے مصلحت ہی پھر اسکے بعد یہہ حکم موقوف ہونا مصلحت ہی اس تقدیر پر نسخ ہونیسے جہل لازم نہین ہوتا یہود کا انکار کرنا
محض عناد کی راہ سے ہی توریت کے نسخے جو ترجمہ ہوکے اب موجود ہین بہت سے احکام کا نسخ اب انمین پایا جاتا ہی آدم کو حکم تھا اپنے فرزندون سے
بھائی اور بہن جو توام نہون نکاح کر دینا بعد اسکے وہ حکم نرہا اور اللہ صاحب نے ابراہیم کو حکم کیا تو اپنے بیٹے کو میرے راہ مین قربانی کر جب
ابراہیم علیہ السلام نے لڑکے کو زمین پر لٹاکے ذبح کرنا چاہے تو تبنے کہا اپنا ہاتھ لڑکے پر مت بڑہا اور اسے ذبح مت کر اور اسکے بدلے ایک
گوسپند قربانی کر اور شنبے کا دن اگلے پیغمبرون پر حلال تھا موسی علیہ السلام نے اسکو تعطیل مقرر کیا اور اللہ تعالی نے بنی اسرائیل کو امر کیا
جبارین کو قتل کرکے تم بیت المقدس مین داخل ہو جب وے لوگ نمانے بیت المقدس مین داخل ہونا انپر حرام کیا اور گوشت اور چربی اول
انپر حلال کیا تھا جب بچھڑے کو پوجنے لگے تو انکے لئے چربی حرام کیا اور شنبے کی تعطیل کو نصارانے موقوف کئے اور ختنہ کرنے تاکید حکم جو
توریت مین ہی اسکو بھی موقوف کئے غرض اس قبیل کے بہت سے احکام توریت اور انجیل مین منسوخ ہوے ہین انکے ذکر کرنیکی یہہ جگہہ
نہین اور نسخ کے احکام وغیرہ بہت سے ہین اصول فقہ مین معلوم کرلو اَوْ نُنْسِهَا یا بھلا دیتے ہین اس آیت کو یعنی تیرے دل سے اسکو محو کر دیتے
ہین نَاْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَا لاتے ہین اس سے بہتر یعنی اسمین تمکو نفع بہت ہو اور آسان اور ثواب بڑھکے بہتر سے یہہ مراد نہین کہ ایک
آیت دوسرے آیت سے بہتر ہی کیونکہ اللہ تعالی کا کلام سبھی بہتر ہی اَوْ مِثْلِهَا یا اسکے برابر یعنی تکلیف مین اور ثواب مین اور منفعت
مین اسکے برابر ہی اسوقت اسکے موقوف کرنیکی اسکی حکمت امتحان ہی بندونکے پھر ایک حکم منسوخ ہوکے دوسرا اس سے آسان ہوتا ہی تو
مومنون کو اسپر عمل کرنا آسان ہوتا ہی جیسی تہجد کی نماز اول فرض تھی اس مین لوگون کو نہایت مشقت تھی بعد اسکی فرضیت
منسوخ ہوئی تو وے مشقت سے چھوٹ گئے اور جب ایک آسان حکم منسوخ ہوکے دوسرا اس سے مشکل آتا ہی تو ثواب بڑھکے ملتا ہی جیسے روزے اول
چند روزے برس بھر مین تھے پھر وے منسوخ ہوکے ایک پورے مہینے کے روزے مقرر ہوے سو اگرچہ اس مین مشقت بڑھکے ہی لیکن اسکا ثواب کامل اور
بہت ہے اور جو حکم منسوخ ہوکے دوسرا اسکے مثل ہوتا ہے تو مشقت مین کچھ تفاوت نہین جیسی نماز مین بیت المقدس کی طرف متوجہ ہونا موقوف
ہوکے کعبے کی طرف توجہ کا حکم ہوا ادھر منھ کرکے کھڑے ہونے مین مصلی پر کچھ مشقت نہین اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ

شَیْءٍ قَدِیْرٌ کیا تجکو معلوم نہین کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہی ایک آیت کو موقوف کرکے اسکی مثل یا اس سے بہتر لے آنا اسکو مشکل
نہین کیونکہ احکام جو شروع ہوے اور آیات نازل ہوئے سو بندونکی مصلحت اور انکی نفوس کی تکمیل کے واسطے ہی اور یہہ بات
زمانے کے اور شخص کے دیکھنے مختلف ہوا کرتی ہی جیسی معاش کے اسباب ایک وقت مین نفع دی سو چیز دوسرے وقت مین ضرر دیتی ہی
اَلَمْ تَعْلَمْ کیا تجکو معلوم نہین اس آیت مین اور اوپر کی آیت مین خطاب ہی ان لوگونکو جو نسخ کے منکر ہین اس تقدیر مین الم کا ہمزہ انکار
کے واسطے ہوگا بعضے کہتے ہین خطاب ہی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو اور مراد اس سے امت ہی پس ہمزہ تقریر کے واسطے ہوگا اَنَّ
اللّٰہَ لَہٗ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کہ مقرر اللہ ہی کو سلطنت ہی آسمانونکی اور زمین کی یعنی آسمان و زمین مین تصرف
کرنا اللہ ہی کو ہی غیر کو نہین جو چاہے سو کرے امر کرے یا نہی نسخ کرے یا تبدیل وَمَا لَکُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا
نَصِیْرٍ اور تمہارے واسطے نہین اللہ کے سوا کوئی حمایتی اور مددگار اَمْ تُرِیْدُوْنَ اَنْ تَسْئَلُوْا رَسُوْلَکُمْ کَمَا
سُئِلَ مُوْسٰی مِنْ قَبْلُ کیا تم بھی چاہتے ہو کہ سوال کرین اپنے رسول سے یعنی محمد صلے اللہ علیہ وسلم جیسے سوال ہوچکے موسی سے پہلے
یعنی موسی سے انکی قوم سوال جو کئی تھی کہ اللہ کو سامنے بتادو اور اسکے سوائے دوسرے بہت سی سوال کئے تھے ویسا تم بھی سوال کرتے ہو
اس آیت مین اللہ تعالی مومنونکو منع کیا بیجا سوال سے کیونکہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت معجزون سے اور روشن دلایل سے ثابت ہوتے پر بھی
سوال کرنا محض عناد ہی اس آیت کی شان نزول ابن اسحق اور ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایسا روایت
کئے ہین کہ رافع بن حریملہ اور وہب بن زید نے کہے ای محمد ہمارے واسطے ایک کتاب لکھی ہوئی اتار لے آؤ یا تمہارے ساتھ نہرین جاری کردو تا ہم
تمہاری پیروی کرین اور تمہاری تصدیق کرین پھر یہہ آیت نازل ہوی وَمَنْ یَّتَبَدَّلِ الْکُفْرَ بِالْاِیْمَانِ فَقَدْ
ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِیْلِ اور جو کوئی لیوے کفر کو ایمان کے بدلے تو وہ بھولا سیدھی راہ سے یہہ آیت نازل ہونیکا سبب یہہ ہی کہ یہود
نے حذیفہ بن الیمان اور عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما کو جنگ احد کے بعد بولے اگر تم حق پر ہوتے تو تمکو ہزیمت نہوتی ہمارے دین مین آؤ تمہارے
دیکھے سیدھی راہ پر مین عمار رضی اللہ عنہ کہے عہد توڑنا تمہارے یہان کیسا ہی یہود بولے بہت بڑی عمار کہے مین اللہ سے عہد کیا ہون کہ جیتے
تک محمد کا منکر نہون یہود کہے یہہ شخص تو صابی ہوا حذیفہ رضی اللہ عنہ کہے مین راضی ہون اللہ سے کہ رب ہی اور محمد سے کہ رسول ہی اور اسلام
سے کہ دین ہی اور قرآن سے کہ پیشوا ہی اور کعبے سے کہ قبلہ ہی اور مومنون سے کہ بھائیان ہین پھر یہہ صاحب نے آکر نبی صلے اللہ علیہ وسلم
سے عرض کئے حضرت فرمائے تم خوب کیے پھر یہہ آیت نازل ہوی وَدَّ کَثِیْرٌ مِّنْ اَھْلِ الْکِتٰبِ لَوْ یَرُدُّوْنَکُمْ مِّنْ بَعْدِ
اِیْمَانِکُمْ کُفَّارًا دل چاہتا ہی بہت کتاب والونکا یعنی یہود کا کسیطرح تمکو یعنی مومنون کو پھیر کر مسلمان ہونیکے

پیچھے کافر کردین حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ حسد کرکر اپنے اندر سے یعنی یہہ حسد اپنی طرف سے کرتے ہین اللہ تعالی نے انکو اسکا امر
نہین کیا مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ بعد اسکے کہ کھل چکا انپر حق یعنی توریت مین مذکور ہے کہ محمد اور انکا دین
حق ہے اور انکو اسمین کچھہ شک نہین فَاعْفُوْا وَاصْفَحُوْا سو تم درگذرو اور خیال مین نہ لاؤ حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ
بِاَمْرِهٖ جب تک بھیجے اللہ اپنا حکم اس حکم سے مراد یا قتال اور جزیہ ہے جو آیتمین قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ
الْيَوْمِ الْاٰخِرِ الآیہ کے آیا ہے یا حکم سے مراد عذاب ہے یعنی قتل اور سبی بنی قریظہ کو اور جلاء وطن بنی نضیر کو ابن مسعود اور ابن
عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ یہہ آیت یعنی فَاعْفُوْا وَاصْفَحُوْا منسوخ ہے قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ
الْيَوْمِ الْاٰخِرِ کی ایت سے اور ایک جماعت مفسرین اور فقہا کے کہتے ہین کہ یہہ آیت منسوخ نہین کیونکہ حکم عفو کا اور صفح کا مطلقا
نہین بلکہ ایک وقت مقرر تک یعنی اللہ کا حکم ہونے تک ہے جہان کہین ایسا حکم ہو تو اسکو نسخ نہ کہینگے یہہ خلاف نظر کرتے اصطلاح کے ہے
ان دونون قول کا مرجع یہی ہے کہ یہہ حکم عفو اور صفح کا جہاد کا حکم نازل ہونیکے قبل تھا جہاد کی آیت نازل ہوئی بعد یہہ حکم باقی
نرہا اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ مقرر اللہ ہر چیز پر قادر ہے وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ اور کھڑی رکھو نماز وَاٰتُوا
الزَّكٰوةَ اور دیتے رہو زکوٰۃ اللہ صاحب نے اول تو مومنون کو فرمایا تم یہود سے عفو کرو درگذرو اب حکم کرتا ہے اسکا جس مین صلاح اور خوبی
ہے مسلمانونکی یعنی نماز پڑھا کرنا اور زکاۃ دیا کرنا اسلام کے ارکان سے ان دو چیزون کے بجالانے مین لوگ اکثر سستی کرتے ہین اسلئے انکو ذکر کیا وَ
مَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ اور جو آگے بھیجو گے اپنے واسطے بھلائی یعنی جو نیک عمل بجالاؤگے اور اللہ کے حکم کی اطاعت
کروگے تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ تو وہ پاؤگے اللہ کے پاس یعنی اللہ اس پر ثواب اور اجر دیگا اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ
بَصِيْرٌ اللہ تمہارے کام دیکھتا ہے یعنی اس سے کوئی چیز پوشیدہ نہین وَقَالُوْا اور کہے یعنی یہود اور نصارا اس آیت کے نزول
کا سبب ایسا لکھے ہین کہ نجران کے نصارا اور مدینے کے یہود رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مجلس مین جمع ہوکر باہمدیگر بحث و تکرار کیے یہود کہے
بہشت مین نجاوینگے مگر ہمسب اور ہمارا دین ہی حق ہے اور نصارا کہے بہشت مین نجاوینگے مگر ہمسب اور ہمارا دین ہی حق ہے لَنْ
يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ كَانَ هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى ہرگز نہ جاوے جنت مین مگر جو ہون گے یہود یا نصارا یعنی یہود کہے
بہشت مین نجاوینگے مگر یہود اور نصارا کہے بہشت مین نجاوینگے مگر نصارا تِلْكَ اَمَانِيُّهُمْ یہ آرزوئین باندھ لین ہین انہون نے
یعنی یہ انکی باطل خواہش ہے بیجا اسکی آرزو کررہے ہین قُلْ تو کہہ اے محمد هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ لاؤ دلیل اپنی یعنی
مخصوص تمہین کو جنت جو ہے اسکی دلیل لاؤ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ اگر تم سچے ہو اپنے دعوے مین کیونکہ بہشت مین

جانا غیب کی بات ہی اسکے ثبوت کے واسطے دلیل چاہئے جو بات پر دلیل نہو وہ بات صحیح نہین بَلٰى مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ
لِلّٰهِ کیون نہین جسنے سونپا منھ اپنا اللہ کے واسطے یعنی اللہ کے حکم بجالایا منھ کو مخصوص ذکر کیا کیونکہ انسان کے ظاہر اعضا مین
اشرف ہی جب اسکو اللہ کے تابع کیا تو سب اعضا کو تابع کیا جب انسان منھ کو زمین پر سجدے مین رکھا تو تمام اعضا سجدے مین آتے ہین وَهُوَ
مُحْسِنٌ اور وہ نیکی پر ہی یعنی عمل خلوص کے ساتھ کرتا ہی فَلَهٗ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ اسیکو ہی مزدوری اسکی اپنے رب کے
پاس یعنی نیکی کا ثواب اسکو ملیگا وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ اور نہ ڈر ہی انپر یعنی آخرت مین وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ اور نہ
انکو غم جب یہود مدینے کے اور نصاریٰ نجران کے بایکدیگر تکرار کئے یہود نے بولے تمکو دین کچھ معلوم نہین وے عیسیٰ کے اور انجیل کے منکر ہوئے نصاریٰ
نے بولے تمکو دین کچھ معلوم نہین وے موسیٰ کے اور توریت کے منکر ہوئے پھر اللہ تعالیٰ یہہ آیت نازل کیا وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ لَيْسَتِ
ع ۱۴ النَّصٰرٰى عَلٰى شَيْءٍ اور یہود نے کہے نہین نصاریٰ کچھ راہ پر وَقَالَتِ النَّصٰرٰى لَيْسَتِ الْيَهُوْدُ عَلٰى شَيْءٍ
اور کہے نصاریٰ نے یہود نہین کچھ راہ پر وَهُمْ يَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ اور وے سب یعنی یہود اور نصاریٰ پڑھتے ہین کتاب انکی کتاب مین
اختلاف نہین توریت گواہی دیتی ہی عیسیٰ اور انجیل کی سچائی پر اور انجیل گواہی دیتی ہی موسیٰ کی اور توریت کی سچائی پر پھر
وے لوگ کتاب کی تلاوت کرنا اور اسکے خلاف کہنا دلالت کرتا ہی انکے کفر پر اور بطلان دعویٰ پر كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ
لَا يَعْلَمُوْنَ مِثْلَ قَوْلِهِمْ اسیطرح کہے ان لوگون نے جن پاس علم نہین انہین کی سی بات یعنی یہود اور نصاریٰ یکدوسرے
کی جیسی تکذیب کئے ویسا ہی بت پرست لوگ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب کے حقمین کہے کہ وے کچھ راہ پر نہین فَاللّٰهُ يَحْكُمُ
بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ اب اللہ حکم کریگا انمین قیامت کے دن جس بات مین
جھگڑتے تھے سو ہر فرقہ جس عذاب کا مستحق ہی اسدن اسکو وہ عذاب دیگا وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ
يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ اور اس سے ظالم کون ہی جسنے منع کیا اللہ کی مسجدون مین کہ پڑھے وہان نام اسکا وَسَعٰى
فِيْ خَرَابِهَا اور کوشش کیا انکے اجاڑنے کو یہہ آیت نازل ہوی روم کے نصاریٰ کے حقمین جو بیت المقدس کو ویران کئے اور اس مین
خنزیر ذبح کئے اور نجاست وہان ڈالنے لگے مدت تک وہ مسجد ویران تھی جب اسلام کا دور آیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی
خلافتمین ایلیا کا شہر جسکو اورشلیم کہتے ہین فتح ہوا اس مسجد کو آباد کئے بعضے کہتے ہین یہہ آیت نازل ہوی مکے کے مشرکون کے
حقمین جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حدیبیہ صلح مین مکے مین جانیسے منع کئے اور اس آیت کے نزول کا سبب اگرچہ خاص ہی لیکن
حکم عام ہی جو کوئی کسی مسجد کو ویران کرے یا اسکو معطل ڈالنے سعی کرے تو وہ بڑا ظالم ہی اُولٰٓئِكَ ایسونکو یعنی منع کرنے والون

مَاكَانَ لَهُمْ اَنْ يَدْخُلُوهَا اِلَّا خَائِفِيْنَ نہین پہنچتا جاوین ان مین یعنی مساجد مین مگر ڈرتے ہوے یعنی نصارا بیت المقدس
سے بی ادبی کرنیکے سبب سے انکو اس سے منع کردیا اب اسلام ہوے بعد مسلمان کی سطوت کے اندیشے سے وہان جا نہین سکتے
مگر ڈرتے ہوے پھر کیا مجال کہ اس پر غالب آوین یا اسکو ویران کرین یہہ بشارت تھی جو اللہ تعالی نے مسلمانون کو پیش از اسکے فتح
کے دیا جو لوگ مسجد سے مراد مسجد الحرام لیتے ہین تو ڈر وہ ہی جو فتح مکے کے بعد موسم مین ندا کردوائی اس سال کے پیچھے حج نہ کرے بیت اللہ کا
کوئی مشرک اور طواف نہ کرے کوئی برہنہ پھر اسکے بعد کوئی کافر مکے مین نہ گیا مگر یہین بدل کے اندیشے کے ساتھہ کافر مسجد مین جانا
جایز ہی یا نہین علما کا اس مین اختلاف ہی ابوحنیفہ کہتے ہین جایز ہی اور مالک کہتے ہین جایز نہین شافعی کہتے ہین مسجد الحرام
مین جانا جایز نہین دوسرے مسجدون مین اگر مسلمان اجازت دیوے تو جایز ہی لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ انکو دنیا مین
ذلت ہی یعنی انکو قتل کرنا اور بند مین لینا یا جزیہ لگانا وَلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ اور انکو آخرت مین بڑی مار ہے
یعنی دوزخ بسبب کفر کے اور ظلم کے وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ اور اللہ کی ہی مشرق اور
مغرب سو جس طرف منہہ کرو وہان متوجہ ہی اللہ اس آیت کے نزول مین اختلاف ہی ابن عباس سے روایت ہی کہ صحابہ کی ایک جماعت مسافرت
کے واسطے نکلی ابر کے سبب قبلہ معلوم نہوا ایک جہت ٹھہرا کر نماز پڑھی بعد ابر جاتا رہا تو معلوم ہوا کہ قبلہ اس جہت مین تھا جب سفر
سے پھر کر آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرض کیے پھر یہہ آیت نازل ہوی بعضے کہتے ہین یہہ آیت نازل ہوئی مسافر کے
حق مین سو اسکو سنت نماز سواری مین پڑھنا اور جانور جدہر پھرے ادہر منہہ کرنا جایز ہی بعضے کہتے ہین کہ قبلہ کعبہ ہوا لوگ بیت المقدس
کی طرف متوجہ ہونا ترک کیے تو یہود نے طعن کیے کہ مومنون کا قبلہ بھی متعین نہین کبھی ادہر منہہ کرتے ہین کبھی ادہر پھر اللہ تعالی یہہ آیت
نازل کیا بعضے کہتے ہین کہ اول اللہ صاحب نے اختیار دیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ جدہر چاہے ادہر منہہ کرے پھر اس حکم کو منسوخ کرنے
قول وجهك شطر المسجد الحرام کی آیت نازل کیا اور آیت کا معنی یون ہی کہ مشرق اور مغرب اور جو کچھہ اسکے
مابین ہی سب اللہ کی ملک اور اسکے بندے ہین سب پر اسکی اطاعت لازم ہی جو امر کرے اسکو بجالانا اور جو منع کرے اس
سے باز رہنا اس نے جدہر متوجہ ہو کر کے امر کرے وہی قبلہ ہی کیونکہ قبلہ کچھہ بالذات قبلہ نہین بلکہ اللہ تعالی اسکو قبلہ
مقرر کرنے کے سبب سے قبلہ ہوا سو تم جدہر منہہ کرین وہی قبلہ ہی اس صورت مین وجہ اللہ کا معنی قبلۃ اللہ کا ہوا اور بعضے کہتے
ہین فثم وجه الله کا معنی وہان پھر اللہ جانتا ہی اور بعضے کہتے ہین وہان اللہ کی رضامندی ہی اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ برحق
اللہ گنجایش والا ہی یعنی اللہ تمام خلق کو بس ہی عَلِيْمٌ خبردار یعنی تمہارے اعمال کو اور نیات کو خوب جانتا ہے

اس آیت سے یہہ حکم نکلا کہ اگر کسی پر قبلہ مشتبہ ہووے اور اس نے اجتہاد کرکے ایک جہت کی طرف نماز پڑہا تو اس پر اعادہ نہین ایسا ہی غریق دریا مین تختے پر رہے یا کسی کو کوئی مشکیان باندھ دیا ہی سو قبلے طرف متوجہ نہین ہو سکتا تو وہ جس جہت مین ہی اسی جہت مین نماز پڑہے تو اس پر بھی اعادہ نہین وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا اور کہتے ہین اللہ رکھتا ہی فرزند یہہ آیت نازل ہوی مدینہ کے یہود مین جو عزیر کو اللہ کا بیٹا کہتے ہین اور نصاری مین جو مسیح کو ابن اللہ کہتے ہین اور عرب کے مشرکون مین جو ملایکہ کو اللہ کی لڑکیان کہتے ہین سو انکو اللہ صاحب نے پانچ وجہ سے رد کیا سُبْحٰنَهٗ وہ سب سے نرالا ہی یہہ پہلی وجہ ہی یعنی اللہ فرزند رکہنے سے منزہ ہی کیونکہ فرزند رکہنا چاہتا ہی باپ مین اور فرزند مین مشابہت رہنا اور لازم کرتا ہی احتیاج اور جلد فنا ہونا اللہ تو سب سے نرالا ہی پھر اسکو فرزند ہونا محال ہی بَلْ لَّهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بلکہ اسکا مال ہی جو کچھ ہی آسمانون مین اور زمین مین یہہ دوسری وجہ ہی یعنی جو کوئی تمام جہان کا مالک ہی اور عزیر اور مسیح اور ملایکہ یہہ بھی اسکے مخلوق ہین تو اسکے فرزند ہونا محال ہی كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ سب اسکے فرمان بردار ہین یہہ تیسری وجہ ہی یعنی تمام لوگ اسکے حکم اور مشیت مین ہین کسی کو مقدور نہین اسکی مشیت اور تکوین کے برخلاف کرے اگر اسکے فرزند ہوتے تو البتہ باپ کے ہمسر ہوتے یہہ تو محال ہی بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ نیا نکالنے والا آسمان اور زمین کا یہہ چوتھی وجہ ہی یعنی اللہ تو آسمان و زمین کو نیا ایجاد کیا سابق مین انکے مثل نتھا جو ایسا ایجاد کرنے والا ہی البتہ وہ کسی کا باپ ہوگا کیونکہ والد و لد کا عنصر اور مادہ پڑتا ہی کہ ولد نے اس سے منفصل ہوا اللہ تو سب اشیا کو نیا نکالنے والا ہی جو فاعل علی الاطلاق ہو منزہ ہی نقصان کے صفات سے تو البتہ والد نہ ہوگا وَاِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ اور جب حکم کرتا ہی ایک کام کو یہی کہتا ہی ۱۰ ورد
اسکو کہ ہو وہ ہوتا ہی یعنی اللہ تعالی کسی چیز کو ایجاد کرنا چاہتا ہی تو بمجرد اسکے ارادے کے وہ چیز وجود مین آتی ہی وہان توقف اور امتناع کو راہ نہین یہہ پانچوین وجہ ہی کہ انکے قول کے فساد پر دلالت کرتی ہی کیونکہ فرزند کرنا مہلت سے ہوتا ہی اللہ تعالی کا فعل اسے غنی ہی وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ اور کہنے لگے جنکو علم نہین ابن عباس کہتے ہین ان لوگ سے مراد یہود ہین جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مدینہ مین تھے اور مجاہد کہتے ہین کہ مراد نصاری ہین اور قتادہ کہتے ہین کہ عرب کے مشرکان ہین غرض کفار نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہے لَوْلَا يُكَلِّمُنَا اللّٰهُ کیون نہین بات کرتا ہمسے اللہ اَوْ تَاْتِيْنَآ اٰيَةٌ یا آوے ہمکو کوئی علامت جو تیری صدق پر نشان دیوے كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّثْلَ قَوْلِهِمْ ایطرح کہہ چکے ہین انسے اگلے انہین کی سی باتین یعنی اگلے امت کے کافران جو باتین کئے ہین

ہین سواب کے لوگ بہی ویسی ہی بات کرتے ہین یہود موسی علیہ السلام سے سوال کیے کہ اللہ کو روبرو بتا دو اور اسکا کلام سنوا
دے اور عیسی علیہ السلام سے سوال کیے کہ ہم پر آسمان سے خوان اتارا اسکے سوا اور بھی باتین کہ جنکا سوال کرنا لایق نہین تَشَابَهَتْ
قُلُوبُهُمْ ایک سے ہین دل بہی انکے یعنے اسوقت کے اور اگلے زمانے کے کافرون کا دل کفر اور عناد مین بایکدیگر مشابہت رکہتا
ہے قَدْ بَيَّنَّا الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يُوقِنُونَ ہمنے بیان کر دین نشانیان ان لوگون کو جنکو یقین ہے یعنی محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کی نبوت کی نشانیان جیسے شق القمر اور سخن کرنا پتھر کا اور چلکے آنا درخت کا اور جاری ہونا پانی کا چشمہ انگشتان
مبارک سے اس کے سوا بہت سے معجزے ہم دکہا چکے ہین ان لوگون کو جو یقین حاصل کرنا چاہتے نہ ان کو جو محض سرکشی اور عناد
سے سوال کرتے ہین إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا ہمنے تجکو بہیجا ٹہیک بات لیکر خوشی اور ڈر سنانے
کو حق سے مراد یا راستی ہے یا قرآن یا اسلام اور شریعت کے احکام خوشی سنانے والا اطاعت کرنے والون کو جنت اور اجر عظیم کی اور
ڈرانے والا گنہگارون کو دوزخ اور عذاب کے وَلَا تُسْأَلُ عَنْ أَصْحَابِ الْجَحِيمِ اور تجھ سے پوچھ نہین دوزخ والون
کی یعنی لوگون کو خبر سنا دینا تیرا کام ہے تو دعوت کے بعد اگر وے ایمان نہ لاوین تو تجسے اسکی پرسش نہین ابن عباس رضی اللہ
عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز فرمائے کاش مجھ کو شعور ہوتا کہ میرے ما اور باپ کیا کیے پھر یہہ آیت
نازل ہوی اور حضرت کو منع آیا کافرون کے احوال سے سوال کرنے لیکن یہہ روایت ضعیف ہے اور مختار یہہ ہے کہ یہہ آیت اہل
کتاب کے کافرون کے حق مین نازل ہوی وَلَنْ تَرْضَىٰ عَنْكَ الْيَهُودُ وَلَا النَّصَارَىٰ حَتَّىٰ تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ اور ہرگز
راضی نہونگے تجسے یہود اور نہ نصارا جبتک تابع نہو تو انکے دین کا یعنی یہود تجسے راضی نہوئے جبتک تو یہودیت نہ اختیار کرے
اور نہ نصارا جب تک تو نصرانیت کو نہ اختیار کرے اس کے نازل ہونیکا سبب یہہ ہے کہ یہود اور نصارا حضرت سے مصالحت
چاہتے اور طمع بتاتے کہ اگر ہمکو مہلت دین تو ہم تابع ہووینگے پھر اللہ صاحب نے یہہ آیت نازل کیا کہ تو انکی اسلام کی آرزو مت
کر کیونکہ وے جب تک انکا دین اختیار نہ کرے تجسے راضی نہ ہووینگے سو تیرے دین کے تابع ہونا ممکن نہین قُلْ تو کہہ ای محمد
انکے جواب مین إِنَّ هُدَى اللَّهِ هُوَ الْهُدَىٰ مقرر جو راہ اللہ دکھاوے وہی راہ ہے یعنی اللہ اسلام کی راہ جو بتایا ہے
وہی راہ حق ہے اسکے سواے دوسری کوی راہ نہین اور اہل کتاب جو اپنی متابعت کرنا چاہتے ہین سو وہ آرزو ہی انکے
نفسون کی وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ أَهْوَاءَهُمْ اور کبھی تو چلا ان کی پسند پر یعنی انکی بیہودی بات پر جو تجھے بلاتے ہین اس
جگہہ اگرچہ خطاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے لیکن مراد حضرت کی امت ہے بَعْدَ الَّذِي جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ

بعد اس علم کے جو تجھکو پہنچا یعنی دین صحیح جو دلایل سے ثابت ہو مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ تو تیرا کوئی نہین اللہ
سے حمایت کرنے والا اور نہ مددگار اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ جن کو ہمنے دی ہی کتاب ابن عباس
رضی اللہ عنہما سے روایت ہی کہ یہ آیت شان مین اہل کتاب کے اتری جو جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ کشتی مین
حبش سے آے تھے وہ چالیس شخص تھے نصارا کے بتیس شخص حبش کے اور آٹھ شخص شام کے راہبون کے اور بعضے کہتے ہین مطلق
اہل کتاب کے حق مین نازل ہوئی جنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے جیسے عبد اللہ بن سلام اور سلمان فارسی وغیرہ
يَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ اسکو یعنی کتاب کو پڑھتے ہین جو حق ہی پڑھنے کا یعنی جیسی نازل ہوئی ویسا ہی پڑھتے ہین
اس مین تغیر اور تحریف نہین کرتے اور نعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جو ہی اسکو بدل نہین دیتے اُولٰٓئِكَ
يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وے اس پر ایمان لاتے ہین یعنی جنہون نے کتاب کو پڑھتے ہین حق پڑھنے کا وہی لوگ اس کتاب کی
تصدیق کرتے ہین جب اسکی تصدیق کی تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق بھی اس مین موجود ہی وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ
او جو منکر ہوگا اس سے یعنی اس کتاب سے اور اسکو بدل دیگا فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ سو انہین کو نقصان ہی کیونکہ انکی
جگہہ دوزخ ہین ہی اول اللہ صاحب نے بنی اسرائیل کا قصہ بیان کیا اور ان پر جو نعمتین دی ہی اسکو مفصل ذکر فرمایا اور انکی
ع ۱۵ بدذاتی اور شرارت جو اپنے نبی سے کئے تھے کہول دیا اب پھر انکی تنبیہ کرنے اور ان پر نعمتیں جو دیا تھا یاد دلانے کو فرماتا ہی يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ
اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَنِّيْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ای اسرائیل کی اولاد یاد کرو احسان میرا
جو مین نے تم پر کیا اور وہ کہ بڑا کیا تم کو عالم پر یعنی اس وقت کے عالم پر وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْئًا
اور بچو اس دن سے کہ نہ کام آوے کوئی شخص کسی شخص کے ایک ذرہ وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ اور نہ قبول ہو اسکی طرف سے بدلا
وَّلَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ اور نہ کام آوے اسکو سفارش یہہ آیت اگرچہ عام ہی لیکن مراد خاص ہی یعنی شفاعت کام نہ آویگی جب
وہ مستحق ہوچکا فقط عذاب ہی کا یا وہ شفاعت جس کا اذن نہ ہو یا دہی یہود کو جو کہتے تھے ہمارے آبا اجداد سفارش کرکے عذاب سے
ثمن بچا لیوینگے وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ اور نہ انکو مدد پہنچے یعنی انکا کوئی مددگار ہوگا کہ اللہ کے عذاب سے بچاوے سو نہین وَاِذِ ابْتَلٰٓى اِبْرٰهٖمَ
رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ اور جب آزمایا ابراہیم کو اسکے رب نے کئی باتون مین پھر اس نے وے پوری کین ابراہیم علیہ السلام
کے باپ کا نام آزر تھا سورہ انعام مین اللہ تعالی فرماتا ہی وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ اٰزَرَ اور جب کہا ابرہیم نے اپنے
باپ آزر کو بعضے کہتے ہین آزر باپ نتھے چچا تھے باپ کا نام تارخ تھا چچا کو باپ کہتے سو اصطلاح پر باپ کہکے فرمایا اور بعضے

کہتے ہین تارخ نام تھا عرف آزر اور ابراہیم کی پیدایش سوس شہر مین ہوئی اہواز کا ضلع بعضے کہتے ہین بابل مین اور
بعضے کہتے ہین کوثی مین کوفے کا ضلع بعضے کہتے ہین حران مین لیکن انکے والد نمرود کے ملک بابل کو لیگئے ابراہیم
علیہ السلام کے فضیلت اور شرف کے سب لوگ اقرار کرتے تھے یہود و نصارا انکی بزرگی کے قایل تھے اور انکی طرف اپنا
نسب کا سلسلہ جو پہنچا تہا اس سے فخر کرتے تھے اور عرب کا نسب بھی جو انکی طرف پہنچتا تھا اور ابراہیم نے بنائی سو کعبہ یعنی کعبے کی خدمت
جو کرتے تھے اس سے بڑا فخر کرتے تھے اسلام آنے بعد ابراہیم علیہ السلام کی فضیلت اور شرف زیادہ ہوئی سو اللہ تعالی ابراہیم
سے چند چیزین نقل کیا کہ اس سے مشرکین اور یہود و نصارا پر لازم آتا ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کو قبول کرنا اور اُن پر
ایمان لانا اور انکی تصدیق کرنا کیونکہ ابراہیم پر جو اللہ تعالی واجب کیا ہے وہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم دین کے خصایص ہین فقط
جزئی احکام مین اختلاف ہے اور ابتلا کا معنی آزمانا اور امتحان کرنا جب کہے فلانے سے آزمایا تو اس سے دو چیز کا ارادہ کرتے ہین ایک
تو آزمانے والے کو اس شخص کا حال معلوم ہونا دوسرا وہ شخص خوب ہے یا خراب ہے سو لوگون کو معلوم ہونا اللہ تعالی جب بندون
کو آزمایا تو انکا حال اللہ تعالی کو معلوم ہونا غرض نہین کیونکہ اللہ تعالی کو انکا سب احوال معلوم ہے کچھ چیز اس سے پوشیدہ نہین آزمانے
سے غرض یہہ ہے کہ بندون کو اس کا احوال معلوم ہو کہ وہ بھلا ہے یا برا اور کلمے جن سے ابراہیم علیہ السلام کو آزمایا اس مین اختلاف
ہے عکرمہ نے ابن عباس سے روایت کرتا ہے کہ وہ تیس چیز ہین شرایع اسلام کے سورت برات کی آیت مین یعنی التائبو ن
العابدون آخر تک دس کا ذکر ہے توبہ کرنا عبادت کرنا حمد کرنا سیاحت کرنا رکوع کرنا سجدہ کرنا امر معروف کرنا نہی منکر کرنا
اللہ تعالی کے حدود کو محافظت کرنا اور ایمان اور سورت احزاب کی آیت مین ان المسلمین والمسلمات آخر تک دس کا
ذکر ہے اسلام اور ایمان اور قنوت اور صدق اور صبر اور خشوع اور صدقہ دینا اور روزہ رکھنا اور شرمگاہ کو زنا اور لواطت اور سحاق سے
بچانا اور دل و زبان سے ہمیشہ اللہ تعالی کا ذکر بہت سا کرنا اور سورت المومنین کی آیت مین یعنی الذین ہم علی صلوتہم
یحافظون آخر تک دس کا ذکر کیا ایمان اور تصدیق قیامت کی دن کی اور ہمیشہ خوف و اندیشہ عذاب الہی سے اور خشوع نماز
مین اور نماز کے آداب اور سنن اور مستحبات کی محافظت کرنا اور لغو اور عبث اور مسخرگی سے احتراز کرنا اور دل کی خوشی سے زکوۃ دینا
اور شرمگاہ کو اپنی منکوحہ اور مملوکہ کے غیر سے بچانا اور عہد کو وفا امانت کو ادا کرنا اور شہادت پر قایم رہنا ان دس چیزون کا ذکر سورت
سال سائل مین بھی مذکور ہے ان تیس خصلتون مین اگرچہ بعضے مکرر ہین پر انکے قیدون کو اور تخصیصات کو لحاظ کرین تو حکم مین جدی
خصلت کے ہوتے ہین اور طاؤس نے عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے کہ اللہ تعالی آزمایا سو دس خصلت ہین فطرت سے پانچ تو سر مین

موچھون کو کترنا اور غرارہ کرنا اور ناک مین پانی لینا اور مسواک کرنا اور سر کے بالون مین مانگ نکالنا اور پانچ جسمین ناخن نکالنا
اور بغل کے بال چنا اور زیر ناف کے مونڈھنا اور ختنہ کرنا اور پیشاب کرکے پانی سے طہارت کرنا بخاری اور مسلم روایت کئے ہین
ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے پانچ چیز ہین فطرت مین سے ختنہ کرنا اور استحداد یعنی موئے زہار تراشنا
اور مونچھ کترنا اور ناخن لینا اور بغل کے بال چنا اور مسلم عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے
دس چیز ہین فطرت مین مونچھ کترنا اور داڑہی چھوڑ رہنا اور مسواک کرنا اور ناک مین پانی لینا اور ناخن نکالنا اور براجم یعنی
انگلیون کے گرہے دہونا اور بغل کے موچنا اور موئے زہار تراشنا اور انتقاص الما یعنی پیشاب کرکے پانی سے پاک کرنا حدیث
کا راوی مصعب کہتا ہی دسوین چیز کو مین بھول گیا شاید کہ غرارہ ہو حدیث مین آیا ہی کہ ابراہیم علیہ السلام اول ان مین کے
ہین جو ختنہ کئے اور اول ان مین کے ہین جو ناخن ترشے اور اول ان مین کے ہین جو سفید بال نکلے پھر جناب الہی مین عرض کئے کہ
اے رب یہ سفید بال کیا ہین بولا وقار ہے یعنی بزرگی کہے اے رب مجھے وقار زیادہ کر اور قتادہ نے کہا ہی وہ باتین حج کے
مناسک ہین اور حسن بصری کہا ہے کہ اللہ تعالی ابراہیم علیہ السلام کو آزمایا ساتھ چیزون کے ستارے اور چاند اور سورج جسمین
مین ابراہیم نے تامل کئے اور جانے کہ پروردگار سب کا ایک ہے ہمیشہ باقی اور آتش کہ جسپر صبر کئے اور ترک وطن اور ذبح اپنے فرزند کا
اور ختنہ کرنا کہ ابراہیم علیہ السلام نے ان تمام پر صبر کیا اور مجاہد کہتا ہی کہ وہ کلمے وہی ہین جو یہان اس آیت کے بعد فرماتا ہی کہ انی
جاعلك للناس اماما الآیات بعید نہین کہ کلمات سے مراد یہہ سب تکلیفات ہون جو اللہ تعالی نے ان پر لازم کیا اور ابراہیم علیہ
السلام نے ان تمام کو پورے کیا یعنی جو جو باتین اللہ تعالی امر کیا ان تمام کو بجا لائے اور اس پر خوب طور سے قایم ہوئے ابراہیم کے قبل
کوئی نبی نے ان تکلیفات سے مامور نہ ہوا قَالَ فرمایا رب نے اِنِّی جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا مین کرونگا تجکو سب لوگونکا پیشوا
یعنی نیکیان مین تیرے پیروی کرین اور تیرے طریقے پر چلین امامت ابراہیم علیہ السلام کی عام اور ہمیشہ ہے کیونکہ ان کے بعد کوئی نبی
نہ ہوا مگر انکی اولاد مین اور مامور ہوا انکی متابعت کرنے پر قَالَ بولا ابراہیم نے وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ اور میری اولاد مین بھی یعنی
میرے اولاد مین بھی پیشوا کر کہ لوگ انکی متابعت کرین قَالَ کہا رب نے لَا یَنَالُ عَهْدِی الظّٰلِمِیْنَ نہین پہنچتا میرا
عہد یعنی نبوت یا امامت بے انصافون کو اللہ تعالی اس آیت مین اشارہ کیا کہ تیری اولاد مین نیک بد سب ہونگے جو نیک ہین
انکو امامت دیونگا اور جو بد ہین انکو نہ دیونگا اس آیت سے معلوم ہوا کہ فاسق امامت کے لایق نہین فاسق کو حاکم کرنا یا اسکو
خدمت قضا کی یا فتوا کی یا احتساب کی یا اور کوئی خدمت دینا جایز نہین وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَیْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ

اور جب تھہرایا ہمنے یہہ گھر یعنی کعبہ رجوع ہونیکی جگہہ لوگونکی یعنی اطراف سے لوگ آکر وہان جمع ہوں وَاَمْنًا اور پناہ کی
جگہہ یعنی وہان جو پناہ لیوے اسکے متعرض نہ ہونا اس سے امام ابو حنیفہ کہتے ہین کہ اگر کوئی جنایت کرکے کعبے مین چھپے تو
اسکو پکڑنا جایز نہین لیکن اسکو ایسا روکنا کہ وہ عاجز ہوکے آپ ہی نکلے بخاری اور مسلم ابن عباس رضی اللہ عنہما
سے روایت کیئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد فتح مکے کے دوسرے دن خطبہ پڑہتے سو فرمائے اس شہر کو اللہ تعالے نے حرام کیا
جس روز سے کہ آسمان و زمین پیدا کیا پھر وہ اللہ کے حکم سے حرام ہی قیامت تک اور وہان جنگ کرنا کسی کو میرے قبل حلال نہ ہوا اور میرے
تیئن بھی حلال نہ ہوا مگر ایک دن کی ایک ساعت سو وہ اللہ کی حرمت سے حرام ہی قیامت تک نہ قطع کرے وہانکے کانٹے اور نہ ہنکاوے
وہان کے شکار کو اور نہ اٹھاوے وہان سے پڑی چیز کو مگر جن نے اسکی تعریف کرتا ہی یعنی اٹھائی ہوی چیز کے مالک کو ہمیشہ دریافت
کرتا رہے اور نہ اکھیڑے اس مین کی گھانس وغیرہ کو عباس رضی اللہ عنہ نے کہے یا رسول اللہ مگر اذخر کہ لوہارون کے اور گھرون کے اور قبور کے
واسطے ضروری ہی حضرت فرمائے مگر اذخر اور مذہب شافعی کا یہہ ہی کہ وہان حد قایم کرنا مطلق جایز ہی کیونکہ عاصی خود اپنی حرمت کو توڑا

وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ اِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى اور کر رکھو ابراہیم کے مقام کو نماز کی جگہہ مقام ابراہیم سے مراد پتھر ہی کہ ابراہیم علیہ
السلام کعبہ بنانے کے وقت اس پر کھڑے ہوتے تھے اور اسمین ابراہیم علیہ السلام کے قدم کی نشان ہی جہان کہین کہ اب وہ موجود ہی اور
اسکے پاس نماز پڑھنا مستحب ہی روایت کیئے ہین بخاری نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہے فرمائے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ موافقت
کیا مین پروردگار کی تین بات مین یا موافقت کیا میری پروردگار نے تین بات مین یہہ راوی کا شک ہی مین بولا یا رسول اللہ اگر
ہم مقام ابراہیم کو نماز کی جگہہ کر رکھین تو بہتر ہی سو اللہ تعالی نازل کیا واتخذوا من مقام ابراہیم مصلی اور مین
بولا یا رسول اللہ آپکے یہان اچھے برے لوگ تمام آتے ہین اگر امہات المومنین کو چھپایا کرین تو بہتر ہی پھر اللہ تعالی آیت حجاب
کی نازل کیا اور مین سنا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی کسی بی بی پر غصہ ہوئے سو مین انکو جا کے بولا اگر تم ان حرکتون سے باز آئین تو خوب ہی
نہین تو اللہ تعالی اپنے رسول کے واسطے تمہارے سے خوب عورتین بدل دیگا سو اللہ تعالی نازل کیا عسی ربہ ان طلقکن
ان یبدلہ ازواجا خیرا منکن الایہ بعضے کہتے ہین مراد اس نماز سے نماز ہی جو طواف کے بعد دو رکعت کرتے ہین اور اس
دو رکعت کو بعضے فقہا واجب کہتے ہین امام شافعی کے اصح مذہب مین یہہ دو رکعت طواف کے مستحب ہین بعضے کہتے ہین مقام ابراہیم
سے مراد تمام حرم ہی اور بعضے کہتے ہین حج کے موقف ہین اس تقدیر پر نماز سے مراد دعا ہوگی وَعَهِدْنَا اِلَى اِبْرَاهِيمَ وَ

اِسْمٰعِيلَ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ اور امر کر دیا ہمنے ابراہیم اور اسمعیل کو کہ پاک رکھو گھر میرا یعنی کعبے کو بتون سے اور نجاست سے اور

اللہ علیہ وسلم کی امت ہے وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا اور سکھا ہمکو دستور حج کرنے کے مناسک منسک کی جمع ہے نسک کی معنی بندگی
عبادت کرنا حج کے کامون کو مناسک بولنا مشہور ہوا کیونکہ اس مین بہت مشقت اور کام عبادت کے برخلاف ہین جیسی شکار نہ کرنا اور
سیلا ہوا لباس نہ پہنا اور ناخن نہ لینا اور بال نہ نکالنا اسکے سوا اور چیزین بھی ہین پھر اللہ تعالی انکی یہہ دعا قبول کیا اور جبریل
کو بھیجا حج کے تمام رسوم انکو تعلیم کرے وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ اور ہمکو معاف کر تو ہی ہے اصل معاف
کرنیوالا مہربان انبیا گناہون سے معصوم ہین باوجود اسکے توبہ چاہا سو اپنی نفس کو توبہ نے اور اپنی اولاد کو ارشاد کرنے یا توبہ چاہا اس گناہ
جو پیش از نبوت کے سہوا ان سے سرزد ہوا تھا یا بندہ اللہ تعالی کی اطاعت کتنی ہی کرے لیکن بعضے اوقات مین کچھہ قصور ہو جاتا ہے سہوا یا افضل
ترک کرنے سے سو اس قصور سے توبہ چاہے رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ اے رب ہمارے اور بھیج انمین ایک رسول انھین مین
کا روایت ہے کہ جب یہہ دعا مانگے تو اللہ تعالی فرمایا تمھاری دعا ہم قبول کیا اور وہ نبی آخر زمانے مین آویگا سب علما کا اس پر اتفاق ہے
کہ اس نبی سے مراد محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین کیونکہ ابراہیم علیہ السلام کی اولاد مین تمام انبیا جو ہوئے سو اسحق کی اولاد مین تھے اور انسے کوئی
مکے مین نہ ہوا یہہ دعا تو مکے کے باشندے اور اسمعیل کے ذریت واسطے تھی اسمعیل علیہ السلام کی اولاد مین کوئی نبی مبعوث نہ ہوا سوائے محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کے تو یقین ہوا کہ نبی سے مراد محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین احمد اور ابن جریر وغیرہ عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ
سے روایت کیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے مین اللہ کے یہان ام الکتاب مین خاتم النبیین تھا اور آدم کا ہنوز پتلا زمین پر
پڑا ہوا تھا اور میرے اول امر سے تمکو خبر دیتا ہون مین دعا ہون ابراہیم کی یعنی یہہ جو دعا مانگے بھیج انمین ایک رسول اور بشارت ہون
عیسی کی یعنی سورت صف مین جو مذکور ہے وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِي اسْمُهٗۤ اَحْمَدُ اور انجیل مین بھی ہے
کہ مین جاتا ہون اب دوسرا فارقلیط تمھارے واسطے آتا ہے اور خواب ہون میری والدہ کا جو دیکھی یعنی خواب دیکھی کہ اس سے ایک نور
روشن ہوا کہ جس سے شام کی حویلیان اسکو روشن نظر آئین يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ پڑھے انپر تیری آیتین یعنی تو جو اسکو وحی
کرتا ہے توحید اور نبوت کے دلایل اور احکام وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ اور سکھاوے انکو کتاب یعنی قرآن اور پکی باتین
بعضی کہتے ہین حکمت سے مراد معارف اور احکام ہین کہ جس سے نفس کامل ہوتا ہے بعضی کہتے ہین وہ علم اور عمل ہے آدمی حکیم نہ ہوگا جب
تک اس مین علم اور عمل دونون نہ ہون اور بعضے کہتے ہین جو بات تمکو نصیحت کرے یا بزرگی طرف بلائے یا قبیح سے منع کرے وہ
حکمت ہے بعضی کہتے ہین کہ وہ قرآن کو فہم کرنا ہے اور بعضی کہتے کہ فقہ جاننا اور بعضی کہتے ہین سنت نبوی جاننا ہے وَيُزَكِّيْهِمْ
اور انکو پاک کرے یعنی شرک سے اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ مقرر تو ہی زبردست حکمت والا وَمَنْ يَّرْغَبُ عَنْ

مِلَّةِ اِبْرٰهٖمَ اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ اور کون پسند رکھے دین ابراہیم کا مگر جو بیوقوف ہی اپنے جی کی یعنی ابراہیم کے
دین کو اور شریعت کو ترک نکریگا مگر جو احمق ہی کیونکہ یہود اور نصاری اور عرب کے مشرک سب ابراہیم کے طرف اپنا نسب پہنچا
کرکے فخر کرتے ہین اور اس نبی کی بعثت کو ابراہیم نے خواہش کیا اور اسکی شریعت ابراہیم کی ملت کے مطابق ہی جو کوئی اس رسول پر ایمان
لانے سے انکار کیا تو اسنے ابراہیم کی ملت سے انکار کیا اور جو ابراہیم کی ملت کا انکار کیا تو وہ نادان ہی بغوی نے کہا کہ یہہ آیت نازل
ہونیکا سبب یہہ تھا کہ عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ اپنے دو بھتیجے مہاجر اور سلمہ کو کہے تم جانتے ہو کہ اللہ تعالی توریت مین لکھا ہی
اسمعیل کی اولاد ایک نبی بھیجونگا اس کا نام احمد جسنے ایمان لایا اس پر تو راہ پایا اور جسنے ایمان نہ لایا تو وہ ملعون ہی پھر سلمہ ایمان لایا
اور مہاجر نہ لایا تب اللہ تعالی یہہ آیت نازل کیا حافظ جلال الدین سیوطی نے کہا ہی اس حدیث کو مین کسی حدیث کی کتاب مین
اور سند تعیر مین نہین پایا وَلَقَدِ اصْطَفَيْنٰهُ فِي الدُّنْيَا وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ اور ہمنے اسکو
پسند کیا دنیا مین یعنی اسکو رسالت دیا اور وہ یعنی ابراہیم آخرت مین نیکون مین ہی یعنی جن کو مرتبہ ہی بلند اس آیت مین اللہ
تعالی خطاب نہ کیا انہون کی جو ترک کرتے ہین ابراہیم کی ملت کو کیونکہ جس کو اللہ کے یہانسے دونو جہان کی بزرگی ملے اور قیامت کے
دن اسکی استقامت اور صلاح ثابت ہووے تو اسکی پیروی کرنا ضرور ہی اسکو ترک نہ کریگا مگر سفیہ اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗٓ اَسْلِمْ جب اسکو
کہا اسکے رب نے حکم بردار ہو قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ بولا یعنی ابراہیم حکم مین آیا جہان کے صاحب کے ابن عباس سے
روایت ہی کہ جب ابراہیم تہخانے سے نکلے ستارون چاند سورج کو دیکھ کے اللہ کی وحدانیت کے اور انکے حادث ہونے پر مطلع ہوے
تو اللہ تعالی اس وقت انکو خطاب کیا کہ اسلم یعنی تیرے نفس کو اللہ کے طرف سونپ دے اور تیرے کامون کو اسکے طرف مفوض
کر تو انہون نے کہا مین نے مفوض کیا وَوَصّٰى بِهَآ اِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ وَيَعْقُوْبُ اور یہی وصیت کر گیا ابراہیم اپنے بیتون کو اور
یعقوب یعنی یعقوب نے اپنے فرزندون کو بھی یہی وصیت کر گیا مقاتل کہتا ہی ابراہیم کے چار فرزند تھے اسمعیل انکی ما ہاجر قبطیہ
اور اسحق انکی ما سارہ اور مدین اور مدان انکی ما قطورا بیتی یقطن کی بعضی آٹھ فرزند کہے ہین یہہ چار اور یاقشان اور زمران اور
یشبق اور شوح انکی ما بھی وہی قطورا اور بعضی چودہ کہتے ہین یہہ آٹھ اور زماری اور سرح اور باقس اور کیشان اور سروح اور اسم
ان چھکی ما حجوری تھی توریت کے نسخے جو عیسائیون نا ترجمہ کئے انمین بیان آٹھ ہین جو اول مذکور ہوئے ان چھون کا داخل نہین اور نامون کے
تلفظ مین بھی ہر ہر نسخے مین اختلاف ہی اور یعقوب کے فرزند بارہ ہین روبیل شمعون لاوی یہودا یساخر اور زبلون ان چھون
کی ما لیا اور دان اور نفتالی ان دونون کی ما بلہا کنیز اور جاد اور اشیران دونون کی ما زلفا کنیز اور یوسف اور بنیامین ان دونون کی ما

ابیں یٰبَنِیَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰی لَكُمُ الدِّيْنَ اے بیٹو اللہ نے چن کر دیا ہے تمکو دین یعنی دین اسلام جو وہ برگزیدہ ہے فَلَا
تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ پھر نہ مرو مگر مسلمانی پر اس مین منع کیا اسلام کو ترک کرنے سے اور امر کیا کہ موت تک اسی
پر ثابت رہنا یعنی اسلام پر ہمیشہ رہو یہانتک کہ اسی پر مرو فضیل ابن عیاض سے منقول ہے کہ معنی وانتم مسلمون کا تم
گمان نیک کرو اللہ کے ساتھ اس معنی پر دلالت کرتی ہے حدیث بخاری اور مسلم کی جابر رضی اللہ عنہ سے کہے مین سنا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم اپنی موت کے تین روز کے آگے فرماتے نہ مرے کوئی تمسے مگر وہ گمان نیک رہے اللہ کے ساتھ اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ حَضَرَ
يَعْقُوْبَ الْمَوْتُ کیا تم حاضر تھے جسوقت پہنچی یعقوب کو موت اسکے نازل ہونیکا سبب بغوی وغیرہ یون لکھے ہین کہ یہود نے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم سے کہے یعقوب نے اپنے مرتے وقت اپنی اولاد کو وصیت کیا تھا کہ تم یہودیت پر ثابت رہو اب ہم اسکو کیا ترک کرین پھر اللہ
تعالی انکی تکذیب کے واسطے یہہ آیت نازل کیا حافظ جلال الدین سیوطی کہے ہین مین نہین جانتا کس نے اس حدیث کو نکالا ہے اور اَم کا
لفظ جو آیا ہے سو انکار کے واسطے ہے یعنی اے یہود تم تو یعقوب کی موت کے وقت حاضر نہین تھے پھر پیغمبرون پر افترا کیون کرتے ہو اور یہودیت
طرف انکی نسبت کاہی کو لگاتے ہو کیونکہ یہین امر نہین کیا ابراہیم کو اور انکی اولاد کو مگر دین اسلام پر چلنے اور وے بھی اپنی اولاد کو دین اسلام
پر چلنے کی وصیت کر گئے اب بیان کرتا ہے وصیت کا جو یعقوب نے اپنی اولاد کو کی اِذْ قَالَ لِبَنِيْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْۢ بَعْدِيْ
جب کہا اپنے بیتون کو تم کیا پوجوگے میرے بعد یعنی میرے مرنے کے بعد تم کس کی عبادت کروگے کہتے ہین کہ اللہ تعالی کسی نبی کا روح قبض نہ کیا مگر یہہ کہ
اسکو اختیار دیا موت اور زیست مین جب یعقوب علیہ السلام کو اختیار دیا تو دیکھے کہ مصر والے بعضے بت پرست ہین اور بعضے آتش پرست سو
یعقوب نے کہے مجھکو مہلت دو تا میری اولاد کو وصیت کرون پھر سب کو جمع کر کے کہے میرے موت کی گھڑی آپہنچی سو میرے بعد تم کس کی عبادت کروگے
قَالُوْا کہی انکی اولاد نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَاِلٰهَ اٰبَآئِكَ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ ہم بندگی کرینگے تیرے رب کی
اور تیرے باپ دادے ابراہیم اور اسمعیل اور اسحق کے رب کی اسمعیل کا نام پہلے ذکر کیا کیونکہ انہون اسحق سے عمر مین بڑے تھے اور اسمعیل یعقوب
کے چچا تھے پھر انکو آبا مین داخل کیا کیونکہ عرب چچا کو باپ کہتے ہین اور خالہ کو ماں عرب کے سوائے دوسرے قومون مین بھی یہی عادت جاری ہے
اِلٰهًا وَّاحِدًا وہی ایک رب وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ اور ہم اسی کے حکم پر ہین تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ وہ یعنی ابراہیم
اور اسمعیل اور اسحق اور یعقوب اور انکی اولاد ایک جماعت تھی گذر گئی یعنی اے یہود تم ابراہیم کا اور انکی اولاد کا ذکر چھوڑ دو لَهَا مَا
كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ انکا ہے جو کمائی اور تمہارا ہے جو تم کماؤ یعنی ایک کو دوسرے کی کمائی کام نہین آتی انکو نفع نہ دیگی مگر جو وے
عمل کیے تمکو بھی نفع دیگی مگر جو تم عمل کرتے ہو تم جو فخر کرتے ہو کہ اپنے باپ دادا انبیا ہین وہ فخر کام نہ آویگا وَلَا تُسْــَٔلُوْنَ عَمَّا

كَانُوا يَعْمَلُونَ اور تم سے پوچھ نہین انکے کام کی یعنی ہر فریق کو انکے عمل پوچھینگے نہ دوسرے کے عمل وَقَالُوا اور کہے یعنی اہل کتب
یہہ آیت نازل ہونیکا سبب ابن جریر وغیرہ یون روایت کیے ہین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ عبداللہ بن صوریا کانا یہودی
نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بولا ہدایت نہین مگر ہم جس پر ہین سو ہمارے تابع ہو تا راہ پاوگے اور نصاری بھی ایسا ہی کہے پھر اللہ
تعالی یہہ آیت نازل کیا كُوْنُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى تَهْتَدُوْا ہو جاؤ یہود یا نصاری تو راہ پر آؤ یعنی یہود کہے تم یہود ہو
جاؤ اور نصارا کہے تم نصرانی ہو جاؤ قُلْ تو کہہ ای محمد بَلْ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ بلکہ ہم
نے پکڑے راہ ابراہیم کی جو ایکطرف کا تھا اور نہ تھا شرک والون مین یعنی کسی کی پیروی کرنا ضرور ہو تو ابراہیم علیہ السلام کی پیروی کرنا
سزاوار ہے کیونکہ اسکی فضیلت کے سب قایل ہین حنیف مشتق ہے حنف سے اسکا معنی میل کرنا یہان حنیف کا معنی وہ جو تمام باطل دینون
سے میل کرکے دین حق کو اختیار کرتا ہے اور جو شخص ختنہ کرے اور حج کو قایم کرے اسلام سا تھہ تو اسکو عرب حنیف کہتے ہین اور
اللہ جو کہا ابراہیم مشرکون مین نہ تھا اس مین تعریض ہے یہود و نصارا اور عرب کے مشرکون پر جو ابراہیم کی ملت کی پیروی کا
دعوی کرتے تھے حالانکہ اللہ کے ساتھہ شریک ٹھہراتے تھے اب اللہ تعالی مومنون کو ایمان کی راہ سکھانے ارشاد کیا قُوْلُوْا تم کہو
ای مومنو یہود و نصاری کو جو اپنی ملت کی پیروی کرو کہتے ہین اٰمَنَّا بِاللّٰهِ ہم نے یقین کیا اللہ پر وَمَا اُنْزِلَ اِلَيْنَا
اور جو اترا ہم پر یعنی قران شریف قران کا ذکر مقدم لایا کیونکہ ہمارے نسبت کرتے وہ پہلی کتاب ہے یا یہہ کہ اس پر ایمان لانا سبب
ہے دوسرے کتابون پر ایمان لانیکا وَمَا اُنْزِلَ اِلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ
اور جو اترا ابراہیم اور اسمعیل اور اسحق اور یعقوب اور اسباط پر اسباط جمع سبط کا ہے پوتیرے کو کہتے ہین یہان اس سے مراد یعقوب
کے پوتے ہین یعنی انکے فرزندون کی اولاد جو پیغمبر ہوئے اسباط بنی اسرائیل مین جیسے قبیلے عرب مین یا مراد یعقوب کے بارہ فرزند ہین جنکے
نام ہم آگے ذکر کیے ابراہیم اور اسحق کی بہ نسبت وہ پوتے ہوے اس لیے اسباط بولا انمین یوسف علیہ السلام کی نبوت مین اختلاف
نہین دوسرے فرزندان نبی تھے یا نہین سو اختلاف ہے قول صحیح یہہ ہے کہ وہ نبی نتھے اور ابراہیم علیہ السلام پر جو نازل ہوئے سو وہ دس
صحیفے تھے اور اسمعیل وغیرہ پر اگرچہ صحیفے نازل نہ ہوئے لیکن انکو ابراہیم کے صحیفون پر عمل کرنیکا حکم تھا اور تفصیل ان صحیفون کو
جاننے مامور تھے تو انپر بھی وہی صحیفے گویا نازل ہوے وَمَا اُوْتِىَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى اور جو ملا موسی کو اور عیسی کو یعنی توریت جو موسی
کو ملی اور انجیل جو عیسی کو ملی وَمَا اُوْتِىَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ اور جو ملا سب نبیون کو انکے رب سے یعنی ہم ایمان لائے توریت اور
انجیل پر اور دوسرے تمام کتب پر جو نبیون کو ملین اور وے تمام حق ہین اور ہدایت اور نور اور وہ سب اللہ کے ہان سے ہین اور انبیا تمام

حق پر تھے لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ہم فرق نہین کرتے ایک مین ان سب سے یعنی یہود و نصاری بعضے کو مانتے ہین اور بعضون
کو نہین مانتے ویسا ہم نہین کرتے بلکہ ان سبھون کو ہم مانتے ہین وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ اور ہم اسی اللہ کے حکم پر ہین فَاِنْ
اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا پھر وے بھی یعنی یہود و نصاری اگر یقین لاوین جس طرح پر تم یقین لائے ہو تو راہ
پاوین وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِيْ شِقَاقٍ اور اگر پھر جاوین تو اب وہی ہین ضد پر اور جھگڑنے پر فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ سو اب بس
ہے تیرے طرف سے انکو اللہ اس مین اللہ تعالی وعدہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نصرت کا یہود و نصاری پر اور محافظت کا انکی دشمنی سے اور
اس مین ایک غیب کی بڑی خبر ہے اور معجزہ ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اور اس وعدے کو اللہ تعالی پورا کیا بنی قریظہ کو قتل کئے اور انکے عورت بچے
اسیر ہوئے اور بنی نضیر کو جلا وطن کئے اور خیبر کو انکے ہاتھ سے چھین لئے اور نصاری کا بادشاہ قیصر مسلمانون کے ہاتھ سے بہت سی ہزیمت پایا اور انکا عبادت گاہ
بیت المقدس اور تخت گاہ قسطنطنیہ کہ ان دونون پر جو حاکم رہے اسکو لقب قیصر کا تھا مسلمانون نے چھین لئے اور انکے بہت سی ممالک مسلمانون کے تصرف
مین آئے وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ اور وہی ہے اللہ سنتا جانتا صِبْغَةَ اللّٰهِ رنگ اللہ کا لو یعنی دین اللہ کا اختیار کرو دین کو رنگ سے تعبیر
کیا اس واسطے کہ دین کا اثر دیندار پر ظاہر ہوتا ہے یا اس واسطے کہ نصاری کے ایہان جاری ہے کہ پیدا ہونے کے بعد ساتھ روز کو زرد پانی مین جس کا نام
معمودیہ ہے اسکو غوطہ دیتے ہین اور بولتے ہین ختنہ سے جو پاکی حاصل ہوتی ہے اس پانی مین غوطہ دینے سے وہی حاصل ہوتی ہے اور
کوئی شخص نیا نصرانی ہونا چاہتا تو اسکو بھی اسی پانی مین غوطہ دیا کرتے ہین جب ایسا کرے تو کہتے ہین اب وہ پکا نصرانی ہوا سو اللہ تعالے
مومنون کو امر کیا تم کہو ہم اللہ پر ایمان لائے اور رنگا ہمکو اللہ ایمان سے اور پاک کیا پورا پاک کرنا نہ تمھاری پانی کے سا پھر اس
رنگ کی مناسبت کے واسطے رنگ سے تعبیر کیا اس کو علم بلاغت مین مشاکلہ کہتے ہین بعضے صبغۃ اللہ کا معنی اللہ کی فطرت کہتے ہین اور
بعضے اللہ کی سنت بعضے کہتے ہین اس سے مراد ختنہ ہے جس سے بدن خون آلود ہوتا ہے وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً
اور کس کا رنگ ہے اللہ سے بہتر یعنی کسی کا رنگ اللہ رنگ سے بہتر نہین یعنی کوئی دین اللہ کے دین سے خوب نہین وَنَحْنُ لَهٗ عٰبِدُوْنَ
اور ہم اسی کی بندگی پر ہین قُلْ تو کہہ اے محمد اہل کتاب کو اس کے نازل ہونیکا سبب یہہ ہے کہ یہود نے مسلمانون سے کہا ہم اہل کتاب ہین اور
ہمارا قبلہ مقدم ہے اور رسالت بہت رہنے سے ہم مین کوئی نبی نہ ہوا محمد بھی اگر نبی ہوتے تو ہم اہل کتاب مین ہوتے پھر اللہ تعالی یہہ آیت نازل کیا
اور فرمایا انکے رد مین کہہ اَتُحَآجُّوْنَنَا فِي اللّٰهِ کیا تم جھگڑتے ہو ہم سے اللہ مین یعنی اللہ تعالی کی شان مین یعنی اللہ تعالی محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کو نبوت دیا اور تمکو نہ دیا کہ جو باتین کرتے ہو اور کہتے ہو کہ اگر اللہ کسی پر وحی نازل کرتا تو ہم لوگون مین سے کسی پر نازل کرتا
اور سمجھتے ہو کہ نبوت کے لائق آپ ہین سو یہہ دعوی تمھارا باطل ہے بطلان کی دلیل فرمایا کہ وَهُوَ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ اور وہی ہے

وہی ہے رب ہمارا اور رب تمہارا یعنی اللہ کے بندے ہونے مین ہم اور تم سب برابر ہین اپنی رحمت پہنچاتا ہے جسکو چاہے وَلَنَآ اَعْمَالُنَا
وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ اور ہمکو عمل ہمارے اور تمکو عمل تمہارے یعنی ہر ایک کو اسکے عمل کی جزا ملیگی یہہ بحث کیا یہود کو چپکا کرنے اور الزام
دینے کی تقریر یون ہے اللہ تعالی نبوت کرامت کرتا ہے سو وہ محض یا اللہ کا فضل و احسان ہے تو اس مین سب برابر ہین یا جو شخص طاعتون
پر مواظبت کیا اور اخلاص سے اپنے تئین آراستہ کرکے نبوت کا مستعد ہوا سو اس پر اللہ تعالی کی طرف سے فیضان ہوتا ہے تو تمکو جیسے
نیک اعمال ہین ہمکو بھی ویسے ہین وَنَحْنُ لَهٗ مُخْلِصُوْنَ اور ہم اسی کے ہین نرے یعنی ہم اسی کی خالص عبادت اور طاعت کرتے
ہین پھر ہم پسند آنے کے لائق اور اولی ہوئے اَمْ تَقُوْلُوْنَ اِنَّ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطَ
كَانُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى کیا تم کہتے ہو کہ ابراہیم اور اسمعیل اور اسحق اور یعقوب اور اسکی اولاد یہود تھی یا نصارا قُلْ کہہ اے
محمد ءَاَنْتُمْ اَعْلَمُ اَمِ اللّٰهُ کیا تم بڑے خبردار ہو یا اللہ کیونکہ اللہ تو فرما چکا ابراہیم اور انکی اولاد نہ یہودی تھے نہ نصرانی کیونکہ
یہودیت موسی کے وقت سے نکلی اور نصرانیت عیسی کے زمانے سے تو تمھارا جھوٹھ صاف معلوم ہوا وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَتَمَ شَهَادَةً
عِنْدَهٗ مِنَ اللّٰهِ اس سے ظالم کون جسنے چھپائی گواہی جو تھی اسکے پاس اللہ کی یعنی ابراہیم اور انکی اولاد مسلمان جو تھی اسکا علم یہود کو
ہے اور محمد کی نعت اور صفت انکے کتابون مین موجود تھی سو اسکو چھپا دئیے اور اسکا انکار کئے پھر جو کوئی اللہ کے یہان سے آئی سو بات
کو چھپاوے تو اس سے ظالم زیادہ کوئی نہین وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ اور اللہ بیخبر نہین تمہارے کام سے یعنی تمکو اسکی جزا
دیگا تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ وہ ایک جماعت تھی گذر گئے یعنی ابراہیم اور انکی اولاد لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ انکا
ہوا جو کما گئے اور تمہارا ہے جو تم کماؤ وَلَا تُسْئَلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ اور تم سے پوچھ نہین انکے کام کی اہل کتاب اپنے آبا
پر اعتماد کرنا اور انبیا کی طرف اپنا نسب پہنچا کرکے فخر کرنا اور وے اپنے سفارشی ہین کرکے بیباک ہونا انکی طبیعت مین گڑھ گئے ہے سو
اس سے زجر اور توبیخ کے واسطے اس کو مکرر فرمایا بعضے کہتے ہین پہلی آیت مین خطاب اہل کتاب کو تھا اور اس آیت مین ہم مومنون کو ہے سَيَقُوْلُ
السُّفَهَآءُ مِنَ النَّاسِ اب کہینگے بیوقوف لوگ سفہا جمع سفیہ کا ہے سفیہ اسکو کہتے ہین جس کی عقل مین نقصان ہو دین کے کام مین
یا دنیا کے بلکہ دینی امور مین نقصان عقل جو رکہتا ہو اسکو سفیہ کہنا سزاوار ہے اور لوگ سے یہود مراد ہے کیونکہ وے نسخ کے منکر تھے
قبلے کے تحویل سے مومنون پر طعن کرنے لگے پھر وے طعن کرنے کے آگے اللہ تعالی نے غیب کی خبر دیا مَا وَلّٰىهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِيْ كَانُوْا
عَلَيْهَا کاہے پر پھر گئے مسلمان اپنے قبلہ سے جس پر تھے اس قبلے سے مراد بیت المقدس ہے قُلْ تو کہہ اے محمد لِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ
اللہ کی ہے مشرق اور مغرب یعنی جہات سب اللہ کے ملک ہین اور خلق تمام اسکے بندے سو کسی مکان کو اور کسی جہت کو اس کی ذات مین

ایسی خصوصیت نہین جس کے سبب سے وہ قبلہ بنے اللہ تعالی مختار ہے جس جہت کی طرف چاہے متوجہ ہونے کا امر کرے اسکے حکم پر کوئی اعتراض
نہین کر سکتا یَهْدِیْ مَنْ یَّشَاءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ چلاوے جس کو چاہے سیدہی راہ سو کبہی بیت المقدس طرف منہ کرنیکا
حکم کیا اور کبہی کعبے کی طرف وَکَذٰلِکَ جَعَلْنٰکُمْ اُمَّةً وَّسَطًا اور اسیطرح کیا ہمنے تمکو امت معتدل یعنی جیسا ہمنے
تمہارے قبلے کو معتدل کیا کیونکہ کعبہ زمین کے وسط مین ہے اور ابراہیم کی بنا دیا ہی ہے ہمنے تمکو امت معتدل اور پسندیدہ کیا لِّتَکُوْنُوْا
شُهَدَاءَ عَلَی النَّاسِ تاکہ ہو گواہ لوگون پر یعنی قیامت کے دن تم گواہ ہوگے انبیا کے کہ وے دنیا مین اپنی امت کو دعوت کئے
وَیَکُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَیْکُمْ شَهِیْدًا اور رسول یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہو تم پر گواہ یعنی اللہ جل شانہ نے تمکو امت معتدل
کیا اس لئے کہ تم تامل کرین اور دلایل جو تمہارے لئے قایم کیا اسکو دیکھین اور کتاب جو اتارا اسکو جانین اللہ تعالی کسی پر ظلم
نہ کیا انبیا کو بہیجا اور پند و نصیحت کئے لیکن کافرون نے شقاوت سے اپنی شہوتون کی پیروی کرکے اسکی آیتون سے اعراض کئے سو تمکو
قیامت کے دن گواہی کے لئے لے آوینگے مروی ہے کہ اللہ تعالی اولین اور آخرین کو ایک ہی زمین پر جمع کریگا اور سابق کے
امتون کے کافرون سے پوچھیگا کیا تمہارے پاس رسول نہین آئے تو وے انکار کرینگے اور کہینگے ہمکو کوئی بشارت سنانیوالا اور
ڈرانے والا نہین آیا پھر اللہ تعالی انبیا کو کہیگا تم اپنی امت کو رسالت پہنچائے سو اس پر گواہ لے آؤ وے محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کی امت کو گواہی واسطے لاوینگے وے گواہی دیوینگے کافر کہینگے تم تو ہمارے بعد آئے وے ہمکو رسالت پہنچائے سو
تم کو کیا معلوم ہوا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کہینگی اللہ تعالی نے ہمین رسول بہیجا اور ان پر کتاب اتارا اور انبیا اپنی امت
کو رسالت پہنچائے کر کے اس کتاب مین خبر دیا اللہ جو خبر دیا سو وہ سچ ہے پھر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو لاکے انکی امت کا حال
پوچہینگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کی عدالت اور راستی پر گواہی دیوینگے اس حدیث کو بغوی نے بلا اسناد لکہا ہے
اور اسکے مطلب کو بخاری اور ترمذی اور بیہقی کتاب البعث مین ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مرفوع روایت کئے ہین وَمَا
جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِیْ کُنْتَ عَلَیْهَا ہم نے نہین ٹھہرایا قبلے کی جہت وہ جس پر تو تھا یعنی تو اول کعبے کی جہت کی طرف جو متوجہ
ہوا کرتا تھا اسی کو ہمنے قبلے کی جہت نہین ٹھہرایا اس معنی سے معلوم ہوتا ہے کہ قبلے کی جہت کعبہ ہی تھا اس کا قصہ یہ ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مین جب تھے اسیکی طرف متوجہ ہوا کرتے تھے لیکن ایسی جہت مین کھڑا ہوتے کہ اس سے بیت المقدس کی طرف
بہی منہہ ہوتا جب مدینے کو تشریف لائے تو بیت المقدس طرف متوجہ ہونیکا حکم ہوا سولہ یا سترہ مہینے اسکی طرف نماز پڑہا کرتے
تھے یا معنی یون ہے تو جس قبلے کے طرف متوجہ ہوا کرتا تھا یعنی بیت المقدس اس سے ہم تجکو نہین پھیرے اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ یَّتَّبِعُ

الرَّسُولَ مِمَّن يَنقَلِبُ عَلَىٰ عَقِبَيْهِ مگر اسی واسطے تا ہم معلوم کرین کون تابع ہی رسول کا اور کون پھر جاویگا الٹے پانون یعنی دین مین شک کرکے کون کافر ہو جاتا ہی مروی ہی کہ جب قبلہ تحویل ہوا چند لوگ یہودی ہو گئے اور کہنے لگے محمد اپنے باپ کے دین کی طرف پھر گیا اگر کوئی کہے اللہ تعالی سب چیزون کو پیش از انکے موجود ہونیکے جانتا ہی پھر اس آیت مین کیون کہا تا ہم معلوم کرین کیا اسکو معلوم نتھا اسکا جواب یہہ ہی کہ اس جگہہ علم سے مراد انکے ظہور کا علم ہی کہ جس علم پر ثواب اور عقاب مترتب ہوتا ہی کیونکہ علم الہی مین سابق جو علم غیب ہی اس سے ثواب و عقاب کا تعلق نہین بندہ عامی کہتا ہی کسی شخص کو کچھہ کام کی ترغیب دینا چاہتے ہین تو اسکو کہئے یہہ کام تو کرتا ہی یا نہین ہم بھی جانون لینے والے کو اگرچہ معلوم رہتا ہی کہ یہہ کام وہ کریگا یا نہ کریگا لیکن ترغیب کے واسطے اس طور کا کلام کرتے ہین اللہ تعالی اگرچہ سب جانتا ہی لیکن ترغیب کے واسطے اس اسلوب کا سخن فرماتا ہی واللہ اعلم

وَإِن كَانَتْ لَكَبِيرَةً إِلَّا عَلَى الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ اور بیشک یہہ بات یعنی قبلے کی جہت سے منہہ پھیرنا بھاری ہوئی مگر ان پر جنکو راہ دی اللہ نے وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِيعَ إِيمَانَكُمْ اور اللہ ایسا نہین کہ ضایع کرے تمہارا ایمان اس آیت کے نزول کا سبب بخاری وغیرہ برا ابن عازب سے روایت کئے ہین کہ قبلہ تحویل ہونیکے قبل چند لوگ مرگئے اور مارے پڑے انکے حق مین ہم کیا کہین سو نہین جانتے پھر اللہ تعالی یہہ آیت وما کان اللہ الآیہ نازل کیا إِنَّ اللَّهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوفٌ رَّحِيمٌ البتہ اللہ لوگون پر شفقت رکھتا ہی مہربان قَدْ نَرَىٰ

تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ ہم دیکھتے ہین پھر پھر جانا تیرا منہہ آسمان مین یعنی قبلہ کعبے کی طرف ہونیکا تو مشتاق ہوا اور وحی کے انتظار مین منہہ آسمان کی طرف پھرا کرتا ہم جانتے یہہ آیت تلاوت مین اگرچہ متاخر ہی لیکن معنی کی بہ نسبت مقدم اور قصے کا آغاز ہی اس قصے کو بخاری مسلم ترمذی نسائی وغیرہ مختلف طریقون سے روایت کئے ہین یہان سب کے مضمون کو جمع کرکے خلاصہ لکھا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکے مین تشریف رکہا کرتے تو کعبے کی سمت جس مین مواجہہ بیت المقدس کے ہووے کھڑے ہوتے جب ہجرت کئے تو اللہ تعالے امر کیا نماز بیت المقدس کی طرف پڑھا کرنا ابن عباس کہتے ہین یہہ اول حکم ہی قرآن کا جو منسوخ ہوا غرض سولہ یا سترہ مہینے تک نماز اسی جہت مین پڑھا کئے یہود کہنے لگے محمد دین کے کامون مین اگرچہ ہماری مخالفت کرتے ہین پر قبلے مین ہمارے تابع ہین اس سے ہمکو نہایت تعجب ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جبرئیل کو کہے مجھے بڑی تمنا ہی کہ اللہ تعالی یہود کے قبلے سے دوسری طرف پھیرنیکا حکم کرے جبرئیل کہے مین بھی تم سا ایک بندہ ہون مجھکو اختیار نہین جو حکم ہوتا ہی اسکو بجا لاتا ہون آپ اللہ تعالی سے دعا کرو پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم آسمان کی طرف اکثر دیکھا کرتے کہ شاید جبرئیل اسکا حکم لاوین رجب کے مہینے مین بدر کا جنگ ہونے کے دو مہینے آگے یہ آیتین اترین فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا سو البتہ پھیر دینگے تجکو جس قبلے کی طرف تو راضی ہی فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ

الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اب پھیر منہہ اپنا مسجد الحرام کی طرف اس مسجد کا نام مسجد الحرام اس لئے ہوا کہ وہان جنگ کرنا حرام ہی اور اسکے متعرض ہونا ظالمون پر حرام اور اس جگہہ مسجد الحرام سے مراد عین کعبہ ہی اور عین کعبے کی طرف متوجہ ہونا نماز مین قادر پر شرط ہی پھر اگر کعبے کا معاینہ ہو تو عین کعبے کی توجہ یقینا رہنا اور معاینہ نہین تو ظنا رہنا ابو حنیفہ کا مذہب یہہ ہی کہ اگر معاینہ نہین تو جہت قبلے کی بس ہی وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ اور جس جگہہ تم ہو اکرو پھیرو منہہ اسی کی طرف یہہ خطاب امت کو ہی کہ تم کہین ہون بر مین یا بحر مین مشرق مین یا مغرب مین اپنا منہہ اسی کے طرف کرنا بخاری نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہی کہ ایک روز قبا مین لوگ صبح کی نماز پڑھتے تھے ایک شخص بنی سلمہ کا آیا اور بولا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر آیت اتری اور کعبے کی طرف متوجہ ہونے کا حکم کئے ہین پھر لوگ شام کی طرف جو متوجہ تھے کعبے کی طرف پھر گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کون سی نماز مین پھرے اس مین اختلاف ہی بخاری براء ابن عازب سے جو حدیث روایت کئے ہین انکا ظاہر یہہ ہی کہ وہ ظہر کی نماز تھی محمد بن سعد نے طبقات مین روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بشر بن البراء بن معرور والدہ کے یہان بنی سلمہ مین گئے تھے اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کھانا تیار کی اس مین ظہر کی نماز کا وقت آن پہنچا نبی صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کو لیکے دو رکعت نماز پڑھے کہ وہین کعبے کی طرف متوجہ ہونیکا حکم ہوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس طرف پھر گئے اور اس مسجد کا نام مسجد القبلتین ہوا اور آمدی کہا یہی بات ہمارے پاس زیادہ ثابت ہی جب قبلے کی تبدیل ہوئی یہود کہنے لگے محمد اپنے دل سے اختراع کرتا ہی کبھی بیت المقدس کی طرف نماز پڑھتا ہی کبھی کعبے کی طرف اگر ہمارے ہی قبلے پر ثابت رہتا تو ہم سمجھتے کہ ہم جس نبی کا انتظار کرتے ہین وہ محمد ہی پھر اللہ تعالی نازل کیا وَ

إِنَّ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ لَيَعْلَمُونَ أَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّهِمْ اور مقرر جنکو ملی ہی کتاب البتہ جانتے ہین کہ یہی حق ہی انکے رب کی طرف سے یعنی کعبے کی طرف منہہ کرنا حق ہی کر کے جانتے ہین کیونکہ انکی کتابون مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت مین لکھا ہی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کعبے کی طرف متوجہ ہونگے وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُونَ اور اللہ بیخبر نہین ان کامون سے جو کرتے ہین یعنی یہود جو کرتے اس سے اللہ غافل نہین انکی جزا دنیا اور آخرت مین دیگا وَلَئِنْ أَتَيْتَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ بِكُلِّ آيَةٍ

مَا تَبِعُوا قِبْلَتَكَ اور اگر تو لاوے کتاب والون پاس ساری نشانیان نہ چلین گے تیرے قبلے پر یعنی یہود و نصاری تیری پیروی جو نہین کرتے سو شبہے کی جہت سے نہین بلکہ یہہ انکا عناد اور مکابرہ ہی اس پر دلیل قائم کرنا نفع نہ دیگا وَمَا أَنْتَ بِتَابِعٍ قِبْلَتَهُمْ اور نہ تو مانے انکا قبلہ یہہ جو فرمایا یہود کی طمع کو قطع کرنے کو ہی وَمَا بَعْضُهُمْ بِتَابِعٍ قِبْلَةَ بَعْضٍ اور نہ انمین ایک مانتا ہی دوسرے کا قبلہ یعنی وے یہود اور نصاری تیری مخالفت مین متفق ہین پر قبلے کی شان مین باہم خلاف کرتے ہین یہود بیت المقدس کے صخرے

کی طرف متوجہ ہوتے ہین اور نصاری مطلع شمس کی طرف اور تمہارا قبلہ کعبہ ہے ایک دوسرے کی قبلے کی طرف متوجہ ہونا نہین چاہتے
وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَاءَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ اِنَّكَ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ اور کبھی تو چلا انکی
پسند پر بعد اس علم کے جو تجکو پہنچا تو بیشک تو بھی ہے بے انصافون مین اس آیت مین اگرچہ خطاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے لیکن اس سے
مراد آپکی امت ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکی پسند پر کبھی نہ چلینگے یا انہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب ہے بسبیل فرض و تقدیر
الَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَاءَهُمْ جنکو ہم نے دی ہے کتاب یعنی یہود و نصاری کے علما پہچانتے
ہین اسکو یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جیسا پہچانتے ہین اپنے بیٹون کو یعنی تو جو اللہ کا رسول ہے وہ بات انکو خوب معلوم ہے اس مین کچھ
شک و شبہہ انکو نہین ثعلبی نے سدی صغیر کی طریق سے کلبی سے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم مدینے کو تشریف لائے بعد عمر نے عبد اللہ بن سلام کو پوچھے اللہ تعالی یہہ جو فرمایا اسکو پہچانتے ہین جیسا پہچانتے ہین اپنے
بیٹون کو سو وہ کیسی معرفت ہے عبد اللہ بن سلام کہے ای عمر مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتے ہی پہچانا جیسا میرا بچا لوگون
کے بچون مین ہو تو پہچانتا ہون لیکن مجھے اپنے فرزند سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت زیادہ ہے عمر کہے وہ کیسا تو عبد اللہ
بن سلام کہے مین گواہی دیتا ہون کہ محمد برحق اللہ کے رسول ہین اور اللہ تعالی انکی نعت ہمارے کتاب مین بیان کیا اور میری
عورت کیا کی سو مجھے معلوم نہین یعنی حقیقت مین وہ بچا اپنے ہی نسل کا ہے یا نہین سو مجھے معلوم نہین عمر کہے وفقك
اللہ یا ابن سلام یعنی اللہ تجھے توفیق دیوے ای ابن سلام بعضی مفسرون نے یعرفونہ کی ضمیر کو تحویل قبلے کی طرف پھیرتے ہین
اور بعضے قرآن کی طرف وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنْهُمْ لَيَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ اور ایک فرقہ انہین یعنی اہل کتاب
مین چھپاتے ہین حق کو جان کر اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ حق وہی جو تیرا رب کہے پھر تو
نہ ہو شک کرنیوالا یعنی وہ اللہ کے بیان کی ہوئی مین شک نہین یہہ خطاب بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہین کیونکہ
آپکو ایسا شک ہرگز نہ ہوگا یہہ خطاب ہے امت کے لیے ہے یا وہ بات حق ہونے مین کسی کو شک نہین کر کے تنبیہ کیا ہے وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ ع ۲
هُوَ مُوَلِّيْهَا اور ہر کسی کو ایک طرف ہے کہ منہ کرتا ہے اُس کی طرف یعنی ہر ملت والے کو ایک قبلہ ہے کہ وہ ادھر متوجہ ہوا کرتا ہے یا
مسلمانون کے ہر بستی والے کو کعبے کی ایک طرف منہ کرنا ہے فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ سو تم سبقت چاہو نیکیون مین یعنی اللہ تعالی
کے احکام مانے ہین اور اسکی طاعت مین جلدی کیا کرو اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يَاْتِ بِكُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا جس جگہہ تم ہوگے
لاویگا اللہ اکٹھے یعنی مومنان اور یہود سب کو قیامت کے دن اکٹھے کر کے انکے اعمال کی جزا دیگا اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ

قَدِیرٌ بے شک اللہ ہر چیز کر سکتا ہے مرے بعد جی اٹھلاویگا پرہیزگاروں کو ثواب دیگا بدکاروں کو عقاب وَمِنْ حَیْثُ
خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اور جس جگہ سے تو نکلے ای محمد سفر ہو یا حضر سو اپنا منہہ کر مسجد الحرام
کی طرف وَاِنَّهُ لَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ اور مقرر ہی یہی کعبے کی طرف متوجہ ہونا تحقیق ہے تیرے رب کے طرف سے یعنی اس مین کچھ شک
نہین سو تو اس پر بھی غفلت کرو وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ اور اللہ بیخبر نہین تمھارے کام سے وَمِنْ حَیْثُ خَرَجْتَ
فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اور جہان سے تو نکلے تو منہہ کر مسجد الحرام کے طرف وَحَیْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ
شَطْرَهُ اور جس جگہہ تم ہو کرو اسی کی طرف منہہ اللہ صاحب نے کعبے کی طرف منہہ کرو کرکے تین بار مکرر فرمایا کیونکہ یہہ پہلا حکم تھا جو نسخ ہوا
اس مین خاطرون پر شبہہ آنیکا اندیشہ اور فتنہ کا خوف اور شیطان کے تئین وسوسہ ڈالنیکا محل تھا اس لئے حکم کی تاکید اور شبہون
کو دور کرنے کے واسطے اور توضیح بیان کے لئے مکرر فرمایا اور ہر جگہہ اس آیت کے ساتھ ایک علاحدہ حکم متعلق کیا پہلی آیت کے ساتھ قبلے کی
بات حق ہے کرکے اہل کتاب جانتے ہین اور توریت اور انجیل مین اسکا مشاہدہ کر چکے ہین اور دوسری آیت کے ساتھ اپنی گواہی
ظاہر کیا کہ وہ قبلے کا امر حق ہے اللہ تعالی کی شہادت اہل کتاب کے علم کا غیر ہے اور تیسری آیت کے ساتھ علت بیان کیا کہ یہود کو تم پر
لگاو نہ رہے یا مکرر لایا اس لئے کہ انسان یا مسجد الحرام مین رہیگا یا مسجد الحرام سے نکل کے شہر مین رہیگا یا شہر سے نکل کے دوسرے
شہر کو جاویگا پہلی آیت پہلی حالت پر دوسری آیت دوسری حالت پر تیسری آیت تیسری حالت پر محمول ہے لِئَلَّا یَكُوْنَ
لِلنَّاسِ عَلَیْكُمْ حُجَّةٌ کہ نرہے لوگون کو تم سے جھگڑنے کی جگہہ لوگون سے مراد یہود اور مشرکین ہین یعنی قبلے کو جو پھیر دیئے
سو اس سے یہود کا لگاو دور ہوا کیونکہ اگر نہ پھرتے تو یہود کہتے توریت مین ایک نبی جو آنے والا ہے اسکا قبلہ کعبہ ہے اور محمد ہمارے
دین کا منکر ہے پر ہمارے ہی قبلے کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور مشرکون کا لگاو بھی دفع ہوا کیونکہ وے کہتے کہ محمد دعوی کرتا ہے آپ ابراہیم
کی ملت پر ہون پھر قبلے مین ابراہیم کی مخالفت کیون کرتا ہے اِلَّا الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ مگر جو ان مین بے انصاف ہین
یعنی جھگڑا کسی کو نہین رہتا مگر معاند اور بے انصاف کو وے کہینگے کعبے کی طرف نہین پھرا مگر اپنی قوم کا دین اسکو پسند آیا اور اپنی شہر
کا دھیان اسکو لگا یا یون کہینگے قبلے مین تو اپنے آباکی پیروی کیا شاید انکا دین بھی رفتہ رفتہ اختیار کریگا فَلَا تَخْشَوْهُمْ
وَاخْشَوْنِیْ سو انسے مت ڈرو اور مجھسے ڈرو یعنی وے لوگ تمھارے قبلے مین طعن کرینگے کرکے انسے مت ڈرو انسے تمھارا کچھ نہ
بگڑیگا اور مجھ سے ڈرو میرے حکمون کو بجالاؤ انکا خلاف نہ کرو وَلِاُتِمَّ نِعْمَتِیْ عَلَیْكُمْ اور اس واسطے کہ پورا کرون تم پر اپنا
فضل وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ اور شاید تم راہ پاؤ یعنی میں نے تم کو جو یہہ امر کیا سو اپنی نعمت تم پر پوری کرنے اور تم کو ہدایت

ہدایت دینے نعمت پوری کرنے سے مراد ابراہیم کی ملت پوری حاصل ہونا یا اسلام پر مرنا اور بہشت مین جانا وہان اللہ کا دیدار
ہی بخاری ادب المفرد مین اور ترمذی سنن مین معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرمائے پوری نعمت بہشت مین جانا ہی علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ پوری نعمت اسلام پر مرنا ہی کَمَا اَرْسَلْنَا
فِیْکُمْ رَسُوْلًا مِّنْکُمْ جیسا بھیجا ہمنے تمکو رسول تمھین مین کا کما کی کاف تشبیہ کے واسطے ہی اسکا ترجمہ ہندی مین جیسا ہی اور
تشبیہ کے واسطے کوئی لفظ ہونا جو اسکے ساتھ متعلق ہو وے سو بعضون نے وَلِاُتِمَّ نِعْمَتِیْ کا متعلق لیتے ہین یعنے مین نے اپنا فضل قبلے کی
امر مین یا آخرت کے امر مین جیسا پورا کیا ویسا ہی تم پر رسول بھیجکے فضل پورا کیا اور بعضے کہتے ہین کہ وہ فَاذْکُرُوْنِیْ اَذْکُرْکُمْ سے متعلق
ہی یعنے جیسا مین تمکو رسول بھیجکے یاد کیا ویسا ہی تم مجھکو یاد کرو اور یہ آیت خطاب ہی اہل مکہ اور عربون کو اور رسول سے مراد محمد صلی اللہ
علیہ وسلم ہین اور عربون کو انھین مین کا رسول بھیجنا ان پر اللہ تعالی کی بڑی نعمت اور انکے عزت اور شرف کا سبب ہی یَتْلُوْا
عَلَیْکُمْ اٰیٰتِنَا پڑھتا تمھارے پاس آیتین ہماری یعنے قرآن وَیُزَکِّیْکُمْ اور تمکو پاک کرتا ہی یعنے شرک کے نجاستون سے
وَیُعَلِّمُکُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ اور سکھاتا تمکو کتاب اور حکمت کتاب سے قرآن مراد ہی اور حکمت سے حدیث اور فقہ
وَیُعَلِّمُکُمْ مَّا لَمْ تَکُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ اور سکھاتا تمکو جو تم جانتے تھے یعنے علوم اور معارف الہی کا جسکا جاننا بدون وحی
کے ممکن نہین نظر و فکر کو وہان کیا دخل فَاذْکُرُوْنِیْٓ اَذْکُرْکُمْ تو تم یاد کرو مجھکو یاد کرون تمکو اللہ تعالی کو یاد کرنا یا زبان سے
ہی مثلا قرآن کی تلاوت کرنا اور اسکی تسبیح اور تہلیل کرنا یا دل سے اس طور پر کہ اُسکی ذات کے مراقبے مین مستغرق ہونا ایسا ذکر اہل
سلوک اور اشغال والون کے نصیب ہی یا اس طور پر کہ اسکے دلایل اور آیات کو اور صنایع اور بدایع کو تامل اور تفکر کرنا یہہ بات سبکو
حاصل ہوسکتی ہی اور اللہ تعالی جو یاد کرتا ہی اس سے مراد مغفرت اور ثواب دینا اور اسکی رضامندی ہی ابو الشیخ اور دیلمی
نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس آیت کی معنی یون فرمائے ای بندو مجھے یاد کرو میری
طاعت سے مین تمکو یاد کرون اپنی مغفرت سے یعنے میری طاعت کروگے تو تمکو بخشدونگا اور ابن لال اور دیلمی اور ابن عساکر نے
ابی ہند داری سے روایت کیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اللہ تعالی فرمایا میرا ذکر کرو طاعت سے مین تمکو یاد کرونگا اپنی مغفرت سے
سو جو کوئی مجھے یاد کریگا اور وہ میرا مطیع ہوگا تو مجھ پر اُسکا حق ہی کہ مغفرت سے اسکو یاد کرون اور جو مجھے یاد کریگا اور وہ میری
عصیان کرتا ہی تو مین اسکو عداوت اور دشمنی سے یاد کرونگا اور بعضے یون کہے ہین مجھے یاد کرو نعمت اور فراخی مین تو مین تمکو یاد کرونگا
شدت اور بلا مین بخاری اور مسلم وغیرہم نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہے اللہ تعالی فرمایا مین اپنے

بندے کے خیال کے ساتھ ہون جو میرے سے رکھتا ہی اور جب مجھے یاد کرے تو مین اسکے ساتھ ہون اگر مجھے اپنے جی مین یاد کریگا تو مین اسکو اپنے جی مین یاد کرونگا اگر دربار مین یاد کریگا تو مین اسکے دربار سے بہتر دربار مین یاد کرونگا اور اگر میری طرف ایک بالشت نزدیک ہوگا تو اسکی طرف مین ایک ہاتھ نزدیک ہونگا اور اگر وہ میری طرف ایک ہاتھ نزدیک ہوگا تو مین اس سے ایک بام نزدیک ہونگا اور اگر وہ میرے پاس چلتا آویگا تو مین اسکے پاس دوڑتے آونگا یہہ حدیث اللہ تعالی کی صفات کے حدیثون مین ہی قرب اور بالشت اور ہاتھ اور چلنا اور دوڑنا اللہ تعالی کی ذات پر محال ہی سو سلف کا مذہب یہہ ہی کہ ایسے معنون کو خدا تعالی پر سپرد کیجے خلف کے قول پر اسکی تاویل اسکی نعمتون کی نزدیکی اور اللہ تعالی کا الطاف و احسان ہی وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ اور احسان مانو میرا اور ناشکری مت کرو شکر حاصل ہوتا ہی اسکی طاعت سے اور ناشکری گناہ سے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ ای ایمان والو قوت پکڑو صبر اور نماز سے صبر اور صلاۃ دو چیزین فرمایا کیونکہ یہہ دونون سب عبادتون کے حاصل ہین صبر سے مراد یہہ ہی کہ امر الہی مین اپنی جان پر جو محنت آوے اسکو سہنا اور عبادتون کی ادا کرنے پر مشقت اٹھانے اور اپنے تئین گناہون سے شہوتون سے باز رکہنا بعضے صبر سے مراد روزہ کہے ہین اور بعضے جہاد إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ بیشک اللہ ساتھ ہی صبر کرنے والون کے یعنی وہ انکی اعانت کرتا ہی اور انکے دعائین قبول کرتا ہی وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتٌ اور نہ کہو جو کوئی مارا جاوے اللہ کی راہ مین کہ مردے ہین بَلْ أَحْيَاءٌ بلکہ وے زندے ہین وَلَٰكِنْ لَا تَشْعُرُونَ لیکن تمکو خبر نہین بدر کے جنگ مین مسلمان جب شہید ہوئے لوگ کہنے لگے کہ وے مارے پڑے اور انکے لذتین اور نعمتین منقطع ہوئین تو انکے شان مین اللہ صاحب نے یہہ آیت نازل کیا شہدا جو زندہ ہین فرمایا انکی حیات کس طور پر ہی اکثر مفسران کہے ہین انکی حیات جسد سے نہین اور نہ حیوانات کی حس و حیات کی سی لیکن انکی حیات ایک امر ہی کہ اسکو عقل درک نہین کرتے وحی سے معلوم ہی مسلم نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے شہدا کی ارواح حواصل مین سبز پرندون کے ہین بہشت کے نہرون کے پاس جہان چاہین وہان جاکے چرتے ہین اور شب کو لگے عرش کے نیچے قندیلون مین رہتے ہین امام مالک اور امام احمد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے شہدا کی ارواح سبز پرندون کی شکل مین رہتے ہین اور جنت کے پھل کہایا کرتے ہین ترمذی کہا کہ یہہ حدیث صحیح ہی غرض لیکن یہہ قول پر اعتراض ہوتا ہی کہ انسان مرے بعد اسکا روح باقی رہتا ہی اور اسکو ادراک بھی ہی چنانچہ مذہب جمہور صحابہ اور تابعین کا یہی ہی اور آیات اور احادیث اسی پر ناطق ہین اس تقدیر پر حیات مین سب اموات شریک ہوئے پھر شہدا کی خصوصیت کیا ہی اسکا جواب یہہ ہی کہ

یہہ ہی کہ شہدا کو دوسرون کی بہ نسبت زیادتی ہی شہدا جنت کی پہل پہلاری کہایا کرتے ہین بخلاف دوسرون کے کہ وے فقط آسایش
مین رہینگے ابن عادل لکہتا ہی کہ شہدا کی حیات انکے جسد بہی اگرچہ ہم اسکو نہ دیکہین اور حافظ جلال الدین سیوطی بہی
اسی قول کو ترجیح دیتے ہین اور اس پر یہہ دلیل کہتے ہین کہ سب ارواح کو حیات بالاجماع ثابت ہی اگر شہدا کی حیات
جسد کے ساتہہ نہ ہوتی تو وے اور دوسرے برابر ہوتے انتہی پہلے اعتراض کا ہم جواب دے آئے ہین یہہ بات دفع ہوجاتی ہی وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ
بِشَيْءٍ مِنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنْفُسِ وَالثَّمَرَاتِ اور البتہ ہم آزماوینگے تمکو کچہہ ایک ڈر اور
بہوک سے اور نقصان سے مالون کے اور جانون کے اور میوون کے ڈر سے مراد دشمن کا ڈر اور بہوک سے قحط اور قوت نہ ملنا اور مالون کا نقصان
خسارہ ہونا ضایع جانا اور جان کا نقصان قتل ہونا مرنا پہلون کا نقصان بارآور نہ ہونا امام شافعی رضی اللہ عنہ نے کہا ہی
کہ خوف سے اللہ کا ڈر بہوک رمضان کا روزہ مال کا نقصان زکوۃ اور صدقہ دینا اور جان کا نقصان بیماری اور پہلون کا نقصان
اولاد کا مرنا ہی امام احمد اور ترمذی اور بیہقی شعب الایمان مین ابی موسی اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فرمائے جب کسی کا بچہ مر جاتا ہی تو اللہ تعالی فرشتون سے پوچہتا ہی کیا تم میرے بندے کے فرزند کی روح کو قبض کئے وے کہتے ہین ہان کہتا
ہی کیا تم اسکے دل کے پہل کو توڑے ہو تو کہتے ہین ہان پہر پوچہتا ہی میرا بندہ کیا کہا کہتے ہین اسنے تیرا حمد کہا اور استرجاع
کیا پہر اللہ تعالی فرماتا ہی میرے بندے کے لئے بہشت مین ایک گہر بناؤ اور اسکا نام بیت الحمد رکہو ترمذی نے کہا ہی کہ یہہ حدیث حسن ہی
وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُمْ مُصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ اور خوشی
سنا اے محمد ثابت رہنے والون کو یعنی اس بلای پر جو انکو پہنچتی ہی کہ جب کچہہ مصیبت پہنچتی ہی تو کہتے ہین ہم اللہ کے مال ہین
اور ہمکو اسی کی طرف پہر جانا ہی مصیبت شامل ہی ہر چیز کو جس سے ایذا ہو طبرانی ابی امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کئے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے مومن کو جو ناپسند چیز پہنچے تو وہ مصیبت ہی اس حدیث کی سند ضعیف ہی لیکن اس کے شواہد ہین
انکے دیکہنے سے ضعف باقی نہین رہتا اور مسلم نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہی کہے مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہون
فرمائے کسی بندے کو کچہہ مصیبت پہنچی اس پر وہ کہے انا للہ وانا الیہ راجعون اللہم اجرنی فی مصیبتی واخلف
لی خیرا منہا یعنی یا اللہ میری مصیبت مین مجہے اجر دے اور ایک بدلا اس سے بہتر مجہے دے تو اللہ تعالی اسکو اس مصیبت کا ثواب
دیتا ہی اور اس سے بہتر اسکو بدلا دیتا ہی بی بی ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا میرا شوہر ابو سلمہ جب وفات پایا تو مین
یہہ دعا مانگی اور مجہے اچنبہا تہا کہ ابو سلمہ سے بہتر کون ہوگا انکے بدلے اللہ تعالی مجہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سے شوہر کو

کو دیا ابن جریر وغیرہ نے سعید بن جبیر سے نقل کیے ہین کہ اس امت کو استرجاع کہنا جو ملا کسی امت کو نہ ملا اگر کسی کو ملتا تو یعقوب
علیہ السلام کو جب ملتا انسے یوسف جدا ہوے یعقوب نے یہی کہے یا اسفا علی یوسف یہان معلوم کیجے کہ زبان سے انا للہ وانا
الیہ راجعون کہنے کو صبر کہنیکے صبر وہ ہی کہ بندہ اسکو دل سے اور زبان سے کہے اور دیکھے کہ آپ کس کام کے واسطے
پیدا ہوا ہی اور کہان جاویگا اور اللہ تعالی کی نعمتون کو یاد کرنا تا معلوم ہو کہ وہ بندے سے جو نعمت چھین لیا اسکے مانند بہت
سی نعمتین باقی رکھا ہی اُولٰئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ایسے لوگ انھین پر بخششین ہین
اپنی رب کی اور مہربانی صلوۃ اللہ تعالی کی طرف سے جو ہو اسکا معنے وہ مغفرت جو تعظیم کے ساتھ ہوتی ہی اور صلوات
جمع کا صیغہ دلالت کرتا ہی کہ ان پر بہت سے صلواتین ہین وَاُولٰئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ اور وے ہین راہ پر کیونکہ وے
قضاء الہی پر راضی ہوے اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِن شَعَآئِرِ اللّٰهِ صفا اور مروہ جو ہین نشان ہین اللہ تعالی کے صفا مروہ نام ہین
دو پہاڑ کے مکے مین انھیں کے درمیان سعی کرتے ہین یعنے دوڑتے ہین اور شعایر جمع شعیرۃ کا ہی اسکی معنی لغت مین علامت یہان شعایر سے
مراد حج کے مناسک ہین جنکو اللہ تعالی اپنی طاعت کے نشانیان کیا ہی فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ
اَن يَطَّوَّفَ بِهِمَا پھر جو کوئی حج کرے یا عمرہ کرے تو گناہ نہین اسکو کہ طواف کرے یعنے دوڑے ان دونون مین حج کی معنی لغت
مین قصد کرنا ہی شرع مین بیت اللہ کا قصد کرنا مخصوص مناسک کے کامون کے لئے عمرے کا معنے لغت مین زیارت کرنی ہی اور
شرع مین بیت اللہ کی زیارت کرنی بروجہ مخصوص اس آیت کے شان نزول کو سعید بن منصور اور عبد بن حمید اور ابن جریر اور ابن المنذر
نے عامر شعبی سے نقل کیے ہین کہ صفا پر ایک بت تھا اسکا نام اساف اور مروے پر ایک دیوتن تھی اسکا نام نائلہ جاہلیت کے
لوگ طواف کیے بعد ان دونون پہاڑون کے درمیان دوڑتے تھے اور بتون کی تعظیم کرتے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکے کو تشریف لیگئے
اور بتون کو توڑ دئیے صحابہ عرض کیے یا رسول اللہ صفا مروے کے درمیان ان دو بتون کے لئے سعی کرتے تھے وہ حج کے مناسک سے نہین پھر
اللہ تعالی یہہ آیت نازل کیا بعضے روایتو مین آیا ہی اساف نام ایک مرد تھا اسنے نائلہ نام عورت سے کعبے کے اندر زنا کیا اللہ تعالی ان دونون
کو مسخ کرکے پتھر بنا دیا جب ایک مدت گذر گئے اور وے لوگ جو اس حال کو جانتے تھے مر گئے کفار انکی پرستش کرنے لگے الغرض صفا مروے کے درمیان
مین سعی کرنا حج اور عمرے کے مناسک مین داخل ہی اور وہ شرع کے حکم سے ثابت ہی لیکن امام احمد کہتے ہین کہ وہ سنت ہی اور ابو حنیفہ
کہتے ہین وہ واجب ہی اگر کوئی اسکو ترک کرے تو جانور کا ذبح کرنا لازم ہوگا اور امام مالک اور امام شافعی کے پاس حج و عمرے کے
ارکان مین وہ بھی ایک رکن ہی امام شافعی اور ابی سعد وغیرہما نے حبیبہ بنت ابی تجراۃ سے روایت کیے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمائے

فرمائے سعی کرو کیونکہ اللہ تعالی تم پر سعی فرض کیا ہے دارقطنی کہا کہ اسکی سند صحیح ہے امام مالک اور امام احمد اور بخاری اور مسلم
اور ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ اور بیہقی وغیرہ نے عروہ بن الزبیر سے روایت کیے ہین کہے مین نے بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا
کو کہا اللہ تعالی فرماتا ہے ان الصفا والمروة من شعائر اللہ فمن حج البیت او اعتمر فلا جناح علیہ ان یطوف
بہما سو کوئی صفا مروے کے درمیان دوڑے تو کچھ مضایقہ نہین بی بی عایشہ کہے اے میری بہن کے بیٹے تو نے بری بات کہا مسلم کی ایک روایت
مین یون آیا ہے بی بی عایشہ کہے جو آدمی صفا مروے کے درمیان طواف نہ کرے تو اللہ تعالی اس کا حج پورا کریگا نہ عمرہ تو جو کہا وہ بات اگر
مراد ہوتی تو اللہ تعالی یون فرماتا فلا جناح علیہ ان لا یطوف بہما لیکن یہہ آیت انصار کی شان مین اتری وے اسلام لانے
کے قبل مناة کے نام سے جس کی وے پرستش کرتے تھے حج کا احرام باندھتے پھر جو مناة کے نام سے احرام باندھتا تو صفا مروے کی درمیان
طواف کرنا گناہ سمجھتا جب لوگ اسلام سے مشرف ہوئے کہے یا رسول اللہ ہم جاہلیت مین صفا مروے کا طواف کرنا گناہ سمجھتے تھے پھر اللہ تعالے
یہہ آیت نازل کیا مسلم کی ایک روایت مین آیا ہے زہری نے یہہ حدیث ابی بکر بن عبد الرحمن بن الحارث بن ہشام کو بولا اسنے سنکر بہت
خوش ہوا اور کہا یہہ آیت بڑے علم کی ہے اور بولا مین عالمون سے سنا تھا کہتے تھے عربون مین وے عرب جو صفا مروے کے درمیان طواف
نہین کرتے تھے اسلام لائے بعد کہنے لگے ان دونو پتھرون کے درمیان طواف کرنا جاہلیت کی رسم ہے اور تھوڑے انصار کہنے لگے ہم کو حکم ہوا کہ
کعبے کی طواف کرین صفا مروے کی طواف کا حکم نہین ہوا پھر اللہ تعالی اس آیت کو نازل کیا ابوبکر بن عبد الرحمن کہے شاید یہہ آیت ہر دو فریق
کی شان مین اتری وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ اور جو کوئی شوق سے کرے کچھ نیکی تو اللہ تعالی قدردان
ہے سب جانتا تطوع کا معنی طاعت کا کام کرنا فرض ہو یا نفل یا جو اللہ فرض کیا اس سے زیادہ کرنا حج ہو یا عمرہ یا طواف یا کوئی اور نیکی
اور شکر کا معنی نعمت مین اپنے تئین کوئی انعام دیوے تو اسکو اظہار کرنا یہہ معنی اللہ تعالی کی شان مین بن نہین سکتا سو اللہ تعالی
مسلمانون پر تلطف کی نظر سے یہہ لفظ بولا اس سے مراد ثواب دینا ہے نیکیون کا اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ
وَالْهُدٰى جو لوگ چھپاتے ہین جو کچھ ہم نے اتارے صاف حکم اور راہ کی بات اس جگہ لوگ سے مراد یہود کے علما ہین جو بولی کہ محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت توریت مین نہین اور رجم کی آیت کا انکار کئے اسکے سوائے بہت سی چیزون کو پوشیدہ کر دئے مِنْ
بَعْدِ مَا بَيَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِى الْكِتٰبِ بعد اسکے ہم انکو کھول چکے لوگونکے واسطے کتاب مین یعنی توریت مین ہم انکو ایسا صاف
کہہ دئے کہ جس مین کچھ اشکال اور شبہہ نہ رہے پردے اسکو چھپائے اُولٰئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ انکو لعنت کرتا ہے اللہ وَيَلْعَنُهُمُ
اللّٰعِنُوْنَ اور لعنت کرتے ہین سب لعنت کرنے والے یعنی اللہ تعالے سے سوال کرتے ہین کہ ان پر لعنت کرے لعنت کی معنی الشکی

کو دیا ابن جریر وغیرہ نے سعید بن جبیر سے نقل کئے ہین کہ اس امت کو استرجاع کہنا جو ملا کسی امت کو نہ ملا اگر کسی کو ملتا تو یعقوب علیہ السلام کو ملتا جب انسے یوسف جدا ہوے یعقوب نے یہی کہے یا اسفا علی یوسف یہان معلوم کیجے کہ زبان سے انا للہ وانا الیہ راجعون کہنے کو صبر نہ کہینگے صبر وہ ہی کہ بندہ اسکو دل سے اور زبان سے کہے اور دیکھے کہ آپ کس کام کے واسطے پیدا ہوا ہی اور کہان جاویگا اور اللہ تعالی کی نعمتون کو یاد کرنا تا معلوم ہو کہ وہ بندے سے جو نعمت چھین لیا اسکے مانند بہت سی نعمتین باقی رکھا ہی اُولٰئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ایسے لوگ انھین پر بخششین ہین اپنی رب کی اور مہربانی صلوۃ اللہ تعالی کی طرف سے جو ہو اسکا معنے وہ مغفرت جو تعظیم کے ساتھہ ہوتی ہی اور صلوات جمع کا صیغہ دلالت کرتا ہی کہ ان پر بہت سے صلواتین ہین وَاُولٰئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ اور وے ہین راہ پر کیونکہ وے قضاء الہی پر راضی ہوے اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ صفا اور مروہ جو ہین نشان ہین اللہ تعالی کے صفا مروہ نام ہین دو پہاڑ کے مکے مین انھیں کے درمیان سعی کرتے ہین یعنے دوڑتے ہین اور شعائر جمع شعیرۃ کا ہی اسکی معنی لغت مین علامت یہان شعائر سے مراد حج کے مناسک ہین جنکو اللہ تعالی اپنی طاعت کے نشانیان کیا ہی فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا پھر جو کوئی حج کرے یا عمرہ کرے تو گناہ نہین اسکو کہ طواف کرے یعنے دوڑے ان دونون مین حج کی معنی لغت مین قصد کرنا ہی شرع مین بیت اللہ کا قصد کرنا مخصوص مناسک کے کامون کے لئے عمرے کا معنے لغت مین زیارت کرنی ہی اور شرع مین بیت اللہ کی زیارت کرنی بر وجہ مخصوص اس آیت کے شان نزول کو سعید بن منصور اور عبد بن حمید اور ابن جریر اور ابن المنذر نے عامر شعبی سے نقل کئے ہین کہ صفا پر ایک بت تھا اسکا نام اساف اور مروے پر ایک دیوتن تھی اسکا نام نائلہ جاہلیت کے لوگ طواف کئے بعد ان دونون پہاڑون کے درمیان دوڑتے تھے اور بتون کی تعظیم کرتے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکے کو تشریف لیگئے اور بتون کو توڑ دئے صحابہ عرض کئے یا رسول اللہ صفا مروے کے درمیان دو بتون کے لئے سعی کرتے تھے وہ حج کے مناسک سے نہین پھر اللہ تعالی یہہ آیت نازل کیا بعضے روایتو مین آیا ہی اساف نام ایک مرد تھا اسنے نائلہ نام عورت سے کعبے کے اندر زنا کیا اللہ تعالی ان دونون کو مسخ کرکے پتھر بنا دیا جب ایک مدت گذر گئے اور وے لوگ جو اس حال کو جانتے تھے مرگئے کفار انکی پرستش کرنے لگے الغرض صفا مروے کے درمیان مین سعی کرنا حج اور عمرے کے مناسک مین داخل ہی اور وہ شرع کے حکم سے ثابت ہی لیکن امام احمد کہتے ہین کہ وہ سنت ہی اور ابو حنیفہ کہتے ہین واجب ہی اگر کوئی اسکو ترک کرے تو جانور کا ذبح کرنا لازم ہوگا اور امام مالک اور امام شافعی کے پاس حج و عمرے کے ارکان مین وہ بھی ایک رکن ہی امام شافعی اور ابی سعد وغیرہما حبیبہ بنت ابی تجراہ سے روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمائے

فرمائے سعی کرو کیونکہ اللہ تعالی تم پر سعی فرض کیا ہی دار قطنی کہا کہ اسکی سند صحیح ہی امام مالک اور امام احمد اور بخاری اور مسلم
اور ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ اور بیہقی وغیرہ نے عروہ بن الزبیر سے روایت کئے ہین کہے مین نے بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا
کو کہا اللہ تعالی فرماتا ہی ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ فمن حج البیت او اعتمر فلا جناح علیہ ان یطوف
بہما سو کوئی صفا مروے کے درمیان نہ دوڑے تو کچھ مضایقہ نہین بی بی عایشہ کہے ای میری بہن کے بیتے تو نے بری بات کہا مسلم کی ایک روایت
مین یون آیا ہی بی بی عایشہ کہے جو آدمی صفا مروے کے درمیان طواف نہ کرے تو اللہ تعالی اس کا حج پورا کریگا نہ عمرہ تو جو کہا وہ بات اگر
مراد ہوتی تو اللہ تعالی یون فرماتا فلا جناح علیہ ان لا یطوف بہما لیکن یہہ آیت انصار کی شان مین اتری وے اسلام لانے
کے قبل مناۃ کے نام سے جس کی وے پرستش کرتے تھے حج کا احرام باندھتے پھر جو مناۃ کے نام سی احرام باندھتا تو صفا مروے کی درمیان
طواف کرنا گناہ سمجھتا جب لوگ اسلام سے مشرف ہوئے کہے یا رسول اللہ ہم جاہلیت مین صفا مروے کا طواف کرنا گناہ سمجھتے تھے پھر اللہ تعالے
یہہ آیت نازل کیا مسلم کی ایک روایت مین آیا ہی زہری نے یہہ حدیث ابی بکر بن عبد الرحمن بن الحارث بن ہشام کو بولا اسنے سنکر بہت
خوش ہوا اور کہا یہہ آیت بڑے علم کی ہی اور بولا مین عالمون سے سنا تھا کہتے تھے عربون مین وے عرب جو صفا مروے کے درمیان طواف
نہین کرتے تھے اسلام لائے بعد کہنے لگے ان دونو پتھرون کے درمیان طواف کرنا جاہلیت کی رسم ہی اور تھوڑے انصار کہنے لگے ہم کو حکم ہوا کہ
کعبے کی طواف کرین صفا مروے کی طواف کا حکم نہین ہوا پھر اللہ تعالی اس آیت کو نازل کیا ابوبکر بن عبد الرحمن کہے شاید یہہ آیت ہر دو فریق
کی شان مین اتری وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ اللَّهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ اور جو کوئی شوق سے کرے کچھ نیکی تو اللہ تعالی قدردان
ہی سب جانتا التطوع کا معنی طاعت کا کام کرنا فرض ہو یا نفل یا جو اللہ فرض کیا اس سے زیادہ کرنا حج ہو یا عمرہ یا طواف یا کوئی اور نیکی
اور شکر کا معنی نعمت مین اپنے تئین کوئی انعام دیوے تو اسکو اظہار کرنا یہہ معنی اللہ تعالی کی شان مین بن نہین سکتا سو اللہ تعالی
مسلمانون پر لطف کی نظر سے یہہ لفظ بولا اس سے مراد ثواب دینا ہی نیکیون کا إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ
وَالْهُدَىٰ جو لوگ چھپاتے ہین جو کچھ ہم نے اتارے صاف حکم اور راہ کی زبان اس جگہہ لوگ سے مراد یہود کے علما ہین جو بولی کہ محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت توریت مین نہین اور رجم کی آیت کا انکار کئے اسکے سوائے بہت سی چیزون کو پوشیدہ کر دئے مِنْ
بَعْدِ مَا بَيَّنَّاهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتَابِ بعد اسکے ہم انکو کھول چکے لوگونکے واسطے کتاب مین یعنی توریت مین ہم انکو ایسا صاف
کہہ دئے کہ جس مین کچھ اشکال اور شبہہ نہ رہے پروے اسکو چھپائے أُولَٰئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللَّهُ انکو لعنت کرتا ہی اللہ وَيَلْعَنُهُمُ
اللَّاعِنُونَ اور لعنت کرتے ہین سب لعنت کرنے والے یعنی اللہ تعالی سے سوال کرتے ہین کہ ان پر لعنت کرے لعنت کی معنی الٹھر

رحمت سے دور کرنا لعنت کرنے والون سے مراد تمام مخلوقات ہین جن وانس کے سوائے یہہ قول ابن عباس کا ہی حسن کہا مراد انسے اللہ کے
سب بندے ہین اور عکرمہ سے مروی ہی کہ انسے مراد ہر شئی ہی یہان تک چارپای اور خنفسا اور بچھو مجاہد اور ضحاک سے یون مروی ہی کہ
انسے مراد زمین پر کے دواب یعنے چارپائی ہین اور یہہ آیت اگرچہ یہود کی شان مین اتری لیکن اس سے ہر شخص مراد ہی جو دین کے امر کو چھپاوے
کیونکہ لفظ عموم پر دلالت کرتا ہی لفظ کے عموم کو ہی اعتبار ہی نہ خصوص سبب کو اور اس آیت سے ثابت ہوا کہ جو علم دینی ہو اسکو ظاہر کرنا فرض
ہی بخاری اور مسلم نے اعرج سے روایت کئے ہین کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہے تم کہتے ہوگے کہ ابوہریرہ احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت روایت
کرتا ہی اللہ کی قسم اگر قرآن مین ایک آیت نہ ہوتی تو مین کسی کو کچھ حدیث کہدی نہ کہتا بعد اسکے یہہ آیت پڑھنے لگا اِنَّ الَّذِینَ یَکْتُمُونَ
الآیۃ اِلَّا الَّذِینَ تَابُوا مگر جنھون نے توبہ کی یعنی وے جو پوشیدہ کرتے تھے اس سے باز آئے دل سے مسلمان ہوے وَاَصْلَحُوا اور درست کئے
یعنی اس کام کو جو انکے اور اللہ تعالی کے درمیان تھا وَبَیَّنُوا اور بیان کردئے اس چیز کو جو چھپاتے تھے فَاُولٰئِکَ اَتُوبُ عَلَیْهِمْ
سو انکو معاف کرتا ہون اور انکا توبہ قبول کرتا ہون وَاَنَا التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ اور مین ہون بہت معاف کرنے والا مہربان اِنَّ الَّذِینَ
کَفَرُوا وَمَاتُوا وَهُمْ کُفَّارٌ مقرر جو لوگ کافر ہوئے اور مرگئے کفر پر یعنی وے مرتے تک توبہ نہ کئے اُولٰئِکَ عَلَیْهِمْ لَعْنَةُ اللّٰهِ
وَالْمَلٰئِکَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِینَ انھین پر لعنت اللہ کی اور فرشتون کی اور لوگون کی سب کی پہلی لعنت دایمی نہ تھی کیونکہ توبہ
سے موقوف ہوئے یہہ لعنت جو کیا ہمیشہ رہیگی کیونکہ موے بعد توبہ کرنیکا جگہہ نہ رہا ابن جریر نے ابو العالیہ سے نقل کیا ہی کہ یہہ لعنت قیامت کے
دن ہوگی اللہ تعالی کافر کو کھڑے کرکے آپ لعنت کریگا بعد فرشتے لعنت کرینگے بعد دوسرے لوگ لعنت کرینگے اور لوگ سے مراد یہان مومن
ہین چنانچہ ابن مسعود اور قتادہ سے یہہ منقول ہی بعضی مطلق لوگ مراد لیتے ہین مومن ہون یا کافر سو قیامت کے دن کافر بھی ایک دوسرے
کو لعنت کرینگے چنانچہ اللہ تعالی فرمایا یلعن بعضکم بعضا اور فرمایا کلما دخلت امۃ لعنت اختہا خٰلِدِیْنَ
فِیْهَا رہے پڑے اسی مین یعنی لعنت مین یا آتش مین لَا یُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ نہ ہلکا ہوگا ان پر عذاب وَلَاهُمْ یُنْظَرُوْنَ
اور نہ انکو فرصت ملیگی بعضے یون ترجمہ کئے ہین اور نہ انکی طرف رحمت کی نظر کریگا وَاِلٰهُکُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ اور الہ تمھارا اکیلا الہ ہی
یعنی اسکا مثل اور شریک نہین اس آیت کی نزول کا سبب یہہ ہی کفار کہنے لگے یا محمد تیرے رب کی صفت بیان کر تب اللہ تعالی اس آیت
کو اور سورہ اخلاص کو اتارا لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ کسی کو پوجنا نہین اسکے سوائے بڑا مہربان رحم والا ابوداود
ترمذی نے اسما بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اللہ کا اسم اعظم ان دو آیت مین ہی
وَاِلٰهُکُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لا الہ الا ھو الرحمن الرحیم اور آل عمران کا شروع الم اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم ترمذی نے

ترمذی نے کہاکہ یہہ حدیث صحیح ہی اِنَّ فِی خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مقرر آسمان وزمین کا بنانا وکیع اور ابن جریر وغیرہ نے ابی الضحی
سے نقل کئے ہین کہ جب آیت وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ کی اتری تو مشرکین تعجب سے کہنے لگے کہ محمد نے الہ ایک ہی جو کہا اس بات مین سچا ہو تو
کچھ دلیل لاوے پھر اللہ تعالی اس آیت کو نازل کیا ان فی خلق السموت والارض الآیہ سو اللہ تعالی فرماتا ہی یہہ نشانیان عقلمندونکے
لئے دلیل ہین جانو کہ اللہ تعالی اس آیت مین صانع کی وحدانیت پر استدلال کرنے کی کیفیت کہہ دیا اور انکو اپنی آیتون مین تفکر کرنا اور اپنے
صنایع عجیبہ اور افعال متقنہ مین نظر کرنے کی خاطر اشارہ کیا کہ جس مین وحدانیت کی دلیل روشن ہی کیونکہ اگر دو خدا ہوتے تو عالم کا انتظام درستی پہ
نہ ہوتا اور دونون کے کام صفۃ کمال مین مساوی رہنا محال ہوتا اس سے ثابت ہوا کہ عالم کا خالق اور مدبر ایک ہی ہی قادر مختار اور اللہ تعالی اپنے
عجایب مخلوقات سے اس آیت مین آٹھ نوع بیان کیا کہ ہر ایک کو بغور دیکھین اس خالق کی وحدانیت پر بڑی دلیل ہی پہلا نوع آسمان زمین
ہین آسمانون مین جو آیتین ہین سب پر عیان ہین دیکھو تو کیا بلند عمارت بے ستون ہوا مین معلق کہڑی ہی اور اس مین سورج اور
چاند اور ستارے بھی ہین ہر ہر کی گردش مختلف ہی اور زمین کو پانی پر کس متانت سے قایم کیا ہی اور اقسام رنگ کے کی متی اور انواع کی قابلیتین
اسمین رکہا ہی اور جہاڑ پہاڑ پھل پھول دریا معدن جوہر اس مین پیدا کیا ہی اور آسمان سات ہین اور زمین بھی سات ہین لیکن اللہ صاحب
نے آسمانون کو سموات کر کے جمع کا لفظ فرمایا اور زمین کو ارض کر کے مفرد بولا سو اس کا وجہ شاید یہہ ہو کہ اس مقام مین اپنی وحدانیت کی
دلیل قایم کرنا منظور تھا دلیل محسوس چیزون سے بنتی ہی تو یقین کا فایدہ دیتی ہی زمین کے سات طبقے محسوس نہین اس لئے اسکو مفرد کہا اور
سات آسمان بھی اگرچہ محسوس نہین لیکن سورج اور چاند اور ستارے بڑے چھوٹے جو دستے ہین اور انکے گردشون کا اختلاف آسمانون کے
تعدد پر دلالت کرتا ہی اس لئے تعدد بمنزلہ محسوس کے ہوا قاضی ناصر الدین بیضاوی اپنی تفسیر مین لکھا ہی کہ آسمان کے طبقے انکے ذات کے
دیکھتے ہر ایک مین فاصلہ موجود ہی اور حقیقت مین مختلف ہین اس لئے سموات فرمایا بخلاف زمین کے کہ وہ ایسے نہین حافظ جلال الدین
سیوطی اس کو رد کیا اور کہا کہ یہہ قول فلاسفہ کا ہی اہل سنت وجماعت کے پاس دو آسمان مین جیسا فاصلہ ہی ویسا ہی دو زمین کے
درمیان فاصلہ پانسو برس کی راہ کا ہی اور امام بغوی نے اس کا وجہ یہہ لکھا کہ ہر آسمان کی جنس مختلف ہی ایک دوسرے کے جنس سے نہین
اس لئے اسکو جمع لایا اور سات زمین ایک ہی جنس کے ہین یعنی تراب اس لئے اسکو مفرد فرمایا ابو حیان نے کہا بلاغت والون نے یہہ نکتہ لکھا
ہی کہ ارض کو جمع کر کے ارضون کہنا زبان پر ثقیل ہی اس واسطے اللہ تعالی ارضون کہنے کے موقع مین ومن الارض مثلهن
کر کے فرمایا بعضی ایسے کلمے ہین کہ انکا مفرد زبان پر لانا ثقیل نہین اور اسکی جمع ثقیل ہی تو اللہ انکے جمع کو قرآن مین نہین ذکر کیا اور
بعضون کا جمع ثقیل نہین پر مفرد ثقیل ہی تو قرآن مین اس کا جمع کہا مفرد نہین کہا جیسی الباب جمع لب کی ہی سو لب قرآن

مین مذکور نہین بخلاف الباب کے بہت سی جگہہ واقع ہی اب دوسری نوع کی طرف اشارہ کرکے فرماتا ہی وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ
اور رات دن کا بدلتے آنا انکا بدلتے آنا یہہ ہی کہ رات جاکے دن آتا ہی اور دن جاکے رات آتی ہی عطا سے یون منقول ہی کہ رات دن مختلف
آنا کسی وقت نور کسی وقت تاریکی اور کوئی بڑی اور کوئی چھوٹی اور رات کو اول فرمایا کیونکہ رات مقدم ہی اور اصل اس جہان کی تاریکی
ہی ہی روشنائی نہین ہوتی مگر سورج یا چاند کے نکلنے سے انمین دلیل یہہ ہی کہ اللہ تعالی معیشت کے واسطے دن کو مقرر کیا اور آرام و
راحت کے واسطے رات کو پھر تیسری نوع کی طرف اشارہ کرتا ہی وَالْفُلْكِ الَّتِي تَجْرِي فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنْفَعُ النَّاسَ اور کشتی جو
لیکر چلتی ہی دریا مین جو چیزین کام آوے لوگون کو یعنی تجارت کرنا اور منافع حاصل کرنا ان مین دلیل یہہ ہی کہ اللہ تعالی کشتی کو انسان
کے لئے مسخر کیا اسکو پانی پر چلاتا ہی باوجود بڑے بوجھے کے وہ ڈوبتی نہین اگر باد مراد ہو تو مہینون کی راہ گھڑیون مین طی کرتی ہی اور مخالف
بارا ہو تو گھڑی کی راہ کو مہینے لگتے ہین اور دخانی کشتیان جو اب سے نکلی ہین انکو نظر کرین تو خالق کی عظمت پر دلالت کرتی ہین
ہوا ہرچند مخالف رہے وے اپنی مقصد کی طرف روان ہین اور کشتی کے لئے دریا کو مسخر کیا پانی کی زور مین اور موجون کی اضطراب مین
لکڑیون کے چند ٹکڑون کا نگہبان اللہ کے سوائے دوسرا کوئی نہین یہان چوتھے نوع کی طرف اشارت ہی وَمَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنَ
السَّمَاءِ مِنْ مَاءٍ اور وہ جو اتارا اللہ نے آسمان سے پانی یعنی مہینہ فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا پھر جلایا اس سے زمین کو
مرگئی پیچھے یعنی خشک ہوی بعد زمین سے کچھہ نہ اگے اور اس پر مینہہ نہ پڑے تو گویا مر گئی اور جو فرمایا آسمان سے مینہہ اتارا اس مین اہل سنت کے
قول کی تائید ہووے کہتے ہین مینہہ کو اللہ تعالی ایک دریا سے برساتا ہی جو عرش کے نیچے ہی پھر پانی آسمان پر سے ابر مین گرتا ہی اور وہان
سے برستا ہی بعضے کہتے ہین آسمان سے مراد ابر ہی جو چیز بلندی مین رہے اور انسان پر سایہ کرے تو عرب کے محاورہ مین اسکو مجازا آسمان
کہتے ہین مینہہ مین جو دلیل ہی سو ظاہر ہی کیونکہ حیوان اور نبات تمام کی زندگی مینہہ سے ہی اور اسکو کس انداز سے برساتا ہی سب پر
عیان ہی اب پانچوین نوع کی طرف اشارہ ہی وَبَثَّ فِيهَا مِنْ كُلِّ دَابَّةٍ اور بکھیرے اس مین یعنی زمین مین سب قسم کے جانور
ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہی کہ اس جگہہ جانور سے مراد وہ جو زمین پر حرکت کرتے ہین خواہ انسان ہون یا حیوان اس مین دلیل یہہ ہی
کہ تمام انسان کا اصل ایک ہی آدم ہوتے پر انکی صورت اور شکل اور رنگ اور بات اور طبیعت اور اخلاق مین کس قدر تفاوت ہی اسی پر دو
جانورون کو قیاس کرین تو معلوم ہوتا ہی یہان چھٹی نوع کی طرف اشارہ کیا وَتَصْرِيفِ الرِّيَاحِ اور پھیرنا باؤن کا کبھی شمالی
باؤ چلتی ہی کبھی جنوبی پھر کبھی شرقی ہوتی ہی کبھی مغربی شمالی باو کو عربی مین شمال کہتے ہین اور جنوبی کو جنوب اور شرقی کو قبول
اور صبا بھی کہتے ہین اور مغربی کو دبور اور ریح العقیم کہتے ہین اور جس باو کے بہنے کی جہت مختلف ہو تو اس کو نکبا کہتے ہین اس مین

اس مین جو دلیل ہی سو بہی ظاہر ہی کسی باد سے مینہہ برستا ہی اور کسی سے چہوٹ جاتا ہی کوئی گرم ہوتی ہی کوئی سرد اور کبہی
زور سے چلتی اور کبہی نرم باوجود اسکے کہ اسکا جسم لطیف ہی اسکو اس قدر زور و قوت ہی جہاڑون کو جڑ سے نکالتی اور مضبوط
عمارتون کو ڈہا دیتی ہی اور اُس سے جیوانون کی زندگی بہی ہی اگر ایک لحظہ باد بند ہو تو دم رک کے مرجاتے ہین اور باد نہ ہو تو
دنیا بہی بدبو ہوجاویگی یہان ساتوین نوع کی طرف اشارت ہی وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ
اور ابر جو فرمان بردار ہی درمیان آسمان اور زمین کے ابر جو فرمان بردار ہی یا اللہ تعالی کا یا باد کا کیونکہ باد اللہ تعالی کے اذن سے
ابر کو جدہر چاہے ادہر پہیرتا ہی اور اس مین دلیل یہہ ہی کہ ابر مین اتنا پانی رہتے پر بہی وہ آسمان و زمین کے درمیان معلق
کہڑا رہتا ہی لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ البتہ دلایل ہین عقلمند لوگون کو یعنی اللہ تعالی کی وحدانیت کے دلایل ہین کیونکہ ورد ۱۴
وے اپنی عقل سے تامل کرین تو اللہ تعالی کی بڑی قدرت اور حکمت ان سے ظاہر ہوتی ہی وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَتَّخِذُ
مِنْ دُونِ اللَّهِ أَنْدَادًا اور بعضے لوگ ہین جو پکڑتے ہین اللہ کے سوا ہمتایان یعنی مشرک لوگ بتون کو یا اپنے
بزرگون کو جن کی اطاعت کرتے تہے اللہ کا مثل ٹہراتے ہین يُحِبُّونَهُمْ كَحُبِّ اللَّهِ محبت رکہتے ہین انکی یعنی انکی تعظیم
کرتے ہین اور انسے خضوع اور عاجزی ظاہر کرتے ہین اور انکی طاعت کی طرف رغبت کرتے ہین جیسی محبت اللہ کی یعنی وے
بتون سے محبت ایسی رکہتے ہین جیسے مومن اللہ کی محبت رکہتے ہین زجاج اپنی تفسیر مین یون لکہا ہی کہ وے اللہ سے جو محبت
رکہتے ہین بتون سے بہی ویسی ہی محبت رکہتے ہین کیونکہ وے انکو اللہ کا شریک جو ٹہرائے اللہ کو اور بتون کو برابر سمجہے پہلی تفسیر
والا کفار کی محبت اللہ کے ساتہہ ثابت نہین کیا دوسرے تفسیر والا کفار کی محبت بہی اللہ سے ثابت کیا لیکن اس محبت مین بتون
کو شریک کیا اللہ تعالی مشرکون پر جس تعظیم و محبت کے سبب عیب دہرا اادان مسلمان بہی اپنے پیر شہیدون سے یہی معاملہ کرتے ہین اور
انکی تعظیم و اطاعت اللہ تعالی کی مانند کرتے ہین کوئی تو پیرون کو اور شہدون کو اور قبرون کو سجدہ کرتا ہی اور بعضے تو انہین کو
بیواسطۂ الہی اپنا مشکل کشا اور حاجت روا سمجہتے ہین وَالَّذِينَ آمَنُوا أَشَدُّ حُبًّا لِلَّهِ اور ایمان والونکو اس سے
زیادہ محبت ہی اللہ کی یعنی وے اللہ کی محبت پر ثابت اور دایم رہتے ہین اللہ کے سوا دوسرے کو پسند نہین کرتے اور مشرکون کی
ایک فاسد غرض پر ہوتی ہی تہوڑا خلاف مرضی ہو تو اس محبت کو ترک کرتے ہین کفار قریش ایک پتہر کا پوجا کرتے تہے دوسرا
پتہر اس سے بہتر ملتا تو پہلے کو پہینک کے دوسرے کو اختیار کرتے اور بعضے کچہہ حاجت درپیش ہو تو اس کو بیچ کے کہا جاتے
بنو باہلہ عربستان مین ایک قوم تہے جاہلیت مین حلوے کا بت بنا کے پوجتے تہے جب کال پڑا تو اسکو کہا گئے وَلَوْ يَرَى

الذین ظلموا اور کبھی دیکھین بے انصاف یعنے وے جو اللہ کو ہمتا پکڑتے ہین اذ یرون العذاب اس وقت کو جب دیکھینگے
عذاب کہ ان القوۃ للہ جمیعا مقرر زور سارا اللہ کو ہی و ان اللہ شدید العذاب اور مقرر اللہ کی مار سخت ہی
یعنی اللہ کا شریک دنیا مین ٹھہرانے والے آخرت مین اللہ کا عذاب دیکھینگے تو دیکھینگے تمام قوت اللہ ہی کو ہی اور اسی کی مار بڑی سخت
اور لوکا جواب محذوف ہی تقدیر کلام کی یون ہی کبھی بے انصاف دوزخ کے عذابکا حال جانتے تو نہایت نادم ہوتے اور ڈرتے واللہ کا
ہمتا ٹھہرانے اذ تبرا الذین اتبعوا من الذین اتبعوا جب الگ ہوجاوین جنکے ساتھ ہوے تھے اپنے ساتھ
والون سے پہلے اتبعوا سے مراد روسا ہین اور دوسرے اتبعوا سے مراد انکے پیرو یعنی اللہ تعالی قیامت کے دن جب روسا اور انکے تابعین
کو جمع کریگا تو روسا الگ ہوجاوینگے اور کہینگے کہ ہم نے تابعین کو نہین بکارا ورأوا العذاب اور دیکھین عذاب وتقطعت
بہم الاسباب اور ٹوٹ جاوین انکے سب طرف کے علاقے یعنی قرابت اور محبت انکے درمیان دنیا مین جو تھی وہ سب باقی نہ رہیگی
وقال الذین اتبعوا اور کہینگے ساتھ پکڑنیوالے یعنی پیرو لوگ کہینگے لو ان لنا کرۃ فنتبرا منہم کما تبرءوا
منا کاش کہ ہمکو دوسرے بار الٹکے جانا ہوتا یعنی دنیا مین تو ہم الگ ہوجاوین انسے یعنی روسا جیسے یے الگ ہوگئے ہمسے کذلک
یریہم اللہ اعمالہم حسرات علیہم اسطرح دکھاتا ہی اللہ انکو کام انکے افسوس دلانیکو یعنی اللہ تعالی جیسا انکو عذاب
بتایا ویسا ہی انکے بدکام انکو دکھلاویگا تا انکو کمال ندامت ہو وماہم بخرجین من النار اور انکو نکلنا نہین آگ سے
یا ایہا الناس کلوا مما فی الارض حلالا طیبا لوگو کھاؤ زمین کے چیزون مین جو حلال ہی ستھرا یہہ آیت ثقیف اور ع
خزاعہ اور عامر بن صعصعہ اور بنی مدلج کے حق مین جو بحیرہ اور سائبہ اور وصیلہ وغیرہ جانورون کو اپنے پر حرام کئے تھے نازل ہوئی
یہی مشہور قول ہی بعضے کہتے ہین یہہ آیت شان مین انکے نازل ہوئی جو اپنے پر اچھا کھانا اور اچھا کپڑا حرام کئے تھے یہہ بات ضعیف
ہی کیونکہ ان لوگون کے شان مین سورہ مایدہ کی آیت یا ایہا الذین امنوا لاتحرموا طیبات ما احل اللہ لکم
نازل ہوئی اور حلال وہ جسکو شرع مباح کردے اور طیب وہ کہ جس مین شبہہ نہ ہو ولا تتبعوا خطوات الشیطن اور نہ چلو
قدمون پر شیطان کے یعنی شیطان کی راہ مت اختیار کرو کیونکہ تم حرام مین یا شبہے مین پڑوگے یا حلال کو حرام کروگے یا حرام کو حلال
جانوگے خطوات سے بعضون نے چھوٹے گناہ مراد لئے ہین اور بعضے گناہ کی نذرین کرنا کہے ہین انہ لکم عدو مبین مقرر وہ
تمہارا دشمن ہی ظاہر یعنی اسکی عداوت ظاہر ہی تمہارے باپ آدم کو بہشت سے نکالا انما یامرکم بالسوء والفحشاء وہ تو حکم
نہین کرتا تمکو مگر برے کام اور بے حیائی کا سوء وہ کام جو شرع مین قبیح ہو اور فحشا جس کی قباحت حد سے زاید ہو اور ابن عباس

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہی کہ سو وہ گناہ جس مین حد نہین اور فحشا جس مین حد ہی اور سدی نے کہا فحشا زنا ہی
اور بعضے کہتے ہین فحشا بخل ہی وَاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَی اللّٰہِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ اور یہہ کہ جھوٹھ بولنا اللہ پر جو تمکو معلوم نہین جیسے
حرام کو حلال کرنا اور طیبات کو حرام وَاِذَا قِیْلَ لَھُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ اور جب انکو کہئے چلو اس پر جو نازل کیا اللہ نے یہہ علاقہ
جملہ ہی آگے کے جملہ پر معطوف نہین اور لہم کی ضمیر کا مرجع وہ ناس نہین ہی جو مذکور ہوئے بلکہ انکے غیر مراد ہین ابن اسحق اور ابن جریر
اور ابن ابی حاتم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہود کو اسلام کی طرف دعوت
کئے اور اللہ تعالی کے نعمت و عذاب سے انکو ڈرائے تب رافع بن خارجہ اور مالک بن عوف کہنے لگے یا محمد ہمارے باپ دادا جو راہ
چلتے تھے ہم اسکو اختیار کرینگے کیونکہ وے ہم سے بہتر تھے اور ہم سے زیادہ دانا اس پر اللہ تعالی اس آیت کو نازل کیا بعضے کہتے ہین
یہہ آیت اپنے ماقبل سے متصل ہی اور کفار قریش اور عرب کے مشرکون کے حق مین اتری ہی اور لہم کی ضمیر کا مرجع وہ ناس کا لفظ ہی جو
ومن الناس من یتخذ من دون اللہ اندادا مین مذکور قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَآ اَلْفَیْنَا عَلَیْہِ اٰبَآءَنَا کہین بلکہ ہم چلینگے اس پر جس پر
دیکھا اپنے باپ دادونکو اَوَلَوْ کَانَ اٰبَآؤُھُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ شَیْئًا وَّلَا یَھْتَدُوْنَ ایا کیا انکی پیروی کروگے اگرچہ
انکے باپ دادے نہ عقل رکھتے ہون کچھ اور نہ راہ کی خبر یہہ جو فرمایا کہ وے عقل نہین رکھتے وہ فقط دین کے کامون مین ہی کیونکہ
وے اپنے دنیا کے کامون مین پکے تھے سو یہان لفظ عام ہی اور معنی خاص اور اولو مین ہمزہ جو آیا انکار کا اور واو حالیہ ہی یا واو عطف
کا اور لو کا جواب محذوف ہی یعنی اگر انکے باپ دادے بے عقل ہون تو بھی وے انکی پیروی کروگے وَمَثَلُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا
کَمَثَلِ الَّذِیْ یَنْعِقُ بِمَا لَا یَسْمَعُ اِلَّا دُعَآءً وَّنِدَآءً اور مثال یعنی صفت ان کافرون کی جیسی مثال ایک شخص کی کہ چلاتا ہی
ایک چیز کو جو سنتی نہین مگر پکارنا اور چلانا یعنی خالی آواز جس کی معنی معلوم نہین اور ینعق کا لفظ نعق سے مشتق ہی نعق اس آواز کو
کہتے ہین جو چرواہا بکریون کو بلوانے لئے آواز کرتا ہی آیت کا مطلب یہہ ہی کہ کفار وعظ سنتے ہین لیکن اس مین تفکر نہین کرتے
سو وے جانور کے سے ہین جو چرواہے کی آواز سنتے ہین پر اسکا معنی نہین سمجھتے یہہ مثال اس پر ہی کہ پھیر آواز سنتے ہین اور معنی نہین
جانتے ویسا ہی کفار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سنتے ہین لیکن اس سے نفع نہین پاتے اور بعضے مطلب یون بیان
کرتے ہین بتون کو پکارنے مین کافرون کی مثال ایسی ہی جیسا ایک شخص جب چلاتا ہی اس کو اس چلانے مین بدون مشقت کے کچھ حاصل
نہین سو کافرون کو بتون کے پکارنے مین مشقت کے سوائے اور کچھ حاصل نہین صُمٌّ بُکْمٌ عُمْیٌ فَھُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ بہرے گونگے
اندھے ہین انکو عقل نہین حق کو سنتے نہین سو وے بہرے ہین اور حق بات کہتے نہین سو وے گونگے ہین اور ہدایت کی راہ کو

مستحقون کو دینا اسکا ثواب مردون کو پہنچے جانور کا جان دینا اپن آدمی کے زندگی مین اسکے نفع پانیکا قابل بالکل نہین تو مرے بعد بھی قابل انتفاع نہوگا ہان مردے کی طرف سے اضحیہ کرنا کہ صحیح حدیث مین آیا ہی لیکن معنی اسکا یہہ ہی جانور کا جان جو اللہ تعالی کو دیتے ہین اسکا ثواب مردے کو بخش سکتے ہین یہہ نہین کہ وہ ذبح مردے کے واسطے کئے ہین بعضے جاہل مسلمان کج فہمی سے کہتے ہین گوشت پکا کے مردون کے نام سے دینا بلاشبہہ جایز ہی تو ہم بھی جانور کو مردے کے نام سے جو ذبح کرتے ہین یہی قصد کرتے ہین اب ان جاہلون کو سمجھانے کے خاطر ایک نکتہ کافی ہی ان سے پوچھنا کہ تم جو جانور کو اللہ کے غیر کے نام سے نذر کرتے ہو اس جانور کے در عوض اتنا گوشت خرید کر پکا کے فقرا کو کہلاو تو تمہارے ذہن مین وہ نذر ادا ہوگی یا نہوگی اگر ادا ہوتی ہی تو سچ ہی کہ تمہارا مقصود اسکے ذبح سے مردے کے ثواب کے لئے غربا کو گوشت کھلانے کے اور کچھ نہین اگر تمہاری نذر اس سے ادا نہین ہوتی تو معلوم ہوا کہ تم ذبح کرنیکی نذر تقرب کے لئے کئے ہو اس سے صریح شرک لازم آتا ہی اور اس کا لفظ چار جاپر جو قران مجید مین وارد ہوا ہی اس مین تامل کیجیے کہ **ما اهل به لغير الله** فرمایا **ما ذبح باسم غير الله** نہین فرمایا پھر جب تم یہہ بیان جانے کا اور یہہ بکرا فلانیکا شہرت دیگے اور آواز پکار کے اللہ کے نام سے ذبح کرین تو فایدہ نہ دیگا اور اس جانور کا گوشت حلال نہوگا اور اہل کا معنی ذبح کا لینا خلاف لغت اور عرف عرب کی لغت مین اور اس شہر کی عرف مین اور اس وقت مین اہلال ذبح کی معنی سے ہرگز نہ آیا نہ شعر مین نہ کسی عبارت مین بلکہ عربی لغت مین اہلال کا معنی آواز بلند کرنا اور شہرت دینا ہی جیسا کہ اہلال ہلال اور اہلال طفل نو تولد اور اہلال حج کا تلبیہ کہنا وغیر ذلک مستعمل ہی اگر کوئی اہللت ہند کہے تو اس سے ذبحت ہند کا معنی مفہوم نہین ہوتا بھی اگر اہل کا معنی ذبح کا لیوین تو ذبح لغیر اللہ مراد ہوگا ذبح باسم غیر اللہ کہانسے مفہوم ہوتا ہی تا مدعا ان لوگون کا حاصل ہو اب اس عبارتین اہلال سے ذبح کی معنی لینا اور لغیر اللہ کو باسم غیر اللہ کی جگہہ لینا کلام الہی کی تحریف کرنا ہی تفسیر نیشاپوری مین کہا ہی **اجمع العلماء لو ان مسلما ذبح ذبيحة وقصد بذبحها التقرب الى غير الله صار مرتدا وذبيحته ذبيحة مرتد** یعنی علما اجماع کئے ہین اگر کوئی شخص جانور کو ذبح کرے اور اس ذبح سے غیر اللہ کی تقرب کا قصد کرے تو وہ شخص مرتد ہوتا ہی اس کے ذبیحے کا حکم مرتد کے ذبیحے کا سا ہی کافران جاہلیت مین اپنے گھر سے نکلتے وقت اور راہ مین چلتے وقت بتون کے نام کو پکارا کرتے جب مکہ معظمہ کو پہنچتے تو بیت اللہ کا طواف کرتے ان کا یہہ طواف ہرگز مقبول نتہا اس لئے حکم ہوا **فلا يقربوا المسجد الحرام بعد عامهم هذا** یعنی تم مسجد الحرام کی نزدیک نہ آو اس سال کے بعد سو اس جگہہ جب آواز کئے اور شہرت دئیے یہہ جانور فلانے کا ہی اور فلانے کے نام کا اور اسکے لئے ہم ذبح کرتے ہین پھر ذبح کے وقت اللہ کے نام سے ذبح کرین تو ہرگز وہ حلال نہوگا انتہی بندہ عاصی کہتا ہی اس مقام مین بڑا اشکال ہی کیونکہ مصنف اس کتاب کا جو بڑا محدث و مفسر تھا ایسا سخن نہ کہیگا شاید مصنف کے بعضے

بعضے شاگردجن کوذبح کے مقدمہ مین غلو تھا اپنی طرف سے یہ الحاق کر دیے ہون اکثر مفسرون نے اہل کا معنی ذبح سے کیے ہین
ابن عباس وغیرہ سے بھی یہی مروی ہے اور بعضے اہل لغیر اللہ کا معنی ذکر علیہ اسم غیر اللہ کئے ہین چنانچہ تفاسیر معتبرہ مین یہی دو معنی
مذکور ہین سیوطی تفسیر در منثور مین لکھتے ہین کہ ابن المنذر ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ ما اہل کا معنی ذبح ہے اور ابن ابی
حاتم نے مجاہد سے نقل کیا ہے کہا ما اہل لغیر اللہ یعنی ما ذبح لغیر اللہ ہے اور ابن ابی حاتم نے ابی العالیہ سے روایت کیا ہے کہا ما اہل لغیر
اللہ یقول ما ذکر علیہ اسم غیر اللہ یعنی اس پر اللہ کے غیر کا نام لیے ہین امام واحدی لکھا ہے ما اہل لغیر اللہ بہ یعنی وہ جو ذبح کئے بتون کے
لئے اور اس پر اللہ کے غیر کا نام لئے اور امام بغوی لکھا ہے یعنی وہ جو اصنام اور طواغیت کے واسطے ذبح کئے اور اہلال اصل
مین آواز بلند کرنے کو کہتے ہین سو مشرکون نے جب اپنے بتون کے لئے ذبح کرتے تو بتون کا نام پکار کے بلند آواز سے لیتے پھر اُس کا چرچا اتنا
ہوا کہ ہر ذبح کرنے والے کو مہل کہتے ہین اگرچہ نام پکار کر نہ لیوے اور ربیع بن انس وغیرہ کہے معنی ما اہل بہ لغیر اللہ کا ما ذکر علیہ اسم غیر اللہ
ہے یعنی وہ جو ذکر کئے اس پر نام اللہ کے غیر کا اور جلالین مین لکھا ہے و ما اہل بہ لغیر اللہ یعنی ذبح کئے اللہ کے غیر کے نام پر اور اہلال
کہتے ہین آواز بلند کرنے کو سو بتون کے واسطے جانور ذبح کرنے کے وقت آواز بلند کرتے تھے اور خطیب شربینی اپنی تفسیر سراج المنیر مین بھی بعینہ
یہی لکھا ہے اور سورہ مایدہ مین یون لکھا و ما اہل لغیر اللہ بہ ای رفع الصوت بہ لغیر اللہ بان ذبح علی اسم غیرہ اور اہلال آواز بلند کرنا ای
سے کہتے ہین فلان اہل بالحج یعنی فلانا شخص تلبیہ بولا اور مشرک لوگ ذبح کے وقت کہتے تھے باسم اللات والعزی اور زین الدین بغدادی
تفسیر خازن مین لکھا ہے و ما اہل لغیر اللہ بہ یعنی وہ جو ذبح کئے اصنام اور طواغیت کے واسطے اور اہلال کا اصل معنی آواز بلند کرنا یہہ کہے
کیونکہ مشرکین ذبح کی وقت اپنی بتون کے ذکر سے آواز بلند کرتے تھے سو یہہ بات جاری ہوی انکی حالت اور امر کے مقام مین یہان تک
ہر ذبح کرنے والے کو مہل کہے اگرچہ نام پکار کے نہ لیوے اور سورہ مایدہ مین و ما اہل لغیر اللہ بہ کی تفسیر مین یون کہا یعنی جو کہ اسکی ذبح
پر اللہ کے غیر کا نام لئے یہہ اس واسطے ہے عربون نے جاہلیت مین ذبح کی وقت اپنے بتون کا نام لیتے تھے سو اللہ تعالی اسکو حرام کیا اور
زمخشری کشاف مین لکھا ہے ما اہل بہ لغیر اللہ ای رفع بہ الصوت للصنم یعنی بت کے واسطے کر کر پکارے ہون یہہ جاہلیت والون کا قول
تھا ذبح کے وقت باسم اللات والعزی کہتے تھے اور امام فخر الدین رازی سورہ مایدہ مین لکھا ہے اہلال کا معنی رفع صوت یعنی آواز
بلند کرنا اس سے یہہ قول مشتق ہوا ہے اہل بالحج یعنی تلبیہ بولا اور اسی سے ہے استہل الصبی یعنی بچہ پیدا ہوتے ہی چلایا اور ذبح کے
وقت کہتے تھے باسم اللات والعزی سو اللہ تعالی اسکو حرام کیا اور امام نسفی تفسیر مدارک مین سورہ بقرہ کی تفسیر مین لکھا ہے
و ما اہل بہ لغیر اللہ یعنی ذبح کئے بتون کے لئے سو اس پر اللہ کے غیر کا نام ذکر کئے اور اصل معنی اہلال آواز بلند کرنا یعنی بلند کیے

اس پر آواز بت کے لئے یہہ جاہلیت والون کا قول تھا کہا کرتے تھے باسم اللات والعزی اور سورۂ انعام کی تفسیر مین لکھا ہی یعنے
آواز بلند کیئے اسکے ذبح پر اللہ کے غیر کے نام سے اور قاضی ناصر الدین بیضاوی اپنی تفسیر مین لکھا ہی یعنی اس پر آواز بلند کیئے ذبح
کی وقت بت کے واسطے کر کر ہی اور حافظ برہان الدین بقاعی اپنی تفسیر نظم الدرر مین لکھا ہی وما اہل اہلال آواز بلند کرنا کوئی امر مستعظم
کو دیکھکے یہہ یعنی آواز بلند کرنے والا اپنا آواز بلند کیا بسبب اسکے جس حالت مین کہ وہ ذبح کرتا تھا اللہ کے غیر کے لئے دیکھیئے ان عمدہ
تفسیرون مین کوئی تو اہل کا معنی ذبح کا لیا ہی اس صورت مین وہ اس لفظ کا حقیقی معنی نہین مجازی ہی یہہ مجاز عرب کی محاورہ مین مستعمل
تھا نہین تو ابن عباس رضی اللہ عنہما عرب کے محاورے کے خلاف معنی نہ کرتے اور کوئی اہل کا حقیقی معنی لیا یعنی آواز بلند کرنا لیکن مطلق
نہین بلکہ ذبح کے وقت باللات والعزی کہنا صاحب فتح العزیز جو معنی کیا اسکو کوئی مفسر ذکر نہ کیا بلکہ وہ صاحب جو لکھا ہی کہ لغت
کے بھی خلاف ہی جوہری صحاح مین لکھا ہی استهل الصبی یعنی ولادت کی وقت بچہ پکار اٹھا اور اہل المعتمر یعنی اپنی آواز کو تلبیہ سے
بلند کیا اور اہل بالتسمیۃ علی الذبیحۃ اور قول اللہ تعالی کا وما اہل بہ لغیر اللہ ای نودی علیہ بغیر اسم اللہ یعنی پکارے گیا اس پر اللہ کے
نام کے غیر کو اور اسکا اصل معنی آواز بلند کرنا اور منتخب اللغت مین لکھا اہلال یعنے اللہ کا نام ذبح کی وقت بلند کرنا دیکھیئے صاحب
فتح العزیز جو ترجمہ کیا مگر وہ جانور کہ پکار گیا اور شہرت دیئے گیا کہ اس جانور کے حق مین کہ وہ اللہ کے غیر کے واسطے ہی انتہی سو یہہ ترجمہ
مخالف مفسرون کے کلام کے اور اہل لغت کے ہی اور جوہری جو لکھا نودی علیہ بغیر اسم اللہ اسکا ترجمہ ہرگز وہ نہین جو انھون نے کہا ہاں
اگر لغت مین نودی فیہ کہتا تو یہہ ترجمہ درست ہوتا دوسرا خلل انکے کلام مین یہہ ہی جب کہ اہل کی تفسیر ذبح سے کرین یا رفع صوت سے
کرکے وقت ذبح کو اسکا قید ڈالین انکے پاس ما کی لفظ سے جو غیر ذو العقول کے خاطر موضوع ہی جانور ہی مراد ہوتا ہی کیونکہ قابل
ذبح کے وہی ہی صاحب فتح العزیز نے جب اہل کا معنی پکار یکا لیا تو اسکی معنی مین بالکل ذبح کو دخل نہین پھر ما کی لفظ سے جانور
ہی مراد لینے پر کیا دلیل انکے قول پر اس کا معنی یون کرنا جو چیز شہرت دیجاوے کہ وہ اللہ کے غیر کے واسطے ہی اس صورت مین جانور وغیرہ
سب اشیا کو متناول ہوتا ہی تیسرا خلل لغت والے اہل کا معنی فقط آواز بلند کرنا کر کر لکھے ہین شہرت دینا کر کر کوئی نہ کہا نداکرنے
مین اور شہرت دینے مین بڑا فرق ہی اور وہ جو کہے ہین اہللت لہ اگر کہے تو اس کا معنی ذبحت منذ کرکے کوئی نہ سمجھیگا انتہی ہم کہتے
ہین وہ نہ سمجھنے سے کچھ خلل نہین کیونکہ اہل کا حقیقی معنی ذبحت ہی کر کر ہم نہین کہتے بلکہ وہ مجازی معنی ہی اس پر قرینہ ہونا ضرور
جبتک کہ قرینہ نہ ہو تو اس سے ذبحت کا معنی مفہوم نہوگا اور یہہ مقام جانورون کی حل وحرمت کا تھا وہ قرینہ ہوا اس پر کہ اہل کی
معنی ذبح ہی اور جو کہے اہل کا معنی اگر ذبح کا ہو تو ذبح لغیر اللہ مراد ہوگا اس سے ذبح باسم غیر اللہ کیسا مفہوم ہوتا ہی انتہی اس کا جواب

جواب یہہ ہی کہ جب اہل سے مراد معنی مجازی یعنی ذبح لیں تو مضاف کی تقدیر بن کلام صحیح نہ ہوگا بلکہ لازم آیگا جو جانور جہان سے کے
لیئے مثلاً ذبح کرتے ہیں اس کا کہانا بھی درست نہ ہونا اس لیئے وہان مضاف کی تقدیر کرنا ضرور ہی مضاف کی تقدیر عرب کے کلام مین بہت
آئی ہی کفار قریش کی عادت جو تھی اسکے موافق یہان تقدیر کرنا انکے ذبح کی دو صورتین تہین ایک تو بتون کی نیاز کرتے اور انکی تعظیم کے
واسطے انکے پاس لیجاکر ذبح کرتے دوسری صورت بسم اللہ نہ بولکے در عوض اسکے باسم اللات والعزی کہتے انکے ان دو حالتون کے
دیکہنے لغیر اللہ مین دو تقدیر ہو سکتے ہین ایک تو وماذبح لتعظیم غیر اللہ دوسری وماذبح باسم غیر اللہ لیکن تعظیم کے خاطر جو ذبح کرتے تھے
اسکے واسطے اللہ تعالی دوسرا لفظ کہا ہی وماذبح علی النصب تو معلوم ہوا اس جگہہ مراد ماذبح لاسم غیر اللہ ہی دوسری بات یہہ ہی
باسم غیر اللہ کا مفہوم اعم ہی لتعظیم غیر اللہ سے تو قاعدہ ہی تقدیر اعم سے کرنا اس لیئے باسم غیر اللہ کی تقدیر کیئے اور تم جو ترجمہ کئے اس
مین بھی بن تقدیر کیئے کلام درست نہین ہوتا کیونکہ زید نے گائے کو مثلاً خرید کرے تو البتہ اس گائے کے حق مین لوگ کہینگے کہ یہہ گائے
زید کی ہی اور عمرو بیل خرید کریگا تو کہینگے یہہ بیل عمرو کا ہی تو ان جانور دونکو بھی نہ کہانا لازم آتا ہی کیونکہ یہہ جانور اللہ کے غیر کا ہی
کرکر مشہور ہوا اب ہم اصل مطلب طرف عود کرتے ہین اس آیتہ سے ثابت ہوا جو کوئی اللہ کے نام سے ذبح نہ کرے بلکہ دوسرے
کے نام سے ذبح کرے مثلاً بولے باسم المسیح یا باسم اللات یا اللہ کے نام کے ساتھ دوسرے کے نام کو ضم کرے مثلاً کہے باسم اللہ
واسم محمد خواہ وہ دوسرا نبی رہے یا فرشتہ یا جن یا شیطان ہر کہ باشد ذبیحہ درست نہین ایسا ہی ذبح سے تقرب اور تعظیم اللہ تعالی کی
نہ ارادہ کرکے دوسرے کی تقرب اور تعظیم کا ارادہ کرے تو وہ بھی درست نہین جیسا شیطان کو بھوگ دیتے ہین یا جن کسی کے
گھر پر یا دفینے پر مسلط رہتا ہی جانور نہ دینے بن ایذا سے باز نہین آتا یا دفینہ ہاتھ لگنے نہین دیتا یا توپ کو گاڑے کو چلنے
نہین دیتا ان سب صورتون مین ذبیحہ مردار ہوجاتا ہی بلکہ تقرب و تعظیم کی ارادہ سے دینا موجب کفر کا ہی امام احمد اور مسلم نے
علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے لعن اللہ من ذبح لغیر اللہ اور امام احمد نے ابن
عباس رضی اللہ عنہما سے بھی مرفوع روایت کیا ہی کہ ملعون من ذبح لغیر اللہ یعنی اللہ کے غیر کے لیئے جو ذبح کیا وہ شخص
ملعون ہی امام نووی اس حدیث کی شرح مین لکہے ہین ذبح لغیر اللہ سے مراد اللہ کے غیر کے نام سے ذبح کرنا جیسا ذبح کیا صنم کے
یا صلیب کے یا موسی کے یا عیسی کے علیہما الصلوۃ والسلام یا کعبے کے یا اور کوئی انکے مانند تو سب حرام ہین اور ذبیحہ حلال نہین بہم
ذبح کرنیوالا مسلمان ہو یا نصرانی یا یہودی امام شافعی اس پر نص کئے ہین اور ہمارے تمام اصحاب اس پر اتفاق کئے ہین اگر
اس کے ساتھ جسکے نام سے ذبح کیا اسکی تعظیم کا یا اسکے عبادت کا ارادہ کیا اللہ کے سوائے تو کفر ہی اگر مسلمان تھا تو

ذبح کے ساتھ مرتد ہوجاتا ہی اور شیخ ابراہیم مروزی جو ہمارے اصحاب مین سے تھا نقل کیا ہی کہ بادشاہ کے آنے کے وقت ذبح کیا
اسکے تقرب واسطے تو اہل بخارا اسکی تحریم کا فتوی دئیے ہین کیونکہ وہ مما اہل بہ لغیر اللہ مین داخل ہی لیکن رافعی کہے یہہ تو ذبح
نہین کرتے مگر اسکے آنیکی خوشی پر تو وہ عقیقہ کے مانند ہوا جو بچہ پیدا ہونے سے کرتے ہین اور ایسا کرنا موجب تحریم کا نہین
امام نووی روضہ مین لکھے ہین ذبح کرنے والا اور شکار مارنیوالا باسم محمد بولا تو جایز نہین اور باسم اللہ واسم محمد بولا تو بھی
جایز نہین اللہ تعالی کے حقوق یہہ ہی کہ ذبح اور قسم اسی کے نام سے اور سجدہ اسی کو کرین ان چیزون مین کسی مخلوق کو
اسکا شریک نہ کرنا وسیط مین لکھا ہی باسم اللہ ومحمد رسول اللہ بولنا جایز نہین کیونکہ اس مین شرکت سمجھا جاتی ہی اگر باسم
اللہ ومحمد رسول اللہ دال کو پیش دیکے بولا تو مضایقہ نہین اور انہین مسئلون سے مناسب ہی جو صاحب الشامل وغیرہ امام شافعی کے
نص سے نقل کئے ہین کہے اہل کتاب جانور کو اللہ کے نام کے غیر سے ذبح کرین جیسے مسیح تو حلال نہین اور قاضی ابن کج کی کتاب
مین ہی یہودی اگر موسی کے واسطے ذبح کیا یا نصرانی عیسی کے واسطے یا صلیب کے واسطے ذبح کیا تو وہ ذبیحہ حرام ہی اور مسلمان
کعبے کے واسطے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے ذبح کیا تو قوی بات یہہ ہی کہ وہ ذبیحہ حرام ہی کیونکہ وہ ذبح لغیر اللہ ہوا اور
ابو الحسن کہا ہی کہ وہ حلال ہی کیونکہ مسلمان اللہ کے واسطے ذبح کرتا ہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق مین وہ اعتقاد
نہین رکھتا جو نصرانی عیسی علیہ السلام کی حق مین رکھتا ہی اور جب صنم کے واسطے ذبح کرے تو وہ ذبیحہ نہ کھاوے پھر ذبح کرنیوالا
مسلمان ہو یا نصرانی اور شیخ ابراہیم مروروزی نے کتاب التعلیق مین لکھا ہی بادشاہ کے استقبال کے وقت اسکی تقرب کے
واسطے جو ذبح کرتے ہین اسکی حرمت پر اہل بخارا فتوی دیچکے کیونکہ وہ مما اہل بہ لغیر اللہ مین داخل ہی جاننے کے ذبح کرنا معبود کے
واسطے اور اسکے نام سے بمنزلہ سجود کے ہی اور ان ہر یک مین ایک نوع کی تعظیم اور عبادت ہی مخصوص اللہ کے لئے جو مستحق عبادت
کا ہی پھر جو کوئی تعظیم اور عبادت لغیر اللہ کی جہت سے ذبح کرے پھر وہ غیر حیوان ہو یا جماد جیسی بت تو وہ ذبیحہ حلال نہین اور اس فعل
کا کرنا کفر ہی جیسا کسی کو سجدہ عبادت کی جہت سے کرین تو کفر ہی اور ایسا ہی اللہ کو اور اسکے غیر کو ملا کر تعظیم اور عبادت کی جہت سے
ذبح کرے تو کفر ہی اگر ذبح غیر کے واسطے اس وجہ پر نہین کیا مثلا ضحیہ یا ذبح کعبے کی تعظیم واسطے کیا کیونکہ وہ اللہ تعالی کا گھر ہی یا
ذبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے کیا کیونکہ وہ اللہ تعالی کے رسول ہین تو ذبیحے کی حلیت کے مانع ہونیکو کوئی چیز نہین
اور قایل کا یہہ قول کہ ہدیہ بھیجا حرم کو یا کعبے کو اسی معنی کی طرف بھی رجوع کرتا ہی اور اسی قبیل کا ہی بادشاہ کے استقبال کے وقت
ذبح کرنا کیونکہ وہ ذبح بادشاہ آتا ہی کرکے خوشی سے کیا پھر وہ بمنزلہ عقیقے کے ہوا جو بچہ تولد ہوا کرکے ذبح کرتے ہین ایسا

ایسا کرنا موجب کفر کا نہین ایسا ہی سجود اللہ کے غیر کو فروتنی اور عاجزی کی جہت سے کرے تو موجب کفر کا نہین اس تقریر پر اگر ذبح کرنیوالا باسم اللہ واسم محمد کہے اور اس سے یہہ ارادہ کرے ذبح کرتا ہون اللہ کے نام سے اور متبرک ہوتا ہون محمد کے نام سے سزاوار ہی کہ حرام نہو اور اس کو جایز نہین کرکے جو کہتے ہین انکے کلام مین اس لفظ کو مکروہ ہونے پر حمل کرنا ممکن ہی کیونکہ مکروہ مین جواز کی اور اباحت مطلقہ کی نفی کرنا صحیح ہی آور قزوین مین ہم ملاقات کئے سو علما کی ایک جماعت مین مناقشہ ہوا کہ کوئی ذبح کے وقت باسم اللہ واسم رسولہ کہے تو ذبیحہ حلال ہی یا نہین کافر ہوگا یا نہین پھر وہ مناقشہ بڑھتا بڑھتا ایک فتنہ ہوا اور ہم جو کہے سو بات صواب ہی امام نووی یہہ لکھنے کے بعد اپنی طرف سے قلت لکھہ کر کہے امام رافعی اس فصل کو بہت استواری سے لکھا ہی اور شیخ ابراہیم مروروذی کا کلام انکی تعلیق مین اس کی تائید کرتا ہی لکھا ہی کہ صاحب تقریب شافعی سے نقل کیا ہی کہ نصرانی اللہ کے غیر کا نام لیوے جیسا مسیح تو اس کا ذبیحہ حلال نہین صاحب تقریب کہا اس سے مقصود یہہ ہی کہ اس نے جانور کو مسیح کے لئے ذبح کیا تو ذبیحہ حلال نہین مسیح کا نام اس طور سے لیا گویا درود نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر بھیجتے ہین تو اسکا ذبیحہ جایز ہی آور حلیمی کہا ذبیحہ نصرانی کا مطلق حلال ہی اگرچہ مسیح کا نام لیوے انتہی آور روض الطالب اور اسکی شرح اسنی المطالب مین جو لکھا ہی اسکو اقتصار کے ساتھہ لکھتا ہون ذبح کرنیوالا باسم محمد بولنا یا باسم اللہ واسم محمد بولنا یا باسم اللہ ومحمد رسول اللہ دال کے زیر سے بولنا جایز نہین کیونکہ ایسا کہنے سے شرکت اللہ کے ساتھہ ہوتی ہی اگر محمد کے نام سے تبرک کا قصد کیا سزاوار ہی کہ حرام نہو اور بعضون نے جو کہا کہ جایز نہین اس سے مراد کراہت ہی اگر بسم اللہ ومحمد رسول دال کے پیش سے بولا تو حرام نہین کیونکہ اس سے شرکت مفہوم نہین ہوتی لیکن یہہ بات نحو جاننے والے کے حق مین ہی جو نحو نہ جانکے بولے تو اس کے لئے یہہ بات نہین اور کتابی مسیح کے یا انکے غیر کے واسطے جو اللہ کے سوائے ہین ذبح کیا تو حلال نہین اور مسلمان محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے یا کعبے کے واسطے اور کسی ماسوی اللہ کے واسطے ذبح کیا تو حلال نہین کیونکہ وہ ما اہل بہ لغیر اللہ مین داخل ہی بلکہ ماسوی اللہ کی تعظیم اور عبادت کی جہت سے ذبح کیا تو کافر ہوگا اگر کعبے کے نام پر اللہ کا گھر ہی کرکے تعظیم کے واسطے یا رسول اللہ کے نام پر اللہ کے رسول ہین کرکے تعظیم کے واسطے ذبح کیا تو جایز ہی بادشاہ یا غیر کی تقرب واسطے اسکی ملاقات کے وقت ذبح کیا تو حرام ہی اگر اسکے آنیکی خوشی سے یا کسی کی خفگی دور کرنے کی قصد سے ذبح کیا تو جایز ہی اگر جن کے واسطے ذبح کیا تو حلال نہین مگر ذبح سے اللہ تعالے کے تقرب کا ارادہ کیا تا جن کی ایذا کو دفع کرے تو حرام نہین اور ابن حجر ہیتمی زواجر فی اقتراف الکبایر مین لکھا ہی کہ باسم اللہ

وباسم محمد کہا یا باسم اللہ ومحمد رسول اللہ کہا ثانی اسم کے یا محمد کے زیر سے اور نحو جانتا ہی یا کتابی کنیسہ یا صلیب یا موسیٰ یا
عیسیٰ کے لئے کہا یا مسلمان کعبے کے یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے کہا یا بادشاہ وغیرہ کے تقرب کے واسطے یا جن
کی واسطے ذبح کیا تو ان تمام صورتون مین مذبوح حرام ہوتا ہی اگر بادشاہ کے آنیکی خوشی کا ارادہ کیا یا اللہ کے شکر کا ارادہ
کیا یا خفاہی سو شخص اپنے سے خوشی ہونے کے قصد سے ذبح کیا یا جن کو دفع کرنے اللہ کے تقرب کے واسطے ذبح کیا تو حرام
نہین انتہی ہم یہہ بیان جو لکھے اس سے احوال کاٹ باوا صاحب کے مرغے کا اور شیخ احمد رفاعی کے بکرے کا اور شاہ مدار
کی گای کا حکم معلوم ہوا کہ اگر انکے ذبح سے ان بزرگون کی عبادت اور تقرب کا ارادہ کریگا تو ذبیحہ حرام ہی اگر تقرب کا
ارادہ نہین کیا بلکہ یہہ ارادہ کیا کہ فلانے بزرگ کے فاتحہ کے واسطے ہی اور فقط اللہ تعالیٰ کا نام لیکے ذبح کیا اور اسکے گوشت
کو کہلا کے ثواب اس کھانے کا اس بزرگ کے روح کو بھیجا تو حرام نہین فَمَنِ اضْطُرَّ پھر جو کوئی لاچار ہو یعنی مردار
کھائے بن اسکو گزر نہ ہو غَيْرَ بَاغٍ نہ بچلی کرتا ہی وَلَا عَادٍ اور نہ زیادتی فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ تو اس پر گناہ نہین مردار
کھانے مین جو کوئی مضطر اور لاچار ہوگا سو وہ لاچاری یا بسبب کسی کے جبر کرنیکے ہوگی یا قوت کے لئے کچھ ملا نہ ہو یا وہ
محتاج ہی کھانا مول لینے کی اسکو قدرت نہین اور اسکی جان نہ کھانے سے تلف ہوتی ہی تو اسکو مردار کھانا جایز ہی
بشرطیکہ وہ شخص باغی نہ ہو اور نہ عادی باغی سے مراد وہ جو مسلمان پر خروج کرے اور عادی وہ جو زبردستی کے واسطے
نکلے یعنی سفر معصیت کا جیسا قطع رحم یا راہ زنی یا چرانے یا زنا کے واسطے نکلے یہہ قول مجاہد سے مروی ہی اور شافعی کا بھی
مذہب یہی ہی کہ جو کوئی سفر معصیت مین مضطر ہو تو اسکو مردار کھانا جایز نہین اور بعضے باغی سے خواہش کرنیوالا لذت
کا اور عادی سے حاجت سے بڑھکے کھانیوالا مراد لئے ہین اسی پر ابو حنیفہ کہتے ہین مضطر کو اتنا ہی مقدار کہانا جایز
ہی جس سے جان بچ رہے شافعی کے مذہب کا راجح قول بھی یہی ہی اور امام مالک کہتے ہین پیٹ بھر کے کھانا جایز ہی
یہہ شافعی کے یہان کا ضعیف قول ہی اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ تحقیق اللہ بخشنے والا ہی مہربان سو اگر کوئی حالت
ضرورت مین کھاوے تو اسکو بخش دیگا یہہ اللہ تعالیٰ کی مہر ہی جو تمکو انکے کھانیکی رخصت دی وکیع اور عبد بن حمید
اور ابو الشیخ نے مسروق سے روایت کئے ہین کہ جو کوئی مردار اور خون اور سور کا گوشت کہانے مضطر ہو یا اِن کراہیت سے
نہ کہا کر مر جاوے تو وہ دوزخ مین جاویگا اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ الْكِتٰبِ مقرر جو لوگ چھپاتے
ہین جو کچھ نازل کی اللہ نے کتاب سے اِس آیت کے نازل ہونیکا سبب ثعلبی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یون روایت کیا ہی

کیا ہی کہ یہود کے سردار اور انکے علما اپنے تابعدارون سے ہدیے اور درماہے لیا کرتے تھے اور انکو گمان تھا کہ نبی موعود انہین

مین ہوگا جب اللہ تعالی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو انکی غیر قوم سے بھیجا تو انکو اپنی آمد جاتی رہنے اور ریاست زایل ہونیکا

اندیشہ ہوا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت کو بدل دئے اور اپنے تابعدارون کو سنا دئے کہ نبی آخر الزمان کی صفت جو تورےت

مین ہی سو اس نبی کی سی صفت نہین پھر تابعدار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جو نعت بدل دئے تھے مطابق نہین کرکر آپکے تابع نہین ہوے

پھر اللہ تعالی اس آیت کو نازل کیا سیوطی نے کہا اس کی سند ضعیف ہی وَيَشْتَرُونَ بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا اور لیتے ہین چھپانے

پر مول تھوڑا یعنی ہدیہ اور رشوت جو تابعدارون سے ملتی ہی أُولَٰئِكَ مَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ إِلَّا النَّارَ وے نہین

کھاتے اپنے پیٹ مین مگر آگ یعنی رشوت بیاز وغیرہ جو انکو آخر آگ مین لیجاویگی گویا وے آگ کہاتے بعضے کہتے ہین کہ وہ

انکے پیٹون مین آتش ہوگی وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اور نہ بات کریگا انسے اللہ قیامت کے دن یعنی رحمت کی اور

انکو بشارت دینیکی بات نہ کریگا بلکہ زجر اور توبیخ کی بات کریگا یا بات نا کرنا کنایہ ہی اُن پر غصہ ہونے سے ایک نے ایک پر خفا ہے

تو کہتے ہین کہ ان نے اس سے بات نہین کرتا یہہ تاویل اس لئے کئے ہین کہ دوسرے آیتون مین وارد ہوا ہی اللہ تعالی انسے سوال کریگا اور

انسو کہیگا اور احتمال ہی کہ بات نہ کرنا حقیقت پر باقی رہے اور سوال وغیرہ ملایکہ کے واسطے سے ہووے وَلَا يُزَكِّيهِمْ اور نہ پاک

کریگا انکو یعنی گناہون کی نجاست سے وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ اور انکو دکھ کی مار ہی أُولَٰئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الضَّلَالَةَ

بِالْهُدَىٰ وہی ہین جنھون نے خرید کی گمراہی ہدایت کے بدلے یہہ دنیا کا معاملہ ہی وَالْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَةِ اور خرید کی عذاب

بدلے بخشایش کے یہہ آخرت کا سودا ہی فَمَا أَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ سو کیا چیز صبر دی انکو آگ پر یہہ توبیخ کی جہت سے کہا یا انکے

حال سے تعجب کرتا ہی کہ وہ دوزخ مین جانیکا اسباب کیا بے پروائی سے کرتے ہین گویا اس سے راضی نہین نہین تو آتش پر صبر کرنیکی

انکو طاقت کہان حسن بصری کہے واللہ انکو آتش سے صبر نہین لیکن انکو دوزخ مین لیجانیکا عمل کرنے پر کیا جرأت ہی ذَٰلِكَ بِأَنَّ

اللَّهَ نَزَّلَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ یہہ یعنی وے آتش کہانا وغیرہ اس سبب سے ہی کہ اللہ نے اتارا کتاب سچی وے اس کے منکر ہوئے

یا ترجمہ یون ہی ہم انکے ساتھ ایسا کئے کیونکہ ان پر اللہ تعالی سچی کتاب یعنی توریت اتارا اوے اسکو بدل دئے وَإِنَّ الَّذِينَ

اخْتَلَفُوا فِي الْكِتَابِ لَفِي شِقَاقٍ بَعِيدٍ اور مقرر جنھون نے اختلاف کی کتاب مین وے البتہ دور و دراز مخالفت مین ہین

یعنی انکی مخالفت حق سے بہت تجاوز کی ہی اس جگہہ کتاب سے یا مطلق کتاب الہی مراد ہی تو اختلاف سے مراد انکا ایمان لانا بعضی

کتابون پر اور منکر ہونا بعضون سے ہی یا کتاب سے توریت مراد ہی تو اختلاف سے مراد انکا ایمان لانا بعضی احکام پر اور چھپا رکھنا بعضے

ربع ورد ۱۵ قیراط

عہد سے مراد یا اللہ تعالی کا عہد ہی جو بندون سے لیا اسکے حدود پر قایم رہے اور اس کی طاعت کرے یا وہ عہد جو انسان اپنے اوپر کر لیتا ہی جیسی نذر یا وہ عہد جو اسکے اور لوگون کے درمیان ہوا کرتا ہی جیسے وعدہ وفا کرنا اور امانتین ادا کرنا اِذَا عٰهَدُوا جب اقرار کرین یعنی جب وعدہ کرین تو اسکو پورا کرین اور نذر کرین تو اسکو وفا کرین اور جب قسم کھاوین اس مین صادق رہین اور جب کچھ بات کہین تو راست کہین اور کسی کی امانت لے رکھین تو اسکو ادا کرین وَالصّٰبِرِيْنَ فِي الْبَاْسَاۤءِ اور سنبھالنے والے سختی مین یعنی فقر و فاقے کی شدت مین وَالضَّرَّاۤءِ اور ضرر مین یعنی بیماری وَحِيْنَ الْبَاْسِ اور وقت لڑائی کے یعنی جہاد فی سبیل اللہ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وہی لوگ ہین جو سچے ہوے یعنی ان اوصاف والے وہی سچے ہین ایمان مین اور حق کی متابعت مین وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ اور وہی پرہیزکار ہین قاضی بیضاوی نے لکھا ہی یہہ آیت انسان کے تمام کمالات کو جامع ہی اور ان تمام پر صراحۃً یا ضمناً دلالت کرتی ہی کیونکہ انسان کے کمالات با وجود کثرت اور بہتایت کے تین چیزون مین منحصر ہین ایک عقیدہ درست رکھنا دوسرا حسن معاشرت یعنی نیکی کے ساتھ لوگون سے گذران کرنا تیسرا نفس کو مہذب کرنا من آمن سے والنبیین تک پہلی کی طرف اشارہ ہی اور آتی المال سے فی الرقاب تک دوسری چیز کی طرف اور اقام الصلوۃ سے آخر تک تیسری کی طرف وے لوگ جو ان اوصاف سے متصف ہین انکے ایمان اور اعتقاد کے سبب حق تعالی ان کے باب مین کہا کہ وے سچے ہوے اور خلق کے ساتھ حسن معاشرت کرنا اور حق کے ساتھ نیک معاملہ رکھنے کے اعتبار سے انکو پرہیزکار کہا اسی جہت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ہین جس نے اس آیت پر عمل کیا تو اسکا ایمان کامل ہوا اس حدیث کو ابن المنذر اپنی تفسیر مین ابی میسرہ سے روایت کیا ہی يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اے ایمان والو اس آیت کی شان نزول کو ابن ابی حاتم نے سعید بن جبیر سے یون روایت کیا ہی کہ اسلام ظاہر ہونے کے چند روز آگے عرب کے دو قبیلون مین لڑائی ہوئی یہان تک غلامون کو اور عورتون کو بھی مارے کئی لوگ مارے پڑے اور کئی لوگ زخمی ہوئے ایک دوسرے کا پلٹا نہین لئے تھے کہ اس مین اسلام ظاہر ہوا ان دو قبیلون سے ایک قبیلے والے مال اور ہتیار اور قوت کے دیکھتے زبردست تھے وے قسم کھائے ہم راضی نہ ہوگے جبتک انکے صاحبون کو ہمارے غلامون کے عوض اور انکے مردون کو ہماری عورتون کے عوض نہ قتل کرین بعضی طریقون مین آیا ہی کہ یہہ دونو قبیلے انصار مین تھے

كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلٰى لکھا گیا ہی یعنی فرض ہوا ہی تم پر بدلا برابر مارے گیون مین اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ صاحب کے بدلے صاحب وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ اور غلام کے بدلے غلام وَالْاُنْثٰى بِالْاُنْثٰى اور عورت کے بدلے عورت اس کا معنی یہہ ہی دو شخص جب برابر ہون تو ہر صنف کو اس کے مثل کے بدلے قتل کرینگے مرد کے بدلے مرد کو اور عورت کے بدلے عورت کو اور حر کے

حر کے بدلے حر کو اور غلام کے بدلے غلام کو جب برابر نہ ہو تو اعلا کے لئے ادون کو قتل کرینگے ادون کے لئے اعلا کو نہ قتل کرینگے
صاحب کے بدلے غلام کو مارینگے اور غلام کے بدلے صاحب کو نہ مارینگے اور عورت کے بدلے مرد کو اور مرد کے بدلے عورت کو قتل
کرینگے اور مومن کو کافر کے بدلے نہ مارینگے اور کافر کو مومن کے بدلے قتل کرینگے امام شافعی اور مالک اور احمد کا یہی مذہب ہی اور
امام ابوحنیفہ کے یہان جان کے بدلے جان ہی مومن رہے یا ذمی صاحب ہو یا غلام فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ اَخِيهِ شَيْءٌ
پھر جس کو معاف ہوا اسکے بھائی کی طرف سے کچھ ایک فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ وَاَدَاءٌ اِلَيْهِ بِاِحْسَانٍ تو چاہیے
مرضی پر چلنا موافق دستور کے اور پہنچانا اسکو نیکی سے یعنی اگر قاتل سے اسکے بھائی مقتول کا خون معاف کرین اور اسکے
درعوض دیت پر راضی ہون تو عفو کرنے والے کو چاہیئے کہ قاتل سے دستور کے موافق لیوے زیادہ نہ مانگے اور اسکو سختی سے
وصول نہ کرے اور قاتل پر یہہ لازم ہی کہ دیت مقتول کے وارث کو بھلائی سے پہنچاوے سستی سے حیلے حوالے نہ کرے اللہ صاحب
مقتول کو بھائی کہا تا اسکے وارثون کو مہر آوے اور اس مین یہہ اشارہ ہی کہ قتل کے باعث بھائی پن اسلام کا جاتا نہین
ذٰلِكَ یہہ یعنی جو حکم ہوا قصاص اور عفو اور دیت کا تَخْفِيفٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ آسانی ہوئی تمھارے رب کی
طرف سے اور مہربانی کیونکہ موسویون پر قتل ہی لازم تھا عفو کرنا دیت لینا حرام اور عیسویون پر عفو کرنا لازم تھا اور قصاص
دیت لینا حرام اللہ تعالی آسانی اور رحمت کے لئے اس امت کو قصاص اور دیت اور عفو تینو چیزین مقرر کیا فَمَنِ اعْتَدٰى
بَعْدَ ذٰلِكَ پھر جو کوئی زیادتی کرے بعد اسکے یعنی دیت لیکے یا نہ لیکے خون معاف کر دیوے بعد بھی زیادتی کر کر قاتل کو مار
ڈالے فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيمٌ تو اسکو دکھ کی مار ہی یعنی آخرت مین دوزخ کا عذاب ہی یا دنیا مین قصاص لینا ہی وَلَكُمْ
فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ يَا اُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ اور تمکو قصاص مین زندگی ہی ای عقلمند و شاید تم بچتے
رہو قتل مین زندگی ہی فرمایا کیونکہ جو قتل کا ارادہ کیا ہی اسکو معلوم ہوا کہ اگر قتل کرون تو اسکے بدلے آپ بھی مارا جاؤنگا تو
ڈر کے قتل نہ کریگا اس وقت دونون کی جان بچ گئی اور بھی قاتل سے جب قصاص لین تو دوسرے لوگ مارے ڈر کے قتل نہ کرینگے اور بھی جاہلیت
مین ایک کے بدلے جماعت کو قتل کرتے تھے اور مقتول کے درعوض دوسرے کو قتل کرتے تھے پھر فتنہ ہوتا اور سیکڑون آدمی مارے جاتے
سوا ان تمام چیزون کے دیکھئے البتہ قصاص مین بڑی زندگی ہی اور بعضے حیات سے مراد آخرت کی حیات کہتے ہین جب قاتل سے قصاص
لین تو آخرت مین مطالبہ باقی نہین كُتِبَ عَلَيْكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ لکھا گیا ہی تم پر یعنی فرض ہوا ہی
جب حاضر ہو کسی کو تم مین سے موت یعنی موت کی نشانیان ظاہر ہون اِنْ تَرَكَ خَيْرًا اگر کچھ مال چھوڑے اس مال سے

کس قدر مراد ہی سو اسمین اختلاف ہی زہری سے منقول ہی مطلق مراد ہی تھوڑا ہو یا بہت اکثر لوگ کہتے ہین خیر کا لفظ اطلاق
نہین کرتے ہین مگر بہت سے مال پر اور مال کس مقدار ہو تو اس مین وصیت کرنا اس مین بھی اختلاف ہی بعضے کہتے ہین ہزار درم
اور بعضے سات سو اور بعضے سات دینا اور بعضے پانسو اور عبدالرزاق اور بیہقی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کئے ہین
کہ جس کے پاس سات سو درم ہون تو وصیت نہ کرے عبدالرزاق اور حاکم اور بیہقی نے عروہ سے روایت کئے ہین کہ علی مرتضی رضی
اللہ عنہ اپنے ایک ازادی کے یہان جو بیمار تھا گئے اس کے پاس سات سو یا چھے سو درم تھے اس نے آپ سے پوچھا کہ مین وصیت
کرون یا نہ کرون علی رضی اللہ عنہ فرمائے اللہ تعالی فرمایا ہی ان ترک خیرا اور وہ مال زیادہ نہین تیرے وارثون کے لئے چھوڑ دے اور
بیہقی بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہی کہ کسی نے انسے پوچھا مین وصیت کرنا چاہتا ہون تو پوچھے تیرا مال کتنا ہی بولا تین
ہزار درم پوچھے تیرے گھر کے لوگ کتنے ہین کہا چار تن کھے اللہ تعالی فرمایا ہی ان ترک خیرا اور یہہ تھوڑا مال ہی اپنے علایق کے لئے چھوڑ
دے الْوَصِيَّةُ وصیت کرنا آدمی اپنے مرنے کے بعد کچھہ کام کرنے کو تاکید جو کرتا ہی اسکو وصیت کہتے ہین لِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ
ماباپ کو اور ناتے والون کو یعنی انکو کچھہ مال دیو کرکے وصیت کرنا بِالْمَعْرُوفِ دستور سے یعنی وصیت انداز سے کرنا محتاج کو کم
دیکے غنی کو بہت دینا اور ثلث مال سے زیادہ وصیت کرنا حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِينَ ضرور ہی پرہیزکارون کو اس آیت کے نزول کا سبب
یہہ ہی جاہلیت مین لوگون کی عادت تھی کہ اپنا مال غیر شخص کو دینے کے لئے وصیت کرے قرابت والون کو نہین دیتے تا لوگون مین اپنے
شان بڑی ہو ابتداء اسلام مین یہہ حکم فرض ہوا کہ کسی کو مال ہو تو مرتے وقت والدین کو اور قرابتی کو دینے کے واسطے حکم کرے
بعد مواریث کی آیت جب نازل ہوی اس کا وجوب منسوخ ہوا اور حدیث سے ثابت ہوا کہ وارث کو وصیت نہین امام احمد
اور اصحاب سنن اربعہ عمرو بن خارجہ اور ابی امامہ رضی اللہ عنہما سے روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے
جانیو اللہ تعالی ہر ایک حقدار کا حق دے چکا اب وارث کے لئے وصیت نہین انتہی غیر وارث کو ثلث مال سے کم وصیت کرنا
مستحب ہی اس باب مین بہت سی حدیثین وارد ہین طوالت کے خوف سے ہم نے یہان ذکر نہین کیا فَمَنْ بَدَّلَهُ بَعْدَ
مَا سَمِعَهُ فَإِنَّمَا إِثْمُهُ عَلَى الَّذِينَ يُبَدِّلُونَهُ پھر جو کوئی اس وصیت کو سن چکا بعد کوئی بدلے تو اس کا گناہ انہین
پر ہی جنھون نے اسکو بدلا یعنے وصی اور ولی وصیت کے لکھنے مین یا حقوق پہنچانے مین تغیر کیا یا شاہدون نے گواہی کو پوشیدہ
کیا اس کا گناہ بدلنے والے پر ہی میت اس سے بری ہی إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ مقرر اللہ سنتا جانتا فَمَنْ خَافَ پھر
جو کوئی ڈرا یعنی جانا یہہ خطاب سب مسلمانون کو ہی مِنْ مُوصٍ جَنَفًا أَوْ إِثْمًا وصیت کرنے والے کی طرفداری سے

سے یا گناہ سے فَاَصْلَحَ بَیْنَهُمْ پھر انہیں صلح کرواوے فَلَآ اِثْمَ عَلَیْهِ تو اس پر گناہ نہیں جنف سے مراد خطا کی طرفداری اور حق سے عدول کرنا اور اثم سے مراد عمدًا ظلم کرنا یعنی موصی وصیت مین قصور کیا یا اسراف کیا یا وصیت گناہ کے کام کی کیا تو ولی اور وصی اور حاکم کو لازم ہی کہ اس کو شرع کے مطابق جاری کرین اور وارثون مین اور موصی لہ مین ملاپ کروانا کچھ مضایقہ نہین اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ تحقیق اللہ بخشنے والا ہی مہربان

ع

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ای ایمان والو کُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لکھا گیا تم پر یعنی فرض ہوا روزہ جیسے فرض ہوا تھا تم سے اگلون پر یعنی دوسرے انبیا پر آدم سے محمد تک صلی اللہ علیہ و علیہم وسلم لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ شاید تم پرہیزکار ہو جاو اَیَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ کئی دن گنتی کے یہان جو اگلون سے تشبیہ دیا کس چیز مین بعضے کہتے ہین تشبیہ روزہ رکھنے مین یا اسکے صفت مین دونون مین تشبیہ ہین سعید بن جبیر سے مروی ہی کہ اہل کتاب پر فرض تھا کہ شب کو کھانا نہ کھا کے کوئی سو جاوے تو پھر دوسری شب تک اس پر کھانا حرام تھا اور روزے کی شب کو عورتون سے مقاربت کرنا جایز نتھا مسلمانون پر بھی ابتداء اسلام مین یہی حکم ہوا بعد رخصت کی آیت نازل ہوئی اس قول پر یہہ آیت منسوخ ہی اسکی ناسخ احل لکم لیلة الصیام الرفث الآیہ بعضے کہتے ہین تشبیہ دنون مین ہی یعنے ان پر جیسے چند روز مقرر تھے تم پر بھی مقرری چند روز ہین ابن جریر نے شعبی سے روایت کیا ہی کہ جب نصاری پر رمضان کا روزہ رکھنا فرض ہوا وہ ایام تابستان کے تھے ایام مین روزہ رکھنا دشوار ہوا ان ایام کا روزہ چھوڑ کر دوسرے دنون مین مقرر کئے اور بعین دنون مین نہ رکھنیکا کفارہ دس روزے زیادہ کئے اور ایامًا معدودات سے مراد رمضان کا مہینہ ہی اور بعضے کہتے ہین ان روزون سے مراد عاشورہ اور ہر مہینے مین تین دن ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر یہی روزے اول فرض تھے بعد کو منسوخ ہو کے رمضان کے روزے مقرر ہوئے فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِیْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ پھر جو کوئی تم مین بیمار ہو یا سفر مین بیماری وہ جس کو روزے سے ضرر ہو یا روزہ رکھنا دشوار ہوا اور سفر سے مراد جس مین نماز کو قصر کرتے ہین وہ دو مرحلے ہین امام شافعی کے پاس اور تین روز کی راہ ہی امام ابوحنیفہ کے پاس فَعِدَّةٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ تو اس پر ہی ان کی شمار دوسرے دنون سے اس جگہہ کلام مین حذف ہی تقدیر یون ہی فمن کان منکم مریضا او علی سفر فافطر فعلیہ صوم عدة ایام المرض والسفر من ایام اخر یعنی جو کوئی تمسے بیمار رہنے سے یا سفر مین ہونیسے افطار کیا تو اس پر روزہ رکھنا ہی بیماری اور سفر کے دونون کے شمار دوسرے دنون سے وَعَلَى الَّذِیْنَ یُطِیْقُوْنَهٗ فِدْیَةٌ مِسْكِیْنٍ اور جنکو اسکی یعنی روزے کی طاقت ہی اور

افطار کرے تو فدیہ ہی کھانا ایک فقیر کا یعنی ایک دن مین فقیر جس مقدار کھا وے اتنا کھانا اس روزے کے بدلے مین فقیر کو کھلانا وہ فدیہ اصح مذہب مین ایک مدہی اس قسم کے اناج سے جو بستی مین اکثر لوگ کھایا کرتے ہین اور بعضے کہتے ہین اگر گیہون دیوے تو آدہا صاع دینا اگر دوسری قسم کا اناج دیوے تو ایک صاع دیا چاہئے اور بعضے کہے ہین افطار کیا سو شخص اس دن آپ جو کہاتا ہی سو کہلاوے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہی کہ مسکین کو شام اور سحر کا کہانا کھلاوے اس آیت کے حکم مین علما کا اختلاف ہی اکثر کہتے ہین یہہ آیت منسوخ ہی عمر بن الخطاب اور ابن عمر اور سلمۃ بن الاکوع رضی اللہ عنہم وغیرہ سے بہی ایسا ہی ثابت ہوا ہی کہتے ہین ابتدا مین جب روزہ رکھنے کا حکم ہوا تو لوگون کو روزے کی عادت نتھی ان پر روزہ دشوار ہوا تب یہہ آیت اتری اللہ تعالی لوگون کو اختیار دیا کوی روزہ رکھتا اور کوئی روزہ نہ رکھکے اسکے بدلے مسکین کو کھانا کھلانا اغنیا اکثر روزہ نہ رکھکے فدیہ دینے لگے روزہ آن پڑا فقرا مساکین پر پھر اللہ تعالی اس حکم کو منسوخ کرکے یہہ آیت نازل کیا فمن شہد منکم الشہر فلیصمہ اور ایک جماعت کہتی ہی آیت منسوخ نہین بلکہ محکم ہی مگر خاص ہی انکے حق مین جو بہت بوڑھے ہین یا دایم المرض ہین درست ہونیکی امید نہین اور بعضے کہتے ہین یہان لا مقدر ہی اصل لا یطیقونہ تھا

فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهُ پھر جو کوئی شوق سے زیادہ کرے نیکی تو اسکو وہ بہتر ہی یعنی ایک مسکین سے بڑھکے لوگون کو کھلاوے تو بہتر ہی اللہ ثواب زیادہ دیگا وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اور روزہ رکھو تو تمہارا بھلا ہی یعنی افطار کرکے فدیہ دینے سے روزہ رکھنا بھلا ہی اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اگر تم سمجھ رکھتے ہو یعنی روزے کی خوبیان اور فضیلت کی آپ معلوم کیجئے جو مسلمان عاقل و بالغ ہی بے عذر رمضان کا روزہ ترک کرنا اسکے لئے درست نہین اور وے عذر جن سے نہ رکھنا روا ہی تین ہین ایک تو سفر اور مرض اور حیض اور نفاس ہی ان پر قضا ہی کفارہ نہین دوسرا حاملہ اور مرضعہ بچے کو ضرر ہونیکے اندیشے سے روزہ نہ رکھے تو قضا کرنا اور فدیہ دینا امام شافعی کا یہی مذہب ہی ابو حنیفہ کے یہان انکو بھی فدیہ نہین تیسرا بہت بوڑہا بوڑہی اور دایم المرض جسکے چنگے ہونیکی امید نہ ہو تو وہ فدیہ دیوے ان پر روزہ نہین شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ مہینا رمضان کا جس مین نازل ہوا قرآن اس کلام کی تقدیر یون ہی تمہارے روزون کا وقت رمضان کا مہینا ہی اس کے سوائے اور بہی تقدیر اور وجہین مفسرین ذکر کئے ہین اور قرآن لوح محفوظ سے رمضان کے مہینے مین شب قدر کو اس آسمان پر اترا اسکو بیت العزت مین رکہے بعد جبرئیل علیہ السلام تھوڑا تھوڑا تئیس برس کے شمار مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر لے آئے ابن جریر وغیرہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایسا ہی روایت کئے ہین اور بعضون کے نزدیک نازل ہونے سے ابتداء نزول مراد ہی امام احمد اور ابن

اور ابن جریر اور محمد بن نصر اور ابن ابی حاتم اور طبرانی اور بیہقی شعب الایمان مین واثلہ بن الاسقع رضی اللہ عنہ سے روایت
کیے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ابراہیم پر صحیفے رمضان کی پہلی رات کو اترے اور توریت رمضان کی چھٹی
کو اور انجیل رمضان کی تیرہوین کو اور زبور رمضان کی اٹھارہوین کو اور اللہ تعالی قران کو رمضان کی چوبیسوین کو
نازل کیا اور بعضے یون تقدیر کرتے ہین کہ رمضان کا مہینا جس کی شان مین یا جس کی فرضیت مین قران اترا
هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَٰتٍ مِّنَ الْهُدَىٰ وَالْفُرْقَانِ ہدایت واسطے لوگون کے اور کھلی نشانیان راہ کی
اور فیصلہ یعنی ہدایت ہی لوگون کے واسطے گمراہی سے اور یہہ جو کہا بینات من الہدی اشارہ کرنے کو کہ ہدایت دو قسم
پر ہی ایک ہدایت ظاہر کھلی ہوئی دوسری خفی سو اول فرمایا کہ وہ فی نفسہ ہدایت ہی بعد فرمایا ہدایت مین وہ ہدایت
ہی کہ جس کی نشانیان روشن ہین جس سے حلال و حرام اور حدود و احکام ظاہر ہوتے ہین اور فرقان کا معنی فرق کرنیوالا حق
و باطل مین فَمَن شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ پھر جو کوئی پاوے تم مین یہہ مہینا تو وہ روزہ رکھے وَمَن
كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ اور جو کوئی ہو بیمار یا سفر مین پھر افطار کرے تو اس پر ہی
اسکے شمار روزے رکھنا دوسرے دنون سے اس حکم کو مکرر فرمایا اس واسطے کہ پہلی آیت مین مقیم جو بیمار نہین اسکو بھی روزہ رکھنے
فدیہ دینے کا اختیار دیا تھا جب اس حکم کو اس آیت سے یعنی فمن شہد منکم الشہر فلیصمہ سے نسخ کیا پھر اگر اسی جملہ پر اقتصار
کرتا تو گمان ہوتا بیمار اور مسافر کے حق مین جو رخصت تھی وہ بھی منسوخ ہوئی اس گمان کو اٹھا دیا يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ
الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ اللہ چاہتا ہی تمہاری آسانی اور نہین چاہتا تم پر مشکل یعنی تمکو بیماری اور
سفر مین روزہ نہ رکھنا جو مباح کیا تمہاری آسانی کے واسطے ابن جریر نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا
ہی کہ کہے اللہ چاہتا ہی تمہاری آسانی یعنی افطار کرنا سفر مین اور نہین چاہتا مشکل یعنی روزہ رکھنا سفر مین علما اختلاف
ہی کیا سفر مین روزہ رکھنا افضل ہی یا افطار اصح قول یہہ ہی کہ جسکو روزہ رکھنے مین مشقت ہو تو اسکو افطار افضل
ہی نہین تو روزہ افضل وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَىٰ مَا هَدَاكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ
اور اس واسطے کہ پوری کرو گنتی اور بڑائی کرو اللہ کی اسپر کہ تمکو راہ بتائی اور شاید تم احسان مانو یہہ جملہ عطف ہی ایک
فعل پر کہ جس پر اول کا کلام دلالت کرتا ہی تقدیر یون ہی اللہ تعالی تمہاری آسانی چاہتا ہی تا تمکو روزہ رکہنا سہل ہو اور
گنتی پوری کر والی آخرہ اور یہہ گنتی پوری کرنے سے مراد رمضان کا تمام مہینا روزہ رکھنا ہی سے یہہ بات منقول ہی یا مرفوع

وِرد ۱۶

وسفر کے سبب جو دن افطار کئے انکی گنتی پوری کرنا یہہ قول ضحاک ہی اور تکبیر سے مراد تکبیر شب عید کی ہی اور بعضے کہتے ہین وہ تکبیر جو چاند دیکھنے کے وقت کہتے ہین اور بعضے کہے ہین تکبیر سے مراد اللہ کی حمد و ثنا کرنا کہ ہم کو ہدایت دیا وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اور جب تجھ سے پوچھین بندے میرے مجکو تو مین نزدیک ہون اس آیت کے نازل ہونیکا سبب ابن جریر نے صلت بن حکیم سے وہ اپنے باپ سے وہ انکے دادا سے روایت کیا ہی کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس آکے کہا یا رسول اللہ کیا ہمارا رب قریب ہی تو ہم اس سے آہستہ مانگین یا دور ہی تو اس سے چلاکے مانگین نبی صلی اللہ علیہ وسلم ساکت رہے تب اللہ تعالی یہہ آیت نازل کیا اور یہہ جو فرمایا مین قریب ہون اس سے غرض یہہ ہی کہ اللہ تعالی بندون کے افعال اور اقوال اور انکے احوال پر دانا بینا ہی اسکی تمثیل دیتا ہی حال سے ایک شخص کے جو وہ ان سے قریب ہو اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ پہنچتا ہون یعنی سنتا ہون پکارنے کی پکار کو جس وقت مجکو پکارتا ہی اس مقام مین ایک اشکال ہی کہ بسا لوگ اللہ تعالی سے مانگتے ہین پر اللہ تعالی انکی دعا مقبول نہین کرتا اس کے کئی جواب دیئے ہین پہلا جواب یہہ آیت مطلق ہی اور قول اللہ کا بل ایاہ تدعون فیکشف ما تدعون الیہ ان شاء مشیت سے مقید ہی تو قاعدہ ہی اصول کا مطلق کو مقید پر حمل کرنا دوسرا جواب دعا کی معنی اس آیت مین طاعت ہی اور اجابت کی معنی ثواب یعنی طاعت کرنے والے کو آخرت مین ثواب دونگا تیسرا جواب دعا کرنیکے ارکان اور شروط مقرر ہین اگر ان شرطون کے ساتھہ دعا مانگے تو قبول کرتا ہی چوتھا جواب اللہ فرمایا سنتا ہون اور اس مین اسکی مراد بر لاتا ہون کرکے مذکور نہین اشکال کا ہی کو وارد ہوگا پانچوان جواب اس آیت سے مراد یہہ ہی کہ اللہ تعالی دعا مانگنے والے کو محروم نہین کرتا لیکن اگر مقدر مین وہ لکھا ہی تو اللہ تعالی اسکی حاجت بر لاتا ہی اگر مقدر مین نہ ہو تو اسکے لئے اس دعا کو آخرت کا ذخیرہ کر رکھتا ہی یا اس سے بدی کو دور کرتا ہی فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ تو چاہیے حکم مانین میرا یعنے مین جیسی انکی مہمّا مین دعا قبول کرتا ہون انکو بھی جب ایمان کی دعوت کرون اور طاعت کا امر کرون تو اسکو ماننا ضرور ہی وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ اور ایمان لاوین مجھ پر لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ شاید نیک راہ پر آوین اُحِلَّ لَكُمْ لَیْلَةَ الصِّیَامِ الرَّفَثُ اِلٰی نِسَآئِكُمْ حلال ہوا تمکو روزے کی رات بے پردہ ہونا اپنی عورتون سے رفث کا معنی لغت مین پوچ بات ہی جس کا ذکر کرنا قبیح ہو جیسی جماع اس مقام مین رفث کنایت ہی جماع سے ابن عباس رضی اللہ عنہما کہے ہین کہ اللہ تعالی بہت شرمناک اور کریم ہی قران مین مباشرت اور ملامسہ اور افضا اور رفث بولا اور ان سب سے ارادہ کیا جماع کا اس آیت کے نازل ہونیکا سبب امام احمد اور ابن جریر وغیرہ کعب بن مالک سے روایت کیے ہین

ہین کہ رمضان مین یون حکم تھا روزہ رہنے والا جب سووے تو اس پر کھانا پینا اور عورت کے ساتھ صحبت کرنا دوسرے روز افطار کے تک حرام تھا ایک شب عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ دیر تک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہ کے گھر کو گئے دیکھے اپنی عورت سوتی ہی اسکو بیدار کئے اور اس سے صحبت کرنا چاہے تو بولی مین سو گئی تھی عمر کہے نہین سوئی اور اس سے صحبت کئے اور کعب بن مالک بھی ایسا ہی کئے پھر صبح کو عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکے خبر دئے تب اللہ تعالی یہہ آیت نازل کیا اور ابن عباس کی روایت مین آیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمر کو کہے تم یہہ کرنا سزاوار نتھا هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وے پوشاک ہین تمھاری وَأَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ اور تم پوشاک انکی یعنی پوشاک بدن سے جیسی لگی رہتی ہی ویسی ہی زن و شوہر مین اختلاط رہتا ہی اس مین اللہ تعالی جماع حلال ہونیکا سبب بیان کیا عورتین لباس کی مانند ہین انسے پرہیز کرنا اور کنارے رہنا دشوار ہی عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُونَ أَنْفُسَكُمْ اللہ نے معلوم کیا کہ تم اپنی جانون کی خیانت کرتے ہو یعنی اپنی جانون پر روزے کی رات جماع کرکے ظلم کرتے ہو ثواب سے جو انکو حظ ہی اس کا نقصان کرتے ہین اس مین عقاب کا اندیشہ ہی بخاری نے برا رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رمضان کا روزہ جب نازل ہوا تو تمام رمضان لوگ عورتون سے قربت نہین کرتے تھے چند لوگ تھے کہ اپنے جانون کی خیانت کرتے تھے تب اللہ تعالی نازل کیا علم اللہ انکم کنتم تختانون انفسکم الآیہ فَتَابَ عَلَيْكُمْ سو معاف کیا تم کو وَعَفَا عَنْكُمْ اور درگذر کی تم سے فَالْآنَ بَاشِرُوهُنَّ پھر اب ملو انسے یعنی انسے مجامعت کرو وَابْتَغُوا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ اور چاہو جو لکھ دیا اللہ نے تمکو یعنی تم جو مباشرت کرتے ہو فقط شہوت کو تال نیکے غرض سے نکرو بلکہ اس سے نسل جاری ہونیکا قصد کرو مقاتل کہا ہی اس سے غرض یہہ ہی کہ کہانا پینا جماع حلال ہی کہ کے اللہ تعالی لوح محفوظ مین جو رخصت لکھا اسکو کیا کرو وَكُلُوا وَاشْرَبُوا اور کہاؤ اور پیو اس کے نازل ہونیکا سبب بخاری برا بن عازب رضی اللہ عنہما سے یون روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے جو روزہ رکہتا اور افطار کا وقت ہوئے بعد افطار کے آگے سو جاتا تو وہ شب اور اسکے بعد تمام دن شام ہوئے تک کھانا نہین کہاتا قیس بن صرمہ انصاری رضی اللہ عنہ روزہ تھے تمام دن اپنی زمین کا کام کرکے افطار کی وقت گھر کو آکے عورت کو پوچھے کچھ کھانے کو ہی تو بولی نہین لیکن مین مانگھ کے لے آتی ہون عورت رکہانیکی تلاش مین گئی اور انکی آنکھ لگ گئی عورت آکے دیکھی تو سو گئے ہین بولی نامراد کیا اتنی مین سو گیا غرض وہ نہین روزہ رکھے دو پہر کو انکے تئین غش ہو گئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کئے تب یہہ آیت نازل ہوئی حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ جب تک ظاہر ہووے تمکو سفید تاگا سیاہ تاگے سے

فجر کے اللہ صاحب نے صبح صادق کی دھاری کو جو اول طلوع ہوتی ہی سفید تاگے سے تشبیہ دیا اور شب کی تاریکی کو سیاہ تاگے سے بخاری اور مسلم اور نسائی اور ابن جریر اور ابن المنذر اور ابن ابی حاتم اور بیہقی سنن مین سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین کہ اول اتنی ہی آیت نازل ہوئی وکلوا واشربوا حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود من الفجر کا لفظ نازل نہین ہوا چند لوگ روزہ رہنا چاہے تو اپنی پانون مین سفید تاگا اور سیاہ تاگا باندھتے اور دونون مین فرق نمود ہوے تک کہاتے پیتے جب اللہ تعالی من الفجر کا لفظ نازل کیا تو جانے کہ اس سے مراد ظاہر ہونا دن کا ہی رات سے یعنی صبح صادق کو تاگے سے تشبیہ دینا اکثر عربون کے پاس معروف تھا لیکن بعضون نے اس لفظ کا حقیقت پر حمل کئے تھے پھر اللہ تعالی من الفجر کو نازل کرنے سے سمجھے کہ وہ استعارہ ہی اور بعضون کے لغت مین یہہ استعارہ مستعمل نہ تھا اور باوجود من الفجر کا لفظ نازل ہونے کے بعد بھی مقصود کے فہم کرنے سے قاصر ہوئے چنانچہ سفیان بن عیینہ اور سعید بن منصور اور ابن ابی شیبہ اور امام احمد اور بخاری اور مسلم اور ابوداود اور ترمذی اور ابن جریر اور ابن المنذر اور بیہقی اپنی سنن مین عدی بن حاتم سے روایت کئے ہین کہ یہہ آیت یعنی حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود نازل ہوئی بعد مین ایک سیاہ تاگا اور ایک سفید تاگا لیکے میرے تکئے کے نیچے رکھا اور انکو دیکھنے لگا تو سیاہ اور سفید مین امتیاز نہ ہوا پھر صبح کو آکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ کیفیت عرض کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے یون ہو تو تمھارا تکیہ بہت چوڑا ہی وہ سفیدی صبح کی ہی رات کی تاریکی سے اس قصے کو ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے دوسری طریق سے بہت واضح روایت کئے ہین انکا لفظ یون ہی عدی بن حاتم نے کہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس آیا آپ مجھے اسلام سکھلائے پانچ وقت کی نمازین پڑھنے کا طور ارشاد کئے بعد فرمائے جب رمضان آوے تو تم شب کو کھاؤ پیو جب تک تمکو سفید تاگا سیاہ تاگے سے فجر کے ظاہر ہووے بعد روزہ شب تک پورا کرو عدی کہے مین یہہ نہ سمجھکے دو تاگے سفید اور سیاہ لیکے بانٹ کر رکھا اور صبح کو انمین نظر کیا تو دونو برابر ہین پھر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ جو جو فرمائے مین یاد کیا مگر سفید تاگا سیاہ تاگے سے نہ سمجھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے کیون نہین سمجھے اور تبسم کئے گویا میری اس حرکت سے آپ واقف ہوئے پھر عرض کیا مین دو تاگے بانٹا ایک سفید اور ایک سیاہ اور رات کو انمین نظر کرنے لگا تو دونون برابر ہی رہتے تھے یہہ سنکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اتنا تبسم کئے کہ حضرت کے کونچلیان نمود ہوین بعد فرمائے کیا تمکو بولا نتھا من الفجر کر کے وہ کیا ہی دن کی سفیدی رات کی اندھیرے سے انتہی جاننے آفتاب طلوع ہونے کے قبل ایک سفیدی نکلتی ہی گاے کی دم کی مانند اسکو صبح کاذب کہتے ہین بعد تھوڑے وقت کے ایک عریض سفیدی افق مین نمود ہوتی ہی رفتہ رفتہ اجالے کی پھیلتی جاتی

جاتی ہی اس کو صبح صادق کہتے ہین مذہب ایمۂ اربعہ اور جمہور فقہا کا یہہ ہی مجرد طلوع صبح صادق کے صایم پر کہانا
وغیرہ حرام ہوتا ہی بلکہ بعضی تو اس بات پر اجماع نقل کرتے ہین اس پر دلیل یہہ ہی اللہ تعالی فرمایا تبین وہ صیغہ باب تفعل سے ہی
تفعل کا استعمال تکلف کے واسطے بھی ہوتا ہی تو تبین کا معنی یون ہوا کہ تکلف و مشقت سے دیکھے یہہ نہین مگر اسکے ابتداء طلوع
مین ہوگا اسکی مثال تشجع ہی اس معنی سے کہ اس نے شجاعت کو استعمال کیا اور اسکے حاصل کرنے مین اپنی نفس پر تکلف کیا اور
بعضے صحابہ اور اعمش اور ابو بکر بن عیاش کا مذہب یہہ ہی کہ صبح صادق خوب نمود ہوی تک کہانا پینا وغیرہ جایز ہی ثُمَّ اَتِمُّوا
الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ پورا کرو روزہ رات تک یعنی طلوع فجر سے آفتاب غروب ہونے تک روزہ رکہو بخاری اور مسلم وغیرہ نے ابن عمر رضی
اللہ عنہما سے روایت کی ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے جب آگئی رات اس جگہہ سے یعنی مشرق کی جہت سے اور جا یگا
دن اس جگہہ سے اور غروب ہوگا آفتاب تو صایم افطار کیا یعنی افطار کا وقت آچکا مشرق کی طرف سے رات انے سے غرض سیاہی
نمود ہونا اور دن کا جانا یعنی سفیدی دن کی کم ہونا اس حدیث مین تین باتین مذکور ہین ایک رات آنا دوسری دن جانا تیسری
آفتاب غروب ہونا ان تینون مین ملازمت ہی ان تینون سے فقط ایک کو ذکر کرنا بس تہا لیکن ابر یا پہاڑ وغیرہ حایل رہنے سے
سیاہی دورتی ہی آفتاب غروب نہین ہوتا اس کی توضیح کو تین امر فرمائے وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ
فِي الْمَسٰجِدِ اور نہ لگو ان سے یعنی اپنے عورتون سے جماع نہ کرو جب بیٹھے ہو مساجد مین یعنی اعتکاف کی نیت کرکے جو مسجد مین بیٹہا
ہی اسکو اعتکاف تمام ہونے تک اپنی عورت سے وطی کرنا جایز نہین اسی سے معلوم ہوا اعتکاف کی صحت کا شرط وطی نہ کرنا ہی
اگر کوئی وطی کیا تو اعتکاف فاسد ہوگا اور اس آیت سے معلوم ہوا اعتکاف مسجد مین ہی بیٹہنا ہی اور کہین بیٹھے تو حاصل
نہین ہوتا اور سب مساجد اعتکاف مین برابر ہین یہہ آیت نازل ہونیکا سبب ابن جریر نے قتادہ سے یون نقل کیا ہی کہ
بعضے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مسجد مین اعتکاف بیٹھتے جب انکو عورت کی خواہش ہوتی وہان سے
نکل کے عورت کے پاس جاتے اور اپنے مطلب سے فراغت پاکے غسل کرکے پھر مسجد مین آتے سو اللہ تعالی اس آیت کو نازل کیا
تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوْهَا یہ حدین باندہی ہین اللہ کی سو انکے نزدیک نہ جاو یعنی یہہ احکام جو مذکور ہوئے
اللہ کی حدود ہین جو بندونکے لیے مقرر کیا ہی سو تم اسکو نہ کرو حد کی معنی لغت مین منع کرنا اور دو چیز نو ملنے کے لیے جو مانع ہو
اسکو بھی حد کہتے ہین یہی معنی اس مقام مین مربوط ہی بعضے اللہ کے حدود سے اللہ کے فرائض مراد لیتے ہین اور بعضے حدود سے مراد
مقادیر لیتے ہین جنکو اللہ تعالی اندازہ کیا ہی اور اسکی مخالفت سے منع فرمایا ہی اس آیت مین دو اشکال ہوتے ہین پہلا

اشکال تلک کا اشارہ سابق گذرے سو احکام کی طرف ہی ان احکام مین بعضے مامورات ہین اور بعضے منہیات جو منہیات
ہین ان کے نزدیک البتہ نہ ہونا اور جو مامورات ہین انکو البتہ بجا لانا ہی پہران دونو کے نزدیک نہ جاؤ کرکے کیسا فرمایا اسکا
جواب یہہ ہی اوپر جو احکام گذرے اگرچہ مامورات اور منہیات تہین لیکن اس آیت سے قریب جو مذکور ہی ولاتباشروہن
وانتم عاکفون فی المساجد اس سے اعتکاف مین جماع کرنا حرام ہی کرکے ثابت ہوا اور اسکے قبل ثم اتموا الصیام الی اللیل مذکور
ہی اس سے روزے کے دن کہانا پینا حرام ہی کرکے ثابت ہوتا ہی یہہ محرمات قریب رہنے سے تحریم کے جانب کو اعتبار کرکے فلا
تقربوہا فرمایا یا یون جواب دیوینگے مامورات جو ہین انکا ضد و خلاف کرنے سے منع فرمایا تو ہر ایک مامور کا ایک ضد ہوا سو
ان اضداد کے نظر کرتے فلا تقربوہا فرمایا اس کو بلاغت والے تغلیب کہتے ہین دوسرا اشکال اس آیت مین اللہ تعالی فلا تعتدوہا
فرمایا اور اسی جزء کی تیرہوین رکوع مین تلک حدود اللہ فلا تعتدوہا فرمایا یہہ آیت چاہتی ہی حدود کی نزدیک نہ جانا اور وہ آیت
چاہتی ہی حدود کے باہر نہ جانا اس کا جواب یہہ ہی جو شخص اللہ کی طاعتون مین رہے اور اسکے فرضون پر عمل کرے تو وہ شخص گویا
حق کی جگہہ مین کہڑا ہوا اللہ تعالی اس جگہہ سے تجاوز نہ کرنا کرکے تعتدوہا فرمایا کیونکہ اس جگہہ سے جو کوئی تجاوز کیا تو باطل
کی جگہہ پہنچا اللہ تعالی مبالغے کی جہت سے منع کیا کہ حد جو مانع پڑا ہی حق اور باطل کی جگہہ مین اسکے نزدیک نہ ہوا اس اندیشے سے
کہ باطل کی جگہہ مین نہ جاوے اسی معنی کی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ کرکے فرمائے ہر بادشاہ کو ایک حمی رہتے ہی
اور اللہ کی حمی زمین اسکے محرمات ہین جو کوئی حمی کے گرد جانور چراوے تو قریب ہی کہ حمی کی اندر جاوے اس حدیث کو بخاری اور
مسلم نے نعمان بن بشیر سے روایت کیے ہین حمی اس موضع کو کہتے ہین کہ جسکو حد باندہکے علاحدہ کرتے ہین جاہلیت مین
عادت تہی کوئی بڑا شخص کسی جگہہ رہنا اختیار کرتا تو کتے مارکے آواز کرواتا اس کی آواز جتنی دور جاتی اتنی جگہہ گرد اگرد اپنے
احاطے مین لیتا غیر کے جانور وغیرہ کو اس مین آنے نہین دیتا کسی کا جانور آوے تو اسکو سزا دیتا اور بعضے کہے ہین اس آیت
مین حدود سے مراد محارم اور منہیات ہین اس صورت مین مقصود صاف ہوتا ہی اور اشکال وارد نہین ہوتا بندۂ عاصی کہتا ہی
حدود طور کا ہوا کرتا ہی ایک حد ہوتا ہی اسکے نزدیک جانے مین ہلاکی ہی جیسے گرداب سمندر مین ہوتا ہی وہان نہ جانا کرکے حد
باندہتے ہین ایسے حد کے نزدیک نہ گیا چاہیے اور ایک حد ہوتا ہی اس سے باہر نکلنے مین ہلاکی ہی جیسے بکریون کے لئے حد باندہتے
ہین اگر اس حد کے باہر جاوے تو درندہ کہا جاتا ہی ایسے حد کے باہر نہ گیا چاہیے اللہ تعالی قسم کے آیتون کے دیکہتے اس آیت مین حد
کی پہلی صورت کا لحاظ کرکے لاتقربوہا فرمایا اور اگلی آیت مین دوسری صورت کے نظر کرتے فلا تعتدوہا فرمایا کذلک یبین

يُبَيِّنُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ اسطرح بیان کرتا ہی اللہ اپنی آیتین لوگون کو شاید وے بچتے رہین
یعنی یہہ بیان کرتا ہی تاکہ تم اسکی امر و نہی کی مخالفت کرنے سے ڈرتے رہین تو عذاب سے نجات پاوگے وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ
بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اور نہ کہاو مال ایک دوسرے کے آپس مین ناحق اس آیت کے نازل ہونیکا سبب ابن ابی حاتم نے سعید
بن جبیر سے یون روایت کیا ہی کہ امرؤ القیس بن عابس اور عبدان بن اشوع حضرمی باہم ایک زمین کے لئے تفضیہ کئے امرء القیس
نے قسم کہانے کو تیار ہوا تب یہہ آیت نازل ہوئی باطل وہ جو شرع مین حرام ہوا سکے چند طور ہین ایک تو مال معصوم کو
تعدی کرکے یا غصب کرکے یا لوٹ کے یا چورا کے کہاو دوسرا لہو لعب سے جیسے جوا اور گانے کی اجرت او شراب تیسرا رشوت لینا
حکم کرنے یا جھوٹھی شہادت دینے کے لئے چوتھا خیانت سے جیسے امانت مین خیانت کرنا اور مال لینے کو کھانا فرمایا کیونکہ مال لینے
سے بڑا مقصود کھانا ہی ہی وَتُدْلُوْا بِهَآ اِلَى الْحُكَّامِ اور نہ پہنچاو انھین حاکمون تک ابن جریر نے ابن عباس رضی
اللہ عنہما سے روایت کیا ہی کہ یہہ اس شخص کی شان مین ہی جسکے ذمے پر کچھ مال ہو اور اسکا کوئی گواہ نہین اس نے اس مال کا
انکار کرتا ہی اور جھگڑ کے حاکم کے پاس جاتا ہی یہہ جانتا ہوا کہ اپنے ذمے پر اسکا مال ہی اور آپ گناہ گار ہی حرام خوار لِتَاْكُلُوْا
فَرِيْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ تاکہ کہا جاو ایک قطعہ لوگون کے مال مین کا گناہ سے ابن عباس رضی اللہ عنہ
اثم سے مراد جھوٹھی قسم ہی اور بعضے کہے ہین کہ جھوٹھی شہادت اولی یہہ ہی کہ اثم سے مطلق گناہ مراد لین وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ثمن
اور تمکو معلوم ہی یعنی تم جو باطل پر ہو سو تمکو معلوم ہی باوجود علم کے گناہ کے مرتکب ہونا نہایت قبیح ہی يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ
الْاَهِلَّةِ تجھسے پوچھتے ہین چاند سے اس آیت کے نازل ہونیکا سبب ابن عساکر نے ابن عباس سے یون روایت کیا ہی کہ معاذ ع
بن جبل اور ثعلبہ بن غنم نے کہے یا رسول اللہ چاند نکلتا ہی تو باریک نکلتا ہی پھر بڑھتے بڑھتے گول ہوتا ہی پھر جو گھٹتا و پر آتا ہی
اول کی مانند باریک ہو جاتا ہی اسکی کیا وجہ ایک ہی حالت پر کیون نہین رہتا تب یہہ آیت اتری سیوطی نے کہا اس حدیث
کی سند ضعیف ہی راوی اسکا سدی صغیر ہی کلبی سے روایت کیا ہی وے دونو ضعیف ہین اور اہلہ جمع ہلال کی ہی پہلی دوسری
تیسری رات کے چاند کو ہلال کہتے ہین اسکے بعد نام اسکا قمر ہی جب پورا ہوا تو اسکو بدر کہتے ہین قُلْ تو کہہ اے محمد ھِيَ
مَوَاقِيْتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ یہ وقت ٹھہرے ہین لوگون کے واسطے اور حج کے واسطے اللہ تعالی نے چاند کی کاستگی
اور بڑہوتی مین حکمت جو ظاہر تھی بیان کیا کہ لوگ اس سے اپنی زراعت اور تجارت کے وقتون کو اور قرض کی مدت اور
روزہ ملو حج اور عورتون کے طلاق کی عدت وغیرہ احکام جو چاند سے متعلق ہین جانین اور چاند مواقیت ہین داخل رہے

پر بھی اسکو علاحدہ ذکر کیا ایک بڑے فایدہ کے لئے وہ یہہ ہی عربون نے جاہلیت مین دنون کے شمار پر حج کیا کرتے تھے اور
مہینون کو ان دنون کے شمار پر بدل دیتے تھے اللہ تعالی اسکو باطل کیا اور حج کو مہینون کے شمار پر کرنے کا امر کیا اور جس مہینے
مین حج کرنا مقرر کیا ہی اس مہینے سے دوسرے مہینے طرف نقل کرنا جایز نہین وَلَيْسَ الْبِرُّ بِأَنْ تَأْتُوا الْبُيُوتَ
مِنْ ظُهُورِهَا اور نیکی یہہ نہین کہ گھرون مین آنا چھت پرسے اس آیت کے نازل ہونیکا سبب ابن ابی حاتم اور ابن
جریر وغیرہ جابر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے یون روایت کئے ہین کہ عربون کی عادت یہہ تھی کوئی شخص حج کا یا عمرے
کا احرام باندھتا تو باغ مین یا گھر مین دروازے کی راہ سے نہین جاتا ضرورت درپیش ہو تو گھر کے پیچھے سے نقب کرکے
یا پیچھے سے سیڑی لگاکر چھت پر ہوکے جاتا مگر حمس کے قبیلے والے جو ہو تو گھر کے دروازے سے جاتا قریش اور کنانہ اور خزاعے
اور ثقیف اور بنو عامر بن صعصعہ اور بنو نضر بن معاویہ کو حمس کہتے ہین حمس مشتق حماسے ہی اس کی معنی شدت
اور صلابت سو ان قبیلے والون کو انکی دین مین کمال شدت ہونے سے حمس کہے غرض نبی صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع
مین حج کو جو آئے آپ کسی باغ مین دروازے سے تشریف لیگئے انصار کا ایک شخص اسکا نام رفاعہ بن تابوت تھا اور
بعضے روایتون مین مذکور ہی کہ اسکا نام قطبہ بن عامر انصاری تھا اس نے بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ دروازے
سے آیا لوگون نے اس سے تعرض کئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو عرض کئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پوچھے تم حج کا
احرام باندھے گیا واسطے دروازے سے آئے انھون نے عرض کئے یا رسول اللہ آپ دروازے سے تشریف لائے سو دیکھ کے مین
بھی آپکے پیچھے آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے مین حمس مین ہون وہ شخص کہا آپ حمس مین ہو تو مین بھی
حمس مین ہی ہون آپکا اور میرا دین ایک ہی ہی پھر آیت نازل ہوئی وَلَٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقَىٰ وَأْتُوا
الْبُيُوتَ مِنْ أَبْوَابِهَا لیکن نیکی وہ ہی جو کوئی بچتا رہے یعنی اللہ سے ڈرے اسکے خلاف حکم نہ کرے اور گھرون
مین آؤ انکے دروازون سے یعنی احرام باندھے بعد وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ اور اللہ سے ڈرتے رہو شاید
مراد کو پہنچو وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَكُمْ اور لڑو اللہ کی راہ مین انسے جو لڑتے ہین تم سے اللہ
کی راہ سے اللہ کی طاعت اور اسکی رضامندی طلب کرنا مراد ہی وَلَا تَعْتَدُوا اور زیادتی مت کرو اس آیت کی شان
نزول یہہ ہی کہ ابتداء اسلام مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم تھا کہ کافرون کی اذیت سہین اور ان سے درگذر کرین پھر
ہجرت کے بعد اس آیت سے حکم ہوا جو تم سے لڑتا ہی اسی سے لڑا کرو اور زیادتی نہ کیجیو یعنی جنگ کی ابتدا اپنے جانب سے نکرو یعنی

ربیع بن انس کہا ہی یہہ پہلی آیت ہی جو لڑائی کے باب مین اتری بعد اللہ تعالی کا فرون کے قتل کا حکم علی الاطلاق و اقتلوا
المشرکین کافتہ کی آیت سے کیا جس کو آیت السیف کہتے ہین اس قول پر یہہ آیت منسوخ ہوئی اور بعضے کہتے ہین منسوخ
نہین بلکہ محکم ہی اور الذین یقاتلونکم سے مراد وے کفار ہین جو لڑنے کے قابل ہین اور تعدی نہ کرنا یعنی جو شخص قابل جنگ کے
نہین جیسے عورتین بچے رہبان وغیرہ اسکو قتل نہ کرنا ابن جریر وغیرہ نے ابن عباس سے روایت کئے ہین کہے تعدی نہ کرنا یعنی
عورتون کو اور بچون کو اور فرتوت بوڑھے کو قتل نہ کرنا اور نہ وہ جو صلح کرے اور جنگ سے اپنا ہاتھ کھینچے اگر تم ان لوگون کو
قتل کروگے تو تم زیادتی کیے اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ مقرر اللہ دوست نہین رکھتا زیادتی کرنے والون کو
وَاقْتُلُوْهُمْ حَیْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ اور مار ڈالو انکو جس جگہہ پاؤ یعنی حل مین یا حرم مین پہلی آیت مین اللہ تعالی جہاد
کا امر اس شرط سے کیا کہ اگر کفار ہاتھ چلاوین تو تم بھی ہاتھ چلانا اسکے بعد اِس آیت مین حکم کرتا ہی کہ ان کو جہان پاوین وہان قتل
کرنا مگر مسجد الحرام کے پاس وَاَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ حَیْثُ اَخْرَجُوْكُمْ اور نکالدو انکو جہان انھون نے تمکو نکالا یعنی مکے سے
وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ اور فتنہ قتل کرنے سے بڑھکر ہی یعنی تم انھون کو حرم مین قتل کرنے سے یا احرام باندھکے
قتل کرنے سے انکا فتنہ یعنی شرک رکھنا اللہ کی ساتھہ بڑھ کر ہی اور بعضے فتنہ سے محنت جس مین انسان کو حیرت ہو مراد لیتے
ہین مثلاً اجلاء وطن قتل سے بڑھکر ہی کیونکہ قتل مین ایک ہی لحظہ سختی گذرتی ہی اور اس مین ہمیشہ تعب اور دکھہ رہا
کرتا ہی وَلَا تُقٰتِلُوْهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اور مت لڑو انسے مسجد الحرام کے پاس یعنی حرم مکہ مین جنگ کی ابتدا تم از
خود نہ کرو حَتّٰی یُقٰتِلُوْكُمْ فِیْهِ جب تک وے نہ لڑین تم سے اس جگہہ فَاِنْ قٰتَلُوْكُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ پھر اگر وے لڑین
تو انکو مارو كَذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِیْنَ یہی یعنی قتل اور جلاء وطن سزا ہی کافرون کی مجاہد اور ایک جماعت علما کی
کہے ہین کہ آیت محکم ہی مسجد الحرام کے پاس جنگ کرنا حلال نہین مگر کوئی شخص جنگ کرنے کے لئے آوے تو اس کو دفع کرنا
بخاری وغیرہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اس شہر کو یعنی مکے
کو اللہ نے آسمان اور زمین جس روز سے پیدا کیا اس روز سے حرام کیا ہی اور قیامت تک حرام رہیگا کسی احد کو اس مین
قتال کرنا حلال نہین اور مجھے بھی حلال نہین ہوا مگر دن کی ایک ساعت پھر وہ قیامت کے دن تک حرام ہی اور قتادہ کہا کہ آیت
السیف سے یہہ آیت منسوخ ہوئی فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ پھر اگر وے باز آوین یعنی کفر سے اور اسلام
لاوین تو اللہ بخشنے والا ہی مہربان وَقٰتِلُوْهُمْ حَتّٰی لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ اور لڑو ان سے یعنے مشرکون سے یہان تک باقی

نہ رہے فتنہ یعنی شرک وَيَكُونَ الدِّينُ لِلّٰهِ اور دین اللہ کا ہی ہووے یعنی عبادت اور بندگی اللہ کے سوائے دوسرے
کسی کی نکرے فَإِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ إِلَّا عَلَى الظّٰلِمِينَ پھر اگر وے باز آوین تو تعدی نہین مگر ظالمون پر
عدوان کا معنی یا سبیل ہے یعنی راہ نہین یہہ معنی ابن عباس سے منقول ہے اور اہل معانی کہتے ہین عدوان کا معنی ظلم ہے
یعنی وے اسلام لاوے تو انکا مال لوٹنا اور بندین لانا اور قتل کرنا کچھہ جایز نہین مگر ظالمون پر کہ جو باقی ہین اپنی شرک
پر کفار کی ساتھہ یہہ جو کرتے ہین وہ شرع کی حکم سے ہے وہ عدوان اور ظلم نہ ہوگا لیکن اسکو ظلم بولا مقابلے اور مجازات
کی راہ سے اسکو علم بلاغت مین مشاکلہ کہتے ہین جیسے اُس آیت مین ہے فمن اعتدی علیکم فاعتدوا علیہ الشَّهْرُ
الْحَرَامُ بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ وَالْحُرُمٰتُ قِصَاصٌ حرمت کا مہینا مقابل حرمت کے مہینے کے اور آداب رکھنے مین
بدلا ہے اس آیت کے نازل ہونیکا سبب ابن جریر وغیرہ یون روایت کیے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کے
چھٹوین سال عمرے کے ارادے سے نکلے مشرکون نے آپ کو مکے مین جانے نہ دیکے مزاحم ہوے وہ حرام مہینا تھا ذوالقعدہ کا آخر مشرکون
کے ساتھہ یہہ صلح ٹھہری کہ اس سال پھر کے جانا سال آیندہ آنا دوسرے سال نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ عمرے کو جانے
کے واسطے تہیہ کیے اندیشہ ہوا کہ اگر قریش اپنے عہد کو وفا نہ کرین اور مسجد الحرام مین جانے سے منع کرین تو جنگ کی نوبت
ہوگی حرم اور حرام مہینے مین جنگ کیسا کرین تب یہہ آیت نازل ہوئی یعنی اگر وے لوگ حرام مہینے کے حرمت توڑ کے لڑین
تو تم بھی لڑو کیونکہ ہر حرمت مین بدلا جاری ہوتا ہے تمکو مسجد الحرام مین جانے سے روککر حرمت توڑین تو تم بھی قہر اور
غلبے کے ساتھہ جاؤ اگر وے مارین تو تم بھی ماریو اور بعضے یون تفسیر کیے ہین تم ذی القعدہ کے مہینے مین مکے مین جو داخل
ہوتے ہو اور اپنا عمرہ قضا کرتے ہو سو بدلے مین اسکے ہے جو تم روکے گئے تھے اور حرمات جمع حرمت کی ہے حرمت وہ
چیز ہے کہ جس پر محافظت کرنا واجب ہے اس جگہہ تین حرمت ملکے رہنے سے جمع کا لفظ ذکر کیا ایک مہینے کی حرمت دوسری
شہر کی حرمت تیسری احرام کی حرمت قصاص کا معنی مساوات برابری یعنی کوئی کسی سے کچھہ حرکت کیا تو اسکے ساتھہ
بھی وہی کرنا فَمَنِ اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ پھر جس نے تم پر زیادتی
کی تو تم اس پر زیادتی کرو جیسے اسنے زیادتی کی تم پر وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرتے رہو اللہ سے یعنی بدلے مین بڑھکے نہ کرو
وَاعْلَمُوا أَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ اور جان رکھو کہ اللہ ساتھہ ہے پرہیزگارونکے وَأَنْفِقُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ اور خرچ
کرو اللہ کی راہ مین مراد اللہ کی راہ سے اسکی اطاعت ہے پھر جہاد ہو یا اسکا غیر وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى

اِلَی التَّهْلُکَۃِ اور نہ ڈالو اپنے ہاتون سے اپنے کو ہلاکت مین بعضون نے ایدی کی مراد نفس لیتے ہین اور ترجمہ یون کرتے ہین اور نہ ڈالو اپنی جان کو ہلاکت مین دونون کا حاصل ایک ہی ہی اس آیت کا مطلب یہہ ہی کہ لوگ جہاد کے واسطے پیسا دیا کرین کیونکہ اسکا نہ دینا سبب ہلاکت کا ہی تم جہاد کے واسطے پیسا نہ دیکے ہلاک مت ہو ابن جریر وغیرہ اس کو ابن عباس سے روایت کیے ہین اور بعضے کہے ہین لوگون کے پاس خرچ نہین رہتا تھا بے خرچ جہاد کے واسطے نکلتے خرچ نہ ہونے سے راہ مین تکلیف اٹھاتے تب اللہ تعالی نے امر کیا جہاد کو جائین تو پیسا خرچ نا جس کے پاس خرچ نہ رہے وہ نہ نکلے جو کوئی بے خرچ نکلا تو اپنی جان کو ہلاکت مین ڈالا کیونکہ بھوکھ پیاس سے اور پیادہ پا چلنے سے وہ ہلاک ہوگا اور بعضے کہے ہین ہلاکت مین نہ ڈالنا جہاد ترک نہ کرنا مراد ہی کیونکہ جہاد ترک کرنے سے کفار غالب ہوینگے انکا غلبہ سبب مسلمانون کے ہلاک کا ہی ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن جریر اور ابن حبان اور حاکم وغیرہ نے اسلم ابی عمران سے روایت کیئے ہین کہا ہم قسطنطنیہ مین تھے اور اہل مصر کے امیر عقبہ بن عامر تھے اور اہل شام کے فضالۃ بن عبید پھر رومیون کی ایک بڑی صف نکلی اور ہم بھی انکے مقابلے مین صف باندھے ایک شخص مسلمانون کا رومیون کی صف پر حملہ کرکے انمین دہسا لوگ پکارنے اور کہنے لگے دیکھو اپنی جان کو ہلاکت مین ڈالا ابی ایوب رضی اللہ عنہ مصاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہڑے ہوکے کہے ای لوگو کیا تم اس آیت کی یہہ تاویل کرتے ہو یہہ آیت ہم انصار کے حق مین نازل ہوئی جب اللہ تعالی اپنے دین کو عزت دیا اور دین کی نصرت کرنے والے بہت ہوئے ہم آپس مین ایک دوسرے سے مخفی کہے کہ اللہ تعالی تو اب اپنے دین کو قوت دیا دین کی تائید کرنے والے بہت ہوئے ہم اپنی جگہہ مین رہکے ہمارے جو کچھ اموال ضایع ہوئے ہین انکو درست کرنا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے اطلاع نہ کیئے ہمارے رد مین اللہ تعالی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا وانفقوا فی سبیل اللہ ولا تلقوا بایدیکم الی التہلکۃ ہلاکت یہی تھی کہ ہم اپنی زمینون مین رہیگے ان کو اصلاح کرنا جنگ کو نہ جانا ترمذی اور حاکم دونوا اس حدیث کی تصحیح کئے ہین اور بعضے کہے ہین جان کو ہلاکت مین ڈالنا اللہ کی رحمت سے نا امید ہونا مراد ہی ابن جریر اور حاکم اور بیہقی نے روایت کئے ہین کہ کسی نے بولا ولا تلقوا بایدیکم الی التہلکۃ سے مراد یہہ ہی کہ آدمی دشمن سے مقابلہ کرنا اور لڑکے مارے پڑنا جابر رضی اللہ عنہ یہہ سنکے کہے ایسا نہین اس سے مراد یہہ ہی ایک شخص گناہ کرتا ہی اور کہتا ہی اللہ مجھے کبھی نہ بخشیگا حاکم نے اس کی تصحیح کی ہی اور طبرانی اور بیہقی شعب الایمان مین نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے بھی ایسی ہی روایت کئے ہین وَاَحْسِنُوْا اور نیکی کرو یعنی مال کو اللہ کی راہ مین

کہ مقرر الٰہی کا عذاب سخت ہی اس پر جو اسکے احکام کو نہ مانے اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ حج کے کئی مہینے ہیں معلوم یعنی حج کا وقت مقرر مہینوں میں ہی وہ شوال اور ذی القعدہ اور ذی الحجہ کے دس دن یوم النحر کے طلوع فجر تک ہمارے نزدیک اور ابو حنیفہ کے پاس پورے دس روز اور امام مالک کے پاس ذی الحجہ کا تمام مہینا فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ پھر جس نے لازم کرلیا یعنی اپنی ذات پر انمین حج شافعی کا مذہب ہی مجرد احرام کے یعنی نیت کرنے سے حج واجب ہو چکا اور ابو حنیفہ کے پاس احرام کے ساتھ تلبیہ کہے یا ہدی ہانکے سے حج لازم ہوتا ہی اور اس آیت سے معلوم ہوا کہ حج کے یہی مہینے ہیں جو کوئی ان مہینوں میں احرام نہ باندھکے دوسرے مہینوں میں باندھا تو حج کا احرام منعقد نہ ہوگا جیسے فرض نماز کے وقت کے آگے کوئی تکبیر تحریمہ کہے تو نماز منعقد نہیں ہوتی ابن عباس اور صحابہ کی ایک جماعت کا یہی قول ہی اور اسی کو اوزاعی اور شافعی اختیار کئے ہیں اور مالک اور ثوری اور ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ وہ احرام منعقد ہوگا فَلَا رَفَثَ پھر تو نہیں ہی رفث رفث سے مراد ہی جماع اسکو ابن مردویہ ابی امامہ سے مرفوع روایت کیا ہی اور ابن جریر اور حاکم اور بیہقی ابن عمر سے بھی ایسی ہی روایت کئے ہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مختلف روایتیں آئی ہیں ابن جریر اور بیہقی انسے بھی ایسا ہی روایت کئے ہیں اور ایک روایت میں آیا ہی کہ رفث سے مراد عرابت اور تعریض کرنا عورتوں کو جماع سے اسکو طبرانی روایت کیا ہی عرابت عین کے فتح سے یا کسرے فحش بات کرنا اور ایک روایت میں آیا ہی وہ جماع اور بوسہ لینا اور اشارہ کرنا اور فحش باتیں اسکی سنا کرنا اسکو ابن جریر اور ابن المنذر روایت کئے ہیں اور ایک روایت میں آیا ہی کہ رفث جس معنی سے روزے میں آیا وہ معنی یہاں مراد نہیں روزے میں جماع کی معنی مراد ہی اور یہاں عرابت کرنا عرب کے سخن سے اور تعریض کرنا جماع کی باتوں سے وَلَا فُسُوْقَ اور نہ فسوق یعنی گناہ کرکے حدود شرع سے نکل جانا اور ممنوعات کے مرتکب ہونا یہہ قول ابن عباس سے مروی ہی یا جانور کا قتل کرنا اور ناخن لینا اور بال نکالنا اور اسکے مشابہ جو محرم پر حرام ہیں کرنا یہہ قول ابن عمر سے منقول ہی اور بعضے کہے ہیں گالیاں دینا اور برا نام رکھکے پکارنا وَلَا جِدَالَ اور نہ جھگڑا کرنا یعنی خادم اور رفیق سے لڑ پڑنا فِی الْحَجِّ حج میں یعنی حج کے ایام میں یہہ چیزیں اگرچہ سب اوقات میں ممنوع ہیں پر حج میں بہت ہی بد ہیں اس لئے انکو ذکر کیا وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ يَّعْلَمْهُ اللّٰهُ اور جو کچھ تم کروگے نیکی اللہ اسکو جانتا ہی اس کو فرمایا تا لوگ کو نیکی پر رغبت ہووے وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى اور توشہ لیا کرو کیونکہ بہتر توشہ تقوی ہی یعنی لوگوں پاس مانگنے سے اسکو بچا رکھے توشہ وہ جو سفر میں ساتھ رکھتے ہیں گلیجے آٹا ستو اور اسکی مانند اس آیت کی شان نزول کو بخاری اور ابو داؤد اور نسائی وغیرہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یوں روایت کئے ہیں کہ یمن کے لوگ حج کو نکلتے تو ساتھ کچھ توشہ اور خرچ نہیں لیتے اور کہتے ہم متوکل ہیں پھر

پھر مکے کو آکے لوگون پاس بھیک مانگتے تب اللہ تعالی یہہ آیت نازل کیا اور بعضے آیت کی تاویل یون کرتے ہین تم اپنی آخرت کے
سفر کے لیئے پرہیزگاری کا توشہ لیا کرو کیونکہ پرہیزگاری بہتر توشہ ہی وَاتَّقُوْنِ یَا اُولِی الْاَلْبَابِ اور مجھسے ڈرتے رہو
ای عقلمندو وَلَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلاً مِنْ رَبِّکُمْ کچھ گناہ نہین تم پر کہ تلاش کرو فضل اپنے ربکا
اس کے نازل ہونیکا سبب بخاری اور ابن جریر اور بیہقی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیئے ہین کہ عکاظ اور مجنہ اور ذو
المجاز نام جاہلیت مین بازار تھے حج کے موسم مین وہان تجارت کرتے جب اسلام کا دور آیا صحابہ رضی اللہ عنہم نے ان ایام مین تجارت
کرنا گناہ سمجھکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھے تب یہہ آیت نازل ہوئی عکاظ بازار تھا قیس اور ثقیف کے قبیلے والون کا مکے سے
بارہ میل پر نحیلہ اور طایف کے مابین اور مجنہ بنی کنانہ والون کا بازار تھا مر الظہران مین اور ذو المجاز ہذیل والون کا بازار تھا عرفات سے
ایک کوس پر جاہلیت مین عربون کی ایسی عادت تھی ان بازارون مین حج کے موسم مین تجارت کرتے ذی القعدہ کے بیس روز عکاظ مین
ذو القعدہ کے باقی دس دن اور اول ذی الحجہ کے آٹھ روز جملہ اٹھارہ روز مجنہ مین تجارت کرتے پھر یوم الترویہ کو یعنی آٹھوین کو نکلکے عرفات
کو جاتے وہان ذو المجاز مین تجارت کرتے فَاِذَا اَفَضْتُمْ مِنْ عَرَفٰتٍ فَاذْکُرُوا اللّٰہَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ پھر جب
تم ایکبارگی نکلوگے عرفات سے تو یاد کرو اللہ کو مشعر الحرام کے نزدیک عرفات نام ایک موضع کا ہی کہ عرفے کے دوپہر سے عید کے
روز کی صبح صادق تک وہان رہنا ہی سو اگر اس وقت کے مابین مین وہان ایک لحظہ بھی رہے تو حج ملتا ہی نہین تو حج فوت
ہوتا ہی اسکو عرفات اس لیئے کہتے کہ جبریل نے ابراہیم علیہ السلام کو حج کے مناسک بتائے اور پوچھے عَرَفْتَ یعنی جانا تو ابراہیم کہتے عَرَفْتُ
یعنی مین جانا سو اس مکان کا نام عرفات اور اس دن کا نام عرفہ ہوا اس قول کو ابن جریر نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہی
اور ضحاک سے منقول ہی کہ آدم علیہ السلام حوا کے طلب مین سرندیب سے نکلے پھر اس موقع مین دونون کی معرفت ملاقات ہوئی اس لیئے
اس دن کا نام عرفہ اور اس جگہہ کا نام عرفات ہوا اور بعضے کہتے ہین ابراہیم علیہ السلام نے جب اس مکان کو پہنچے تو علامات سے
پہچانے اس لیئے اس جگہہ کا نام عرفات ہوا اس کو ابن جریر نے سدی سے روایت کیا ہی اور مشعر الحرام نام ایک پہاڑ کا ہی مزدلفے
کے آخر مین مشعر کی معنی علامت کی جگہہ اس کو حرام کرکے وصف کیا کیونکہ اس موقع مین جن باتون کا امر نہ ہوا اس کا کرنا ممنوع ہی
بعضے کہتے ہین مشعر الحرام مزدلفہ کا ہی نام ہی اور اسکے پاس اللہ کا ذکر کرنے سے مراد تلبیہ اور تہلیل اور تکبیر کہنا اور اللہ کی ثنا کرنا اور دعا
مانگنا بعضے کہتے ہین ذکر سے مراد وہان مغرب و عشا کی نماز پڑہنا مسلم نے جابر سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مزدلفے کو جب آئے وہان مغرب اور عشا کی نماز ایک اذان اور دو اقامت سے پڑہے دونو نمازون کے درمیان کچھ سنت نماز

پڑھے پھر لیٹ گئے بعد صبح صادق خوب نمودار ہوئی اذان اور اقامت کہہ کے صبح کی نماز پڑہے بعد قصوا پر سوار ہو کے مشعر الحرام کے
پاس آئے اور قبلے کی طرف متوجہ ہو کے دعا مانگے اور تکبیر اور تہلیل اور توحید کہے وہ نہیں کہڑے ہوئے یہان تک کہ خوب اجالا ہوا پھر
نکلے یعنی بطن محسر کو گئے آفتاب طلوع ہونیکے قبل جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لیگئے جاہلیت کے دستور کا خلاف کئے وے
لوگ آفتاب روشن ہوئے بعد مزدلفے سے نکلتے تھے بخاری اور مسلم وغیرہ نے عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین کہے مشرکین آفتاب طلوع
کئے تک افاضہ نہین کرتے اور کہتے اشرق ثبیر کیما نغیر نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکا خلاف کئے سو آفتاب طلوع کرنے کے قبل افاضہ
کئے ثبیر نام پہار کا ہی منی کے پاس اشرق ثبیر کیما نغیر کی معنی ای ثبیر دہوپ سے روشن ہو تا کہ ہم نکلین وَاذْكُرُوهُ كَمَا هَدٰىكُمْ
اور اسکو یاد کرو جس طرح تمکو راہ بتایا یعنی راہ اپنے دین کے نشانیون کی اور حج کے رسوم کی وَاِنْ كُنْتُمْ مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ
الضَّآلِّيْنَ اور تحقیق تم تھے اس سے پہلے البتہ راہ بہولے یعنی ایمان اور طاعت کی راہ تمکو معلوم نتھی ثُمَّ اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ
اَفَاضَ النَّاسُ پھر یکبار گی نکلو جہان سے لوگ نکلتے ہین یعنی عرفات سے یہہ خطاب قریش کو ہی اس کی شان نزول کو بخاری اور مسلم
اور ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے یون روایت کئے ہین کہ قریش اور جو انکے طریق پر تھا جنکو حمس کہتے تھے
مزدلفہ مین وقوف کرتے اور باقی تمام عرب عرفات مین وقوف کرتے جب اسلام ہوا اللہ تعالی نے اپنے نبی کو حکم کیا کہ عرفات کو لگے وہان وقوف
کرنا پھر وہان سے نکلنا سو وہ حکم یہہ ہی ثم افیضوا الآیہ اور قریش عرفات مین وقوف نہین کرنے کا سبب یہہ تھا کہ قریش اپنے پاس ٹھرالئے
تھے کہ ہم حرم کے مجاور ہین ہمکو حرم کے سوائے دوسرے کسی مقام کی تعظیم کرنا روا نہین کیونکہ ہم اگر دوسرے مقام کی تعظیم کرین تو لوگ حرم کی
تعظیم نہ کرینگے اس اشکل سے عرفات کا وقوف ترک کئے تھے اور یہان کلام مین تقدیم و تاخیر ہی تقدیر یون ہی فمن فرض فیہن الحج فلا رفث
ولا فسوق ولا جدال فی الحج ثم افیضوا من حیث افاض الناس فاذا افضتم من عرفات فاذکروا اللہ عند المشعر الحرام وَاسْتَغْفِرُوا
اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ اور مغفرت مانگو اللہ سے بیشک اللہ بخشنے والا ہی مہربان فَاِذَا قَضَيْتُمْ مَنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا
اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ پھر جب پورے کر چکو اپنے رسوم تو یاد کرو اللہ کو جیسے یاد کرتے تھے اپنے باپ دادونکو اللہ تعالی یہہ فرمایا
کیونکہ جاہلیت کی عادت تھی عرب حج سے فراغت پا کر منیٰ کی مسجد کے اور پہار کے مابین کہڑے ہوتے اور اپنے باپ دادونکی خوبیان بیان کرتے
اللہ تعالی انکو اپنی یاد کرو کر کے حکم کیا اور ابن جریر نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یون روایت کیا ہی کہے یاد کرو اللہ کو جیسے چہوٹے بچے اپنے
باپ کو یاد کرتے ہین یعنی بچہ جب بات کرنا شروع کرتا ہی تو باپ کا نام ہی لیکے پکارتا ہی دوسرے کسی کا نام نہین لیتا سو تم بھی اللہ کا نام یونہین
لیا کرو اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا بلکہ اس سے زیادہ فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِى الدُّنْيَا پھر کوئی آدمی کہتا ہی

ای رب ہمارے دے ہمکو دنیا مین اس ناس سے مراد مشرکان ہین کہ حج مین یون دعا مانگتے یا اللہ ہمکو اونٹ گاے بکری بندوین دے وَمَالَهٗ

فِی الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ اور اسکو یعنی یہہ دعا مانگنے والے کو آخرت مین کچھہ حصہ نہین وَمِنْهُمْ مَنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی

الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ اور کوئی انمین کہتا ہی ای رب ہمارے دے ہمکو دنیا مین

خوبی اور آخرت مین خوبی اور بچا ہمکو آتش کے عذاب سے یہہ دعا مانگنے والے مومنان ہین علی مرتضی سے مروی ہی کہ دنیا مین حسنہ نیک

عورت ہی اور آخرتمین حسنہ بہشت اور ایک روایت مین آیا ہی آخرت مین حسنہ حور اور عذاب النار سو بری عورت اور حسن کہا دنیا مین حسنہ علم

اور عبادت اور آخرتمین حسنہ جنت اور سدی کہا دنیا مین حسنہ حلال رزق اور آخرتمین حسنہ مغفرت اور ثواب اُولٰٓئِكَ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّمَّا

كَسَبُوْا ایسے لوگ انکو ہی حصہ اپنی کمائی سے یعنی وے جو دونون نیکیان مانگتے ہین انکو ثواب ملیگا اُس جنس کا جو وے اس جنس کے اعمال حسنہ کیئے تھے اولٰئک

کا اشارہ دونون فریق کی طرف لیوین تو بھی درست ہی وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ اور اللہ جلد لیتا ہی حساب یعنی اللہ تعالی کسی بندے

سے حساب لیوے تو اسکا حساب بہت جلد لیتا ہی کیونکہ اس کو حساب کے وقت انگلیون پر گننے یا دل مین یاد رکھنے یا قلم سے نبشت کیا چاہنے کی

احتیاج نہین حسن بصری کہا اسکے حساب لینے کو ایک پل بھی درکار نہین وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِیْٓ اَيَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ اور یاد کرو

اللہ کو گنتی کے دنون مین اِن دنون سے ایام تشریق مراد ہین کہ تین دن ہین ذی الحجہ کی عید کے بعد گیاروین بارہوین تیرھوین انکو معدودات

بولا انکی قلت کے نظر کرتے اور بعضے یوم النحر اور اسکے بعد کے دو دن کو ایام معدودات کہتے ہین اور ایام تشریق مین رمی جمار کے وقت اور

قربانی کے جانور ذبح کرتے وقت تکبیر کہنا وارد ہی اور ہر نماز کے بعد تین بار تکبیر کہنا بھی مشروع ہی شروع اس تکبیر کہنیکا امام شافعی کے پاس

عرفے کی صبح سے ایام تشریق کے آخری عصر تک یہہ حکم غیر حاجیون کا ہی جو لوگ حج مین مشغول رہتے ہین وے یوم النحر کے ظہر سے یوم التشریق

کی آخری روز کی صبح کے بعد تک تکبیر کہنا اور ابو حنیفہ کے صاحبین پاس بھی تکبیر عرفے کی صبح سے ایام تشریق کے آخر عصر تک ہی اور ابو حنیفہ

کے پاس عرفے کی صبح سے یوم النحر کے عصر تک فَمَنْ تَعَجَّلَ فِیْ يَوْمَيْنِ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ پھر جو کوئی جلدی چلا گیا دو دن مین تو

اس پر گناہ نہین اس کا بیان یہہ ہی حاجیون پر ایام تشریق کی پہلی شب اور دوسری شب منی مین رہنا واجب ہی تا ہر روز زوال کے بعد

تینون جمرون کو کنکر ماریں اس کے بعد کوئی یوم التشریق کے دوسرے روز زوال کے بعد رمی کر کے نکل جاوے تو کچھہ گناہ نہین وَمَنْ تَاَخَّرَ

فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ اور جو کوئی رہ گیا یعنی تشریق کی تیسری شب بھی رہکے دن کو زوال کے بعد رمی جمار کرے تو اس پر کچھہ گناہ نہین

یعنی وے لوگ تیسری شب رہنے اور نہ رہنے مین مختار ہین اگرچہ رہنا افضل ہی بعضے نقل کیے ہین کہ جاہلیت کے لوگ دو فریق تھے کوئی

دوسرے ہی روز چلا جاتا تیسری شب کو رہنا گناہ سمجھتا اور کوئی تیسری شب بھی رہتا دوسرے روز چلا جانا گناہ سمجھتا اُن دونو فریق کو گناہ

۱۸ ورد نصف ونصف العشر الاول من القران

نہین کرکے اللہ تعالی فرمایا لِمَنِ اتَّقٰی جو کوئی ڈرتا ہی یعنی اسکو اختیار ہی اور گناہ نہین کرکر جو بولے اسکے حق مین ہی جو اللہ سے
ڈرتا ہے یا ڈرتا ہی اس چیز سے جو احرام مین ممنوع ہی جیسے شکار پکڑنا اور فحش کہنا اور انکی مانند وَاتَّقُوا اللّٰہَ اور ڈرتے رہو اللہ سے
وَاعْلَمُوْٓا اَنَّکُمْ اِلَیْہِ تُحْشَرُوْنَ اور جان رکھو کہ تم اسی کے پاس جمع ہوگے وہی تو تمہارے اعمال کی جزا دیگا وَمِنَ
النَّاسِ مَنْ یُّعْجِبُکَ قَوْلُہٗ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا اور بعضا آدمی ہی کہ خوش آوے تجکو اسکی بات دنیا کی زندگی مین کلبی
اور مقاتل اور عطا اس آیت کی شان نزول کا سبب یون کہے کہ اخنس بن شریق ثقفی بنی زہرہ کا حلیف بہت شیرین سخن تھا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس مدینے کو آکے کہا مین اسلام کا ارادہ رکھتا ہون اور قسم کہایا کہ مین سچ بولتا ہون اور اپکو دوست رکھتا ہون
اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے نزدیک بلاتے و منافق تھا اللہ تعالی اسکی شان مین یہہ آیت نازل کیا ابن اسحق اور ابن جریر وغیرہ
ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یون روایت کئے ہین کہ عاصم اور مرثد وغیرہ جب سریہ مین شہید ہوئے چند منافق کہے افسوس ہی جو مارے گئے
نہ اپنی لوگون مین رہے اور نہ اپنے خاوند کا پیام پہنچائے تب اللہ تعالی یہہ آیت نازل کیا اور فی الحیوۃ الدنیا کا تعلق قولہ سے ہی یعنے
وہ دنیا کے امور مین اور اسباب اسکے مین جو بات کرتا ہی سو تجھکو اچھی لگتی ہی یا اس کا تعلق یعجبک سے ہی یعنی اسکی شیرین بات تجھے
دنیا مین ہی اچھی لگتی ہی اور آخرت مین خوش نہ لگی کیونکہ موقف کی دہشت سے انکو مجال سخن گوئی نہ ہوگا وَیُشْہِدُ اللّٰہَ عَلٰی مَا
فِیْ قَلْبِہٖ اور گواہ پکڑتا ہی اللہ کو اپنے دل کی بات پر یعنی وہ جو کہتا ہی واللہ مین آپ پر ایمان لایا ہون اور تمہاری محبت رکھتا ہون
وَہُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ اور وہ سخت جھگڑالو ہی حسن کہا الد الخصام کی معنی کاذب القول ہی اور قتادہ کہا سخت دل ہی گناہ
کرنے مین جھگڑالو ہی ناحق پر سخن حکمت کا کہتا ہی اور عمل گناہ کا کرتا ہی بخاری اور مسلم نے بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کئے
ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ابغض الناس الی اللہ الالد الخصم لوگون مین اللہ پاس ابغض شخص سخت جھگڑالو ہی
وَاِذَا تَوَلّٰی اور جب پیٹھ پھیرے یعنی تیرے سامھنے میٹھی بات کرکے جب جاتا ہی سَعٰی فِی الْاَرْضِ دوڑتا پھیرے زمین پر لِیُفْسِدَ
فِیْہَا تاکہ اس مین فساد کرڈالے یعنی دشمنی ڈالنا اور مسلمانون کا خون بہانا وَیُہْلِکَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ اور ہلاک کرے
کھیتیان اور جانین کلبی نے نقل کیا کہ اخنس بن شریق مین اور ثقیف مین خصومت تھی اخنس نے ایک شب کو جا ثقیف کے کھیتیان جلادیا
اور انکے جانور کو مار ڈالا ابن جریر سدی سے روایت کیا ہی کہ وہ مدینے سے جاتے وقت راہ مین مسلمانون کی کھیتی جلایا اور گدہون کے
تانچے مارا بعضی تولی کا معنی والی ہونا کہے ہین یعنی جب وہ حاکم اور والی ہوتا ہی تو ظلم اور فساد کرتا ہی جیسے ظالم حاکمون نے کرتے ہین
مجاہد نے یون کہتا ہی جب حاکم ہوتا ہی تو تعدی اور ظلم اختیار کرتا ہی پھر تب اللہ تعالی مینہہ کو بند کرتا ہی اور زراعت اور نسل کو

کو ہلاک کرتا ہی وَاللّٰہُ لَا یُحِبُّ الْفَسَادَ اور اللہ دوست نہین رکھتا فساد کو محبت کی معنی لغت مین دل کی رغبت ہی یہہ
معنی تو اللہ تعالی کے حق مین محال ہی پس چاہیے کہ محبت سے رضامندی ارادہ کرین ابن عباس رضی اللہ عنہما بھی رضامندی سے تعبیر کیے
ہین وَاِذَا قِیْلَ لَہُ اتَّقِ اللّٰہَ اور جو کہیے اسکو اللہ سے ڈر تو اَخَذَتْہُ الْعِزَّۃُ بِالْاِثْمِ کھینچ لاوے اسکو تکبر گناہ پر یعنی جب
گناہ سے اسکو منع کرے تو وہ تکبر اور شرارت سے وہی گناہ کرتا ہی فَحَسْبُہٗ جَہَنَّمُ پھر بس ہی اسکو دوزخ یعنی اسکے عذاب کے واسطے دوزخ
بس ہی وَلَبِئْسَ الْمِہَادُ اور وہ دوزخ بد بچھونا ہی اس سے غرض یہہ ہی کہ اسکے نیچے اور اوپر آتش ڈالکے عذاب دیوینگے طبرانی اور بیہقی شعب الایمان
ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیے ہین کہ اللہ کے پاس بڑی گناہ یہہ ہی کہ کوئی شخص اپنے بھائی مسلمان کو کہے اللہ سے ڈر تو وہ جواب دیوے
کیا تو مجھے بولتا ہی تو آپ ہی ڈر وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّشْرِیْ نَفْسَہُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللّٰہِ اور کوئی شخص ہی بیچتا ہی
اپنی جان اللہ کی خوشی تلاش کرنے اس آیت کی شان نزول ابن جریر وغیرہ یون روایت کیے ہین کہ صہیب بن سنان رومی مکے سے ہجرت
کرنا چاہے تو قریش کہے ای صہیب تو ہمارے یہان آتے وقت خالی ہات آیا اب کیا تو مالدار ہو کے مال لیجاتا ہی واللہ ہم تو اسکو نہ چھوڑینگے
صہیب کہے مین اپنا مال سب تمکو اگر دیوُن تو مجھکو چھوڑ دونگے قریش کہے بہتر پھر اپنا تمام مال انکو دیکے آپ مدینے کو آئے انکے آنیکے قبل یہہ
آیت انکی شان مین حضرت پر نازل ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم صہیب کو دیکھکے دوبار فرمائے صہیب کی خریدی مین نفع آیا وَاللّٰہُ رَءُوْفٌ
بِالْعِبَادِ اور اللہ شفقت رکھتا ہی بندون پر یٰاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ کَافَّۃً ای ایمان والو داخل ہو
مسلمانی مین پورے یعنی اسلام کے تمام شرایع اور احکام قبول کرو اس آیت کے نازل ہونیکا سبب ابن جریر عکرمہ سے یون روایت
کیا ہی کہ ثعلبہ اور عبداللہ بن سلام اور ابن یامین اور اسد بن کعب اور اسید بن کعب اور سعید بن عمرو اور قیس بن زید تمام یہود تھے اسلام لانے بعد کہے یا
رسول اللہ شنبے کے دن کی ہم تعظیم کیا کرتے تھے ہمکو حکم دو تو اس دن کی تعظیم کرینگے اور توریت بھی اللہ کی کتاب ہے آپ فرمائے تو ہم شب کی
نماز مین اسکو پڑا کرینگے تب یہہ آیت نازل ہوئی وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ اور مت چلو قدمون پر شیطان کے یعنی شیطان جو تمکو
شنبے کی تعظیم اور اونٹ کا گوشت نہ کہانا اور دودھ نہ پینا اور توریت کی تلاوت کرنا کرکے تمھین ترغیب دیتا ہی تم اسکی بات پر مت چلو
اِنَّہٗ لَکُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ مقرر وہ یعنی شیطان تمہارا صریح دشمن ہی فَاِنْ زَلَلْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْکُمُ الْبَیِّنٰتُ
فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰہَ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ پھر اگر تم پھسلنے لگوگے بعد اسکے کہ بھیجی تمکو واضح دلیلین تو جان رکھو کہ اللہ زبردست ہے حکمت والا
ہَلْ یَنْظُرُوْنَ لوگ انتظار نہین کرتے یعنی وے اسلام مین نہین آتے اس جگہہ ہل جو آیا ہی استفہام ہی نفی کے معنی مین اِلَّآ اَنْ
یَّاْتِیَہُمُ اللّٰہُ مگر یہہ کہ آوے ان پر اللہ یہہ آیت متشابہات مین ہی اس مین دو مذہب مشہور ہین مذہب سلف کے علما کا یہہ ہی کہ اس کے

ظاہر پر ایمان لانا اور اُس کی حقیقت کے علم کو اللہ پر تفویض کرنا اور اعتقاد یہہ رکہنا کہ اللہ تعالی حدوث کی علامت اور حرکت
و سکون سے منزہ ہی یہہ قول زہری اور اوزاعی اور مالک اور ابن المبارک اور سفیان بن عینیہ اور سفیان ثوری اور لیث بن سعد
اور احمد بن حنبل اور اسحق بن راہویہ کا ہی دوسرا مذہب جمہور متکلمین کا ہی وے اس قسم کی آیتون کی تاویل کرتے ہین کیونکہ انکا ظاہر
معنی لیوین تو محال لازم آتا ہی اور اللہ تعالی منزہ ہی تو معلوم ہوا انکا ظاہر مراد نہین تاویل کرنا ضرور ہوا اس جگہہ تاویل یہہ کرتے ہین
مگر یہہ کہ آوے ان پر امر اللہ کا اس تاویل کی دلیل جو اللہ تعالی دوسرے مقام مین فرمایا ہل ینظرون الا ان یاتیہم الملائکۃ او یاتی امر ربک
اور امر سے مراد عذاب ہی فِي ظُلَلٍ مِنَ الْغَمَامِ ابر کے سائبانون مین سفید ابر پتلا ہو تو اس کو غمام کہتے ہین ان پر عذاب سفید ابر کے
سائبانون مین آنا اس لیے فرمایا کہ ابر سے اللہ کی رحمۃ نازل ہونیکی امید ہی جب اس سے عذاب آوے تو بہت سخت ہوا کیونکہ خرابی جس
جگہہ سے نہ آئیگی کرکے امید ہوں پہر وہین سے خرابی آوے تو بہت بری ہوتی ہی وَالْمَلٰٓئِكَةُ اور آوین ان پر فرشتے یعنی عذاب
لیکر وَقُضِيَ الْاَمْرُ اور ہوچکے کام یعنی انکے ہلاک کا حکم جو ہوا تھا اس سے فراغت حاصل ہووے حاصل آیت کا یہہ ہی وے لوگ
ایمان نہین لاتے ہین اور انتظار کرتے ہین اللہ کا عذاب نازل ہونیکا وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ اور اللہ کی طرف رجوع
ہین سب کام یعنی آخرت مین پہر انکو اللہ تعالی انکے اعمال کی جزا دیگا سَلْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ پوچھہ بنی اسرائیل سے یہہ خطاب نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی اللہ تعالی نے آپکو تمدکے یہود سے سوال کرو کرکے امر کیا اس سوال سے غرض یہہ نہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ان سے سیکہین کیونکہ آپکو وحی سے سب معلوم ہوچکا تہا بلکہ انکی توبیخ اور تنبیہ منظور ہی اور وے جو اللہ تعالی کا شکر نہین کرتے
ہین اور اسکی آیتون سے منہہ موڑتے ہین اس پر مبالغہ کے ساتہہ زجر کرنا كَمْ اٰتَيْنٰهُمْ مِّنْ اٰيَةٍۢ بَيِّنَةٍ کتنی دین ہمنے انکو آیتین
واضح یعنی معجزے موسی علیہ السلام کے نبوت پر جیسے عصا اور ید بیضا اور دریا کا پہٹنا اور من وسلوی اترنا اس کے سوا اور بہی بہت سی
نعمتین جو وے ان کو فراموش کرکے اسکے بدلے کفر اختیار کئے وَمَنْ يُّبَدِّلْ نِعْمَةَ اللّٰهِ اور جو کوئی بدل ڈالے اللہ کی نعمت
معجزون کی تعبیر نعمت سے کیا کیونکہ معجزے ہدایت کے سبب ہین ہدایت کے برابر کوئی ایسی نعمت نہین جو دارین کی نجات کا سبب ہو مِنْ
بَعْدِ مَا جَآءَتْهُ بعد اسکے کہ پہنچ چکی اسکو یعنی انکو اسکی معرفت حاصل ہوچکی بعد فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ تو
اللہ کی مار سخت ہی زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا آراستہ کی ہی منکرون کو دنیا کی زندگی یعنی دنیا انکی انکہون
مین اچہی نظر آتی ہی اور انکے دلون مین اسکی محبت بیٹہہ گئی ہی آراستہ کرنے والا حقیقت مین اللہ تعالی ہی اس نے اپنے بندون کی
آزمایش اور ابتلا کی واسطے دنیا مین لذتین اور نضارۃ اور عجیب وغریب امور پیدا کیا اور بندون کی طبعیت مین لذتون کی رغبت اور

اور انکی دل مین برے خاہشون کی محبت ڈالا لیکن ایسا نہین جو بندون کو ان خاہشون کا ترک کرنا ممکن نہ ہو بلکہ انکی محبت فقط دلون
مین ڈالا اور نفس کا میلان انکی طرف رکھا اس طرح سے کہ اگر وے چاہین تو اس محبت کو دور کرین پھر لوگون نے دنیا کو اسکی مرتبت
سے زیادہ دیکھے تو اسکی حسن اور خوبی انکی آنکھون مین خوش نظر آئی اور اسکو دوست رکھے اور اسکے دیوانے بن گئے وَيَسْخَرُونَ
مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا اور سخری کرتے ہین ایمان والون سے یہہ آیت مکے کے مشرک جیسے ابو جہل وغیرہ کے حق مین اتری دنیا کی
نعمتون پر مغرور ہو کے مومنون کی سخری کرتے تھے ابن عباس کہے ہین ایمان والون سے مراد عبد اللہ بن مسعود اور عمار بن یاسر اور صہیب
اور بلال اور خباب اور انکے امثال ہین قتادہ نے کہا کہ یہہ آیت عبد اللہ بن ابی وغیرہ منافقین کی شان مین اتری جو ضعیف مومنان
اور فقیر مہاجران سے مسخری کیا کرتے اور کہتے دیکھو محمد کہتا ہی کہ ان لوگون سے آپ ہم پر غالب ہوگا اور عطا کہا کہ یہہ آیت بنی قریظہ
اور بنی نضیر اور بنی قینقاع کے حق مین اتری وَالَّذِينَ اتَّقَوْا فَوْقَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اور پرہیزگاران انسے اوپر ہوگے قیامت
کے دن کیونکہ مومنان اعلا علیین مین رہینگے اور کافران اسفل سافلین مین یا مومنان شان و عزت مین اور کافران خواری اور
ذلت مین وَاللَّهُ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ اور اللہ روزی دیتا ہی جسکو چاہے بیشمار یعنی اللہ تعالی دنیا مین
روزی بحساب دیتا ہی کافرون کو استدراج کے واسطے اور مومنان کو مبتلا کرنے کے خاطر اور آخرت مین مخصوص مومنون کو ہی دیگا کَانَ
النَّاسُ أُمَّةً وَاحِدَةً لوگ ایک ہی گروہ تھے یعنی ایک ہی دین پر تھے ایسا کس وقت تھے سو اس باب مین اختلاف علما کا ہی
بعضے کہتے ہین آدم کی پشت سے ذریت جب نکالا تو سب اللہ کی ربوبیت کا اقرار کئے اس روز کے بعد کبھی ایک دین نہ ہوا یہہ قول کعب احبار
سے مروی ہی اور اسکو ابن جریر اور ابن ابی حاتم ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے بھی روایت کئے ہین کہ لوگ ایک ہی امت جو تھے
اس وقت جب تمام کو آدم پر عرض کیا اور سب کو دین اسلام پر پیدا کیا اور سب اللہ کی بندگی کا اقرار کئے سو تمام ایک ہی امت مسلمان
ہوئے پھر آدم کے بعد ان مین اختلاف پڑا اور کلبی کہا وہ نوح کی کشتی کے لوگ ہین جنکا ایک ہی دین تھا پھر نوح کی وفات کے بعد
مختلف ہوئے اور قتادہ اور عکرمہ کہے ہین آدم کی بعثت سے نوح کی بعثت تک سب لوگ ایک ہی شریعت اور ہدایت پر تھے پھر نوح کے زمانے
مین اختلاف ہوا اور مجاہد نے کہا ہی اس جگہہ ناس سے مراد فقط آدم علیہ السلام ہین سب کے اصل اور ابو البشر ہونے سے انکو جمع کے لفظ سے
فرمایا بعد حوا کو پیدا کیا اور انکی ذریت پھیلایا تو سب مومن تھے قابیل نے ہابیل کو جب قتل کیا تو اختلاف پڑا اور ابن عباس سے مروی ہی
کہ ابراہیم علیہ السلام کے وقت تمام لوگ ایک ہی گروہ سب کافر تھے پھر اللہ تعالی ابراہیم علیہ السلام وغیرہ پیغمبرون کو بھیجا فَبَعَثَ
اللَّهُ النَّبِيِّينَ پھر بھیجے اللہ نے پیغمبران اس جگہہ ایک کلمہ محذوف ہی اسکی تقدیر فاختلفوا ہی یعنی لوگ ایک ہی گروہ تھے سو بعد

اختلاف شروع کئے پھر اللہ نے پیغمبرون کو بھیجا انبیا کے تعداد مین اختلاف ہی امام احمد اور ابن حبان ابی ذر رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھے انبیا کتنے ہوئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ایک لاکھ چوبیس ہزار پوچھے یا رسول اللہ انمین رسول کتنے ہین تو فرمائے تین سو تیرا جم غفیر ہین انتہی اُن پیغمبرون سے بتصریح قرآن شریف مین ان پیغمبرون کا نام مذکور ہی آدم ادریس نوح ہود صالح ابراہیم اسمعیل اسحق یعقوب یوسف لوط موسی ہارون شعیب زکریا یحیی عیسی داود سلیمان الیاس الیسع ذوالکفل ایوب یونس محمد علیہم الصلاۃ والسلام ان پچیس شخص کی نبوت مین اختلاف نہین اور ذوالقرنین عزیر لقمان تبع مریم ان پانچ شخص کی نبوت مین اختلاف ہی اور بعضے کہتے ہین یوسف جو سورۂ غافر مین مذکور ہی وہ دوسرے ہین یعقوب کے فرزند نہین یہ تمام ایکتیس شخص ہوئے مُبَشِّرِين خوشی سنانے والے یعنی جنت مین جانے کی خوش خبر دیتے ہین اسکو جو ایمان لاوے وَمُنْذِرِينَ اور ڈر سنانے والے یعنی دوزخ اور عذاب سے ڈراتے ہین اسکو جو کافر اور گناہ گار ہو وَأَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ اور اتاری انکے ساتھ کتاب سچی اس جگہہ کتاب سے مراد جنس کتاب ہی لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِيمَا اخْتَلَفُوا فِيهِ تا فیصل کرین لوگون مین جس بات مین جھگڑا کرین ضمیر لیحکم کی اللہ کی طرف راجع ہی یا کتاب کی طرف یا نبی مبعوث کی طرف پہلے قول کو ابو حیان ترجیح دیا ہی اب معنی یون ہوگا اللہ تعالی نے کتاب اتارا سو فیصل کرنے کے لئے اس تقدیر پر کتاب کے طرف حکم کی نسبت جو کیا سو مجازی ہی اور دوسرے قول کو تفتازانی ترجیح دیا اور جس بات مین جھگڑا کرین اس سے مراد دین کی بات ہی وَمَا اخْتَلَفَ فِيهِ إِلَّا الَّذِينَ أُوتُوهُ اور اس کتاب مین جھگڑا ڈالا نہین مگر انھون نے جنکو وہ کتاب ملی تھی یعنی اختلاف نہ کرنا کرکے جنکو کتاب ملی تھی وہی لوگ برعکس کئے اور آپس مین اختلاف کئے اس سے مراد یہود و نصاری ہین مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمُ الْبَيِّنَاتُ بعد اسکے کہ انکو پہنچ چکے صاف حکم یعنی واضح دلیلین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر بَغْيًا بَيْنَهُمْ آپس کی ضد سے یعنی انکو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت نہ کرنے پر کچھ عذر باقی نہ رہا محض حسد اور ضد سے متابعت نہ کئے کیونکہ انکی دنیوی منفعت مین نقصان آتا تھا فَهَدَى اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا لِمَا اخْتَلَفُوا فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِهِ پھر اللہ نے ایمان والون کو اس سچی بات کی راہ بتایا جس مین وہ جھگڑ رہے تھے اپنے حکم سے اس جملے کے بیان مین ابن ابی حاتم نے زید بن اسلم سے یون روایت کیا ہی کہ اختلاف جو کئے وہ جمعہ کے روز مین تھا یہود نے اول ہفتے کو اختیار کئے اور نصاری ایک شنبے کو اللہ تعالی نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو جمعہ کا دن بتا دیا اور قبلے مین نصاری مشرق کی طرف متوجہ ہوئے اور یہود بیت المقدس کی طرف محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو اللہ نے کعبہ کی جہت بتا دیا اور نماز مین کوئی رکوع کرتا تھا سجدہ نہین اور کوئی سجدہ کرتا تھا رکوع

رکوع نہین کوی نماز مین بات کرتا تھا اور کوئی چلاتا تھا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو حق بتادیا اور روزے مین کوئی دنکو روزہ
رکھتا تھا اور کوئی فقط بعضی چیزین نہین کہاتا تھا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو اللہ نے حق بات کی راہ بتادیا اور ابراہیم کے
باب مین یہود کہتے کہ وہ یہود تھے اور نصاری کہتے کہ نصرانی تھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو حق بتادیا کہ وہ حنیف مسلم تھے
اور عیسی کے باب مین یہود نے انکو جھٹلائے اور انکے مان پر بڑا بہتان کئے اور نصاری نے انکو الہ اور ابن اللہ کہے اللہ تعالی نے محمد صلی اللہ علیہ
وسلم کی امت کو حق بات بتایا دیا کہ وہ روح اور کلمہ تھا بخاری اور مسلم نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فرمائے ہم پچھلے ہین اور قیامت کے دن اگلے گروہ ہمسے آگے کتاب دئے گئے ہین انکے بعد اور اس دن مین یعنی جمعہ کے دن مین
وے اختلاف کئے سو اللہ ہم کو راہ بتادیا کل یہود کا دن اور پرسون نصاری کا یعنی مسلمانون کی عبادت کے واسطے جمعہ کا دن مقرر ہوا
یہود تو شنبے کے دن ٹھہرائے اور نصاری ایک شنبہ کو تو لوئے ہمارے تابعدار ہوئے وَاللّٰهُ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ
اور اللہ چلاوے جسکو چاہے سیدہی راہ یعنی راہ حق أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ کیا تم کو خیال ہی کہ جنت مین چلے جاؤ
ابن جریر وغیرہ قتادہ سے روایت کئے ہین کہ یہ آیت احزاب کے غزوے مین جسکو خندق کہتے ہین نازل ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
اور صحابہ پر اس جنگ مین بہت سختی اور محنت آن پڑی تھی عطا سے منقول ہی کہا صحابہ نے کو جب ہجرت کئے تو مال متاع گھر زندگانی
تمام اللہ کی اور رسول کی خشنودی کے لئے ترک کرکے مدینے کو آئے وہان انسے یہود عداوت ظاہر کئے اور لوگ نفاق شروع کئے
مومنون پر بڑی مصیبت ہوئی اللہ تعالی انکی اطمینان کے واسطے اس آیت کو نازل کیا اور بعضے کہے ہین غزوہ احد کی مصیبت مین
نازل ہوئی وَلَمَّا يَأْتِكُمْ مَثَلُ الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ اور ابھی تم پر آئے نہین احوال ان کے جو تم سے آگے ہو چکے یعنی
اگلے امت کے مومنون نے جو محنت سہے ہین ابھی وہ محنت تم پر نہین آئی مَسَّتْهُمُ الْبَأْسَاءُ پہنچی انکو تکلیف یعنی فقیری اور
محتاجی وَالضَّرَّاءُ اور سختی یعنی بیماری وَزُلْزِلُوا اور جھڑجھڑائے گئے یعنی سختیان نہ سہکے کانپنے لگے حَتَّى يَقُولَ الرَّسُولُ
وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ مَتَى نَصْرُ اللَّهِ یہان تک کہ کہنے لگا رسول اور جو اسکے ساتھ ایمان لائے کب آوے مدد اللہ کی
رسولون کو سب سے زیادہ صبر رہتا ہی جب وے صبر کا تاب نہ لاکے یون کہے تب معلوم ہو کہ وہ سختی نہایت کو پہنچ چکے تھی اب اللہ تعالی
انکو جواب دیتا ہی أَلَا إِنَّ نَصْرَ اللَّهِ قَرِيبٌ سن رکھو مدد اللہ کی قریب ہی اس آیت مین اشارہ ہی کہ اللہ تعالی کی طرف وصول
نہ ہوگا اور اسکے پاس کی کرامتین نہ ملیگی جب تک اپنی خواہشین اور لذتین نہ ترک کرین اور سختی اور ریاضت نہ کھینچین اسی
پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ہین جنت ڈھانپے گئی ہی مشقتون سے اور دوزخ ڈھانپے گئے ہی شہوتون سے یعنی جو دنیا مین

مشقتین سہیگا تو بہشت مین جاویگا اور جو نفس کی شہوتین بجالایگا تو دوزخ مین جائیگا امام احمد اور بخاری اور ابوداؤد
اور نسائی نے خباب بن الارت رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین کہ ہم بولے یا رسول اللہ کیا ہمارے لئے نصرت نہین مانگتے ہمارے لئے
دعا نہین کرتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تمہارے آگے کے لوگون کے سر پر ارہ رکھکے کاٹتے تھے ارہ قدمون تلک پہنچتا
تھا لیکن وے اپنے دین سے نہین پھرتے تھے اور لوہے کی کنگھی انکی گوشت اور ہاڑ کے درمیان چھوکے کنگھی کرتے تھے پروے اپنے دین سے
نہین پھرتے تھے واللہ اس دین کو اللہ تعالی پورا کریگا صنعا سے حضرموت تک سوار جایگا اور نہ ڈریگا مگر اللہ کو یا بھیڑیے کو
بکریون پر لیکن تم جلدی کرتے **يَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ** تجسے پوچھتے ہین کیا چیز خرچ کرین ابن المنذر روایت کیا
ہی کہ عمرو بن الجموع رضی اللہ عنہ کہے یا رسول اللہ ہم اپنے مال سے کیا خرچ کرین اور کس کو دین تو یہہ آیت نازل ہوئی **قُلْ**
مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ تو کہہ ای محمد جو چیز خرچ کروگے مال سے تو مان باپ کو دو **وَالْاَقْرَبِيْنَ** اور
نزدیک کے ناتے والون کو **وَالْيَتٰمٰى** اور یتیمون کو **وَالْمَسٰكِيْنِ** اور محتاجون کو **وَابْنِ السَّبِيْلِ** اور راہ کے مسافر کو
سوال مین کیا چیز نفقہ دینا کے مذکور تھا اور جواب مین مصرف کو ذکر کیا کیونکہ اس کا ذکر ہی ضرور تھا کسواسطے بیجا خرچ کیا تو شرع
مین مقبول نہین سدی وغیرہ کہتے ہین یہہ آیت زکوۃ کی آیت سے منسوخ ہوئی حسن کہتا ہی منسوخ نہین بلکہ محکم ہی کیونکہ اس آیت
مین ما باپ وغیرہ کو نفقہ دینا مذکور ہی وہ تطوع ہی اور کبھی فرض بھی ہوجاتا ہی جب ما باپ محتاج ہون **وَمَا تَفْعَلُوْا**
مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ اور جو کروگے بھلائی سو وہ اللہ کو معلوم ہی پھر تمکو اس نیکی کا بدلا دیگا **كُتِبَ عَلَيْكُمُ**
الْقِتَالُ لکھی گئی تم پر لڑائی یعنی جہاد کرنا تم پر فرض ہوا ابن ابی حاتم نے سعید بن جبیر سے روایت کیا ہی کہ مکے مین اللہ
تعالی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور مومنون کو حکم توحید اور نماز اور زکوۃ کا ہوا اور کافرون کی تقصیر معاف کرنے کی تاکید کیا
جب مدینہ کو ہجرت کیے تو باقی احکام نازل کیا اور جہاد کا حکم کیا اور فرمایا کتب علیکم القتال الآیہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ جہاد
فرض ہی مذہب جمہور کا یہی ہی لیکن فرض کفایہ ہی مگر کفار یورش کرین اور مسلمانون کے بلاد پر غالب آوین تو فرض عین
ہوجاتا ہی یہہ آیت ناسخ ہی یا منسوخ اس مین تین قول ہین ایک یہہ کہ آیت محکم ہی اور کفار سے عفو کرنے کا حکم اس آیت سے
منسوخ ہوا دوسرا یہہ آیت منسوخ ہی کیونکہ یہہ آیت تمام پر جہاد فرض ہونے پر دلالت کرتی ہی لیکن وہ حکم دوسری آیت سے
منسوخ ہوا اس کی ناسخ یہہ ہی وماکان المومنون لینفروا کافۃ تیسرا قول یہہ کہ یہہ آیت ایک وجہ سے ناسخ اور ایک وجہ سے منسوخ ہی
کفار سے معاف کرنیکے حکم کی ناسخ ہوئی اور تمام پر جہاد فرض ہونا جو اس مین تھا وہ منسوخ ہوا ہی **وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ** اور

اور وہ تمکو بری لگی ہی یہہ برا لگنا انسان کی طبیعت کا مقتضا ہی کیونکہ اسمین مال خرچ کرنا اور عورت بچونسے مفارقت کرنا اور جان
کو خطر مین ڈالنا ہی ان کامون کو طبیعت مکروہ جانتی ہی یہہ غرض نہین کہ وے لوگ جہاد کرنیکو مکروہ جانتے وَعَسٰۤى اَنْ تَكْرَهُوْا
شَيْـًٔـا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ اور شاید تمکو بری لگے ایک چیز اور وہ بہتر ہو تمکو کیونکہ وہ امر تمہارے سعادت دارین کا سبب ہوتا ہے
جیسی دوا کڑوی رہتی ہی اور طبیعت اس سے نفرت کرتی ہی لیکن صحت حاصل ہونا کرکے اس کراہت کا تحمل ہوتا ہی جہاد کو بھی
نفس اگرچہ مکروہ جانے لیکن اسمین ظفر اور غنیمت یا شہادت وجنت ہی وَعَسٰۤى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْـًٔـا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ
اور شاید تمکو خوش لگے ایک چیز اور وہ بری ہو تمکو جنگ کا ترک کرنا اگرچہ نفس کے پاس خوش ہی لیکن وہ بری بات ہی کیونکہ
جہاد کو ترک کرنا ذلت اور فقر کا سبب ہے اور دشمن جب دیکھیگا کہ تم آرام طلب ہوئے تو تمسے ملک چھین لیگا وَاللّٰهُ يَعْلَمُ
وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ اور اللہ جانتا ہی یعنی وہ جو تمہارے لئے خوب ہی اور تم نہین جانتے يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ
الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيْهِ سوال کرتے ہین تجھے حرام مہینے سے اس مین لڑائی کرنے اس آیت کے نازل ہونیکا سبب ابن جریر وغیرہ
یون روایت کئے ہین کہ مدینے کی ہجرت کے بعد سترہ مہینون کو جمادی الآخرہ مین بدر کے جنگ کو جانے کے دو مہینے آگے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پھپی کے فرزند عبداللہ بن جحش کے ساتھ فوج دیکے روانہ کئے اور کہے اللہ کا نام لیکے روانہ ہوا اور ایک خط
لکھہ دیکے فرمائے اس کا مطلب دو منزل جاکے کہول کر دیکھو اور اس مین جو لکھا ہی اس پر عمل کرو اور جس کی مرضی نہ ہو تو اسکو
ساتھہ لیجانے پر جبر نہ کرو وے لوگ دو منزل پر جاکے خط کہول کر دیکھے اس کا مضمون یہہ تھا تمہارے ساتھہ والون کو لیکے بطن
نخلہ مین اترو اور وہان قریش کا قافلہ آنے والا ہی اسکی خبر ہمکو دو یہہ مضمون دیکھہ کے پھر کوئی شخص جانے پر استادگی نہ کیا حملہ آٹھہ
شخص تھے سعد بن ابی وقاص اور عتبہ بن غزوان کی شرکت مین ایک اونٹ تھا سو گم ہو گیا وے دونون اس کے ڈھونڈنے
مین رہے اور عبداللہ بن جحش اپنے ساتھہ والون کو لیکے مکے اور طایف کے درمیان بطن نخلہ مین جاکے اترے دیکھے قریش کا قافلہ کشمش اور
ادہوری وغیرہ تجارت کا اسباب لیکے جاتا ہی اور انکے قافلے مین عمرو بن الحضرمی اور حکم بن کیسان اور عثمان بن عبداللہ بن مغیرہ مخزومی
اور نوفل بن عبداللہ مخزومی تھے اس دن رجب کا غرہ تھا لیکن انکی دانست مین وہ جمادی الآخرہ کا سلخ تھا صحابہ مشورت کرنے
لگے کہ اگر ہم کچھہ تاخیر کرین تو قافلہ حرم مین داخل ہو جائیگا اور ہمارے ہاتھہ نہ آویگا اسکی کیا تدبیر کرین آخر سب کی رای اس بات
پر آئی کہ انکو غارت کرنا تب واقد بن عبداللہ سہمی نے مشرکون پر تیر چلائے تیر جاکے عمرو بن الحضرمی کو لگا وہ مر گیا حکم بن کیسان اور
عثمان بن عبداللہ دونون اسیر ہوئے نوفل بچ کے بھاگ گیا مسلمانون نے تمام اسباب اور دونون اسیرون کو لیکے مدینے کو آئے

قریش کو اس بات کی اطلاع ہوئی کہنے لگے حرام مہینا جس مین خاین کو امن ہوتا اور لوگون کو تجارت اور معاش کے واسطے
فرصت ملتی اس مہینے کو محمد نے حلال کیا اور اس مین خون ریزی کیا اور لوگونکو اسیر کیا اور مال کو لوٹ لیا مکے مین مومنان جو
تھے انکو کھجانے لگے اور یہہ لوگ جب مدینے مین آئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُنپر ناخوش ہوئے اور فرمائے مین تمکو جنگ کے لئے
روانہ نہین کیا تھا تم جسارت سے حرام مہینے مین کیون جنگ کئے اور آپ نے غنیمت کو اور اسیرون کو قبول نہ کئے مسلمانون نے اس
سریئے والون پر ملامت کرنے لگے کہ تم کو حکم نہ تھا سو کام کیون کئے لشکریون کو بہت ندامت ہوئی اور انکو یقین ہوا کہ اب آپ ہلاک
ہوچکے اور کہے یارسول اللہ ہم ابن الحضرمی کو قتل کئے سو شام کو چاند دسا ہمکو علم نہین کہ وہ دن رجب مین تھا یا جمادی الآخرہ
مین مدینے کے منافقان بہی بہت طعن و تشنیع شروع کئے پھر یہہ آیت نازل ہوئی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسیرون کو اور غنیمت کو
قبول کئے اور خمس غنیمت کا نکالکے باقی لشکر والون مین تقسیم کئے یہہ پہلی غنیمت ہے جس مین سے خمس نکالے پھر قریش اپنے اسیرون کو
چھڑانے آدمی کو بھیجے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ہمارے لشکر کے دو شخص ابھی آئے نہین اگر وے دونون آوین تو ہم تمہارے
اسیرون کو چھوڑدینگے اگر وے نہ آوین تو انکو ہم قتل کرینگے جب سعد اور عقبہ دونون مدینے کو آکے پہنچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
دونون اسیرون کو چھوڑدئے حکم بن کیسان اسلام لاکے مدینے مین رہے اور بیر معونہ مین شہید ہوئے اور عثمان مکے کو جاکے کفر پر موا
اور نوفل غزوۂ خندق مین کافران کے ساتھ تھا گھوڑا خندق پر سے اڑاکر آنا چاہا گھوڑا خندق مین گرکے موا اور یہہ جو اللہ
تعالی فرمایا سوال کرتے ہین تجسے سو وہ سوال کرنے والے مومنان ہین جو حرم مین اور حرام مہینون مین جنگ کرنا حلال
نہین سمجھتے تھے جب جنگ کا حکم ہوا تو سوال کئے حرام مہینے مین جنگ کرنا جایز ہی یا نہین اور بعضے کہتے ہین مشرک لوگ طعن
کی راہ سے مکے سے لکھ بھیجے شہر حرام مین جنگ کرنا ہی یا نہین پھر یہہ آیت نازل ہوئی اور اس آیت مین شہر الحرام جو مذکور ہوا
سو رجب کا مہینا تھا قُلْ تو کہہ ای محمد قِتَالٌ فِيهِ كَبِيرٌ لڑائی اس مین بڑا گناہ ہی عطا اور بعضے فقہا کہتے ہین یہہ
آیت محکم ہی اور حرام مہینون مین جنگ کرنا جایز نہین مگر کافرون نے تقدیم کرین تو انکو دفع کرنے جنگ کرنا سعید بن المسیب
اور سلیمان بن یسار اور جمہور فقہا کہتے ہین یہہ حکم منسوخ ہوا اسکا ناسخ یہہ آیت ہی اقتلوا المشرکین حیث وجدتموہم اور یہہ
آیت ہی واقتلوا المشرکین کافۃ اب اللہ تعالی دوسرا مطلب فرماتا ہی وَصَدٌّ عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ وَكُفْرٌ بِهِ وَالْمَسْجِدِ
الْحَرَامِ وَإِخْرَاجُ أَهْلِهِ مِنْهُ أَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ اور روکنا اللہ کی راہ سے اور اس سے منکر ہونا اور روکنا مسجد الحرام
سے اور نکال دینا اسکے لوگون کو وہان سے بڑا گناہ ہی اللہ کے یہان یعنی ابن الحضرمی کو خطا اور گمان سے حرام مہینے مین قتل

قتل کرنے سے بڑا گناہ یہہ ہی کہ تم مومنون کو حج سے روکنا اور جو اسلام لانا چاہے اسکو منع کرنا اور مسجد الحرام یعنی مکے مین
مسلمانون کو آنے نہ دینا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور مومنون کو ایذا دیکے مکے سے نکال دینا وَالْفِتْنَةُ اَكْبَرُ
مِنَ الْقَتْلِ اور فتنہ مار ڈالنے سے زیادہ ہی یعنی ابن الحضرمی کو جو حرام مہینے مین قتل کئے ہین اس سے تمہارا فتنہ یعنی شرک کرنا
بڑا گناہ ہی یہہ آیت جب نازل ہوی عبداللہ بن انیس یا عبداللہ بن جحش نے اسکو لکھہ کے مکے کے مومنون کے پاس بھیجے اور کہے کفار
تمکو کھجاتے ہین تو تم انکو انکے کفر سے اور مکے سے لوگون کو نکالنے سے اور مومنون کو وہان جانے بر حج سے روکتے ہین اس سے شرمندہ
کرو وَلَا يَزَالُونَ يُقَاتِلُونَكُمْ حَتّٰى يَرُدُّوكُمْ عَنْ دِينِكُمْ اِنِ اسْتَطَاعُوا اور وے تو لگے ہی رہیے ہین تم سے
لڑنے کو یہان تک کہ تمکو پھیر دین تمہارے دین سے اگر مقدور پاوین یعنی کفار کا تو ارادہ یہی ہی کہ ہمیشہ تمسے لڑنا اور مقدور ہو
تو تمکو دین سے پھیر دینا اور کفر مین گرفتار کرنا اس آیت مین خبر دیتا ہی کہ کفار کی عداوت مومنون سے دایمی ہی اور اِن
استطاعوا مین یہہ اشارہ ہی کہ انکو اس کی طاقت نہین وَمَنْ يَرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهٖ فَيَمُتْ وَهُوَ
كَافِرٌ فَاُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اور جو کوئی پھر جاویگا تم مین اپنے دین سے پھر مر جاویگا
کفر ہی پر تو ایسونکے عمل باطل ہوئے دنیا اور آخرت مین اس صورت مین انکے اعمال شمار مین نہین اور نہ انکو کچھہ ثواب ملیگا اور
ردت کے ساتھہ موت کا قید لگانے سے یہہ فایدہ نکلا کہ اگر وہ پھر اسلام لاوے تو سابق کا عمل اس کا باطل نہین شافعی کا
مذہب یہی ہی اور ابو حنیفہ کے پاس مرتد ہونے سے سابق کا عمل مطلق باطل ہو جاتا ہی اگرچہ وہ اسلام لاوے وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ
النَّارِ هُمْ فِيهَا خٰلِدُونَ اور وے دوزخ کے لوگ ہین وے اسمین رہ پڑے اِنَّ الَّذِينَ اٰمَنُوا مقرر جو لوگ ایمان
لائے اس آیت کی شان نزول ابن جریر وغیرہ یون روایت کئے ہین کہ عبداللہ بن جحش کی ٹکری والے عرض کئے یا رسول اللہ
کیا ہمکو اس غزوے کا اجر ملیگا تو اللہ تعالی یہہ آیت نازل کیا وَالَّذِينَ هَاجَرُوا اور جنہون نے ہجرت کی یعنی اپنے گھر دار کو
ترک کیا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ اور لڑے اللہ کی راہ مین یعنے اللہ کا دین بلند کرنے کو لڑائی کئے اُولٰٓئِكَ يَرْجُونَ
رَحْمَتَ اللّٰهِ وے لوگ امیدوار ہین اللہ کی رحمت کے یعنی ثواب اور اجر ملنے کی یہہ جو فرمایا انکو امید ہی اس مین اشارہ
ہی کہ مجرد عمل موجب نجات کا نہین اور نجات کی دلیل قطعی بھی نہین وَاللّٰهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ اور اللہ بخشنے والا ہی مہربان
يَسْئَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ تجکو پوچھتے ہین شراب اور جوے سے اس آیت کی شان نزول یہہ ہی کہ عمر بن الخطاب
اور معاذ بن جبل اور چند شخص انصار کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکے عرض کئے یا رسول اللہ ہمکو شراب مین اور جوے

مین فتوی دیجیے کیونکہ انسے عقل سلب اور مال تلف ہوتاہی تب اللہ تعالی اس آیت کو نازل کیا مفسرین کہے ہین کہ شراب کے مقدمے مین
تین چار آیتین نازل ہوین مکے مین یہہ نازل ہوئی ومن ثمرات النخیل والاعناب تتخذون منہ سکرا پھر مسلمان اسکو پیا کرتے تھے
اوران ایام مین اس کا پینا حلال تھا بعد عمر اور معاذ رضی اللہ عنہما کے سوال کے جواب مین یہہ آیت اتری یسئلونک عن الخمر
والمیسر قل فیہما اثم کبیر ومنافع للناس تب گناہ کے نظر کرنے کوئی تو پینا ترک کیا اور منافع کو دیکھ کے کوئی پیتا تھا ایک روز
کسی نے نماز مین سورہ غلط پڑھا تب اللہ تعالی یہہ آیت نازل کیا یاایہا الذین آمنوا لاتقربوا الصلوۃ وانتم سکاری حتی تعلموا
ماتقولون پھر نماز کی اوقات مین اسکا پینا حرام ہوا اس پر کوئی تو اسکا مطلق پینا ترک کیا اور کوئی نماز کے وقت نہ پیکے
عشا کی نماز کے بعد یا صبح کی نماز کے بعد پیا کرتا غرض ایک روز کسی کے یہان دعوت تھی وہان شراب پیکے آپس مین مارا ماری کیے
تب انما الخمر والمیسر کی آیت جو سورۂ مایدہ مین ہی فہل انتم منتہون تک اتری اسکا نزول غزوۂ احزاب کے بعد ہوا ہی ابن ابی
حاتم نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ ہم شراب پیا کرتے تھے جب اللہ تعالی یسئلونک عن الخمر کی آیت نازل کیا تو ہم کہے اب اتنا
پیوینگے جو نفع دیو بعد جب سورۂ مایدہ کی آیت انما الخمر الآیہ نازل ہوئی تب کہے یا اللہ ہم اس سے باز آئے اور امام احمد اور ابو داؤد اور ترمذی
اور حاکم اور نسائی نے عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین کہ عمر نے کہے یا اللہ ہمکو شراب مین بیان شافی کہہ دے تب یسئلونک
عن الخمر والمیسر الآیہ نازل ہوئی حضرت عمر کو بلا کے یہہ آیت انکو سنائے عمر کہے یا اللہ ہمکو شراب مین بیان شافی کہہ دے پھر سورۂ نسا کی آیت
نازل ہوئی اس روز سے اقامت کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا منادی پکار دیتا خبردار نشا والا نماز نہ پڑھے اور عمر کو یہہ آیت
پڑھکے سنائے عمر کہے یا اللہ ہمکو شراب مین بیان شافی کہہ دے پھر سورۂ مائدہ کی آیت فہل انتم منتہون تک نازل ہوئی تب عمر کہے
ہم اس سے باز آئے ابن المدینی اور ترمذی اور حاکم کہے ہین یہہ حدیث صحیح ہی اور امام احمد نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کئے
ہین کہ شراب تین بار حرام ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے کو آئے تو وہان کے لوگ شراب پیا کرتے تھے اور جوا کھیلتے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انکا حکم پوچھے اللہ تعالی نے یسئلونک عن الخمر والمیسر الآیہ نازل کیا لوگ کہے ہم پر حرام نہین کیا ہی اور اثم
کبیر فرمایا ہے تو کچھ گناہ ہوگا اور اس کو پیا کرتے ایک روز مہاجرین مین کا ایک شخص مغرب کی نماز کی امامت کیا اور قرات
مین غلط کیا پھر اللہ تعالی نے یاایہا الذین آمنوا لاتقربوا الصلوۃ وانتم سکاری کی آیت نازل کیا تب شراب پیتے اور نماز کو
آتے تو نشا اتری رہتی پھر بعد یاایہا الذین آمنوا انما الخمر والمیسر الآیہ نازل ہوئی تو صحابہ کہے ہم اس سے باز آئے حافظ عسقلانی
نے کہے اس حدیث کو ابی معشر نے ابی وہب سے اور وہ ابی ہریرہ سے روایت کیا ہی ابو معشر ضعیف ہے لیکن ابو داؤد طیالسی کی مسند مین

ہین ابن عمر سے اسکو ایک شاہد ہی اور ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور حاکم نے علی رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین کہ عبدالرحمن بن
عوف رضی اللہ عنہ ہمکو کہانیکی دعوت کئے وہان شراب موجود تھی اسکو پیکے مست ہوئے اس مین نماز کا وقت آن پہنچا تو مجہے امام
کئے مین یون پڑہا قل یا ایہا الکافرون لا اعبد ما تعبدون ونحن نعبد ما تعبدون تب اللہ تعالی لا تقربوا الصلوة وانتم سکاری
کی آیت نازل کیا ترمذی نے اس حدیث کی تحسین اور حاکم نے اسکی تصحیح کی ہی اور بیہقی اور نسائی اور ابن جریر نے ابن عباس رضی اللہ
عنہما سے روایت کئے ہین کہ یہ شراب کی حرمت انصار کے دو قبیلے والون کے لئے نازل ہوئی وے شراب پئے جب نشا چڑہا آپس مین لڑنے
لگے نشا اتری بعد دیکھے تو سر پر اور منہہ پر اور ڈاڑی مین مار کی نشانیان ہین اس سے انکے دلون مین ناخوشی آئی پھر اللہ تعالے
یا ایہا الذین آمنوا انما الخمر والمیسر کی آیت نازل کیا قفال نے کہا ہی تحریم اس طور سے نازل ہونے مین یہہ حکمت تھی کہ لوگون کو
شراب پینیکی عادت تھی اسکی تجارت مین انکو بہت منفعت اگر ایک ہی بار اس سے منع کرتے تو ان پر بہت شاق ہوتا اس لئے اللہ
تعالی نے بتدریج حرمت نازل کی اب خمر کی معنی بیان کرتے ہین انگور یا خرمے کا شیرہ جوش کہا کے اوپر کف آتا ہی تو اس کو خمر کہتے
ہین خمر کی معنی ڈہانپنا سو وہ عقل کو ڈہانپنے سے اسکو خمر کہے ایسا ہی جو چیز نشا لاوے تو امام شافعی کے پاس اسکو خمر کہتے ہین
ابو حنیفہ کہتے ہین انگور اور خرمے کے دو شاب سے جو نشا بنی ہی اسی کو خمر کہتے ہین دوسری چیزون سے بناوین تو اسکو خمر نہین کہتے
ہماری دلیل حدیث بخاری اور مسلم وغیرہ کی ہی کل مسکر خمر یعنی جو نشا لاوے وہ خمر ہی میسر یسر سے مشتق ہی اسکی معنی
آسانی جوے مین مال آسانی حاصل ہوا کرتا تھا اس لئے اسکو میسر کہے میسر سے مراد تمام اقسام کے جوے ہین ابن سیرین اور مجاہد
اور عطا کہے جس چیز مین خطر ہو تو وہ میسر ہی یہان تک لڑکے جو اکروٹ اور مہرے کھیلتے ہین قُلْ تو کہہ انکو ای محمد فِيهِمَا اِثْمٌ
كَبِيرٌ انمین بڑا گناہ ہی اس کا وجہ یہہ ہی شراب عقل کی دشمن ہی جب آدمی کی عقل مین فتور ہوا تو جو فعل بد ہی اس کا مرتکب
ہوگا سو وہ بڑا گناہ ہی اور میسر مین گناہ کا وجہ غیر کا مال ناحق کہانا ہی شراب اور جوے کے باعث بایکدیگر قضیہ فساد ہوا کرتا ہی
ایک دوسرے کو گالیان دیتا ہی اور عداوت و ناخوشی درمیانے آجاتی ہی سو یہہ تمام گناہ کے کام ہین وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ
اور فایدے بھی ہین لوگون کو یعنی شراب کے پینے مین لذت اور فرح حاصل ہوتی ہی اور اسکے بیچنے مین فایدہ ملتا ہی اور میسر
مین منفعت یہہ ہی کہ مال بلا مشقت ملتا ہی وَاِثْمُهُمَا اَكْبَرُ مِنْ نَفْعِهِمَا اور انکا گناہ فایدے سے بڑا ہی یعنے ان سے مفسدے
جو پیدا ہوتے ہین انکے فایدے سے بڑے ہین ابن جریر وغیرہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس آیت کی معنی مین یون روایت
کیا ہی انمین بڑا گناہ ہی یعنی وہ جو اسکے پینے سے دین مین نقصان ہوتا ہی اور فایدے ہین لوگون کو یعنی وہ جو اسکے پینے سے

انکو لذت اور فرح ہوتی ہی اور گناہ فایدے سے برا یعنی انکے دین مین نقصان ہونے سے جو گناہ ہوتا ہی وہ برا ہی لذت اور خوشی سے جو
پینے مین ہی وَيَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ اور پوچھتے ہین تجسے کیا خرچ کرین سابق کی آیت مین سوال تھا کس چیز کو خرچ
کرنا اور اسکا مصرف کیا ہی اب سوال کرتے ہین خرچ کرنے کی کیفیت سے یعنی کتنا دیا کرنا اس آیت کے نازل ہونیکا سبب ابن اسحق نے ابن عباس
رضی اللہ عنہما سے یون روایت کیا ہی کہ اللہ کی راہ مین نفقہ دیو کرکے جب حکم ہوا تو چند شخص صحابہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے
اور عرض کیئے یا رسول اللہ ہمارے مالون مین سے نفقہ دینا کرکے حکم جو ہوا ہمارے مال سے کس قدر نفقہ دیا چاہیئے تب یہہ آیت نازل
ہوئی اور ابن ابی حاتم نے یحیی سے مرسل روایت کیا ہی کہا مین سنا ہون کہ معاذ بن جبل اور ثعلبہ بن غنم رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہے یا رسول اللہ ہم پاس غلام اور گھر کے لوگ ہین ہمارے مال مین سے کیا نفقہ دینا تو یہہ آیت نازل
ہوئی قُلِ تو کہہ ای محمد الْعَفْوَ جو افزود ہو قتادہ اور عطا اور سدی کہتے ہین عفو جو حاجت سے افزود رہے اور کہتے ہین صحابہ کسب کرکے مال
کچھ حاصل کرتے تو خرچ کی موافق رکھلے جو افزود ہو اس کو تصدق کرتے انکی قول پر یہہ آیت منسوخ ہی زکوۃ کی آیت سے مجاہد کہا ہی
عفو کی معنی التصدق عن ظہر غنی یعنی صدقہ دینا اس مال کو کہ جس کے دینے کے بعد دینے والے کی ثروت باقی رہے اور وہ اپنی ضرورت کے
وقت غیر کا محتاج نہ ہووے اور ابوداود اور بزار اور ابن حبان اور حاکم نے جابر رضی اللہ عنہ سے یون روایت کیئے ہین کہ ایک مرد نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سونے کا انڈا جو اسکو کسی غنیمت مین ملا تھا لایا اور بولا یہہ صدقہ ہی میرے سے لو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس سے
تغافل کیئے اس نے مکرر بولا تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غصے سے بولے لا اور اسکو لیکے ایسے زور سے پھیکے کہ اگر اسکے سر کو لگتا
تو سر پھوٹ جاتا بعد فرمائے تم اپنا سب مال صدقہ دے ڈال کر لوگون کے پاس ہاتھ پسارتے پھرتے ہو انما الصدقة عن ظهر غنى واليد
العليا خير من اليد السفلى وابدأ بمن تعول یعنی صدقہ دینا نہین مگر ظہر غنی سے یعنی اپنی ثروت کے ساتھہ اور اوپر کا ہاتھ بہتر ہی نیچے
کے ہاتھ سے یعنی دینے والے کا ہاتھ لینے والے کے ہاتھ سے بہتر ہی اور صدقہ دینے مین ابتدا کر اس سے جسکی پرورش تجھ پر لازم ہو اس
حدیث کو بدون اس قصے کے بخاری اور مسلم نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین انکے لفظ مین خير الصدقة ما كان عن ظهر غنى کرکے
آیا ہی اور بعضے کہتے ہین عفو کی معنی میانہ روی نہ اسمین اسراف رہے نہ قصور اور بعضے کہتے ہین اس صدقے سے مراد صدقہ مسنون ہی
كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ اسی طرح اللہ بیان کرتا ہی تمہارے واسطے آیتین یعنی امور جو تم سوال کیئے تھے لَعَلَّكُمْ
تَتَفَكَّرُوْنَ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ شاید تم دھیان کرو دنیا مین بھی اور آخرت مین یعنی دنیا زایل ہونے والی ہی سو دھیان
کروگے اور آخرت آنے والی ہی سو دھیان کروگے تو اس کی رغبت کروگے وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْيَتٰمٰى اور پوچھتے ہین تجسے یتیمون

یتیمون کا حکم اس کے نازل ہونے کی وجہ ابوداؤد اور نسائی اور ابن جریر اور حاکم اور بیہقی وغیرہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یون روایت کئے ہین کہ جب ولا تقربوا مال الیتیم الا بالتی ہی احسن کی آیت اور ان الذین یاکلون اموال الیتمی ظلما الایہ نازل ہوئے تو جس کے پاس یتیم تھا اس نے اس یتیم کا کھانا اپنے کھانے سے اور اس کا پینا اپنے پینے سے جدا کیا یتیم کھا کے کچھ باقی رہ جاوے تو اس کو رکھ چھوڑتے یا تو اسکو پھر یتیم کھاتا یا اتر جاوے تو اسکو پھینک دیتے اس سے انکو نہایت تکلیف ہو گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کئے پھر اللہ تعالی یہہ نازل کیا حاکم نے اس حدیث کی تصحیح کیا ہی قُلْ تو کہہ ای محمد اِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ انکی آراستگی کرنا بہتر یعنی یتیمون کے اموال کی محافظت کرنی اور اس پر کچھ حق محنت نہ لینا تمہارے لیئے بہتر ہی یعنی اس مین بڑا اجر ہی وَاِنْ تُخَالِطُوْهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ اور اگر انکو ملا رکہو تو وے تمہارے بھائی ہین یعنی انکا کھانا پینا اور خرچ وغیرہ اپنے کہانے پینے مین ملا رکھو گے تو وے تمہارے بھائی ہین ایک بھائی کا مال اس کا بھائی کہانا اصلاح کی جہت سے رضامندی پایا جاوے تو جایز ہی وَاللّٰهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ اور اللہ جانتا ہی خراب کرنیوالے کو سنوارنے والے سے یعنی جس نے یتیم کا مال اپنے مال سے مخلوط کرنے سے خیانت اور انکا مال کھا لینا ارادہ کیا ہی اور جس نے اس مخلوط کرنے سے اصلاح منظور رکھا ہی سب اللہ جانتا ہی وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَاَعْنَتَكُمْ اور اگر اللہ چاہتا تم پر مشکل ڈالتا یعنی تم پر تنگی کرتا اور انکے مال مخلوط کرنے اجازت نہ دیتا اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ اللہ زبردست ہی تدبیر والا یعنی اللہ تعالی کا حکم غالب ہی بندون کو مشقت مین ڈالے تو مختار ہی لیکن حکیم ہی حکمت کے مطابق حکم کرتا ہی بندون کو انکی طاقت سے زیادہ تکلیف نہین دیتا وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ اور نکاح مین نہ لاو شرک والی عورتین جبتک ایمان نہ لاوین اس آیت کا شان نزول واحدی نے کلبی سے وہ ابی صالح سے وہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یون روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مرثد بن ابی مرثد غنوی کے تئین مکے کو روانہ کئے تا مخفی جا کے وہان کے مسلمانون کو لاوین جب وے مکے کو گئے تو انکے پاس ایک عورت جس کا نام عناق تھا آئی وہ عورت مشرکہ تھے جاہلیت مین اسکے اور مرثد کے درمیان دوستی تھی اس نے مرثد کو اپنے ساتھ صحبت کرنے کے واسطے بلائی مرثد کہے وای تجھ پر میرا اور تیرے درمیان اسلام مانع ہوا بولی مجھے نکاح کرو مرثد کہے مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لیکے نکاح کرونگا بولی کیا تو میرے سے بھاگتا ہی پھر لوگون کو اطلاع کئی کفار نے مرثد کو خوب مار کے چھوڑ دئے مرثد اپنے کام سے فراغت پا کر مدینے کو گئے اور عناق کے ساتھ جو معاملہ گذرا سو بیان کئے اور کہے یا رسول اللہ کیا اسکو مین نکاح کرنا جایز ہی تو یہہ آیت نازل ہوئی حافظ عسقلانی کہے یہہ آیت مرثد کے قصے مین نازل ہوئی کرکے جو روایت کئے ہین صحیح نہین بلکہ مرثد کے مقدمے مین یہہ آیت نازل ہوئی الزانی لاینکح الا زانیۃ او مشرکۃ والزانیۃ لاینکحہا الا زان او مشرک الآیہ

چنانچہ ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اسکو عمرو بن شعیب سے وہ اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے روایت کئے ہین اور امام احمد اور اسحق
اور بزاز بھی ویسی ہی روایت کئے ہین یہہ آیت دلالت کرتی ہی کہ مشرک عورت کو مسلمان نکاح کرنا جایز نہین بت پرست ہو یا
آتش پرست یا یہودی یا نصرانی لیکن اس آیت کے عموم سے اللہ تعالی نے اہل کتاب یعنی یہود و نصارا کی نجیب عورتین نکاح کرنیکو
استثنا کیا اور والمحصنات من الذین اوتوا الکتاب من قبلکم کی آیت سے انکو نکاح کرنا مباح کیا اور بعضے کہے
ہین عرب کے مشرک عورتون کے باب مین جو بت پرست تہین یہہ آیت نازل ہوئی اس قول پر اہل کتاب کے بی بیون کو اس آیت کے حکم سے
استثنا کرنیکی حاجت نہین اس اختلاف کا منشا یہہ ہی مشرک کے لفظ مین اہل کتاب داخل ہوتے ہین یا نہین اکثر علما کہتے ہین
مشرک کی لفظ مین یہود و نصارا اور مجوس اور بت پرست سب داخل ہین یہود مشرک ہین کیونکہ عزیز کو ابن اللہ کہتے ہین اور
نصاری بھی مشرک کیونکہ مسیح کو ابن اللہ کہتے ہین اور بعضی کہتے ہین مشرک وہی ہی جو بت پرست ہو وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ
مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ اور البتہ باندی مسلمان بہتر ہی کسی شرک والی سے اگرچہ وہ تمکو خوش آوے یعنی کوئی بی بی مشرک
ہو اور مال و جمال کے لئے تمہارا جی خواہش کرتے پر مسلمان باندی اس سے بہتر اس آیت کے نازل ہونیکا سبب واحدی اور ابن عساکر
نے سدی کی طریق سے وہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یون روایت کیا ہی کہ عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک کالی باندی تھی
ایک روز اس پر غصہ ہوکے ایک طپانچہ مارے پھر گھبرا کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور اس باندی کا قصہ بیان کئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
پوچھے وہ باندی کیسی ہی عبداللہ بن رواحہ کہے روزہ رکھتی ہی نماز پڑتی ہی وضو اچھی طرح کرتی ہی اور اللہ ایک ہی اور آپ اسکے رسول
ہین کرکے گواہی دیتی ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے وہ باندی مومنہ ہی عبداللہ کہے مین اسکو آزاد کرکے اپنے نکاح مین لاتا ہون غرض
جب اسکو نکاح کئے تو لوگ اُن پر طعن کرنے لگے اور ایک بی بی مشرکہ کو نکاح کردینیکا پیام کئے تب یہہ آیت نازل ہوئی مقاتل بن
حیان کہتا ہی کہ یہہ آیت حذیفہ بن الیمان کی باندی خنسا کی شان مین اتری حذیفہ کہے خنسا اگرچہ تو کالی بدصورت ہی پر تیرا ذکر ملاء
اعلی مین ہوا ہی پھر اسکو آزاد کرکے آپ نکاح کئے وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا اور نکاح نہ کرو شرک والون کو جب
تک ایمان نہ لاوین یہہ خطاب ہی عورت کے والیون کو مسلمان عورت کو کافر سے نکاح نہ کردیو کسی قسم کا کافر ہو خواہ اہل کتاب
یا انکا غیر اور اجماع امت کا ہو چکا ہی کہ مسلمان عورت کا فر کو نکاح کرنا حرام ہی وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّلَوْ
اَعْجَبَكُمْ اور البتہ غلام مسلمان بہتر ہی کسی شرک والے سے اگر تمکو خوش آوے یعنی مال و جمال کے دیکھتے بعضے مفسرون نے کہا ہی باندی اور
غلام سے اس جگہہ عورت اور مرد مراد ہین خواہ حر ہون یا رقیق کیونکہ سب لوگ اللہ کے باندی غلام ہین اُولٰٓئِكَ يَدْعُوْنَ

یَدْعُوْنَ اِلَی النَّارِ وے لوگ یعنی شرک والے بلاتے ہین دوزخ کی طرف یعنی کفر کی طرف جو دوزخ مین لیجاتا ہی اس حالت مین انکے ساتھ دوستی کرنا اور قرابت لگانا مومن کے لایق نہین وَاللّٰهُ یَدْعُوْا اِلَی الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِاِذْنِهٖ اور اللہ نے بلاتا ہی جنت کی طرف اور بخشش کی طرف اپنے حکم سے وَیُبَیِّنُ اٰیٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ یَتَذَكَّرُوْنَ اور بتاتا ہی اللہ اپنے حکم لوگون کو شاید وے پند لیوین وَیَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِیْضِ سوال کرتے ہین تجھسے حکم حیض کا اس آیت کی شان نزول کو امام احمد اور عبد بن حمید اور دارمی اور مسلم اور ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور ابن حبان اور بیہقی اپنی سنن مین انس رضی اللہ عنہ سے یون روایت کئے ہین کہ یہود اپنی عورت کو جب حیض آتا تو گھر کے باہر کرتے اور اسکے ساتھ ملکے نہین کہاتے اور نہین بیٹھتے اور وہ جس گھر مین ہو اس جگہہ نہین رہتے مسلمانون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکا حکم پوچھے تب یہہ آیت نازل ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے انکے ساتھ گہرون مین رہا کرو اور انکے ساتھ سب کام کرو سواے وطی کے یہہ خبر یہود کو پہنچی وے کہے یہہ شخص ہمارے دین کی جس بات کو دیکھتا ہی اس مین ہماری مخالفت کرتا ہی یہہ سنکے اسید بن حضیر اور عباد بن بشر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہے یا رسول اللہ یہود تو ایسا کہتے ہین کیا ہم اپنی عورتون کے ساتھ حیض مین ملاپ نہ کرین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب یہہ بات سنے آپکا چہرہ متغیر ہوا اور ہم سمجھے کہ ان پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناخوش ہوئے پھر وے دونون نکلے اور انکے روبرو سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی دودھ ہدیہ بھیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکے پیچھے وہ دودھ بھیجے اور انکو بلوائے پھر ہم سمجھے کہ آپ ان پر ناخوش نہین ہوے ہین اور ابن جریر نے سدی سے اور ابن ابی حاتم نے مقاتل بن حبان سے روایت کئے ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ثابت بن الدحداح رضی اللہ عنہ نے یہہ حکم پوچھا اور ابن جریر نے قتادہ سے روایت کیا ہی کہ اہل جاہلیت بھی حیض کی حالت مین عورت کو گھر سے باہر کرتے تھے اور انکے ساتھ ملکے ایک باسن مین کہانا نہین کہاتے تھے پھر اللہ تعالی عورت حایض رہی تک جماع حرام کیا اور اسکے سوائے باقی سب حلال کیا قُلْ هُوَ اَذًى تو کہہ وہ حیض گندگی ہی فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِی الْمَحِیْضِ سو تم پرے رہو عورتون سے حیض کے وقت اللہ تعالی نے مومنون کو یہ حکم فرمایا اعتدال کے ساتھہ یعنی نہ یہود کے مانند عورتون کو گھر کے باہر کرنا نہ نصاری کی مانند حیض مین وطی کرنا وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰی یَطْهُرْنَ اور نزدیک نہ ہوانسے جب تک پاک نہ ہووین یعنی حیض سے پاک ہوئے تک انسے وطی کرنا فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَیْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ پھر جب ستہرائی کرلین تو جاوان پاس جہان سے حکم دیا تمکو اللہ نے یعنی جس جگہہ کی اجتناب کا حکم دیا تھا اس جگہہ جاؤ یعنی قبل مین اور اس جگہہ سے عدول کرکے دوسری طرف نہ جاؤ ابن جریر نے ابن عباس سے یہی تفسیر روایت کیا ہی اور ابن ابی حاتم نے ابن عباس سے نقل کیا ہی کہ تطہرن کی معنی پانی سے غسل کرنا

ہی یعنی غسل شرعی مذہب شافعی اور جمہور کا یہی ہے کہ حایض غسل کیے تک اس سے وطی کرنا جایز نہین مگر ابو حنیفہ کہتے ہین حیض کے اکثر ایام
کے بعد جو انکے پاس دس روز ہین خون منقطع ہو تو بلا غسل وطی جایز ہے طاؤس اور مجاہد کہتے ہین تطہرن سے مراد وضو کرنا ہی اور
اوزاعی کہا ہی تطہرن سے مراد مخصوص فرج دہونا اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَیُحِبُّ الْمُتَطَہِّرِیْنَ تحقیق اللہ کو خوش آتے
ہین توبہ کرنیوالے اور خوش آتے ہین ستھرائی والے یعنی توبہ کرنیوالے گناہون سے اور ستھرائی کرنیوالے حدث اور نجاستون سے حیض کے
وقت جماع حرام ہونے پر امت کا اتفاق ہی اور اسکو حلال جانے والا کافر ہی اور حیض مین جماع کرے تو اس پر کچھ کفارہ نہین فقط
توبہ استغفار کرنا ہی مذہب امام ابو حنیفہ کا ہی اور امام شافعی کا قول جدید یہی ہی اور بعضون کی پاس کفارہ واجب ہے وہ مذہب امام
احمد بن حنبل کا ہی اور امام شافعی کا قول قدیم بھی وہی ہے انکی دلیل حدیث ابن عباس کی ہے جو امام احمد اور ابو داود اور ترمذی
اور نسائی اور ابن ماجہ اور حاکم اور بیہقی نے روایت کیے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے جو کوئی اپنی عورت سے جماع کرے اور
وہ حایض رہے تو ایک دینار یا آدہا دینار صدقہ دیوے حاکم نے اس حدیث کی تصحیح کیا ہی اور ابو داود اور حاکم نے ابن عباس سے
روایت کیے ہین کہ خون کے وقت اسکے پاس جاوے تو ایک دینار دیوے اور خون منقطع ہوے بعد جاوے تو آدہا دینار دیوے پہلے مذہب والے
کہتے ہین کہ یہہ حکم استحباب کا ہی وجوب کا نہین نِسَآؤُکُمْ حَرْثٌ لَّکُمْ عورتین تمہاری کہیتی ہین فَاْتُوْا حَرْثَکُمْ اَنّٰی
شِئْتُمْ سو جاؤ اپنی کہیتی مین جہان سے چاہو اس آیت کے نازل ہونیکا سبب بخاری اور مسلم اور ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی
اور ابن ماجہ وغیرہ نے جابر رضی اللہ عنہ سے یون روایت کیے ہین کہ یہود کہا کرتے تھے کہ مرد اپنی عورت کے پاس پشت کی طرف اسکی
قبل مین وطی کرے اور وہ حاملہ ہووے تو بچہ احول یعنی دہیرا ہوتا ہی اس پر اللہ تعالی نے یہہ آیت نازل کیا نساءکم حرث لکم فاتوا
حرثکم انی شئتم مسلم کی ایک روایت مین زیادہ کیا ہی خواہ اوندہی نہ ڈالے خواہ اوندہی نہ ڈالے مگر اتنا ہی کہ ایک ہی سوراخ مین
ہووے یعنی قبل مین اور امام احمد اور ترمذی اور نسائی اور ابن حبان وغیرہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیے ہین کہ عمر رضی اللہ عنہ نے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہے یا رسول اللہ مین ہلاک ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تمکو کیا چیز ہلاک کی
عمر کہے آجکی شب میری سواری کو پھیرا یعنی پیٹ پیچھے سے اسکی قبل مین وطی کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکو کچھ نہ کہے اس پر یہہ آیت
نازل ہوئی نساؤکم حرث لکم فاتوا حرثکم انی شئتم کہے رو برو سے آؤ یا پیچھے سے پر دبر مین اور حیض کی حالت سے احتراز کرو ترمذی نے
کہا کہ یہہ حدیث حسن ہے اور دارمی اور ابو داود اور طبرانی اور حاکم اور بیہقی اپنی سنن مین مجاہد کی طریق سے وہ ابن عباس رضی
اللہ عنہما سے روایت کیے ہین کہ انصار اول بت پرست تھے یہود کے ساتھ ملے رہتے تھے وے اہل کتاب تھے اس لیے انصار سمجھتے

سمجھتے تھے علم کے دیکھیے یہود کو ہم پر فضیلت ہے اور اکثر کاموں میں انکی متابعت کیا کرتے سو اہل کتاب عورت کے پاس نہیں جاتے مگر ایک حرف پر یعنی ایک ہی جانب سے اور اس میں عورت کو بہت ستر رہتا قریش عورتوں کو اوندھے لٹا کے وطی کرتے اور اوندھے سیدھے ڈال کر لذت حاصل کرتے جب مہاجرین مدینے کو آئے ایک شخص نے انصار کی ایک عورت کو نکاح کیا اور چاہا اپنی عادت کی موافق اس سے وطی کرے وہ عورت اس پر انکار کی اور بولی ہم ایک ہی حرف پر کرتے تھے تو یہی اگر دیا کرتا ہی تو کر نہیں تو میرے پاس مت آ اس پر ان دونوں میں تکرار ہوی صورت مناقشے کی ٹھہری اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر پہنچی تب اللہ تعالی نے یہہ آیت نازل کیا سو کہا انکو سیدھے کر کے وطی کریا اوندھے کر کے دبر کے جانب سے قبل میں مگر وطی فرج میں ہی ہونا انی شئتم سے مراد یہی ہے وطی جو کرتے ہیں کھڑے ہو کے یا بیٹھکے یا لیٹکے سامنے سے یا پیچھے سے لیکن عورت کی قبل میں ہونا اس جگہہ عورت کی قبل میں قبل کو زمین سے تشبیہ دیا اور نطفے کو دانے سے جو بوتے ہیں اور بچے کو گیاہ سے سو اس سے اشارہ نکلا کہ عورت کی دبر میں وطی کرنا حرام ہے کیونکہ زراعت کی جگہہ وہی قبل ہی نہ دبر جمہور علما کا یہی مذہب ہے جابر اور ابن عباس کی حدیث جو سابق میں آئی اس پر دلیل ہے اور بہت سی حدیثیں دبر میں وطی کرنے کی حرمت میں وارد ہیں امام احمد اور نسائی اور ابن ماجہ اور ابن حبان نے خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اللہ تعالی حق بات کرنے سے شرماتا نہیں تم عورتوں کی دبر میں وطی نہ کرو ابن حبان اس حدیث کی تصحیح کیا ہی ترمذی اور نسائی اور ابن حبان نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اللہ نظر نہیں کرتا اسکو جو عورت کی دبر میں وطی کرے ترمذی نے اس حدیث کی تحسین کیا ہی اور ابن حبان اسکی تصحیح کیا ہی اور امام احمد اور ابوداود اور نسائی نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے جو کوئی اپنی عورت کی دبر میں وطی کرے تو وہ ملعون ہی اس باب میں قریب بیس حدیث کے آئے ہیں اکثر ضعیف ہیں لیکن سب کو دیکھنے سے ایک دوسرے سے قوت ہوتی ہی اور بعضے اس آیت کو عزل پر حمل کرتے ہیں اور انی شئتم کی معنی کیف شئتم لیتے ہیں یعنی جوں چاہو یعنی خواہ عزل کرو یا نہ کرو یہہ تفسیر ابن عباس اور ابن عمر اور سعید بن المسیب سے مروی ہی عزل اسکو کہتے ہیں وطی کرنا جب انزال کا وقت قریب پہنچا تو نکال کے خارج فرج انزال کرنا اسکے جواز عدم جواز میں اختلاف ہے مذہب شافعی کا یہہ ہی کہ عزل کرنا مکروہ ہی کراہت تنزیہی خواہ موطوءہ بی بی ہے یا باندی اجازت دیوے یا نہ دیوے لیکن بی بی عزل کا حکم نہ دے تو عزل کرنا حرام ہی یا نہیں اس میں دو قول ہیں اصح یہہ ہی کہ حرام نہیں اور بعضے کہے ہیں انی شئتم کی معنی اذا شئتم ہے یعنی جس وقت چاہو وَقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ اور آگے کی تدبیر کرو اپنے واسطے یعنی اپنے لئے نیک اعمال آگے کرو جیسے

جماع کی وقت بسم اللہ کہنا اور یہہ دعا مانگنا اللھم جنبنا الشیطان وجنب الشیطان ما رزقتنا صحاح ستہ
والے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اپنی عورت پاس جاتے وقت یہہ دعا
پڑھے اور اُس وقت انکی تقدیر سے بچہ ٹھہرے تو اُسکو شیطان کبھی ضرر نہین دیتا اور بعضے کہے اُس سے مراد طلب اولاد ہی وَاتَّقُوا
اللّٰہَ اور ڈرتے رہو اللہ سے اُسکے حکم کا خلاف نکرو وَاعْلَمُوْا اَنَّکُمْ مُلٰقُوْہُ اور جان رکھو کہ تمکو اُس سے ملنا ہی یعنی
آخرت مین اُسکے طرف جانا ہی پھر تمہارے کامون کی جزا دیگا وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ اور خوش خبری سنا ایمان والونکو یعنی
آخرت مین نعمتین جو انکو عنایت ہوگی وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰہَ عُرْضَۃً لِّاَیْمَانِکُمْ اور نہ ٹھہراؤ اللہ کو ہٹ کنڈا اپنی قسمون
کا اِس آیت کے نازل ہونیکا سبب یہہ ہی کہ عبد اللہ بن رواحہ کے اور اُنکے بہنوئی بشیر بن النعمان کے درمیان منافقہ ہوا عبد اللہ بن رواحہ
قسم کہائے کہ مین اُنکے گھر نہ جاؤنگا اور اُنسے بات نہ کرونگا اور اُنکے اور اُنکے دشمن کی درمیان صلح نہ کرواونگا بعد اُسکے صلح کا پیام
کوئی کیا تو کہتے مین قسم کر چکا ہون اُسکے خلاف کرنا مجھے روا نہین تب یہہ آیت نازل ہوئی اور ابن جریج کہے کہ یہہ آیت ابوبکر کے
حق مین نازل ہوئی جبکہ اُنہون نے بی بی عائشہ کے بہتان مین مسطح بن اثاثہ کو نفقہ نہ دیونگا کرکے قسم کئے اُس پر یہہ آیت نازل ہوئی
لیکن بخاری وغیرہ کی روایت مین آیا ہی کہ ابوبکر کے قصے مین سورۂ نور کی آیت ولا یاتل اولی الفضل منکم الآیہ نازل ہوئی
عُرضۃ کی معنی اصل مین شدت اور قوت ہی پھر عرف مین جب ایک چیز کوئی کام کے لایق ہو تو وہ چیز اس کام کا عُرضہ ہوتے ہین یہان تک
عورت نکاح کر دینے کی لایق ہو تو کہے ہین کہ وہ نکاح کی عُرضہ ہوئی اور ایک چیز ایک کام کرنے سے آڑ ہو تو اسکو بھی عُرضہ کہتے ہین اِس
جگہہ وہی معنی مراد ہین اس کا ترجمہ بہانہ دستاویز ہٹ کنڈا کرکے کرتے ہین اس آیت کا مطلب یہہ ہی کہ تم اللہ پر قسم کہانا نیکی سے
تمکو مانع ہونیکا سبب ٹھہراؤ کوئی تمکو صلہ رحم اور نیکی کرو کرکے کہے تو مین وہ کام نہ کرنے پر اللہ کی قسم کہایا ہون کرکے بہانہ نکرو
بلکہ کفارہ دیکے قسم توڑ دو اَنْ تَبَرُّوْا وَتَتَّقُوْا وَتُصْلِحُوْا بَیْنَ النَّاسِ کہ سلوک کرو اور پرہیزگاری اور صلح درمیان
لوگون کے اِس کلام کی تقدیر مین اختلاف ہی بعضے یون تقدیر کرتے ہین مخافۃ ان لا تبروا یعنی اللہ کو ہٹ کنڈا اپنی قسمون
کا نہ ٹھہراؤ اس اندیشے سے کہ سلوک نہ کرین اِس تقدیر پر جملہ ان تبروا کا محل نصب مین ہی اور بعضے تقدیر یون کرتے ہین ان تبروا
خیر لکم یعنی سلوک کرنا تمہارے لئے بہتر ہی اس تقدیر پر وہ جملہ محل رفع مین ہی ابتدا کی جہت سے اور خبر محذوف ہی وَاللّٰہُ سَمِیْعٌ
عَلِیْمٌ اور اللہ سنتا ہی یعنی تمہاری باتین جانتا یعنی تمہارے احوال لَا یُؤَاخِذُکُمُ اللّٰہُ بِاللَّغْوِ فِیْ اَیْمَانِکُمْ نہین
پکڑتا تمکو اللہ تمہاری ناکاری قسمون پر نہین پکڑتا یعنی اس قسم پر تمکو قیامت مین عذاب نہین اور دنیا مین اس کا کفارہ نہین

نہین لغو بے فایدہ بات کو کہتے ہین کہ جسکو شمار نہین اور قسم کی لغو وہ ہی جو عرب کے محاورے مین بی خواستہ نکل آتی ہی جیسے کہتے
ہین لاواللہ بلی واللہ یعنی یون نہین واللہ ہو واللہ بخاری وغیرہ نے بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کئے ہین کہ آدمی
جو ہر بات مین لاواللہ بلی واللہ کہتا ہی اس کے حق مین یہہ آیت نازل ہوئی امام شافعی کا بھی یہی قول ہی اور بعضے کہتے ہین
لغو یمین وہ ہی جو ایک چیز کو اپنی دہیان مین سچ ہی سمجھکے قسم کہایا بعد معلوم ہوا کہ وہ سچ نہ تھی ابو حنیفہ کا یہی قول ہی اور اس
مین انکے پاس نہ گناہ ہی نہ کفارہ اور زید بن اسلم سے مروی ہی کہ یہ لغو یمین اپنے کو آپ بد دعا کرنا جیسے کہنا واللہ اگر مین یون نہ کرون
تو میرے ہاتھ ٹوٹ جاوین وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوْبُكُمْ لیکن پکڑتا ہی تمکو اس کام پر جو کرتے ہین تمہارے
دل یعنی تم جو قسم قصد و ارادے سے کہاتے ہو اسکو توڑین تو اللہ تعالی مواخذہ کرتا ہی قسم تین طور کی ہی ایک لغو اُس
مین کفارہ اور گناہ نہین دوسری یہہ کہ آیندہ کوئی چیز کرونگا یا نکرونگا کرکے قسم کہاوے پھر اسکا خلاف کرے تو اس مین کفارہ
ہی کفارے کا بیان سورۂ مایدہ مین مذکور ہوگا تیسری زمان گذشتہ مین جو چیز صادر ہوئی ہی یا نہین جان کے اس کے خلاف
پر قسم کہاوے جیسا کسیکا مال قرض لیکے نہ لیا کرکے قسم کہاوے اور اسکے مانند اسکو یمین غموس کہتے ہین قسم کہانے والے کو گناہ
مین غمس کرتا ہی یعنی ڈبو دیتا ہی اس قسم مین بڑا گناہ ہی اس کے ساتھ کفارہ بھی اس مین شافعی کے پاس دیا چاہئے ابو حنیفہ
کہتے ہین اس مین کفارہ نہین وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ اور اللہ بخشتا ہی تحمل والا یعنی انکے لغو یمین تو بخشتا ہی اس پر مواخذہ
نہین کرتا تحمل والا ہی گناہگارون کو گناہ پر جلد عذاب نہین دیتا لِلَّذِيْنَ يُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ جو لوگ قسم
کہا رہے ہین اپنے عورتون سے یعنی انسے وطی نہ کرینگے کرکے ابن عباس کہے ہین جاہلیت مین لوگون کی عادت تھی کہ مرد عورت
پر ناخوش ہوکے قسم کہاتا کہ ایک سال یا دو سال تک تیرے سے بات نہ کرونگا ایسی قسم کہانے کو ایلا کہتے ہین پھر اسکے پاس نہین
جاتا نہ وہ عورت رانڈ ہی نہ مرد والی جب اسلام آیا تو اللہ تعالی یہہ آیت نازل کیا اور چار مہینون تک ایلا جایز رکہا تَرَبُّصُ
اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ انکو فرصت ہی چار مہینے کی یعنی ایلا کرنیوالے کو اتنی مدت تک اپنی ایلا پر قایم رہنا پہنچتا ہی اس مدت مین عورت
سے رجوع کریا اسکو طلاق دیکے امر نہ کرینگے فَاِنْ فَآءُوْ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ پھر اگر ملگئے تو یعنی وطی کرنا کر کرجو قسم
کئے تھے اس قسم کو چار مہینون کے اندر یا اسکے تمام ہوئے بعد توڑدئے تو اللہ بخشنے والا ہی مہربان وَاِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ
فَاِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ اور اگر مصمم کرینگے طلاق تو اللہ سنتا ہی جانتا یعنی چار مہینے کے بعد شوہر کو ان دو امر سے ایک امر
اختیار کئے بن گزیر نہین یا تو اس عورت سے مل جاوے یا طلاق دیوے اگر عورت خواہش کی اور شوہر دونون امر سے ابا کیا تو حاکم

اسکے طرف سے ایک طلاق دے ڈالنا زوج یا حاکم طلاق نہ دے تک اس پر طلاق نہین ہوتا یہی قول مالک اور شافعی اور احمد اور اسحق کا ہی سفیان ثوری اور ابو حنیفہ کہتے ہین چار مہینے ہوتے ہی اُس عورت پر ایک طلاق باین واقع ہوتا ہی وَ

اَلْمُطَلَّقٰتُ یَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ اور طلاق والی عورتین انتظار کرواوین اپنے تیئن تین قروٗ تک یعنی طلاق کے وقت سے تین قرو ہوئی تک کسی کو نکاح نہ کرین قروٗ جمع قرء کا ہی قاف کے فتح سے یا ضم سے لغت مین اس طہر کو کہتے ہین جو فاصلہ ہوتا ہی دو حیض کی درمیان اور حیض کو بھی کہتے ہین اس آیت مین قروٗ سے کیا مراد ہی سو اُس مین اختلاف ہی مالک اور شافعی کہتے ہین اس جگہہ قروٗ سے طہر یعنی پاکی مراد ہی اور ابو حنیفہ اور امام احمد کہتے ہین حیض مراد ہی اور اس آیت کے عموم سے عورت غیر مدخولہ نکل گئی کہ اس پر عدت نہین اور آیسہ اور صغیرہ بھی نکلین کہ انکی عدت تین مہینے ہین اور حاملہ بھی نکلی کہ اس کی عدت وضع حمل ہی انھون کے مخصص قرآن مین مذکور ہین اور باندی بھی نکلی کہ اس کی عدت دو قروٗ ہین اس کا مخصص حدیث ہی وَلَا یَحِلُّ لَهُنَّ اَنْ یَّكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِیْٓ اَرْحَامِهِنَّ اور انکو حلال نہین کہ چھپا رکھین جو پیدا کیا اللہ نے انکے پیٹ مین ابن عباس کہتے ہین اس سے مراد بچہ ہی اور بعضے کہے ہین کہ مراد حیض ہی اور ابن جریر نے ابن عمر سے روایت کیا ہی کہ اس سے حمل اور حیض دونون مراد ہین یعنی عورت اپنے تیئن حمل ہی یا حیض ہی سو چھپانا حلال نہین ابن جریر نے قتادہ سے روایت کیا ہی کہ جاہلیت مین دستور تھا عورت کو حمل ہو تو حمل کو چھپانی بعد دوسرے کو نکاح کرکے وہ بچہ اسکا ہی کر اظہار کرتی سو اللہ تعالی اسکو منع کرنے کے لیے یہہ آیت نازل کیا اِنْ كُنَّ یُؤْمِنَّ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اگر ایمان رکھتی ہین اللہ پر اور پچھلے دن پر چھپانا ان پر حرام اور خبر دینا جو واجب تھا اسکی تاکید کے واسطے یہہ وعید شدید فرمایا یعنی مومن کو چھپانا لایق نہین کیونکہ چھپانا کمال ایمان کا منافی ہی اس شرط سے یہہ مراد نہین کہ مومن نہ ہو تو اسکو چھپانا حلال ہی وَبُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِیْ ذٰلِكَ اور انکے شوہر اونکے پھیر لینے کے سزاوار ہین اس عدت کے ایام مین یعنی عدت کے ایام تمام ہونیکے آگے شوہر پھر اس عورت سے رجعت کرنا اولی ہی کیونکہ عدت کے ایام جب تمام ہون تو اسکا حق باطل ہوا اس آیت کے نازل ہونیکا سبب ابن المنذر نے مقاتل بن حیان سے یون روایت کیا ہی کہ یہہ آیت غفار کے ایک شخص کے حق مین نازل ہوئی جو عورت کو طلاق دیا اور اسکو حمل تھا سو مرد کو اطلاع نتھی اس سے رجعت کرکے اپنی گھر مین رکھا بعد اسکو تولد ہوکے مرگئی اور بچہ بھی مرگیا پھر چند روز کے بعد اس آیت کے بعد کی آیت نازل ہوئی

اِنْ اَرَادُوْٓا اِصْلَاحًا اگر ارادہ رکھتے ہین اصلاح کا یعنی اس رجعت سے شوہر کا ارادہ اسکی درستی ہو اور نیک

جاہلیت والون کی عادت تھی عورت کو طلاق دیتے بعد دل چلے اسکی ساتھہ گذران کرنا منظور ہو تو رجعت اولی ہی
مین پھر کچھہ شرارت آجاوے تو عورت کو ضرر ہو تاکہ اس سے رجعت کرتے اللہ نے مومنون کو اس ضرر سے منع کیا اور قصد اصلاح
رجعت جایز ہونے کی شرط نہین وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ اور عورتون کے لئے مردون پر حق
جیسا ان عورتون پر حق ہی مردونکے لئے موافق دستور کے یعنی شرع مین جو دستور ہی نیک چلن سے رہنا اور ضرر نہ پہنچانا ابن جریر
نے اس آیت کی تفسیر مین ضحاک سے روایت کیا ہی کہ جب کوئی عورت اللہ کی اطاعت کی اور اپنے شوہر کی بات مانی تو اسکا
کا شوہر اسکے ساتھہ سلوک سے رہنا اور اسکو کچھہ ایذا نہ دینا اور اپنی مقدور کے موافق اسکو خرچ دینا مسلم نے حجۃ الوداع کی
حدیث مین جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبے مین فرمائے عورتون کے مقدمے مین اللہ سے ڈرو
کیونکہ تم انکو اللہ کے امان سے لئے ہو اور اللہ کے کلمے سے انکی فرج تم پر حلال ہوی تمہارا حق ان پر یہہ ہی کہ تم جس شخص سے خوش
نہین اسکے تئین تمہارا بچھونا لکھند لنے نہ دیوین پھر اگر بچھونا لکھند لنے دین تو تم انکو مارو اتنا جو سخت نہ ہو اور تم پر انکا کھانا اور
لباس دستور کے موافق دینا لازم ہی اس حدیث مین اللہ کا کلمہ کرکے جو آیا اس سے مراد فانکحوا ما طاب لکم من النساء ہی کہ اس
آیت سے عورتون کا نکاح حلال ہوا اور بچھونا لکھند لنے نہ دینے سے مراد یہہ ہی کہ اجنبی مردون کی ساتھہ خلوت نہ کرین اس سے
زنا مراد نہین کیونکہ زنا کرنے سے عورت پر حد لازم آویگا اور مرد جس کو دوست رکھے یا نہ رکھے سب کے ساتھہ زنا حرام ہی یہہ قول
مازری کا ہی قاضی عیاض بولا عربون کی یاس بات کرنا عورتون کا اجنبی مردون کے ساتھہ معیوب نتھا اس سے انکو بدگمانی نہی تھی
آیت حجاب کی جب نازل ہوی تو اس سے ممانعت ہوی اور امام نووی کہتے ہین اسکی معنی یون کہین تو خوب ہی یعنی مرد جسکو
اپنے گھر مین آنا ناخوش جانتا ہی اور اسکے آنے سے خفا ہوتا ہی تو عورت اسکو اندر آنیکا اذن نہ دیوے پھر وہ آنے والا بیگانہ ہو یا کہ
عورت کا محرم فقہا کے پاس اس مسئلہ کا یہہ حکم ہی کہ کسی مرد کو یا کسی عورت کو خواہ محرم ہو یا نہ ہو عورت اپنے مرد کے گھر مین آنے دینا
حلال نہین مگر مرد جس کے آنے سے ناخوش نہین ہوتا کہ اس عورت کو علم ہو یا ظن غالب ہو تو اس کو اذن دینا حلال ہی کیونکہ
اصل تو یہہ بات ہی غیر کے گھر مین جانا حرام ہی جبتک کہ اس گھر کا مالک اذن نہ دیوے یا مالک جسکو اذن دینیکا حکم کیا ہی وہ
اجازت نہ دیوے یا مالک اسکے آنے پر راضی ہونا معلوم نہ ہووے مالک نے راضی ہوتا ہی یا نہین کرکے جب تک آجاوے تو اس کے
گھر مین جانا یا کوی اسکو اجازت دینا دونون بات حرام ہین انتہی اور ترمذی اور ابن حبان اور بیہقی شعب الایمان مین
ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے مومنون مین کامل ایمان والا وہ ہی جو

ان مین خوش اخلاق زیادہ ہو اور پسندیدہ اور بہتر شخص تمھارے مین وہ ہی جو اپنی عورتون کے ساتھ اچھے طور سے چلے ترمذی کہا کہ یہہ حدیث حسن صحیح ہی اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے عمرو بن الاحوص سے روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے سنو تمھارا حق تمھاری عورتون پر ہی اور تمھاری عورتون کا حق تم پر ہی تمھارا حق عورتون پر یہہ ہی جس سے تم ناخوش ہون اسکو تمھارا بچھونا کھندلنے نہ دیوین اور جس سے تم ناخوش ہو اسکو تمھارے گھر نہ آنے دیوین سنو انکا حق تم پر یہہ ہی کہ انکو لباس اور کھانا اچھی طور سے دینا ترمذی نے اس حدیث کی تصحیح کیا ہی اور امام احمد اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور ابن جریر اور حاکم اور بیہقی نے معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین کہا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا عورت کا حق مرد پر کیا ہی تو فرمائے جب وہ کھانا مانگی تو اسکو کھانا دیوے اور جب کپڑے مانگی تو اسکو کپڑے دیو اور اسکے منہہ پر نہ مارے اور اسکو بد نہ بولے اور جدائی نہ کرے مگر گھر ہی کے اندر حاکم نے اس حدیث کی تصحیح کیا ہی اور عبد الرزاق اور ابویعلی انس رضی اللہ عنہ سے اور ابن عدی نے طلق رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے جب تمھارے مین کوئی اپنی عورت کے ساتھ مجامعت کرے تو جلدی نہ کرے یہان تک عورت اپنی حاجت روا کرے جیسا تم اپنی حاجت روا ہونا دوست رکھتے ہو غرض اس سے یہہ ہی کہ عورت کو انزال ہوئے تک مرد اس سے کنارہ نہ کرے اور ابن جریر وغیرہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کئے ہین کہے مین اپنی عورت کے لئے اپنے تئین سنوارنا دوست رکھتا ہون جیسا اس نے میرے لئے بناو کرتی ہی کیونکہ اللہ تعالی فرماتا ہی ولهن مثل الذی علیهن بالمعروف اور میرا حق اسپر جو ہو اسکو پورا لینا نہین چاہتا ہون کیونکہ اللہ فرمایا ہی وللرجال علیهن درجة اور اللہ تعالی اس جگہہ مماثلت جو فرمایا اس سے مراد یہہ ہی کہ عورتون کے حقوق مردون پر جیسے ہین ویسا ہی وجوب اور مطالبے مین مردون کے حقوق عورتون پر ہین مماثلت جنس مین نہین کیونکہ احد زوجین پر جو حق واجب ہی اسی جنس کا حق دوسرے پر واجب نہین اگر مرد کے کپڑے دھو کر دیوے یا اسکے لئے کھانا تیار کر دیوے تو اسکے کپڑے دھونا اور کھانا پکا دینا مرد کو لازم نہین لیکن مردون کے لایق جو کام ہی وہی کرے وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ اور مردون کو ان پر یعنی عورتون پر فضیلت ہی اس کا بیان یہہ ہی مرد کو جو لذت حاصل ہوتی ہی عورت کو بھی وہ لذت ہی لیکن مرد کی فضیلت اور مرتبہ یہہ ہی کہ عورت پر حاکم ہو کے رہتا ہی اور انکے کھانے کپڑے کا خرچ چلاتا ہی اور یہہ ہی کہ عورت کو مہر دیتا ہی اور اسکی ناموس پر محافظ رہتا ہی اور شر کو اس سے دفع کرتا ہی بعضے کہے ہین مردون کو عورتون پر چند چیز سے فضیلت ہی عقل مین اور گواہی مین اور میراث

میراث مین اور دیت مین اور امام ہونیکی صلاحیت اور قاضی ہونا اور مرد کو روا ہی کہ عورت رہتے پر دوسری عورت کو نکاح
کرے اور حرم رکھے عورت کو یہہ جایز نہین اور طلاق مرد کی ہاتھہ ہی اور جب طلاق رجعی دیوے تو پہر اس عورت سے رجعت
کر سکتا ہی اور یہہ چیزین عورت کے اختیار مین نہین وَاللّٰهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ اور اللہ زبردست ہی تدبیر والا اَلطَّلَاقُ
مَرَّتَانِ طلاق دو بار تک یعنی دو بار طلاق دیکے مرد کو اس سے رجعت کرنا پہنچتا ہی جب تین طلاق دیا بدون دوسرا
مرد نکاح کئے کے پہلے کے شوہر پر نکاح کرنا اس کا حلال نہین ترمذی اور ابن مردویہ اور حاکم اور بیہقی اپنی سنن مین بی بی عائشہ
رضی اللہ عنہا سے روایت کئے ہین کہ عادت تہہ تہی مرد عورت کو جتنی طلاق دینا چاہے دیتا تہا اور عدت کے ایام مین اس سے رجعت کیا
تو پہر وہ اسکی عورت پن سے نہین نکلتی اگرچہ سو طلاق سے بڑہکے دیوے غرض ایک بار کوئی مرد اپنی عورت کو کہا مین نہ تجہے
طلاق دونگا جو تو میرے سے جدا ہوا اور نہ تیرے پاس آونگا بولی وہ کیسا تو کہا تجہے طلاق دیتا رہونگا جب عدت کے ایام تمام
ہونے آئے تو تیرے سے رجعت کرونگا وہ عورت بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس جاکے یہہ کیفیت کہی بی بی عائشہ نے نبی صلی
اللہ علیہ وسلم سے یہہ قصہ بیان کئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے پہر یہہ آیت نازل ہوئی الطلاق مرتان الآیہ بی بی عائشہ
کہتے ہین تب جو لوگ کہ طلاق دئے تہے اور جو طلاق نہین دئے تہے سب نئے سر سے طلاق دئے فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ پہر رکہنا
موافق دستور کے یعنی دو طلاق دئے بعد اگر مرد نے رجعت کیا تو اسکو شرع کے دستور کے موافق رکہنا اور اسکے حقوق اپنے پر جو
ہین اسکو ادا کرنا لازم ہی أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ یا رخصت کرنا نیکی سے یعنی تیسرا طلاق دینا یا رجعت نہ کرکے چہوڑ
دینا تا اسکی عدت تمام ہووے بعضے کہتے ہین اس سے مراد یہہ ہی طلاق دئے بعد اسکے پیسے وغیرہ تمام پہنچا دینا اور اسکو بدی
سے یاد نہ کرنا اور لوگون سے اسکا شکوہ نہ کرنا وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَأْخُذُوا مِمَّا آتَيْتُمُوهُنَّ شَيْئًا اور تمکو حلال
نہین کہ لے لو کچہہ اپنا دیا ہوا عورتون کو یعنی عورتون کو طلاق دئے بعد انکو مہر وغیرہ جو دئے اس کو نہ پہیر لینا اب اللہ صاحب
اس حکم سے خلع کو استثنا کرکے فرماتا ہی إِلَّا أَنْ يَخَافَا أَلَّا يُقِيمَا حُدُودَ اللّٰهِ مگر یہہ کہ وے دونون ڈرین کہ نہ ٹہیک
رکہین قاعدے اللہ کے یعنی وے دونون نکاح پر باقی رہین تو انکو اندیشہ ہوگا کہ آپ شرع کے حکم کے موافق چل نہ سکین عورت
کو اندیشہ ہوگا کہ شوہر کے امور مین آپ قصور کرکے اللہ کی گناہگار ہونگی اور مرد کو اندیشہ ہوگا کہ عورت اپنی اطاعت نہ کرے
تو آپ اس پر کچہہ تعدی کرونگا فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا يُقِيمَا حُدُودَ اللّٰهِ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيمَا افْتَدَتْ
بِهِ پہر اگر تم لوگ ڈرو گے کہ وے دونون ٹہیک نہ رکہینگے اللہ کے قاعدے تو گناہ نہین دونون پر جو بدلا دیکر عورت چہوٹے

یعنی جب حکام کو اندیشہ ہو کہ وے دونون اللہ کے حدود پر برابر نہ چلینگے اور ایک دوسرے سے بی اعتدالی کریگا تو عورت کچھ پیسے دیکر خلع کرے تو کچھ مضایقہ نہین آور مرد کو روا ہی کہ وہ پیسا قبول کرے اس آیت کے نازل ہونیکا سبب ابن جریر نے ابن جریج سے روایت کیا ہی کہ جمیلہ بنت سہل نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکے اپنے شوہر ثابت بن قیس بن شماس کی شکایت کی اور انکے پاس رہنے سے کراہت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس سے پوچھے کیا تیرا شوہر تجھے باغ جو دیا ہی اسکو رد کریگی وہ کہی قبول پھر اسکے مرد کو بلوا کے فرمائے تم جو باغ دئے تھے اسکو لے لو اور اس عورت کو ترک کرو انھون نے پوچھے کیا مجھے وہ باغ پھیر لینا روا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے البتہ پھر تو باغ لیکے اس سے خلع کئے اسی پر یہہ آیت نازل ہوئی اس قصے کو بخاری اور اکثر اصحاب سنن و مسانید والے روایت کئے ہین بخاری کی روایت مین آیا ہی کہ ثابت بن قیس کی عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اُس عورت کا نام ایک روایت مین جمیلہ کرکے مذکور ہی وہ بیٹی عبد اللہ بن ابی بن سلول کی جو راس المنافقین تھا اور بعضے روایتون مین آیا ہی کہ وہ بہن عبد اللہ کی پہلی روایت ہی صحیح ہی نسائی کی روایت مین ہی کہ ثابت بن قیس اسکو ایسا مارے کہ ہاتھ توڑتا اس لئے وہ آئی بعضی روایتون مین اسکا نام زینب کرکے مذکور ہی شاید ایک نام ہوگا دوسرا لقب اور بعضے روایتون مین اسکا نام مریم مغالیہ کرکے مذکور ہی امام مالک کی روایت مین یون مذکور ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز کے لئے گھر سے نکلے تو اندھیرے مین ایک عورت دروازے پاس کھڑی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پوچھے تو کون ہی تو کہی مین حبیبہ ہون بیٹی سہل کی حافظ عسقلانی کہے شاید یہہ دو قصے ہون اور انکے دو عورتین تھین ایک حبیبہ دوسری جمیلہ اور دونون سے خلع کئے ہون انتہی پھر وہ عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہی یا رسول اللہ مین ثابت کے اخلاق پر اور دینداری پر عتاب نہین کرتی لیکن اسلام مین کفر کو ناخوش جانتی ہون یعنی اگر مین انکے پاس رہون تو اندیشہ ہی کہ میرے سے کوئی حرکت جو مقتضی کفر کی ہون صادر ہو یا کفر سے کفران نعمت شوہر کا مراد ہو یا کفر سے مراد وہ حرکت ہی جو منافی مقتضاء اسلام ہو یا کفر سے مراد لوازم کفر ہو شاید کفر سے مراد سیاہ رنگ اور بدصورت ہو کیونکہ شعرا اکثر سیاہ رنگ والے کو کافر تشبیہ دیتے ہین اسکو تائید دیتا ہی وہ جو بعضے روایتون مین آیا ہی اُس نے کہی یا رسول اللہ میرے تئین حسن و جمال ہی اور ثابت بدصورت ہی اور بعضی روایتون مین آیا ہی کہی یا رسول اللہ میرا سر اور ثابت کا سر ایک جگہہ کبھی نہ ملیگا مین ڈیرے کا پردہ اٹھا کے دیکھی تو ہتیار بانکے آتا ہی سب مین کالا اور گدا اور بدصورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے کیا تو وہ باغ جو تیرے شوہر نے تجھے دیا تھا اسکو پھیر دیگی کہی بہت بہتر پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ثابت کو کہے تمھارا باغ لے لو اور اسکو طلاق دو تِلْکَ حُدُوْدُ

حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَعْتَدُوْهَا یہ اللہ کے حدود ہیں انسے آگے مت بڑھو یعنی یہ احکام جو مذکور ہوئے سو اللہ کے مقرری احکام ہیں انکی مخالفت نہ کرو وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ اور جو کوئی بڑھ کے چلے اللہ کے قاعدوں سے وہی لوگ ہیں بے انصاف فَاِنْ طَلَّقَهَا پھر اگر اسکو طلاق دیوے یعنی تیسری طلاق فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ تو اب اسکو وہ حلال نہیں اسکے بعد جب تک نکاح نکرے کسی شوہر سے اسکے سوائے یعنی تین طلاق دیئے بعد اس شوہر کو وہ عورت حلال نہیں جب تک وہ عورت دوسرے مرد کو نکاح نہ کرے جمہور علما کے پاس نکاح سے مراد اس جگہہ وطی ہی سعید بن المسیب کا مذہب یہہ ہی کہ نکاح بس ہی وطی ضرور نہیں جمہور کی دلیل حدیث بخاری اور مسلم وغیرہ کی ہی جو بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کئے ہیں کہ رفاعۂ قرظی کی عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور بولی مین رفاعہ کے پاس تھی اس نے مجھے تین طلاق دیا بعد مجھے عبد الرحمن بن الزبیر نے نکاح کیا اسکے پاس جو ہی سو کپڑے کے کرے کی سی ہی یعنی وہ عنین ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہہ سنکے تبسم کئے اور کہے کیا تو رفاعہ کے پاس جانا چاہتی ہی کہی ہان نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائی لا حتی تذوقی عسیلتہ ویذوق عسیلتک یعنی نہ جانا جبتک تو اس مرد کی کچھ مٹھاس نہ چاکے اور وہ تیری کچھ مٹھاس نہ چاکے اس حدیث مین عسیلہ کا لفظ جو مذکور ہوا عین کے ضم اور سین کے فتح سے تصغیر ہی عسل کی شہد کی معنی سے وہ کنایہ ہی جماع سے جماع کی لذت کو شہد کی لذت اور شیرینی سے تشبیہ دئے عبد الرحمن جو مذکور ہوا وہ بیٹا ہی زبیر بن باطیا قرظی کا بعضے زبیر کے باپ کا نام زید بن امیۃ انصاری کہے ہیں لیکن حق بات وہی اول کی ہی اور زبیر زاء معجمہ کے فتح اور باء موحدہ کے کسرے سے تخفیف کے ساتھ اسکے بعد یاء تحتانی ہی ساکن اور آخر کو راء مہملہ ہی وزن پر امیر کے محدثین ایسا ہی اعراب ضبط کئے ہیں زین الدین بغدادی تفسیر خازن مین باء موحدہ کو تشدید کرکے جو لکہا سو جمہور کا خلاف ہی مالک اور شافعی اور بیہقی کی روایت مین اس عورت کا نام تمیمہ بنت وہب کرکر مذکور ہی اور اس کے شوہر کا نام رفاعہ بن سموئل قرظی ہی اور ابن المنذر نے مقاتل بن حیان سے روایت کیا ہی کہ اسکا نام عایشہ تھا بیتی عبد الرحمن بن عتیک نضری کی اور اس کا شوہر اس کا چچا بھائی رفاعہ بن وہب بن عتیک تھا اسکو تین طلاق دیا بعد عبد الرحمن بن الزبیر قرظی سو نکاح لی وہ بھی طلاق دیا تب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور بولی وہ مجھے وطی کے قبل طلاق دیا ہی کیا مین پہلے مرد کو نکاح کرون تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے نہ کر جبتک دوسرا وطی نہ کرے چند روز کے بعد پھر وہ عورت آئی اور بولی وہ مجھے وطی کیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تو اپنی پہلی بات کے برخلاف کہتی ہی مین اس سخن کو باور نہ کرونگا جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوی

ابو بکر کے پاس آئے کہی مین اپنی پہلی شوہر کی طرف رجوع کرتی ہون کیونکہ یہہ دوسرا مجہے وطی کیا تہا ابو بکر فرمائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
تجہے جو فرمائے تہے مجہے معلوم ہی تو اس کے طرف رجوع نہ کرنا ابو بکر مرے بعد عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور اجازت چاہی عمر کہے
دوسری بار تو آئی تو مین تجہے رجم کرونگا مقاتل کہا اس عورت کے مقدمہ مین فان طلقہا فلا تحل لہ الآیہ نازل ہوئی فَاِنْ
طَلَّقَهَا پہر اگر اسکو طلاق دیوے تو یعنی دوسرا شوہر وطی کے بعد طلاق دیوے تو فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا اَنْ يَّتَرَاجَعَا
اب گناہ نہین ان دونو کو کہ پہر مل جاوین یعنی دوسرا شوہر طلاق دیوے اور اس کی عدت منقضی ہوئے بعد پہلے کے شوہر کو نکاح کئے
تو کچہہ مضایقہ نہین اِنْ ظَنَّآ اَنْ يُّقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ اگر وے دونون یعنی عورت اور اول کا شوہر خیال کرین کہ ٹہیک
رکہینگے اللہ کے قاعدے یعنی درستی اور نیک چلن پر رہینگے اور حقوق جو ہر یک پر ہین انکو ادا کرینگی یہہ شرط جو لگایا نکاح کی
صحت واسطے نہین بلکہ بیان ہی اصل کا یعنی نکاح سے غرض یہہ ہی کہ اللہ کے حدود قایم رکہنا بعضی کہتے ہین معنی یون ہی
اگر وے دونون جانینگے کہ نکاح انکا درست تہا یعنی حلال کرنے کے واسطے نہین تہا کیونکہ دوسرا شوہر نکاح جو کیا اگر اس شرط
سے کریگا کہ پہلے شوہر پر حلال ہونا تو وہ نکاح اکثر علما کے پاس باطل ہی مگر ابو حنیفہ کہتے ہین کہ نکاح صحیح ہی لیکن کراہت ہی
ترمذی اور نسائی نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محلل اور محلل لہ پر لعنت کئے
ہین ترمذی کہا کہ یہہ حدیث صحیح ہی محلل سے مراد دوسرا شوہر جو وہ حلال ہونا کے نکاح کرتا ہی اور محلل لہ سے اول کا شوہر مراد ہی
وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ يُبَيِّنُهَا لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ اور یہہ دستور باندہے گئے ہین اللہ کے بیان کرتا ہی انکو جاننے والون ورد ثلاثہ ارباع
کے واسطے وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ اور جب طلاق دین تم نے عورتون کو پہر پہنچین اپنی مدت تک
یعنی عدت تمام ہونیکے دن قریب پہنچیں اس جگہہ عدت کے دن پورے ہونا غرض نہین کیونکہ عدت کے دن پورے ہوے بعد مرد کو رجعت
جایز نہین پہنچنے سے مراد قریب پہنچنا ہی اور یہہ آیت نازل ہونیکا سبب ابن جریر اور ابن المنذر نے سدی سے یون روایت کئے
ہین کہ انصار کا ایک شخص اسکا نام ثابت بن یسار تہا اپنی عورت کو طلاق دیا عدت تمام ہونیکے واسطے دو تین روز باقی
تہے کہ رجوع کیا پہر اسکو طلاق دیا یونہین کیا تا کہ نو مہینے گذرے اس کا غرض یہہ تہا کہ عورت کو ضرر پہنچے تب اللہ تعالی یہہ
آیت نازل کیا فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ تو رکہہ لو انکو دستور سے وہ دستور یہہ ہی کہ آپ اس سے رجعت کیا کرکے زبان
سے کہنا اور اس پر گواہ رکہنا فقط وطی سے رجعت نہ کرنا یا معروف سے غرض اسکا کہانا کپڑا عادت کے موافق دینا اور اسکے ساتہہ
اچہے طور سے چلنا اَوْ سَرِّحُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ یا رخصت کرو انکو دستور سے یعنی انسے رجعت نہ کرکے چہوڑ دو تا عدت جلد

جلد تمام ہو جاوے دیر نہ ہووے وَلَا تُمْسِكُوهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوا اور مت پکڑ رکھو انکو ستانے تا زیادتی کرو
یعنی رجعت جو کرتے ہو اس سے ستانے کا ارادہ مت کرو کیونکہ مہینے کو ایک بار حیض آوے تو تین طلاق کے تین عدت تمام ہونیکو نو
مہینے درکار ہین اسمین تمہارا ظلم اور ستم پایا جاتا ہی وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ اور جو کوئی یہہ کام کرے
تو تحقیق اسنے اپنی جان پر ظلم کیا کیونکہ اس نے اللہ کے حکم کی مخالفت کیا اور اپنی جان پر اللہ کا عذاب ڈالنے کا ساما[ن] کیا
وَلَا تَتَّخِذُوا آيَاتِ اللَّهِ هُزُوًا اور مت ٹھہراؤ حکم اللہ کے ہنسی یعنی جو کوئی اللہ کے حکم کی مخالفت کیا تو اس نے
اللہ کے حکم سے ہنسی کیا اس مین سخت وعید ہی اور بڑی تہدید ہی حکم کے خلاف کرنے والے کو ابن ماجہ اور ابن جریر اور بیہقی نے ابی موسی
اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے لوگون کی یہہ کیا طور ہی اللہ کے حدود کے کھیلتے ہین
کہتے ہین مین تجھے طلاق دیا مین رجعت کیا مین تجھے طلاق دیا مین رجعت کیا مسلمانون کا یہہ طلاق نہین طلاق دو انکو انکی عدت
کے شروع مین یعنی حیض سے پاک ہو کے دوسرا طہر جب شروع ہوتا ہی اس وقت طلاق دیوے اور بعضے کہے ہین کہ یہہ حکم ہی اُن لوگون
کا جو طلاق دیتے اور کہتے ہم ہنسی کو طلاق دئے تھے سو اس سے منع کیا ابن المنذر اور ابن ابی حاتم نے عبادہ بن الصامت رضی اللہ
عنہ سے روایت کئے ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین ایک شخص ایک کو کہتا تجھے میری بیٹی نکاح کر دیا پھر کہتا مین ہنسی کو کر دیا
تھا اور کہتا مین آزاد کیا پھر کہتا مین ہنسی کو بولا تب اللہ تعالی نے ولا تتخذوا ایات اللہ ہزوا نازل کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرمائے تین چیز ہین انکے کرنے سے حکم ثابت ہو جاتا ہی ہنسی کرے یا بغیر ہنسی کے طلاق اور عتاق اور نکاح اور ابن مردویہ نے ابن عباس رضی
عنہما سے روایت کیا ہی کہ ایک شخص اپنی عورت کو طلاق دیا سو طلاق کے ارادے سے نہین بلکہ ہنسی کی راہ سے اس پر اللہ تعالے نے
ولا تتخذوا ایات اللہ ہزوا نازل کیا تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر وہ طلاق لازم کر دئے اور ابو داؤد اور ترمذی اور
ابن ماجہ اور حاکم اور بیہقی اپنی سنن مین ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تین چیز ہین
انکا جد جد ہی اور ہزل بھی جد ہی نکاح اور طلاق اور رجعت ترمذی کہا کہ یہہ حدیث حسن ہی اور حاکم اسکی تصحیح کیا ہی ہزل کی معنی
مسخری اور ہنسی ہی جد اسکا ضد وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ اور یاد کرو احسان اللہ کا جو تم پر ہی از جملہ احسانات
اسلام کی ہدایت اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت وَمَا أَنزَلَ عَلَيْكُم مِّنَ الْكِتَابِ وَالْحِكْمَةِ اور جو اتارا تم پر کتاب یعنی
قرآن اور حکمت یعنی سنت جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھائے يَعِظُكُم بِهِ کہ تمکو سمجھاوے وہ یعنی کتاب وَاتَّقُوا اللَّهَ
اور ڈرتے رہو اللہ سے وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ اور جان رکھو کہ اللہ سب چیز جانتا ہی وَإِذَا طَلَّقْتُمُ ع ۱۴

النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَنْ يَنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ إِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوفِ

اور جب طلاق دی تمنے عورتون کو پھر پہنچ چکین اپنی عدت تک یعنی عدت کے دن تمام ہو گئے تو اب انکو نہ روکو کہ نکاح کر لین اپنے شوہرون سے جب راضی ہو جاوین دستور کے موافق اس آیت مین عورت کے والیون کو خطاب ہی اس بات کا کہ ایک طلاق یا دو طلاق والی کی عدت تمام ہوی بعد یا تین طلاق والی کی دوسرے شوہر سے عدت تمام ہوی بعد اگر اول کے شوہر کو شرع کے دستور کے موافق پھر نکاح کرنے پر راضی ہو تو ولی کو اسکی ممانعت روا نہین اس آیت کے نازل ہونیکا سبب وکیع اور بخاری اور عبد بن حمید اور ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور ابن جریر اور ابن المنذر اور ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ اور حاکم اور بیہقی نے مختلف طرق سے یون روایت کئے ہین کہ معقل بن یسار رضی اللہ عنہ نے کہا میری ایک بہن تھی میرا چچیرا بھای آگے میرے سے اسکی خواستگاری کیا مین نے اسکو نکاح کر دیا کئی دن تک اسکے نکاح مین تھی بعد اسنے اس عورت کو طلاق دیا اور رجعت نہین کیا یہان تک کہ اس کی عدت تمام ہوی بعد اس عورت کی خواہش کیا وہ عورت بھی اسسے راضی ہوی چند لوگ اس عورت کا پیام کئے تو انکے ساتھ وہ بھی پیام کیا مین نے اسکو بولا ای نالایق مین تو تجھی کو نکاح کر دیا تھا تونے اسکو طلاق دیا کیا اب پھر اسکو تو مانگنے آیا ہی واللہ تجھے کبھی نہ دیونگا اور وہ آدمی خوب تھا اور عورت اسی کو نکاح کرنا چاہتی تھی تب اللہ تعالی نے اس مرد و عورت کی رغبت باہم جانکے واذا طلقتم النساء آخر آیت تک نازل کیا معقل کہے میری حق مین یہہ آیت جب اتری مین اپنی قسم کا کفارہ دیا اور اپنی بہن کو اس کے ساتھ نکاح کر دیا ایک روایت مین آیا ہی معقل نے اس آیت کو سنکے کہے مین اپنے پروردگار کا سخن سنا اور اسکی اطاعت کیا پھر اسکو بلواکے نکاح کر دیا معقل کی بہن کا نام بعضے جمیل اور بعضے لیلی اور بعضے فاطمہ کہے ہین حافظ عسقلانی کہا شاید اسکے دو نام تھے اور ایک لقب تھا یا دو لقب اور ایک نام اور انکی چچیری بھائی کا نام ابو البداح بن عاصم انصاری اور بعضے انکا نام ابو عمرو بداح بن عاصم اور بعضے عبد اللہ بن رواحہ کہے ہین ہم نے جو کہا کہ یہہ آیت معقل کے شان مین نازل ہوئی اکثر مفسرین کا یہی قول ہی سدی کہا ہی کہ وہ آیت جابر بن عبد اللہ کی شان مین اتری ہی انھون نے اپنی چچیری بہن کو کسی سے نکاح کر دئے تھے اسکا شوہر اسکو ایک طلاق دیا عدت تمام ہوی بعد اسکو بھی نکاح کرنا چاہا اور عورت بھی اسکو نکاح کرنے پر راضی ہوی جابر قبول نکئے تب یہہ آیت نازل ہوئی انتہی شاید کہ ان دونون کے شان مین یہ آیت نازل ہوئی ہون ذٰلِكَ یہہ یعنی نہ روکنا يُوعَظُ بِهِ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ پند دیتا ہی اسسے جو کوئی تم مین یقین رکھتا ہی اللہ پر اور پچھلے دن پر یعنی مومن کو ہی پند دینے سے نفع ہوتا ہی نہ اسکے غیر کو ذٰلِكُمْ أَزْكَىٰ لَكُمْ وَأَطْهَرُ اور یہہ یعنی نہ روکنا انفع ہی تمکو اور ستھرائی کیونکہ منع کرنے سے اندیشہ گناہ کا ہی اس واسطے دونون مین تو ہم محبت ہوی سابق مین

مین علاقہ رہنے سے آپس مین حجاب نہین اس مین اندیشہ ہی کہ مرتکب گناہ کے ہون وَاللّٰہُ یَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ اور اللہ
جانتا ہی اور تم نہین جانتے وَالْوٰلِدٰتُ یُرْضِعْنَ اَوْلَادَھُنَّ حَوْلَیْنِ کَامِلَیْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ یُّتِمَّ الرَّضَاعَۃَ
اور مایان دودھ پلاوین اپنے بچون کو دو برس پورے جو کوئی چاہے کہ پوری کرے دودھ کی مدت اس جگہہ والدات سے مراد عام ہی
مطلقہ ہو یا نہ ہو اور بعضے اس کو مطلقہ کے ساتھہ تخصیص کرتے ہین اور دودھ پلاتے ہین کرکے بطور اخبار کے ذکر کیا پر مراد امر ہی
لیکن امر وجوب کا نہین بلکہ امر استحباب کا کیونکہ بچے کو غیر کا دودھ پلانے سے ماکا دودھ پلانا مناسب اور انفع ہی جب ما آپ دودھ
پلانا چاہی تو بہ نسبت دوسری کی اولی ہوئی مگر دودھ پلانے والی لونہ ملے تو اس وقت ما پر ہی دودھ پلانا واجب ہو جاتا ہی اور دو
برس پورے کرکے اس لئے بولا تا احتمال ناقص برس کا نہ ہو کیونکہ عرب مہینے کے بعضے دن گذرے تو اسکو مہینا کہتے ہین اور برس کے بعضے
دن گذرے تو اسکو برس کہتے ہین پس اس توہم کو دور کرنے کاملین کی صفۃ بطور تاکید کے فرمایا لیکن پھر ارشاد کیا کہ دو برس ہی
دودھ پلانا جو ہی سو دودھ پلانے کی انتہا مدت ہی اس سے کم مدت مین دودھ چھڑائے تو اختیار ہی مگر بچے کی اصلاح اور زندگی منظور
رکھا چاہی وَعَلَی الْمَوْلُوْدِ لَہٗ رِزْقُھُنَّ وَکِسْوَتُھُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ اور لڑکے والے پر یعنی باپ پر ہی کھانا اور لباس ان
والدات کا موافق دستور کے یہہ حکم مطلقہ کا ہی یعنی عورت بچے کو دودھ پلاتی رہی اور اسکو طلاق دیوے تو دودھ پلائی تک اس کے
کھانے کپڑے کا خرچ باپ پر واجب ہی لَا تُکَلَّفُ نَفْسٌ اِلَّا وُسْعَھَا تکلیف نہین کسی جی کو مگر جو اسکی طاقت ہی یعنی باپ کو
یہہ تکلیف نہین جو اپنی مقدور سے زیادہ خرچ دیوے یا عورت دودھ پلانے مین اپنی طاقت سے زیادہ تکلیف اٹھاوے لَا تُضَآرَّ وَالِدَۃٌ
بِوَلَدِھَا وَلَا مَوْلُوْدٌ لَّہٗ بِوَلَدِہٖ اس جملہ کا معنی دو طور پر ہی اگر بولدہ مین بے کو سببیت کا لیتے ہین تو ترجمہ یون ہوگا نہ ضرر پہنچاوے
ماکو بسبب اسکے بچے کے اور ضرر پہنچاوے لڑکے والے کو یعنی باپ کو بسبب اسکے بچے کے یعنی ما دودھ پلاونی کرکے ابا کری تو اسپر جبر کرنا اور باپ کو
خرچ زیادہ دیو کرکے تکلیف نہ دینا یا معنی یون ہی ما دودھ پلانے پر راضی ہو تو بچے کو اس سے چھین نہ لینا اور بچہ ما سے الفت رکھتا ہو
تو ما اسکو باپ کے پاس نہ ڈال دینا اگر بولدہ کے باکو صلے کا لیوے تو ترجمہ یون ہوگا نہ ضرر چاہے ما اپنے بچے کا یعنی ما اور باپ ایسا کام نہ کرین
جس سے بچے کا ضرر ہو وَعَلَی الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِکَ اور وارث پر بھی یہی ہی وارث سے یا مراد باپ کا وارث ہی یعنی باپ مر جاوے
تو باپ کا جو وارث ہی اس پر بھی دودھ پلانے والی کا کھانا کپڑا دینا واجب ہی اس صورت مین وارث سے یا وہی لڑکا ہی جو دودھ
پیتا ہی اس تقدیر پر خرچ لڑکے کا اسی کے مال مین ہوگا لڑکے کے مال کا جو تحویلدار ہی اس نے لڑکے کے مال مین تصرف کرے یا مراد وارث
سے زندہ ہی یعنی ما باپ مین سے جو زندہ ہی اس پر اس لڑکے کا نفقہ ہی یہہ دونون تاویل امام شافعی کے مذہب کے موافق ہوتے ہین انکے

یہان نفقہ بچے کا فقط والدین پر یعنی اصول پر واجب ہی دوسرے ورثہ پر واجب نہین یا وارث سے مراد بچے کا وارث یعنی بچہ مر جاوے
تو اسکے مال کا وارث جو ہی اس پر نفقہ ہی یہہ قول ابن ابی لیلی کے مذہب کے موافق ہی یا وارث سے وارث محرم مراد ہی یہہ قول ابو حنیفہ کے
مذہب کے مطابق ہی فَاِنْ اَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِّنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا پھر اگر دونون یعنی ماباپ
چاہین دودھ چھڑانا آپس کی رضامندی سے اور مشورت سے تو انکو گناہ نہین یعنی دو برس کے اندر مشورت کرکے دودھ چھڑانا منا
جانے تو دودھ چھڑانے مین کچھ مضایقہ نہین دونونکی رضامندی کا قید لگایا سو بچے کی خوبی کے واسطے وَاِنْ اَرَدْتُّمْ اَنْ
تَسْتَرْضِعُوْا اَوْلَادَكُمْ اور اگر تم چاہو کہ دودھ پلاؤ اپنی اولاد کو یعنی مرد دائی رکھکے دودھ پلانا چاہا اس واسطے کہ ماکو دودھ
نہین یا وہ خود دودھ نہ پلاوُنگی کرکے کہے یا دوسرے شوہر کو نکاح کرنا چاہے فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِذَا سَلَّمْتُمْ مَّآ اٰتَيْتُمْ
بِالْمَعْرُوْفِ تو تم پر گناہ نہین جب حوالے کردیا دائی کو جو تم نے ٹھہرایا تھا یعنی اجورہ موافق دستور کے وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو اللہ
سے یعنی بچون کا حق جو تم پر مقرر کیا اسکے خلاف نکرو حاکم نے ابی امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فرمائے کہ جب مجھے لے چلے یعنے معراج کی رات کو تو مین نے دیکھا عورتین کہ انکی پستون کو سانپ کاٹ رہے ہین مین پوچھا
انکا یہہ کیا حال ہی تو کہے یے وے عورتین ہین جو اپنے بچون کو دودھ نہین پلاتی تھین حاکم کہتا ہی کہ یہہ حدیث صحیح ہی وَاعْلَمُوْٓا
اَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ اور جان رکھو کہ اللہ تمھارا کام دیکھتا ہی یعنی تمھارا کوئی بھید اس سے پوشیدہ نہین وَالَّذِيْنَ
يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ اور جو لوگ مرجاوین تم مین وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا اور چھوڑ جاوین عورتین يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ
اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا وے انتظار کرواوین اپنے تئین چار مہینے اور دس دن یعنی مرد مرجاوے تو عورت چار مہینے دس دن کسی کو
نکاح نہ کرنا چار مہینون پر دس دن اس لیے بڑھایا کہ اگر اسکو حمل ہو تو اتنے دن کے عرصے مین وہ حرکت کریگا بخاری اور مسلم نے
ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے خلقت آدمی کی اسکی ماکے پیٹ مین یون ہی کہ چالیس روز
تو نطفہ جمع رہتا ہی یعنی منی جمع رہتی ہی اسکے بعد اتنے ہی دن مین علقہ ہوتا ہی یعنی خون منجمد ہوتا ہی اس کے بعد اتنے ہی دن مین مضغہ
ہوتا ہی یعنی گوشت کا ٹکڑا اسکے بعد اس مین روح پھونکتے ہین سو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ چار مہینے کے بعد روح پھونکتے ہین روح
پھونکے بعد دس روز کے عرصے مین بچہ حرکت خوب سا کرتا ہی ابن جریر نے سعید بن المسیب اور ابی العالیہ سے روایت کیا ہی کہ یہہ دس دن
چار مہینون کی طرف ملادئے کیونکہ ان ایام مین روح پھونکتے ہین انتہی اس حکم سے حاملہ نکل گئی اسکی عدت وضع حمل ہی اور باندی
بھی نکل گئی اسکی عدت وفات کی دو مہینے اور پانچ دن ہی فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ پھر جب پہنچ چکین اپنی مدت کو یعنی انکی عدت کے

مدت سے دن تمام ہو گئے فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا فَعَلْنَ فِي أَنْفُسِهِنَّ تو تم پر گناہ نہین جو وے اپنے حق مین
کرین علیکم کا خطاب اولیا کو ہی بعضے کہتے ہین خطاب حکام کو ہی یا تمام مسلمانون کو کیونکہ وہی عقد کے والی ہین وے
عورتین اپنے حق مین کرنے سے مراد زینت کرنی اور خوشبوئی لگانی اور گہر سے نقل کرنا اور اپنے نکاح کے در پے ہونا بِالْمَعْرُوفِ
دستور کے موافق یعنی ایسے وجہ پر کہ شرع انکار نہین کرتی اس آیت سے یہہ مفہوم ہوا کہ اگر وے خلاف شرع کچھہ کام کرنا چاہین
تو والی انکو منع کرنا وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ اور اللہ کو تمھارے کام کی خبر ہی یعنی اس پر کچھہ مخفی نہین ق ١٨
جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُمْ بِهِ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاءِ اور گناہ نہین تم پر اس مین جو پردے مین کہو پیغام نکاح کا عورت
کو تعریض ایک با پردے مین ایسی کرنا کہ اس سے سننے والا غرض سمجھہ لے سو عورت مرد کے وفات کی عدت مین ہو تو اسکو در پردہ
نکاح کا پیغام دینا اللہ تعالی جایز رکہا مثلا کہنا تیری رغبت رکھنے والے بہت ہین تجھہ سے عورت ملنے کی بڑی آرزو ہی
تو بہت خوب بی بی ہی اللہ تعالی میرے اور تیرے درمیان ملاپ کر دیا تو کیا خوب ہی تو میری عورت ہو تو مین تجھے بہت آرزو سے رکھونگا ایسے
الفاظ کہنا جایز ہی لیکن تجھے نکاح کرونگا کرکے صاف نہ کہنا یہہ حکم وفات کی عدت کا ہی اگر طلاق باین کی عدت ہو تو جس مرد
کی عدت مین ہی اسکے غیر کو تعریض کرنا جایز ہی تصریح نکاح کے ساتھہ کرنا حرام ہی اگر طلاق رجعی کا عدت ہو تو وہان غیر کو نکاح
کی تعریض بھی جایز نہین کیونکہ وہ اپنے شوہر کے حکم مین ہنوز باقی ہی اور اس شوہر کو کہ جسکے عدت مین ہی تعریض اور تصریح دونو
جایز نہین مگر تین طلاق ہو جاوین تو وہان اسکو وہ عورت حلال نہین أَوْ أَكْنَنْتُمْ فِي أَنْفُسِكُمْ یا چھپا رکھو اپنے
دلمین یعنی اسکو آپ نکاح کرونگا کرکے دلمین چھپا رکھین اور تعریض نہ کرین تو بھی کچھہ گناہ نہین سدی نے کہا چھپا رکھنا یہہ
کہ اسکو سلام کرنا اور کچھہ ہدیہ بھیجنا لیکن کچھہ بات نہ کرنا عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ سَتَذْكُرُونَهُنَّ معلوم ہی اللہ کو کہ تم البتہ انکا ذکر کرنا
کروگے یعنی تم انکو مانگنے کا خیال دلمین جو کرتے ہو اللہ کو معلوم ہی کیونکہ دل کی آرزو سے بچ رہنا کسی سے ہو نہین سکتا اس لیے اللہ
تعالی اسکو معاف کیا وَلَكِنْ لَا تُوَاعِدُوهُنَّ سِرًّا لیکن وعدہ نہ کر رکھو انسے چھپ کر سر کا لفظ کنایہ ہوتا ہی وطی سے
یہان مراد نکاح ہی اور بعضے کہے ہین سر سے مراد زنا ہی جاہلیت کی عادت تھی کہ مرد عورت کے پاس جاکے نکاح کرونگا کرکے در پردہ
کہتا اور اس سے زنا کا ارادہ رکھتا اور کہتا اب چپ رہہ عدت تمام ہوی بعد مین نکاح کو علانیہ کرونگا اور بعضے کہے ہین کہ مجھے
جماع کی بہت قوت ہی کرکے مراد ہی مثلا یون کہے مین چار پانچ دفعہ کرسکتا ہون إِلَّا أَنْ تَقُولُوا قَوْلًا مَعْرُوفًا
مگر یہی کہ کہو ایک بات جسکا معراج ہی یعنی تعریض کرو وَلَا تَعْزِمُوا عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتَّى يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ

اور قصد نہ کرو نکاح کے عقد پر یہان تک کہ پہنچ چکے کتاب اپنی مدت کو اللہ تعالی نے نکاح کا عقد نہ کرنے پر مبالغہ کیا
کیونکہ نکاح کرنیکا عزم جایز نہ ہو تو نکاح بطریق اولی جایز نہین کتاب اپنی مدت کو پہنچنے سے مراد یہہ ہی کہ عدت کے دن
جو کتاب اللہ مین مقرر ہین تمام ہون وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ فَاحْذَرُوْهُ اور جان رکھو
کہ اللہ کو معلوم ہی جو تمھارے دلین ہی یعنی عزم یا اسکا غیر تو اس سے ڈرتے رہو وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ
اور جان رکھو کہ اللہ بخشتا ہی تحمل والا جس نے عزم کرے اور اللہ کے ڈر سے نکاح نہ کرے تو اللہ اسکو بخشتا ہی اللہ تحمل
والا ہی تمھاری عقوبت مین جلدی نہین کرتا لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ مَا لَمْ تَمَسُّوْهُنَّ اَوْ
تَفْرِضُوْا لَهُنَّ فَرِيْضَةً گناہ نہین تم پر اگر طلاق دو عورتون کو جب تک انکو نہ چھوا ہو یا مقرر کیے ہون انکا کچھ حق چھونے
سے جماع اور حق سے مہر مراد ہی یعنی نکاح کرکے پیش از دخول کے اور مہر مقرر کرنے کے عورت کو طلاق دینے مین تم پر کچھ گناہ
نہین بغوی لکھا ہی کہ اس آیت کے نازل ہونیکا سبب یہ تھا کہ ایک شخص انصار سے بنی حنیفہ کی ایک عورت کو نکاح کیا اور اسکی
مہر کچھ مقرر نہ کیا اور اسکو پیش از دخول کے طلاق دیا تب یہہ آیت نازل ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اس کو کچھ
دے وہ کہا میرے پاس کچھ نہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے کچھ نہین ہی تو تیری ٹوپی بھی ہو تو دے ولی الدین عراقی اور
اور حافظ عسقلانی کہے ہمکو معلوم نہ ہوا کہ اس حدیث کو کس نے نکالا وَمَتِّعُوْهُنَّ اور انکو خرچ دو عَلَى الْمُوْسِعِ قَدَرُهٗ
مقدور والے پر اسکے موافق وَعَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهٗ اور بے مقدور والے پر اسکے موافق عورت کو نکاح کرکے پیش از دخول کے
طلاق دیا اور اسکا مہر بھی مقرر نہ کیا ہی تو اسکو کچھ خرچ دیا چاہیے لیکن اس کا تعداد نہین ہر شخص اپنی مقدور کے موافق
دیا چاہیے اور مسنون ہی کہ وہ خرچ تیس درم سے کم نہ رہے پھر دونون باہم کسی چیز پر راضی ہون تو بہتر نہین تو حاکم اپنے اجتہاد
سے انکے حال کے موافق مقرر کر دینا مذہب ابو حنیفہ کا یہہ ہی کہ اسکو ایک پیرہن اور ایک دامنی اور ایک بالاپوش جنکی قیمت
مہر مثل کے نصف سے زایدہ نہ ہو دینا یہہ اس وقت مین ہی کہ شوہر غنی رہے اگر فقیر ہو تو انکی قیمت پانچ درم سے کم نہ ہونا مَتَاعًا
بِالْمَعْرُوْفِ جو دستور خرچ ہی شرع کا حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ لازم ہی نیکی والون کو یعنے مومنون پر جو اللہ کا حکم بجا
بجا لاکے اپنے نفس پر احسان کرتے ہین یہہ حق دینا لازم ہی وَاِنْ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ وَ
قَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيْضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ اگر طلاق دو انکو چھونے سے آگے یعنی قبل وطی کے اگر طلاق
دو گے اور ٹھہرا چکے ہو انکا حق تو لازم ہوا آدھا جو کچھ ٹھہرایا تھا یعنی آدھا مہر دینا لازم ہی اس وقت خرچ اور کچھ دینا لازم

لازم نہین اِلَّآ اَنْ یَّعْفُوْنَ مگر یہہ کہ معاف کرین عورتین یعنی جو مطلقہ ہی آدھا مہر بھی نہ لیوے تو اس وقت مرد پر کچھ نہین اَوْ یَعْفُوَا الَّذِیْ بِیَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ یا معاف کرین جس کے ہاتھ گرہ ہی نکاح کی یعنی شوہر کہ جسکو نکاح کے باقی رکھنے اور توڑنے کا اختیار ہی آدھا مہر بھی معاف کرکے سب مہر عورت کو دیوے تو مختار ہی ہم یہہ جو کہے الذی سے شوہر مراد ہی وہی قول ابو حنیفہ اور احمد اور جمہور فقہا کا ہی امام شافعی کا قول جدید بھی یہی ہی اور بعضے کہے ہین اس سے مراد عورت کا ولی ہی درصورتیکہ عورت صغیرہ ہو یا بسبب جنون وغیرہ کے اپنے عقد مین تصرف کرنے سے ممنوع ہو یہہ قول مالک کا ہی قول قدیم شافعی کا بھی یہی ہی وَاَنْ تَعْفُوْٓا اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى اور معاف کرنا قریب ہے پرہیزگاری سے یہہ خطاب مرد اور عورت دونون کو ہی جمع مذکر کا لفظ تغلیباً لایا کیونکہ کسی خطاب مین مرد اور عورت سب جمع ہون تو مردون کو غلبہ دیکے صیغہ مذکر کا لاتے ہین معنی یون ہی مرد پورا مہر اسکو دے ڈالنا یا عورت پورا مہر مرد کو معاف کردینا تقوی کا کام ہی اور بعضی فقط مردون کو خطاب ہی کرکے کہتے ہین وَلَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ اور فراموش مت کرو آپس کی فضیلت یعنی مرد کچھ نہ وضع کرکے پورا مہر دیتے ہین اور عورت کچھ نہ لیکے پورا مہر معاف کرنے مین جو فضیلت ہی اسکو نہ ترک کرے اس جگہہ بھی خطاب مرد اور عورت کو ہی اور ابوالحسن حرالی کہتا ہی یہہ خطاب فقط مردون کو ہی کیونکہ مرد کو عورت پر فضیلت ہے اسکو لائق یہہ ہی کہ پورا مہر عورت کو دیوے اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ تحقیق اللہ تم جو کرتے ہو سو دیکھتا ہی حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى محافظت کرو نمازون پر اور نماز وسطی پر وسطی کا معنی یا میانہ ہی یا افضل یعنی بیچ والی نماز یا افضل نماز نمازون مین صلوۃ وسطی بھی داخل ہی باوجود اسکے اسکا ذکر کرنا اسکی فضیلت پر دلالت کرتا ہی اسکو تخصیص بعد التعمیم کہتے ہین یعنی عام کو ذکر کے بھی خاص کو ذکر کرنا اور محافظت سے مراد ادا کرنا ہی انکا وقت پر ارکان وسنن کی ساتھ خشوع وخضوع سے طلاق وغیرہ کے احکام کے درمیان نماز کا حکم فرمایا تا لوگ عورت بچون مین مشغول ہوکے نمازون سے باز نہ رہین اور نمازون سے فرض پانچ نمازین مراد ہین اور صلوۃ الوسطی سے کون سی نماز مراد ہی اس مین بہت اختلاف ہی ابن جریر نے سند صحیح سے روایت کیا ہی کہ سعید بن المسیب نے اپنی انگلیون کو شبک کرکے بتلایا اور کہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو صلوۃ وسطی مین ایسا ہی اختلاف تھا انتہی اس کی تعیین مین بس قول انکے دیکھنے مین آئے چند قول جو صحابہ سے منقول ہین ان پر یہان اقتصار کرتا ہون پہلا قول وہ صبح کی نماز ہی یہہ قول ابی امامہ اور انس اور جابر اور ابی العالیہ اور عبید بن عمیر اور عطا اور عکرمہ اور مجاہد کا ہی اور علی اور ابن عمر اور ابن عباس کا بھی ایک قول ہی امام مالک کا بھی یہی قول ہی اور امام شافعی اپنی کتاب ام مین اسی پر نص کیے ہین

دوسرا قول وہ ظہر کی نماز ہے یہہ قول زید بن ثابت اور اسامہ بن زید اور عبد اللہ بن شداد کا ہے اور ابی سعید اور عائشہ سے بھی مروی ہے اور علی اور ابن عمر کا بھی ایک قول ہے اور ابو حنیفہ سے بھی ایک روایت ہے ابو داؤد نے زید بن ثابت سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز شدت حرارت میں پڑھتے اور حضرت کے اصحاب پر اس سے کوئی نماز زیادہ سخت نہ تھی تب یہہ آیت نازل ہوئی حافظوا علی الصلوات والصلاۃ الوسطی اس حدیث کی سند جید ہے اور ابو داود طیالسی نے زہرہ بن معبد کی طریق سے روایت کیا ہے کہ ہم زید بن ثابت کے پاس تھے انہوں نے مجھے اسامہ بن زید کے پاس بھیجا تا صلوۃ وسطی کی تحقیق کروں اسامہ کہے وہ ظہر کی نماز ہے اس کو امام احمد اور نسائی زبرقان کی طریق سے یوں روایت کیا ہے کہ قریش کی ایک جماعت زید بن ثابت کے پاس کسی کو بھیجے کہ صلوۃ وسطی کون سی نماز ہے زید کہے وہ ظہر ہے پھر بعد اسامہ بن زید کو پوچھے وہ بھی کہے کہ وہ ظہر ہے اور کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز شدت حرارت کے وقت پڑھا کرتے حضرت کے پیچھے ایک صف دو صف سے زیادہ نہیں ہوتی لوگ اپنے سونے میں اور تجارت میں مشغول رہتے تب اللہ تعالی یہہ آیت نازل کیا حافظوا علی الصلوات والصلوۃ الوسطی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے لوگ اپنی اس حرکت سے باز آتے ہیں یا انکے گھرون کو میں جلا دون تیسرا قول وہ عصر کی نماز ہے یہہ قول ابی ایوب انصاری اور علی اور ابن مسعود اور ابو ہریرہ اور ابو سعید اور ابن عمر اور ابن عباس اور عبیدۃ السلمانی اور نخعی اور حسن اور قتادہ اور ضحاک اور کلبی اور مقاتل کا ہے اور ابو حنیفہ کے مذہب میں اصح روایت یہی ہے اور امام احمد کا بھی ایک قول ہے اور اکثر شافعیہ اسی کو اختیار کئے ہیں امام نووی کہے کہ یہی قول مختار ہے ترمذی کہا کہ یہہ قول اکثر صحابہ کا ہے ماوردی کہا وہ قول جمہور تابعین کا ہے ابن عبد البر کہا وہ قول اکثر محدثین کا ہے اور مالکیہ سے ابن حبیب اور ابن العربی اور ابن عطیہ اسی کو اختیار کئے ہیں مسلم نے علی رضی اللہ عنہ سے شتیر بن شکل کی طریق سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احزاب کے روز فرمائے وہ کفار ہمکو صلوۃ وسطی صلاۃ عصر سے باز رکھے اللہ انکے گھرون کو اور قبرون کو آتش سے بھر دیو بعد اس نماز کو مغرب اور عشا کی درمیان پڑھے اور مسلم نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہے کہ مشرکون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو عصر کی نماز سے باز رکھے یہان تک کہ آفتاب زرد ہوا تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے وہ ہمکو صلاۃ وسطی صلاۃ عصر سے باز رکھے اللہ انکے پیٹون کو اور قبرون کو آتش سے بھر دیوے اور مسلم نے شقیق بن عقبہ سے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ یہہ آیت نازل ہوئی حافظوا علی الصلوات وصلوۃ العصر ہم اسکو اللہ جتنے دن چاہا اتنے دن پڑھے بعد اللہ تعالی اسکو نسخ کر کے نازل کیا حافظوا علی الصلوت والصلوۃ

والصلوة الوسطی ایک شخص شقیق کے پاس تھا سو انکو کہا اس صورت مین صلوة وسطی وہ عصر کی نماز ہی تو براے
وہ آیت کیونکر نازل ہوئی اور کس طرح نسخ ہوئی سو مین نے تجھکو کہدیا اور اللہ دانا ہی امام احمد اور ترمذی سمرہ سے مرفوع
روایت کیا ہی کہ صلوة وسطی عصر کی نماز ہی ترمذی نے کہا کہ یہہ حدیث صحیح ہی اور کہیل بن حرملہ کی طریق سے روایت
کئے ہین کہ لوگون نے ابوہریرہ سے پوچھے کہ صلوة وسطی کونسی نماز ہی ابوہریرہ کہے ہم اختلاف کئے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر
بازو سے تھے ہمارے پاس ابوہاشم بن عتبہ تھا اس نے کہا مین اسکو تمھارے لئے معلوم کرواتا ہون پھر آپ آٹھکے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس گیا اور آگے کہا کہ حضرت فرمائے وہ عصر کی نماز ہی اور ابی مالک اشعری سے روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرمائے صلوة وسطی صلوة عصر ہی ترمذی اور ابن حبان نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی مرفوع ایسا ہی روایت کئے ہین ابن المنذر نے
ابن عباس سے روایت کیا ہی کہ احزاب نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خندق کے روز عصر کی نماز سے باز رکھے یہان تک کہ آفتاب غروب ہوا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ہمکو صلوة وسطی سے باز رکھے اور ابن منذر نے ابن عمر سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فرمائے ترک کرنے والا اہل و مال کا وہی جو ترک کرے صلوة وسطی کو جماعت مین اور وہ عصر کی نماز ہی چوتھا قول وہ مغرب
کی نماز ہی یہہ قول ابن عباس سے اور قبیصہ بن ذویب سے منقول ہی پانچوان قول وہ تمام پانچون نمازین ہین یہہ قول معاذ بن جبل کا
اور ایک روایت ابن عمر سے ہی مین نے صلوة وسطی کے بیان مین ایک رسالہ تالیف کیا ہون اس مین باقی اقوال جو ہین اسکو ذکر
کیا ہون اس میان مین جلال الدین سیوطی بھی ایک رسالہ تصنیف کئے ہین وَقُومُوا لِلّٰهِ قَانِتِينَ اور کھڑے
رہو اللہ کے آگے ادب سے قناعت کی معنی یا طاعت کرنے والا ہی یعنی اللہ کی طاعت پوری کرو اور نماز کے ارکان
وسنن بجا لاؤ یا معنی اسکی ساکت رہنے والا ہی یعنی نماز مین کسی سے بات نہ کرو بخاری اور مسلم وغیرہ نے زید بن ارقم سے
روایت کئے ہین ہم نماز مین بات کیا کرتے تھے جب یہہ آیت نازل ہوئی تو ہم کو سکوت کا حکم ہوا نماز مین بات کرنے
سے نہی ہوئی طبرانی نے ابن عباس سے اور ابن جریر نے عبد اللہ بن مسعود سے بھی ایسا ہی روایت کئے ہین اور عکرمہ اور محمد بن کعب
اور عطیہ اور مجاہد کا بھی یہی قول ہی سعید بن المسیب سے منقول ہی کہے کہ مراد اس سے قنوت ہی صبح کی نماز مین فَإِنْ خِفْتُمْ
فَرِجَالًا أَوْ رُكْبَانًا پھر اگر تمکو ڈر ہو تو پیادہ پڑھ لو یا سوار یعنی اگر تمکو دشمن کا یا درندہ کا یا اسکی مانند کسی چیز کا ڈر ہوگا
تو جس طرح سے ممکن ہو وہین نماز پڑھو فَإِذَا أَمِنْتُمْ پھر جب وقت چین پاؤ یعنی ڈر جاتا رہے فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَمَا
عَلَّمَكُمْ مَا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ یاد کرو اللہ کو جیسا تمکو سکھایا ہی جو تم نہین جانتے تھے یعنی پانچون نماز ون

کو انکے حقوق ادا کرکے گذارو وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ اور جو لوگ تم مین مرجاوین وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا
اور چھوڑ جاوین عورتین وَصِيَّةً لِأَزْوَاجِهِمْ مَتَاعًا إِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ إِخْرَاجٍ وصیت کردین اپنی عورتون
کے واسطے خرچ دینا ایک برس تک نہ نکال دینا فَإِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِي مَا فَعَلْنَ فِي أَنْفُسِهِنَّ
مِنْ مَعْرُوفٍ پھر اگر نکل جاوین تو گناہ نہین تم پر جو کچھ کرین اپنی حقمین دستور کے موافق یعنی عورت اپنی رضامندی سے
نکل جاوے اور دستور کے موافق نکاح کے واسطے زینت وغیرہ کرے تو تم پر کچھ گناہ نہین اس آیت کے نازل ہونیکا سبب ابن راہویہ
اپنی تفسیر مین مقاتل بن حیان سے نقل کیا ہی کہ ایک شخص طایف والون سے جسکا نام حکم بن حارث تھا مدینے کو ہجرت کیا اسکے ساتھ
اسکے بچے عورت ماباپ بھی تھے قضا را وہ مرگیا اسکا مقدمہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رجوع ہوا تب یہہ آیت اسکے مقدمے
مین اتری پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مال ماباپ اور بچون کو دئے اور اسکی عورت کو کچھہ نہ دیے مگر اتنا حکم کئے کہ ایک برس تک اسکو مرد کے
مال سے نفقہ دیوین انتہی پھر ابتداء اسلام مین یہی حکم جاری تھا کہ مرد جب مرجاتا تو اسکی عورت ایک برس تک عدة بیٹھتی مست
کے وارث اسکے مال سے عورت کا خرچ چلاتے میراث سے عورت کو کچھہ حصہ نہین دیتے لیکن عورت کی مرضی پر موقوف تھا چاہی تو برس
تک عدة بیٹھتی اور نفقہ لیتی چاہی تو برس کا انتظار نہ کرکے نکل جاتی اس وقت اسکو نفقہ وغیرہ نہین دیتے اور مرد مرتے وقت یہہ وصیت کرنا واجب
تھا سو یہہ آیت دو چیز پر دلالت کرتی ہی ایک تو مرد کے مال سے اسکو ایک برس تک نفقہ وغیرہ دیوین دوسرا یہہ کہ وہ عورت ایک برس
تک عدة بیٹھے بعد اللہ تعالی یہہ دونو حکم کو نسخ کیا میراث کی آیت سے نفقہ وغیرہ دینیکا حکم منسوخ ہوکے ربع یا ثمن مقرر ہوا اور برس کا
عدة جو اسکے اختیار مین تھا موقوف ہوکے چار مہینے کا عدة واجب ہوا اس جگہہ منسوخ آیت تلاوت مین مقدم ہی اور اسکی ناسخ
موخر ہی وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ اور اللہ زبردست ہی حکمت والا وَلِلْمُطَلَّقَاتِ مَتَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ اور طلاق
والیونکو متعہ ہی موافق دستور کے حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِينَ لازم ہی پرہیزگارون پر متعہ سے مراد وہی ہی جو آگے گذرا اس تقدیر پر اس
کو مکرر فرمانے مین حکمت یہہ ہی کہ پہلی آیت مین حکم غیر ممسوسہ کا تھا اس آیت مین ممسوسہ کا حکم مذکور ہی مذہب شافعی کا یہہ ہی عورت
کو قبل وطی کے طلاق دین اور شوہر پر نصف مہر واجب نہین ہوا ہی تو اسکو جیسا متعہ دینا واجب ہی ویسا ہی مطلقہ عورت جسکے تین
طلاق ہوئے ہین یا طلاق رجعی کا عدة منقضی ہوا ہی تو انکو بھی متعہ ہی ابن جریر نے ابن زید سے روایت کیا ہی کہ جب پہلی آیت متاعا
بالمعروف حقا علی المحسنین اتری تو ایک شخص بولا ہمارا احسان ہی اگر چاہین تو خرچ دین اگر نہ چاہین تو نہ دین بعد یہہ آیت اسکے
وجوب پر نازل ہوئی امام نسفی لکھے ہین پہلی آیت مین حکم تھا غیر ممسوسہ کو متعہ دینے کا اور اس آیت مین حکم ہی مطلقہ عورتون

تو نفقہ دینے کا اس تقریر پر متعہ سے مراد نفقہ ہی ابو حنیفہ کے پاس غیر ممسوسہ کے سوائے دوسری عورتون کو متعہ نہین نفقہ ہی
کَذٰلِکَ یُبَیِّنُ اللّٰہُ لَکُمْ اٰیٰتِہٖ لَعَلَّکُمْ تَعْقِلُوْنَ اس طرح بیان کرتا ہی اللہ تمھارے واسطے آیتین شاید
تم بوجھ رکھو اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِیَارِہِمْ وَہُمْ اُلُوْفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ کیا تو نے دیکھا
وے لوگ جو نکلے اپنے گھرون سے اور وے ہزارون تھے موت کے ڈر سے ایسے مقامون مین الم تر کی معنی الم تعلم کی ہی یعنی تو نہ جانا اہل
بلاغت کہتے ہین یہہ استفہام ہی عجب مین لانے اور شوق دلوانے کو سننے کے لئے اس قصے کے جو بعد مذکور ہوتا ہی اور خطاب کرتے
ہین اسکو جو کچھ یک حصہ سنا ہی یا اسکو جو کچھ نہ دیکھا ہی اور نہ سنا ہی اور ہزارون تھے جو فرمایا انکو بعضے چار ہزار کہے ہین بعضے
آٹھ ہزار بعضے دس ہزار بعضے چالیس ہزار بعضے ستر ہزار اکثر مفسرین اس کا قصہ یون لکھے ہین کہ داوردان ایک قریہ تھا وہان
طاعون ہوا بہت سے لوگ مر گئے چند لوگ وہان کے بھاگ کر دوسرے قریے کو گئے تھے وے تمام بچ گئے طاعون دفع ہوی بعد جب قریے
مین آئے وہان کے لوگ انکو دیکھ کے کہنے لگے ہمارے قرابتی بھی کاش نکل جاتے تو بچ رہتے اگر اب طاعون آوے ہم تمام یہان نکل جاوینگے
دوسرے سال جب طاعون ہوا وہان کے اکثر لوگ نکل گئے اور ایک وسیع بیابان مین جا اترے تب ایک فرشتہ بیابان کے سرے پر اور ایک
فرشتہ بیابان کے پائین مین کھڑا ہو کے پکارے کہ مرجاو تمام مر گئے اسی کی طرف اللہ تعالی اشارہ کرکے فرمایا فَقَالَ لَہُمُ اللّٰہُ مُوْتُوْا
پھر کہا انکو اللہ مرجاو پھر وے تمام مر گئے ثُمَّ اَحْیَاہُمْ پیچھے انکو جلا دیا اور بعضے انکا قصہ یون بیان کرتے ہین کہ بنی اسرائیل
تو انکے بادشاہ نے جہاد کی دعوت کی وے جمع ہو کے نکلے آخر جبن سے بادشاہ کو کہنے لگے ہم جس جگہہ جاتے ہین وہان وبا ہی وہ
دفع ہوئے تک ہم وہان نہ جاینگے اللہ تعالی ان پر موت مسلط کیا سو وہان سے بھاگ کے نکلے بادشاہ نے یہہ دیکھ کے دعا کیا
یا اللہ یعقوب اور آل موسی کا رب تیرے بندون کی نافرمانی تو دیکھا انکو کچھہ معجزہ بتلا تا وے معلوم کرین کہ تیرے حکم سے بھاگنا نفع نہین
دیتا اللہ تعالی انکو کہا مرجاو وے اور انکے جانور تمام ایکبارگی مر گئے اور آٹھ روز تک انکے لاشین وونہین پڑی ہوی پھول کے
گئی تھین نعشین بسقدر تھی کہ لوگ انکے دفن سے عاجز ہوئے اور درندے انکو نہ کھا نا کرکے ان پر ایک احاطہ کر دئے ایک مدت گذر گئی
جسد انکے متی ہو گئے بعد ایک دن حزقیل علیہ السلام وہان گذرے موسی علیہ السلام کے تیسرے خلیفے تھے کیونکہ موسی کے بعد بنی اسرائیل
مین یوشع بن نون خلیفہ ہوئے انکے بعد کالب بن یوحنا انکے بعد حزقیل انکو بودھی کا بیٹا کہتے تھے انکی مان بانجھ ہو گئی تھی بڑھاپے
مین دعا مانگی اسکو اللہ تعالی فرزند دیا اسکا نام حزقیل رکھے انکو ذوالکفل بھی کہتے ہین اسواسطے کہ انھون ستر نبی کے ضامن
ہو گئے انکو قتل سے بچائے اس طور پر کہ انکو کہے تم سب چلا جاو مین ایک شخص مارے جاتا تم سب کے قتل سے بہتر ہی وے تمام چلے گئے بعد

یہود آکے انسے پوچھے وے شخص کہان ہین خرقیل نے کہا مجھے خبر نہین اور اللہ تعالی انکو یہود سے محفوظ رکھا غرض خرقیل ان مردون کی طرف جب جا نکلے انکو دیکھ کے رونے لگے اور کہے یا اللہ مین ان قوم مین رہتا تھا وے تیری تعریف اور تسبیح کیا کرتے اور تیری ذات پاک کو یاد کرتے تھے اب مین اکیلا رہ گیا ہون میری قوم باقی نرہی اللہ تعالی خرقیل پر وحی بھیجا مین انکی حیات تیری اختیار مین دیا پھر خرقیل علیہ السلام کہے اللہ کے حکم سے زندہ ہو جاؤ تمام جی اٹھے اور اپنی بستی کو گئے اور ایک مدت تک جیتے رہے اور موت کی نشانی ان پر یہہ باقی تھی کہ وے کپڑے پہنین تو کفن کی مانند چکنا ہو جاتے تھے یہان تک کہ وے تمام اپنی اجل پوری کرکے موے اس قصے کے بیان مین فایدہ یہہ ہی کہ مسلمانون کی ہمت اور شجاعت برھے اور وے توکل کرکے قضاے الہی پر ثابت رہین کیونکہ موت کا آنا جب مقرری بات ہوا اور اس سے مفر ممکن نہ ہو تو اپنی جان کو خدا کی راہ مین نثار کرنا بھتر ہی اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ مقرر اللہ فضل ... سا ہی لوگون پر وے لوگ پر یہہ فضل کیا کہ گناہ پر وے جو مرے تھے انکو پھر زندہ کرکے توبہ انکے نصیب کیا اور تمام مخلوقات پر اسکا جو فضل ہی دنیا مین اور مومنون پر قیامت مین سب پر عیان ہی وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ اور لیکن اکثر لوگ شکر نہین کرتے کافر تو اسکا شکر اصلا نہین کرتے اور مومن بھی اسکا پورا شکر کرنے سے قاصر ہین مگر جن کو اللہ توفیق دیا ہی وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اور لڑو اللہ کی راہ مین بعضے کہے ہین یہہ خطاب ہی انکو جو مر کے زندہ ہوے انکو زندہ ہو بعد اللہ تعالی جہاد کے واسطے پھر امر کیا اور بعضے کہے ہین یہہ خطاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو ہی یعنی وے لوگ موت سے ڈر کے جہاد سے منہہ پھیرے تھے ... وہ بھاگنا انکو نفع نہ دیا تم بھی جہاد مین موت سے ڈر کر اندیشہ نہ کرو وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ اور جان لو کہ اللہ سنتا ہی جانتا مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا کون ایسا شخص ہی کہ قرض دیوے اللہ کو اچھا قرض یعنی دل کی خوشی سے نیت خالص رکھ کے منت نہ دھر کے ایذا نہ پہنچا کے قرض کی معنی لغت مین قطع اور ایک شخص ایک کو اپنے مال سے کچھ دیکے پھر وہ وصول کرتا ہی اسکو قرض کہتے ہین اس جگہہ نسل ثواب کے خاطر جو چیز اللہ کی راہ مین دیتا ہی اسکو قرض بولا کیونکہ اسنے دنیا مین اپنا مال دیکے آخرت مین اسکے ثواب کو حاصل کرتا ہی اور بعضے کہے ہین اس آیت مین اختصار ہی اور اس کا معنی یون ہی کون ایسا شخص ہی کہ قرض دیوے اللہ کے محتاج بندون کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اللہ تعالی قیامت کے دن کہیگا ای ابن آدم مین تیرے پاس کھانا مانگا تو مجھے کھانا نہ دیا بندہ کہیگا ای پروردگار مین تجھے کھانا کیونکر دیسکون تو رب العالمین ہی اللہ تعالی فرمایگا میرا فلانا

فلانا بندہ تیرے پاس کہانا مانگتا تونہ دیا کیا تجھے معلوم نہ تھا اگر تو اسکو کہانا دیتا تو آج اسکو میرے پاس دیکھتا اور بعضے کہے
ہین اللہ کو قرض دینے سے مراد اسکی راہ مین اور جہاد مین مال خرچ کرنا ہی فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗٓ اَضْعَافًا كَثِيْرَةً پھر اللہ وہ
اسکو دونا کردیویگے برابر بعضے کہے ہین ایک کو دس سے سات سو تک اور اس سے زیادہ سدی نے کہا کہ اُس دونے مقدار اللہ کے
سوائے کوئی نہین جانتا امام احمد وغیرہ ابی عثمان نہدی سے روایت کئے ہین کہ مین سنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے بندہ
مومن کی ایک نیکی کی عوض اللہ تعالی کرور نیکیان لکھتا ہی پھر اس سال مین حج کے واسطے گیا اگرچہ اس سال حج کرنا میرا ارادہ
نتھا مگر ابو ہریرہ سے ملاقات کرکے اس حدیث کو تحقیق کرنا منظور تھا غرض انسے ملکے یہہ حدیث پوچھا ابو ہریرہ کہے مین یون
نہین کہا تھا وہ شخص جو تمکو بولا سو یاد نہین رکہا مین کہا تھا اللہ تعالی اپنے بندہ مومن کو ایک نیکی کے بدل دو کرور نیکی
دیتا ہی کیا تم قرآن مین نہین دیکھے اللہ تعالی فرمایا ہی من ذا الذی یقرض اللہ قرضا حسنا فیضاعفہ لہ اضعافا کثیرۃ اللہ
کے پاس کی کثرت کرور سے زیادہ ہی قسم ہی اسکی کہ جسکے دست قدرت مین جی ابو ہریرہ کا ہی مین سنا ہون رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فرمائے اللہ تعالی ایک نیکی کو دونی کرتا ہی دو کرور نیکی تک اور ابن المنذر اور ابن حبان اپنی صحیح مین اور بیہقی شعب الایمان
مین ابن عمر سے روایت کئے ہین کہ مثل الذین ینفقون اموالہم فی سبیل اللہ کمثل حبۃ انبتت سبع سنابل آخر آیت تک جب اتری
تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے یا اللہ میری امت کو اس سے زیادہ ثواب دے پھر من ذا الذی یقرض اللہ قرضا حسنا
فیضاعفہ لہ اضعافا کثیرۃ کی آیت اتری بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے یا اللہ میری امت کو اس سے زیادہ ثواب
دے تب اللہ تعالی یہہ آیت نازل کیا انما یوفی الصابرون اجرہم بغیر حساب وَاللّٰهُ يَقْبِضُ وَيَبْصُۜطُ اور اللہ تنگی کرتا
اور کشایش بھی یعنی اللہ آزمایش کے واسطے جسکو چاہے اسکے رزق مین تنگی کرتا ہی اور امتحان کے واسطے جسکو چاہے اسکے رزق
مین کشایش کرتا ہی وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ اور اسی پاس الٹتے جاوگے یعنی مرے بعد اسی پاس جاؤگے وہان اعمال کی جزا دیگا
سعید بن منصور وغیرہ نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین کہ جب یہہ آیت اتری تو ابو الدحداح انصاری آکے عرض
کئے یا رسول اللہ کیا اللہ ہمسے قرض مانگتا ہی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ہان ای ابو الدحداح پھر ابو الدحداح کہے یا رسول
اللہ آپکا دست مبارک دیو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنا ہاتھ انکے ہاتھ مین دئے ابو الدحداح کہے میرے پروردگار کو میرا باغ قرض دیا
اس باغ مین سات سو خرمے کے درخت تھے اور انکی عورت ام الدحداح اور انکے لوگ اسی باغ مین رہتے تھے ابو الدحداح جاکے
اپنی عورت کو پکارے ام الدحداح لبیک کرکے جواب دی ابو الدحداح کہے اس باغ سے نکل جاؤ مین یہہ باغ اللہ تعالی

تو قرض دیا ہون اس حدیث کو ابن مردویہ نے ابوہریرہ سے بھی روایت کیا ہی انکی روایت مین یون آیا ہی ابوالدحداح
کے دو باغ تھے ایک مدینہ کے تلاتے اور دوسرا اوپراتے ابوالدحداح کہے یا رسول اللہ ان دو باغون مین سے ایک باغ اللہ کو
قرض دیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اللہ اسکو قبول کیا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوالدحداح کے پرورش مین چند یتیم
جو تھے انکو وہ باغ دئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے بہت سے خوشے ابوالدحداح کے لئے بہشت کے درختون پر لٹکے ہین
ابن سعد کی ایک روایت مین آیا ہی کہ ابوالدحداح نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین عرض کئے یا رسول اللہ آپ
کسی کو بھیج کے باغ کو لے لو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فروہ بن عمر کو فرمائے تم جا کے دیکھو اور ان دو باغ مین جو بہتر ہی
ابوالدحداح کے لئے چھوڑ دو اور دوسرا باغ قبض کرو فروہ نے ابوالدحداح کو اس بات کی خبر دئے ابوالدحداح کہے میرے پروردگار کو
خراب باغ قرض نہ دونگا بہتر باغ جو ہی وہی دونگا دنیا مین فقیر ہونیکا مجھے اندیشہ نہین **اَلَمْ تَرَ اِلَی الْمَلَاِ مِنْ بَنِیْ**
اِسْرَاۗءِیْلَ کیا تو نے نہ دیکھا ایک جماعت بنی اسرائیل مین **مِنْ بَعْدِ مُوْسٰی** موسی کے بعد **اِذْ قَالُوْا لِنَبِیٍّ لَّھُمُ**
جب کہے اپنے نبی کو اس نبی کا نام اشمویل کر کے اکثر مفسرین کہے ہین اور یہہ قصہ اس طور پر لکھے ہین کہ موسی علیہ السلام کی وفات کے
بعد بنی اسرائیل پر یوشع بن نون بن افرائیم بن یوسف بن یعقوب خلیفہ ہوئے اور ان مین اللہ تعالی کا حکم قائم کئے اور
توریت پر عمل کئے انکی وفات کے بعد کالب بن یوحنا خلیفہ ہوئے انکے بعد حزقیل انکی وفات کے بعد بنی اسرائیل بہت بدعتین کرنے لگے
اور اللہ تعالی کا عہد فراموش کر دئے اور بتون کی پرستش اختیار کئے پھر اللہ تعالی الیاس کو بھیجا تا توریت کے احکام کو یاد دلاوے
موسی علیہ السلام کے بعد انبیا جو ہوتے تھے توریت کو یاد دلایا کرتے اور اسی کے احکام کو جاری کرتے پھر الیاس کے بعد الیسع ہوئے
انکی وفات کے بعد بنی اسرائیل کی بدحالی حد سے گذر گئی اور انکے دشمن جالوت کی قوم جنکو عمالقہ کہتے تھے اور روم کے ساحل پر
مصر اور فلسطین کے درمیان رہا کرتے تھے نمود ہو کے بنی اسرائیل پر غالب آئے اور انکے اکثر ملکون پر مسلط ہوئے اور انکے بہت
سی عورت بچون کو بند مین پکڑ لئے اور انکے سلاطین کی اولاد سے چار سو چالیس لڑکون کو پکڑ کے ان پر جزیہ لگائے اور
انسے توریت چھین لئے غرض بنی اسرائیل کو عمالقہ سے بہت سختی درپیش ہوئی اور انکے کامون کے تدبیر کے واسطے کوئی نبی نہ
تھا اور انمین نبوت کی جو سبط تھی تمام ہلاک ہو گئی مگر ایک عورت حاملہ رہگئی اسکو بنی اسرائیل نے قید کر رکھے اس اندیشے
سے کہ بنی اسرائیل کی رغبت دیکھ کے وہ عورت لڑکی جنکے کسی غیر کے لڑکے کو اپنا لڑکا ہی کر نہ رکھے اور وہ عورت اللہ
سے دعا مانگا کرتی کہ اسے نیک فرزند دے پھر اسکو فرزند پیدا ہوا اس کا نام اشمویل رکھی اس کی معنی عربی مین اللہ میری دعا

تو سنا جب لڑکا ہوش مین آیا توریت کی تعلیم کرنے اسکو ایک بوڑھے عالم کے سپرد کئے وہ عالم اسکو اپنی فرزندی مین لیکے
اسکی تعلیم کرتا اور کسی کا اعتماد نہ کرکے اس لڑکے کو اپنے پاس سلایا کرتا ایک روز جبرئیل علیہ السلام اس لڑکے کو اس عالم کی آواز سے
پکارے لڑکا بیدار ہوکے اس عالم کو پکارا اور کہا بابا تمنے مجھے کسواسطے پکارا وہ عالم سوچا اگر مین اسکو نہین پکارا کرکے کہون
تو لڑکا کبھی ایکا بولا جاکے سو رہو پھر لڑکا سو گیا دوسری بار بھی جبرئیل ندا کئے لڑکا آکے اس عالم کو پوچھا وہ بولا سو رہو
اب مین پکارون تو جواب مت دیئے پھر تیسری بار جبرئیل نمود ہوکے کہے اللہ تعالی تمکو نبی کیا ہی اپنی قوم کے پاس جاکے انکو اپنے
پروردگار کی رسالت پہنچاؤ اشمویل جاکے قوم کو کہے وے انکو جھٹلائے اور کہے ہنوز تیری عمر پوری ہوئی نہین تو جلد نبوت کا
دعوی کیا اگر سچا ہی تو ہمارے لئے ایک کو بادشاہ ٹھہرا اسی کی طرف اللہ تعالی اشارہ کرکے فرمایا ابْعَثْ لَنَا مَلِكًا
نُّقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ کھڑا کر دے ہمارے واسطے ایک بادشاہ کہ ہم لڑائی کرین اللہ کی راہ مین بنی اسرائیل کے امور کے
انتظام کے واسطے ایک بادشاہ مقرر ہوا کرتا تھا وے لوگ اسکی بیعت کیا کرتے اور جنگ کے واسطے بادشاہ آپ فوج لیکے
نکلتا اور بادشاہ نبی کا تابع رہتا نبی اسکو اللہ تعالی کے احکام پہنچاوے تو اسکو بجا لاتا جب وے نبی کو یہہ کہے قَالَ نبی بولا هَلْ
عَسَيْتُمْ إِن كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ أَلَّا تُقَاتِلُوا کہ یہہ بھی توقع ہی تمسے کہ اگر فرض ہو تم پر لڑائی تو تب نہ لڑو یعنی
اس بادشاہ کے تابع ہوکر نہ لڑو گے قَالُوا وَمَا لَنَا أَلَّا نُقَاتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بولے ہمکو کیا ہوا کہ ہم نہ لڑین اللہ کی
راہ مین وَقَدْ أُخْرِجْنَا مِن دِيَارِنَا وَأَبْنَائِنَا اور حال یہہ ہی ہم نکالے گئے ہمارے گھرون سے اور بیٹون سے یعنی ہمارے
اکثر ملکون کو چھین لئے اور بچون کو بند مین لے گئے اب انسے جنگ کرنے کیا مانع ہی پھر وہ نبی اللہ سے دعا کیا تب اللہ تعالی
ایک کو بادشاہ مقرر کیا اور ان پر فرض کیا کہ اسکے ساتھ رہکے جنگ کرین فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ تَوَلَّوْا إِلَّا
قَلِيلًا مِّنْهُمْ پھر جب فرض ہوئی ان پر لڑائی تو پھر گئے مگر تھوڑے انمین وے وہی جو طالوت کے ساتھ نہر پر کے جہاد کئے
وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِالظَّالِمِينَ اور اللہ جانتا ہی گنہگارون کو یعنی وے لوگ جو اللہ کے حکم کا خلاف کئے اور اپنے کہے پر نہ رہے
انکو اللہ تعالی جانتا ہی وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ إِنَّ اللَّهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوتَ مَلِكًا اور کہا انکو انکے
نبی نے مقرر اللہ نے کھڑا کر دیا تمکو طالوت بادشاہ اہل اخبار لکھے ہین اشمویل جب اللہ سے سوال کئے تو اللہ انکو ایک عصی اور
ایک سنگ مین قدس کا تیل ڈال کے بھیجا اور بولا تمہارے واسطے بادشاہ جو مقرر ہوا اس کا قد اس عصے کے برابر ہی سو تیل کو
دیکھا کرو تمہارے پاس کوئی شخص آوے اور سنگ مین کا تیل پھیل جاوے تو وہی بنی اسرائیل کا بادشاہ ہی پھر اسکے سر کو

قدس کا تیل لگاؤ اور اسی کو بادشاہ بناؤ اور طالوت کا نام عبرانی زبان مین شاول تھا بنیامین ابن یعقوب کے اولاد مین
اسکے باپ کا نام قیس تھا اس وقت کے سب لوگون مین بلند قد تھا اسکے کھاندے کو لگتے تھے کسب چمار کا کرتا تھا اور دھوری
رنگتا سدی نے کہا ہی کہ وہ سقا تھا دریائے نیل سے اپنے گدھے پر پانی بیچا کرتا اس کا گدھا گم گیا اسکو ڈھونڈنے نکلا اشمویل کے
گھر پر سے گذرا اور وہب سے روایت ہی کہ طالوت کے باپ کا گدھا گم ہوا اسنے طالوت کے ساتھ ایک غلام دیکے گدھا ڈھونڈنے
بھیجا اشمویل کے گھر پر سے جب گذرے تو وہ غلام طالوت کو بولا اس نبی کے پاس جاکے پوچھو تو گدھا کہان ہی سو خبر دیگا
یا ہمارے لئے دعا کریگا پھر وے دونون جاکے اشمویل سے اپنے گدھے کا احوال کہتے تھے کہ اس مین تیل سنگ مین پھیلا اشمویل عصا
لیکے طالوت کا قد ماپنے تو عصا کے برابر ہوا طالوت کے سر کو قدس کا تیل لگائے اور بولے تو بنی اسرائیل کا بادشاہ ہی اللہ تعالی
تجھی کو بادشاہت دیکے واسطے مجھ کو حکم کیا ہی طالوت بولا بنی اسرائیل کے اسباط مین میرا سبط سب مین کم ذات ہی مجھے
کیونکر بادشاہ کرینگے اشمویل کہے حکم اللہ کا یونہین ہی طالوت بولا اس پر کیا دلیل تو اشمویل کہے اسپر دلیل یہہ ہی کہ تو
گھر کو جا تیرے باپ کو گدھا مل چکا ہی پھر اشمویل نے بنی اسرائیل کو کہے اللہ تعالی نے طالوت کو بادشاہت دیا ہی قَالُوْٓا
اَنّٰى يَكُوْنُ لَهُ الْمُلْكُ عَلَيْنَا وَنَحْنُ اَحَقُّ بِالْمُلْكِ مِنْهُ بولے کہان ہوگی اسکو سلطنت ہمارے اوپر اور
ہم سلطنت کے زیادہ حقدار ہین اس سے یعنی طالوت سے وَلَمْ يُؤْتَ سَعَةً مِّنَ الْمَالِ اور حال تو یہہ ہی اس طالوت کو
ملی نہین کشایش مال کی یعنی وہ محتاج ہی تونگر نہین جو تونگری سے سلطنت کرے یہہ جو کہے سو اس واسطے بنی اسرائیل کے دو سبط
تھے ایک نبوت کی سبط اور ایک سلطنت کی سبط نبوت کی سبط لاوی بن یعقوب کے اولاد انھین مین موسی اور ہارون تھے اور سلطنت
کی سبط یہود ابن یعقوب کی اولاد اس مین داود اور سلیمان تھے اور طالوت ان دو سبط سے کسی مین نتھا بنیامین یعقوب کی
سبط مین تھا بنیامین کی سبط دن کے وقت علانیہ زنا کرنے لگے اللہ تعالی ان پر غصہ ہوکے انسے نبوت اور مملکت چھین لیا تھا
اور گناہگار سبط کرکے مشہور ہوئی تھے جب نبی کہے طالوت کو بادشاہت دئے تو قوم کے لوگ تکرار کرنے لگے اور اسکا فقر و افلاس
بیان کئے پھر انکے رد واسطے نبی جو فرما اسکو اللہ تعالی ذکر کرتا ہی قَالَ نبی کہا اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىهُ عَلَيْكُمْ اللہ نے اسکو
پسند کیا تم سے وَزَادَهٗ بَسْطَةً فِي الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ اور زیادہ کشایش دے عقل مین اور بدن مین یعنی اسکو اللہ تعالی
سلطنت کے پسند کیا اللہ تعالی بندون کی مصلحت سے خوب واقف ہی اور اسکو تم سے زیادہ علم ہی جس کے سبب سے سلطنت کے
کامون کا بندوبست اچھی طور سے کر سکتا ہی دیل ڈول اور قوت مین بھی تم سے بڑا ہی اسکے دیکھنے سے دلو مین رعب پڑیگا

بڑیگا اور قوت کے سبب دشمنوں سے اچھی طرح مقابلہ کریگا کہتے ہیں کہ طالوت نہایت خوبصورت اور بڑا گبیلا تھا وَاللّٰہُ
یُؤْتِیْ مُلْکَہٗ مَنْ یَّشَآءُ اور اللہ دیتا ہے اپنی سلطنت جسکو چاہے اللہ تعالی پر اعتراض کرنا کسی کو نہیں پہنچتا
وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ اور اللہ کشایش والا ہے سب جانتا یعنی تم طالوت فقیری کرکے جو طعن کرتے ہو وہ قابل اعتبار
نہیں اللہ بڑی کشایش والا ہے جب اسکو سلطنت دیویگا تو اپنے فضل سے رزق اور مال کے دروازے اس پر کھولیگا وَقَالَ
لَہُمْ نَبِیُّہُمْ اِنَّ اٰیَۃَ مُلْکِہٖٓ اَنْ یَّاْتِیَکُمُ التَّابُوْتُ اور کہا انکو انکے نبی نے نشان اسکی سلطنت کا یہ ہے
کہ آوے تمکو صندوق بنی اسرائیل نے اشمویل سے کہا تم اسکو سلطنت ہوئی کر کر جو کہتے ہو اس پر کچھ معجزہ بتلاو نبی کہے
معجزہ یہہ ہے کہ تابوت آنا کہتے ہیں کہ اللہ تعالی نے ایک صندوق شمشاد کی لکڑی کا جسکا طول تین ہاتھ اور عرض دو ہاتھ تھے
کا نہا اس میں انبیا کی تصویریں ڈالکے آدم علیہ السلام کو بھیجا وہ صندوق آدم کے وفات تک انکے پاس تھا انکے بعد شیث کے
پاس رہا پھر آدم کے فرزند اسکے وارث ہوتے آئے یہانتک کہ ابراہیم علیہ السلام کو پہنچا پھر بعد اسمعیل علیہ السلام بڑے
فرزند ہونے سے انکے پاس رہا پھر وہان سے یعقوب کے پاس آیا اور انکی اولاد کے پاس تھا آخر موسی علیہ السلام کو پہنچا موسی اس
میں توریت اور اپنا کچھ اسباب رکھا کرتے تھے موسی کی وفات کے بعد انبیا جو موسی کے بعد خلیفہ ہوتے تھے انکے پاس رہتا تھا
جب عمالقہ بنی اسرائیل پر غالب ہوئے وہ صندوق انسے چھین لے گئے فِیْہِ سَکِیْنَۃٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ جس میں دلجمعی ہے تمہارے
رب کی طرف سے سکینہ کے معنی میں اختلاف ہے قتادہ اور کلبی کہتے ہیں سکینہ کے معنی طمانیت اور دلجمعی یعنی وہ تابوت جس مکان
میں رہتا تو وہان کے لوگوں کو دلجمعی ہوتی ہے علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سکینہ ایک صورت تھی اسکو دو سر تھے اور منہ اسکا آدمی
کے منہ کی مانند تھا مجاہد نے کہا ہے کہ وہ ایک تصویر تھی بلی سا تھا اس کا سر بلی کے سر کے مشابہ تھا اور دم بلی کے دم کے مشابہ اور
اسکو دو پکھ تھے بعضے کہے ہیں کہ اسکو دو آنکھ تھے چمکتے اور پکھ تھے زمرد اور زبرجد کے ابن عباس کہے ہیں وہ سونے کا طشت
تھا جنت کا اس میں انبیا کے دلوں کو دھوتے تھے اور بعضے کہے ہیں وہ ایک روح تھا اللہ کے یہان کا جب کسی بات میں
اختلاف کرتے تو وہ خبر دیتا وَبَقِیَّۃٌ مِّمَّا تَرَکَ اٰلُ مُوْسٰی وَاٰلُ ہٰرُوْنَ اور کچھ بچی چیزیں جو چھوڑ گئی آل
موسی اور آل ہارون کی اس جگہہ آل موسی اور آل ہارون سے موسی اور ہارون کی ذات مراد ہے اور بعضے کہے ہیں اس سے بنی اسرائیل کے
خلفا مراد ہیں وے کیا چیزیں تھیں اسمیں اختلاف ہے ابن عباس سے مروی ہے کہ توریت کے تختیون کے چند ریزے اور موسی کا عصا
تھا اور بعضے کہے ہیں موسی کا عصا اور ہارون کا عصا اور کچھ تختیان توریت کی تھیں اور بعضے کہے ہیں [illegible]

تھی اور بعضے کہے ہین کہ موسی کا عصا اور نعلین اور ہارون کا عصا اور پگری اور ایک ماپ من کا جو بنی اسرائیل پر اترتا
تھا **تَحْمِلُهُ الْمَلٰئِكَةُ** اٹھا لاوین اسکو فرشتے ابن عباس سے منقول ہے کہ اس تابوت کو فرشتے آسمان و زمین کے
درمیان معلق اٹھا لیکے پھرتے تھے طالوت کے پاس لاکے رکھے لوگ اسکو دیکھے قتادہ نے کہا ہے تابوت تیہ مین تھا موسیٰ
نے وفات کے وقت یوشع کے پاس رکھ گئے تھے سو اسی جگہہ رہ گیا تھا فرشتے اسکو اٹھا لاکے طالوت کے گھر مین رکھہ
دئے صبح کو دیکھے تو تابوت اسکے گھر مین ہے پھر اب اسکی سلطنت قبول کئے بعضے کہے ہین موسی کے بعد تابوت بنی اسرائیل مین
چلا آتا تھا جب کسی بات مین اختلاف کرتے تابوت کے پاس فیصلے کے واسطے آتے تابوت سے جیسی آواز آتی اسی موافق حکم
کرتے اور جنگ کے وقت اسکو ساتھ لیجاتے تو انکی فتح ہوتی آخر وہ تابوت اشمویل کے معلم کے پاس آیا وہ بنی اسرائیل کا بڑا
عالم اور قربان گاہ کا کاہن تھا اسکا نام عیلی اور اسکے دو فرزند تھے فاسق قدس مین جو عورتین نماز کے واسطے آتین
تو وے انکے ساتھ بدکام کیا کرتے اللہ تعالی اشمویل کو وحی کیا کہ عیلی کو جاکے کہہ دو کہ تو اپنے فرزندون کی محبت سے انکو منع
نہ کیا اور میری نافرمانی کئے ہین اور میری قربان گاہ مین اور قدس مین گناہ کئے ہین تجھ سے اور تیری اولاد سے کہانت چھین
لیا تجھے اور ان دونون کو ہلاک کرونگا اشمویل جاکے عیلی کو یہہ بات سنائے عیلی بہت گھبرایا اس مین اتنا سنا کہ عمالقہ اس
ملک پر چڑھ آئے ہین عیلی نے انکے جنگ کے واسطے قوم کو جمع کرکے اور اپنے دونون فرزندون کے ساتھ تابوت دیکے روانہ
کیا جنگ جو ہوا اس مین بنی اسرائیل کی ہزیمت ہوئی عیلی کے دونون فرزند مارے پڑے اور عمالقہ تابوت کو لوٹ لیگئے عیلی
خبر کا منتظر تھا سنا کہ اپنی قوم کی ہزیمت ہوئی اور تابوت کو دشمن لے گیا عیلی جو کرسی پر بیٹھا تھا گرکے مرگیا بنی اسرائیل
کا کام بگڑ گیا سب متفرق ہوئے یہان تک کہ اللہ تعالی طالوت کو بادشاہ کرکے جہاد کا حکم کیا تابوت کا قصہ یہہ ہوا کہ اسکو
عمالقہ فلسطین کے ایک قریے مین جس کا نام ازدود تھا لیجاکے ایک بڑا بت تھا اسکے نیچے رکھے صبح کو دیکھے تو بت اسکے
نیچے پڑا ہے پھر بت کو اٹھاکے صندوق پر رکھے اور اسکے پیر کو میخون سے مستحکم کئے دوسرے روز صبح کو دیکھے تو بت کے
ہاتھ پانون کٹے ہین اور صندوق کے نیچے پڑا ہے اور وہان کے دوسرے تمام بت بھی اوندھے گر پڑے ہین پھر تابوت کو لیجاکے
اپنے شہر مین ایک جگہہ رکھے وہان کے اکثر لوگ قولنج کی بیماری سے مرگئے لوگ آپسمین کہنے لگے اسرائیل کے اللہ سے کسی کو مقابلے
کی طاقت نہین ہے اس تابوت کو یہان سے نکالو تابوت کو وہان سے نکال کے دوسرے قریے مین رکھے وہان کے لوگون پر اللہ تعالی
چوہے مسلط کیا لوگ جب سوتے تو چوہے آکے انکے شکم چیرکے کلیجہ کترنے لگے بہت لوگ انکی ایذا سے مرگئے پھر تابوت کو لے

لے جاکے ایک صحرا مین دفن کیئے وہ لوگون کی قضاء حاجت کی جگہ تھی جو قضاء حاجت کیواسطے وہان جاتا اسکو بواسیر
اور قولنج ہوجاتا عمالقہ کو بڑی مشکل آن پڑی سب متحیر ہوئے کہ اسکو کیا کرین بنی اسرائیل کی ایک عورت انکے پاس تھی
وہ کہی یہہ تابوت جبتک تمھارے پاس رہیگا تم پر آفتین نازل ہوگی ایک گاڑے پر اس تابوت کو رکھو اور اسکو دو بیل بندکے
انکو ہانک دو تا اس تابوت کو تمھارے شہر کے باہر لیجاوین پھر اسی طور سے گاڑے پر رکھ کے ہانکے اللہ تعالی ان بیلون پر
چار فرشتون کو موکل کیا اس کو لاکے بنی اسرائیل کے ملک مین چھوڑ دیئے بنی اسرائیل نے یکایک دیکھے کہ تابوت یہان آگیا
ہی اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیَۃً لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ مقرر اس مین نشانی پوری ہی تمکو اگر یقین رکھتے ہو یہہ
بھی اسی نبی کا قول ہی یعنی تابوت آنا میری سچائی پر دلیل ہی یا یہہ تازہ خطاب ہی اللہ تعالی کی طرف سے مومنون کو غرض
تابوت کو دیکھ کے بنی اسرائیل نے طالوت کی سلطنت کو قبول کیئے اور اسکے ساتھ جہاد کو نکلنے پر مستعد ہوئے فَلَمَّا فَصَلَ
طَالُوْتُ بِالْجُنُوْدِ پھر جب باہر ہوا طالوت فوجین لیکر کہتے ہین کہ طالوت جب بیت المقدس سے جنگ کیواسطے
نکلا تو اسکے ساتھ ستر ہزار آدمی جنگی نکلے اور بعضے کہے ہین اسی ہزار آدمی اور بعضے کہے ہین ایک لاکھ بیس ہزار آدمی وہ ایام
حرارت کے تھے طالوت کو کہے پانی ہمکو کفایت نہ کریگا اللہ سے دعا مانگو تا ہمارے ساتھ نہر چلے قَالَ طالوت نے کہا اِنَّ
اللّٰہَ مُبْتَلِیْکُمْ بِنَھَرٍ اللہ آزماتا ہی تمکو ایک نہر سے تا معلوم ہو تم مین مطیع کون ہی اور نافرمان کون ابن عباس اور
سدی کہے ہین یہہ نہر فلسطین کی ہی اور قتادہ کہا ہی وہ ایک ندی تھی اردن اور فلسطین کے درمیان اسکا پانی نہایت
شیرین خوشگوار فَمَنْ شَرِبَ مِنْہُ فَلَیْسَ مِنِّیْ پھر جسنے پانی پیا اس کا وہ میرا نہین یعنی وہ میرے تابعدارون
مین اور میرے دین پر نہین وَمَنْ لَّمْ یَطْعَمْہُ فَاِنَّہٗ مِنِّیْٓ اور جسنے اسکو نہ چکا وہ ہی میرا اِلَّا مَنِ اغْتَرَفَ غُرْفَۃً
بِیَدِہٖ مگر جو کوئی بھر لے ایک چلو اپنے ہاتھ سے یہہ استثنای پہلے حکم سے یعنی جو میرا تابع ہو تو وہ ایک چلو پانی سے زیادہ
نہ پیوے فَشَرِبُوْا مِنْہُ اِلَّا قَلِیْلًا مِّنْھُمْ پھر پی گئے اس کا پانی مگر تھوڑے انمین سے سدی کہتا ہی کہ نہر کا پانی نہ پیکے چار
ہزار آدمی اس پر سے عبور کئے باقی تمام پھر گئے اور بعضے کہے ہین تین سو دس پر چند آدمی پانی ایک چلو سے زیادہ نہ پیکے
عبور کیئے یہی قول صحیح ہی بخاری اپنی صحیح مین براء ابن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا
کرتے تھے بدر کے لوگون کا شمار طالوت کے لوگون کے برابر تھا جو نہر سے گئے وہی شخص نہر پر سے گئے جو مومن تھا وے تین سو دس پر چند
آدمی تھے القصہ طالوت کے لوگ جو پانی پیئے سو انکی اونٹھ سیاہ ہو گئے اور ان پر تشنگی غالب ہوئی نامردی لیکے نہر کے

کنارے پر رہ گئے اور جو ایک چلو سے زیادہ نہین پیئے تھے انکو تشنگی نہ ہوئی اور دل قوی ہوا اور سلامتی کے ساتھ
نہر پہ گئے فَلَمَّا جَاوَزَهُ هُوَ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ پھر جب پار ہوا وہ یعنی طالوت اور ایمان والے
اسکے ساتھ قَالُوا لَا طَاقَةَ لَنَا الْيَوْمَ بِجَالُوتَ وَجُنُودِهِ کہنے لگے قوت نہین ہمکو آج کے دن جالوت
کی اور اسکے لشکر کی قَالَ الَّذِينَ يَظُنُّونَ أَنَّهُمْ مُلَاقُوا اللَّهِ بولے جنکو خیال تھا کہ انکو ملنا ہی اللہ سے كَمْ
مِنْ فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللَّهِ بہت جگہ جماعت تھوڑی غالب ہوئی بڑی جماعت پر
اللہ کے حکم سے یہہ جو کہے ہم کو طاقت نہین وے وہی لوگ ہین جو نہر کا پانی پیے اور اللہ کا ملنا جنکے خیال مین تھا وہ وہ ہین
جو پانی نہین پیے لیکن صحیح قول یہہ ہی کہ وے جو پانی پیے تھے نہر پار نہ ہوئے اس صورت مین نہر پار ہوئے سو لوگ ہی جالوت کا لشکر
اور اسکی کثرت دیکھکے گھبراہٹ سے ایسا کہے مگر انمین کے خواص جو تھے وے وہ جواب دئے بنی اسرائیل کے مطیعون سے یہہ بات کا
ہونا بعید نہین دیکھیے کہ موسی کے مطیع تھے پر مشکل آن پڑی تھوڑی تھوڑی مین قصور نہین کیا کرتے تھے وَاللَّهُ مَعَ
الصَّابِرِينَ اور اللہ ساتھ ہی صبر والون کے وَلَمَّا بَرَزُوا لِجَالُوتَ وَجُنُودِهِ اور جب سامھنے ہوئے طالوت اور
اسکے ساتھ والے جالوت کے اور اسکی فوجون کے جالوت کنعان کا بادشاہ تھا بڑا جبار عمالقہ کے قوم سے عملیق بن عاد کی
اولاد قَالُوا رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا کہے ای رب ہمارے ڈالدے ہم مین جتنی مضبوطی ہی وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا
اور تھما ہمارے پاؤن وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ اور مدد کر ہماری اس کافر قوم پر کافر کہے کیونکہ جالوت اور
اسکی قوم بت پرست تھی فَهَزَمُوهُمْ بِإِذْنِ اللَّهِ پھر شکست دی انکو یعنی جالوت کی قوم کو اللہ کے حکم سے وَقَتَلَ
دَاوُدُ جَالُوتَ اور مارا داؤد نے جالوت کو جالوت کے قتل کے قصے کو راویون نے ایسا لکھا ہی کہ داود کے باپ کا نام
ایشا اسکے ۱۳ فرزند تھے داود سبھون سے چھوٹے گوپھن مارا کرتے تھے ایک روز داود نے باپ کو کہے مین گوپھن سے جسکو
مارتا ہون تو وہ گر جاتا ہی انکا باپ بولا تو خوش ہو اللہ تعالی ترا رزق تیرے گوپھن مین رکھا ہی پھر ایک روز اپنے باپ سے
کہے مین پہاڑون مین گیا تھا دیکھا ایک شیر بیٹھا ہی مین اسکا کان پکڑکے اس پر بیٹھا باپ بولا خوش رہ اللہ تعالی
تیری خوبی کا ارادہ کیا ہی پھر ایک دن کہے مین پہاڑون مین جاکے تسبیح کہون تو پہاڑ بھی میرے ساتھ تسبیح کرتے ہین
الغرض ایشا اپنے فرزندون کے ساتھ نہر پار ہو کے طالوت کے لشکر مین تھا جالوت نے طالوت کو کہلا بھیجا مین مبارز
کو نکالتا ہون تو یا تیرے لشکر مین کا کوئی شخص میرے مقابلے کو آوے اگر تم مجھے قتل کروگے تو میرا ملک تمہارا ہی اگر مین تمکو

تمکو قتل کرون تو تمھارا ملک میرا ہی طالوت نے اپنے لشکر مین منادی کروایا جس نے جالوت سے مبارزہ کرکے اسکو قتل
کریگا تو مین اپنی لڑکی اسکو نکاح کردونگا اور اپنی آدھی مملکت اسکو بخش دونگا جالوت کا اندیشہ سب کے دلون مین تھا
بنی اسرائیل کا کوئی شخص میدان مین نہ آیا طالوت نے اشمویل سے پوچھا کس کو ہم بھیجین اشمویل اللہ تعالی سے التجا کئے انکو
وحی ہوئی سینگھ مین تیل ڈال کے لانا اور اسکے ساتھ لوہے کا تنور رکھنا جس کے سر پر سینگھ رکھنے سے تیل نکل کر اسکے
سر پر پھیلکے تاج کے مثل رہ جاوے اور منہہ پر نہ آوے اور اس تنور مین جاوے تو اسکو کچھ اضطراب نہ ہووے وہی شخص جالوت کو
ماریگا پھر بنی اسرائیل کو بلواکے سینگھ سر پر رکھکے دیکھے تو کسی کے سر پر تیل نہ نکلا تب نبی کو وحی آئی کہ ایشا کی اولاد
مین ایک شخص ہے وہ جالوت کو قتل کریگا طالوت نے ایشا کو بلواکے کہا تیرے فرزندون کو بلوا ایشا اپنے بارہ فرزند کو حاضر
کیا کسی کے سر پر تیل نہ نکلا طالوت نے ایشا کو پوچھا انکے سوا نے بھی کوئی لڑکا تجکو ہے تو بولا نہین پھر نبی کو اطلاع کئے تو
وحی ہوئی وہ جھوٹھ بولتا ہے اسکو اور بھی ایک لڑکا ہے ایشا کو کہے اللہ تعالی تیری تکذیب کیا اور کہا تجھے اور ایک فرزند ہے
تب ایسا اقرار کیا کہ اپنے تئین اور ایک لڑکا ہے چھوٹا اسکا نام داود فلانے مقام مین بکریان چراتا ہے پھر داوٗد کو طلب کئے
اور انکے سر پر سینگھ رکھے تیل نکلکے سر کو گھیر لیا طالوت انکو بولا تم جالوت کو قتل کروگے تو مین اپنی لڑکی تمکو نکاح کردونگا
اور اپنی آدھی مملکت تمکو دونگا داوٗد کہے بہتر طالوت پوچھا اسکو قتل کرنے کی تمکو طاقت ہے کرکے اپنے دل مین کچھ ہمت پاتے
ہو تو داود کہے البتہ مین بکریون کو چرانے وقت لانڈگا یا باگ آکے بکری اٹھا لیجاتا ہے تو مین اسکو پکڑکے اسکا منہہ چیر
کر بکری کو چھین لیتا ہون غرض طالوت نے داود کو لیکر اپنے لشکر مین آیا راہ مین آتے وقت ایک پتھر داود کو پکارکے
بولا مین ہارون کا پتھر ہون مجھے اٹھالو داود اسکو اٹھالئے بعد دوسرا ایک پتھر پکارکے بولا مین موسی کا پتھر ہون
مجھے اٹھالو اسکو بھی اٹھالئے پھر ایک تیسرا پتھر پکارکے بولا مین تمھارا پتھر ہون جس سے تم طالوت کو قتل کروگے مجھے
اٹھالو اسکو بھی اٹھالئے جب جنگ کی صفین آراستہ ہوین جالوت میدان مین نکلکے مبارز طلب کیا طالوت نے داود کو
جنگ کے ہتیار پہنا کر گھوڑے پر سوار کرکے بھیجا داود تھوڑی دور جاکے پھر طالوت کے پاس آئے اسکے نزدیک کے لوگ
انھون پھر آتے سو دیکھکر کہے یہہ لڑکا ڈر سے پھرکے آتا ہے غرض طالوت کو آکے کہے اگر مجھے اللہ تعالی نصرت نہ دیوے
تو یہہ ہتیار مجھے کچھ کام نہ آوینگے ان ہتیارون کی مجھے احتیاج نہین مین اپنی مرضی کے موافق جاکے اس سے جنگ کرتا ہون
طالوت بولا بہتر پھر داود نے تمام ہتیار مین پھیک دیکے اپنی گوپھن اٹھالئے اور جالوت کے مقابل ہوئے جالوت نے

قوی ہیکل اور سخت آدمی تھا اور تمام لشکروں کو ہزیمت دیتا تھا اس کا خود لوہے کا وزن میں تین سو رطل کا تھا
داؤد کو دیکھتے ہی اللہ تعالی نے انکا رعب اسکی دل میں ڈالا اسنے ابلق گھوڑے پر ہتیار پورے باندھا ہوا تھا داؤد
تو بولا کیا تو گوپھن لیکے آیا ہی جیسا کوئی کتے کو مارنے آوے داؤد کہے تو کتے سے بھی بدہی جالوت بولا تیرا گوشت کوا
مین درندون مین اور پرندون مین بانٹتا ہون داؤد کہے اللہ تعالی تیرے گوشت کو کیا تقسیم کرتا ہی پھر داؤد باسم الہ
ابراہیم کہکے ایک پتھر نکالے اور اسکو گوپھن مین رکہے بعد باسم الہ اسحق کہکے دوسرا پتھر گوپھن مین رکہکے پھر باسم الہ
یعقوب کہکے تیسرا پتھر اس مین رکہے اور گوپھن کو گردش دیکے پتھر پھینکے تینون پتھر اکٹھے ہو گئے اللہ تعالی باؤ کو انکا مسخر
کیا پتھر جاکے خود پر لگا اور اسکا سر پھوڑ کے پیچھے سے نکل گیا جالوت کا بھیجا دانا دان ہو گیا اور جالوت مر کے گر پڑا اور
اس پتھر کے مقابل جو آتا تو اسکے مارے مر جاتا تیس آدمی اسکے مارے مر گئے اور داؤد نے جالوت کو کھینچ لیکے طالوت
کے روبرو لیجا کر ڈالے بنی اسرائیل اسکو دیکھہ کے نہایت خوش ہوئے اور جالوت کا لشکر ہزیمت پاکے بھاگا بنی اسرائیل
غنیمت لیکے اپنے شہر کو آئے اور طالوت نے داؤد کو اپنی لڑکی نکاح کر دیا اور اسکا حکم اپنے ملک مین نافذ کیا وَآتَاهُ اللهُ
الْمُلْكَ اور دی اللہ نے اسکو یعنی داؤد کو ملک یعنی سلطنت داؤد علیہ السلام کو سلطنت ملنیکا قصہ یہہ ہی کہ جب
طالوت نے داؤد کو حکومت دیا لوگ داؤد کا عدل و انصاف دیکھہ کے انسے بہت خوش ہوئے اور انسے سب کو محبت
ہو گئی طالوت حسد سے داؤد کو قتل کرنیکا ارادہ کیا یہہ بات طالوت کی لڑکی کو معلوم ہوئی وہ بی بی نے اپنے شوہر کو
کہے آجکی شب تمکو قتل کرنے والے ہین داؤد پوچھے مجھے کون ماریگا تو کہی میرا باپ داؤد کہے ہمن اسکی ایسی کچھہ تقصیر نہین کیا
جو مجھے قتل کرے وہ عورت بولی یہہ سخن مجھے ایک معتبر شخص بولا ہی تم آجکی شب کہین جاکے پوشیدہ رہو تا اس سخن کی
راستی ظاہر ہو داؤد کہے اگر میرے قتل کا ارادہ کیا ہی تو مین بھاگ کے جا نہین سکتا لیکن کچھہ تدبیر کرنا ضروری ہو
ایک مشک مین شراب بھر کے اپنے سونیکی جگہہ رکہے اور اس پر چادر اڑا دئے اور آپ پلنگ کے نیچے جاکے پوشیدہ ہوئے طالوت دو
پہر شب کو داؤد کے گھر گیا اور اپنی لڑکی سے پوچھا تیرا شوہر کہان ہی بولی پلنگ پر سوتے ہین طالوت جاکے اس مشک کو
تلوار سے مارا شراب کی بو آئی بولا اللہ داؤد کو رحم کرے کیا بہت شراب پیا کرتا تھا اور آپ وہان سے نکلا صبح کو
معلوم ہوا داؤد کو قتل نہ کیا طالوت کو نہایت اندیشہ ہو گیا پھر چوکیان اپنی محافظت کے واسطے رکھنا شروع
کیا اور دہ مرد ہارے بند کرنے لگا ایک روز کا یہہ ماجرا ہی لوگ سب سو گئے اور اللہ تعالی نگاہبانون کی آنکھین اندھے

اندھے کر دیا داود نے طالوت کے پاس گئے وہ اپنے بچھونے پر سوتا تھا تب اسکی سرانے ایک تیر اور پائین ایک تیر اور دہنے
طرف ایک تیر اور بائین طرف ایک تیر رکھکے آپ چلا آئے طالوت اسکو دیکھکے سمجھا اور بولا داود کو اللہ رحم کرے
وہ میرے سے بہتر ہی اسنے میرے قابو مین آیا تو مین اسکو مارنیکا قصد کیا جب مین اسکے قابو مین آیا وہ تو مجھے نہ مارا اگر میرے
گلے مین ایک تیر چھوتا تو مین مرجاتا اب مجھے داود سے امن نہین جب دوسری شب ہوئی اللہ تعالی انکا ہمانون کے آنکھین
اندھا کیا داود آکے اسکے پانی پینیکا کوزہ اور آفتابہ اور اسکے داڑی کے کچھ بال اور کچھ بدن پر کا کپڑا کترکے لیگئے اور آ
جاکے کہین چھپ گئے طالوت انکی جست وجو مین پڑا اور انکو پکڑنے جاسوس مقرر کیا لیکن داود کو کوئی نہ پکڑ سکا ایک روز
طالوت سواری نکلا تھا داود بیابان مین اسکو نظر آئے طالوت انکے قتل کے ارادے سے گھوڑا پیچھے ڈالا داود بھاگنے
لگے داود جب دوڑتے تو کوئی انکو پہنچ نہین سکتا تھا جاکے ایک غار مین چھپگئے اللہ تعالی کے حکم سے غار کے منہہ پر
مکڑی جالا باندھی جب طالوت اس غار کے پاس آیا تو دیکھا غار کے منہہ پر جالا بنا ہوا ہی طالوت بولا اگر داود اس غار
مین گیا ہوتا تو جالا باقی نہ رہتا اور آپ پھر کے اپنی جگہہ مین آگیا داود وہان سے نکل کر کسی پہاڑ پر گئے وہان چند لوگ عبادت
کرتے تھے انکے ساتھ آپ بھی عبادت کرنے لگے اور بنی اسرائیل کے علما اور مشایخ طالوت پر طعن و تشنیع کرنے لگے جو کوئی اسکو
کہتا کہ داود کو قتل مت کر تو وہ غصے سے اسکو مار ڈالتا بہت سے عالم کو اسی بات پر قتل کیا آخر ایک عورت کو جو عالم تھی اور
اسم اعظم جانتی تھی پکڑکے لائے اسکو بھی قتل کرنے اپنے نان بز کو حکم کیا نان بز نے دیکھا کہ اگر اس عورت کو ہم قتل کرینگے تو
کوئی عالم باقی نہین رہیگا اسکو قتل نہ کرنا کیونکہ عالم کی کچھ حاجت پڑے اور کوئی نہ رہے تو مشکل ہی پھر اس کو قتل نہ کرکے چھپا
دیا آخر طالوت نے اپنے کیے پر بہت نادم ہوکے رونا اور زاری کرنا شروع کیا اور ہر شب بیابان مین جاکے پکارتا اور اللہ تعالی کی
قسم دیتا کہ میرا توبہ کیا ہی سو کہو جب اس طور سے بہت بار کہا تو ایک شب کسی قبر مین سے آواز آئی کہ ای طالوت کیا تو ہم کو
قتل کیا سو بس نہین جو اب موی بعد آکے ہمکو ایذا دیتا ہی یہہ سننے سے طالوت کا گریہ اور غم زیادہ ہوا طالوت کا نان بز
اس کے رونے پر ترس کہاکے اس کے پاس آکر اسکا حال پوچھا طالوت اپنا ماجرا بیان کیا اور اس سے پوچھا میرا توبہ کس طرح
ہی سو تو جانتا ہی تو بیان کر یا کوئی عالم ہو تو اس کا نشان دکھا مین جاکے اپنا توبہ اس سے پوچھون نان بز بولا مین
عالم کا پتا تجھے کیونکر دون کہ ابھی تو اسکو مار ڈالیگا طالوت نے بولا مین قتل نہین کرتا نان بز اس بات کی مضبوطی
قسمون سے کروا کر اس عورت کی خبر دیا طالوت نے نان بز کو لیکے اس عورت کے پاس گیا اور اپنا توبہ پوچھا وہ بولی تیرا کیا توبہ ہی

سوین نہین جاتی لیکن کسی نبی کی قبر کے پاس چل اس سے وہ معلوم ہوگا پھر دونون اشمویل کی قبر کے پاس گئے وہ عورت اسم اعظم لیکے اس نبی کو پکاری مٹی جھاڑتے ہوئے قبر سے اٹھے اور پوچھے کیا قیامت آئی ہی تو وہ عورت بولی نہین آئی لیکن طالوت نے گناہ کیا ہی اور توبے کا سوال کرنے آیا ہی اشمویل طالوت سے پوچھے میرے بعد تو کیا کیا تو بولا تمھارے بعد کوئی بدکام نہین چھوڑا مگر سب کیا اور اب توبہ طلب کرتا ہون اشمویل پوچھے تجھے کتنے فرزند ہین بولا دس فرزند کہے تیرا توبہ یہی ہی کہ تو اپنی سلطنت چھوڑ کے اپنے فرزندون کو لیکر اللہ کی راہ مین نکلنا اور اپنے فرزندون کو آگے کرنا تا وے سب شہید ہوین پھر تو آپ جاکے جنگ کرنا اور مارا جانا اتنی بات کہکے پھر اشمویل مرگئے اور طالوت بہت غمگین ہوکے آیا اور اپنے سب فرزندون کو جمع کرکے بولا مجھے آتش مین ڈالتے ہین تو تم مجھے اس سے بچاوگے یا نہین کہے البتہ بچاوینگے بولا مجھے ایسا حکم ہوا ہی اب تم مجھے کیا کہتے ہو وے سب جہاد کرنا قبول کئے طالوت انکو لیکے جہاد کیا آخر سب مارے پڑے بعد آپ بھی شہید ہوا اور طالوت کا قاتل آکے داود کو خبر دیا کہ مین تمھارے دشمن کو قتل کیا ہون داود کہے طالوت کو قتل کرکے تو زندہ کیون کر رہیگا پھر اسکو مار ڈالے اور بنی اسرائیل سب اتفاق کرکے داود کو تخت پر بٹھلائے اور طالوت کے خزانے انکے سپرد کئے طالوت چالیس برس سلطنت کیا اسکے بعد داود ستر برس سلطنت کئے **وَالْحِكْمَةَ** اور دی حکمت یعنی نبوت اللہ تعالی داود کو سلطنت اور نبوت دونون دیا انکے قبل ایسا تھا بنی اسرائیل کے ایک سبط مین نبوت اور ایک سبط مین سلطنت تھی اشمویل کے بعد اللہ تعالی داود کو نبوت دیا بعد سلطنت اور بعضے کہے ہین حکمت سے علم معہ عمل مراد ہی **وَعَلَّمَهُ مِمَّا يَشَاءُ** اور سکھایا اسکو یعنی داود کو جو چاہا جیسا بکتر بنانا اور جانورون کی بات معلوم کرنا اور خوش الحانی ایسا کہ داود جب زبور کی تلاوت کرتے تو جانور آکے اسکو سُن ہوجاتے چاہین تو انکو پکڑ لین اور بہتا پانی انکی آواز سے ٹھہر جاتا اور بعضے کہے ہین حکمت سے مراد دینا اور ملک کا بندوبست ہی کیونکہ داود سلطنت والون کے خاندان سے تھے جو اپنے آبا اجداد کو دیکھکے اسی طرح شاہی کرین لیکن اللہ تعالی انکو تعلیم کیا **وَلَوْلَا دَفْعُ اللَّهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ** اگر نہ ہوتا دفع کروانا اللہ کا لوگون کو ایک کے تئین ایک سے **لَفَسَدَتِ الْأَرْضُ** تو البتہ خراب ہوجاتی زمین پہلے بعض سے مومن اور ابرار مراد ہین اور دوسرے بعض سے کفار اور زمین کے خراب ہوجانے سے مراد مشرکون کا غلبہ اور مسلمانون کی تباہی ہی اور مساجد کی ویرانی اور بستیون کا لوٹے جانا یا کفر کی شومی سے عذاب کا نازل ہونا مراد ہی ابن جریر اور ابن عدی نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے کہ ایک

عبداللہ بن مسعود پوچھے زندہ کیا کروانا اور کس طرح مارتا تو کہے امت بہت ہونا کرے وے دعا مانگتے ہین تو وے
بہت پیدا ہوتے ہین اور ظالمون پر بد دعا کرتے ہین تو وے مرتے ہین اور مینہہ مانگتے ہین تو اللہ تعالی مینہہ برسانا ہی
اور اللہ سے سوال کرتے ہین تو زمین سے اگاتا ہی اور دعا مانگتے ہین اقسام کی بلا دفع کرتا ہی وَلٰكِنَّ اللّٰهَ ذُو
فَضْلٍ عَلَى الْعٰلَمِينَ لیکن اللہ فضل رکھتا ہی جہان کے لوگون پر پہلے انکو اپنے فضل سے پیدا کیا پھر انسے بلا دفع کیا
تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ یے آیتین اللہ کی ہین یعنی یے قصے جو ہمنے تجکو کہے نَتْلُوهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ہم تجکو
سناتے ہین ٹھیک وَاِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ اور بیشک تو رسولون مین ہی کیونکہ تو امی تھا ان قصون کا تجکو
علم نتھا ہمنے تجھے تعلیم کیے تو معلوم ہوا کہ تو رسول ہی تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ یے سب پیغامبر الجزء الثالث
بزرگی دی ہمنے ان مین ایک دوسرے پر ان رسولون سے مراد وہ ہین جنکے قصے سابق مین گذرے اس آیت مین دلیل ہی اسبات
پر کہ پیغمبران مین بعضون کو بعضون پر تفضیل ہی امت کے علما اسی بات پر اتفاق کیے ہین اور ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
تمام سے افضل ہین انکے بعد ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام ہین مِنْهُمْ مَنْ كَلَّمَ اللّٰهُ کوئی ہی انمین کہ کلام کیا اس سے
اللہ یعنی فرشتے کے بے واسطہ اللہ تعالی اسے سخن کیا چنانچہ موسی علیہ السلام مدین سے مصر کو آتے وقت شب کو جب راستہ گم کئے
تو اللہ تعالی فرشتے کے بے واسطہ سخن کیا ایسا ہی کوہ طور پر بہی سخن کیا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے معراج کی شب کو بے
واسطہ بات کیا وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ اور بلند کیا بعضون کے مرتبے اس سے مراد محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین اللہ
تعالی آپکا مرتبہ سب پر بلند کیا دعوت آپکی علی العموم ہی اور نبوت آپ پر ختم کیا اور قرآن سا معجزہ آپکو عنایت کیا اور بہت
سے معجزے جنکا بیان سیر کی کتابون مین مفصل مذکور ہی دیا وَاٰتَيْنَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ اور دیے ہمنے عیسی
مریم کے بیٹے کو روشن معجزے جیسے مردون کو زندہ کرنا اور اندھے بہرے کو درست کرنا وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ
اور قوت دیا ہمنے اسکو یعنی عیسی کو روح پاک سے روح القدس سے جبرئیل علیہ السلام مراد ہین عیسی علیہ السلام جہان جاتے
جبرئیل انکے ساتھ رہتے وَلَوْ شَاءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلَ الَّذِينَ مِنْ بَعْدِهِمْ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمُ
الْبَيِّنٰتُ اور اگر چاہتا اللہ نہ لڑتے انکے پچھلے بعد اسکے کہ پہنچے انکو روشن معجزے یعنی اللہ تعالی کا ارادہ ہوتا تو ان پیغمبرون
کے بعد کوئی دین مین اختلاف نہ کرتا وَلٰكِنِ اخْتَلَفُوا لیکن وے یعنی پچھلے اختلاف کئے کیونکہ ارادہ الہی ایسا ہی تھا
فَمِنْهُمْ مَنْ اٰمَنَ پھر کوئی انمین ایمان لایا یعنی اپنی ایمان پر ثابت قدم رہا وَمِنْهُمْ مَنْ كَفَرَ اور کوئی انمین

انہین منکر ہوا یعنی رسولون کے معجزے دیکہکر عمداً منکر ہوا وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلُوْا اور اگر چاہتا اللہ نہ لڑتے
وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ لیکن اللہ کرتا ہی جو چاہے یعنی اللہ تعالی جسکو چاہتا ہی اپنی طاعت اور ایمان کی
توفیق دیتا ہی یہہ اسکا فضل و رحمت ہے اور جسکو چاہتا ہی اسکو نامراد کرتا ہی یہہ اسکا عدل ہی کسیکو طاقت نہین کہ اس
مالک جہان پر اعتراض کرے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ اے ایمان والو خرچ کرو کچھ
ہمارا دیا اس خرچ سے زکوۃ فرض مراد ہی اور بعضے کہتے ہین صدقہ تطوع مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا
خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ وہ دن آنیکے آگے جسمین نہ بکنا ہی اور نہ آشنائی ہی اور نہ سفارش بیع سے فدیہ مراد ہی یعنی کچھ
مال خرچ کرکے اپنے کو بلاسے بچانا اسکو بیع بولا کیونکہ فدیے مین بہی اپنی جان کو ہلاکی سے مول لیناہی مطلب آیت کا یہہ ہی
تمہاری جانون کے واسطے کچھ مال دینا ہو تو دنیا مین ہی دو قیامت کا دن جب آویگا کوئی مال دیکے اپنے تئین چہڑا
نہ سکیگا اور نہ کسی کی آشنائی کام آویگی اور نہ کوئی شفاعت کریگا ظاہر اس آیت کا نفی شفاعت پر عموماً دلالت کرتا ہی
لیکن مراد نفی شفاعت ہی مخصوص کافرونکے لئے یا نفی شفاعت بلا اذن ہی اسکا بیان مفصل گذر چکا وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ
اور کافروہی ہین ظالم یعنی کافر ہی ظلم مین کامل ہین دوسرے نہین اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ اللہ اسکے سوا
کسیکی بندگی نہین، وہ جیتا ہی سبکا تہامنے والا یعنی مستحق عبادت کاوہی ہی اسکے سوا دوسرا کوئی خدائی کے لائق نہین
حی یعنی ہمیشہ زندگی سے موصوف ہی اسکو کبہی موت و فنا نہین قیوم یعنی مخلوقات کی تدبیر مین اور انکی محافظت مین ہمیشہ
رہنے والا لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ نہین پکڑتی اسکو اونگہہ اور نہ نیند نیند کا خمار جو آتا ہی اسکو سنہ کہتے ہین
سین کی کسرسے اللہ تعالی سبحانہ نیند سے بلکہ اسکے خمار سے بہی منزہ ہی کیونکہ یہہ صفت حی القیوم مین رہنا عیب و نقصان
ہی جو غافل ہو وہ کیونکر محافظت و تدبیر کرے اللہ کی ذات سب عیبون سے پاک ہی لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي
الْاَرْضِ اسی کا ہی جو کچھ ہی آسمان و زمین یعنی اللہ تعالی سبکا مالک ہی اسکے ساتھ کوئی شرکت رکھنے والا اور منازعت
کرنے والا نہین مافی السموات والارض جو فرمایا اسمین افلاک اور ستارے اور نباتات اور معادن اور ملایک اور انس اور جن
وغیرہ سب داخل ہین مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ کون ایسا ہی کہ سفارش کرے اسکے پاس مگر اسکے
حکم سے یہہ استفہام انکاری ہی معنی اسکا یون ہی اسکے پاس کوئی سفارش نہ کرسکیگا مگر اسکے حکم و ارادے سے مشرک لوگ کہا
کرتے تھے بت ہماری شفاعت کروا دینگے انکے رد پر فرمایا کہ اس سبحانہ و تعالی کی کبریائی اور شان ایسی ہی کہ کوئی اسکا مساوی

اور ہمسر نہین جو مستقل ہوکر اسکے ارادے کو شفاعت اور عاجزی کی راہ سے دفع کریگی کیا مجال کہ اسکے ارادے کو عنا یا خصومت کی راہ سے پھیر دے جو فرمایا الا باذنہ اس سے استثنا کیا شفاعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہ کی اسطور پر کہ ئے لوگ اسکے امر و ارادے سے شفاعت کرینگے ابن ابی حاتم نے روایت کیا ہی کہ سعید بن جبیر اس جملے کی تفسیر یون کئے من ذا الذی یشفع عندہ الا باذنہ یعنی کون ایسا ہی کہ بات کرے اسکے پاس مگر اسکے حکم سے یہہ مطابق ہی اللہ تعالی کے اس قول کے لا یتکلمون الا من اذن لہ الرحمن ورضی لہ قولا یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْہِمْ وَمَا خَلْفَہُمْ جانتا ہی جو خلق کے روبرو ہی اور جو انکے پیچھے مجاہد کہا ہی روبرو سے دنیا کے امور مراد ہین اور پیچھے سے آخرت کے امور کلبی نے کہا روبرو سے آخرت اور پیچھے سے دنیا مراد ہی کیونکہ وے دنیا کو اپنے پیچھے چھوڑ کے آخرت کی طرف جاتے ہین گویا آخرت انکے سامھنے آتی ہی ابن عباس رضی اللہ عنہما کہے ہین روبرو سے مراد انکے اعمال جو آگے بھیجے ہین اور پیچھے سے انکے اعمال جنکو ضایع کئے ہین غرض اس جملے سے یہہ مقصود ہی کہ اللہ تعالی تمام کے احوال پر واقف و آگاہ ہی اس سے کوئی چیز مخفی نہین وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ اور نہین گھیر سکتے وے خلق اسکے علم مین سے کچھ مگر جو وہ چاہے اس جگہہ سے مراد معلومات ہین یعنی اللہ تعالی کے معلومات کو کوئی احاطہ نہین کرسکتا مگر جس بات پر اللہ تعالی آگاہ کرنا چاہے تو انبیا پر وحی سے غیب کی بات ظاہر کرتا ہی وَسِعَ کُرْسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ گنجایش رکھی ہی اسکی کرسی آسمانون اور زمین کو کرسی کا اصل معنی ایک چیز کو دوسرے کے ساتھ جوڑنا بعد عرف مین ان لکڑیون کو جو مخصوص ایک شکل پر بیٹھنے کی خاطر بناتے ہین اس جگہہ کرسی سے عرش مراد ہی اس قول کو ابن جریر نے حسن بصری سے روایت کیا ہی بعضے کہتے ہین کرسی وہ جو تخت کے روبرو ڈالتے ہین سلاطین قدمون کو اسپر رکھا کرتے ہین اسکو ابن جریر نے ضحاک سے نقل کیا ہی اور وہ کرسی ساتون آسمان کے اوپر عرش کے نیچے ہی ابن ابی حاتم اور ابن المنذر نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کئے ہین کہ اگر ساتون آسمان اور ساتون زمین ایک انکو ایک کے ساتھ وصل کرین تو انکی وسعت کرسی کی بہ نسبت ایسی ہی جیسا ایک حلقہ ہی میدان مین ابن جریر وغیرہ ابو ذر رضی اللہ عنہ سے بہی مرفوع انکے مثل روایت کئے ہین سعید بن منصور وغیرہ مجاہد سے روایت کئے ہین کہ ساتون آسمان و زمین کرسی کی بہ نسبت ایک حلقے کی مانند ہین وسیع میدان مین اور کرسی عرش کی بہ نسبت اسی حلقے کی مانند ہی بعضے کہے ہین کرسی عرش کے اوپر ہی بعضے کہے ہین کرسی سے اللہ تعالی کا علم مراد ہی بعضے کہے ہین یہہ فقط مثال ہی اسکی عظمت صورت بیان کرنے کو وگرنہ

وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا اسکو مشکل نہین ان دونون کی یعنی آسمان وزمین کی محافظت وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ
وہی ہی سب سے برتر سب سے بڑا اور کہئے اس آیت کا نام آیت الکرسی ہی یہہ آیت علم الٰہی کے اصول مسایل پر مشتمل ہی کیونکہ یہہ
آیت اس پر دلالت کرتی ہی کہ اللہ تعالی موجود ہی الوہیت مین واحد ہی زندگی سے متصف ہی واجب الوجود لذاتہ ہی
غیر کا موجد ہی کیونکہ قیوم وہی ہی جو بنفسہ قایم ہو اور دوسرون کو قایم کرے تحیز وحلول سے منزہ ہی تغیر اور فتور سے مبرا
ہی کسی کے کالبد سے مناسبت نہین رکھتا ارواح کے عوارض اسکو عارض نہین ہوتے ملک وملکوت کا مالک ہی
تمام اصول وفروع کا مخترع ہی بڑے دبدبے والا ہی کہ جسکے پاس کسیکو بے اجازت بات کہنے کی مجال نہین تمام چیزون
سے عالم ہی ظاہر ہون یا چھپے کلی ہون یا جزئی اسکی مملکت اور قدرت کی بڑی وسعت ہی جو چیز ملک ہونیکی اور مقدور ہونے
کی صلاحیت رکھے وہ اسکا مالک اور اسپر قادر ہی کوئی گران چیز اسپر گران نہین ایک کام مین مشغول ہو کے دوسرے
سے غافل نہین ہوتا وہم کے ادراک سے برتر ہی فہم کے احاطے سے باہر ہی یہہ آیت ان اصول پر شامل رہنے سے اسکے بہت
سے فضایل حدیث مین وارد ہین مسلم اور ابوداؤد نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کیے ہین کہ ایکبار
مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پوچھے ای ابو المنذر کتاب اللہ مین کون سی آیت اعظم ہی مین بولا اللہ اور اسکا رسول
اسکو خوب جانتے ہین آپ پھر فرمائے ای ابو المنذر کتاب اللہ مین کون سی آیت اعظم ہی تب مین بولا آیت الکرسی
اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے سینے پر مارکے فرمائے لیہنک العلم ابا المنذر یعنے اے ابو المنذر
علم تجکو مبارک ہو اس حدیث کو امام احمد اور ابن ابی شیبہ نے مسلم کی جو اسناد ہی وہی اسناد سے روایت کیے ہین
اسمین یہہ بھی زیادہ کیے ہین میری جان جسکے دست مین ہی اسی کی قسم اس آیت کو زبان ہی اور دو ہونٹہ عرش کے ساق
پاس اللہ کی پاکی کہتی ہی اس حدیث کے پہلے جملے کو یعنے اعظم آیت قرآن مین آیت الکرسی ہی بخاری تاریخ مین اور
طبرانی اور ابو نعیم کتاب المعرفہ مین واثلہ بن الاسقع سے بھی روایت کیے ہین رجال اسکی سند کے ثقہ ہین اور
خطیب بغدادی اپنے تاریخ مین انس سے اور بیہقی شعب مین ابن مسعود سے اور ابن الضریس ابن عباس سے اور ابن راہویہ
اپنی مسند مین عوف بن مالک سے بھی روایت کیے ہین امام احمد نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے آیت الکرسی پاؤ قرآن ہی یعنی اسکے پڑھنے سے پاؤ قرآن پڑھنے کا ثواب ملتا ہی بیہقی شعب الایمان
مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے جسنے ہر نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھیگا

تو دوسری نماز تک محفوظ رہیگا اُسپر محافظت نہ کریگا مگر نبی یا صدیق یا شہید طبرانی نے حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے
روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے فرض نماز کے بعد جسنے آیۃ الکرسی پڑھیگا تو دوسری نماز تک اللہ تعالے
کے فرشتے میں رہیگا اس حدیث کی سند حسن ہے ابو الحسن محمد بن احمد بن سمعون واعظ اپنی امالی میں اور ابن النجار نے ابی بی عائشہ
رضی اللہ عنہا سے روایت کئے ہین کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکے شکایت کیا کہ میرے گھر مین جو ہی اُسکی
برکت محو ہوتی ہی تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُسکو فرمائے آیت الکرسی سے تو کیون غافل ہی جس کھانے اور سالن پر وہ آیت پڑھے
جائگی تو اللہ تعالی اس کھانے اور سالن کو برکت سے بڑھا دیگا نسائی اور طبرانی اور ابن حبان نے ابی امامہ رضی اللہ عنہ سے
اور بیہقی شعب الایمان مین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے جسنے آیت
الکرسی ہر نماز کے بعد پڑھا کریگا تو اُسکو بہشت مین جانے کو نہی چیز مانع نہین مگر مریگا تو قف ہی ابی امامہ کی حدیث کی
ایک طریق صحیح ہی بخاری کی شرط پر اور ابن حبان بھی اسکی تصحیح کیا ہی علی رضی اللہ عنہ کی روایت مین یہہ بھی زیادہ کیا ہی
اور جو کوئی اس آیت کو اپنے سونے کے وقت پڑھا کریگا تو اللہ اُسکے گھر کو اور اُسکے ہمسائے کے اور اُسکے اطراف کے
چند گھرونکو امن مین رکھیگا ترمذی اور بیہقی اور حاکم مستدرک مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے سورہ بقرہ مین ایک آیت ہی وہ آیات قرآن کے سید ہی حاکم زیادہ کیا ہی جس گھر مین شیطان ہو
وہان اُسکو پڑھے تو شیطان وہان سے نکل جاویگا وہ آیت آیۃ الکرسی ہی بخاری اور نسائی اور ابن خزیمہ وغیرہ نے ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین کہے ایکبار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کی زکوٰۃ کو محافظت کرنیکے لئے مجھے بٹھلائے
ایک شخص آکے اُسمین کا اناج اپنے ہاتھ سے لینے لگا مین نے اُسکو پکڑ لیا اور بولا تجھ کو مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس لیجاتا ہون اُسنے بولا مین محتاج ہون مجھ پر قرض ہی اور مجھے عیال ہین اور مجھے نہایت ضرورت ہی مین
نے اُسکو چھوڑ دیا صبح ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے دیکھکے فرمائے ای ابو ہریرہ تمھارے رات کے اسیر کا کیا ماجرا ہی
مین نے عرض کیا یا رسول اللہ اُسنے اپنی محتاجی اور عیالداری بیان کیا مین ترس کھاکے چھوڑ دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرمائے وہ جھوٹھ بولا پھر آئیگا اب یہہ فرمانے سے مجھے یقین ہوا کہ وہ پھر آویگا تب مین اُسکی راہ تک رہا تھا کہ اُسنے آکے
اناج ہاتھ سے اُٹھانے لگا مین اُسکو پکڑ لیکے بولا تجھکو مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لیجاونگا بولا مجھے چھوڑ دو مین
محتاج ہون عیال بہت رکھتا ہون مین نے ترس کھاکے چھوڑ دیا صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پوچھے اسے

ای ابوہریرہ تمھارے رات کے اسیر کیا ماجرا ہی مین عرض کیا یا رسول اللہ اُسنے اپنی محتاجی اور عیال داری بیان کیا
مین ترس کھا کے چھوڑ دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے وہ جھوٹھ بولا پھر آئیگا تیسرے مرتبہ مین اسکو تک رہا
تھا کہ پھر آکے اناج اُٹھانے لگا مین اسکو پکڑ لیکے بولا تو مین تجھے نہ دونگا کیونکہ اقرار کرتا ہی اور پھر آتا ہی اب مین
تجھکو البتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچاؤنگا اُسنے بولا مجھے چھوڑ دو مین تمکو چند کلمے سکھا دیتا ہون کہ ان
تمکو اللہ تعالی نفع دیگا مین کہا وہ کیا بولا بچھونے پر سوؤ جب جاؤگے تو آیت الکرسی اللّٰہ لا الٰہ الا ہو الحی القیوم آخر
آیت تک پڑھا کرو اللہ تعالی کی طرف سے تمھارے پر ایک محافظ متعین رہیگا اور تمھارے پاس صبح تک شیطان نہ آویگا
مین اسکو چھوڑ دیا صبح ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پوچھے ای ابوہریرہ تمھارے رات کے اسیر کا کیا ماجرا ہی مین نے
عرض کیا یا رسول اللہ اسنے مجھے فایدے کے کلمے سکھاتا ہون کہنے سے مینے اسکو چھوڑ دیا فرمائے وہ کیا کلمے تب مین وہ
عرض کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے سچ بولا پر وہ بڑا جھوٹھا ہی ای ابوہریرہ تم تین شب سے کس سے بات کرتے تم
جانتے ہو مین بولا نہین فرمائے وہ شیطان تھا نسائی اور ابو یعلی اور ابن حبان اپنی صحیح مین اور ابو الشیخ کتاب العظمۃ مین
اور طبرانی اور حاکم اور ابو نعیم اور بیہقی دونون اپنے دلایل مین ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کیے ہین
کہے میرے یہان جرین[۲] مین خرما رہتا جب دیکھا تو ہمیشہ خرما کم نظر آتا ایک شب مین نے اسکی نگاہبانی کرتا رہا دیکھا تو
ایک شخص جوان لڑکے سے شبیہ آیا مین نے اسکو سلام کیا وہ سلام کا جواب دیا مین اُسسے پوچھا تو جن ہی یا انسان
وہ بولا مین جن ہون مینے کہا تیرا ہاتھ بتلا اسنے بتلایا کُتے کے ہاتھ کی مانند تھا اُسپر بال بھی کتے کے بالون کے
سے تھے مین پوچھا کیا جنون کی خلقت ایسی ہی ہوا کرتی ہی بولا جنونکو معلوم ہے میرے سے قوی انمین کوئی نہین مین بولا
تو ایسا کام کسواسطے کیا بولا مین سنا ہون کہ تم صدقہ دینا بہت دوست رکھتے ہو مجھے آرزو آئی کہ تمھارے یہان کا کھانا بھی
کھاؤن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کہے کیا چیز ہمکو تمھارے سے بچاتی رکھتی ہی بولا سورۂ بقرہ مین کی آیت جو آیت الکرسی کہلاتی
ہی شام کے وقت اسکو جو کوئی پڑھے تو صبح تک ہمارے سے پناہ مین رہتا ہی اور صبح کو جو کوئی پڑھے تو شام تک ہمارے
سے پناہ مین رہتا ہی ابی کہتے ہین صبح ہی مین آکے یہ ماجرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا آپ فرمائے کہ وہ
خبیث سچ بولا امام احمد اور ترمذی نے ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کیے ہین کہے ہمارے گھر مین ایک طاق تھا
اُسمین خرما رکھا کرتا غول یعنے جن آکے اُسمین سے لیجاتے مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس شکایت لے گیا آپ فرمائے

[۲] جرین یعنی جس جگہ خرما سکھاتے ہیں ۱۲

تم اسکو دیکھے تو لیو بسم اللہ اجیبی رسول اللہ پہر مین اسکو پہچان کر پکر لیا اسنے قسم کہائی کہ مجہے چہوڑ دو پہر نہ آونگی مین
نے اسکو چہوڑ دیا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ پوچہے تیرے اسیر کا کیا ماجرا ہی مین نے عرض کیا یا رسول
اللہ قسم کہائی کہ پہر نہ آونگی مین نے اسکو چہوڑ دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے وہ جہوٹہہ کہی پہر آویگی غرض دوسرے
بار بہی مین اسکو پکرا اسنے نہ آونگی کرکے قسم کہائی مین چہوڑ دیا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ پوچہے تیرے
اسیر کا کیا ماجرا ہی مین نے بولا نہ آونگی کرکے قسم کہائی مین نے اسکو چہوڑ دیا آپ فرمائے وہ جہوٹہہ کہی پہر آویگی تیسرے
مرتبہ مین اسکو پکرتے کے کہا اب تجکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لیگئے تک نہ چہوڑونگا کہی مین تمکو ایک بات سکہاتی
ہون تم اپنے گھر مین آیت الکرسی پڑہا کرو شیطان وغیرہ نہ آویگے مین چہوڑ دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
آیا آپ پوچہے تیرے اسیر کا کیا ماجرا ہی مین نے سب ماجرا بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے وہ بڑی جہوٹی ہی
پر یہہ بات سچ کہی ترمذی کہا یہہ حدیث حسن غریب ہے دوسرے صحابہ پر بہی ایسے قصے گذرے ہین چنانچہ ابی اسید ساعدی انصاری
کے قصے کو طبرانی روایت کیا ہی زید بن ثابت کے قصے کو ابن ابی الدنیا روایت کیا ہی معاذ بن جبل کے قصے کو طبرانی اور
ابوبکر رویانی روایت کئے ہین بریدہ کے قصے کو بیہقی دلایل مین روایت کیا ہی عمر کے قصے کو دارمی اور طبرانی اور ابونعیم
اور بیہقی دلایل مین روایت کئے ہین لیکن عمر کے قصے مین یہہ مذکور ہی کہ شیطان آپ سے شرط کیا تہا کہ تم کشتی کرکے مجہے
گرا دوگے تو مین تمکو ایک آیت سکہاونگا جس کے پڑہنے سے شیطان گھر مین نہ آویگا عمر جب اسکو پچہاڑے تو یہہ آیت سکہایا
ابن ابی حاتم وغیرہ نے ابن عباس سے روایت کئے ہین کہ بنی اسرائیل نے موسی علیہ السلام سے پوچہے ای موسی تیرا رب کبہی
سوتا بہی ہی موسی انکو غصہ ہوگئے اور کہے اللہ سے ڈرا کرو تب اللہ تعالی موسی کو ندا کرکے کہا ای موسی تجہسے پوچہتے ہین تیرا
رب سوتا ہی یا نہین تو اپنے دونون ہاتون مین دو شیشے لیکے تمام شب کہرا ہو موسی ویسہین کہرا ہوئے ثلث شب جب ہوی
موسی انکو نیند کے جہونکے گرنے پر گئے پہر ہشیار ہوئے شیشون کو مضبوط پکرے پچہلی شب کو موسی انکو گئی شیشے ہاتہ سے گرکے
پہوٹ گئے اللہ تعالی موسی علیہ السلام کو فرمایا ای موسی اگر مین سوتا رہتا تو آسمان و زمین گرکے پہوٹ جاتے جیسے یہہ
شیشے پہوٹے **لَا اِكْرَاهَ فِي الدِّينِ** زبردستی نہین دین مین یعنی زبردستی سے دین مین داخل کرنا نہین پہنچتا
اس آیت کے نازل ہونیکا سبب ابوداود اور نسائی اور ابن جریر وغیرہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یون روایت کئے
ہین کہ پیشتر اسلام کے انصار کی عورتون سے جنکا بچا نہین جیتا تو وہ نذر کرتی اگر میرا بچہ جیتا جاگتا رہیگا تو اسکو یہودی

یہودی کرونگی اس لئے انصار کے بہت بچے یہودیوں کے پاس تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی النضیر کو جب شہر بدر کئے
تو انصار کہنے لگے ہماری اولاد کو ہم نہ چھوڑینگے تب اللہ تعالی یہہ آیت نازل کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے انہیں
تمہارے لوگ جو ہیں انسے استمزاج کرو اگر تمکو اختیار کریں تو وے تمہارے ہیں اگر یہود کو اختیار کریں تو وہ یہودی ہیں انہوں
کو بھی یہود کے ساتھ جلاوطن کرنا سعید بن جبیر اور شعبی سے بھی ایسا ہی مروی ہی مجاہد سے یہہ مروی ہی کہ بنی نضیر کے
قبیلے والے اوسیوں کے بچوں کو دودھ پلائے تھے بنی نضیر کو جب شہر بدر کئے انکے رضاعی قرابت والے اوسیان کہے ہم بھی یہود
کے ساتھ جاوینگے انکے قرابت والے مسلمان انکو روکے اور مسلمان ہونے ان پر جبر کئے تب اللہ تعالی یہہ آیت نازل کیا عبد
بن حمید نے عبد اللہ بن عبیدہ سے روایت کیا ہی کہ انصار سے بنی سالم بن عوف میں ایک شخص تھا ابو الحصین نام اسکو دو فرزند
تھے پیش از بعثت کے دونوں نصرانی ہوئے تھے ایکبارگی دونوں یہودیوں کے ساتھ مدینے کو اناج بیچنے آئے باپ انکو دیکھ کے
پکڑ لیا اور بولا جب تک تم اسلام نہ لاوگے تمکو نہ چھوڑونگا وے اسبات پر راضی نہیں ہوئے تب یہہ قصہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس لے گیا اور عرض کیا یا رسول اللہ میرے فرزند دوزخ میں جاویں اور میں دیکھتا رہوں کیونکر ہوگا
تب یہہ آیت اتری اکثر مفسرین کہتے ہیں یہہ آیت منسوخ نہیں بلکہ محکم ہی لیکن اپنے عموم پر باقی نہیں بلکہ خاص ہے اہل
کتاب کے حق میں کہ دے جزیہ دیں تو انکو اسلام لانے پر جبر نہیں بعضے کہتے ہیں ابتدا اسلام میں ہنوز جنگ کا حکم نہیں ہوا
تھا اسوقت یہہ آیت نازل ہوئی تھی کہ اسلام لانے پر جبر نہیں جب آیت سیف نازل ہوئی اس سے یہہ حکم منسوخ ہوا
یہہ قول ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہی قَدْ تَبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ کھل چکی ہی سیدھی راہ گمراہی سے
یعنی ایمان اور کفر میں فرق روشن دلیلوں سے ظاہر ہوا ایمان لانا سیدھی راہ ہی اس سے سعادت ابدی حاصل ہوتی ہی
کفر اختیار کرنا گمراہی ہی شقاوت سرمدی کو پہنچاتی ہی سو دلیلوں سے ثابت ہوا عقلمند پر جب یہہ بات کھل گئی تو ایمان کی
طرف جلدی کریگا تا اسکو سعادت اور نجات ملے کفر سے بھاگیگا تا شقاوت سے بچے جب امر ایسا ہو تو ایمان لانے کے واسطے
جبر کرنا ضرور نہیں فَمَنْ يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ اب جو کوئی منکر ہو طاغوت سے یعنے شیطان سے بعضے کہتے ہیں طاغوت سے
ساحر اور کاہن مراد ہی بعضے کہتے ہیں اس سے بت وغیرہ کہ جن کو اللہ کے سوائے پرستش کیا کرتے ہیں مراد ہی وَيُؤْمِنْ
بِاللَّهِ اور ایمان لاوے اللہ پر یعنی اللہ کو اپنا رب اور معبود سمجھے اور اسکے پیغمبروں کی تصدیق کرے فَقَدِ اسْتَمْسَكَ
بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَى لَا انْفِصَامَ لَهَا تو اسنے پکڑی کڑی مضبوط جو ٹوٹنے والی نہیں ابن جریر ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا

کیا ہے کہ عروۃ الوثقی لا الہ الا اللہ ہے ابن ابی شیبہ نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ وہ قرآن ہے اور مجاہد کہتا ہے کہ وہ ایمان ہے حاصل مطلب یہہ ہے کہ دین اسلام کو محکم پکڑنا گویا مضبوط زنجیر کو پکڑنا ہے کہ جسکا ٹوٹنا ممکن نہیں یہان تک کہ بہشت مین داخل ہووے وَاللّٰهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ اور اللہ سنتا ہے جانتا اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِينَ اٰمَنُوا يُخْرِجُهُمْ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّورِ اللہ معین و مددگار ہے ایمان والونکا نکالتا ہے انکو اندھیرون سے اجالی مین کفر کو ظلمات سے تعبیر کیا اور ایمان کو نور سے طبرانی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ الذین آمنوا سے ایک قوم مراد تھی کہ عیسی علیہ السلام سے منکر تھے بعد وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائی وَالَّذِينَ كَفَرُوا اَوْلِيٰٓؤُهُمُ الطَّاغُوتُ اور وے جو منکر ہین مددگار انکے شیطان ہین مقاتل نے کہا ہے طاغوت سے کعب بن الاشرف اور حیی بن اخطب اور دوسرے گمراہی کے سردار مراد ہین طاغوت کے لفظ کا استعمال مذکر اور مونث و احد و جمع سب پر آیا ہے اس جگہہ اسکو جمع مین استعمال کیا يُخْرِجُونَهُمْ مِنَ النُّورِ اِلَى الظُّلُمٰتِ نکالتے ہین انکو اجالے سے اندھیرون مین یعنے ہدایت سے گمراہی کی طرف بلاتے ہین طبرانی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ یہہ آیت چند لوگون کے حق مین نازل ہوئی جو عیسی علیہ السلام پر ایمان لائے تھے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے آپکے منکر ہوے بعضے کہتے ہین دونون آیتین اپنے عموم پر ہین انسے مخصوص کوئی قوم مراد نہین اور بعضے کہتے ہین چند لوگ اسلام لاکے مرتد ہوئے تھے انکی شان مین یہہ آیت نازل ہوئی معلوم ہوا کہ ایمان سے نکالنا حقیقت مین اللہ تعالی کے ارادے سے ہی مگر طاغوت سبب پڑے تھے اس لئے نکالنے کی نسبت طاغوت کی طرف کیا اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خٰلِدُونَ وے ہین یعنی طاغوت اور کفار دوزخ والے وے اس مین یعنے دوزخ مین سدا رہینگے اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِي حَآجَّ اِبْرٰهِيمَ فِي رَبِّهٖٓ اَنْ اٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ کیا تو نے نہین دیکھا وہ شخص جو جھگڑا ابراہیم سے اسکے رب پر واسطے یہہ کہ دی تھی اللہ نے اسکو سلطنت یعنے اللہ تعالی اسکو جو سلطنت دی تھی اسنے سلطنت کے غرور پر اللہ تعالی کی ذات پاک مین جھگڑنے لگا اللہ تعالی الم تر فرمایا اس سے مراد الم تعلم ہے یعنے کیا تو نہین جانتا اس کا علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بمنزلہ معائنے کے تھا اس واسطے الم تر کے لفظ سے تعبیر کیا اس بادشاہ کا نام نمرود تھا تاج پہننے کا اختراع اول اسی نے نکالا اور زمین پر جبر و ظلم کی بنا ڈالی اور دعوی خدائی کا کیا اور ایک عمارت بلند تیار کرکے آسمان والون سے جنگ کرنا چاہا اس عمارت کا احوال انشاء اللہ سورۂ غافر مین مذکور ہوگا ابن جریر نے مجاہد سے روایت

روایت کیا ہی کہ تمام روئے زمین کے مالک چار شخص ہوئے دو مومن تھے ایک سلیمان بن داؤد دوسرے ذوالقرنین علیہ السلام اور دو کافر ایک بخت نصر دوسرا نمرود کنعان اِذْ قَالَ اِبْرٰھٖمُ رَبِّیَ الَّذِیْ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ جب کہا ابراہیم نے میرا رب وہ جو جلاتا ہی اور مارتا ہی یہہ سخن جواب ہے نمرود کا نمرود نے ابراہیم علیہ السلام سے پوچھا تیرا رب کون ہی ابراہیم نے اسکو یہہ جواب دے قَالَ نمرود بولا اَنَا اُحْیٖ وَاُمِیْتُ مین ہون جلاتا اور مارتا اکثر مفسرین کا قول ہی کہ نمرود نے دو شخص کو بلوایا ایک کو گھایل کیا اور دوسرے کو چھوڑ دیا اس گدھے نے قتل نہ کرنے کو جِلانا نام رکھا ابراہیم علیہ السلام دیکھے کہ اسکو عقل سے بہرہ نہین ترک قتل کو جِلانا سمجھا اس لئے اس دلیل کو چھوڑ کے دوسری دلیل کی طرف نقل کئے قَالَ اِبْرٰھٖمُ فَاِنَّ اللّٰہَ یَاْتِیْ بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَاْتِ بِھَا مِنَ الْمَغْرِبِ کہا ابراہیم نے مقرر اللہ تو نکالتا ہی سورج کو مشرق سے پھر تو اسکو نکال مغرب سے فَبُھِتَ الَّذِیْ کَفَرَ تب حیران رہ گیا وہ منکر یعنے نمرود کو کچھ نہ سدھ رہی اور کچھ جواب نہ سکا سمجھا کہ اپنے سے یہہ کام نہوگا بعضے کہتے ہین نمرود کے اور ابراہیم کے درمیان یہہ جھگڑا جو ابراہیم علیہ السلام کو آتش مین ڈالنے کے بعد ہوا تھا عبدالرزاق اور ابن جریر وغیرہ نے ابن مسلم سے روایت کئے ہین کہ نمرود کے وقت مین ایکبار قحط پڑا لوگ نمرود کے یہان جاتے انسے پوچھتا تمھارا رب کون ہی جو کہتا تو ہی اسکو اناج دیتا ابراہیم علیہ السلام بھی اسکے یہان گئے نمرود کہا تیرا رب کون ہی ابراہیم فرمائے میرا رب وہ ہی جو جلاتا ہی اور مارتا ہی نمرود بولا مین بھی جلاتا ہون اور مارتا ہون تب ابراہیم کہے اللہ سورج کو پورب سے نکالتا ہی تو اسکو پچھم سے نکال نمرود بند پڑا اور ابراہیم کو اناج نہ دیکے نکال دیا ابراہیم نے اپنے گھر کی راہ لئے ایک بالو کے ٹیلے پر آپکا گذر ہوا بولے یہین بھانکی بالو لیجاؤن تو گھر کے لوگ دیکھکے خوش ہو جائنگے یعنے وے اسکو اناج سمجھکے خوش ہونگے غرض بالو کا موٹا باندھکے لائے اور اسباب رکھکے سو گئے انکی بی بی نے جب اسباب کھولے دیکھتی کیا ہی کہ اسمین ایسا بہتر اناج ہی کہ کوئی نہ دیکھا ہوگا کھانا تیار کر کے ابراہیم پاس لئے آئی ابراہیم کو تو معلوم تھا کہ اپنے یہان کھانا نہ تھا پوچھے یہہ کہان سے آیا بی بی بولی تم جو اناج لائی تھے اُس سے پکائی ہون ابراہیم جانے کہ اس رزق کو اللہ بھیجا ہی اسکا شکر کئے بعد اللہ تعالی نمرود کے پاس ایک فرشتے کو یہہ پیغام دیکے بھیجا اگر تو میرے پر ایمان لائیگا تجھکو تیری سلطنت پر باقی رکھونگا نمرود بولا کیا میرے سوائے کوئی دوسرا بھی خدا ہی دوسری بار بھی فرشتہ آکے بولا نمرود نے وہی جواب دیا تیسرے مرتبہ بھی فرشتہ آکے کہا اس دفعہ بھی وہی جواب دیا تب

فرشتہ بولا ایمان کی بھلا مہلت ہے ایمان تو اب ما لشکر جمع کر اس جبار نے اپنی فوج جمع کرکے نکلا اللہ تعالی نے فرشتے کو حکم کیا
کہ اسکے لشکر پر مچھروں کو مسلط کر فرشتہ نے مچھروں کا دروازہ ان پر کھول دیا اس کثرت سے مچھر نکلے کہ آفتاب چھپ گیا
اور مچھر فوج والوں کے بدن کی چربی کھا گئے اور انکی خون پی گئے ہڈیوں کے سوا کچھ باقی نہ رہا نمرود کو کچھ نہ کہے مگر اسکی ناک میں
ایک مچھر گھسکے چارسو برس تک اسکو ایذا دیتا رہا نمرود کا حال یہہ تھا کہ گرزوں سے اسکے سر پر مارا کرتے اور جو شخص دونوں
ہاتھ ملاکے زور سے مارتا اس سے نمرود بہت خوش ہوتا چارسو برس تک اسنے جو سلطنت کیا تھا اللہ تعالی نے چارسو برس
تک اسکو عذاب میں گرفتار کیا آخر مرگیا مقاتل نے کہا ہے کہ ابراہیم نے بتونکو جب توڑے نمرود آپ کو قید کیا بعد آتش میں
جلانے کے لئے انکو بلوایا اور پوچھا تیرا رب کون ہے تب وہ مباحثہ ہوا وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ
اور اللہ راہ نہیں بتاتا بے انصافوں کو اَوْ كَالَّذِيْ مَرَّ عَلٰى قَرْيَةٍ یا جیسے وہ شخص کہ گذرا ایک شہر پر اس
آیت کا عطف پہلی آیت پر ہے معنی یون ہے کیا تونے نہیں دیکھا اسکو جو جھگڑا ابراہیم سے یا نہیں دیکھا مثل اسکے جو گذرا
کون شخص ہے جو گذرا اسمیں اختلاف ہے مجاہد نے کہا وہ ایک کافر تھا بعث کا منکر یہہ قول اگرچہ سابق کے جملے کے دیکھنے مناسب
ہے کیونکہ پہلی آیت میں جو دعوی الوہیت کا کرتا تھا اسکو ذکر کیا اب جو قدرت کا منکر تھا اسکا احوال کہا لیکن بعد کے
جملوں کے دیکھے درست نہیں ہوتا کیونکہ اللہ تعالی اسکو خطاب کرکے فرمایا کم لبثت کافر سے اللہ مخاطب نہیں ہوتا اور
فرمایا ولنجعلک آیۃ للناس ایسا لفظ انبیا علیہم السلام کی شان میں مستعمل ہوا کرتا ہے کافروں کے حال میں نہیں آتا وہب بن
منبہ کہا کہ وہ شخص ارمیا بن حلقیا ہے ہارون علیہ السلام کی سبط سے خضر اسکا لقب ہے اکثر مفسرین کہتے ہیں وہ عزیر بن شرخیا
ہے یہی قول قتادہ اور عکرمہ اور ضحاک اور سدی کا ہے حاکم نے علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے اور اسحق بن بشر نے عبد اللہ بن
سلام اور عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی ایسا ہی روایت کئے ہیں کہ وہ شخص عزیر ہے قریہ سے مراد بیت المقدس
ہے اسکو بخت نصر نے جب ویران کردیا اور بنی اسرائیل کو قتل کیا اور اپنے لشکر کو حکم کیا ہر ایک آدمی ایک ڈھال
بھر کے مٹی بیت المقدس میں ڈالے تا وہ بھر جاوے بعضے کہتے ہیں قریہ وہ جو وہان سے ہزارہا لوگ موت کے اندیشے
سے بھاگے تھے اور بعضے قریہ کا نام دیر سابارہ باد کہے ہیں جو فارس کے پاس ایک موضع ہے اور بعضے سلما باد کہتے ہیں
جو ہمدان کے لوگ کی سی قریہ ہے اور بعضے دیر ہرقل کہے ہیں جو عسکر مکرم اور تفر کے درمیان ہے اور بعضے قریہ العنب کہے ہیں جو
بیت المقدس سے دو کوس پر تھا وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا اور وہ گرپڑا تھا اپنے چھتوں پر یعنے سقف اول گرگئے بعد ان پر

اُن پر دیوارین گرین قَالَ بولا وہ گذرنے والا اَنّٰی یُحۡیٖ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعۡدَ مَوۡتِهَا کہان جلاویگا اسکو اللہ مرگئے پیچھے جلانے سے مراد اس قریئے کو آباد کرنا ہی اور موت سے مراد ویرانی ہی گذرا سو شخص اگر کافر تھا تو یہہ جو کہا اللہ تعالیٰ کی قدرت کا منکر ہوکے کہا اگر مومن ہو تو انکار کی راہ سے نہین کہا بلکہ عادت جو جاری ہی اُسکے نظر کرنے کہا۔ فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ پھر مار رکھا اس شخص کو اللہ نے سو برس ثُمَّ بَعَثَهٗ پیچھے پھر اُٹھایا اُسکو قَالَ کہا یعنے اللہ یا فرشتہ کَمۡ لَبِثۡتَ کتنی دیر تو رہا قَالَ بولا وہ شخص لَبِثۡتُ یَوۡمًا اَوۡ بَعۡضَ یَوۡمٍ مین رہا ایکدن یا دن سے کچھ کم قَالَ بولا یعنے اللہ یا فرشتہ بَلۡ لَّبِثۡتَ مِائَةَ عَامٍ بلکہ تو رہا سو برس فَانۡظُرۡ اِلٰى طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ لَمۡ یَتَسَنَّهۡ اب دیکھ اپنا کھانا اور پینا سڑ نہین گیا وَانۡظُرۡ اِلٰى حِمَارِكَ اور دیکھ اپنے گدھے کو یعنے اس کا کیا حال ہی وَلِنَجۡعَلَكَ اٰیَةً لِّلنَّاسِ اور تجکو ہم نمونہ کیا چاہتے لوگون کے واسطے یہہ جملہ معطوف ہی ایک محذوف جملے پر تقدیر یون ہی ہم ایسا اِسواسطے کئے تا تجکو معلوم کراوین اور تجھکو لوگون کے لئے آیت کرین یعنے دلالت ہو اُنھا دوبنے پر موت کے بعد بعضے کہتے ہین آیت یہہ ہی کہ وہ جوان تھا داڑھی سیاہ اُسکے بچّے پوتے بوڑھے سفید بال والے یہہ قول ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہتے ہین مرنے کے وقت عزیز کی عمر چالیس برس کی تھی اُسی صورت و ہیئت پر اللہ تعالیٰ نے اُنکو زندہ کیا وَانۡظُرۡ اِلَى الۡعِظَامِ كَیۡفَ نُنۡشِزُهَا ثُمَّ نَكۡسُوۡهَا لَحۡمًا اور دیکھہ ہڈیان کسطرح اُبھارتے ہین پھر اُن پر پہناتے ہین گوشت اس آیت مین تقدیم و تاخیر ہی اس کی تقدیر یون ہی وانظر الی حمارک وانظر الی العظام کیف ننشزہا ولنجعلک آیۃ للناس اکثر مفسرین کہتے ہین یہان ہاڑون کو دیکھہ کر کے جو فرمائے اس سے گدھے کے ہاڑ مراد ہین گدہا مرکے اُسکے ہاڑ بھی باقی نہین تھے بعضے کہتے ہین گدھا زندہ تھا اُسکو جس طرح باندھا تھا اُسی حالت پر کھڑا ہوا تھا ہاڑ سے اُسی شخص کی ہڈیان مراد ہین اللہ تعالیٰ نے اوّل اُسکے آنکھہ کو زندہ کیا بعد اُسکے سر کو اور تمام جسد اُسکا میت ہی تھا بعد زندہ ہوا فَلَمَّا تَبَیَّنَ لَهٗ پھر جب اُس شخص پر یہہ ظاہر ہوا یعنے شہر آباد ہوتے دیکھا وہ اچنبا جو کیا تھا اُسکو معاینہ کر چکا قَالَ اَعۡلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ بولا مین جانتا ہون کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہی معلوم کیجے کہ اللہ صاحب نے اس قصّے کو مجملا ذکر کیا اُسکی تفصیل یہہ ہی کہ عزیز کہ ایک مرد تھا بہت نیک بخت بڑا دانا اپنی زمین کو دیکھنے نکلا دوپہر کو ایک ویران قریئے مین پہنچا حرارت سخت ہوئی گدھے پر سے اُتر کے اُس ویرانے مین گیا اور کسی سایے کے تلے جا بیٹھا توشہ دان مین انجیر انگور رکھا تھا نکالکے ایک کاسے مین انگور کا

تیسرہ پھر تو اردوتی کے سوکے ٹکڑوں کو نکال کے نرم ہوئے شیرے میں ڈالا اور آپ جا بیٹھے کے دونوں پہر دیوار
پر لگا کے گھروں کے سقف کو دیکھنے لگا تو کیا دیکھتا ہے کہ گھر کے سقف ٹوٹے اور دیواریں گر رہی ہیں آدمی زاد
ہلاک ہوگئے انکے بوسیدہ ہاڑ پڑے ہیں عزیر بولا اب انکو اللہ تعالی کیونکر جلاویگا اللہ کے جلانے میں اسنے شک نہ کیا
لیکن اچنبھے کی راہ سے بولا اللہ تعالی ملک الموت کو حکم کیا کہ اسکا روح قبض کر پھر سو برس تک اسکو مار رکھا اور اہن
سو برس کے اندر بنی اسرائیل میں بہت سے حادثے گذرے جب سو برس پورے ہوئے اللہ تعالی نے عزیر کے پاس فرشتے کو بھیجا فرشتہ
آگے اول اسکے دلکو بنایا تا وہ سمجھے پھر آنکھ پیدا کیا تا دیکھے کہ اللہ تعالی مردوں کو کیسا زندہ کرتا ہے بعد اسکے تمام بدن کو مرتب
کیا اور ہاڑوں پر گوشت بال پوست سب پہنایا بعد اس میں دم بھرا یہہ معاملہ جو اسکے ساتھ ہوا عزیر نے اسکو دیکھا اور
سمجھا اور اٹھ بیٹھا تب فرشتے نے پوچھا تو کتنی دیر رہا عزیر دوپہر کے وقت سو گیا تھا اب دیکھا تو دن آخر ہونے پر ہے لیکن
ہنوز آفتاب غروب نہیں ہوا ہے شبہے سے بولا میں ایکدن رہا ہونگا یا اس سے کم فرشتہ بولا تیرا کھانا پینا دیکھ دیکھا تو انگور
کے دو شاب میں روٹی انہیں ہے انگور انجیر تازے ہیں کوئی چیز سڑی نہیں شاید اسکے دلمیں کچھ شک ہوا تب فرشتہ بولا
میری بات میں تو شک کیا کرتا ہے اپنے گدھے کو دیکھ عزیر دیکھا گدھے کے بوسیدہ ہاڑ پڑے ہیں فرشتے نے گدھے کے
ہاڑوں کو پکارا پراگندہ ہاڑ جو پڑے تھے جواب دینے جمع ہوئے فرشتہ ان ہاڑوں کو ترکیب دیکے اس پر رگیں پٹھے باندھا
بعد ان پر گوشت پہنایا اور اسپر پوست مڑھا بال لگایا بعد اس میں دم بھرا گدھا سر جھٹک کے کھڑا ہوا آسمان کی طرف
دیکھ کے پکارا جب عزیر یہہ تماشا دیکھا بولا اللہ سب چیز پر قادر ہے اور گدھے سوار ہوکے اپنی محلے کی طرف آیا دیکھا تو
پہچانا نہ کوئی آدمی نظر آیا اور نہ کوئی گھر جب اپنے گھر کو آیا وہاں ایک سو بیس برس کی ایک بڈھیا اندھی لنج بیٹھی ہے وہ
عزیر کی باندی تھی عزیر جاتے وقت بیس برس عمر کی تھی عزیر کو خوب پہچانتی تھی عزیر اس سے پوچھا کیا یہہ عزیر کا گھر ہے کہی
ہاں اور عزیر کا نام سنکے روئی اور بولی تمام لوگ عزیر کو بھول گئے اب عزیر کا کوئی نام بھی نہیں لیتا بولا میں عزیر
ہوں بولی سبحان اللہ عزیر گم ہوکے سو برس گذر چکے انکا کچھ پتا نہ لگا تب عزیر نے اپنا سارا ماجرا بیان کیے بولی
عزیر کی دعا مقبول ہوتی تھی انکی دعا سے بیمار چنگے ہوتے تھے تم عزیر ہو تو دعا مانگو کہ میری بصارت آجاوے
آنکھ سے دیکھ کے عزیر کو پہچانونگی عزیر اسکے آنکھ پر ہاتھ پھرا کے دعا کیے آنکھیں اچھی ہوئیں ہاتھ پکڑ کے
کہے اللہ تعالی کے حکم سے اٹھ درست ہوکے اٹھ کھڑے ہوئی اور دیکھ کے

دیکھکے کہے سچ تم عزیر ہو بنی اسرائیل کے محلے میں گئے عزیر کا فرزند ایک سو اٹھارہ برس کا تھا اور عزیر کے پوتے تمام بوڑھے تھے اُنسے کہا عزیر آئے ہیں سب اُسکو جھٹلانے لگے بولی میں تمہاری باندی فلانی ہوں عزیر دعا کرنے سے میں صحت پائی ہوں اللہ عزیر کو سو برس مار چھوڑ کے پھر جلایا ہے تب تمام دیکھنے کو دوڑ آئے عزیر کا فرزند بولا میرے باپ کے شانوں کے بیچ ایک خال تھا دیکھا تو خال ہے سمجھے سچ عزیر ہے بنی اسرائیل کہنے لگے بخت نصر نے توراۃ کے نسخونکو جلا دیا آپ لوگوں کو اُسکی کچھ کچھ تین یاد ہیں اور ہم سنتے تھے کہ اُنفت ہوئے عزیر کے کسی کو توراۃ از بر یاد نہیں تھی تم توریت لکھدو عزیر کا والد سرداب جلانے میں بخت نصر کے وقت توریت کو جو دفن کیا تھا عزیر کے سوائے کسی کو معلوم نتھا بنی اسرائیل کو لیجاکے کھود کر توریت نکالا سیاہی اُکھر گئی تھی کاغذ گل گئے تھے عزیر ایک درخت کے سائے میں بیٹھے توریت نئے سرسے لکھتے ہیں کر کے بنی اسرائیل گھیرے ہوئے تھے یکایک آسمان پر دو شہاب اُترکے عزیر کے پیٹ میں گئے توریت تمام انکو از بر ہو گئی توریت لکھدی انہیں باتوں کے لئے یہود عزیر کو ابن اللہ کہتے ہیں اور یہہ توریت کا لکھنا دیر حزقیل میں واقع ہوا اُس قصے کو اسحق بن بشر اور ابن عساکر نے ابن عباس اور کعب الاحبار اور حسن بصری اور وہب بن منبہ سے بطرق متعددہ روایت کئے ہیں مگر بعضے روایتوں میں اقتصار اور بعضوں میں تفصیل مذکور ہی وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اَرِنِیْ کَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰی یاد کر اے محمد جب کہا ابراہیم نے اے رب مجھکو بتا کیسا جلاتا مردے کو اس سوال کے سبب کو ابن ابی حاتم اور ابو الشیخ کتاب العظمۃ میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یوں روایت کئے ہیں کہ ایک روز ابراہیم علیہ السلام کا گذر کسی مردے پر ہوا کہتے ہیں کہ وہ حبشی تھا دریا کے ساحل پر پڑا ہوا دریائی جانور اور زمین کے درندے اور پرندے آتے ہیں اُسکو کھاتے ہیں ابراہیم علیہ السلام یہہ دیکھ کے کہے اے رب اُسکو دریا کے جانور اور زمین کے درندے پرندے کھا رہے ہیں آیندہ یہہ بھی مرجاوینگے اور گل جائیگے البتہ تو انکو زندہ کریگا پر مجھے دکھا دے کہ تو کیسا زندہ کریگا ابن جریر نے ابن جریج سے روایت کیا ہی کہ ایک گدھا مر کر پڑا تھا اُسکو درندے پرندے کھا رہے تھے اُسکا کچھ گوشت باقی نہیں تھا فقط ہاڈ تھے ابراہیم علیہ السلام کا گذر اُس پر سے ہوا تعجب سے دیکھے اور کہے اے رب مجھکو معلوم ہی تو اُس مردے کو اُن جانوروں کے شکم سے پھر جمع کریگا پر کیسا جمع کریگا سو اب مجھے بتلا قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ فرمایا رب نے کیا تو نے یقین نہیں کیا جو مردوں کو زندہ کرتا ہوں قَالَ بولا ابراہیم نے بَلٰی کیوں نہیں ایمان لاؤں گا

وَلٰکِنْ لِّیَطْمَئِنَّ قَلْبِیْ لیکن اسواسطے کہ تسکین ہووے میرے دلکو یعنے مین جو یہہ طلب کیا شک سے نہین بلکہ اپنے تئین علم الیقین جو حاصل ہی اسکو معاینہ کرون تا عین الیقین ہو جائیگا کیونکہ خبر معاینہ کے برابر نہین ظاہر ہی کہ کسی چیز کو دیکھنے سے جو معرفت اور تسکین دلکو ہوتی ہی استدلال سے وہ بات حاصل نہین ہوتی وہ جو بخاری اور مسلم نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے نحن احق بالشک من ابراہیم اذ قال رب ارنی کیف تحی الموتیٰ قال اولم تومن قال بلی ولکن لیطمئن قلبی یعنی ابراہیم کی بانسبت ہم شک کرنے کو احق ہین جب وہ کہا رب ارنی الخ اس سے مراد یہہ ہی کہ ابراہیم علیہ السلام کو جب معاینہ کرینگا اشتیاق تھا ہمکو اس سے زیادہ اشتیاق ہو چاہئے بعضے کہے ہین معنی یون ہی ہمکو جب شک نہ ہو تو ابراہیم کو بطریق اولی شک نہ ہونا یعنے انبیا کے دلون مین شک آیا کرتا تو مجھکو بھی شک آنا لازم ہوتا تم جانتے ہو مین تو شک نہین کیا اب جانو کہ ابراہیم بھی شک نہ کئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا جو فرمائے تواضع کی راہ سے تھا یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ ابراہیم سے افضل ہونیکا علم حاصل نہین ہوا تھا قَالَ فرمایا رب نے فَخُذْ اَرْبَعَۃً مِّنَ الطَّیْرِ کہ تو پکڑ چار جانور اڑاتے ابن عباس کی روایت جو سابق مین گذری اسمین مذکور ہی کہ وے جانور ایک نچ ایک شتر مرغ کا چوزہ ایک مرغ ایک مور ابن عباس کی بعضی روایتون مین آیا ہی کہ وے چار پرندے کلنگ اور مور اور مرغ اور کبوتر تھے مجاہد سے منقول ہی کہ وے مرغ اور مور اور کوا اور کبوتر تھے فَصُرْهُنَّ اِلَیْکَ پھر اپنے پاس انکو رکھہ چھوڑ اس لفظ مین دو قرأت ہین ابو جعفر اور حمزہ کی قرأت مین فصرہن صاد کے کسر سے ہی تب اسکا معنی یون ہوگا انکو قطع کر اور اعضا جدا کر دوسرے قاریان صاد کے ضم سے پڑھے ہین اسکا معنے یہہ ہی انکو اپنی طرف ملا یعنے انکو اپنی پاس جمع کرکے رکھہ اس صورت پر یہان تقدیر یون ہوگی ان جانورون کو اپنے پاس رکھہ چھوڑ پھر انکو کاٹ کے ٹکڑے کر ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰی کُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا پھر ڈال ہر پہاڑ پر انکا ایک ایک ٹکڑا پرندون کے ٹکڑون مین اور پہاڑون کے تعداد مین اختلاف ہی ابن عباس رضی اللہ عنہما اور قتادہ سے مروی ہی کہ اللہ تعالی امر کیا ہر ایک جانور کے چار ٹکڑے کرکے انکو چار پہاڑ پر ڈالا ہر ایک پہاڑ پر ایک ایک جانور کا ٹکڑ اسدی اور ابن جریج کہے ہین ہر جانور کے سات ٹکڑے کئے اور سات پہاڑ پر ڈالے اور ان کے سر اپنے پاس رکھے ثُمَّ ادْعُهُنَّ یَاْتِیْنَکَ سَعْیًا پھر انکو بلا آوینگے تیرے پاس دوڑتے یعنے پاؤن پر چلا آوینگے یہہ فرمایا کیونکہ اگر اڑکر آوین تو مظنہ ہی کہ دوسرے جانور ہوون بیہقی اور ابن المنذر حسن بصری سے جو روایت کئے ہین ان دونون

دونوں کی روایت کا حاصل یہہ ہے کہ ابراہیم نے ان جانوروں کو ذبح کئے اور ان کے پر اکھیڑ دیئے اور ان کے پر اور بال اور ٹکڑے جدا کر کے ملا دئیے اسکے چار حصے کر کے چار پہاڑ پر ڈالے اور آپ انکو پکارے کہ اے ٹوٹے ہوئے ہاڑ اور جدے ہوئے گوشت اور رگیں ہو رہی ہیں اللہ کے حکم سے جمع ہو جاؤ اللہ تمہیں دم بھرتا ہے بمجرد اسکے خون اور ہاڑ اور پر اور گوشت اڑنے لگے ہاڑ سے ہاڑ اور پر سے پر اور گوشت سے گوشت ملنے لگا ہر جانور کا جز اپنے جز سے ملا ذبح کرنیکے قبل جیسے تھے ویسے ہی ہو گئے اور سب دوڑ کے ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئے وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ اور جان لے اللہ زبردست ہے حکمت والا یعنے سب پر غالب ہے کسی بات سے عاجز نہیں جو چاہے سو کرے کوئی کام بے حکمت نہیں کرتا مَثَلُ

الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ

مثال انکی جو خرچ کرتے ہیں اپنے مال اللہ کی راہ میں جیسے ایک دانہ اس سے اگیں سات خوشے ہر خوشے میں سو سو دانے اس کلام کی تقدیر یہہ ہے مثال انکی جو فی سبیل اللہ مال خرچ کرتے ہیں ایک زراعت کرنے والے کی مانند ہے اور مثال ان کے مال کی ایک دانے کے مانند ہے جو اسکو بوتا ہے اس کا جھاڑ اگتا ہے اسکو سات خوشے نکلتے ہیں ہر خوشے میں سو دانے رہتے ہیں سو ایک درہم مثلا خرچ کیا تو سات سو درہم کا ثواب ملتا ہے سات خوشے اگنے سے یہہ مراد ہے کہ دانے سے ایک جھاڑ اگتا ہے اس میں سات شاخیں نکلتی ہیں ہر شاخ کو ایک خوشہ لگتا ہے ہر خوشے میں سو دانے ہوا کرتے ہیں اگر کوئی کہے یہہ تمثیل صحیح نہ ہوگی کیونکہ ایک خوشے میں سو دانے نہیں ہوتے جواب یہہ ہے اگر گیہوں کے خوشے میں سو دانے نہ رہیں لیکن دوسرے قسم کے اناج میں سو دانے رہتے ہیں جیسے کنگنی جوار وغیرہ اور ممکن ہے کہ کسی سرد سیر زمین میں گیہوں کے خوشے میں بھی سو دانے ہوں اگر نہ ہو تو بھی کچھ خلل نہیں کیونکہ غرض اس سے تمثیل ہے تمثیل کے لئے سب چیزیں موجود ہوں ضرور نہیں اگانے والا حقیقت میں اللہ تعالی ہے لیکن یہاں اگانا نیکی نسبت جو حبہ کی طرف کیا سو مجاز ہے دانہ اگانیکا سبب ہوا تھا اس لئے نسبت اسکی طرف کیا اور فی سبیل اللہ سے جہاد مراد ہے ظاہر لفظ اسی پر دلالت کرتا ہے کیونکہ عرف میں فی سبیل اللہ سے جہاد مراد ہوا کرتی ہے بعضے کہتے ہیں تمام قسم کے نیکیاں مراد ہیں اس میں واجب اور تطوع سب داخل ہوویںگے امام احمد اور طبرانی اوسط میں اور بیہقی سنن میں بریدہ رضی اللہ عنہ سے اور طبرانی اوسط میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے حج میں پیسا خرچ کرنا فی سبیل اللہ یعنے جہاد میں پیسا خرچ کرنیکے مثل ہے ایک درہم سے سات سو درہم کا ثواب ہوتا ہے ابن ابی حاتم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس آیت کی تفسیر میں ایسا روایت کیا ہے پیسا خرچ کرنا

حج مین اور جہاد مین دونو برابر ہین ایک درہم کو سات سو کیونکہ حج بہی فی سبیل اللہ مین داخل ہی وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ
لِمَنْ يَّشَآءُ اور اللہ بڑہاتا ہی جسکو چاہی اس جملہ کے دو معنی ہین ایک یون ہی یہہ ترہوتی ایک کو سات سو کرنا جسکے
واسطے اللہ چاہتا ہی کرتا ہی دوسری معنی یون ہی اللہ تعالی اس سات سو پر ترہوتی کرتا ہی جسکے واسطے چاہتا ہی ایک
کو سات کرتا ہی سات کے ستر اسکے سات سو اور اس پر بہی ترہوتی ہوتی ہی یہہ ترہوتی اسی خالق کو معلوم ہی ابن
ماجہ نے عمران بن حصین اور علی بن ابی طالب اور ابی الدرداء اور ابی ہریرہ اور ابی امامہ اور عبد اللہ بن عمر اور جابر
رضی اللہ عنہم سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے جسنے کچھ خرچ فی سبیل اللہ یعنی جہاد کے واسطے
دیوے اور آپ گھر مین رہے تو اس کو ہر ایک درہم کے عوض سات سو درہم ہین اور جسنے اپنی ذات سے راہ خدا مین جنگ
کو نکلی اور اسی حالت مین مال خرچ کرے تو ہر ایک درہم کو سات سو ہزار درہم ہین بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہہ آیت
پڑہے وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ عمران بن حصین رضی اللہ عنہما کی طریق کو ابن ابی حاتم بہی روایت کیا ہی امام احمد اور
مسلم اور نسائی اور حاکم اور بیہقی ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین کہ ایک شخص ایک ناقہ اوسکو مہار باندہی
ہوئی تہی فی سبیل اللہ دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تجکو اسکے بدل قیامت کے دن سات سو ناقے مہار باندہے
ہوئے ملینگے امام احمد اور ترمذی اور نسائی اور ابن حبان اور حاکم اور بیہقی شعب الایمان مین خزیم بن فاتک رضی اللہ عنہ سے
روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے جسنے فی سبیل اللہ کچھ مال دیویگا تو اسکے لئے سات سو ضعف
لکہا جاویگے ترمذی نے کہا کہ یہہ حدیث حسن ہی اور حاکم اسکی تصحیح کیا ہی طبرانی کبیر مین معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت
کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے جسنے راہ خدا مین جہاد کے واسطے نکل کے اللہ کا بہت ذکر کرے تو اسکو طوبی
یعنی خوشی ہی کیا واسطے ہر ایک کلمے کو اسکے ستر ہزار حسنہ اسکے ہر حسنہ کو دس ضعف ہین اسکے سات اسکے لئے اللہ کے
پاس زیادتی ہی کہے یا رسول اللہ خرچ کو دین تو تب کیا ہی فرمائے یہہ بہی اسی مقدار مین ہی عبد الرحمن کہا مین نے معاذ کو بولا نفقہ
تو سات سو ضعف ہوتا ہی معاذ کہے تو کم فہم ہی یہہ سات سو ضعف اسوقت ہی کہ نفقہ دینے والے اپنے گہر مین رہے جہاد نہ کر
جب جہاد کو جا اور مال خرچ کرے تو اسکے لئے اللہ تعالی اپنے رحمت کے خزانون مین اتنا ثواب چہپا رکہتا ہی کہ بندون کو اسکی
خبر نہین وہ اللہ تعالی ہی کی جماعت ہین اللہ کی جماعت وہی غالب ہی اسکی سند مین ایک راوی ہی کہ اسکا نام معلوم نہین ابن
حبان اپنی صحیح مین اور بیہقی ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کئے ہین کہ جب آیت مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ

کمثل حبة الآیه کی نازل ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے یا اللہ میری امت کے لئے زیادہ کر تب یہ آیت نازل ہوئی
انما یوفی الصابرون اجرہم بغیر حساب وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ اور اللہ کشایش والا ہی سب جانتا واسع ہی یعنی اللہ بڑا
غنی ہی کچھ دیا تو اپنی کشایش پر نظر کرکے دیتا ہی یا اللہ تعالی جزا دینے اور احسان وفضل کرنے پر بڑی کشادہ قدرت رکھتا ہی
الَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ جو لوگ خرچ کرتے ہین اپنے مال اللہ کی راہ مین یعنی اسکی طاعت
مین کلبی نے کہا کہ یہہ آیت عثمان بن عفان اور عبد الرحمن بن عوف کی شان مین اتری عبد الرحمن نے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے پاس چار ہزار درم صدقہ لادئے اور عرض کئے میرے پاس آٹھہ ہزار درم تہے اسمین سے چار ہزار مین نے اپنے لئے
رکہا اور چار ہزار اپنی پروردگار کو قرض دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تو جو لا دیا اور جو رکہا ہی ان سب مین تجہے اللہ برکت
دیوے اور عثمان نے غزوۂ تبوک مین مسلمانون کے لشکر کی روانگی مین ہزار اونٹ کجاوے اور پالان سمیت اور ہزار دینار نقد
لادئے عبد الرحمن بن سمرہ کہتے ہین جیش العسرت مین یعنی غزوۂ تبوک مین عثمان نے ہزار دینار لاکے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے گود مین ڈالے تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مین نے دیکہا اسکو اپنے ہاتھ مین پہراتے تھے اور فرماتے
تہے آج سے عثمان کچھ ہی عمل کرو اسکو ضرر نہ دیگا اور فرمائے اے رب مین عثمان سے راضی ہوا تو بھی راضی ہو ثُمَّ
لَا يُتْبِعُونَ مَا أَنفَقُوا مَنًّا وَلَا أَذًى پہر پیچہے خرچ کے منت نہین رکہتے اور نہ ستاتے من کی معنی لغت مین
انعام اور احسان کرنا اس جگہہ اللہ کی راہ مین کسیکو کچھہ دین تو اپنے دئے ہوے پر منت رکہنی مراد ہی مثلا کہنا مین نے تجکو اتنا
دیا لوگون سے کہنا مین اسکو اتنا کچھہ دیا یا اتنی بار دیا ستانا یہہ کہ مثلا اسکو کہے تو کتنے بار مانگیگا تو ہمیشہ مانگا کرتا ہی
آپ دیا کرے یا اسکی شکایت لوگون مین کرے یا اس پر کچھہ دست درازی کرے لَهُمْ أَجْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ
انکو ہی انکا ثواب اپنے رب کی یہان یعنی وے جو خرچ کئے اسکا ثواب انکو آخرت مین ملیگا وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ اور نہین
ہی ڈر ان پر یعنی قیامت کے دن وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ اور نہ وے غم کہاوین یعنی اس چیز پر جو وے دنیا مین چہوڑ گئے ہین
قَوْلٌ مَّعْرُوفٌ وَمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّن صَدَقَةٍ يَتْبَعُهَا أَذًى بات بہلا اور درگذرنی بہتری اس خیرات سے
جسکے پیچہے ستانا ہی ضحاک کہتا ہی قول معروف یہہ ہی کہ مانگنے والے کو میٹہی بات کرکے چلاوے اسکو یرحمک اللہ یا رزقک اللہ کہے سخت بات
نبولے بعضے کہتے ہین اچہے نیک وعدہ کرنا مراد ہی کلبی کہتا ہی اپنے بہائی مسلمان کے لئے غایبانہ دعا مانگنا مغفرت سے
مانگنے والے کے عیب ظاہر کرنا اسے مخفی جو سوال کیا ہی علانیہ نہ کرنا چاہا اگر وہ فقیر زبان درازی کرے تو اس سے درگذرنا

مُراد ہی حاصل آیت کا یہہ ہی کہ فقیر کو ستا کر یا منت دھر کر خیرات دینے سے نہ دینے اُس سے میٹھی بات کرنا بہتر ہی وَاللّٰہُ
غَنِیٌّ اور اللہ بے پروا ہی یعنے اُسکو بندون کی خیرات کی احتیاج نہین مخصوص انکو ثواب ملنے کے لئے امر کیا حَلِیْمٌ تحمل والا
یعنے اللہ بڑی برداشت والا ہی منت دھرنے والون کو اور ستانے والونکو جلد عقوبت نہین کرتا یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِکُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰی اے ایمان والو مت ضایع کرو اپنی خیرات یعنے اپنی خیرات کا
ثواب منت رکھکر اور ستا کر اگر کوئی کہے ظاہر لفظ سے معلوم ہوتا ہی کہ منت دہرنا اور ستانا دونون ملکے اجر کو باطل
کرتے ہین اس سے یہہ بات نکلی کہ اُن دونون سے اگر ایک چیز پائی گئی تو اجر باطل نہ ہوتا حالانکہ ایسا نہین اُسکا جواب
یہہ ہی کہ منت اور اذی سے کوئی ایک ہونا کر پہلی آیت مین شرط کر چکا اب اِن دونون سے کوئی ایک فعل کرنا صدقے کو باطل
کریگا کَالَّذِیْ یُنْفِقُ مَالَہٗ رِئَآءَ النَّاسِ جیسے وہ جو خرچ کرتا ہی اپنا مال لوگون کے دکھانیکو اُس نے یہہ کرتا
ہی تا لوگ سنکے اُسکو سخی بولا کرین وَلَا یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اور یقین نہین رکھتا اللہ پر اور پچھلے دن پر
اُس سے غرض یہہ کہ صدقہ خلوص نیت کے ساتھہ دیو اُسمین ریا کا دخل نہو کیونکہ ریا صدقے کے اجر کو باطل کر دیتا ہی اور صدقے
مین ریا کرنا مومنونکا کام نہین منافق کا کام ہی کافر تو اپنے کفر کو علانیہ کرتا ہی اُسکو ریا نہین فَمَثَلُہٗ کَمَثَلِ صَفْوَانٍ
عَلَیْہِ تُرَابٌ فَاَصَابَہٗ وَابِلٌ فَتَرَکَہٗ صَلْدًا سو مثال اُسکی یعنے ریا کار کی جیسے صاف پتھر اُس پتھر پر پڑی ہی مٹی
پھر اُس پر برسا زور کا مینہہ تو اُسکو کر رکھا پاک یعنی اُس پتھر پر کی مٹی مینہہ کے زور سے دھوئی گئی اب پتھر گرد وغیرہ سے پاک صاف
ہو گیا اللہ تعالی یہہ مثال فرمایا ریا کا صدقہ دینے والا لوگونکو نظر آتا ہی کہ اُسکا عمل نیک ہے جیسے ہموار پتھر پر مٹی دستی ہی جب مینہہ
پڑا تو مٹی بہہ جاکے پتھر صاف اپنی حالت پر آجاتا ہی اُن لوگون کا عمل بھی قیامت کے دن باطل اور مضمحل ہو جایگا کیونکہ وہ صدقہ
خالص اللہ کے واسطے نہین تھا لَا یَقْدِرُوْنَ عَلٰی شَیْءٍ مِّمَّا کَسَبُوْا کچھہ ہاتھہ نہین لگتی انکو اپنی کمائی یعنی دنیا مین وہ جو
عمل کئے تھے اُس کا کچھہ ثواب ملیگا وَاللّٰہُ لَا یَھْدِی الْقَوْمَ الْکٰفِرِیْنَ اور اللہ راہ نہین دیتا منکرونکو یعنی اللہ
تعالی کے علم مین جو کفر پر مرنا مقرر ہو چکا ہی اُسکو اللہ تعالی ہدایت نہین دیتا اُس مین اشارہ اِسبات پر ہی کہ صدقے مین منت دھرنی
یا ستانا یا ریا کرنی مومنون کے اعمال سے نہین ابن ابی شیبہ اور احمد اور ابن المنذر اور بیہقی شعب مین ابی سعید خدری رضی اللہ
عنہ سے روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے بہشت مین نہ جایگا منت دھرنے والا اور نہ والدین کو ستانے
والا اور نہ شراب ہمیشہ پینے والا اور نہ سحر کو ماننے والا اور نہ کاہن بزار اور حاکم نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کئے ہین کہ رسول

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تین شخص کی طرف اللہ تعالی قیامت کے دن نظر نہ کریگا والدین کو ستانے والا اور شراب ہمیشہ پینے والا اور اپنے دئے پر منت دہرنے والا مسلم اور نسائی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین کہ مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمائے قیامت کے دن اول اس شخص کے حق مین جو شہید ہوا تہا حکم کرینگے اسکو لاوینگے پروردگار نے جو جو نعمتین اسکو دین تہین یاد دلائیگا وہ شخص ان نعمتون کو یاد کریگا تب اسکو پوچہیگا تو ان مین کیا عمل کیا وہ کہیگا تیری راہ مین اتنا جنگ کیا کہ شہید ہوا فرمائیگا تو جہوٹہہ بولا پر تو جنگ اس واسطے کیا کہ لوگ تجکو شجیع کہے سو کہہ دئے پھر حکم کریگا کہ اسکو اوندہے منہہ کہینچتے لیجاکر دوزخ مین ڈالین پھر اس شخص کو جو علم سیکہا تہا اور لوگون کو سکہایا تہا اور قرآن پڑہتا تہا لاوینگے اور جو جو نعمتین اسکو دین تہین یاد دلاوینگے اس نے انکو پہچانیگا تب پوچہیگا تو ان مین کیا عمل کیا کہیگا مین علم سیکہا اور لوگون کو سکہایا اور تیرے لئے قرآن پڑہا فرمائیگا تو جہوٹہہ بولتا ہی تو اس واسطے علم سیکہا کہ تجکو عالم کہے قرآن پڑہتا تا تجکو قاری کہے سو کہہ چکے پہر حکم کریگا اسکو اوندہا کہینچتے لیجاکے دوزخ مین ڈالین پہر وہ شخص جسکو اللہ تعالی کشایش دیا تہا اور ہر قسم کا مال اسکو عطا فرمایا تہا لاوینگے اور جو جو نعمتین اسکو دین تہین یاد دلائیگا اسنے انکو پہچانیگا تب پوچہیگا اسمین تو کیا عمل کیا کہیگا جو جو بات مین مال کے خرچ کرنیکو تو دوست رکہتا تہا مین اسمین اپنا مال خرچ کیا فرمائیگا تو جہوٹہہ بولا لیکن تو اتنی ہی واسطے مال خرچ کیا کہ تجکو سخی کہے وہ تو کہہ چکے پہر حکم کریگا اسکو اوندہے منہہ کہینچتے لیجاکے دوزخ مین ڈالین امام احمد اور بیہقی وغیرہ محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تم سے شرک اصغر کا مجہے بڑا خوف ہی عرض کئے یا رسول اللہ شرک اصغر کیا ہی فرمایا ریا ہی لوگون کو انکے اعمال کی جزا دینے کے روز اللہ تعالی ریاکارون کو فرماویگا دنیا مین تم جسکو بتلایا کرتے تہے انہین کے پاس جاؤ اور دیکہو تمکو انکے پاس کیا کچہ جزا ملتی ہی سند اس حدیث کی جید ہی امام احمد اور مسلم اور ابن ماجہ اور ابن خزیمہ اپنی صحیح مین ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اللہ تعالی فرمایا انا اغنی الشرکاء عن الشرک من عمل عملا اشرک فیہ معی غیری ترکتہ وشرکہ یعنی ساجہیون مین مین بہت بے پرواہون ساجہے سے جسنے کچہ عمل کیا اور اسمین دوسرے کو میرا ساجہی کیا تو مین اسکو اسکے ساجہے کے ساتہہ چہوڑدونگا پہلے جملے کا یعنی انا اغنی الشرکاء عن الشرک کا حاصل یہہ ہے دنیا مین لوگ ایک دوسرے کے جو شریک ہوتے ہین وے شرکت کے محتاج ہین اور اس پر راضی ہین بخلاف میرے کہ مین سب سے نیارا ہون دوسرے کو میری عبادت مین شراکت [illegible]

راضی نہین احمد کا لفظ یہہ ہی انا خیر الشرکاء یعنی مین بہتر شریک ہون یعنی میرے شریک کے واسطے عمل جو کرتے ہین مین اسکو قبول نہین کرتا دوسرے جملے کا یعنی ترکتہ وشرکہ سے مقصود یہہ ہی کہ اسکو اور اسکے عمل کو دونون کو مردود کردونگا احمد اور ابن ماجہ کے یہان در عوض اس لفظ کے یون ہی انا منہ بری وہو للذی اشرک یعنی مین اس شخص سے بیزار ہون وہ عمل اسیکے لئے ہی جو اسکے واسطے کیا غرض ریا کی مذمت مین حدیثین بہت سی آئی ہین وَمَثَلُ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ اور مثال انکی جو خرچ کرتے ہین مال اپنے اللہ کی خوشی چاہ کر وَتَثْبِيتًا مِنْ أَنْفُسِهِمْ اور اپنے دلون کو ثابت کر کر یعنی اللہ کی راہ مین مال جو خرچ کرتے ہین اپنا دل برقرار رکھتے ہین اس بات پر کہ اپنے تئین اللہ کے یہان ثواب ملیگا كَمَثَلِ جَنَّةٍ بِرَبْوَةٍ جیسے ایک باغ بلندی پر فرا کہا ہی جس باغ مین خرمے کے درخت ہون تو عرب اسکو جنت کہتے ہین اور جسمین انگور کی بیل ہو تو اسکو فردوس نام رکھتے ہین اور ربوہ کہتے ہین بلند زمین کو جو پانی مین نہین ڈوبتی اور پانی سے مرتفع ہی نہین رہتی باغ کو اس موقع کے باغ سے تشبیہ دیا کیونکہ جو زمین پانی کے سیل سے بلند رہے اور اسکے درخت اطراف سے جو نشیب مین ہین پانی پیا کرین تو اسکا پہل بہت بہتر پالیدہ ہوا کرتا ہی بعضے کہتے ہین ربوہ اس زمین کو کہتے ہین جو ہموار ہہتری مینہہ پڑنے سے سرسبز ہوتی ہی ایسی زمین مین درخت بہت پہلدار ہوتے ہین أَصَابَهَا وَابِلٌ اس پر پڑا شدت کا مینہہ فَآتَتْ أُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ تو لایا اپنا میوہ دونا بعضے مفسرین کہتے ہین ضعفین سے دو مثل مراد ہین یعنی دوسری باغ جتنا میوہ دیا کرتے ہین انکے دونا میوہ اسمین ہوتا ہی بعضے کہتے ہین چار مثل مراد ہی کیونکہ جس شے کے ساتھہ اسکا مثل ہوتا ہی تو اسکو ضعف کہتے ہین جب دو ضعف بولے تو چار ایسا ہوا ابو حیان کہا ہی یہان تثنیہ کثرت کے واسطے ہی یعنی میوہ ضعف کے بعد ضعف ہوتا ہی یعنے اضعاف کثیرہ ہوتا ہی یہہ تاویل کیا کیا واسطے نیکی کا بدل فقط ایک ہی نیکی نہین بلکہ دس سے سات سو تک اور اس سے زیادہ ہوتی ہی فَإِنْ لَمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ پھر اگر نہ پڑا اس پر مینہہ تو اوس ہی کافی ہی یعنی وہ باغ بلندی پر رہنے سے ایک بار مینہہ نہ ہو تو بھی اس پر شبنم پڑیگی اور پہل دونا دیگا شبنم کے پڑنے سے اسکا میوہ کم نہ ہوگا طل ضعیف مینہہ اور شبنم اور تراوت کو کہتے ہین سابق کی آیت مین منافق کی مثال کہہ دیا اب اس آیت مین مومن جو عمل اللہ کے واسطے خالص کرتا ہی نفقہ اسی کی خوشی کے واسطے دیتا ہی اسکی مثال دیا یعنی اس باغ کا میوہ سب حالتون مین خواہ مینہہ قوی ہو یا ضعیف جیسا بڑہتا ہی ایسا ہی مومن مخلص کے صدقے کو اللہ بڑہاتا ہی خواہ اسنے بہت خرچ کیا یا کم وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ اور اللہ تمہارے کام دیکھتا ہی اس پر خلوص نیت سے مال خرچ کرنے والا اور ریا اور منت اور ایذا سے خرچ کرنیوالا کوئی پوشیدہ نہین أَيَوَدُّ أَحَدُكُمْ أَنْ

اَنْ تَكُوْنَ لَهٗ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ بہلا خوش لگتا ہی تم مین کسی کو کہ ہووے اسکا ایک باغ کہجور اور انگور کا
اس جملے کا علاقہ لا تبطلوا صدقاتکم بالمن والاذی کے ساتھ ہی اس آیت مین استفہام نفی کے معنے سے ہی یعنے خوش نہین لگتا
تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ بہتی ہین نیچے اسکے ندیان باغ بن پانی کے سرسبز نہین رہتا اس لئے فرمایا کہ اُن درختون کے نیچے سے ندیان بہتی ہین اور درختون کے نیچے
نہرین بہنا انکے حسن وخوبی کا سبب ہی لَهٗ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ اسکو وہان یعنی اس باغ مین حاصل ہی سب طرح کا
میوہ ثمرات مین خرما اور انگور دونون داخل تہے لیکن انکے شرف اور منافع کے نظر کرنے کہ ہم میوہ اور ہم غذا ہین علاحدہ انکو
ذکر کیا کہجور کے درخت سے عربون کے بہت حوائج متعلق ہین اکثر گہرون کے سقف اسی کی ہیتر اور پتون سے بناتے ہین فرش وظروف
وغیرہ اسی کے پتون سے اور زنار بنتے ہین انگور جب تازی ہون تو کہانا اور پانی دونون اس مین موجود ہین جب خشک کرکے
کشمش بناوین تو غذا ہوتی ہی بے مشقت اسکو تناول کر سکتے ہین اور خرمے کی شیرینی سے طبیعت کو نفرت ہو تو انگور کی ترشی
اسکو اعتدال بخشتی ہی گویا دونون توام ہین اس لئے نخل کے ساتھ اکثر عنب کو رہا ہی وَاَصَابَهُ الْكِبَرُ اور اس پر بڑہاپا
پڑا یعنی وہ شخص بوڑہا ہوا اسکو کسب کرکے معاش پیدا کرنیکی طاقت نہین وَلَهٗ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَآءُ اور اسکی اولاد ہین ضعیف
یعنی چہوٹے ہین کسب نہین کر سکتے یا معذور ہین فَاَصَابَهَآ اِعْصَارٌ فِيْهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ تب پڑا اس باغ پر بگولا
جس مین آگ تہی تو وہ باغ جل گیا عین احتیاج کے وقت باغ جل جاوے بوڑہے کے ہاتھ مین پیسا نہ بدن مین قوت اسکے
بچے ہین اب اس کا کیا حال ہوا اعصار گردباد کو کہتے ہین جو شدت سے چلتا ہی اور ستونون کی مانند آسمان کی طرف بلند
ہوتا ہی اللہ تعالی منافق اور ریاکار کے عمل کی یہہ مثال دیا اور کہا کہ انکے عمل کی مثال حسن وخوبی مین ایک باغ کی سی ہی کہ مالک
اس سے نفع پایا کرتا تہا جب اسکی عمر دراز ہوئی اور اولاد چہوٹی لایق کمائی کے نہین ایسی احتیاج کے وقت بگولا پڑکے باغ
جل گیا اور وہ شخص باغ کی آراستگی سے عاجز ہی اولاد بہی اسکے قابل نہین اور انکی عہدہ برائی کا مقدور نہین سب سے
لاچار ہوکے متحیر ہین کچہہ بن نہین پڑتا منافق اور ریاکار کے اعمال کو بہی اللہ تعالی قیامت کے دن باطل کر دیگا اس وقت انکا کوئی
مددگار و معین نہوگا اور نہ توبہ ہی نفع دیگا قال ابن المبارک زہد مین اور بخاری اور عبد بن حمید اور ابن جریر اور ابن ابی حاتم اور حاکم
نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین کہ ایک روز عمر رضی اللہ عنہ نے صحابہ سے پوچہے تم کیا سمجہتے ہو کہ یہہ آیت ایود
احدکم الآیہ کس مقصد مین اتری ہوگی صحابہ کہے اللہ واعلم تب عمر غصہ ہوکے کہے تم جانتے ہو یا نہین صاف کہدیو تب ابن عباس کہے
یا امیر المومنین میرے دل مین ایک بات آتی ہی عمر کہے یا ابن اخی تیرے نفس کی حقارت مت کرو وہ کیا بات ہی بول ابن عباس کہے کسی عمل

کی مثال بہی عمر فرماتے کون سے عمل کی ابن عباس کہے ایک عمل کی تب عمر کہے ایک غنی شخص کی جو اللہ کی طاعت کرتا تہا بعد اللہ
تعالی اسکے لئے شیطان کو بہیجا اسنے گنہ کے کام کرنے لگا یہان تک کہ اسکے سب عمل جل گئے عبد بن حمید اور ابن المنذر کی روایت
مین ابن عباس سے یون آیا ہی کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ ایک روز فرماتے مین شب کو ایک آیت پڑہا اسکے لئے تمام شب
بیدار رہا ایود احدکم الآیہ اس آیت سے کیا ارادہ ہی بعضون نے کہے اللہ اعلم عمر فرماتے اللہ جانتا ہی سو مین بہی جانتا ہون لیکن
مین اس لئے پوچہتا ہون کہ تم سے کسی کو اسکا علم ہوا ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ سنا ہی تو بیان کرے لوگ خاموش ہوئے
اور مین آہستہ زبان ہلاتا تہا مجہے دیکہکے فرمائے یا ابن اخی تیرے نفس کو حقیر مت سمجہہ کیا کہتا ہی سو کہہ دے مین بولا اس سے عمل کا
ارادہ کیا ہی عمر کہے اس سے عمل کا ارادہ نہین کیا مین بولا میرے دل مین ایک بات آئی سو اسکو بولا پہر تامل کرکے کہے یا ابن اخی
تو سچ بولا اس سے عمل کا ارادہ کیا آدمی جب بوڑہا ہوتا ہی اور عیال بہت ہوتی ہین ویسے وقت مین اسکو اپنے باغ کی احتیاج
بہت ہوتی ہی آدمی قیامت کی دن اپنے عمل کا نپٹ محتاج ہوگا اس کو عبد بن حمید نے عطا کی طریق سے یون روایت کیا
کہ عمر رضی اللہ عنہ ایک روز فرمائے کتاب اللہ مین ایک آیت ہی اسمین کوئی میری تشفی نہین کرتا ایود احدکم الآیہ ابن عباس
رضی اللہ عنہما کہے یا امیر المومنین میرے دل مین ایک بات آتی ہی عمر کہے تو اپنی نفس کی تحقیر مت کر اور کہہ ابن عباس کہے یا امیر المومنین
اللہ نے یہہ مثال یون فرمایا کہ بھلا تم مین کسی کو خوش لگتا ہی اپنی عمر بھر کے اہل خیر اور اہل سعادت کا عمل کرے جب عمر بڑی ہوئی
اور اجل نزدیک آن لگی اور ہاتہ تلے پڑ گئے یہی وقت ضرور تہا کہ خاتمہ اس کا نیک عمل پر ہو ویسے وقت مین اہل شقاوت کا عمل
کیا اور اپنے عمل کو فاسد کر دیا سو عمل کو جلا دیا ابن عباس کہے یہہ بات عمر کے دل کو لگی اسکو پسند کئے کَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ
لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ یون سمجہاتا ہی اللہ تمکو آیتین شاید تم دہیان کرو يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا
مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ ای ایمان والو خرچ کرو ستہری چیزین اپنی کمائی مین سے طیبات سے جید مال پاکیزہ کسب کا مراد ہی
بعضے طیب اس مال کو کہتے ہین جو وجہ حلال سے حاصل ہوتا ہی سعید بن جبیر کا یہی قول ہی اس آیت مین کسب مباح ہونے پر دلیل ہی
اور یہہ بہی نکلا کہ کسب دو طور کا ہی ایک طیب دوسرا خبیث امام احمد اور ترمذی نے خولہ بنت قیس رضی اللہ عنہا روایت کئے ہین
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے یہہ مال سبز و شیرین ہی جسنے اسکو اسکے حق سے لیویگا تو اسکو اس مال مین برکت ہوگی
بہت لوگ اللہ کے اور رسول کے مال مین جیسا اپنا جی چاہتا ہی ویسا خوض کرتے ہین اسکے واسطے قیامت کے دن کچھہ نہین مگر دوزخ
ترمذی نے کہا یہہ حدیث حسن صحیح ہی سبز و شیرین ہی یعنی خوش منظر اور خوش مزہ ہی خوض کرتے ہین یعنی بے وجہ شرعی اسکو حاصل

حاصل کرتے ہین اور تصرف کرتے ہین بخاری نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے لوگون پر ایک زمانہ آئیگا تب آدمی آپ جو لیتا ہے یعنے مال جو حاصل کرتا ہے اسمین
کچھ پروا نکریگا کہ کہان سے لیا حلال سے یا حرام سے بخاری نے مقدام رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے نہین کھایا کوئی شخص کچھ کھانا کبھی جو بہتر ہو اپنے ہاتھ سے کسب کئے ہوئیگے اور نبی اللہ
داؤد اپنے ہاتھ کے کسب کا کھاتے تھے بخاری تاریخ مین اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ بی بی عائشہ
رضی اللہ عنہا سے روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اطیب کھانا وہ ہے جو تم اپنے کسب سے
کھاتے ہو اس جگہہ انفقوا سے بعضون کے نزدیک مطلق صدقہ مراد ہے فرض ہو یا تطوع بعضے کہتے ہین اس سے
زکوٰۃ فرض مراد ہے اور بعضے کہتے ہین صدقہ تطوع مراد ہے جسنے کہا مراد زکوٰۃ فرض ہے اسکے قول پر کسب مین مال
تجارت اور چارپائی اور سونا روپا سب داخل ہوگئے ئے سب چیزین شروط کے ساتھہ نصابکو پہنچتے اور ان پر سال گذرے
تو زکات واجب ہوگی تجارت کے اسباب پر جب سال پورا گذرا تو اسکی قیمت ٹھہرا قیمت جب بیس دینار یا دوسو درہم کی
ہوگی تو ربع عشر یعنے دسوین حصے کی چوتھائی دینا بیس دینار کا ربع عشر آدھا دینار دوسو درہم کا ربع عشر پانچ درہم اسپر
بڑھوتی جو ہوتی ہے اسمین بھی اسی حساب سے زکوٰۃ دینا وَمِمَّا أَخْرَجْنَا لَكُم مِّنَ الْأَرْضِ اور جو ہمنے نکال دیا تمکو
زمین سے اسمین تمام حبوب اور پھل اور معدن اور دفینے داخل ہوتے ہین لیکن شافعی اور جمہور اس عموم کو خاص کر دیے
ہین خرمے اور انگور مین اور ان حبوب مین جنکو قوت اور ذخیرہ کر سکتے ہین ابو حنیفہ کہے ہین تمام فواکہ اور بھاجیان
وغیرہ جنکو لوگ بقصد پیدا کرتے ہین زکوٰۃ دینا واجب ہے تفصیل اس مقدمے کی فقہ کے کتابون مین مذکور ہے وَلَا تَيَمَّمُوا
الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنْفِقُونَ اور قصد کرو ردی چیزونکا اس سے خرچ کرے معلوم کیجئے جسنے طیب کی تفسیر جید سے
کرتا ہے اسکے پاس خبیث سے ردی چیزین مراد ہین اور جسنے طیب کی تفسیر حلال مال سے کرتا ہے اسکے پاس خبیث سے حرام مراد
ہے بیہقی شعب الایمان مین ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے کوئی بندہ کچھ
مال حرام سے کمائی کرتا ہے اور اس سے نفقہ دیتا ہے تو اسکو اس کمائی مین برکت نہین ہوتی اگر صدقہ دیتا ہے تو وہ اس سے قبول
نہین ہوتا اور جب اسکو اپنے پیچھے چھوڑ جاتا ہے تو وہ مال دوزخ کی طرف اسکا توشہ ہوتا ہے اللہ تعالی بدی کو بدی سے
محو نہین کرتا بدی کو محو نہین کرتا مگر نیکی سے اور خبیث خبیث کو محو نہین کرتا ابن خزیمہ اور ابن حبان اور حاکم نے

ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تو نے جب زکوۃ دیگا تو اپنے اوپر کا
حق تو ادا کر چکا اور جو کوئی حرام مال جمع کریگا اور اس میں سے خیرات دیگا تو اسکو کچھ اجر نہ ملیگا بلکہ اسکو
گناہ ہوگی ولستم بآخذیہ الا ان تغمضوا فیہ اور تم آپ وہ نہ لوگے مگر جو آنکھیں موند لو یعنے کوئی تمہارا
حق دینا ہو اور اسنے درعوض اسکے ردی مال دیا تو تم اسکو نہ لوگے مگر یہہ کہ اغماض کر جاؤ اغماض کی معنی لغت میں
بند کرنا ہے اس سے یہاں مسامحہ مقصود ہے اس معنے میں استعمال اسواسطے کیے کہ آدمی کی یہہ عادت ہے کہ کوئی مکروہ چیز
پر نظر پڑی تو وہ نہ دیکھا کرکے اپنی آنکھہ بند کرلیتا ہے گویا بری چیز کو آنکھہ موند کے لے لیا ابن جریر اور ابن ابی حاتم
آیت کی تفسیر میں ابن عباس سے یوں روایت کیے ہیں انفقوا من طیبات ما کسبتم یعنے اطیب اور نفیس مال کو اپنے صدقہ دو ولستم بآخذیہ
یعنے کرنے تمہارا حق کچھہ دینا ہووے اور وہ تمہارے حق سے کم قسم کا لا دیوے تو تم جید کے حساب سے نہ لیوینگے اسکو کم کرینگے اس طرف
اللہ اشارہ کیا اور کہا الا ان تغمضوا فیہ یعنے تم اپنے نفسوں کے لیے جو پسند نہیں کرتے اپنے رب کے لیے کیسا پسند کرتے ہو اس
کا حق تمہارے اطیب مالوں میں ہے اس آیت کے نازل ہونیکا سبب ابن ابی شیبہ اور عبد بن حمید اور ترمذی اور ابن ماجہ اور
ابن جریر اور ابن المنذر اور ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ اور حاکم اور بیہقی سنن میں براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے
یوں روایت کیے ہیں کہے کہ یہہ آیت ہم انصار کی جماعت کے شان میں اتری ہم لوگ خرمے کی درخت والے
تھے ہمارے لوگ تھوڑا ہو یا بہت خرما لا کے دیتے کوئی ایک خوشہ لا دیتا کوئی دو خوشے پھر انکو مسجد میں لٹکاتے اہل
صفہ قوت کو کچھہ نہیں ملا تو بھوکا شخص خرمے کے خوشے کے پاس آکے لکڑی سے اسکو مارتا اس میں کے دانے جو جھڑتے
اسکو کھاتا چند لوگ جنکو نیک کاموں کی طرف رغبت نہیں تھی جس خوشے میں پھل ردی ناکارے ہیں یا ٹوٹا ہوا ہے
اسکو لاکے لٹکاتے تب اللہ تعالی یہہ آیت نازل کیا یا ایہا الذین آمنوا انفقوا من طیبات ما کسبتم ومما اخرجنا لکم من الارض
ولا تیمموا الخبیث منہ تنفقون ولستم بآخذیہ الا ان تغمضوا فیہ اور معنی ولستم بآخذیہ آہ کی یہہ ہے کہ اگر تم سے کسی کو کوئی ہدیہ
بھیجا اس قسم کا جو اللہ کی راہ میں دیا ہے تو اسکو نہ قبول کریگا مگر اغماض اور شرم سے براء رضی اللہ عنہ کہے یہہ آیت نازل
ہوئی بعد ہم لوگ اپنے پاس کا بہتر مال لا دیتے ترمذی اور حاکم نے اس حدیث کی تصحیح کیے ہیں اور حاکم نے جعفر بن محمد صادق رضی اللہ
عنہما سے روایت کیا ہے وہ اپنے باپ سے وہ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زکوۃ فطرہ ایک صاع
دینا کرکے امر فرمائے ایک شخص ردی خرما لایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو حکم کیے کہ اسکے خرمے کو

خرمے کو شمار نہ کرتے تھے یہہ آیت نازل ہوئی اسکو عبد بن حمید نے جعفر بن محمد سے وہ اپنے باپ سے مرسل بھی روایت کیا ہے اور
عبد بن حمید اور ابو داؤد و نسائی اور ابن جریر اور ابن المنذر اور ابن ابی حاتم اور طبرانی اور دار قطنی اور حاکم
اور بیہقی اپنی سنن میں سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صدقہ
دینے کے واسطے حکم کئے ایک شخص چند کبایس شیص کے لاکر رکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے سو اسکو دیکھکے
پوچھے یہہ کون لایا ہے کہے فلانا معمول تھا کوئی شخص یہہ کچھ لا دیا تو آپ سے اسکا نام بولا کرتے سو اس کے شان میں یہہ
آیت اتری ولا تیمموا الخبیث الآیہ تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو قسم کا خرمہ صدقے میں لینے منع کئے جعرور اور حبیق
کبایس جمع کباسہ کی ہے وہ پوری شاخ کو کہتے ہیں جسمیں سے کچھ دانے کم نہ ہوں اور شیص اس خرمے کا نام ہے
جو گرمی سے پک جاتا ہے اور اسکے اندر کے بیج سخت نہیں ہوتے جعرور جیم کے ضم اور عین مہملہ کے سکون اور رائے
مہملہ کے ضم سے بعد واو ساکن بعد رائے مہملہ ایک قسم ہے خرمے کا نہایت ردی جسکے دانے چھوٹے ہی پک جاتے ہیں حبیق
حائے مہملہ کے ضم اور بائے موحدہ کے فتح اور یائے مثناۃ تحتانیہ کے سکون آخر میں قاف ایک ردی خرمہ ہے ابن حبیق
ایک شخص تھا اسکی طرف منسوب ہے ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ اور ضیاء مقدسی کتاب المختارہ میں ابن عباس
رضی اللہ عنہما سے روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کم قیمت اناج مول لیکے صدقہ دیتے
تب اللہ تعالی یہہ آیت نازل کیا یا ایہا الذین آمنوا انفقوا من طیبات ما کسبتم الآیہ ان روایات سے شان و نزول
میں اختلاف معلوم ہوا شاید اسکے نزول کے یہہ تمام سبب ہوں وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ اور جان رکھو اللہ
بے پرواہ ہے یعنے تمھارے صدقوں کا محتاج نہیں صدقے کا جو حکم کیا محض تمھارے نفع کے لئے حَمِيْدٌ خوبیوں والا
یعنے نیکی کرنے والوں کو نیکی کی جزا ہی دیگا۔ اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ شیطان ڈرتا ہے تمکو محتاجی کا وَيَاْمُرُكُمْ
بِالْفَحْشَآءِ اور حکم کرتا ہے فحشا کا یعنی بخل اور زکاۃ نہ دینیکا کلبی نے کہا ہے فحشاء کا لفظ قرآن میں جہاں کہیں آیا
اس سے زنا مراد ہے مگر اس جگہہ اس سے بخل کا ارادہ کیا بخل بری چیز ہونا سب کو معلوم ہے شیطان اسکو خوب
ہی کر بتا نہیں سکتا مگر اس حیلے سے کہ اسکو فقیری کا اندیشہ بتاتا ہے جب یہ اندیشہ اسکے دل میں مستحکم ہوا تو
بخل کا اغوا دینا آسان ہوتا ہے وَاللّٰهُ يَعِدُكُمْ مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلًا اور اللہ تعالی وعدے دیتا ہے اپنی بخشش
کا اور فضل کا مغفرت سے گناہوں کی بخشش اور فضل سے رزق و اولاد مراد ہے مغفرت سے اشارہ ہے

آخرت کی منفعتون کی طرف اور فضل سے دنیا کے منافع اور احتمال ہی کہ فضل سے افزودی دونون جہانکی مراد ہو کیونکہ
خدا تعالی بندے کو جو نعمت مرحمت کرتا ہی دنیا مین ہو یا آخرت مین سب اسی کا فضل ہے ابن جریر اور ابن المنذر
اور ابن ابی حاتم روایت کئے ہین کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہے اللہ تعالی کی طرف سے دو چیز ہین اور شیطان
کی طرف سے دو چیز شیطان ڈرہاتا ہی محتاجی کا اور حکم کرتا ہی بخل کا شیطان کہتا ہی تیرا مال مت خرچ کر
جمع کر احتیاج کے وقت کام آیگا اور اللہ تعالی وعدہ کرتا ہی اپنے بخشش کا گناہون سے اور فضل یعنے رزق کا
ترمذی اور نسائی اور ابن جریر اور ابن المنذر اور ابن ابی حاتم اور ابن حبان اور بیہقی شعب مین ابن مسعود
رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ابن آدم سے شیطان کو ایک لمہ ہی اور
فرشتے کو ایک لمہ شیطان کا لمہ وعدہ دیتا بدی پر اور حق کی تکذیب فرشتے کا لمہ وعدہ دینا نیکون پر اور تصدیق
حق کی جو کوئی پائیگا یہہ یعنے لمہ فرشتے کا تو جانے کہ وہ اللہ کی طرف سے ہی اس پر اللہ تعالی کا شکر کرے جو کوئی
پاویگا دوسرا یعنے شیطان کا لمہ تو پناہ مانگے شیطان سے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہہ آیت تلاوت کئے
الشیطان یعدکم الفقر ویامرکم بالفحشاء ترمذی نے کہا یہہ حدیث حسن غریب ہی لمہ لام کے فتح اور میم کی تشدید سے مشتق ہے
المام سے اسکی معنی قرب اور نزدیکی یہان دلمین خطرہ آنا مراد ہی وہ جو کہے اللہ کی طرف سے ہی یعنے اس سے اللہ تعالی کا
حب اور رضامندی مراد ہی ملک کے لمے کو تعظیما اللہ تعالی کی طرف نسبت کیا معلوم کیجئے ان دونون لمون مین تمیز کرنا
خواص مومنونکا کام ہی بہت لوگونکو معلوم نہین ہوتا عارف ربانی شیخ شہاب الدین سہروردی قدس اللہ سرہ کتاب
عوارف المعارف مین ارشاد فرماتے ہین خطرون کی اشتباہ کا سبب چار چیزون مین سے ایک چیز ہوگی ایک
تو ضعف یقین ہی اسباب کا کہ جو مقدر مین ہی ہوگا اور قسمت مقرر ہو چکی دوسرا نفس کی صفات و اخلاق کی معرفت
کا علم نہ ہونا تیسرا تقوی کے قواعد کو ترک کرکے ہوی کی متابعت کرنا چوتھا محبت جاہ و مال کی اور اپنا مرتبہ و
منزلت لوگون کے پاس ہونا جس نے ان چار و بات سے محفوظ رہیگا وہ فرشتے کے اور شیطان کے لمے مین فرق
کریگا اور جو ان مین مبتلا ہوگا تو وہ نہ خواطر کو معلوم کریگا اور نہ انکو طلب کریگا جس کو ان چار چیزون سے کچھ
حاصل ہین اور کچھ نہ رہین تو اسکو بعضے خطرے معلوم ہوتے ہین اور بعضے نہین معلوم ہوتے غرض اپنے نفس کی معرفت
جسقدر قوی ہوگی اسقدر خطرون کو زیادہ تمیز کریگا لیکن نفس کی معرفت کا حاصل ہونا بہت دشوار ہی جو کوئی زہد تقوی

پورا اختیار کرتا ہی اسکو میسر ہوتی ہی سب مشایخ کا اتفاق ہی کہ جسکا کہانا پینا مال حرام سے ہوگا وہ الہا
اور وسوسے مین فرق نہ کر سکیگا وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ اللہ کشایش والا ہی جانتا یعنی واسع ہی چاہے
تو تمکو غنی کر دے اور تم جو خرچ کئے اسکا بدل دے ڈالے تمہاری نیت اور خرچ کرنے پر دانا ہی اسپر
کوئی بہید پوشیدہ نہین اسمین اشارہ ہی کہ اللہ تعالی کسی کا کچہہ عمل اگرچہ تہوڑا ہو ضایع نہ کریگا بشرطیکہ
خالص اسیکے لئے ہو بخاری اور مسلم نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فرمائے بندون پر کوئی صبح نہین آتی مگر اس مین دو فرشتے اترتے ہین ایک فرشتہ کہتا ہے اللہم اعط منفقا
خلفا یعنی یا اللہ تیری راہ مین خرچ کرنے والے کو بدل دے دوسرا فرشتہ کہتا ہے اللہم اعط ممسکا تلفا یا اللہ جمع کر رکھنے والے
کا مال تو تلف کر يُؤْتِي الْحِكْمَةَ مَنْ يَشَاءُ دیتا ہی حکمت جسکو چاہی حکمت کی معنی لغت مین منع کرنا اور اصطلاح
مین ہر شئی کی حقیقت نفس الامر مین جو ہی اسکو جاننا یہان حکمت سے قرآن کی معرفت مراد ہی یعنی ناسخ اور منسوخ
محکم و متشابہ مقدم و موخر حلال و حرام اور دوسرے احکام سب جاننا یہ قول ابن عباس رضی اللہ عنہما کا ہی انسے اسکو
ابن جریر اور ابن المنذر نے روایت کئے ہین ضحاک نے کہا حکمت سے قرآن اور اسکا فہم کرنا مراد ہی اور کہا قرآن مین ایک
سو نو آیتین ناسخ اور منسوخ کی ہین اور حلال و حرام کی ہزار آیتین ہین مومن کو چاہیے ان سبکو جانے مجاہد نے کہا
حکمت سے قرآن اور علم اور فقہ مراد ہی سدی نے کہا حکمت سے نبوت مراد ہی اور بعضے کہتے ہین حکمت وہ علم نافع ہی جو آدمی
کو عمل کی طرف لیجاوے وَمَنْ يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا اور جسکو حکمت ملے مقرر اسکو بہت
خوبی ملی وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُو الْأَلْبَابِ اور سمجہتے نہین مگر جنکو عقل ہی یعنی اللہ تعالی جو پند دیتا ہی
اسکو وہی عقلمند لوگ کہ جن کی عقل وہم کے شایبہ سے خالص ہوا اور اپنی ہوا کے طرف مائل نہ ہو سمجہتے ہین جسنے نیک
بات قبول نہ کیا اور آخرت کے سفر کا توشہ نہ کیا وہ عاقل نہین بلکہ احمق ہی اگرچہ دنیا کے کامون مین بڑا عاقل ہو وَمَا
أَنْفَقْتُمْ مِنْ نَفَقَةٍ اور جو خرچ کروگے کوئی خرچ أَوْ نَذَرْتُمْ مِنْ نَذْرٍ یا منت کروگے کوئی منت نفقے سے
راہ خدا مین کچہہ خرچ کرنا مراد ہی تہوڑا ہو یا بہت مخفی ہو یا علانیہ فرض ہو یا تطوع اور نذر سے منت وہ جو اپنے ذمے
پر اللہ کی طاعت واجب کر لیتے ہین پہر اس منت کو ادا کئے ہین فَإِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُهُ سو مقرر اللہ کو معلوم ہی یعنی تمہارا
خرچ کرنا اور منت کرنا سب اللہ کو معلوم ہی اسکی جزا تمکو دیگا وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ اور گنہگارون کا کوئی

مددگار نہین جو اللہ کے عذاب سے انکو بچاوے ظالمین سے مراد وے ہین جو زکاۃ نہین دیتے یا وے جو صدقون
کو بیجا خرچ کرتے ہین یا جو ریا و سمعہ کے لئے دیتے ہین یا جو حرام کر کے صدقہ دیتے ہین اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ
فَنِعِمَّا هِيَ اگر ظاہر کرو گے صدقات تو وہ اچھی بات ہی صدقہ اس مال کو کہتے ہین جو انسان اپنے مال سے قربت الہی
کے واسطے دیتا ہی اسکا اطلاق فرض اور نفل دونون پر ہوتا ہے وَاِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا الْفُقَرَآءَ فَهُوَ
خَيْرٌ لَّكُمْ اور اگر اسکو چھپاؤ اور فقیرون کو دیو تو وہ تمکو بہتر ہی یعنی صدقہ علانیہ دینے سے مخفی دینا بہتر ہی کیونکہ مخفی
دینے مین ریا نہین اخلاص پایا جاتا ہی بخاری اور مسلم اور نسائی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کئے
ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے سات شخص ہین اللہ تعالی اپنے سایہ مین انکو جگہ دیگا اس دن جو
اسکے سایہ کے سوائے کوئی سایہ نہین امام عادل اور جوان جو اللہ کی عبادت مین نشو و نما پایا اور ایک مرد جو اسکا دل
مسجدون مین متعلق ہی اور دو شخص للہ دوستی رکھے ملتے وقت وہی دوستی تھی اور بچھڑتے وقت بھی اسی پر بچھڑے اور ایک
شخص جسکو بڑے منصب اور جمال والے عورت بلوائے تو وہ نہ مانکے کہا مین اللہ سے ڈرتا ہون اور ایک شخص
کچھ صدقہ اتنا مخفی دیا کہ اسکے داہنے ہاتھہ کی خبر بائین ہاتھہ کو نہ ہوئی اور ایک شخص اللہ کو خلوت مین یاد کیا
اور اسکی آنکھین اشک سے بھر آئین دوسری حدیث مین آیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے مخفی صدقہ دینا
رب کے غضب کو بجھا دیتا ہی اسکو طبرانی کبیر مین معاویہ بن حیدہ اور ابی امامہ سے اور اوسط مین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے
اور بیہقی شعب مین ابی سعید خدری سے روایت کئے ہین ابی امامہ کے حدیث کی سند صحیح ہی امام احمد اور ترمذی اور
ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ اور بیہقی شعب الایمان مین انس رضی اللہ عنہ روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فرمائے اللہ تعالی جب زمین کو پیدا کیا تو وہ حرکت کرنے لگی پھر اللہ تعالی پہاڑون کو پیدا کر کے اسپر ڈالا
تب زمین ٹھہر گئی فرشتون کو پہاڑون کی سختی سے اچنبھا ہوا کہے ای پروردگار تیرے مخلوقات مین کوئی چیز
پہاڑ سے بھی سخت ہی تو فرمایا ہان لوہا ہی کہے ای پروردگار تیرے مخلوقات مین کوئی چیز لوہے سے بھی سخت ہی تو فرمایا ہان آتش
ہی کہے ای پروردگار تیرے مخلوقات مین کوئی چیز آتش سے بھی سخت ہی تو فرمایا ہان پانی ہی کہے ای پروردگار تیرے
مخلوقات مین کوئی چیز پانی سے بھی سخت ہی تو فرمایا ہان باد ہی کہے ای پروردگار تیرے مخلوقات مین کوئی چیز باد
سے بھی سخت ہی تو فرمایا ہان آدمی ہی داہنے ہاتھہ سے صدقہ دیتا ہی بائین ہاتھہ سے اسکو چھپاتا ہی اکثر مفسرین

مفسرین کہتے ہین اس آیت مین صدقہ جو آیا اوس سے صدقہ تطوع مراد ہی اسکو مخفی دینا علانیہ دینے سے افضل
ہی زکاۃ مفروض کو علانیہ دینا افضل ہی جیسے فرض نماز جماعت کے ساتھ افضل ہی اور نفل نماز گھر مین پڑھنا افضل
ہی ابن جریر اور ابن المنذر اور ابن ابی حاتم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہی کہ صدقہ تطوع کو مخفی
دینا علانیہ دینے سے ستر ضعف فضیلت رکہتا ہی صدقہ فرض علانیہ دینا مخفی دینے سے پچیس ضعف فضیلت رکہتا ہی
يُكَفِّرُ عَنكُم مِّن سَيِّئَاتِكُمْ اور دور کرتا اللہ تمہارے کچھ گناہ کلمہ من کا لایا ہی اسکا تبعیض کے ہین یعنی
فایدہ بعضیت کا دیتا ہی یعنی بعضے گناہون کو بخشتا ہی یہی بات علما کے کلیہ کے مطابق ہی کہ نیک اعمال گناہان صغائر کا
کفارہ ہوتے ہین گناہان کبائر کا کفارہ نہین مگر توبہ یا حد کہ اس گناہ پر مقرر ہی بعضے کہتے کلام من کا صلہ ہی تب
معنی یون ہوینگے دور کرتا ہی تمہارے گناہون کو وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ اور اللہ تمہارے کام سے واقف
ہی اسمین صدقہ مخفی دینے پر ترغیب فرمایا کیونکہ اللہ پر کوئی شی مخفی نہین علانیہ صدقہ دینے سے جیسا واقف ہی
مخفی کو بھی وہ نہین جانتا ہی لَيْسَ عَلَيْكَ هُدَاهُمْ تیرے پر نہین ہی انکو راہ پر لانا اس آیت کے نازل ہونیکا
سبب فریابی اور عبد بن حمید اور نسائی اور بزار اور ابن جریر اور ابن المنذر اور ابن ابی حاتم اور طبرانی اور حاکم
اور ابن مردویہ اور بیہقی اپنی سنن مین اور ضیا مقدسی کتاب المختارہ مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے
یون روایت کیے ہین کہ صحابہ اپنے قرابتیون کو جو مشرک تھے کچھ دینا مکروہ جانتے تھے حضور رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے سوال کیے تب یہہ آیت نازل ہوئی لیس علیک ہداہم الآیہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
انکو رخصت دے حاکم اس حدیث کی تصحیح کیا ہی ابن ابی حاتم کی دوسری روایت مین ابن عباس سے یون آیا ہی
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمکو فرماتے تھے کہ صدقہ مت دو مگر اہل اسلام کو جب یہہ آیت نازل ہوئی تب فرمائے
کسی دین والا ہو مانگے تو اسکو دیا کرو اور ابن جریر کی ایک روایت مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یون
آیا ہی کہ انصاریون کے قرابتی لوگ بنی قریظہ اور بنی نضیر مین تھے انصار انکو صدقہ نہین دیتے تا وقت اسلام لاوے
تب یہہ آیت نازل ہوئی لیس علیک ہداہم الآیہ سعید بن جبیر وغیرہ سے بھی اسیکے مطابق آیا ہی آیت کا حاصل
معنی یون ہی تیرے ذمے پر واجب نہین لوگون کو راہ پر لانا اس طور سے کہ انکو صدقہ نہ دین تو صدقے کی لالچ
سے وے مسلمان ہون تیرے ذمے پر یہی ہی کہ لوگون کو ارشاد کر دینا اور نیکیون کی انکو ترغیب دینا اور بدکامون سے

جیسے منت اور اذیت اور برا مال نفقہ دینے سے منع کرنا معلوم کیجیے اس بات پر تمام علما کا اجماع ہی کہ صدقہ فرض فقط مسلمان کو دینا مگر ابو حنیفہ نے اہل ذمہ کو فطرہ دینا روا رکھے ہین اس صورت مین یہہ آیت صدقہ تطوع کے ساتھہ مخصوص ہوگی وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَاۗءُ لیکن اللہ راہ پر لاتا ہی جسکو چاہے ہدایت دونو جگہہ جو اس آیت مین آئی ہی اس سے ہدایت توفیق کی مراد ہی یعنی انکو مسلمان کردینا ہدایت دعوت کی اور انکو راہ حق بتانا مراد نہین کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ارشاد کردینا واجب تہا وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلِاَنْفُسِكُمْ اور جو مال خرچ کروگے سو وہ اپنی ذات کے واسطے ہی غیر اس سے نفع نہین پاتا پہر منت نہ دہرو اور خبیث مال سے نفقہ نہ دو وَمَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَاۗءَ وَجْهِ اللّٰهِ اور تم نہین خرچ کرتے ہو مگر اللہ کی خوشی چاہکر یہہ جملہ یا ماقبل کا حال ہی معنی یون ہی جو مال تم خرچ کروگے تو وہ اپنی ذات کے واسطے ہی حال تو یہہ ہی کہ تم نفقہ نہین دیتے مگر اللہ کے پاس کا ثواب ملنے یا یہہ جملہ اپنے ماقبل کے کلام پر معطوف ہی تب معنی یون ہوگی تمہارا خرچ کرنا تو نہین ہی مگر اللہ کی خوشی چاہنے اور اسکے پاس کا ثواب ملنے پس منت کیون دہرتے ہو گندہ مال کہ جسمین ثواب نہین کاہیکو دیتے ہو یا یہہ جملہ ظاہر مین تو خبر ہی لیکن اس سے نہی مراد ہی تب معنی یون ہوگی تم خرچ مت کرو مگر اللہ کی خوشی چاہ کر وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ يُّوَفَّ اِلَيْكُمْ اور جو خرچ کروگے خیرات پوری ملیگی تمکو یعنی قیامت کی دن تمہاری خیرات کا ثواب تمکو پورا ملیگا وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ اور تم ظلم نکیا جاوگے یعنی تمہارا جو حق ہی تمکو پورا ملیگا تمہارے اعمال کے ثواب مین کچھہ نقصان نہوگا لِلْفُقَرَاۗءِ الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ان فقیرون کو جو اٹک رہے ہین اللہ کی راہ مین للفقراء مین حرف جر جو آیا ہی محذوف سے متعلق ہی اسکی تقدیر یون ہی اعمدوا للفقراء یعنی قصد کرو دینا ان فقیرون کا یا یون تقدیر ہی اجعلوا ما تنفقونہ للفقراء یعنی تم جو خرچ کرتے ہو سو دو ان فقیرون کو یا خبر ہی مبتدا محذوف کی تقدیر یون ہی صدقاتکم للفقراء یعنی خیرات تمہاری ان فقیرون کو ہی جو اٹک رہے ہین اللہ کی راہ مین یعنی اپنے تئین جہاد واسطے مقید کر رکھے ہین ان فقرا سے اصحاب صفہ مراد ہین وے قریب چار سو شخص کے مہاجرین سے تھے مدینہ مین انکے گھر اور قبایل نہین تھے مگر مسجد نبوی کے پاس ایک چبوترا بنا ہوا تھا اسمین رہا کرتے اور اپنے اوقات علم و عبادت مین صرف کرتے جب کوئی سریہ جنگ کے واسطے روانہ ہوتا تو آپ بھی جاتے پر نہایت محتاج تھے سو واسطے اللہ تعالی نے انکو خیرات دینے کے لئے مومنون کو ترغیب

ترغیب دیا لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ ضَرْبًا فِی الْاَرْضِ زمین مین پھر نہین سکتے یعنی وہ لوگ جہاد اور علم مین مشغول رہنے کے سبب کرتے تجارت واسطے ملک مین پھرنا اور معاش حاصل کرنا انسے ہو نہین سکتا سعید بن جبیر کہتے ہین کہ وے لوگ تھے جنھون نے جہاد مین زخم کہا کے چلنے پھرنے سے عاجز تھے یَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ اَغْنِیَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ سمجھے انکو بیخبر تونگر یعنی وے قناعت اختیار کرنے سے اور کسی پاس نہ مانگنے سے بیخبر لوگون کو گمان ہوتا ہے کہ وہ غنی ہین تَعْرِفُهُمْ بِسِیْمٰهُمْ تو پہچانتا ہے انکو انکی علامت سے یہہ تھی کہ انکے چہرون سے آثار تواضع اور خشوع کے نمایان تھے محتاجی اور فقیری کی نشانیان پر ظاہر تھے اور فاقہ کشی سے چہرونکا زرد اور کپڑے چندیان تھے اور یہہ خطاب یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ہے یا مومنون کو لَا یَسْـَٔلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا مانگتے نہین لوگون سے لجاجت کرا سے غرض یہہ ہے کہ وے اصلا سوال نہین کرتے ان سے لجاجت کبھو واقع نہین ہوتی ہے اور اسی لیے کرتے ہین کہ اللہ تعالی اپنی آیت مین فرمایا یحسبہم الجاہل اغنیاء من التعفف تعفف تو یہی ہے نہ مانگنا پس معلوم ہوا کہ وے بالکل سوال نہین کرتے تھے بعضے کہتے ہین وے سوال اگر کرے تو لطف اور ملایمت سے کرتے سوال مین مبالغہ نہین کرتے الحاف سے بن دئے نہ جانا یا خدا تعالے کا واسطہ دیکے مانگنا مراد ہے ابن جریر نے سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ سے ایساہی روایت کیا ہے بخاری اور مسلم اور ابوداود اور نسائی نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسکین وہ نہین جسکو خرمے کا ایک دانہ دو دانے یا کہانے کا ایک لقمہ دو لقمے دین تو لیے جاتا ہے مسکین وہ جو مانگتا نہین تم چاہتے ہو تو پڑھلو لا یسالون الناس الحافا بخاری اور مسلم اور نسائی نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے بیچ سے کوئی شخص ہمیشہ مانگتا رہیگا تو اللہ تعالی سے ملاقات کرنے کے دن اسکے منہہ پر کچھ گوشت نہ رہیگا ابن ابی شیبہ اور ابوداود اور ترمذی اور نسائی اور ابن حبان نے سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مانگنا اپنے منہہ پر داغ ڈالنا ہے اس پر جو شخص چاہے تو اپنے منہہ پر داغ ڈالے مگر کسی حاکم سے سوال کرے یا جسکو بن مانگنے گریز نہین مسلم اور ابن ماجہ نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرمائے جسنے لوگون سے اپنا مال افزود ہونے کو مانگتا ہے تو وہ شخص انگارا مانگتا ہے چاہے تو کم کرے چاہے تو افزود کرے آدمی پاس کس مقدار مال ہو تو اسکو سوال کرنا جایز نہین اختلاف ہے امام مالک اور امام احمد اور ابوداود اور نسائی نے بنی اسد کے ایک شخص سے روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے جسکے پاس ایک اوقیہ یا اسکے مانند رہتے پر وہ سوال کرے تو وہ سوال الحاف ہے امام احمد اور ابوداود اور نسائی اور ابن خزیمہ اور ابن حبان نے ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے بھی ایساہی روایت کئے ہین احمد

کے رجال صحیح کے رجال ہین ابن خزیمہ نے اس حدیث کی تصحیح کیا ہی اسکی روایت مین آیا ہی اوقیہ چالیس درم کا ہی نسائی
نے عمرو بن شعیب سے وہ اپنے باپ سے وہ اپنے دادا یعنی عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم فرمائے جسکے پاس چالیس درم ہوا اور وہ شخص سوال کرے تو ملحف ہی امام احمد مزینہ کے ایک شخص سے روایت کیا ہی
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے جو شخص پارسائی طلب کیا تو اللہ تعالی اسکو پارسا کرتا ہی جو شخص استغنائی طلب کیا تو اللہ
تعالی اسکو غنی کرتا ہی جو شخص لوگون سے مانگا اور اسکے پاس پانچ اوقیون کے مقدار ہو تو اسنے سوال مین الحاف کیا سیوطی نے
کہا کہ اسکی سند حسن ہی ابو داود نے سہل بن الحنظلیہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرمائے جسنے لوگون
سے مانگیگا اور اس کے پاس اسقدر ہو کہ اسکو غنی کرے تو وہ شخص آتش زیادہ طلب کرتا ہی کسی نے کہا کہ جسکے ہونے سے مانگنا لایق نہین
کس قدر ہی تو فرمائے اسقدر جو اسکے صبح و شام کے کہانیکو کفایت کرے اس حدیث کو ابن حبان نے اپنی صحیح مین بہی نکالا ہی اسکی
روایت مین یون آیا ہی کہ صبح یا شام کے کہانیکو کفایت کرے ابن خزیمہ نے بہی اسکو روایت کیا ہی اسکی روایت مین آیا ہی کہ
اسکے پاس ایک رات دن کی کفایت ہو ابو داود اور ترمذی اور نسائی نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیے ہین کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے جسکے پاس اتنا مال ہو جو اسکو غنی کردین باین ہمہ لوگون سے سوال کیا تو قیامت کے دن اویگا سوال اس
کا مانگنا اسکے منہہ پر خراش ہو کا کہا یا رسول اللہ کس قدر مال ہونا غنی کر دیتا ہی آپ فرمائے پچاس درم اسکی سند مین حکیم بن جبیر ہے
وہ ضعیف ہی امام شافعی رضی اللہ عنہ کا مذہب یہہ ہی جسکے پاس اتنا مال ہو یا کسب سے اتنا حاصل کرین کہ اسکے حاجتون کو
کفایت کرے تو اسکو غنی کہینگے اس کو مانگنا یا زکاۃ کا مال لینا حرام ہی غنی کو صدقۂ تطوع دین تو لینا جایز ہی لیکن مکروہ ہی
امام ابو حنیفہ کے پاس نصاب کے مقدار مال جسکے پاس ہو تو اسکو زکاۃ نہ دینا نصاب کے مقدار مال کم ہو تو اسکو زکاۃ دینا جایز
ہی اگرچہ وہ شخص صحیح سالم رہے اور کسب کرنے پر قادر رہے ہو ولیکن جسکے پاس ایک روز کا قوت ہو تو مانگنا اسکو حرام ہی سفیان
ثوری اور ابن المبارک اور حسن بن صالح اور احمد بن حنبل اور اسحق بن راہویہ کہتے مین جسکے پاس مقدار پچاس درہم کے
ہو تو وہ غنی ہی زکاۃ کا مال اس کو نہ دینا اگر اس سے کم ہو تو زکاۃ دینا جایز ہی لیکن رات دن کے کفایت کا قوت اسکے پاس
ہو تو مانگنا اسکو حرام ہی حسن بصری اور ابو عبید القاسم بن سلام کہتے ہین جسکے پاس چالیس درہم ہو تو وہ غنی ہی وَمَا
تُنْفِقُوا مِنْ خَیْرٍ فَاِنَّ اللّٰہَ بِہٖ عَلِیْمٌ اور جو خرچ کروگے مال سے وہ اللہ کو معلوم ہی اس پر تمکو جزا دیگا اَلَّذِیْنَ
یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمْ بِالَّیْلِ وَالنَّھَارِ سِرًّا وَّعَلَانِیَۃً فَلَھُمْ اَجْرُھُمْ عِنْدَ رَبِّھِمْ جو لوگ خرچ

خرچ کرتے ہین اپنے مال اللہ کی راہ مین رات اور دن پوشیدہ اور علانیہ انکو ہی انکا ثواب اپنے رب کے پاس رات اور دن سے مراد یہہ ہی کہ سب وقت اور سب حالت مین نفقہ دیا کرتے ہین کیونکہ وے خیرات کرنیکی بہت رغبت رکھتے ہین ابن المنذر نے ابی امامہ باہلی اور ابن جریر نے ابی الدرداء سے اور عبد بن حمید نے ابن عباس سے روایت کئے ہین کہ یہہ آیت گھوڑے والون کی حق مین جن کو جہاد واسطے مال کے کہلایا کرتے ہین فخر اور ریا کے واسطے نہین رکھتے ہین نازل ہوئی ہین عبد الرزاق وغیرہ ابن عباس سے روایت کئے ہین کہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی پاس چار درم تھے رات کو ایکدرم خیرات کئے اور دن کو ایک درم اور مخفی ایک درم اور علانیہ ایک درم سو انکے شان مین یہہ آیت نازل ہوئی ابن المنذر نے سعید بن المسیب سے روایت کیا کہ یہہ آیت عبد الرحمن بن عوف اور عثمان بن عفان رضی اللہ عنہما کے شان مین اتری جبکہ وے غزوہ تبوک مین بہت سے اعانت کئے

وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ اور نہ ڈر ہی ان پر وے غم کہاوینگے یعنی آخرت مین اَلَّذِيْنَ يَأْكُلُوْنَ الرِّبٰوا جو لوگ کہاتے ہین سود یعنی سود لیا کرتے ہین اسکو کہانے سے تعبیر کیا کیونکہ مال سے بڑا نفع وہی ہی کہ کہانے مین صرف کرنا ربا کی معنی لغت مین زیادتی اور شرع مین عقد کرنا ہی عوض مخصوص پر کہ جسکی مثلیت عقد کی حالت مین شرع کے اندازہ سے معلوم نہ ہووے یا دونون بدل یا احدہما کی تاخیر ہووے ربا کی اقسام مین ہوتا ہی ایک مطعومات مین یعنی کہانیکے چیزین جیسے اناج میوہ بہاجی وغیرہ جنکو کہاتے ہین دوسرا نقدین مین یعنی سونا روپا سوان چیزون مین جنس کو اسکے مثل کے ساتھ بیچے تو وزن کو وزن اور ماپ کو ماپ برابر دست بدست بیچنا اگر کم وزیادہ بیچے یا ادہار دین تو ربا ہوتا ہی اگرچہ ردی چیز زیادہ دیکے جید چیز کم مول لین اگر جنس مختلف ہوئی تو کم وزیادتی جائز ہی لیکن ادہار لیگے تو ربا ہوتا ہی تیسرا قرض مین یعنی قرض دینا اور اس سے شرط کرنا کہ اس سے زیادہ یا بہتر چیز ہمکو دیا چاہیے یا قرضدار سے ہونگ مثلا فی صد اتنا کچھہ یا ہوا نفع دینا تو یہہ بھی سود ہی اگر قرض دینے کے وقت شرط نہ کئے ہون قرض لینے والا اپنی خوشی سے بہتر یا کچھہ زیادہ دیوے تو وہ ربا نہین یہہ شافعی کا مذہب ہی تفصیل ان مسئلون کی اور مذاہب کا اختلاف کتب فقہ مین مذکور ہی لَا يَقُوْمُوْنَ

اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِيْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ نہ اٹھینگے یعنی وے اپنے قبرون سے قیامت کے دن نہ اٹھینگے مگر جس جسطرح اٹھتا ہی وہ کہ جسکو گراتا ہی شیطان جنون سے خبط کی معنی لغت مین مارنا اور بیموقع چلنا اور جو اونٹنی چلتے وقت زمین پر پیر مارتی ہی اور لوگون کو کہندلتی ہی تو عرب اسکو ناقہ خبوط کہتے ہین اور جو شخص کام نادانی اور بیتمیزی کا کرتا ہی عرب اسکو کہتے ہین فلان خبط خبط عشواء یعنی فلانا شخص خبط کیا خبط عشوا کا عشوا اونٹنی جسکو تاریکی کے سبب سے رستہ نظر نہ آوے

کہتے ہین شاید کہ خبط کو تغیر دیکے ویسے شخص کو ہمارے زبان مین خفتا کہتے ہین اور جو شخص شیطان کے لگنے سے دیوانہ بن کے حرکت کرتا ہی اسکو کہتے ہین یَتَخَبَّطُہُ الشَّیْطٰنُ آیت کا حاصل یہہ ہی سود خورے قیامت کے دن خفتے شیطان لگا سو آدمی کے سے اٹھینگے یہان خبط کو شیطان کی طرف نسبت کیا کیونکہ عرب کا زعم یون تہا کہ جس شخص کو شیطان لگے اس کی عقل بجا نہین رہتی اور حواس اسکے گم ہو جاتے ہین پس اللہ تعالی سخن کو ایسے طور پر ذکر کیا جو انکا متعارف تہا ذٰلِکَ بِاَنَّھُمْ قَالُوْا یہہ اسواسطے کہ انہون نے کہا یعنی سود خورون پر یہہ عذاب ہوا کیونکہ وے اسکو حلال سمجہتے تہے اور کہتے تہے اِنَّمَا الْبَیْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا سودا کرنا بہی تو نہین مگر جیسا سود لینا عرب کا دستور تہا قرض دیتے وعدہ پر جب ادا نہین پہنچتا تو ان مہینون کا منافع افزود کرکے زیادہ پیسون کا دوسرا تمسک لکہا لیتے اور کہتے تہے سودے مین اول ہی مول لیتے وقت جیسا منفعت کرتے ہین اس مین آخری کو منفعت لیتے ہین دونو برابر ہین سو اللہ تعالی انکی تکذیب کے لئے فرمایا وَاَحَلَّ اللّٰہُ الْبَیْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا اور اللہ نے حلال کیا سودا اور حرام کیا سود یعنی اللہ تعالی نے تجارت مین نفع کہانا حلال کیا اور سود لینا حرام کیا اللہ سبکا مالک ہی تمام اسکے بندے ہین وہ جیسا چاہے ویسا حکم کرے بندون پر اسکا حکم ماننا لازم ہی اسکے حکم پر تعرض کرنا نہین پہنچتا فَمَنْ جَاءَہٗ مَوْعِظَۃٌ مِّنْ رَّبِّہٖ پہر جسکو پہنچی نصیحت اپنے رب کی فَانْتَھٰی سو باز آیا یعنی اسکے حکم کو مان لیا اور سود لینا چہوڑ دیا فَلَہٗ مَا سَلَفَ اسکا ہی جو آگے ہو چکا یعنی نہی وارد ہونے کے آگے جو سود کہایا ہی وہ اسی کا ہو چکا اس سے پہیر نہ لین یا یہہ مراد ہی نہی وارد ہونے کے آگے جو کہایا وہ گناہ معاف ہی وَاَمْرُہٗٓ اِلَی اللّٰہِ اور کام اسکا اللہ کی طرف ہی یعنی نہی کے بعد اس شخص کا امر اللہ کے اختیار مین ہی چاہے تو سود کہانے سے آیندہ باز رکہے چاہے تو اسکو رسوا کرے پہر وہ سود کہاوے بعضے کہتے ہین مراد یہہ ہی کہ اسکا حکم اللہ کے اختیار مین ہی خواہ امر کرے یا نہی خواہ حلال کرے یا حرام وَمَنْ عَادَ فَاُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ النَّارِ ھُمْ فِیْھَا خٰلِدُوْنَ اور جو کوئی پہر کرے یعنی نہی ہونے پر بہی اسکو بیع کے مانند حلال سمجہکے کہاوے تو وہی ہین دوزخ کے لوگ وے دوزخ مین سدا رہینگے بخاری اور مسلم اور ابو داود اور نسائی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائے تم سات چیز سے جو ہلاک کرنے والے ہین بچتے رہو کہے یا رسول اللہ وے کیا ہین تو فرمائے اللہ کا ساجہی تہرانا اور سحر کرنا اور قتل کرنا جی کا جسکو اللہ حرام کیا ہی مگر حق پر اور سود کہانا اور یتیم مال کہا جانا اور جنگ کے روز بہاگنا اور محصنہ مومنہ غافلہ عورت پر بہتان زنا کی کرنا مسلم اور بیہقی نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سود لینے والا اور سود دینے والا اور اسکا لکہنے والا اور

اور اسکے دونو شاہد تمام پر لعنت کئے اور فرمائے وے سب برابر ہین اس حدیث کو مسلم اور نسائی نے عبد اللہ بن مسعود
رضی اللہ عنہ سے یون روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سود لینے والے اور دینے والے کو لعنت کئے بخاری اور
ابو داؤد نے ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گدانے والی اور گدوانے والی اور
سود لینے والے اور دینے والے سب پر لعنت کئے اور کتے کی قیمت سے اور زنا کے کسب سے منع کئے اور تصویر بنانے والون پر لعنت کئے امام احمد اور
طبرانی کبیر مین عبد اللہ بن حنظلہ الغسیل رضی اللہ عنہما سے روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے سود کا ایک درم
بھی ہو جان کے اسکو کھانا چھتیس بار زنا کرنے سے زیادہ بدتر ہی احمد کی سند کے رجال صحیح کے رجال ہین اور یہہ حدیث اور بھی طرقون
سے آئی ہی پر عدد مین کم و زیادہ اور بعضی روایتون مین اپنی ما کے ساتہہ زنا کرنے سے زیادہ بدتر کر وارد ہوا ہی یمحق
اللہ الربوا و یربی الصدقت گھٹاتا ہی اللہ سود اور بڑہاتا ہی خیرات سود کو گھٹاتا ہی یعنی اسکی برکت چھین لیتا ہی
اور اسکو تلف کرتا ہی اور خیرات کو بڑہاتا ہی یعنی برکت دیتا ہی اور اسکو زیادہ کرتا ہی اور آخرت مین اسکا اجر مضاعف
دیتا ہی امام احمد اور ابن ماجہ اور ابن جریر اور حاکم اور بیہقی شعب الایمان مین عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے سود سے مال اگرچہ زیادہ ہو لیکن انجام کار وہ کم ہو جاتا ہی عبد الرزاق نے معمر سے روایت کیا ہی
کہ ہم سنے مین سود کھانے والے پر چالیس برس نہین گذرنے پاتے کہ اسکا مال کم ہو جاتا ہی بخاری اور مسلم اور ترمذی اور نسائی
اور ابن ماجہ نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے جس نے ایک کھجور کے برابر بھی خیرات
کرے بشرطیکہ پاک کسب سے ہو کیونکہ واسطے اللہ قبول نہین کرتا مگر پاک ہی کو پھر اُس صدقے کو اللہ تعالی اپنی قدرت کے دہنے ہاتھ مین لیتا ہی
پھر اس صدقے کو دینے والے کے واسطے پرورش کرتا ہی جیسا تم اپنے گھوڑے کے بچے کو پرورش کرتے ہو یہانتک وہ صدقہ پہاڑ کے
برابر ہو جاتا ہی واللہ لا یحب کل کفار اثیم اور اللہ دوست نہین رکہتا کسی کفار اثیم کو کفار کی معنی بڑا ناشکرا
یہہ ہی کہ حرام چیزون کی حلیت پر اصرار کرنا جیسے سود کو حلال سمجہنا ہی اثیم وہ جو گناہ کرنے مین بہت بے باک ہی ان الذین
امنوا جو لوگ ایمان لائے یعنی اللہ کی اور اسکے رسول کی تصدیق کئے و عملوا الصلحت اور نیک عمل کئے یعنی اللہ
تعالی جو امر فرمایا اسکو بجا لائے و اقاموا الصلوۃ اور قایم کئے نماز یعنے فرض نماز کو مع شروط و ارکان ادا کئے و
اتوا الزکوۃ اور دی زکوۃ یعنی فرض زکوۃ جس قدر اللہ نے فرض کیا اسکو دئے اعمال صالحہ مین نماز و زکوۃ بھی داخل
تھین لیکن انکے شرف و منزلت کے سبب انکو جدا ذکر کیا لھم اجرھم عند ربھم انکو ہی ثواب انکا اپنے رب کے پاس یعنی انکے اعمال

کا اجر انکو آخرت میں ملیگا وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ اور نہ ان پر ڈر ہی اور نہ وہ غم کہاوینگے سابق مین
ایسی ہی آیت آچکی لیکن عادت الٰہی قرآن مین یون جاری ہی کہ جہان کہین وعید کی آیت ذکر کرے تو اسکے بعد وعدے
کی آیت بہی ذکر کرے یہان سود خورون کی وعید مین مبالغہ کیا اسکے پیچہے وعدے کی آیت فرمایا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
اتَّقُوا اللَّهَ ای ایمان والو ڈرو اللہ سے وَذَرُوا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبَا اور چہوڑ دو جو رہ گیا سود یعنی نہی کے قبل لوگون سے
سود کا جو شرط کئے تہے اور تحریم کے قبل کچہہ وصول کر چکے تہے اور کچہہ باقی رہ گیا ہی تو اسکو چہوڑ دو إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ
اگر تم ہوگے مومن یعنی دلون سے اس آیت کی شان نزول ابو یعلی نے ابن عباس سے اور ابن ابی حاتم مقاتل سے یون روایت کئے ہین
کہ عمرو بن عمیر بن عوف ثقفی کے اولاد یعنی مسعود بن عمرو اور عبد یالیل بن عمرو اور ربیعہ بن عمرو اور حبیب بن عمرو چارو بہائی
جاہلیت مین مغیرہ بن مخزوم کی اولاد کو سودی قرض دیا کرتے تہے جب طایف والون نے صلح کئے اور اسلام لائے بعد بنی عمرو اپنا
سود بنی المغیرہ سے طلب کرنے لگے میا بحث تہا بنی المغیرہ کہنے لگے ہم اسلام مین سود نہ دینگے کیونکہ رسول اللہ علیہ وسلم مسلمانون
کو سود سے منع کئے ہین یہہ مقدمہ عتاب بن اسید رضی اللہ عنہ کے پاس رجوع ہوا انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو لکہہ بہیجے تب
یہہ آیت نازل ہوئی یا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ الآیہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عتاب کو لکہہ بہیجے یہہ انکو سناؤ اگر مان لین تو انکا
اصل پیا دلا دو اگر نہ مانین تو اللہ سے اور اسکے رسول سے جنگ کرنے کی بات چتا دو فَإِن لَّمْ تَفْعَلُوا پہر اگر نہین کرے تو یعنی
ربا کی حرمت آتے پر بہی اپنا جو سود باقی رہا ہی اسکو نہین چہوڑتے ہو تو فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ خبردار ہو
جاؤ لڑنے کو اللہ سے اور اسکے رسول سے بعضے کہتے ہین اس حرب سے وعید مین مبالغہ اور تہدید مراد ہی حقیقۃ جنگ مراد
نہین بعضے کہتے ہین حقیقۃ جنگ مراد ہی کیونکہ جس نے سود حلال سمجہا اور نہی کو قبول نہ کیا وہ مرتد ہی اسکو قتل کرنا اگر وہ
شخص شوکت و قوت رکہتا ہے اور اسکے پاس لشکر ہو تو امام اس سے جنگ کرنا جیسے حربیون سے جنگ کرتے ہین وَإِن تُبْتُمْ
فَلَكُمْ رُءُوسُ أَمْوَالِكُمْ اور اگر توبہ کرتے ہو یعنی سود کو حلال جاننا ترک کرتے ہو اور اس سے باز آتے ہو تو تمکو پہنچتے
ہین تمہارا اصل مال لَا تَظْلِمُونَ وَلَا تُظْلَمُونَ نہ تم کسی پر ظلم کرو اور نہ کوئی تم پر ظلم کرنا یعنی اصل سے زیادہ مانگنا
کوئی تم پر ظلم کرنا یعنی راس المال سے کم دینا یہہ حکم جب بنی عمرو سنے تو کہے ہم توبہ کرتے ہین ہم کو اللہ سے اور اسکے رسول سے
جنگ کرنیکی طاقت نہین اور اصل مال پر راضی ہوئے تب بنی المغیرہ اپنی تنگدستی ظاہر کئے اور قرض خواہان لوگ غلہ آنے تک
ہوئے تک مہلت دو ونہ مانتے تب یہہ آیت نازل ہوئی وَإِن كَانَ ذُو عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ إِلَىٰ مَيْسَرَةٍ اور اگر ایک شخص

شخص ہے بے تیسر تو مہلت دینا ہے تیسیر آنے تک ابن عباس اور شریح اور ضحاک اور سدی کہتے ہین کہ مہلت کا حکم مخصوص
سودی دین مین تھا دوسرے دینون مین نہین مجاہد اور ایک جماعت مفسرون کی کہتے ہین یہہ آیت جب بے تیسیرون کے
حقین عام ہے مذہب شافعی کا یہہ ہے قرض دار کی بے تیسیری جب ثابت ہو تو اسکو تیسیر آنے تک انتظار کرنا واجب
ہے اسکو قید کرنا یا اسپر محصل کرنا جایز نہین اگر اسنے آپ بے تیسیر ہون کر کر دعوی کرے تو دیکھینگے کہ اس پر جو دین ہے
کوئی چیز لینے کا درعوض ہے جیسے کچھہ چیز مول لیتا ہے یا نقد پیسا لیتا تھا سو اسکا قرض ہے دونون صورت مین اسکے افلاس
کا دعوی مقبول نہ ہوگا جب تک اپنی افلاس کو گواہ سے ثابت نہ کرے اگر دین عوض کا نہین بلکہ دین مہر یا کسی چیز کے تاوان
یا کسی چیز کے تلف کے نقصان کا دین ہو تو افلاس کے دعوے پر قسم کیا تو اسکو قبول کرینگے قسم کے ساتھہ تب غریم اسکی مالداری
بینہ گذارنا وَاَنْ تَصَدَّقُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اور خیرات کرنا تمہارے لئے بہلا ہے یعنی بے تیسیر پر جو قرض ہے اسکو معاف کردو تو تمہارا
بہلا ہے اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اگر تمکو سمجھ ہے یعنی بے تیسیر ذمے پر کا قرض بخش دینا بڑا ثواب ہے کر کر تمکو سمجھ ہو تو اسکو اختیار
کرو مسلم وغیرہ نے ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اللہ تعالی قیامت کی سختیون سے نجات دینا
جسکو خوش آتا ہو تو بے تیسیر پر کشایش کرے یا اسکے قرض سے کچھہ معاف کرے بخاری اور مسلم نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اگلے لوگون مین ایک شخص مرا سو فرشتے اس سے ملکے پوچھے کچھہ نیکی کی ہے تو کہا نہیں تو بولا نہین فرشتے
کہے خوب یاد کر تو بولا مین لوگون کو قرض دیتا تو اپنے غلامون کو تاکید کرتا کہ بے تیسیر کو مہلت دیو اور تیسیر سے اغماض کرجاؤ اللہ تعالی نے
کہا اس شخص سے بھی درگذرو یعنی گناہون کو معاف کیا ایک روایت مین آیا ہے کہ اللہ تعالی اسکو بہشت مین داخل کیا اس حدیث
کو مسلم نے عقبہ بن عامر اور ابو مسعود انصاری سے اور بخاری اور مسلم اور نسائی نے ابو ہریرہ سے بھی روایت کئے ہین امام احمد نے
بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرمائے جس نے بے تیسیر کو مہلت دیو تو اس کو اس
دین کے برابر ہر روز صدقہ دینیکا ثواب ملتا ہے بعد سنا فرمائے جسنے بے تیسیر کو مہلت دیو تو اسکو ہر روز اس دین کے دو برابر صدقہ دینیکا
ثواب ملتا ہے مین نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ پہلے فرمائے ہر روز اس دین کے برابر صدقہ دینیکا ثواب ملتا ہے اب فرماتے
ہو ہر روز اس دین کے دو برابر صدقہ دینیکا ثواب ملتا ہے تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے قرض ادا کرنے کا وقت نہ آوے
تب تک اسکو ہر روز اس کے برابر صدقہ دینیکا ثواب ہے جب وقت آچکا اور اُن اسکو مہلت دیا تو اس کو ہر روز دو برابر صدقہ دینیکا ثواب
ملتا ہے اس سند کے رجال سے صحیح مین حجت پکڑتے ہین اس حدیث کو امام احمد اور ابن ماجہ اور حاکم مختصر بھی روایت کئے ہین

حاکم نے کہا اس کی سند صحیح ہی شیخین کے شرط پر عبد الرزاق اور مسلم اور ابوداود اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے جسنے مسلمان سے دنیا کی سختیون سے کچھہ سختی دور کریگا تو اللہ تعالی قیامت کی سختیون سے کچھہ سختی دور کریگا اور جس نے دنیا مین بے تیسیر پر آسانی کردیگا تو اللہ تعالی دنیا اور آخرت مین آسانی کردیگا اور جسنے دنیا مین مسلمان پر ستر کریگا اللہ تعالی اسپر دنیا اور آخرت مین ستر کریگا اور اللہ تعالے بندے کے اعانت مین رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کے اعانت مین ہو امام احمد اور مسلم اور ابن ماجہ نے ابی الیسر رضی اللہ عنہ سے روایت کیے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے جسنے بے تیسیر کو مہلت دیا یا کچھہ قرض معاف کردے تو اس پر اللہ تعالی اپنا سایہ کرتا ہی اس روز کہ اس کے سایے بن کسیکا سایہ نہین اس حدیث کو ترمذی اور بیہقی نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت کیے ہین ترمذی کہا کہ وہ حدیث حسن صحیح ہی اور امام احمد اور دارمی اور بیہقی شعب الایمان مین ابی قتادہ سے بہی روایت کئے ہین انکی روایت مین ہی کہ قیامت کے دن عرش کے سایے مین وہ رہیگا اس مضمون کی حدیث عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے عبد اللہ بن احمد کی زوائد مسند مین اور شداد بن اوس اور جابر بن عبد اللہ اور عائشہ اور کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہم سے طبرانی کی اوسط مین اور ابی الدردا اور اسعد بن زرارہ سے طبرانی کی کبیر مین بھی آئے ہین ابن ابی الدنیا نے کتاب اصطناع المعروف مین ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے جس کو اپنی دعا مقبول ہونا اور اپنی سختی دفع ہونا منظور ہو تو بے تیسیر پر کشائش کرے

وَاتَّقُوا يَوْمًا تُرْجَعُونَ فِيهِ اِلَى اللّٰهِ اور ڈرتے رہو اس دن سے جس مین الٹے جاوگے اللہ کے پاس اس دن سے مراد روز قیامت ہی ڈرتے رہو یعنی اس روز کے لیے اعمال کر رکھو ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ پھر پورا ملیگا ہر شخص کو جو اس نے کمایا یعنی ہر شخص کو اسکے عمل کی جزا ملیگی نیکی یا بدی وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ اور ان پر بے انصافی نہ ہوگی یعنی نیکی جو کیا تھا اسکو چھوڑ دین یا گناہ نہین تھا سو زیادہ کر دین ایسا نہ ہوگا فایدہ ابو عبیدہ اور عبد بن حمید اور نسائی اور ابن جریر اور ابن المنذر اور ابن الانباری کتاب مصاحف مین اور طبرانی اور ابن مردویہ اور بیہقی دلایل النبوہ مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیے ہین کہ قرآن کی آخری آیت جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی یہہ ہی واتقوا یوما ترجعون فیه الی اللہ الآیہ ابن جریر طبری نے متعدد طرق سے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور تابعین کی ایک جماعت سے ایسا ہی روایت کیا ہی اور ابن جریر نے روایت کیا ہی کہ یہہ آیت نازل ہوی بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نو دن زندہ رہے اور ابن ابی حاتم نے سعید بن جبیر سے بھی ایسا ہی روایت کیا ہی اور بعضون سے ایکیس روز اور بعضون سے سات روز زندہ رہکے بھی روایت کیا ہی فریابی نے ابن عباس رضی اللہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف مرفوع نہین ہر شخص اپنی ظن کے موافق جسکو آخر نازل ہوئی سمجہا اجتہاد سے کہدیا
اور احتمال رکہتا ہی کہ ہر شخص جس آیت کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے آخر وقت سنا تو کہدیا کہ یہہ کہ آخر آیت ہی کہ اس کے
ساتہہ دوسری چند آیت بہی نازل ہوئین ہون اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکو ان آیتون کی بعد لکہو کر کے امر
تو اس کو گمان کیے کہ یہہ آخر نازل ہوئی انتہی بندہ عاصی کہتا ہی اس طور سے جمع کرنا بعضی آیتون مین ممکن نہین پہلا احتمال
جو کہے کہ ہر شخص نے جسکو آخر سمجہا اجتہاد سے کہہ دیا وہی اولی ہی چنانچہ ابن ابی کعب کا قول جسکو عبد اللہ بن احمد زوائد مسند مین
روح بن عبد المومن سے اسنے عمر بن شقیق سے اسنے ابو جعفر رازی سے اسنے ربیع بن انس سے اسنے ابو العالیہ سے اسنے ابی بن کعب سے
روایت کیا ہی کہ ابوبکر کے خلافت مین قرآن جو جمع کیے انکو چند شخص لکہتے تہے جب سورۂ برات کی اس آیت تک پہنچے ثم انصرفوا
صرف اللہ قلوبہم بانہم قوم لایفقہون بعضون نے گمان کیا کہ یہہ قرآن کی آخر آیت ہی جو نازل ہوئی تب انکو ابی بن کعب نے
کہے اس آیت کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجہے دو آیت پڑہائے ہین لقد جاءکم رسول من انفسکم رب العرش العظیم تک بعد کہے یہہ آخر
آیت ہی قرآن کی جو نازل ہوئی بعد کہے جس آیت سے اللہ تعالی شروع کیا تہا اسی سے ختم کیا اللہ الذی لا الہ الا ہو وہی اللہ تعالی
کا قول ہی وما ارسلنا من قبلک من رسول الا یوحی الیہ انہ لا الہ الا انا فاعبدون سے معلوم ہوا آخر آیت جو کہے اپنے ظن و قیاس سے کہے بعضے
قولون مین جمع کرنا ممکن ہے مثلاً جو کہا آخر آیت واتقوا یوما ہی اور جو کہا ربا کی آیت ہی اور جو کہا دین کی آیت ہی یعنی
اذا تداینتم کی آیت وجہہ تینو قول مین اختلاف نہین کیونکہ وے تینون آیت ایک ہی جگہہ ہین ہر ایک کو آخر آیت کہہ سکتے
ہین حافظ عسقلانی نے کہا جسنے بولا آخر آیت نازل ہوئی سو ربا کی آیت ہی اور جو بولا واتقوا یوما وے دونو قول مین
یون جمع کرسکتے ہین کہ ربا کی آیتون کا خاتمہ کہ اتقوا یوما ہی کیونکہ ربا کی آیتون پر ہی معطوف ہی انتہی بندہ عاصی کہتا ہی
عمر رضی اللہ عنہ کے قول سے جسکو ابن مردویہ نے ابی سعید خدری سے روایت کیا ہی ایسا مفہوم ہوتا ہی کہ نبی صلی اللہ وسلم کے
آخر دنون مین جو آیتین نازل ہوئین اس مین یہہ آیت بہی ہی یہہ مراد نہین کہ اسکے بعد کوئی آیت نازل نہ ہوئی
انکی روایت کا لفظ یون ہے خطبنا عمر فقال ان من آخر القرآن نزولا آیۃ الربا اس روایت مین لفظ من کا فایدہ تبعیض کا
بخشتا ہی تو معلوم ہوا کہ یہہ آیت ان آیتون مین ہے جو آخر نازل ہوئین وہی آخر آیت ہو سو نہین اور روایتین جو
آئین کہ وہ آیت نازل ہوئی بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم اتنے دن کو وفات پائے تابعین کے اقوال ہین صحابی طرف
انکی نسبت نہین کیے تو وے قابل حجت نہین علی الخصوص اختلاف کے وقت اور ابن عباس سے جو فرمائے روایت کیا اسکی

اسکی سند مین کلبی ہی وہ متہم بکذب ہی حافظ عسقلانی نے براء رضی اللہ عنہ کے قول مین اور ابن عباس کے قول مین جمع یون
کیا ہی کہ وہ دونو آیت یعنی یستفتونک کی آیت اور ربا کی آیت دونون باہم اتری ہون تو ہر ایک پر صادق آتا ہی کہ وہ دوسرے
آیتون کی بہ نسبت آخر نازل ہوئین اور احتمال رکہتا ہی کہ یستفتونک کی آیت کو اخیر جو کہا بہ نسبت مواریث کے
ہو بخلاف واتقوا یوما کی آیت اور احتمال رکہتا ہی کہ بالعکس ہون یعنی واتقوا کی آیت بہ نسبت آیات ربا کی ہی بخلاف یستفتونک
کی اور بولا کہ اول ارجح ہی کیونکہ واتقوا یوما کی آیت مین اشارہ ہی وفات کی معنی طرف جو مستلزم ہی خاتمہ نزول کو انتہی فمن یرجو
کی آیت مین ابن کثیر نے اور اس بقیل ہونا کی آیت مین سیوطی نے یون تاویل کئے ہین کہ ان آیتون کے بعد دوسرے آیات جو ان کو
منسوخ کرین اور اون کے حکم کو پہیر دین نازل نہین ہوئین بلکہ وہ مثبت ومحکم ہین انتہی امام احمد اور نسائی کی روایت کا
لفظ اس تاویل کی تائید کرتا ہی وہ لفظ یون ہی لقد نزلت فی آخر ما نزل ما نسخہا شیء اور فاستجاب لہم کی آیت مین سیوطی نے
یون کہا کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہی یا رسول اللہ مین دیکھتی ہون اللہ تعالی مردون کا ہی ذکر کرتا ہی عورتون کو یاد نہین
کرتا تب یہہ آیت ولا تتمنوا ما فضل اللہ بہ بعضکم علی بعض اور یہہ آیت ان المسلمین والمسلمات اور یہہ آیت فاستجاب لہم نازل ہوئین
تینون آیتون مین فاستجاب لہم کی آیت آخر نازل ہوئی اسی لحاظ سے کہے کہ وہ آخر آیت نازل ہوئی یا یون کہے کہ آیتین
اول جو مخصوص مردون کے حق مین نازل ہوئین تہین آخر عورتون کے حق مین جو نازل ہوئی سو یہہ آیت ہی اور سیوطی فان تولوا
کی آیت مین یون تاویل کیا ہی کہ وہ آیت سورے کے اخیر کو نازل ہو بندہ عاصی کہتا ہی جو لقد جاءکم کی آیت آخر مین نازل
ہوئی کہکے ابی رضی اللہ عنہ جو کہے اس مین بہی یہہ تاویل ہوسکتی ہی بلکہ ابن ابی داؤد کی روایت جو ابو العالیہ سے ہی اسمین
باب کی تصریح ہی اس کا لفظ یون ہی انہم لما جمعوا القرآن فی خلافۃ ابی بکر کان الذی یملی علیہم ابی بن کعب فلما انتہوا من
براءۃ الی قولہ لا یفقہون ظنوا ان ہذا آخر ما نزل منہا فقال ابی بن کعب اقرانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آیتین بعدہن لقد
جاءکم رسول من انفسکم الی آخر السورۃ یعنی وے لوگ ابو بکر رضی اللہ عنہ کی خلافت مین قرآن جب جمع کیے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ آیتین
پڑہتے تو اسکو لکہتے تہے برات کے سورۃ مین لا یفقہون کے پاس جب پہنچے تو سمجہے کہ اس سورہ کی وہ آخر آیت ہی جو نازل ہوئی تب
ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کہے مجکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس آیت کے بعد بہی دو آیت پڑہائے ہین لقد جاءکم رسول آخر
تک دیکہو یہہ لفظ صاف دلالت کرتا ہی کہ وہ اس صورت کی آخر آیت ہی اور امام الحرمین جو کہا قل لا اجد فیما اوحی الی آخر
آیت ہی اسکی سند کتب حدیث سے نہین ملی لیکن امام شاید اسکی سند حدیث سے پایا سو کہا ابن الحصار نے انکے قول پر رد کیا ہی

کہ وہ سورہ بالاتفاق مکی ہے اور اسمین کی یہہ آیت سورے کے بعد نازل ہوئی گر کر منقول نہین بلکہ اس آیت مین مشرکون کے ساتہہ جہگڑا ہے تو وہ مکے مین ہی ہوا انتہی بندہ عاصی کہتا ہے سورۂ انعام اگرچہ مکے مین نازل ہوا لیکن اسکے چند آیتین مدینے مین نازل ہوئین ہین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بسند صحیح ثابت ہوا کہ اسکے تین آیتین مدینے مین نازل ہوئے قل تعالوا اتل ما حرم علیکم اور اسکے بعد دو آیتین انکے سوائے بھی چند آیتین ہین کہ وہ مدینے مین نازل ہوین کر کے منقول ہے سو شاید یہہ آیت بھی مدینے مین نازل ہوئی ہو ہم ابن الحصار کے قول کو مسلم رکھے کہ یہہ تمام سورت مکے مین ہی نازل ہوی لیکن یہہ آیت شاید اس سورے کی آخر آیت ہے جو مکے مین نازل ہوئی واللہ اعلم یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا تَدَایَنْتُمْ بِدَیْنٍ اِلٰۤی اَجَلٍ مُّسَمًّی فَاكْتُبُوْهُ ای ایمان والو جب معاملہ کرو کے ادہار کا وعدہ مقرر تک تو اسکو لکہو یعنی اس دین کا تمسک لکہا لو اللہ تعالی نے سود کو منع کیا سو سلم اور قرض لیو و کر کے اس آیت مین اذن دیا وعدہ مقرر تک جو فرمایا اس سے معلوم ہوا کہ اگر وعدہ مجہول ہو مثلا کہے زراعت کے کٹنا و تک تو صحیح نہین اور لکہو کر کے اسواسطے حکم کیا تا بہول نہ جاوین اور انکار کے وقت حجت ہو یہہ لکہنا بعضون کے پاس واجب ہے وہ قول عطا اور ابن جریج اور نخعی کا ہے محمد بن جریر طبری بہی اسی قول کو اختیار کیا ہے اکثر علما کہتے ہین کہ وہ امر استحباب کے واسطے ہی بعضون نے کہا کتابت اور گواہ اور رہن اول واجب تہا بعد وہ حکم فان امن بعضکم بعضا فلیؤد الذی اؤتمن امانتہ کی آیت سے منسوخ ہوا یہہ قول حسن اور شعبی اور حکم بن عتیبہ کا ہے اب لکہنے کی کیفیت بیان فرماتا ہے وَلْیَكْتُبْ بَّیْنَكُمْ كَاتِبٌۢ بِالْعَدْلِ اور لکہہ دیا چاہیے تمہارے درمیان کوئی لکہنے والا انصاف سے یہہ حکم کاتب کو ہے یعنی لکہنے والا مال مین اور وعدے مین اور شروط مین کچہہ کم و زیادہ نہ لکہہ دیوے یا حکم ہے معاملہ کرنے والون کو یعنی دین لینے والا اور دینے والا تمسک کسی دانا متدین شخص کے ہاتہہ سے لکہاوے تا ضرورت کے وقت وہ حجت ہووے وَلَا یَاْبَ كَاتِبٌ اَنْ یَّكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللّٰهُ اور کنارہ کشی نکرے لکہنے والا اس سے کہ لکہہ دیوے جیسا سکہایا اسکو اللہ یعنی جسکو لکہنا معلوم ہو تو وہ لکہنے سے کنارہ کشی نہ کرنا اس آیت سے بعضون نے کہا ہے لکہنے والے پر لکہہ دینا واجب ہے ویسا ہی شاہد پر تحمل شہادت یعنی قبول شہادت واجب ہے جب کسی نے کتابت اور تحمل شہادت واسطے اسکو جو لایق ہو طلب کرین تو ان پر وہ واجب ہے اور بعضون نے کہا کتابت اور تحمل شہادت دونون اول فرض تہے بعد اسکو اللہ تعالی نے ولا یضار کاتب ولا شہید سے منسوخ کیا جمہور کا مذہب یہہ ہے کہ یہہ امر استحباب کا ہے جب اللہ تعالی اسکو لکہنا پڑہنا سکہایا اور دوسرون پر اسکو فضیلت دیا تو اسکو مناسب ہے

یہی ہے کہ بخل نکرے اور اپنے مسلمان بہائی کی حاجت برلاوے تا اس نعمت کا شکر ادا ہو فَلْيَكْتُبْ سو وہ لکہے وَلْيُمْلِلِ
الَّذِي عَلَيْهِ الْحَقُّ اور زبان بولتے جاوے جس پر حق دینا ہے یعنی جسنے قرض لیا ہے اسکو ضرور ہے اپنی زبان سے
اسکے مقدار اور جنس وصفت کا اقرار کرے وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهُ اور ڈرے اللہ سے جو اپنا رب ہے یعنی لکہنے والا اور
بولنے والا دونو اللہ سے ڈریں کچھ فریب ودغا نکریں وَلَا يَبْخَسْ مِنْهُ شَيْئًا اور نقصان کرے اس میں سے کچھ یعنی حق
جو دینا ہے یا جو وہ لکہنا ہے کچھ نقصان کرے فَإِنْ كَانَ الَّذِي عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيهًا پہر جس شخص پر حق دینا ہے بے
وقوف ہو کا بعضے کہتے ہیں سفیہ سے ایسا جاہل جو کہ کے لکہا نسکے اور بعضے کہتے کہ سفیہ نابالغ سے مراد ہے امام شافعی
رضی اللہ عنہ کے پاس سفیہ وہ جو بیجا مال خرچے اور اپنے دین کو فاسد کرے أَوْ ضَعِيفًا یا ناتوان ہے یعنے بہت بوڑہا کہ
جسکے حواس بجا نہیں أَوْ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يُمِلَّ هُوَ یا طاقت نہیں رکہتا وہ بول کے لکہانیکی مثلا وہ گنگ ہے بول
نہیں سکتا ہے تو فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهُ بِالْعَدْلِ بول کے لکہاوے اسکا ولی انصاف سے ولی سے مراد وہ جو اسکے امور کا متکفل ہے باپ
ہو یا وصی یا قیم جنکو اقرار میں نیابت ہو سکتی ہے وَاسْتَشْهِدُوا شَهِيدَيْنِ مِنْ رِجَالِكُمْ اور شاہد کرو دو شاہد
اپنے مردوں میں سے یعنی شاہد بالغ حر مسلمان نہ بچہ غلام کافر نہ ہو یہی ہے مذہب شافعی اور جمہور کا شریح اور ابن سیرین غلام کی
شہادت جایز رکہتے ہیں اور ابو حنیفہ نے کافر کے لئے کافر کی شہادت جایز رکہی ہیں فَإِنْ لَمْ يَكُونَا رَجُلَيْنِ پہر اگر
نہو وہ دونوں شاہد مرد تو فَرَجُلٌ وَامْرَأَتَانِ ایک مرد دو عورتیں سب علما کا اتفاق ہے کہ مالی مقدموں میں ایک مرد اور
دو عورت ہوں تو انکی شہادت قبول کرینگے مالی مقدموں کے سوا اور دوسرے مقدموں میں انکی شہادت مقبول ہے یا نہیں اس میں
اختلاف ہے سفیان ثوری اور ابو حنیفہ کہتے ہیں عقوبتوں کے سوا اور دوسرے تمام معاملوں میں ایک مرد اور دو عورت کی
شہادت مقبول ہے اور ایک جماعت فقہا کی کہتی ہے مالی مقدموں کے سوا اور دوسرے کوئی مقدموں میں عورتوں کی شہادت
مقبول نہیں امام شافعی کا مذہب یہ ہے کہ جن مقدموں میں کہ اطلاع اکثر عورتوں کو ہوتی ہے جیسے ولادت اور رضاعت
اور بکارت اور ثیوبت اور انکے امثال میں شہادت ایک مرد اور دو عورت کی یا فقط چار عورتوں کی مقبول ہے اور سب فقہا کا اتفاق
ہے کہ عقوبات اور حدود میں شہادت عورتوں کی ہرگز مقبول نہیں مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاءِ جنکو پسند رکہتے
ہو شاہدوں میں یعنی جن کی امانت ودینداری تمہارے پسند ہو تو اسکو شاہد کہو شہادت کو قبول کرنے کے لئے سات
چیزیں شاہد میں ہونا شرط ہے اسلام اور حریت اور عقل اور بلوغ اور عدالت اور مروت اور انتفاء تہمت کا اور غلام اور

مجنون اور نابالغ اور فاسق اور بے حیا اور متہم کی شہادت مقبول نہین عدالت یہہ ہی کہ آدمی گناہ کبیرہ سے پرہیز کرے اور
گناہ صغیرہ پر اصرار نکرے مروت کی معنی لغت مین آدمیت فقہا مروت اسکو کہتے ہین کہ اسوقت اس جگہہ اسکے مثل کے
لوگ کی ڈہنگ چلن جیسے ویسی اختیار کرنا تہمت وہ کہ شہادت دینے سے شاہد کو نفع ہوتا ہی یا اسکی کچہہ مضرت دفع
ہوتی ہی یا جس پر شہادت دیتا ہی اسکے ساتہہ دشمنی ہی یہہ مذہب شافعی کا ہی اسکی تفصیل کتب فقہ مین لکہی ہی عورتین دو
ہونا کہ جو شرط کیا اب اسکا سبب بیان فرمایا اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰىهُمَا فَتُذَكِّرَ اِحْدٰىهُمَا الْاُخْرٰى کہ بہول جاوے
ایک عورت تو یاد دلاوے اسکو وہ دوسری عورتون کی طبیعت مین بہولات غالب ہے اسلئے دو عورتون کو ایک مرد کے قایم مقام
کئے ایک بہول جاوے تو دوسری اسکو یاد دلاوے وَلَا يَاْبَ الشُّهَدَآءُ اِذَا مَا دُعُوْا اور گناہ نکرے شاہد جسوقت
کہ بلایا جاوین شہادت کے تحمل کے واسطے یا اسکو ادا کرنے کے لئے بلاوین تو انکار نکرنا لیکن تحمل شہادت مستحب ہے اگر کوئی تحمل
شہادت سے کنارہ کیا تو گناہ کار نہین ہوتا شہادت ادا کرنا واجب ہے جب ادا کرنیکے لئے بلاوین اور وہ نہ آوے تو فاسق
ہوگا اور اسکی شہادت مردود ہوگی وَلَا تَسْئَمُوْٓا اَنْ تَكْتُبُوْهُ اور کاہلی نکرو اسکے لکہنے سے یعنی حق کو یا دین کو لکہہ
رکہنے مین سستی نکرو صَغِيْرًا اَوْ كَبِيْرًا چہوٹا ہو یا بڑا یعنی قرض تہوڑا ہو یا بہت سبکو لکہہ رکہنا اِلٰٓى اَجَلِهٖ اسکے وعدے
تک یعنی لکہہ رکہنا اسوقت تک جو مدیون نے اقرار کیا ذٰلِكُمْ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ یہہ لکہہ رکہنا خوب انصاف ہی اللہ کے یہان
وَاَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ اور پوری درستی ہی گواہی کو یعنی لکہاوٹ شہود کو یاد دلاتی ہی اسکو دیکہے تو شہادت درست ادا
کرینگے وَاَدْنٰٓى اَلَّا تَرْتَابُوْٓا اور بہت قریب ہے کہ تمکو شبہہ نہ پڑے یعنی کیونکہ تمسک کو جب دیکہین تو پیسونکا مقدار اور وعدے
کے دن اور شہود کے نام معلوم ہوجاینگے اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيْرُوْنَهَا بَيْنَكُمْ مگر ایسا کہ سودا ہو دو بدو
کا پہیر بدل کرتے ہو آپس مین کہ اس مین وعدہ نہین تو فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَلَّا تَكْتُبُوْهَا مضایقہ نہین تم پر اسکو نہ لکہنا جُنَاحٌ ص
کتابت کا حکم پہلے جو کیا تہا اس سے اس صورت کو استثنا کیا یعنی دست بدست خرید و فروخت ہو تو اس مین لکہاوٹ کی احتیاج
نہین کیونکہ اس قسم کا معاملہ لوگون مین بہت سا ہوتا ہی اگر اس مین کتابت کی تکلیف دین تو لوگون پر بہت دشوار ہوگا اور اسمین
بہولنے اور مکر جانیکا اندیشہ بہی نہین وَاَشْهِدُوْٓا اِذَا تَبَايَعْتُمْ اور شاہد رکہو جب خرید و فروخت کرو اس خرید و
فروخت سے یا دہی تجارت رو برو کی ہی یا مطلق خرید و فروخت ہی اس تقدیر پر آیت مین تعمیم ہوئی بعد تخصیص کے یہہ گواہی
احتیاط کے لئے ہی جمہور کا مذہب ہی کہ گواہی کا حکم یہان استحبابا ہی اور بعضے کہتے ہین وجوبا اور تہوڑے یون کہتے ہین حکم

حکم وجوبا تھا لیکن منسوخ ہوا اسکی ناسخ فان امن بعضکم بعضا کی آیت ہی ولا یضار کاتب ولا شہید اور ضرر نہ پہنچاوے لکہنے والا اور نہ گواہ یعنی لکہنے والا کہ ضرر اور نقصان کا کام نہ کرے جیسے مال مین یا وعدہ مین کم و زیادتی کردین یا کچھہ شرطون کو چھوڑ دیوے یا بڑہا دیوے یا اس مین اجمال کر دیوے شاہد کا ضرر پہنچانا اس طور سے کہ شہادت ادا کرنیکے واسطے طلب کرین تو نہ آوے یا شہادت پوری نہ ادا کرے یہہ معنی اس تقدیر مین ہوگی کہ یضار کے لفظ کو صیغہ معروف پر ہین اگر اسکو مجہول ٹھہراوین تو معنی یون ہوگی ضرر نہ پہنچاوے کاتب اور شاہد کو یعنی بایع یا مشتری وہ کام نہ کرے جسمین کاتب کو یا شاہد کو نقصان ہو مثلا کاتب یا شاہد ضروری کامون مین مشغول ہین تو انکو کتابت اور شہادت کے واسطے بجد ہووے یا کاتب کی اجرت یا شاہد کے سواری کا خرچ نہ دیوے غرض آیت دو وجہ کو محتمل ہوئی تو دونو معنی پر معا یا ہر ایک پر حمل کر سکتے ہین و

ان تفعلوا فانہ فسوق بکم اور اگر ایسا ضرر کروگے تو وہ گناہ کا کام ہی تمہارے واتقوا اللہ اور ڈرو اللہ سے

ویعلمکم اللہ اور اللہ تمکو سکہاتا ہی یعنی اللہ تعالی تمہاری مصلحت اور بہلائی کی بات تمکو سکہاتا ہی واللہ بکل شئ علیم اور اللہ سب چیز واقف ہے اس آیت کو دین کی آیت کہتے ہین اللہ تعالی قرآن مین مطلب بہت اختصار سے فرماتا ہی لیکن اس جگہہ تفصیل کیا اور کتابت کرو اور شاہد رکہو کرکے مکرر امر کیا تا لوگون کو ہشیار کردے کہ اپنے مال کی احتیاط کرین کیونکہ اکثر معاملہ کی مصلحتون کا سبب یہی ہی دوسری بات یہہ ہی لوگ تساہل کرکے ابتدا معاملہ مین تمسک نہین لکہتے اور شاہد نہین رکھتے بعد دینے کے وقت آپس مین بحث ہوتا ہی آپس مین ناخوشی ہو جاتی ہے آخر حاکم کے پاس فریاد کرنیکی نوبت پہنچتی ہے جہوٹھے شاہد بناتے ہین رشوتے دیتے ہین جہوٹھی قسم کرتے ہین سو ابتدا مین احتیاط نہ کرنا مسلمان بہائیون مین عداوت اور جہوٹ قسم کا سبب ہوا حدیث مین آیا ہی جہوٹھہ قسم شہرون کو ویران کرتے ہی ان قباحتون کے نظر کرکے اللہ تعالی مبالغے سے کہہ دیا کہ پہلے ہی معاملے کے وقت تمسک لکہے اور اپس دو معتبر گواہ کی گواہی لکہوا دے تا آیندہ فساد نہ ہو وان کنتم علی سفر اور اگر تم سفر مین ہو ولم تجدوا کاتبا اور نہ پاؤ لکہنے والا تو فرہان مقبوضۃ تو ہاتھہ مین گرو رکھنی یعنی اگر تم مسافرت کے عالم مین ہو اور وہان کوئی لکہنے والا نہ ملے تو اعتماد کے واسطے گرو رکہا چاہئے ظاہر آیت کو دیکہتے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ گرو رکہنا جایز نہین مگر سفر مین مجاہد اور ضحاک اور داؤد ظاہری کا یہی مذہب ہی جمہور سلف و خلف کہتے ہین حضر مین باوجود کاتب موجود رہتے رہن رکہنا جایز ہی کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے مین زرہ کو رہن رکہے امام احمد بخاری اور مسلم اور نسائی اور ابن ماجہ اور بیہقی نے بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے ایک یہود کی پاس سے اناج ادہار لے اور اسکے پاس اپنی لوہی کی بکتر گرو رکہے امام احمد اور بخاری اور ترمذی اور ابن ماجہ اور ابن حبان انس رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینے مین اپنی بکتر ایک یہود کے پاس گرو رکہے اپنے لوگون کے واسطے جو لئے بخاری کے ایک روایت مین وہ جو تیس صاع تھے کرکے مذکور ہی اور امام احمد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور طبرانی اسکو بھی ابن عباس سے بھی روایت کئے ہین ترمذی نے اس حدیث کی تصحیح کی ہی ابن حجر عسقلانی نے صاحب الاقتراح سے نقل کیا ہی کہ وہ حدیث بخاری کی شرط پر ہی احمد اور ابن ماجہ اس حدیث کو شہر بن حوشب سے اسماء بنت یزید سے بھی روایت کیا ہی امام شافعی اور خطیب مبہمات مین اور بیہقی جعفر بن محمد کی طریق سے وہ اپنے باپ محمد الباقر رضی اللہ عنہ سے مرسل روایت کئے ہین اور یہودی کا نام ابو الشحم الظفر کرکے ذکر کئے ہین ان احادیث سے رہن رکہنا حضر مین جایز ہوا اور غالب احوال کے نظر کرتے آیت مین سفر کا قید کیا کیونکہ اکثر سفر مین کاتب میسر نہین ہوتا وہ قید بطور شرط کے نہین اور مقبوضۃ کے قید سے معلوم ہوا کہ رہن تمام نہ ہوگا جبتک مرتہن یعنی گرو لینے والا اس مرہون کو ہمدست نکرے فَاِنْ اَمِنَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا فَلْيُؤَدِّ الَّذِی اؤْتُمِنَ اَمَانَتَهٗ پھر اگر اعتبار کرے ایک دوسرےکا تو ادا کیا چاہئے جس پر اعتبار کیا اپنے پر کا دین یعنی پیسا دینے والا قرض مانگنے والے کو اعتباری آدمی سمجہکے بن گرو کے پیسا قرض دے یا تو مدیون کہ جس پر حق ہے جسکو دائن اعتباری سمجہا تہا اپنے پر کی امانت یعنی قرض ادا کر دینا قرض کو امانت بولا کیونکہ دینے والا اس قرض پر نہ دستاویز لیا نہ کچہہ مال گرو رکہا مدیون اس کا انکار کرتا تو ممکن تہا اس لئے اس کا نام امانت رکہا وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ اور ڈرتا رہے اللہ سے جو اپنا رب ہے یعنی مدیون پر لازم ہے اللہ سے ڈرکے وعدہ ہوتی ہے قرض ادا کرنا انکار نکرنا اور جہوٹے وعدے آج دیتا ہون کل دیتا ہون کرکے نہ کرنا یہہ حکم قرض خواہ کے حق مین بہی ہوسکتا ہے قرضخواہ جس قدر دیا ہی اتنا ہی تقاضا کرنا زیادہ طلبی نہ کرنا خیانت کرنا اور حق کو مکرنا بہت بات ہے اس لئے اللہ تعالی امانت کے ادا کرنے کو بہت مبالغہ سے فرمایا پہلے امانت ادا کرنا کرکے امر صیغہ جو وجوب پر دلالت کرتا ہی لایا پہر اسی مضمون کی طرف اشارے سے کہا اور اسکو بہی امر کے صیغے سے لایا اور اللہ اور رب دونون لفظ ذکر کیا اب اللہ تعالی شہود کو خطاب کرتا ہے وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ اور تم نہ چہپاؤ گواہی کو یعنی شاہد کو شہادت کرنے کے واسطے طلب کرین تو اسکو شہادت کی کتمان جایز نہین کیونکہ اسنے شہادت کی کتمان کریگا تو حق دار کا حق باطل ہوگا اسواسطے اسکے وعید کو مبالغے سے کہا وَمَنْ يَّكْتُمْهَا فَاِنَّهٗ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ اور جو کوئی چہپاوے اس شہادت کو گنہگار ہے دل اسکا اس جگہہ اللہ صاحب نے وہ شخص

شخص گنہگاری کرکے نہ کہا بلکہ اسکا دل گنہگار ہی فرمایا مبالغے کے واسطے اور اشارہ کرنے کو کہ یہہ کام بہت بڑے
اس کی گناہ دل کو گھیرتی ہی اسکا سبب یہہ ہی شہادت کو چھپانا زبان سے تعلق نہین رکہتا شہادت دل مین رہتی ہی
دل چھپانے کا محل پڑا ہی اس لئے دل کے طرف نسبت کیا فعل جس عضو سے ہوتا ہی اس عضو کی طرف نسبت کرنا بہت
بلاغت رکہتا ہی چنانچہ کہتے ہین اسکو اپنے انکہون سے دیکھا ہون اپنے کان سے سنا ہون اپنے دل سے دیا ہون دوسرا
سبب یہہ ہی دل تمام اعضا کا بادشاہ ہی اور اعضا اسکے رعیت ہین جب دل درست رہا تو تمام اعضا بہی درست
رہینگے اور دل فاسد ہوا تو تمام اعضا بہی فاسد ہوینگے جب گناہ دل کو گہیر لی تو تمام اعضا کو بہی گہیر لیگی طبرانی کبیر
مین اور اوسط مین ابی موسی اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے کسی کو شہادت
ادا کرنے کے واسطے بلوا دین اور وہ اسکو چھپایا تو گویا اسنے جہوٹہی گواہی دی اسکی سند مین عبداللہ بن صالح کاتب
اللیث ہی اسکو بعضون نے توثیق کیا ہی اور بعضے ضعیف کہے ہین بخاری اسکی حدیث کو متابعات مین لے آتا ہی وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُونَ
عَلِيمٌ اور اللہ تمہارے کئے کو جانتا ہی یعنی جھوٹہی شہادت دین یا شہادت چھپاوین سب کو اللہ تعالی جانتا ہی اس جملے مین
چھپانے والے کو
بہی وعید ہی لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ اللہ کا ہی جو کچھہ ہی آسمان و زمین مین سب کا مالک سب کا خالق
ع
وہی ہی وَإِنْ تُبْدُوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ اور اگر تم ظاہر کروگے اپنے جی کی بات
یا چھپاوگے حساب لیگا تم سے اللہ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ پھر بخشیگا جسکو چاہے وَيُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ اور عذاب
کریگا جسکو چاہے وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اور اللہ سب چیز پر قادر ہی اس آیت کا ظاہر اس بات پر دلالت کرتا ہی کہ
دل مین جو بات آتی ہی اور قلب پر گناہ جو خطور کرتا ہی ان پر بہی مواخذہ ہو حالانکہ اسکا دفع بندے کے مقدور مین نہین
اس سے لازم آتا ہی کہ حقتعالی ایسی تکلیف جو طاقت بشری سے خارج ہو دیا ہو اسکو تکلیف مالایطاق کہتے ہین ایسی
تکلیف دینا جایز نہین اس کی دفع کی خاطر چند جواب دئے ہین بعضے کہتے ہین یہہ آیت منسوخ ہی اسکے خصوص مین بہی کئی طرح سے
کلام کئے ہین بعضے کہتے ہین یہہ آیت بہی کتمان شہادت کے مقدمہ مین ہی اور پہلی آیت کے ساتھہ متصل ہی اسکی
معنی یون ہی اے شاہدو تمہاری دل مین جو بات ہی شہادت کو ظاہر کرنا یا پوشیدہ رکہنا اس پر تمسے اللہ تعالی حساب
لیگا اس قول کو ابن جریر اور ابن المنذر نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مقسم کی طریق سے جو مولی ابن عباس کا تہا یون
ہی روایت کئے ہین عکرمہ سے بہی ایسا ہی مروی ہی لیکن یہہ قول ضعیف ہی کیونکہ یہہ آیت اگرچہ شہود متقدمہ کے بعد وارد

بی لفظ اسکا عموم پر دلالت کرتا ہی اسکو شہود کی طرف پھیرنے کی کچھہ وجہ نہین کیونکہ لفظ کے عموم کو اعتبار ہی
نہ خصوص سبب کو مقاتل کہتا ہی یہہ آیت انکے شان مین نازل ہوئی جو دل مین کافرون کی دوستی رکھتے تھے تب
معنی یون ہونگی ای لوگو کافرون کی دوستی جو تمہارے دلون مین ہی اسکو تم علانیہ کر دیا پوشیدہ اللہ تمسے حساب
لیگا مجاہد کہتا ہی یہہ آیت یقین و شک کے مقدمہ مین ہے یعنی تم ایمان کے مقدمہ مین یقین ظاہر کرتے ہین اور دل
مین شک رکھتے ہین اس پر اللہ محاسبہ لیگا پہلے قول پر جو اعتراض ہوا ان دونو قول پر بھی وہی اعتراض وارد ہوتا ہی
بعضے کہتے ہین دل مین خواطر جو آتے ہین دو طور پر ہوا کرتے ہین ایک خاطر ہے جو بے خواستہ دل مین آتا ہی
یہہ خطرہ معاف ہی چنانچہ اسکا بیان آتی سو آیت مین آتا ہی دوسرا یہہ ہے کہ آدمی اسکے کرنے پر مستعد ہوتا ہی پر بسبب عوارض
کے وہ حرکت اسسے وجود مین نہین آتی اس قسم کی بات جو پوشیدہ رہتی ہی اس پر اللہ محاسبہ لیگا اکثر مفسرین
کہتے ہین کہ آیت اپنی عموم پر باقی ہی اور اعتراض کے دفع کے لیئے چند وجہ کہے ہین بعضے کہتے ہین یہہ آیت منسوخ
ہی بعد کی آیت سے یہہ قول علی اور ابن مسعود اور ابو ہریرہ کا ہی اور ابن عباس کا بھی صحیح قول یہی ہی اور عائشہ سے بھی
ایک روایت ہی اور محمد بن سیرین اور محمد بن کعب قرظی اور قتادہ اور کلبی بھی یہی کہتے ہین امام احمد اور مسلم اور ابو
داؤد کتاب ناسخ و منسوخ مین اور ابن جریر طبری اور ابن ابی حاتم نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیئے ہین کہ جب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر یہہ آیت نازل ہوئی للہ ما فی السموات وما فی الارض وان تبدوا ما فی انفسکم او تخفوہ یحاسبکم
بہ اللہ فیغفر لمن یشاء ویعذب من یشاء واللہ علی کل شیء قدیر تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ پر نہایت شاق ہوئی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوکے دو زانو بیٹھے اور عرض کیئے یا رسول اللہ جن تکلیفون کی ہم طاقت رکھتے
تھے نازل ہوین جیسے نماز روزہ جہاد صدقہ تو ہم قبول کیئے اب اللہ تعالی یہہ آیت نازل کیا ہم اسکی طاقت نہین رکھتے
تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما اولے اہل کتاب جو کہے تھے سمعنا وعصینا یعنی ہم سنے اور اسکو نہین مانتے کیا تم بھی ویسا ہی
کہتے ہو بلکہ یون کہو سمعنا واطعنا غفرانک ربنا والیک المصیر یعنی ہمنے سنا اور قبول کیا تیری بخشش چاہئے ای رب ہمارے
اور تجھی تک رجوع ہی جب لوگ اسکو پڑھے اور انکے زبان رام ہوئے اللہ تعالی اسکے پیچھے آمن الرسول کی آیت نازل
کیا جب اسکو قبول کیئے تب اللہ تعالی اس آیت کو نسخ کیا اور یہہ آیت نازل کیا لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا الآیہ جب وہ
کہے تو اللہ تعالی فرمایا بہتر ہی امام احمد اور مسلم اور ترمذی اور نسائی اور ابن جریر اور ابن المنذر اور حاکم اور بیہقی کہتا

کتاب الاسماء والصفات مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کئے ہین کہ جب وان تبدوا ما فی انفسکم او تخفوہ یحاسبکم بہ اللہ کی آیت نازل ہوئی صحابہ کے دل پر اتنا غم ہوا کہ کسی چیز سے اتنا غم نہ ہوا تھا پھر انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے سمعنا واطعنا وسلمنا پھر اللہ تعالی انکے دلون مین ایمان کو مضبوط کیا اور لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا لہا ما کسبت وعلیہا ما اکتسبت ربنا لا تواخذنا ان نسینا او اخطانا کی آیت نازل کیا اور اللہ تعالی فرمایا مین نے ویسا ہی کیا ربنا ولا تحمل علینا اصرا کما حملتہ علی الذین من قبلنا اللہ تعالی فرمایا مین نے اسکو کیا ربنا ولا تحملنا ما لا طاقۃ لنا بہ اللہ تعالی فرمایا مین نے کیا واعف عنا واغفر لنا وارحمنا الآیہ اللہ تعالی کہا مین نے کیا عبد بن حمید اور ترمذی نے علی رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین کہ جب وان تبدوا ما فی انفسکم او تخفوہ یحاسبکم بہ اللہ کی آیت نازل ہوئی ہم مغموم ہوئے لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا لہا ما کسبت وعلیہا ما اکتسبت کی آیت نازل کر کے اسکو منسوخ کیا سعید بن منصور اور ابن جریر اور طبرانی نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین کہ محاسبہ لہا قبل تھا جب لہا ما کسبت وعلیہا ما اکتسبت کی آیت نازل ہوئی آگے کی آیت کو نسخ کی ابن جریر قتادہ کی طریق سے عایشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ لہا ما کسبت وعلیہا ما اکتسبت کی آیت اس آیت کو نسخ کی بخاری نے مروان الاصفر سے اسنے ایک صحابی سے روایت کیا ہی کہ اس آیت کو یعنی ان تبدوا ما فی انفسکم او تخفوہ یحاسبکم بہ اللہ کو اسکے بعد کی آیت منسوخ کی بخاری کی ایک طریق مین اس صحابی کا نام ابن عمر کر کے آیا دوسری ایک طریق مین مذکور ہی کہ مجھے گمان ہے کہ وہ صحابی ابن عمر ہو حافظ عسقلانی کہا ہے کہ گمان ہی کر کے کون کہتا ہی سو مجکو معلوم نہین ہوا یہہ صحابی ابن عمر ہئے یہ مین مجکو توقف ہی کیونکہ ابن عمر کو اس آیت کے منسوخ ہونے کی اطلاع نہین تھی چنانچہ امام احمد مجاہد کی طریق سے روایت کیا ہی کہے مین ابن عمر کے پاس تہا انہون نے یہہ آیت پڑہے وان تبدوا ما فی انفسکم او تخفوہ یحاسبکم بہ اللہ اور رو دیئے مین نے ابن عباس کے نزدیک گئے انکو اس کا ذکر کیا ابن عباس کہے یہہ جب نازل ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو نہایت غم ہوا اور عرض کئے یا رسول اللہ ہم ہلاک ہوئے ہمارے دل ہمارے ہاتھہ مین نہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تم کہو سمعنا واطعنا پھر اسکو یہہ آیت نسخ کی لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا اور طبری باسناد صحیح زہری سے روایت کیا ہی اسنے کہا مین سعید ابن مرجانہ سے سنا کہتا کہ مین عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس تھا انہونے یہہ آیت پڑہے وان تبدوا ما فی انفسکم او تخفوہ یحاسبکم بہ اللہ اور کہے واللہ اگر ہمکو اللہ تعالی اس بات پر مواخذہ کرے تو ہم ہلاک ہونگے

بعد اتنا روئے کہ انکے رونیکا آواز سنے سعید کہا مین انکے پاس سے اٹھہ کے ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور ابن
عمر کی بات انسے بولا ابن عباس کہے اللہ تعالی ابو عبدالرحمن کو بخشے میری عمر کی قسم یہہ آیت جب نازل ہوئی تو مسلمانون
کو غم ہوا جیسا ابن عمر کو ہوا تب اللہ تعالی نازل کیا لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا حافظ عسقلانی کہتا ہی شاید ابن عمر
کو وہ قصہ معلوم تہا بعد جب اطلاع ہوئی کہے کہ وہ آیت منسوخ ہوئی اس آیت کے منسوخ ہونے پر بعضے اعتراض کئے ہین
کہ یہہ آیت خبری اخبار مین نسخ نہین آتا ہی نسخ نہوگا مگر اسمین وہ جو امر یا نہی ہو اس اعتراض کا جواب یون دیتے ہین
کہ یہہ آیت اگرچہ خبری لیکن حکم کو متضمن ہی جو اخبار حکم کو متضمن ہو تو نسخ اس مین داخل ہونا ممکن ہی جیسے دوسرے احکام مین داخل
ہوتا ہی نسخ داخل نہین ہوتا سو خبر وہ ہی جو خبر محض ہو اور حکم کو متضمن نہو جیسے گذشتہ امتون کی اخبار طبری اسکا جواب
یون دیا ہے کہ اس جگہہ نسخ سے شدت جو اس آیت مین تہی سو زائل کرنا مراد ہی اور محاسبہ اگرچہ ہو لیکن مواخذہ نہوگا حافظ عسقلانی نے
یون جواب دیا ہی کہ شاید نسخ سے تخصیص مراد ہو کیونکہ متقدمین تخصیص پر نسخ کا اطلاق کرتے ہین بندہ عاصی کہتا ہی یہہ جواب
دونو آیت کا مرجع قول اول کی طرف ہوتا ہی اور طبری کے قول کا مرجع اب آتے سو تاویل کی طرف ہوتا ہی بعضے کہتے ہین آیت
منسوخ نہین لیکن باول ہے پہر اسکے تاویل مین اختلاف کئے ہین بعضے کہتے ہین اللہ تعالی بما کسبت قلوبکم جو فرمایا اس سے دل کا کسب کرنا
ثابت ہوا سو اللہ کا کوئی بندہ نہین جو اپنے اعضا سے کوئی حرکت کرتا ہی یا دل مین کچھہ خطرہ لے آتا ہی مگر اسکو اللہ تعالی اس بات کی
خبر دیگا اور اس کا محاسبہ لیگا بعد جسکو چاہے بخش دیگا جسکو چاہے عذاب دیگا حسن بصری سے یون نہین منقول ہوا ہی بعضے کہتے ہین اس
آیت کی معنی یون ہی بندے جو جو عمل کرتے ہین اور انکے دلون مین جو جو خطرے آتے ہین خواہ علانیہ ہو خواہ مخفی سب کا محاسبہ اللہ تعالی
لیگا لیکن جو خطرہ دل مین آیا تہا اور اسکو عمل مین نہین لائے ہین تو اس کا بدلا دنیا مین ہی سختی اور مصیبتون کے ہوگا یہی مراد ہی
بی بی عائشہ کی جو اس کو ابو داؤد طیالسی اور امام احمد بن حنبل اور ترمذی اور ابن جریر اور ابن المنذر اور ابن ابی حاتم اور
بیہقی شعب الایمان مین امیہ بنت عبداللہ سے روایت کئے ہین وہ کہی مین بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے ان آیتون کا وان تبدوا ما
فی انفسکم او تخفوہ یحاسبکم بہ اللہ ومن یعمل سوءا یجز بہ مقصود پوچھی بی بی عائشہ کہے جب سے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا
مطلب پوچھی ہون اب تک کوئی میرے سے نہین پوچہا تہا اس سے تپ اور نکبت وغیرہ مصیبتین جو ہین اللہ تعالی کے غصے اور
عتاب کے سبب سے بندے کو پہنچتے ہین یہان تک کے کچھہ پونجی اپنی پیرہن کی آستین مین رکہتا ہی اور اس کو بہول کے گھبراتا ہی
بعد اسکو اپنے جیب مین ہی پاتا ہی پہر انکے پہنچنے سے بندہ اپنے گناہون سے نکلتا ہی جیسا سونا بوتے مین گل کے خالص ہو نکلتا ہی

نکلتا ہی اور سعید بن منصور اور ابن جریر نے ضحاک کی طریق سے روایت کئے ہین کہ بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا اس آیت
کی معنی مین کہے آدمی گناہ کا ارادہ رکھا پر اُسکو کیا نہیں تو اللہ تعالی دلمین جسقدر گناہ خطرہ کئی تھی اس مقدار اس کو
غم اور درد دیتا ہی یعنے دنیا مین محاسبہ یہی اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ مانا
رسول نے جو کچھ اترا اسکو اُسکے رب کی طرف سے اور مسلمانون نے یعنے قرآن اور احکام جو اترے اسکو رسول امانا اور مسلمان
بھی اُسکی تصدیق کئے کُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ سب نے ایمان لایا اللہ پر اور اسکے فرشتون پر
رسولوں پر لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ہم جدا نہیں کرتے کسی کو اُسکے رسولوں میں اللہ صاحب
نے اس آیت مین عقاید کی ضروری باتین ذکر کیا ایمان کا اصول فرما دیا کہ وہ اللہ پر اور فرشتون پر اور ملائکہ پر اور کتابون پر
اور رسولوں پر ایمان لانا ہی اللہ پر ایمان لانا یہہ ہی کہ وہ ایک ہی اُسکا کوئی ساجھی نہیں اور نہ اُسکے مثل وہ زندہ ہی عالم
قادر سمیع بصیر متکلم جو چاہے سو کرے ملائکہ پر ایمان لانا یہہ ہی کہ وے موجود ہیں گناہ نہیں کرتے اللہ کے حکم کا خلاف نہیں کرتے کتابون
پر ایمان لانا یہہ ہی کہ وے حق ہین اور سچ اللہ کے پاس سے انبیا پر اترے ہیں انکی وحی ہونے میں کچھ شک نہیں اور قران جو محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوا سچ ہی رسولون پر ایمان لانا یہہ ہی کہ وے اللہ کے معصوم بندے ہین خلق کی ہدایت کے واسطے اللہ تعالے
نے انکو بھیجا ہم انمین فرق نہیں کرتے جیسے یہود و نصاری فرق کرتے ہیں یہود عیسی اور محمد علیہما الصلوۃ والسلام پر ایمان
نہیں لاتے اور نصاری محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انکار کرتے ہین بلکہ ہم سبھون پر ایمان لاتے ہین اس آیت سے انبیا کے
درمیان تفضیل کا ہونا لازم نہیں آتا بلکہ تلک الرسل فضلنا بعضھم علی بعض کے نص سے تفضیل ثابت ہوئی وَقَالُوْا
سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا اور بولے یعنے مومنان ہمنے سنا اللہ کی بات اور مانا تیرا حکم غُفْرَانَكَ رَبَّنَا ای رب ہمارے ہم مانگتے ہین
تیری بخشش وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ اور تجھی تک رجوع ہی لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا اللہ تکلیف نہین دیتا
کسی کو مگر جو اسکی گنجایش ہی لَهَا مَا كَسَبَتْ اسی کو ملتا ہی جو کمایا وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ اور اسی پر پڑتا ہی جو کیا رَبَّنَا
لَا تُؤَاخِذْنَا ای رب ہمارے نہ پکڑ ہمکو اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا اگر ہم بھولین یا چوکین یہان اللہ تعالے نے اپنے مومن بندون
کو دعا مانگنے کی راہ بتلایا کہ تم ایسا کہا کرو ربنا لا تواخذنا الآیہ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ
مِنْ قَبْلِنَا ای رب ہمارے اور نہ رکھ ہم پر بوجھ بھاری جیسا رکھا تھا ہم سے اگلون پر یعنے یہود کیونکہ انکے یہان قتل کے بدلے قتل ہی
تھا دیت نہیں تھی اور زکاۃ میں چوتھا حصہ نکال دیا کپڑے کو نجاست لگی تو پھاڑ ڈالنا جب کسی نے گناہ کرتا تو اسکے دروازے

پر گناہ لکہا جانا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ اے رب ہمارے اور نہ اٹہوا ہم سے جسکی طاقت ہمکو نہین یعنی جن
اعمال کے کرنیکی ہمکو طاقت نہین ویسے اعمال کی تکلیف مت دے عمل کی طاقت نہ ہونا دو طور پر ہے ایک جسکے کرنے کی طاقت
بندے کی مقدور نہین جیسے اندہے کو دیکہنے کی تکلیف دین اور لنج کو چلنے کی اس قسم کی تکلیف اللہ تعالی کبہو نہین دیتا ہے
دوسرا طور یہہ کہ اسکی کرنیکی طاقت بندے کو ہے لیکن اسمین بہت مشقت ہے جیسے پچاس نماز فرض ہونا اس قسم کی تکلیف ابتداء اسلام
مین تہی اسی قسم کی تکلیف مت دے کر کے مومنان دعا مانگے وَاعْفُ عَنَّا اور در گذر کر ہمسے یعنی ہم گناہ کرین تو اسکو عفو کر
وَاغْفِرْ لَنَا اور بخش ہمکو یعنی ہم گناہ کرین تو اس کو بخش دے ہمکو فضیحت نہ کر وَارْحَمْنَا اور رحم کر ہم پر اَنْتَ مَوْلٰىنَا تو ہمارا
صاحب ہے فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ سو مدد کر ہماری کافران کی قوم پر یہان ایک اشکال ہے وہ یہہ ہے کہ بہول کے
یا خطا سے کچہہ فعل کرے تو اس پر مواخذہ نہین ابن ماجہ اور ابن حبان اور حاکم اور بیہقی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کئے
ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ان اللہ تجاوز عن امتی الخطاء والنسیان وما استکرہوا علیہ یعنی اللہ تعالی نے در گذر امیری
امت کی خطا اور نسیان سے اور وہ کام جو جبر کیا جاوے جب خطا اور نسیان معاف ہو تو معافی انکے مانگنے کا کیا سبب اس کا جواب یہہ ہے
خطا اور نسیان دو طور پر ہوتے ہین ایک یہہ کہ وہ آدمی غفلت اختیار کرنے سے وہ خطا سرزد ہوئی دوسرا غفلت اختیار نہین
کیا لیکن اس سے چوک ہوئی معافی پہنچتے ہین اس سے جو اس کے قصور اور تغافل کے سبب سرزد ہوتی ہے کلبی کہا ہے بنی اسرائیل
خطا یا نسیان سے کچہہ کام کرتے تہین تو ان سے مواخذہ ہوتا تہا اور ان پر کوئی کہانے پینے کی چیز اس گناہ کے برائی کے مقدار
حرام ہوتی تہی اللہ تعالی نے مہر سے مومنون کو فرما دیا کہ اس سے مواخذہ نہ ہونا کرکے دعا مانگو بخاری اور مسلم وغیرہ نے ابو مسعود رضی
اللہ عنہ سے روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے من قرا الآیتین من آخر سورة البقرة فی لیلة کفتاہ یعنی جس نے سورہ
بقرہ کے اخیر کی دو آیتین شبکو پڑہا تو اسکو بس ہین یعنی دوسرے آیتین پڑہنیکی احتیاج نہین یا وے آیتین پڑہین تو نماز تہجد
پڑہنیکی احتیاج نہین مسلم نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اسری کی شب کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تین
سدرة المنتہی تک لیگئے اور تین چیز دے ایک تو پانچ نمازین دوسرا سورہ بقرہ کے اخیر کی آیتین تیسرا آپکی امت سے جس نے اللہ کا
شریک کسیکو نہ ٹہراوے تو اسکے گناہ کبیرہ بخش دے ترمذی وغیرہ نے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فرمائے اللہ آسمان اور زمین پیدا کرنے کے دو ہزار برس کے آگے ایک کتاب لکہا اسمین سے دو آیت نازل کرکے سورہ بقرہ
کو ختم کیا وے دونون آیتین تین رات جس گہر مین پڑہیگے تو اس گہر کے پاس شیطان نہ آویگا حاکم اس حدیث کی تصحیح کیا ہے امام احمد

امام احمد وغیرہ نے خدیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماے سورۃ البقر کے آخر کی یہہ آیتین مجہکو ملی گنج سے دئے جو زیر عرش ہی میرے آگے کسی نبی کو وے آیتین مرحمت نہین ہوین سیوطی کہا اس حدیث کی سند صحیح ہی مسلم اور ترمذی اور نسائی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تم اپنے گہرون کو قبر نہ کیجیو جس گہر مین سورہ بقرہ پڑہا کرین تو شیطان اس گہر سے بہاگتا ہی اس حدیث مین جو آیا گہرون کو قبر نہ کیجیو اس سے مراد یہہ ہی نفل نماز گہرون مین پڑہا کرو نماز وہان نہ پڑہکے انکو قبرستان کی مانند نہ چہوڑو ابن حبان نے اپنی صحیح مین سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ہر چیز کو سنام یعنی بلندی ہے قرآن کی سنام سورہ بقرہ ہی جسنے شب کی وقت اسکو اپنے گہر مین پڑہے تو تین رات شیطان اس گہر مین نہ آویگا اور جسنے دن کے وقت پڑہا تو تین دن شیطان اس گہر مین نہ آویگا

سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرَانَ مَدَنِیَّۃٌ وَّھِیَ مِائَتَا اٰیَۃٍ

یہہ آل عمران کی سورت ہی مدینے مین اتری اسکی دوسو آیتین ہین خطیب شربینی لکہا اس سورت مین تین ہزار چار سو
کلمے ہین انکے حروف چودہ ہزار پانسو بیس ہین بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ الٓمّٓ یے حروف مقطعات ہین سورۂ بقرہ کی
تفسیر مین ہم لکہے تہے کہ یے حروف اسرار الٰہی ہین اسکی معنی اللہ کے سوائے کوئی نہین جانتا ہی اس قول کو اکثر علما اختیار کئے
ہین اکثر صحابہ رضی اللہ عنہ ایسا ہی کہے ہین قاضی ناصر الدین بیضاوی کہتا حروف اسرار الٰہی ہین اللہ تعالی کے سوائے کوئی
اسکے معانی نہین جانتا اس سے شاید یہہ مراد ہی کہ یے الفاظ اللہ تعالی کے اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان اسرار
اور رموز ہین کہ جن سے غیر کو سمجہانیکا قصد نہین ہی یہہ تاویل کئے کیا واسطے جو لفظ مفید نہ ہو اس سے خطاب کرنا بعید ہی
اور بعضی انکے معنی کرتے تہے لیکن اسمین بڑا اختلاف ہی ہم اس اختلاف کو وہان نہین لکہے تہے یہان اسکا کچہہ ذکر کرتے ہین
بعضے کہے ہین کہ وے اسماء الٰہی کے سرنامے ہین الف لفظ اللہ کا سرنامہ ہی اور لام لطیف کا اور میم مجید کا بعضے کہے ہین الف سے
اللہ لام سے اسکا لطف میم سے ملک مراد ہی بعضے کہے الٓمّٓ معنی انا اللہ اعلم یعنی مین اللہ ہون بہت جاننے والا بعضے کہے ہین الف سے
اللہ لام سے جبرئیل میم سے محمد یعنی قرآن اللہ تعالی کی طرف سے جبرئیل کے زبان پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا بعضے کہے ہین
ان حروف مین بعضے لوگون کی مدت و بقا کی طرف اشارہ ہی جیسا کہ حدیث مین آیا ہی کہ اس سورت کو جب پڑہے
تو یہود کہے ہم تمہارے دین مین کیا داخل ہون تمہاری مدت ایک ہتر برس کی ہی کیا واسطے ابجد کے حساب سے الف کا ایک ہی
لام کے تیس میم کے چالیس پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم تبسم کرکے فرمائے انکے سوا اور بہی لفظین ہین الٓمٓصٓ الٓرٰ الٓمّٓرٰ یے سنکے یہود کہے
اب تم خلط کرے ہم کسکو شمار کرین نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکے قول کو قبول کرکے دوسرے حروف کو سنا فرمانا دلیل ہی کہ اس سے
کچہہ حساب مراد ہی بعضے کہے ہین وے اللہ کے نامون کے مقطعات ہین اگر کوئی شخص اسکو ملانا جانے تو اللہ تعالی کا اسم اعظم جانے کا
جیسے الر حم ن انکو جمع کرین تو الرحمن ہوتا ہی مگر ان سبکو ہم جمع کرنے نہین جانتے بعضے کہے ہین وے قرآن کے نام ہین لیکن بعضے
کہے ہین وے سورون کے نام ہین بعضے کہے ہین وے حروف ہین اللہ تعالی بطور قسم کے انکو ذکر کیا اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ
اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ اللہ اسکے سوائے کسی کی بندگی نہین جیتا ہی سبکا تہامنے والا الحی القیوم کو بعضون نے اللہ کا اسم اعظم کہتے ہین
اور بعضے فقط اللہ کو اور بعضے اس مجموع کو یعنی اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم کو اسم اعظم کہتے ہین اس کی تعیین مین اختلاف
بہت سی ہی مفسرین کہتے ہین نجران کے نصاری کی جماعت جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی انکے احوال مین یہہ آیت
نازل ہوئی وے ساٹہ سوار تہے انمین چودہ آدمی بہت عمدہ تہے ان عمدہ گو مین تین شخص پر قافلے کا مدار تہا ایک کا نام

عبد المسیح اسکا عرف عاقب تھا اس نے قافلہ سالار تھا اسکے بے حکم کچھہ نہین کرتے تھے دوسرے کا نام ایہم عرف سید تھا قافلے
کا خانسامان تیسرا ابو حارثہ بن علقمہ وہ انکا اسقف اور عالم تھا روم کے سلاطین اسکی بہت تعظیم کیا کرتے غرض نبی
صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز مین تھے وے مسجد نبوی مین آئے انکے بدن پر حبرہ کے جبے اور چادرین تہین بالحارث بن کعب کے
قبیلے والے مردون کی مانند وے خوبصورت تھے انکو دیکھنے والے کہتے ایسی جماعت کبھی نہ آئی انکی نماز کا وقت جب آیا مسجد
نبوی مین نماز کے واسطے کہڑے ہوئے لوگ ممانعت کرنا چاہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے چہوڑ دو پہر مشرق کی
طرف منہہ کرکے نماز پڑھے بعد سید اور عاقب دونو آکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے باتین کرنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم انکو فرمائے اسلام لاؤ وے کہے ہم اول سے اسلام لائے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تم جہوٹ کہتے ہو اللہ تعالے
کا فرزند ٹھہرانا اور صلیب کی پرستش کرنی اور سور کا گوشت کہانا تمہارے اسلام کے مانع ہین پھر وے جہگڑنے لگے اور کہے عیسی ابن اللہ
نہ ہو تو پھر انکا باپ کون ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے لڑکا اپنے باپ سے شبیہ رہتا سو تم جانتے ہو یا نہین کہے ہان تب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اللہ تعالی ہمیشہ زندہ ہے عیسی موت کو جائیگا سو تم جانتے ہو یا نہین کہے ہان فرمائے اللہ تعالی ہر چیز کا حافظ ہے اور
سبکو رزق دیتا ہے سو تمکو معلوم ہے یا نہین کہے ہان فرمائے کیا عیسی کو بھی یہہ کام کرنی کی قدرت ہے یا نہین تو کہے نہین فرمائے
اللہ تعالی نے مان کی رحم مین عیسی کی صورت بنایا اور پروردگار کہاتا پیتا نہین سو جانتے ہو یا نہین کہے ہان فرمائے عورتین جیسی
حاملہ ہوتین اور جنتین عیسی کی مان انکو ویسا ہی جنی بعد بچے دودھ جیسا پیتے ہین ویسا پیا بعد کہاتا پیتا تہا قضاء حاجت
کرتا تہا سو جانتے ہو یا نہین کہے ہان فرمائے جب عیسی یون ہو تو خدا کاہی کو ہوگا تب وے چپکے ہورہے اسی پر اللہ تعالی سورہ آل عمران کے
اسی پر چند آیتین نازل کیا اور فرمایا الم اللہ لا الہ الا ہو یعنی اللہ کی معرفت مین نصاری جو تکرار کرتے ہین خدا کی شان تو وہ ہے کہ
اسکے سوائے دوسرا کوئی الہ نہین مستحق عبادت کا وہی ہے دوسرے کی بندگی لایق نہین تم اسکو کیونکر فرزند ٹہراتے ہو بعد فرمایا
الحی القیوم حی اللہ کی ایک صفت ہے اسکی معنی ہمیشہ رہنے والا اسکو کبہی موت نہین قیوم وہ جو اپنی ذات سے قایم رہے اور تمام مخلوقات
کی تدبیر کرے نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ اتارا تجہہ پر کتاب راستی سے یعنی محمد پر قرآن کو جو نازل کیا دلالت مین
راست اور اخبار مین سچ ہے مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ سچ کرتی اگلی کتاب کو بین یدیہ کی اصل معنی اپنے ہاتون بیچ رو برو
جو چیز ہو تو ہاتون کے بیچ ہوا کرتی ہے اس لیے جو چیز کسی چیز پر مقدم ہو تو اسکو بین یدیہ کہنے لگے یعنی قرآن اگلی کتابون کی سچائی
ثابت کیا وَاَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ مِنْ قَبْلُ اور اتارا توریت اور انجیل اس سے پہلے هُدًى لِّلنَّاسِ

لوگون کی ہدایت کو یعنی قرآن نازل کرنے کے آگے توریت اور انجیل کو لوگون کی ہدایت کے خاطر نازل کیا اس جگہہ ناس سے
موسی و عیسی علیہم السلام کی قوم مراد ہین معلوم ہو عرب کے محاورے مین انزل کا لفظ باب افعال سے اس مقام مین مستعمل ہوتا
ہے کہ ایک چیز ایک ہی دفعہ نازل ہو نزل کا لفظ باب تفعیل سے اس جگہہ جو چیز بدفعات نازل ہو کیونکہ تفعیل کا صیغہ تکرار کو
چاہتا ہے اسی سبب سے قرآن کو نزل بولا اور توریت و انجیل کو انزل کہا بعضے کہے ہین قرآن لوح محفوظ سے پہلے آسمان پر
ایک ہی دفعے مین نازل ہوا پھر وہان سے تہوڑا تہوڑا تیس سال کے عرصے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا اس
جہت سے قرآن کی شان مین انزال و تنزل دونون کہہ سکتے ہین جب انزل کہے تو اس سے پہلا نزول ارادہ کرتے ہین اور جب
نزل کہے تو دوسرا نزول یہہ جو فرق ہم نے بیان کیا نظر کرتے غالب استعمال کے ہے کہین اسکے برخلاف بھی مستعمل ہوتا ہے وَأَنْزَلَ
الْفُرْقَانَ اور اتارا فرقان اس جگہہ فرقان سے کتابین مراد ہین جو حق و باطل کے درمیان فرق کرتی ہین اس تقدیر پر اس جملے
کو تینو کتاب کے بعد ذکر کرنا اس لیے ہے کہ تا انکے سوائے دوسری جو کتابین ہین سبکو شامل ہووے گویا یون کہا و انزل سایر ما یفرق بین
الحق والباطل یعنے اور نازل کیا باقی کتابین جو فرق کرتی ہین حق و باطل کے درمیان بعضے کہتے ہین فرقان سے قرآن شریف
مراد ہے اسکو پہلے ذکر کرکے پھر دوسری بار اسکی نعت ذکر کیا مدح اور تعظیم کے خاطر اور اُسکے فضیلت معلوم ہونے کیونکہ قرآن وحی اور کلام
الہی ہونے مین دوسرے آسمانی کتابون کا شریک ہوا اور ایک صفت زاید ہوئی کہ وہ معجزہ ہے اور حق و باطل مین فرق کرنے والا بعضے
کہتے ہین فرقان سے مراد زبور ہے یہہ بات بعید ہے کیونکہ زبور مین فقط دعائین اور مواعظ ہین کچہہ شرعی احکام مذکور نہین فرقان
اسکی صفت نہین ہو سکتی امام فخرالدین رازی نے کہا ہے فرقان سے مراد وے معجزے ہین جو کتابون کے ساتہہ انکو دیا تا انبیا کے اور
جہوتون کے درمیان فرق کرین إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ اللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ مقرر جو لوگ منکر ہین
اللہ کی آیتون سے انکو سخت عذاب ہے آیات سے مراد قرآن وغیرہ کتب اور تمام معجزے مراد ہین وَاللَّهُ عَزِيزٌ ذُو انْتِقَامٍ اللہ
زبردست ہے بدلا لینے والا مجرم کے تئین سخت سزا دینے کو انتقام کہتے ہین یعنی اللہ تعالی منکر کو سخت عذاب دیگا کہ کوئی اسکے مثل عذاب
دینے پر قادر نہین إِنَّ اللَّهَ لَا يَخْفَىٰ عَلَيْهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ اللہ اس پر چھپی نہین کوئی چیز زمین مین اور
نہ آسمان مین هُوَ الَّذِي يُصَوِّرُكُمْ فِي الْأَرْحَامِ كَيْفَ يَشَاءُ وہی تمہارا نقشہ بناتا ہے ماکے پیٹ مین جسطرح
چاہے یعنی مرد یا عورت گورا یا کالا خوب صورت یا بدصورت پوری خلقت یا ناقص غرض کر تو رتا آدمی پیدا کرتا ہے اور ان مین
تفاوت ہوتا ہے پہلی آیت اللہ تعالی حی یعنی زندہ ہونیکی دلیل تھی یہہ آیت قیوم ہونیکی دلیل ہے اور بچے کا نقشہ پیٹ مین بنانا

اسکی کمال علم و قدرت کی دلیل ہی اور اس آیت مین نجران کے نصاری پر رد ہی وے عیسی کو ابن اللہ کہتے اور اس پر چند باتون
کی دلیل گذرانتے ایک علم کیونکہ عیسی غیب کی باتون کی خبر دیتے تھے دوسری قدرت کیونکہ عیسی مردون کو زندہ کرتے تھے اور اندھے
لنگڑے کو درست کرتے تھے انکے رد مین گویا یون فرمایا کہ اللہ کی تو شان یہہ ہی اسپر کوئی چیز پوشیدہ نہین غیب کی چند
باتون کی خبر دینا عیسی کی الوہیت پر دلالت نہین کرتا کیونکہ وہ باتین وحی سے معلوم ہوتے تھے لیکن عیسی کا علم سب باتون پر
محیط نہ رہنا قطعا دلالت کرتا ہی کہ عیسی خدا نہین حاصل یہہ ہی غیب کی بعضی چیزون کا علم ہونا الوہیت پر دلالت نہین کرتا پر بعضے
چیزون کا جہل عدم الوہیت پر قطعا دلالت کرتا ہی عیسی علیہ السلام کو غیب کے سب باتون کا علم نہین تھا وہ قطعا خدا نہین بعضے چیزون
کو اللہ تعالی کے سوائے دوسرا کوئی نہین جانتا سو سب مسلمانون کو معلوم ہی لیکن اس مقام مین نصارا پر رد ہی اس لئے ہم انہون کی
کتابون سے اس دلیل کے مقدمون کو ثابت کرتے ہین اخبار الایام کے دوسرے سفر کے چھٹوین باب کی تیسوین سطر مین لکہا ہی یا اللہ
انکی نماز کی آواز آسمان سے پر تو ہی سنتا اور انکے گناہون کو تو ہی بخشتا ہی اور ہر ایک کی دلیل کی پوری خبر رکہتا ہی اسکے دلمین جو ہی
اسکو تو ہی جانتا ہی اسکی سب روش کے مطابق بدلا دیجیے اس لیے کہ سارے بنی آدم کے دلون کو تو ہی فقط جانتا ہی اس فقرے سے
ثابت ہوا کہ دل کی خبر فقط اللہ تعالی کے سوائے کسیکو معلوم نہین عیسی کو سب چیزون کی خبر نہ ہونا انجیل سے ثابت ہے متی کی انجیل کے
تیسرے باب کی سولہوین سطر مین ہی عیسی اصطباغ پا چکا فی الفور پانی سے نکل کر اوپر آیا کہ ناگاہ اسپر آسمان کے دروازے کہل گئے
اور اسنے خدا کی روح کو کبوتر کی مانند اترتی اور اپنے اوپر آتی دیکہا اس فقرے سے معلوم ہوا کہ عیسی کو بیشتر اصطباغ پانے کے علم نہین
تہا مرقس کی انجیل کے تیرہوین باب کی بتیسوین سطر مین لکہا ہی اس دن اور اس گہری کی بابت سوا باپ کے نہ تو فرشتے جو آسمان
پر ہین اور نہ بیٹا کوئی نہین جانتا یاد رکہیے اس کلام مین عیسی نے اللہ تعالی کو باپ اور اپنے تئین بیٹا کہنا متشابہات الفاظ سے ہی
انکی تاویل سے نصاری جاہل ہوکر عیسی علیہ السلام کو خدا اور خدا کا فرزند کہتے ہین متی کی انجیل کے اکیسوین باب کی اٹھارہوین سطر مین لکہا ہی
صبح کو جب وہ شہر مین آنے لگا تو اسے بہوک لگی تب وہ انجیر کا ایک درخت راہ مین دیکہکر آیا لیکن پتون کے سوا اس پر کچھ نہ پایا
تب بولا قیامت تک تجہہ مین پہل نہ لگے ان فقرون سے عیسی کو غیب کے سب باتین معلوم نہ ہونا ثابت ہوا جب غیب کے سب باتین اسکو
معلوم نہ تہی تو اسکا خدا نہ ہونا ثابت ہوا اور قدرت کی شان یہہ کہ ایک قطرۂ منی سے رحم مین ایسی نادر صورت نہایت صنعت سے
بناتا ہی عیسی نے اللہ تعالی کے حکم سے کسی کو زندہ کرے تو انکے الوہیت پر دلالت نہ کریگا اب پر عیان ہی کہ زندگی اور موت کو پیدا کرنے
کی قدرت انہین بعین تہی یہہ قدرت حاصل ہونا انکے عدم الوہیت پر دلالت کرتا ہی نصاری کو ان دو شبہون کے سوا پہر دو شبہے

تھے ایک تو یہہ کہ مسلمان کہتے ہین عیسی بن باپ کے پیدا ہوا انسے انکا باپ جب کوئی نہ ہو تو معلوم ہوا کہ وہ ابن اللہ
ہی اسکا جواب یہہ فرمایا کہ اللہ تعالی جس طرح چاہے اسطرح کا نقشہ رحم مین بناتا ہی بن نطفے باپ کے صورت رحم مین بنا دینا اسکے
قدرت سے کچہہ بعید نہین لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ کسی کی بندگی نہین اسکے سوا زبردست حکمت والا کلمہ توحید کو
مکرر فرمایا ردمین انکے جو وہ تثلیث کے قایل تھے کیونکہ نصاری کی جو جماعت آئی تھی انمین کے بعضے عیسی کو اللہ سمجتے تھے اور
بعضے ابن اللہ کہتے تھے اور بعضے تین مین کا تیسرا جانتے تھے دوسرا شبہہ اس جماعت کا یہہ تہا کہ تم عیسی کو کلمۃ اللہ اور
روح اللہ کہتے ہو یہہ دلالت کرتا ہی کہ وہ ابن اللہ ہی اسکا جواب گویا یون کہا کہ یہہ الزام لفظی ہی لفظ احتمال رکہتا ہی حقیقت
اور مجاز کا جس لفظ کا ظاہر دلیل عقلی کا مخالف ہو تو وہ لفظ متشابہات مین ہی اس کی تاویل کرنی ضرور ہی اسی کی طرف اشارہ
کرکے فرمایا هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ وہی ہی جسنے اتارا
تجہہ پر کتاب اسمین بعضی آیتین محکم ہین وہین جڑ ہین کتاب کی علیک کا خطاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی محکم کی معنی یہہ ہی کہ
اسکی عبارت واضح ہی کچہہ تاویل کا احتمال نہین رکہتی مقصود پر صاف دلالت کرتی ہی شبہے کا محل نہین ام الکتاب ہین یعنی اصل اور
جڑ ہین احکام کا مدار انہین پر ہی اور حلال و حرام مین انہین پر عمل ہی اور متشابہات کو انہین کی طرف پہیرتے ہین وَ
اُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ اور دوسری آیتین ہین متشابہ یعنی اسکا لفظ کئی طرف جاتا ہی مقصود صاف معلوم نہین ہوتا اس
جگہہ ایک اشکال ہی کہ اللہ تعالی اس آیت مین فرمایا قرآن کے بعضی آیتین محکم ہین اور بعضی متشابہ اور سورۂ زمر مین فرمایا
اللہ نزل احسن الحدیث کتابا متشابہا یعنی اللہ نے اتاری بہتر بات کتاب آپس مین متشابہ اس سے معلوم ہوتا ہی کہ وہ سب متشابہ ہین
اور سورۂ ہود مین کہا الر کتاب احکمت آیاتہ یعنی یہہ کتاب ہی محکم ہین اسکے آیتین یہہ دلالت کرتی ہی کہ وہ سب محکم ہین اس
اشکال کا جواب یون ہی کہ سب محکم ہین جو فرمایا اس سے مراد یہہ ہی کہ وے سب حق ہین اور سچ اسمین کچہہ عبث اور ہزل نہین اور سب
متشابہ ہین جو فرمایا اس سے مراد یہہ کہ حسن اور راستی مین ایک آیت دوسری آیت سے شباہت رکہتی ہی اس جگہہ بعضی محکم اور بعض
متشابہ ہین جو فرمایا اس سے مراد یہہ ہی کہ بعضی لفظون کی معنی واضح ہین وہ محکم ہی اور بعضی لفظون کی معنی واضح نہین وہ
متشابہ ہی اسکی تفصیل یہہ ہی کہ لفظ جو معنی پر دلالت کرتا ہی اس معنی کے سوا دوسری معنی کا احتمال رکہتا ہی یا نہین اگر دوسری
معنی کا احتمال نہ رکہتا ہو تو اسکو نص کہتے ہین اگر دوسری معنی کا احتمال رکہتا ہی لیکن ان دو معنی سے ایک معنی پر بقوت دلالت
کرتا ہی اور دوسری پر بقوت نہین سو جس معنی پر بقوت دلالت کرتا ہی اس کی بہ نسبت ظاہر کہتے ہین اور جس معنی پر بقوت نہین

دلالت کرتا ہی اسکی بہ نسبت مؤول کہتے ہین اگر دو معنی کا احتمال رکہتا ہی اور دونون احتمال برابر ہین ایک کو دوسرے پر ترجیح نہین تو اسکو مجمل کہتے ہین اس بیان سے لفظ کے چار قسم ہوئے نص ظاہر مجمل مؤول جو نص یا ظاہر ہو تو اسکو محکم کہتے ہین اور جو مجمل یا مؤول ہو تو اسکو متشابہ کہتے ہین اصول فقہ والون کے پاس محکم و متشابہ کے یہی معنی ہین اس جگہہ یہی معنی مقصود ہین کرکے امام فخر الدین رازی وغیرہ ترجیح دئے ہین بعضے کہتے ہین بس جگہہ محکم سے مراد وہ جو مقصود اسکا معلوم رہے اگرچہ بتاویل ہو متشابہ وہ ہی جسکو اللہ تعالی کے سوائے دوسرا کوئی نہین جانتا جیسے قیامت آنے کا وقت اور دجال نکلنے کا روز اور سورتون کے شروع کے حروف مقطعات اسکے سوائے بھی اور چند قول ہین تطویل کے اندیشے سے انکو ترک کیا یہان اور ایک اشکال کرتے ہین اسکی تقریر یہہ ہی قران تو دین کے احکام کو بیان کرنے اور بندون کو ہدایت اور راہ بتلانے نازل ہوا ضرور تہا کہ سب محکم ہی رہے متشابہ نازل ہونے سے کیا فائدہ اس اشکال کا جواب یہہ ہی کہ فصحاے عرب کا کلام دو طور پر تہا ایک تو واضح اور صریح بیان کردینا جس کا مطلب سامع پر مخفی نرہے دوسری طور مجاز اور کنایات اور اشارات اور رمزین ذکر کرنا اس قسم کا کلام ہی عربون کے پاس مستحسن تہا اللہ تعالی نے دونو طور کا کلام فرمایا تا اسکا مثل کسی قسم کا ہو لانے سے عاجز ہووین دوسرا جواب متشابہ ذکر کیا تا علما کی فضیلت معلوم ہو اور علم حاصل کرنے کے واسطے سعی کرین اور قران کی معنی معلوم کرنے کے لئے کوشش کرین تا انکو زیادہ ثواب ملے فَاَمَّا الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِہِمْ زَیْغٌ سو جنکے دلون مین کجی ہی یا شک ہی یہہ کجی والے وہی نجران کے نصاری ہین جو مسیح ابن اللہ ہونے پر روح کے لفظ سے دلیل لائے تھے بعضے کہتے ہین وہ یہود ہین سورۂ بقرہ مین الم نازل ہوا سو سنکے آئے اور کہے ان حروف مین اشارت ہی تمہاری امت کے بقا کا ابجد کے حساب سے الف کا ایک لام کے تیس میم کے چالیس تو معلوم ہوا تمہاری امت اکہتر برس ہیگی بعد المص الر المر سنکے انکو بہی اشتباہ ہوا بعضے کہتے ہین وہ منافق ہین بعضے کہتے ہین تمام بدمذہب والے مراد ہین امام احمد وغیرہ ابی امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماوے خوارج ہین فَیَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَہَ مِنْہُ سو وے پیروی کرتے ہین اس کتاب سے اسکی جو متشابہ ہی یعنی ظاہر لفظ کو پکڑ لیتے ہین یا باطل تاویل ٹھہراتے ہین اِبْتِغَآءَ الْفِتْنَۃِ تلاش کرنے گمراہی یعنی وے متشابہات سے تمسک کرکے لوگون کو شک مین ڈالتے ہین اور دین سے پھرانا چاہتے ہین فتنہ سے اس جگہہ شرک اور کفر مراد ہی یا مطلق گمراہی وَابْتِغَآءَ تَاْوِیْلِہٖ اور تلاش کرنے انکی تفسیر یعنی وے متشابہات کی پیروی بھی اس سبب سے کرتے ہین کہ اسکی معنی اپنے مدعا کے برابر کرے تاویل کی معنی لغت مین بیان کرنا ایسی طور پر کہ جس سے بات بدل جاوے یہان مراد تفسیر ہی اردو کا مترجم اسکا ترجمہ کل تہانی کر کر کیا ہی وَمَا یَعْلَمُ تَاْوِیْلَہٗۤ اِلَّا اللّٰہُ انکی تفسیر کوئی نہین جانتا سوائے

سوائے اللہ کے یعنی انکی معنی اللہ ہی کو معلوم ہی **وَالرَّاسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ یَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِہٖ** اور مضبوط علم والے کہتے
ہین اس پر ہم ایمان لائے راسخون فی العلم وے علما ہین جو اپنے دین کے باتین ایسا مضبوط کئے ہین کہ انکو شک نہین ابن جریر
اور ابن ابی حاتم اور طبرانی انس اور ابو امامہ اور واثلہ بن الاسقع اور ابو الدرداء رضی اللہ عنہم سے روایت کئے ہین کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے راسخین فی العلم وے ہین جن کی قسم راست ہو اور زبان سچی اور دل مستقیم اور وے اپنے شکم اور فرج کو حرام سے
نگاہ رکھتے ہین بعضے کہتے ہین راسخون فی العلم وے ہین جنکو علم کے ساتھ اور چار چیز حاصل ہون خوف الٰہی اور تواضع اور زہد
اور مجاہدۂ نفس علما کو اس آیت کی ترکیب مین اختلاف ہی بعضے مفسرین کہتے ہین والراسخون کا لفظ عطف ہی ماقبل پر اور یقولون
کا جملہ حال ہی اس تقدیر پر معنی یون ہوتے ہین متشابہ کی تاویل اللہ جانتا ہی اور علماء راسخ بھی جانتے ہین وے جاننے پر بھی کہا کرتے ہین ہم
اس پر ایمان لائے مجاہد اور ربیع بن انس کا یہی قول ہی اور ابن عباس سے بھی ایک روایت ہی اکثر متکلمین اسی قول کو اختیار کئے ہین
امام نووی شرح مسلم مین اسی قول کو اختیار کیا اور بولا وہی اصح ہی کیونکہ کسیکو جس بات کی معرفت نہ ہو اس بات سے خطاب کرنا
بعید ہی زمخشری کشاف مین کہا یہی قول اوجہ ہی ابن حاجب کہا وہی اظہر ہی اکثر مفسرین کہتے ہین وما یعلم تاویلہ الا اللہ کے پاس
کلام تمام ہوا اور والراسخون فی العلم سے علاحدہ جملہ شروع ہوا اس تقدیر پر معنی یون ہوونگے متشابہ کی تاویل اللہ کے سوا کوئی نہین
جانتا اور علماء راسخین آمنا کہتے ہین یعنی اسکی معنی مین خوض نہین کرتے یہہ قول اکثر صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین کا ہی ابن
عباس کی اصح روایت بھی یہی ہی سیوطی نے کہا اکثر اہل سنت وجماعت کا یہی قول ہی امام فخر الدین رازی نے کہا شافعیہ پاس
یہی قول مختار ہی ابن جریر وغیرہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کئے ہین کہ قرآن کی تفسیر چار وجہ پر ہی ایک وہ تفسیر ہی
جس کا جہل کسیکو نہین ایک وہ تفسیر ہے جس کو عرب اپنے زبان کے محاورے سے جانتے ہین ایک وہ تفسیر ہے جسکو علما جانتے ہین ایک
وہ تفسیر ہی جسکو اللہ کے سوا کوئی نہین جانتا انتہی اس سے معلوم ہوا کہ قرآن کی بعضی آیتون کی تاویل اللہ تعالی کے سوائے
کسیکو معلوم نہین جیسے قیامت وغیرہ پہلے قول والے اسپر اعتراض جو کرتے ہین کہ جس بات کا علم نہ ہو اس بات سے خطاب کرنا
بعید ہی اسکا جواب یہہ ہی کہ متشابہ سے محض ایمان لانا منظور ہو تو جہل اسکی معنی سے ضرر نہین دیتا ظاہر آیت بھی اسی قول پر دلالت
کرتی ہی کیونکہ اللہ تعالی نے متشابہات سے تمسک کرنے والون کی مذمت اور راسخین کا جو آمنا بہ کہتے ہین مدح کیا اور سورہ
بقرہ مین فرمایا فاما الذین آمنوا فیعلمون انہ الحق من ربہم سو اگر راسخین کو اس کا علم ہوتا تو ایمان لانے مین کچھ مدح نہ ہوتا کیونکہ
تفصیل جب معلوم ہو تو البتہ اس پر ایمان لاویگا **کُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا** سب کچھ ہمارے رب کی طرف سے ہی یعنی محکم اور متشابہ سب کو اللہ

تعالی ہی اتارا ہی وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُوا الْأَلْبَابِ پند نہین لیتے مگر عقلمند یہہ جملہ تعریف مین راسخین کے فرمایا رَبَّنَا
لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا ای رب ہمارے نہ پھیر ہمارے دل ہدایت دے چکے بعد یہہ راسخین کا مقولہ ہی اللہ نے
اسکو نقل کیا یعنی راسخین کہتے ہین ہمکو تو جب اپنے دین کی راہ بتایا اور محکم پر عمل اور متشابہ پر ایمان لانیکی توفیق دیچکا تو اب ہمکو
اس راہ سے نہ پھیر مخصوص دل کو نہ پھیر کرکے فرمایا کیونکہ دل جسد مین بمنزلہ بادشاہ کے ہی خطرے اور ارادے اور نیتون کا محل وہی ہی
دوسرے تمام اعضا اسکے تابع ہین اسکی درستی سے سب اعضا بھی درست ہوتے ہین بخاری اور مسلم نے بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا
سے روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے فرزند آدم کا دل اللہ کی دو انگلیون مین ہے جب چاہے تو اسکو درست رکھے جب چاہے تو
پھیر دے اور ابن ابی شیبہ اور امام احمد اور ترمذی اور ابن جریر اور طبرانی اور ابن مردویہ نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کئے ہین کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یہہ دعا فرمایا کرتے یا مقلب القلوب ثبت قلبی علی دینک ای دلون کے پھیرنے والے میرے دل کو تیرے دین پر ثابت
رکہہ مینے عرض کی یا رسول اللہ دل کیا پہر جاتا ہی تو فرمائے جتنے بنی آدم ہین سبھونکی دل اللہ کی دو انگلیون مین ہین اگر اللہ چاہے
تو اسکو راست رکھے چاہے تو اسکو پھیر دیوے سو ہم اپنے پروردگار سے سوال کرتے ہین کہ ہمارے دلون کو ہدایت کے بعد نہ پھیرے اور سوال
کرتے ہین کہ اپنی رحمت ہمکو بخشے اللہ بہت بخشنے والا ہی مینے عرض کی یا رسول اللہ مجہے کچہہ دعا سکہاو تا اپنے خاطر وہ دعا کیا کرون
تو فرمائے کہہ اللہم رب النبی محمد اغفرلی ذنبی واذہب غیظ قلبی واجرنی من مضلات الفتن ما احییتنی یعنی یا اللہ رب نبی محمد کے میرے گناہ بخش دے
میرے دل کا غصہ نکال اور جبتک مجہے زندہ رکہیگا گمراہی کے فتنون سے مجہے پناہ دے ان حدیثون مین دل اللہ کی انگلیون مین ہی کرکے جو
آیا ہی متشابہات سے ہی علماء سلف اسکی کچہہ تاویل نہین کرتے اور کہتے ہین ہم اس لفظ پر ایمان لاتے ہین اس سے مراد کیا ہی سوا اللہ کے کو معلوم
اور متکلمین کہتے ہین ظاہر لفظ کی معنی تو بن نہین سکتی معلوم ہوا کہ وہ مجاز ہی مراد اس سے تصرف اور قدرت ہی یعنی سب کے دل اللہ
کی قدرت و اختیار مین ہین جدہر چاہے ادہر پھیرے جیسے کسی کی دو انگلیون مین کچہہ چیز ہو تو پھیرتا ہی وَهَبْ لَنَا مِنْ
لَدُنْكَ رَحْمَةً اور دے ہمکو اپنے یہان سے مہربانی یعنی تو ہمکو توفیق دے اور ایمان پر ثابت رکہہ یا گناہون کو بخش إِنَّكَ أَنْتَ
الْوَهَّابُ بیشک تو ہی ہی سب دینے والا اسمین دلیل ہی کہ ہدایت اور ضلالت دونون اللہ ہی کی طرف سے ہین اور بندون
کو نعمتین جو دیتا ہی اپنی مہربانی سے دیتا ہی اس پر کوئی چیز واجب نہین رَبَّنَا إِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَا رَيْبَ فِيهِ
ای رب ہمارے تو جمع کرنے والا ہی لوگون کو ایک دن جس مین شبہہ نہین یعنی جزا دینیکے لئے تو ایک روز سبکو جمع کریگا وہ دن روز
قیامت ہی کہ جسکا آنا یقین ہی إِنَّ اللَّهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيعَادَ بیشک اللہ خلاف نہین کرتا وعدہ یہہ جملہ یا اللہ تعالی کی

کی طرف سے ہی یا تمہ ہی راسخین کے کلام کا گویا جب وے لوگ کجی اور گمراہی سے اللہ تعالی کی پناہ چاہے اور ہدایت اور رحمت کے آرزومند ہوئے تو کہے اس سوال سے ہمارا غرض دنیا کی مصلحتین نہین ہین کیونکہ انکو بقا نہین اس سے ہمارا مقصود اصلی آخرت کی درستی ہی ہمکو معلوم ہی تو جزا دینے کے خاطر لوگون کو قیامت کے دن ایکٹھا کریگا تیرا وعدہ سچ ہی جس نے گمراہی اختیار کرے تو وہ وہان عذاب مین گرفتار ہوگا جسکو توفیق و ہدایت دیگا اور اپنی مہر اپر رکہیگا تو اسکو وہان جنت اور آرام ملیگا اس توجیہ پر سابق کے کلام دیکھتے انک لا تخلف المیعاد کہنا تہا لیکن اسلوب کو بدل کے ان اللہ کہا کیونکہ یہہ مقام ڈر اور اندیشے کا تہا اسمین حشر و نشر و عذاب کا ذکر تہا اس لیے اللہ تعالی کو اسکے خاص نام سے ذکر کیا اسلوب جو بدلا علم بلاغت مین اسکو التفات کہتے ہین جبائی وغیرہ معتزلہ اس آیت سے دلیل لیتے ہین کہ گنہگارون کے حق مین جو وعید وارد ہوی ہی اسکا ہونا لازم ہی عفو جایز نہین وے اپنی دلیل کی تقریر یون کرتے ہین کہ سورۂ اعراف مین آیا ہی قد وجدنا ما وعدنا ربنا حقا فہل وجدتم ما وعد ربکم حقا یعنی ہم پا چکے جو ہمکو وعدہ دیا تہا ہمارے رب نے تحقیق سو تمنے بھی پایا جو تمہارے رب نے وعدہ دیا تہا تحقیق اس آیت سے معلوم ہوا کہ وعید کو بھی وعد کہتے ہین وعد اور میعاد دونون کا ایک ہی معنی ہی اس آیت مین اللہ تعالی خبر دیا کہ وعدے کو خلاف نہین کرتا تو ثابت ہوا وعید جو فاسق کے حق مین ہی اسکا بھی خلاف نہین کرتا جب وعدے کے خلاف نہ کرے تو عذاب دینا بھی لازم ہوا اسکا جواب یہہ ہی اللہ تعالی فاسقون کے حق مین وعید جو کیا وہ مطلق نہین بلکہ وہ مشروط ہی عفو نہ کرنے پر جیسے وعید مشروط ہی عدم توبہ پر تم جدی دلیل سے عدم توبے کی شرط جیسا ثابت کرتے ہو ہم بھی جدے دلیل سے عدم عفو کی شرط ثابت کرتے ہین دوسرا جواب یہہ ہی کہ تم جو کہے وعد کے حکم مین وعید بھی داخل ہی سو ہم اسکو قبول نہین کرتے بلکہ احسان کا وعدہ جو ہی اسکو وعد و میعاد کہتے ہین عقوبت کا وعدہ جو ہوا اسکو وعید کہینگے فہل وجدتم ما وعد ربکم کی آیت سے جو تم دلیل لیئے ہو تمہاری دلیل تمام نہین ہوتی کیونکہ اسمین وعید کی جگہہ مین وعد کا لفظ کہجانے کے لیے کہا ہو جیسے بشر کا لفظ عذاب مین فرمایا فبشرہم بعذاب الیم اسکو اہل بلاغت تحکم کہتے ہین تیسرا جواب یہہ ہی وعدے کا خلاف نہ کرنا نیکون کے لیئے ہی بدون کی وعید کی خاطر نہین کیونکہ وعدے کا خلاف کرنا بد ہی وعید کا خلاف کرنا بد نہین بلکہ مدح اور کرم پر دلالت کرتا ہی اللہ تعالی مومنین کی دعا اور تضرع ذکر کیا اب انکار کافرون کا حال بیان فرماتا ہی اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا جو لوگ منکر ہین یہہ سب کافرونکے لئے عام ہی بعضے کہتے ہین اس سے بنی قریظہ اور بنی نضیر مراد ہین بعضے کہتے ہین نجران کے نصاری مراد ہین بندۂ عاصی کہتا ہی اگرچہ آیت کسی کی شان مین مخصوص نازل ہووے لیکن لفظ جب عام ہوتا ہی تو اسی کا اعتبار ہی خصوص سبب کا اعتبار نہین لَنْ تُغْنِیَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَیْئًا ہرگز کام نہ آوینگے انکو انکے مال اور نہ انکے

اولاد اللہ کے آگے کچھہ یعنی یے چیزین اللہ کے عذاب کے آگے نہ ہونگے وَاُولٰٓئِكَ هُمْ وَقُوْدُ النَّارِ اور وے وہی ہین چھپٹیان
دوزخ کی كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ اس آیت
کی دو ترکیب ہین ایک تو یہہ ہے کداب آل فرعون محذوف مبتدا کی خبر ہو اور یہہ جملہ مستانفہ ہے تقدیر یون ہے دابہم فی ذلک کداب
آل فرعون اب معنی یون ہوگی انکی عادت ہے جیسی فرعون والون کی عادت یعنی ان کافرون کی عادت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی تکذیب مین اور حق کے منکر ہونے مین فرعون کی قوم کی سی ہے کیونکہ وے موسی علیہ السلام کی تکذیب اور فرعون کی تصدیق
کرتے تھے دوسری ترکیب کداب آل فرعون قبل کی آیت سے متعلق ہے اس وقت معنی یون ہوگی وے دوزخ کی چھپٹیان ہوگی جیسے فرعون
والے دوزخ کے چھپٹیان ہوین اور والذین من قبلہم کا جملہ یا عطف ہے آل فرعون پر اور کذبوا بآیاتنا کا جملہ اپنے ماقبل کا بیان ہے یا مستانف
والذین جملہ مستانفہ ہو کے مبتدا ہے اور کذبوا بآیتنا اسکی خبر ہے پہلی تقدیر پر معنی یون ہوگی اور جیسی عادت انکی جو انسے پہلی تھے یعنی
گذشتہ امتون کے کفار جیسے عاد و ثمود وغیرہ ہماری آیتین جو رسول لائے تھے انکو جھٹلائے تو انکو انکے مال اور اولاد کچھہ کام نہ
آئے دوسری تقدیر پر معنی یون ہوگی اور جو امتین انکے آگے تھین وے ہی ہماری آیتین جھٹلائین فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ
پھر پکڑا انکو اللہ نے انکے گناہون پر یعنی انکی تکذیب کے سبب سے اللہ تعالی نے انکو عذاب دیا وَاللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ اور اللہ کی
مار سخت ہے قُلْ تو کہہ اے محمد لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ان کافرون کو اس آیت کے نازل ہونیکا سبب ابن اسحق اور ابن جریر اور بیہقی دلایل
النبوة مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یون روایت کئے ہین کہ بدر کے جنگ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فتح اور کافرون کی
شکست ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے مین تشریف لائے بعد یہود کو بنی قینقاع کے بازار مین جمع کئے اور فرمائے اے یہود کی جماعت
قریش پر جو مصیبت گذری تم پر ویسی مصیبت آنیکے آگے ہی ایمان لاؤ یہود کہے تم قریش کے ناتجربہ کار لوگ پر جنکو لڑائی کرنا معلوم نتہا
فتحیاب ہونے سے مغرور نہ ہونا واللہ ہم سے مقابلہ کروگے تو سمجھوگے کہ ہم ہی مرد ہین تب اللہ تعالی نازل کیا اے محمد تو یہود کو کہہ سَتُغْلَبُوْنَ
وَتُحْشَرُوْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ اب تم مغلوب ہوگے اور ہانکے جاؤگے دوزخ کو یعنی دنیا مین تو مغلوب ہوگے اور آخرت مین دوزخ کو جاؤگے
یہہ غیب کی بات تھی جسکی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دئے پھر آپکے کہے کے بموجب ظہور مین آیا بنی نضیر کو جلاوطن کئے اور بنی قریظہ
کو قتل کئے اور خیبر فتح ہوا یہود ذلیل ہوکے جزیہ دینا قبول کئے وَبِئْسَ الْمِهَادُ اور کیا برا بچھونا ہے وہ دوزخ قَدْ كَانَ لَكُمْ اٰيَةٌ فِيْ
فِئَتَيْنِ الْتَقَتَا مقرر ہو چکا تمکو ایک نمونہ دو فوجون مین جو بھڑی تھین اس آیت کا خطاب کفار قریش کو ہے بعضی کہتے ہین یہود
کو بعضے کہتے ہین مومنون کو دونون فوجون مین مقابلہ ہوا سو وہ بدر کا روز ہے یعنی بدر کے جنگ کے روز دو فوجون مین جب مقابلہ ہوا اسمین

اسمین تمکو ایک معجزہ جو میری بات کی سچائی پر یعنی مومنون کو فتح ہو گئی کر کے جو کہا تہا نمود ہوا فِئَةٌ تُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ایک
فوج ہی کہ لڑتی ہی اللہ کی راہ مین یعنی اللہ کی طاعت اور اسکے حکم پر اس فوج سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے اصحاب ہین
جو تین سو تیرہ آدمی تھے انمین مہاجرین کے ستہتر مرد اور انصار کے دو سو چہتیس شخص مہاجرون کا جھنڈا علی مرتضی رضی اللہ عنہ کے
ہاتہہ مین تھا انصار کا جھنڈا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے پاس اس فوج مین ستر اونت اور دو گہوڑے تھے ایک گہوڑا مقداد بن عمرو کا
اور ایک گہوڑا مرثد بن ابی مرثد کا لشکر مین بکتر پوش چھے شخص تھے اور آتھ شخص کے پاس تلوارین تھین وَأُخْرَىٰ كَافِرَةٌ اور دوسری
کافر یعنی دوسری فوج کافرون کی تھی جنگ کرتی تھی شیطان کی راہ مین یہ لوگ مکے کے مشرک ہین ان مین جنگی لوگ نو سو پچاس
تھے انکے رئیس ابو جہل بن ہشام اور عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس تھے انکے سات سو اونت اور ایک سو گہوڑے کے سوار تمام بکتر پوش تھے یہہ
پہلا جنگ تہا جس مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ تشریف لائے يَرَوْنَهُمْ مِثْلَيْهِمْ یہہ دیکھتے تھے انکو اپنے دو برابر رَأْيَ
الْعَيْنِ آنکہہ سے دیکھنے مین یرونہم کے لفظ مین دو قرأت ہین نافع او ابو جعفر اور یعقوب ترونہم پڑھتے ہین تاء مثناۃ فوقانیہ
سے اس قرأت پر خطاب انہین کو ہی جنکو قد کان لکم سے خطاب کیا تہا یعنی مشرکین یا یہود یا مومنان یہود کو خطاب کرنیکا سبب
یہہ کہتے ہین کہ بدر کے جنگ مین شکست کسکو ہوتی ہی سو جنید یہود دل مین سمجھے ہوئے تھے وہ اپنی آنکھون سے دیکھے کہ مشرک دو برابر ہین باوجود
اسکے بھی مسلمانون کی فتح ہوئی تو اس مین معجزہ ہوا دوسرے قاریون اسکو یرونہم یاء مثناۃ تحتانیہ سے پڑھتے ہین اس قرأۃ
کی توجیہ مین اختلاف ہی بعضے کہتے ہین دیکھنے والے مسلمان ہین اس قول پر آیت مین دو تاویل ہین پہلی تاویل یہہ ہی کافر
جتنے تھے وہ سب مسلمانون کو دستے تھے اس معنی پر اعتراض ہوتا ہی کہ مشرک تین برابر تھے پھر دو برابر کیا کہا اسکا جواب یون
ہین کہ عربون کے محاورے مین کبھی تین برابر ہون تو بہی اسکو مثلین کہتے ہین جیسے کسی شخص کے پاس ایک درہم رہتا ہی تو وہ کہتا ہی
انا احتاج الی مثلی ہذا الدرہم یعنی مجکو اسکے دو برابر ضرور ہین یعنی اس ایک درہم کے سوائے اور دو درہم چاہیئے دوسری تاویل یہہ ہے
کہ کافر اگرچہ تین برابر تھے لیکن مسلمان انکو اپنے دو برابر دیکھتے تھے اللہ تعالی نے مسلمانون کی آنکہہ مین انکو کم نمود کیا مسلمانون کو
دستا تھا کہ وے چھے سو چھبیس ہین بعد اس سے بھی کم ہوکے نمود ہوئے چنانچہ ابن جریر نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہے بدر کے
روز ہم مشرکون کو دیکھے کہ ہمسے دو برابر تھے بعد دیکھے تو ہمارے برابر دستے لگے ایک شخص بہی ہم سے زاید نہ ہوگا بغوی کی روایت مین
آیا ہی پھر ہم دیکھے تو ہمسے بھی کم دستے لگے یہانتک میرے بازو والے کو مین نے کہا کہ وے ستر آدمی ہونگے اس نے کہا سو ہونگے اسی تاویل کو بغوی
نے ترجیح دیا ہی بعضے کہتے ہین دیکھنے والے مشرک ہین یعنی مشرکون نے مسلمانون کو دیکھتے تھے کہ اپنے دو برابر ہین جنگ کرنے کے

قبل اللہ تعالی نے مسلمانون کو کافرون کے آنکھہ مین کم نمود کیا تا مشرک دلیر ہو کے جنگ پر مستعد ہون چنانچہ اس آیت مین
فرمایا واذ یریکموہم اذ التقیتم فی اعینکم قلیلا ویقللکم فی اعینہم پھر جب جنگ شروع ہوا تو مسلمانون کو انکی آنکھہ مین دو چند کرکے نمود
کیا سیوطی کہا ہی کہ یہہ دونون توجیہہ ضعیف ہین حق بات یہہ ہی کہ یرونہم کی قرءت پر بہی دیکھنے والے یہود ہین کیونکہ سابق کی آیت
مین انہین کو خطاب تہا چنانچہ ترونہم کی قرءت بہی اسی کو تائید کرتی ہی یہہ قاریان یرونہم غایب کے صیغے سے جو پڑہتے ہین سو التفات
ہی اور یرونہم مین ہم کی ضمیر مشرکین کی طرف راجع ہی اور مثلیہم کی ضمیر مومنین کی طرف انتہی اب معنی یون ہوگی یہود نے مشرکون کو ان دیکھے
تہے کہ وے مسلمانون سے دو چند ہین آنکھہ کے دیکھنے یعنے انکو دو برابر دیکہنا ظاہر اور عیان تہا واللہ یؤید بنصرہ من یشاء
اور اللہ زور دیتا ہی یعنی مدد کا جسکو چاہتا ہی فتح و نصرت لشکر کی کثرت پر نہین اللہ تعالی کی مدد پر ہی ان فی ذلک لعبرۃ لاولی
الابصار بیشک اسمین یعنی اس نصرت مین جو انکو ہوئی یا لشکر دو برابر دیکھنے مین پند ہی آنکہین والون کو یعنی عقلمندون کو کہ
جنکے دل کی آنکھہ روشن ہی اور اسمین پند یہہ ہی کہ اسکو دیکھکے ایمان لاوین زین للناس حب الشہوات رجہایا ہی
لوگون کو نفس کی محبت سے رجہانیوالا اہل سنت پاس اللہ تعالی ہی کیونکہ بندون کے افعال کا خالق وہی ہی پھر رجہانا یا بندون کی آزمایش
کے لئے ہی اس پر دلیل اللہ تعالی نے سورہ کہف مین جو فرمایا ہی انا جعلنا ما علی الارض زینۃ لہا لنبلوہم یعنی ہمنے رکھا جو زمین پر ہی اسکی
رونق تا ہم انکو آزمایش کرین یا بندون کی زندگی اور نوع انسان کی بقا کے واسطے ہی یا سعادت اخروی کا وہ واسطہ ہی جب اللہ
تعالی کے حکم کے مطابق ہو معتزلہ کہتے ہین رجہانیوالا شیطان ہی ابو علی جبائی معتزلہ سے کہتا ہی جو چیز حرام ہو اسکا رجہانیوالا
شیطان ہی اور جو مباح ہو اسکا رجہانیوالا اللہ تعالی ہی اہل سنت کا مذہب ہی صحیح ہی کیونکہ اللہ تعالی سب کا خالق ہی اسکے ملک
مین کسی کو دخل نہین من النساء والبنین عورتون اور بیٹون سے عورتون سے شروع کیا کیونکہ سب لذتون مین انکی لذت
زیادہ ہی اور انسے جہی پیوستہ ہوتی ہی اور وے شیطان کے پھاندے ہین نسائی اور ابن ابی حاتم اور حاکم نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت
کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حبب الی من دنیاکم النساء والطیب وجعلت قرۃ عینی الصلوۃ یعنی تمہاری دنیا کی چیزون
سے میرے پاس عورتین اور خوشبوئی دوست ہین اور میری آنکہہ کی خنکی نماز مین ہی اور بچون مین بیٹون کو ذکر کیا کیونکہ لڑکی کے
نسبت کرتے لڑکے سے زیادہ محبت رہتی ہی کیونکہ وہ باپ کا معین و مددگار اور اسکا قایم مقام ہی اللہ تعالی انسان کی نسل
باقی رہنے کے خاطر عورت اور بچون کی محبت دل مین ڈالا اگر محبت نہ ہوتی نسل بہی نہ رہتی والقناطیر المقنطرۃ من الذہب
والفضۃ اور ڈہیر جوڑے ہوے سونے کے اور روپے کے قناطیر جمع قنطار کی ہی بہت مال کو قنطار کہتے ہیں بعضے کہتے ہین لاکہہ دینار کا

کا ایک قنطار ہی ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ انس سے مرفوع یونہین روایت کئے ہیں بعضے کہتے ہیں کا ئی کا چمڑا بھرکے سونا ہو تو اسکو قنطار کہتے ہیں اسکے سوا بھی بہت سے اقوال ہیں المقنطرۃ کی معنی جمع کئے ہوئے بعضے کہتے ہیں سکہ مارے ہوئے مالیت کے چیزون مین سونے روپے کو ابتدا مین ذکر کیا کیونکہ سب چیزون کی قیمت انہین سے ہوتی ہی پیسے کی محبت اس لئے ہوتی ہی کہ جسکے پاس پیسا ہو جو چاہے سو کر سکتا

وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ اور گھوڑے پلے ہوئے مسومہ کی معنی بعضے کہتے ہیں ایسے گھوڑے جو ازخود چرتے ہون بعضے کہتے ہیں داغدار گھوڑے کیونکہ عربی بہتر گھوڑونکو علامت کے واسطے گل دیتے ہیں بعضے کہتے ہیں بہتر گھوڑے وَالْأَنْعَامِ اور مواشی انعام جمع نعم کی ہی اونٹ گائی بکری کو نعم کہتے ہیں وَالْحَرْثِ اور کھیتی سے ذَٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا یہہ برتنا ہی دنیا کی زندگی مین یعنی یے اقسام جو ہم بیان کئے انسے دنیا مین ہی فایدہ لیتے ہیں دنیا فنا ہونی ہی وَاللَّهُ عِنْدَهُ حُسْنُ الْمَآبِ اور اللہ جو ہی اسی پاس ہی اچھا ٹھکانا یعنی جنت اس آیت مین اشارہ ہی دنیا مین زہد اختیار کرنا اور آخرت کی طرف راغب ہونا اور جسکو اللہ تعالی نے یے نعمتین دین اسکو لازم ہی ایسے کام مین انکو خرچ کرے جس مین اللہ تعالی کی خوشی ہو قُلْ تو کہہ ای محمد أَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرٍ مِنْ ذَٰلِكُمْ مین بتاؤن تمکو اس سے بہتر یعنی دنیا کی یے شہوتین جو مذکور ہوین اس سے بہتر جو ہی اسکو فرماتا ہی لِلَّذِينَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ پرہیزگارون کو اپنے رب کے یہان باغ ہین بہتے انکے نیچے ندیان خَالِدِينَ فِيهَا سدا رہینگے انمین اس جملے کے دو ترکیبین ہین ایک یہہ کہ یہان جملہ ذلکم کے پاس تمام ہو للذین سے جملہ مستانفہ ہی پہلے جملے مین خیر جو کہا تھا اسکا بیان ہی دوسری ترکیب یہہ کہ للذین اتقوا عند ربہم بخیر سے متعلق ہی اور جنات خبر مبتدا محذوف کی ہی اسکی تقدیر ہو جنات اس ترکیب پر یعنی یون ہوگی کیا مین بتاؤن تمکو اس سے بہتر پرہیزگارون کے لئے اپنے رب کے یہان وہ باغ ہین آہ وَأَزْوَاجٌ مُطَهَّرَةٌ اور عورتین ہین ستھری وَرِضْوَانٌ مِنَ اللَّهِ اور رضامندی اللہ کی بخاری نے ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اللہ تعالی بہشت والون کو فرمایگا ای اہل جنت وے جواب دینگے لبیک وسعدیک والخیر فی یدیک کہیگا کیا تم رضامند ہوئے وے کہینگے ای پروردگار ہم کیون رضامند نہ ہون تو ہمکو جو دیا سو وہ اپنے کسی مخلوقات کو نہ دیا فرمایگا کیا اس سے بہتر چیزین تمکو نہ دون کہینگے ای رب اس سے بہتر کیا ہی فرمایگا مین تم سے رضامند ہوا اب کبھی تم سے خفا نہ ہونگا وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ اور اللہ کی نگاہ مین ہین بندے یعنی اللہ تعالی بندون کے کام سے خوب خبردار ہی ہر ایک کو اسکے عمل کی جزا دیگا الَّذِينَ يَقُولُونَ وے جو کہتے ہین الذین نعت ہی للذین اتقوا کی یا نعت ہی بالعباد کی یا سابق کے للذین سے بدل ہی رَبَّنَا إِنَّنَا آمَنَّا ای رب ہمارے ہم مقرر یقین لائے ہین فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا سو بخش ہمکو گناہ ہمارے وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ اور بچا ہمکو دوزخ کے عذاب سے الصَّابِرِينَ سہنے والے ہین

نعت ہی الذین کی یعنی اُن مومنین کی صفت یہہ ہی کہ صبر کرنے والے ہین اسطورسے کہ واجبات کو ادا کرتے ہین اور معصیت سے
پرہیز کرتے ہین محنت و مصیبت مین بی طوری نہین دکہاتے ہین وَالصّٰدِقِیْنَ اور سچے ایمان لائین اور بات چیت مین قتادہ نے
کہا ہی یے لوگ ہین جنکی نیت سچی ہی اور انکے دل اور زبان درست اسلئے وے ظاہر مخفی وقت سب مین سچے ہین معلوم کیجئے قول اور
فعل اور نیت سب مین صدق ہوا کرتا ہی قول مین صدق وہ کہ جہوٹ بات نہ کرنا فعل مین صدق وہ کہ اس فعل کو بن اتمام کے نہ چہوڑنا
اور نیت مین صدق وہ کہ عزم جب کرین تو اسکو پورا کرکے چہوڑنا وَالْقٰنِتِیْنَ اور بندگی مین لگے رہتے یعنی ہمیشہ اللہ کی اطاعت مین
رہتے ہین وَالْمُنْفِقِیْنَ اور خرچ کرتے یعنی اپنا مال اللہ کی راہ مین خرچ کرتے ہین اسمین تمام قسم اخراجات خواہ اپنی ذات کے
واسطے یا اپنے اہل و عیال کے واسطے یا صلہ رحم مین یا زکوۃ مین یا دوسرے نیک کام مین سب داخل ہین وَالْمُسْتَغْفِرِیْنَ
بِالْاَسْحَارِ اور گناہ بخشواتے پچہلی رات کو صبح صادق نکلنے کے آگے وقت کو سحر کہتے ہین وہ رات کے آخر کا چہٹا حصہ مراد اس استغفار
سے یہہ ہی کہ وہ شخص پچہلی رات کو نماز پڑہکے استغفار اور دعا مانگتا ہی اسوقت کو مخصوص ذکر کیا کیونکہ وہ غفلت اور نیند کی لذت کا
وقت ہی اس وقت عبادت کرنا قوت ایمان اور کمال بندگی پر دلالت کرتا ہی اور دلون پر اللہ تعالی کی تجلی ہونیکا بہی وقت ہی بخاری اور
مسلم نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اللہ تبارک و تعالی ثلث شب جب باقی رہتی ہی تو
آسمان دنیا پر نازل ہوتا ہی اور فرماتا ہی وہ کون ہی جو مجکو پکارتا ہی تا مین اسکی بات سنون کون مجہہ سے مانگتا ہی تا اسکو بخشش کرون
کون گناہ بخشواتا ہی تا اسکا گناہ بخشون صبح صادق نکلنے تک ایسا فرماتا ہی اللہ تعالی اترتا ہی کرکے جو آیا اس سے اللہ کی رحمت اور بندون
پر متوجہ ہونا اور اُن پر لطف اور مہربانی کرنا مراد ہی ابن جریر نے روایت کیا ہی کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما بہت رات سے اٹہکر نماز پڑہتے بعد نافع
سے پوچہتے کہ سحر کا وقت ہوا یا نہین جب کہتا نہین تو پہر نماز پڑہتے اگر کہتا کہ ہان سحر کا وقت ہوا آپ بیٹہکے استغفار کرتے اور صبح تک
دعا مانگتے ابن جریر نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمکو سحر کے وقت ستر بار استغفار کرو کرکے امر
فرمائے زید بن اسلم نے کہتا ہی مستغفرین بالاسحار وے لوگ ہین جو صبح کی نماز جماعت سے پڑہتے ہین اس تقدیر پر نماز کو استغفار کہا کیونکہ
نماز گناہ کی بخشش کا سبب اور اس وقت کو سحر سے تعبیر کیا کیا واسطے سحر کے وقت سے قریب ہی شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اللہ نے
گواہی دی کہ کسی کی بندگی نہین اسکے سوائے گواہی سے مراد اس جگہہ بیان کرنا اور ظاہر کرنا اسکے دلایل کو قایم کرکے بعضے کہتے ہین یہہ بہی نجران
کے نصاری کی شان مین اتری کلبی نے کہا ہی شام کے دو حبر آئے تہے جب مدینے کو دیکہے تو ایک نے دوسرے سے کہا یہہ بستی نبی آخر الزمان کے
شہر سے کیا مشابہ ہی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو انکے اوصاف دیکہکے سمجہے اور کہے آپ ہی محمد ہو فرمائے ہان کہے آپ ہی احمد ہو کہنے

ہان مین محمد ہون مین احمد ہون کہے ہم ایکبات پوچھتے ہین اگر اسکا جواب دوگے تو ہم آپ پر ایمان لاوینگے اور آپ کی تصدیق کرینگے
حضرت فرمائے پوچھو کہے کتاب اللہ مین بڑی شہادت کیا ہی سو بیان کرو تب یہہ آیت اتری وے دونو اسلام لائے وَالْمَلٰئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ
اور اسکی گواہی دی فرشتے اور علم والے یعنی وے اسکی وحدانیت کا اقرار کئے علم والون سے مراد انبیا ہین کیونکہ وے اللہ کو سب سے زیادہ جانتے ہین بعضے
کہتے ہین مہاجر و انصار کے علما ہین بعضے کہتے ہین اہل کتاب کے مومنان ہین جیسے عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ
کھڑا ہوتا ہوا انصاف سے یعنی اللہ تعالی انصاف سے خلق کے کامون کی تدبیر کرتا ہی پیدا کرتا ہی اور انکو رزق پہنچاتا ہی اور انکے اعمال کی
جزا دیتا ہی اس تفسیر پر قایما حال ہی شہد اللہ کا بعضے اسکو اولوا العلم کا حال ڈالتے ہین اب معنی یون ہوگی علم والے وے جو انصاف
پر قایم ہین لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ نہین ہی کوئی الہ سوائے اسکے زبردست ہی حکمت والا ابن عدی اور طبرانی اوسط مین
اور بیہقی شعب الایمان اور خطیب اپنی تاریخ مین اور ابن بخار نے غالب القطان سے روایت کئے ہین کہا مین تجارت کے واسطے کوفے کو آیا اور
اعمش کے گہر کے قریب اترا اکثر انکے یہان جایا کرتا تہا ایک شب مین نے بصرے کو جانیکا قصد کیا اعمش نے شب کو تہجد کی نماز کے واسطے کہڑے ہوئے اس آیت
پر جب گذرے شہد اللہ انہ لا الہ الا ہو الآیہ اعمش نے کہے اللہ جو گواہی دیا مین بہی وہ گواہی دیتا ہون وہ شہادت میرے امانت ہی جسکو
اللہ کے پاس امانت رکہتا ہون پہر اسی کو چند بار مکرر کہے مین سمجہا کہ اس باب مین کچہہ حدیث سنے ہین جب رخصت ہونے کے واسطے گیا تو
پوچہا تم نے اسکو مکرر ایسا کہے سو اس باب مین کیا سنے ہو اعمش کہے تم ایک سال میرے پاس رہین تو مین بیان کرونگا مین کامل ایک سال
انکے پاس رہا سال جب تمام ہوا مین اعمش کو کہا ای ابا محمد سال تمام ہوا اب فرمائیے کہے مجہے ابو وایل نے خبر دیا کہ عبد اللہ یعنی ابن مسعود مجہے کہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے یہہ کہنے والے کو قیامت کے دن لاوینگے تب اللہ تعالی فرماویگا اس بندے کا عہد میرے پاس ہی مین عہد کو
وفا کرنیکا حق ہون اس بندے کو بہشت مین لے جاؤ بیہقی نے کہا کہ یہہ حدیث ضعیف ہی اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ مقرر
دین اللہ کے یہان یہی اسلام ہی یعنی اللہ کی پسند کوئی دین نہین سوائے اسلام کے اسلام کی معنی لغت مین تابع دار رہنا اور گردن ڈالدینا
بعد اللہ کی وحدانیت پر اور شرع محمدی سے اپنے تئین آراستہ کرنے مین مستعمل ہوا دین کی معنی اصل لغت مین جزا دینا ہی بعد شریعت
و ملت کا نام ہوا اس آیت مین رد ہی یہود و نصاری پر یہود کہتے تھے یہودیت کے سوائے کوئی دین افضل نہین اور نصاری کہتے
تہے نصرانیت کے سوائے کوئی دین افضل نہین ان دونو کے رد مین فرمایا اللہ کی پسند کوئی دین نہین سوائے اسلام کے وَمَا اخْتَلَفَ
الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًاۢ بَيْنَهُمْ اختلاف نہین کئے کتاب والے مگر معلوم ہو چکے بعد آپس کی
ضد سے کتاب والون سے یہود و نصاری مراد ہین یعنی یہود و نصاری نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت مین اختلاف نہین کئے مگر بعد

نعت و صفت جان کے یہہ جو کئی محض حسد سے ملک و ریاست کی خواہش کے واسطے ابن جریر نے ربیع سے روایت کیا ہی کہ جب موسی علیہ
السلام کی وفات کا وقت آن پہنچا تو بنی اسرائیل کے ستر عالم کو بلوا کے توریت انکے حوالے کئے اور ہر ایک عالم کو ایک جزء امین کئے
اور یوشع بن نون کو اپنا خلیفہ بنائے انکے تین قرن جب گذر گئے آپس مین اختلاف شروع کئے یہہ مخالفت آپس مین نہین کئے مگر علما انہین
ستر عالم کی اولاد ایک دوسرے کو قتل کئے سب کے درمیان دشمنی اور مخالفت پیدا ہوی دنیا کی ریاست اور ملک اور خزانے اور نادر سامان
ہاتھہ لینے کے حسد سے علما نے یہہ کام کر لیے تب اللہ تعالی ان پر ظالم حاکمون کو مسلط کیا بعضے کہتے ہین اختلاف جو کئے وہ نجران کے نصاری ہین
اور کتاب سے مراد انجیل ہے وے عیسی کو الہ یا ابن اللہ یا تین مین کا تیسرا ہی کر کے کہے بعد اسکے کہ انکو معلوم ہو چکا کہ اللہ ایک ہی ہے اور عیسی اسکا
بندہ ہی اور رسول وَمَنْ يَكْفُرْ بِآيَاتِ اللّٰهِ فَإِنَّ اللّٰهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ اور جو کوئی منکر ہو اللہ کے حکمون سے تو بیشک اللہ شتاب
لینے والا ہی حساب یعنی انکو کفر کی جزا جلد دیویگا فَإِنْ حَاجُّوكَ فَقُلْ پھر جو تجسے جھگڑین تو کہہ اے محمد یعنی دین کے امر مین کفار جھگڑتے ہین
تو انکو ایسا کہہ بغوی نے ذکر کیا ہی کہ یہود و نصاری کہے تم ہمکو جو نام رکھے ہو اس پر ہم نہین یہودیت اور نصرانیت نسب ہی دین وہی اسلام
ہی ہم اسی پر ہین تب اللہ تعالی نے فرمایا اے محمد تو یون بول أَسْلَمْتُ وَجْهِيَ لِلّٰهِ مین نے تابع کیا اپنا منہہ اللہ کے لیئے یعنی مین نے اپنا دل
اور زبان اور تمام اعضا خالص اللہ کے لئے سونپا اور اللہ کا ساجھی کسی کو نہین ٹھہرایا اسکے سوائے کسی کی بندگی نہین کیا حاصل یہہ
ہی کہ میرا دین اللہ کی وحدانیت ہی وہی دین مستقیم ہی جسکی صحت تمہارے پاس ثابت ہو چکی منہہ کو مخصوص ذکر کیا اگرچہ مراد تمام بدن ہے
کیونکہ ان کے ظاہری اعضا مین منہہ سب سے اشرف ہی منہہ جب تابع ہوا تو سب اعضا تابع ہوتے ہین وَمَنِ اتَّبَعَنِ اور جو کوئی میری
پیروی کرتا ہی یعنی وہ بھی اپنے تئین اللہ کے لئے سونپا وَقُلْ لِلَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ تو کہہ دے اے محمد کتاب والون کو یعنی یہود و نصاری
کو وَالْأُمِّيِّينَ اور ان پڑھون کو یعنی عرب کے مشرک انکو امی کہا کیونکہ ان پر کتاب نازل نہین ہوئی تھی اور اکثر بے علم تھے ءَأَسْلَمْتُمْ
کیا تم تابع ہوتے ہو یہہ لفظ استفہام کا ہی اور اس سے امر مراد ہی یعنی تم تابع ہو بعضی کہتے ہین استفہام اپنے حقیقت پر ہی معنی یون ہی
مین جیسا تابع ہوا کیا تم بھی ویسا تابع ہوتے ہو کیونکہ دلایل سے تم پر اسلام لانا لازم ہو چکا ہی یا ہنوز اپنے کفر پر باقی رہتی ہو فَإِنْ
أَسْلَمُوا فَقَدِ اهْتَدَوْا پھر اگر تابع ہوئے تو راہ پر آئے یعنی اپنے نفس کی نفع کا کام کئے گمراہی سے نکل کے ہدایت مین اور تاریکی سے روشنائی
مین آئے مروی ہی کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہہ آیت پڑھے تو اہل کتاب کہے اسلمنا تب یہود کو کہے کیا تم گواہی دو گے کہ عیسی خدا کا کلمہ
اور اسکا بندہ اور رسول ہی وے کہے معاذ اللہ پھر آپ نصاری کو کہے کیا تم گواہی دو گے کہ عیسی اللہ کا بندہ ہی اور اسکا رسول کہے معاذ اللہ
عیسی بندہ ہوگا تب اللہ تعالی فرمایا کہ وَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلَاغُ اگر منہہ پھیرے تو تیرے پر نہین ہی مگر پہنچا دینا یعنی تیرا کام

کام رسالت پہنچا دینا ہی انکی ہدایت تجھپر نہین بعضی علما کہتے ہین یہہ آیت منسوخ ہوئی آیت السیف سے کیونکہ اس آیت مین فقط
اقتصار تبلیغ پر ہی وہ آیت السیف سے منسوخ ہوا اور بعضے کہتے ہین منسوخ نہین بلکہ محکم ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو انکے ایمان لانیکا
بڑا کد تھا دعوت قبول نکرنے سے رنجیدہ ہوتے تھے انکی تسلی کے واسطے اللہ تعالی اسکو نازل کیا وَاللّٰهُ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ اور اللہ کی نگاہ
مین ہین بندے یعنی جو ایمان لایا ہی اور جو ایمان نہین لایا سب کو اللہ جانتا ہی ہر ایک کو اسکے عمل کی جزا دیگا اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ
بِاٰيٰتِ اللّٰهِ جو لوگ منکر ہین اللہ کی آیتون سے وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ حَقٍّ اور مار ڈالتے ہین نبیون کو ناحق وَيَقْتُلُوْنَ
الَّذِيْنَ يَاْمُرُوْنَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ اور مار ڈالتے ہین جو کوئی امر کرے انصاف کا لوگون مین سے فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ
اَلِيْمٍ سو انکو خوشخبری سنا دکھ والی مار کی بشارت کا لفظ انکی تمسخر کے لئے عذاب مین استعمال کیا ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے ابو عبیدہ
بن الجراح رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا قیامت کے دن کس کو سخت عذاب ہوگا فرمایا اسکو جو کسی
نبی کو قتل کیا ہو یا اس کو جو امر معروف اور نہی منکر کرے مار ڈالا ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہہ فرما کے الذین یقتلون النبین کو وما لہم
من ناصرین تک پڑھے بعد فرمائے ای ابو عبیدہ بنی اسرائیل نے ایک روز صبح کے وقت ایک ساعت مین ترتالیس نبی کو قتل کئے یہہ دیکھکے بنی
اسرائیل کے عابدون سے ایک سو ستر آدمی امر معروف اور نہی منکر کئے انکو بھی اسی روز آفتاب غروب ہونے کے آگے قتل کئے ابن ابی الدنیا اور ابن جریر
اور ابن المنذر اور حاکم ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کئے ہین کہ عیسی نے یحیی کے ساتھ بارہ حواری کو دیکے لوگون کی تعلیم کے واسطے روانہ
کئے بھائی کی لڑکی کو نکاح کرنے سے یحیی علیہ السلام منع کرتے تھے اس وقت کے بادشاہ کو بھائی کی لڑکی تھی نہایت حسین وہ چاہتا تھا
کہ اسکو بیاہ کرے اس طمع پر ہر روز اسکی ایک حاجت ادا کرتا اس لڑکی کی مانے اس کو کہی اگر بادشاہ تیرے سے تیری حاجت کیا ہی پوچھا
تو تو کہہ دے یحیی بن زکریا کو مار ڈالنا وہ لڑکی بادشاہ سے ایسا ہی کہی اس نے بولا کچھ اور مانگ کہی اسکے سوائے کوئی حاجت نہین لاچار ہوکے
حکم کیا پھر انکو طشت مین ذبح کئے انکے خون کا ایک قطرہ اڑکے زمین پر پڑا سو جوش کہاتا تھا یہان تک کہ اللہ تعالی بخت نصر کو مسلط
کیا ایک بوڑھیا نے اسکو وہ خون جو جوش کہاتا تھا بتلائی اسکے دل مین آیا کہ اس قطرے کا جوش دبنے تک قتل کرنا ایک روز مین ستر ہزار بنی
اسرائیل کو قتل کیا تب وہ قطرہ تسکین پایا حاکم نے اس حدیث کی تصحیح کی ہی اس آیت مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کے یہود کی توبیخ
ہی اگرچہ انکے آبا قتل کئے ہین کیونکہ یے بھی انکے فعل پر راضی تھے اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَ
الْاٰخِرَةِ وہی جنکی محنت ضایع ہوئی دنیا اور آخرت مین یعنی وے لوگ نیک کام جو کئے تھے تمام باطل ہوگئے عمل کا باطل ہونا دنیا مین یون
ہی کہ وہ عمل مقبول نہو اور آخرت مین یہہ کہ اسکی جزا نملے وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ اور کوئی نہین انکا مددگار یعنی انکو اللہ کے

عذاب سے بچانے والا کوئی نہین اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ تو نے نہ دیکھے وے لوگ جنکو ملا ہے کچھ ایک حصہ
کتاب کا اس کتاب سے یا توریت مراد ہے یا تمام کتب سماوی اور ان لوگون سے یہود مراد ہین يُدْعَوْنَ اِلٰى كِتٰبِ اللّٰهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ
انکو بلاتے ہین اللہ کی کتاب کی طرف کہ انمین حکم کرے بلانے والے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور کتاب اللہ سے یا قرآن مراد ہے یا توریت اس آیت
کی شان نزول مین اختلاف ہے سعید بن جبیر اور عکرمہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت المدراس
مین یہود کے پاس گئے اور انکو اللہ تعالی کی طرف بلائے نعیم بن عمرو اور حارث بن زید یہودیان نے کہا کہ اے محمد تمہارا کیا دین ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ابراہیم کا دین ہے وے کہے ابراہیم یہودی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا توریت لاؤ اسمین جو ہووے ہی بات ہوگی یہود نے اسکو نہ مانے
تب اللہ تعالی اس آیت کو نازل کیا کلبی نے ابی صالح سے روایت کیا ہے وہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ خیبر کے یہودیون سے ایک مرد نے کسی
عورت سے زنا کیا اور دونون بڑے آدمی تھے انکو توریت کے موجب رجم کرنا مکروہ جانکے انکا مقدمہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے اس توقع پر
کہ آپ کچھ آسان حکم فرماوین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونون کے رجم کا حکم کئے تب نعمان بن اوفی اور بحری بن عمرو کہے ای محمد تم ہم پر ظلم کرتے
ہو ان پر رجم نہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے میرے اور تمہارے درمیان توریت ہے اسکے مطابق حکم کرنا یہود کہے یہہ انصاف کی بات
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پوچھے تمہارے بیچ کون توریت خوب جانتا ہے کہے عبد اللہ بن صوریا اسکو بلوا کے توریت پڑھنے کا حکم کئے اسنے رجم
کی آیت پر اپنا ہاتھ رکھکے اس کے بعد کی آیت پڑھا عبد اللہ بن سلام کہے یا رسول اللہ یہہ شخص رجم کی آیت کو چھوڑ کے پڑھتا ہے پھر اسکا ہاتھ
اٹھانے تو رجم کی آیت نکلی پھر ان دونون کے رجم کا حکم کئے یہود خفا ہوکے چلے گئے اور یہہ آیت اتری معلوم کیجئے کلبی ضعیف ہے اسکی روایت
کا اعتبار نہین لیکن یہود کے رجم کا قصہ صحیح بخاری مین ہے پر اسپر یہہ آیت نازل ہوئی کر کے صحیح مین مذکور نہین ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ
مِّنْهُمْ وَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ پھر منہ پھیرتے ہین بعضے انمین تغافل کر کر ہٹنے والون سے یہود کے علما اور رؤسا مراد ہین وے حق سے تغافل کرتے
ہین ذٰلِكَ یہہ یعنی انکا ہٹنا اور تغافل کرنا بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ اس واسطے کہ کہتے
ہین ہمکو ہرگز نہ لگیگی آگ مگر کئی دن گنتی کے یعنی وے یہہ جو کہتے ہین اس سبب سے ہے کہ وے کہنے عذاب کو سہل ٹھہرائے ہین گنتی کے ایام کا
بیان سورۂ بقر کے تفسیر مین مذکور ہوا وَغَرَّهُمْ فِيْ دِيْنِهِمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ اور فریب دیا انکو انکے دین مین اپنی بنائی باتین
یعنی جو کہتے ہین ہمکو آتش نہ لگیگی مگر گنتی کے دن اپنی بنائی بات پر فریب کیا کے کہتے ہین بنائی بات یہہ کہ انکے آبا جو انبیا تھے انکی شفاعت
کرینگے فَكَيْفَ اِذَا جَمَعْنٰهُمْ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ پھر کیا ہوگا انکا حال جب ہم انکو جمع کرینگے ایک دن جسمین شبہہ نہین یعنی قیامت
کا دن جسکا ہونا حق ہے اس آیت مین یہود کی تہدید ہے اور انکے واسطے جو دن مہیا ہے بہت برا ہے مروی ہے کہ قیامت کے دن کافرون کے

کے واسطے جھنڈا جو گہبرا کر نکلے اول یہود کے لئے کہبرا کر یگے اللہ تعالی انکو خلایق کے روبرو فضیحت کریگا اور انکو دوزخ مین ڈالیگا وَ
وُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ اور پورا پاویگا ہر کوئی اپنا کیا اور انکا حق نہ رہیگا یعنی نیکی ہو یا بدی
ہر ایک کو اسکی جزا ملیگی نیکی کو کم کر دینا اور گناہ کو زیادہ کرنا نہ ہوگا قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تو کہہ یا اللہ مالک سلطنت
کا ابن جریر نے قتادہ سے روایت کیا ہے کہا ہمکو یون روایت پہنچی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالی سے اپنی امت کو فارس اور روم
کا ملک ملنا چاہا تب اللہ تعالی اس آیت کو نازل کیا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہی کہ جب مکہ فتح ہوی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت
سے فارس اور روم کے ملکون کا وعدہ کیے منافق اور یہود کہنے لگے ہیہات ہیہات فارس اور روم کا ملک محمد کو کہان ملتا وہان کے لوگ بہت
زبردست ہین محمد کو مکہ اور مدینہ بس نہین جو فارس اور روم کی طمع کرتا ہی تب اللہ تعالی یہہ آیت نازل کیا حافظ عسقلانی نے
تخریج احادیث کشاف مین لکھا ہی کہ اس روایت کو واقدی نے اپنی کتاب اسباب النزول مین لکھا ہی لیکن اسکی سند مجھکو نہین ملی تُؤْتِي
الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ تو سلطنت دیوے جسکو چاہے وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ اور سلطنت چہین لیوے جس سے چاہے اس آیت
مین اشارہ ہی اللہ تعالی کی قدرت و غلبے پر اور اسکا تصرف ملک پر سلاطین کے تصرف کی سی نہین بلکہ قہر و غلبے سے تصرف کرتا ہی جسکو
چاہے اسکو دیتا ہی جس سے چاہے اس سے چہین لیتا ہی بعضی مفسرین کے نزدیک ملک سے نبوت مراد ہی اسکو چہین لینے سے نبوت دوسری
قوم مین آنا مراد ہی نبوت بنی اسرائیل مین تھی اسمعیل علیہ السلام کی اولاد مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی بعضے کہتے ہین محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کو ملک دیا فارس و روم سے چہین لیا بعضی کہتے ہین آدم علیہ السلام کو اور انکے اولاد کو ملک دیا ابلیس اور اسکے تابعدارون سے
چہین لیا وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ اور عزت دیوے جسکو چاہے وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ اور ذلیل کرے جسکو چاہے بعضے کہتے ہین عزت دیا محمد صلی
اللہ علیہ وسلم کو اور ذلیل کیا یہود کو کہ ان پر جزیہ لگایا نبوت انسے چہین لیا بعضے کہتے ہین عزت دیا مہاجرین و انصار کو ذلیل کیا
فارس و روم کو بعضے کہتے ہین عزت دیا طاعت کرنے والے کو ذلیل کیا گناہ گار کو بعضے کہتے ہین عزت دیا قناعت کرنے والے کو ذلیل کیا
حرص و طمع کرنے والے کو بِيَدِكَ الْخَيْرُ تیرے ہاتھ ہی سب خوبی یعنی تیری قدرت مین ہی خوبی خیر کو فقط ذکر کیا حالانکہ بدی بھی
اسی کی قدرت مین ہی کیونکہ کلام خوبی مین ہی تہا یہود نے مسلمانون کی خوبی نہ ہوگی کرکے کہے تھے یا خطاب مین ادب کا لحاظ کرتے شر کو صراحۃً
نہین ذکر کیا لیکن اسکی طرف اشارہ کرنے فرمایا اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ بیشک تو ہر چیز پر قادر ہی اب اللہ تعالی اپنی قدرت کی عظمت
بیان کرتا ہی تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ تو لاوے رات کو دن مین وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ اور تو لاوے دن کو رات مین یعنی دن کو دراز
کرتا ہی رات کو چھوٹی کرتا ہی مثلاً دن پندرہ ساعت کا ہوتا ہی تو رات اسی حساب سے گھٹکے نو ساعت کی ہوتی ہی اور رات دراز کرتا ہی دن چھوٹا

کرتا ہی اسی مقدار سے بعضے کہتے ہیں مراد اس سے دن کی روشنائی کے پیچھے شب کی تاریکی کا آنا اور شب کی تاریکی کے بعد دن کی روشنائی
کا ہونا ہی پہلی تفسیر کو امام رازی وغیرہ ترجیح دئے ہیں ابن مسعود اور ابن عباس سے بھی ویسی ہی روایت آئی ہی وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ
الْمَيِّتِ اور تو نکالے جیتا مردے سے جیسے انڈے نطفے سے جانور انڈے سے نکلتے ہیں وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ اور نکالے مردا
جیتے سے نطفے سے انسان انڈے جانور سے ہوتے ہیں حسن اور عطا کہتے ہیں مومن کو کافر کے بیت سے نکالتا ہی اور کافر کو مومن سے مومن کا دل
زندہ ہی کافر کا دل مردہ ہی ابن مردویہ نے سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مرفوع اسی کی مثل روایت کیا ہی ابن جریر نے عکرمہ سے روایت کیا ہی کہ کھجوڑ
کے درخت کو تخم سے نکالتا ہی اور درخت سے تخم دانہ خوشے سے نکالتا ہی اور خوشہ دانے سے وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ
اور تو رزق دئے جس کو چاہے بے شمار طبرانی معجم صغیر میں انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم نے معاذ کو
فرمائے میں تمکو دعا سکھاتا ہوں اسکو تم پڑھو گے تو کوہ احد برابر بھی تم پر قرض ہوگا تو اسکو اللہ تعالی ادا کردیگا ہے کہو اللھم مالک الملک
توتی الملک من تشاء وتنزع الملک ممن تشاء وتعز من تشاء وتذل من تشاء بیدک الخیر انک علی کل شیء قدیر رحمن الدنیا والآخرہ ورحیمھا تعطیھما
من تشاء وتمنع منھما من تشاء ارحمنی رحمۃ تغنینی بھا عن رحمۃ من سواک امام منذری نے لکھا کہ اس حدیث کی سند جید ہی اس حدیث کو طبرانی
معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے بھی روایت کیا ہی اور دین کے سبب کرتے معاذ نے جمعہ کو نہیں آئے سو ذکر کیا ہی اسمیں آیت کو اللھم مالک الملک سے
بغیر حساب تک ذکر کیا ہی اور ایک روایت میں اس دعا کے آخر میں یہہ زیادہ کیا ہی اللھم اغننی من الفقر واقض عنی الدین وتوفنی فی عبادتک
وجہاد فی سبیلک لیکن ان دونوں روایت کی سند ضعیف ہی ابن السنی اور بغوی نے علی مرتضی رضی اللہ عنہ روایت کئے ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے سورۂ فاتحہ اور آیۃ الکرسی اور آل عمران کی دو آیتیں شھد اللہ انہ لا الہ الا ھو والملائکۃ اولو العلم قائما بالقسط لا الہ
الا ھو العزیز الحکیم ان الدین عند اللہ الاسلام اور قل اللھم مالک الملک توتی الملک من تشاء وتنزع الملک ممن تشاء وتعز من تشاء وتذل
من تشاء بیدک الخیر انک علی کل شیء قدیر تولج اللیل فی النہار وتولج النہار فی اللیل وترزق من تشاء بغیر حساب یہ سب عرش سے لٹکیں ہیں
اللہ کے اور انکے درمیان پردہ نہیں سو اللہ تعالی سے کہیں ای رب کیا تو ہمکو زمین پر اور تیرے نافرمان بندوں کی طرف اتارتا ہی اللہ نے
فرمایا میری قسم ہر نماز کے بعد جو کوئی تمکو پڑھا کرے تو اسکی جگہ بہشت میں کرونگا وہ شخص کچھ ہی عمل کیا ہو اور اسکو حظیرۃ القدس میں رکھونگا
اور میری پوشیدہ آنکھہ سے اسکو ستر بار دیکھونگا اور ہر روز اسکے ستر حاجت ادا کرونگا ادنی حاجت مغفرت ہی اور ہر دشمن اور حاسد سے پناہ دونگا اور
انسے اسکو مدد کرونگا ابن حبان اور ابن الجوزی اس حدیث کو موضوعات میں داخل کئے ہیں لیکن حافظ ابو الفضل العراقی اور حافظ ابن حجر
عسقلانی کہتے ہیں کہ اس حدیث کی سند دو شخص میں کلام ہی ایک تو ابو صالح محمد بن ابی الازہر زنبور اسکو نسائی اور ابن حبان ثقہ

ثقہ کہتے ہیں ابن خزیمہ نے اسکو ضعیف کہا ہی دوسرا حارث بن عمیر اسکو اکثر لوگ ثقہ کہتے ہیں ابن حبان اور حاکم اسکو ضعیف
کہے ہیں ان دو شخص کے سوائے باقی رجال ثقہ ہیں ابن جوزی نے جو موضوعات میں داخل کیا اسکی زیادتی ہی انتہی اس تقدیر پر فضائل

اعمال میں اس حدیث پر عمل کیا جاوی لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُونَ الْكٰفِرِينَ اَوْلِيَاۤءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ نہ پکڑیں مسلمان
کافرون کو دوست مسلمانون کے سوا یعنی مسلمان کافرون سے دوستی نکریں اور انکو اپنا معین و مددگار نہ ٹھہراویں اور انسے ملاطفت
اور مصاحبت نہ کریں اگرچہ انسے قرابت یا اسلام لانیکے آگے محبت و دوستی ہو اس آیت کی شان نزول ابن اسحق اور ابن جریر اور ابن ابی
حاتم ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یون روایت کئے ہیں کہ حجاج بن عمر حلیف کعب بن الاشرف کا اور ابن ابی الحقیق اور قیس بن زید نے
انصار کے چند لوگون سے محبت رکھتے تھے تا انکو اسلام سے پھیر دین رفاعہ بن عبد المنذر اور عبد اللہ بن جبیر اور سعد بن خیثمہ رضی
اللہ عنہم اس پر مطلع ہوکے اپنے لوگون کو تاکید کئے کہ ان یہودیون کی دوستی نکرو اور انکو اپنا محرم راز نہ بناؤ کیا واسطے کہ وے
تمہارے اسلام میں خلل ڈالینگے یے لوگ انکی بات نہ مانے تب اللہ تعالی نے یہہ آیت نازل کیا وہ جو من دون المومنین فرمایا اسمین
اشارہ ہی کہ دوستی کرین تو مومنون سے کرنا مومن پر کافر سے دوستی کی کیا حاجت وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ اور جو کوئی یہہ کام
کرے یعنی کافرون کی دوستی کرے اور انسے الفت و مصاحبت پیدا کرے اور مسلمانون کے اخبار انکو پہنچاوے اور انکے خیر خواہی میں رہے

فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِىْ شَىْءٍ وہ اللہ سے نہیں کچھہ یعنی اللہ کے دین سے اسکو کچھہ بہرہ نہیں وہ شخص اللہ سے بری ہوا اور اللہ
تعالی کے دین کو ترک کیا اس سے غرض یا یہہ ہی کہ اسکو اللہ تعالی کی دوستی سے کچھہ چیز حاصل نہیں کہ جسکو شرعاً دوستی کہین
کیونکہ غلام حبیب کا دوست اسوقت ہوگا کہ جب اسکی دشمنون سے دشمنی کرے اس آیت میں وعید ہی کافرون کی دوستی کرنے سے
امام فخر الدین رازی نے لکھا ہی کافرونکی دوستی تین طور پر ہوسکتی ہی ایک اسکے کفر پر راضی رہنا اور کافر ہی کرکے اس کی دوستی
کرنا ایسی دوستی رکھنے والا کافر ہی کیونکہ کفر کو اچھا سمجھنا بھی کفر ہی اور کفر سے راضی ہونا بھی کفر ہی دوستی اس صفت کی ہو تو
اس شخص کا اسلام باقی رہنا محال ہی دوسری یہہ کہ انسے ظاہر میں خوش خلقی کرنا اس قسم کی دوستی ممنوع نہیں تیسری قسم
دوستی جو متوسط ہی آگے کے دونون قسم میں وہ یہہ ہی کہ انکی طرف دلکا میلان رکھنا اور انکی اعانت کرنا اور انکی نصرت کرنا
بسبب قرابت کے یا آشنائی کے مگر اعتقاد یہہ ہی کہ انکا دین باطل ہی اس قسم کی محبت موجب کفر نہیں لیکن اللہ تعالی اسی محبت سے
منع کیا کیونکہ ایسی محبت سے رفتہ رفتہ انکی چال چلن اسکو پسند آویگی اور انکی دین سے راضی ہوگا آخر یہہ بات اس شخص کو اسلام سے خارج کردیگی
اسلیئے اللہ تعالی اسکو نہایت سختی سے منع کیا انتہی اس بیان سے کافرون کی نوکری کرنے والون اور انکے خیر خواہون اور انکے مددگارون

کا احوال معلوم ہوا اِلَّآ اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰىةً مگر یہہ کہ تم پکڑا چاہو ان سے بچاؤ یعنی اگر تمکو کافرون کا اندیشہ ہو تو
اپنے جان کو بچانے کے واسطے ظاہر مین انکی دوستی اور موافقت کرنی جایز ہی اس آیت مین اللہ تعالی تقیہ جایز رکہا مجاہد وغیرہ
کہتے ہین کہ جب دین اسلام مستحکم نہین ہوا تہا اور مسلمانون کو قوت و شوکت نہین تہی یہہ تقیہ درست تہا اب اللہ تعالی ا
اسلام کو قوت دیا مسلمانون کو اپنے دشمن سے تقیہ کرنا روا نہین لیکن جمہور کا مذہب یہہ ہی کہ اگر کفار غالب ہون مسلمان ان مین پہنس
گیا ہی اسکو اپنی جان کا یا مال کا اندیشہ ہی تو اسوقت زبان سے انکی موافقت کرنا جایز ہی پر دل مین اسکا خلاف رکھے اور زبان سے
جو کہتا ہی اسمین بہی الفاظ کنایہ وغیرہ لے آنا ممکن ہو تو ویسی الفاظ ذکر کرے اور ضروری ہی کہ اس تقیہ مین غیر کا ضرر ہونا اگر دوسرے مسلمان
کا ضرر ہو تو تقیہ جایز نہین جیسے قتل اور زنا اور مال کا غصب اور جہوٹی شہادت اور عورت محصنہ کا قذف اور کافرون کو مسلمانون کے
بہید پر اطلاع دینا اور اسکے مانند اور تقیہ ان شروط کی ساتہہ کرنا رخصت ہی اگر کوئی شخص تقیہ نکرکے اپنے ایمان پر قایم رہا اور مارا
گیا تو اسکو اجر عظیم ہوگا وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ اور ڈراتا ہی تمکو اللہ آپ سے یعنی اللہ تمکو ڈراتا ہی اپنی نافرمانی سے جس چیز سے
منع کیا ہی تم اسکے مرتکب ہون اور اسکے امر کا خلاف کرین اور کافرون سے دوستی رکہین وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ اور اللہ ہی تک پہنچنا ہی
یعنی آخرت مین سبکو اسی کی طرف جانا ہی تب تمکو جزا دیگا اس مین بڑی تہدید ہی اللہ کے دشمنون سے دوستی کرنے والون کو قُلْ اِنْ
تُخْفُوْا مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ اَوْ تُبْدُوْهُ يَعْلَمْهُ اللّٰهُ تو کہہ ای محمد اگر تم چہپاؤگے اپنے جی کی بات یا ظاہر کروگے اللہ اسکو جانتا ہی
یعنی تم اپنے دلون مین کافرون کی محبت یا اسکے سوائے جو اللہ کے ناپسند ہو پوشیدہ کروگے یا ظاہر کروگے سب اللہ کو معلوم ہی اسکی جزا دیگا
کلبی نے یون لکہا ہی کہ تمہارے دلون کی تکذیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے چہپاؤگے یا لڑائی کرکے نمود کروگے تو اسکو اللہ جانتا ہی
وَيَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ اور جانتا ہی جو کچہہ ہی آسمان و زمین مین اللہ تعالی کو جب یہہ تمام چیزین معلوم
ہون تو تمہاری دوستی کافرون سے اسپر کب مخفی ہوگی وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اور اللہ ہر چیز پر قادر ہی يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ
مَا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُّحْضَرًا جس دن پاویگا ہر شخص جو کی ہی نیکی روبرو امام رازی نے کہا عمل عرض کی اقسام مین سے ہی اسکو بقا
نہین قیامت کی دن وہ موجود ہونا ممکن نہین اسلیئے تاویل کرنا ضرور ہوا تو اس کی دو تاویلین ہو سکتی ہین ایک یہہ کہ ہر شخص
صحیفہ نیکی کا جو کیا ہی پاویگا دوسری یہہ کہ نیکی جو کیا ہی اسکی جزا پاویگا بندہ عاصی کہتا ہی محدثین کے محققان لکہتے ہین کہ اللہ تعالی کے
پاس عرض کو بہی صورت ہی اس لیئے نیکی صورت لیکے آویگی اللہ کی قدرت سے یہہ کچہہ بعید نہین وَمَا عَمِلَتْ مِنْ سُوْٓءٍ تَوَدُّ
لَوْ اَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهٗ اَمَدًا بَعِيْدًا اور جو کی ہی برائی تمنا کریگا کہ مجہہ مین اور اسمین فرق پڑجاوے دور کا یعنی بدی کا جزا

جز اپنے کو نہ ملے کرکے آرزو کریگا وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ اور اللہ ڈراتا ہی تمکو آپ سے اس جملہ کو مکرر فرمایا تو اسنے گویا پہلے بات
جو کہا کافرون کی دوستی سے منع کرنے کو اب جو کہا نیک کام کرنے پر ترغیب دینے اور بد کام سے باز آنے وَاللّٰهُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ
اور اللہ شفقت رکھتا ہی بندون پر اس مین اشارہ ہی اسبات کا کہ اللہ کافرون کی دوستی سے جو منع کیا شفقت کی راہ سے ہی قُلْ
اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ تو کہہ ای محمد اگر تم محبت رکھتے ہو اللہ کی تو میری راہ چلو اللہ تمکو پیار کریگا
اس آیت کی نازل ہونیکی شان یہہ ہی یہود و نصاری کہنے لگے نحن ابناء اللہ واحباءہ تب یہہ نازل ہوئی اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے انسے بیان کیے وے قبول نکئے ضحاک نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز کہڑے
ہوکے دیکھے قریش مسجد الحرام مین بتان بٹہائے ہین اور وہان شتر مرغ کے انڈے لٹکائے ہین اور انکے کانون مین گہنا پہنائے ہین
اور انکو سجدے کرتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمانے لگے ای قریش واللہ تم ابرہیم اور اسمعیل کی ملت کا خلاف کیے قریش کہے اللہ کی محبت کے واسطے
ہم انکی پرستش کرتے ہین کہ وے اللہ کے پاس ہمارا مرتبہ بڑہا دینگے تب یہہ آیت نازل ہوئی میری راہ پر چلو یعنی میری شریعت اور سنت اختیار
کرو بندے کا اللہ سے محبت رکہنا یہہ ہی کہ اللہ کی تعظیم کرے اور اسکے حکم کو بجا لاوے اور منہیات سے باز رہے اللہ کا بندے سے محبت کرنا یہہ ہی
کہ وہ اسسے راضی ہو اور ثواب دے وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ اور بخشے تمہارے گناہ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ اور اللہ بخشنے والا ہی مہربان
حسن سے منقول ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لوگ اللہ کی محبت کا دعوی کیے تو اللہ تعالی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی پیروی کو انکی محبت کی علامت گردانا جسنے اللہ کی محبت کا دعوی کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کا خلاف کیا تو وہ
کذاب ہی یہہ جب نازل ہوئی عبد اللہ بن ابی ابن سلول جو منافقون کا سرخیل تہا اپنے دوستون سے کہنے لگا محمد اپنی اطاعت کو اللہ
کی اطاعت کے برابر کیے اور عیسی کی محبت نصاری جیسی رکھتے ہین ویسی ہی محبت اپنے ساتھہ رکھنے کا ہمکو امر کیے تب اللہ تعالی یہہ
آیت نازل کیا کہ قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ تو کہہ ای محمد انکو تم حکم مانو اللہ کا اور رسول کا یعنی مین امر نہین کرتا کہ نصاری
جو مسیح سے کرتے ہین تم مجہہ سے ویسا ہی کرو بلکہ مین اللہ کا رسول ہون اسکے احکام پہنچانے والا میرا جو حکم ہی وہ اللہ ہی کا حکم ہی جسنے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کی اطاعت نہ کرے تو وہ اللہ کی اطاعت بہی نہین کیا فَاِنْ تَوَلَّوْا پہر اگر روگردان رہین یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی اطاعت نہ کرین تو فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ مقرر اللہ تعالی پیار نہین کرتا کافرون کو یعنی انکے کامون سے خوش نہین
ہوتا اور انکو نہین بخشتا انکی عبادت کے نظر کرتے اس جگہہ فان اللہ لا یحبہم ضمیر کے لفظ سے کہنا تہا لیکن درعوض ضمیر کے اسم ظاہر
یعنی لا یحب الکافرین کو ذکر کیا تا عموم پر دلالت کرے اور اسمین اشارہ ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت سے منہہ موڑنا اور

تلنا کفر ہی اس سے اللہ کی محبت باقی نہین رہتی کیا واسطے اسکی محبت مخصوص مومنون کے ساتھہ ہی اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىٓ اٰدَمَ
وَنُوْحًا اللہ نے پسند کیا آدم کو اور نوح کو وَّاٰلَ اِبْرٰهِيْمَ اور ابراہیم کے گھر والون کو مراد انسے اسمعیل اور اسحق اور انکی اولا
ہین جو پیغمبر ہوئے آل ابرہیم مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی داخل ہین بعضی کہتے ہین آل ابرہیم سے ابرہیم علیہ السلام کی ذات
مراد ہی عرب کے محاورے مین آل فلان کہتے ہین اس سے اس کی ذات کا ارادہ کرتے ہین وَاٰلَ عِمْرٰنَ اور عمران کے گھر والون
کو اس عمران سے موسی اور ہارون علیہ السلام کا والد مراد ہی یعنی عمران بن قاہت بن لاوی بن یعقوب بعضی کہتے ہین عمران سے مریم کا
والد مراد ہی یعنی عمران بن ماشان بن اسغازار جو سلیمان علیہ السلام کی اولاد مین تھا اس قول پر آل عمران سے عیسی اور مریم مراد
ہوینگے عَلَى الْعٰلَمِيْنَ سارے عالم سے یعنی تمام کی بہ نسبت ان لوگون کو اللہ تعالی پسند کر کے انکو نبوت اور رسالت دیا اس آیت مین
دلیل ہے کہ پیغمبران بشر کے ملائکہ کے پیغمبران سے افضل ہین ذُرِّيَّةًۢ بَعْضُهَا مِنْۢ بَعْضٍ اولاد ہی ایک دوسرے کی ذریۃ بدل ہی آل
ابرہیم و آل عمران سے یا حال ہی یعنی اللہ تعالی آل ابرہیم اور آل عمران کو جو پسند کیا وے سب ایک ہی اولاد مین ایک دوسرے سے پیدا ہوئے
ہین حاصل یہہ ہی وہ نیکون کی نیک اولاد ہین وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ اور اللہ سنتا ہی جانتا اِذْ قَالَتِ امْرَاَتُ عِمْرٰنَ
جب بولی عورت عمران کی یہہ عمران فرزند ماشان کا ہی اسکی عورت کا نام حنہ بیٹی فاقوذا کی یہہ عمران موسی و ہارون علیہما السلام
کا والد نہین ان دونون عمران کے درمیان ایک ہزار آٹھہ سو برس کا فاصلہ تہا اور اس ماشان کی اولاد اسوقت بنی اسرائیل
کے اعیان مین تھی رَبِّ اِنِّيْ نَذَرْتُ لَكَ مَا فِيْ بَطْنِيْ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّيْ ای رب میرے مین نے نذر کی جو کچہہ میرے پیٹ مین
ہی آزاد سو تو اسکو قبول کر مجہسے محرر کا لفظ مشتق حر سے حر کی معنی خالص عرب کہتے ہین فلانا شخص حر یعنی اپنی ذات سے خلاص پایا ہی
کسی کا علاقہ نہین کلبی اور محمد بن اسحق نقل کئے ہین کہ بنی اسرائیل کی عادت تھی لڑکا پیدا ہوا تو اسکو کنیسے کی خدمت کے واسطے
اللہ کے نام پر چھوڑ دیتے وہ لڑکا فقط کنیسے کی خدمت کرتا دنیا کے کچہہ کاروبار مین مشغول نہ ہوتا جب وہ لڑکا بالغ ہوا تو اسکو اختیار تھا
دل چاہے تو کنیسے کی خدمت ترک کر کے چلا جاوے یا خدمت پر قایم رہے جسنے اس کام پر باقی رہا تو بعد خدمت نہین چھوڑ سکتا بنی اسرائیل کے
انبیا اور علما سے کوئی نہتا جو اپنی اولاد مین کسی کو بیت المقدس کی خدمت کے واسطے نہ چھوڑا ہو اور انکے یہان یہہ شرط تھی کہ اس کام
کے واسطے لڑکی کو نہ چھوڑنا تا حیض وغیرہ سے بیت المقدس نجس نہ ہو مریم کے والدہ نے اپنے پیٹ مین جو ہوا اسکو بیت المقدس کی خدمت کے
واسطے چھوڑونگی کر کے منت کئی یہہ منت کرنیکا قصہ یہہ ہی ایک شخص تھا فاقوذا نام اسکی دو لڑکیان تھین ایک کا نام اشاع عورت زکریا
علیہ السلام کی اسی کے پیٹ سے یحیی علیہ السلام پیدا ہوئے دوسری حنہ عورت عمران کی حنہ بوڑھی ہو گئی پر اس کو اولاد نتھی ایک روز درخت کے

سامنے مین بیٹھی تھی سو دیکھی ایک پرندہ اپنے بچے کو دانہ کھلاتا ہی اسکو دیکھ کے حنہ کو بچے کی آرزو ہوئی دعا کی کہ اللہ مجھے
بچا دیوے تو بیت المقدس کی خدمت کے واسطے اسکو چھوڑ دونگی وہ بی بی صالحہ دلون کے گھرانے والی تھی کہ جن کو اللہ تعالی اکے
پاس مرتبہ تھا حاملہ ہوئی سو تبھی سے حمل کو اللہ کے نام سے چھوڑ دی عمران نے کہا تو کیا کام کری اگر وہ حمل لڑکی ہو تو خدمت
کے لایق نہین پھر دونون کو اس بات کی نہایت فکر ہوئی حنہ کو تولد ہونے کے قبل عمران کا انتقال ہوا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيعُ
الْعَلِيمُ ۔ بیشک تو ہی ہی اصل سنتا جانتا یعنے میری دعا کو سنتا ہی میری نیت کو جانتا ہی فَلَمَّا وَضَعَتْهَا پھر جب اسکو
جنی قَالَتْ عورت عمران کی بولی رَبِّ اِنِّي وَضَعْتُهَا اُنْثٰى ای رب مین نے یہہ لڑکی جنی حنہ کو امید یہہ تھی کہ لڑکا
جنے جب لڑکی پیدا ہوئی لڑکی تو بیت المقدس کی خدمت کرنے نہین رکھتے تھے عذر خواہی کے واسطے ایسا کہی وَاللّٰهُ اَعْلَمُ
بِمَا وَضَعَتْ اور اللہ کو بہتر معلوم ہی جو کچھ جنی یہہ کلام اللہ تعالی کی طرف سے ہی حنہ کی بات کا تتمہ نہین یعنے اس لڑکی مین
بڑی باتین جو ہونہار ہین اللہ ہی کو معلوم ہی حنہ کو وہ معلوم ہونے سے ستر کی یعقوب اور ابن عامر اور ابو بکر بما وضعت
عین کے سکون و تے کی ضم سے پڑھتے ہین اسوقت ترجمہ یون ہوگا اللہ کو بہتر معلوم جو مین نے جنی اس قرأت پر وہ تتمہ حنہ کی
بات کا ہی اپنے دلکو تسلی دینے یہہ کہی یعنے مین نے جو لڑکی جنی شاید اس مین کچھ بھید و حکمت ہو وَلَيْسَ الذَّكَرُ كَالْاُنْثٰى
اور بیٹا نہ ہوگا بیٹی سا اس جملے کے دو تاویلین ہین ایک یہہ ہی حنہ کی مراد اس کلام سے بیٹے کو بیٹی پر فضیلت دینا ہی اس صورت پر
کلام مین تقدیم و تاخیر ہی تقدیر یون ہی ولیس الانثی کالذکر یعنی عورت مرد کی مانند نہین کیونکہ عورت کو کنیسے کی خدمت مین داخل
نہین کرتے داخل کرین تو بھی وہ ہمیشہ خدمت گذاری مین رہ نہین سکتی حیض و نفاس کے وقت کنارہ کشی لازم ہی اور مرد محنت و خدمت
جو کرتا ہی عورت نہین کرسکتی اور عورت مردون کے ساتھ اختلاط سے رہی تو تہمت کا اندیشہ ہی ان اسباب کے نظر کرتے لڑکا ہونا بہتر تھا
دوسری تاویل اسکی غرض اس کلام سے یون ہی کہ یہہ لڑکی مرد سے افضل ہی یعنے میرا مطلب لڑکا ہونیکا جو تھا وہ لڑکی کے برابر نہین کیونکہ
لڑکی اللہ تعالی کی عنایت ہی وہ بی بی اللہ تعالی کے جلال مین مستغرق تھی جانتی تھی کہ اللہ تعالی بندے کے حق مین جو کرتا ہی بہتر ہی اس سے
جو بندہ آپ خواہش کرتا ہی وَاِنِّي سَمَّيْتُهَا مَرْيَمَ اور مین نے اسکا نام رکھی مریم کہتے ہین مریم کی معنی انکی لغت مین عبادت کرنے
والی ایسا کہی تا اللہ کا قرب حاصل ہو اور اللہ اس لڑکی کو گناہ سے بچاوے وَاِنِّي اُعِيذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ
اور مین تیری پناہ مین دیتی ہون اسکو اور اسکی اولاد کو شیطان مردود سے حنہ کے دل کی مراد لڑکا ہونا جو تھا جب بر نہ آئی
اللہ تعالی سے دعا مانگی کہ اس لڑکی کو شیطان سے محفوظ رکھ اور صالح کر عبد الرزاق اور امام احمد اور بخاری اور مسلم اور ابن جریر اور ابن المنذر

اور ابن ابی حاتم نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے آدم کی اولاد مین کوئی بچہ نہین مگر اسکی پیدایش کے وقت شیطان اسکو ٹونتا ہی ایک روایت مین ہی اسکے پہلومین اپنی انگلی سے ٹونتا ہی پھر وہ پکار اٹھتا ہی مگر مریم اور اسکا لڑکا یعنے ان دونون کو نہین ٹونتا ایک روایت مین افزود ہی کہ انکو مارنا چاہا سو پردے مین مارا یعنے مشیمہ جسمین بچہ رہتا ہی اس پر مارا اس حدیث کو ابو ہریرہ روایت کرکے کہے تم چاہو تو یہہ آیت پڑھو وانی اعیذہا بک الایہ قرطبی نے کہا ہی شیطان یہہ جو ٹونتا ہی اسکے مسلط ہونیکا وقت وہی ہی مریم کو اور انکے فرزند عیسی علیہ السلام کو اللہ تعالی نے انکی ماکی دعا کی برکت سے محفوظ رکھا لیکن اس ٹونے سے لازم نہین آتا کہ وہ خواہ نخواہ اس پر مسلط ہووے اور ضرر پہنچاوے کیونکہ اللہ کے جو خاص بندے ہین ان کو اسکے ٹونے سے کچھ ضرر نہین ہوتا مگر حنہ کی دعا کی برکت سے اللہ تعالی مریم کو اور انکے فرزند عیسی علیہ السلام کو اسکے ٹونے سے بھی محفوظ رکھا قاضی عبد الجبار معتزلی نے کہا ہی کہ وہ حدیث اخبار احاد ہی دلیل کے برخلاف وارد ہوئی اسکو رد کرنا واجب اسلئے کہا ہی ہم اسکو دلیل کے برخلاف جو کہے چند وجہ سے ہی پہلی وجہ شیطان شر طرف نہین بلواتا مگر اسی کو جو خیر و شر جانے بچا تو کچھ جانتا نہین اسکو کیسا بلائیگا دوسری وجہ شیطان کو اگر اس قدر چھیڑنیکی قدرت ہو تو البتہ صلحا کو اس سے زیادہ ہلاک کرتا اور انکے کامون مین فساد ڈالتا تیسری وجہ مریم و عیسی کو استثنا کرنا باقی تمام انبیا کو چھوڑ دینے کی کیا وجہ چوتھی وجہ شیطان اگر مارے تو اسکا نشان ہوتا نشان ہوتا تو اس کا رونا پکارنا باقی رہتا وہ تو نہین پس معلوم ہوا کہ وہ حدیث باطل ہی زمخشری بھی کشاف مین رعایت مذہب سے اسکے قریب قریب کہا ہی اور بولا اگر حدیث صحیح ہو تو اسکے معنی یون کرنا ہر بچے کو پیدا ہوتے ہی بعد شیطان اغوا دینے کی آرزو کرتا ہی مگر مریم اور عیسی اس سے محفوظ رہے ایسا ہی جو انکی صفت پر ہوویں وے بہی محفوظ ہین جیسا کہ شیطان کہا ہی لاغوینہم اجمعین الا عبادک منہم المخلصین اور وہ جو حدیث مین ہی اسکے ٹونے سے وہ پکار اٹھتا ہی سو شیطان کی طمع کی صورت بتانے بہ سبیل استعارہ تخیلیہ کے ذکر کیا ہی گویا شیطان اسکو مار کے کہتا ہی کہ مین اسکو اغوا دونگا حقیقت مین نہ مارتا ہی نہ چھیتا ہی اہل سنت وجماعت کہتے ہین حدیث صحیح سند سے جو ثابت ہوئی ہی اسکو عقل سے رد کرنا محض بیجا ہی اسکے باطل کرنے پر وجہین جو لکھا ہی ان کے جواب ہین پہلی وجہ کا جواب یون ہی کہ شیطان جو مارتا ہی محض اسی ارادے سے ہی کہ مین اسکو اغوا دینے پر قادر ہون یا نہین جب امتحان کی خاطر مارے تو اس شخص کو خیر و شر کی تمیز ہونا ضرور نہین دوسری وجہ کا جواب یہہ ہی شیطان کے ٹونے سے یہہ لازم نہین کہ وہ صلحا کو اغوا دیوے اور اسکا ٹونا انکو ضرر کرے تیسری وجہ کا جواب یہہ ہی کہ یہہ عیسی اور مریم کا خصیصہ ہی انکی ماکی دعا کی برکت سے شیطان کو ان پر تسلط نہ ہوا ایسے خصایص انبیا مین اکثر ہوتے ہین ایک خصیصہ ایک مین ہونے سے دوسرے کی منقصت کہ جس مین وہ خصیصہ نہو لازم نہین آتی چوتھی وجہ کا

وجہ کا جواب یہہ ہے کہ پیدایش کے وقت مین اُس قدر قدرت ہونے سے لازم نہین آتا کہ اِسکے تومنے کا نشان باقی رہے صاحب تفسیر الکشاف
نے کہا یہہ حدیث کتب صحاح مین موجود ہے فلاسفہ کی مہمل باتون سے باطل نہین ہوتی طیبی نے کہا عیسیٰ اور اُنکی والدہ
اِس فضیلت سے مخصوص ہونا اور دوسرے انبیا مین وہ خصوصیت نہ ہونا بعید نہین اللہ تعالیٰ شیطان کو دوسرے انبیا کو مس کرنیکی
قدرت دیوے اور اُسکے اغوا سے اُنکو محفوظ رکھے شیخ سعدالدین تفتازانی نے کہا ہے کہ زمخشری اپنی خواہش کے موافق نہ
ہونے سے حدیث کی صحت مین طعن کیا وگرنہ بچہ پیدا ہوتے ہی شیطان اُسکو تومنا اور اُسکے تومنے سے وہ رونا عقل کے رو سے
ممنوع نہین وہ تومنا اغوا دینے کے لئے نہین جس سے اعتراض ہو بچے کو پیدا ہوتے ہی اغوا دینا متصور نہین زمخشری نے
حدیث کی صحت فرض کر کے تومنے کو اغوا دینے کی طمع کی تاویل کرنا اور مریم اور اُنکے فرزند کو معصوم رہنے سے اُس سے
استثنا کرنا اور عصمت اُنہین کے ساتھ خاص نہ ہونے سے تمام معصومون کو استثنا کرنا یا تو حدیث کی صحت کو قبول رکھکے
پھر اُسکی تکذیب کرنا ہے اِستثنا کو علت مقرر کر کے اُس پر قیاس کرنا ہے زمخشری کے پاس یہہ بات کہان سے ثابت ہوئی کہ اُن بچے
کو اغوا دینو لگا کر کے شیطان کی طمع متحقق ہوئی اور اُسکی اُمید سیچ بری نا اِسسے معصومون کو نکالنا لازم آوے شاید شیطان
مریم اور عیسیٰ کے سوا دوسرونکی اغوا کی طمع کرتا ہے لیکن اغوا پر قادر نہین ہوتا انتہی اِس حدیث پر بھی ایک اشکال کرتے ہین مریم کی
ماکا پناہ چاہنا مریم کی پیدایش کے بعد تھا تو منا ولادت کے وقت ہوتا ہے دعا کو اُس تومنے پر حمل کرنا صحیح نہین اسکا جواب
یہہ ہے اُس حدیث کے لفظ مین اختلاف ہے بعضے راویان مریم اور عیسیٰ دونون کا اِستثنا کئے ہین بعضے فقط عیسیٰ کا
استثنا کئے ہین جبکہ فقط عیسیٰ اکاہی استثنا ہے تو یہہ اعتراض وارد نہین ہوتا جب دونون کا نام مذکور ہو تو اسکا جواب یون
کہینگے کہ بچہ پیدا ہونے کے بعد تومنا ہے دعا جو کی بعد وضع کے کی فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُولٍ حَسَنٍ پھر قبول کیا
اُسکو اُسکے ربنے اچھی طرح کا قبول کرنا یعنے مرد جو کنیسے کی خدمت کے واسطے مقرر تھا اُسکے عوض مین مریم کو اللہ تعالیٰ قبول کیا
وَأَنْبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا اور بڑھایا اُسکو اچھی طرح کا بڑھانا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اُسکی معنی یون کہے ہین
کہ اُسکی خلقت پوری کیا بے زیادتی اور نقصان کے ہر ایک برس مین بچا جو بڑھتا ہے مریم ایک دن مین اتنا بڑھتی تھی
وَكَفَّلَهَا زَكَرِيَّا اور سپرد کروایا مریم ذکریا کو یہہ ترجمہ ہے عاصم اور حمزہ اور کسائی کی قراءت پر وے کفلہا کے فا کو تشدید سے
پڑھتے ہین اُنکی قراءت پر کفلہا کا فاعل اللہ تعالیٰ ہے اور ذکریا مفعول ہے یعنے اللہ تعالیٰ نے ذکریا کو مریم کی پرورش کا
مختار کروایا دوسرے قاریان فا کو بلا تشدید پڑھتے ہین اُسوقت کفلہا کا فاعل ذکریا ہوتا ہے اب معنی یون ہونگی اور کفلہا

مریم کا زکریا اسکا قصہ یون ہی مریم پیدا ہوئی بعد حنہ نے اسکو کپڑے مین لپیٹ کر مسجد کو لیگئی اور احبار پاس ڈال
دیکہ کہی میری چہوٹی سی نذر کو تم لیو احبار ہارون علیہ السلام کی اولاد مین ہی ہوا کرتے تھے اور بیت المقدس کی
تولیت انہین کو تہی وے جہگڑنے لگے کہ مریم لڑکی ہی وہ کسکے پاس رہے احبار کے امام اور قربانی کے مختار زکریا علیہ السلام
تھے سو کہنے لگے یہہ لڑکی کا مستحق مین ہون کیونکہ اسکی خالہ میری بی بی ہے دوسرے احبار کہے استحقاق کو ہم دیکھین تو اسکی ماجو نبی
ہی سبسے زیادہ مستحق ہے لیکن ہم قرعہ ڈالینگے قرعہ جسکے نام سے نکلے وہ اسکا مستحق ہے احبار انتیس شخص تھے ملکے ندی کو گئے سدی کہتا ہی
وہ اردن کی ندی تھی پہر وے ندی مین قلم ڈالے تو زکریا کے نام کا قلم نکلا پہر انہون نے اس لڑکی کے کفیل ہوے زکریا کے باپ کا نام اذن بن مسلم
بن صدوق اولاد مین سلیمان علیہ السلام کے بعضے انکے باپ کا نام لشوی کہتے ہین اور بعضے برخیا پہر انہون نے مریم کی خاطر جہوٹا جہوٹا مقرر کئے
محمد بن اسحق کہتا ہی زکریا نے مریم کو انکی خالہ کے پاس دیئے خالہ پرورش کی جب بڑی ہوئی زکریا نے ان کے لئے مسجد مین ایک
محراب بنائے اس کا دروازہ بلند کئے تا بدون سیڑھی کے کوئی وہان نہ جا سکے ان تک زکریا علیہ السلام کے سوائے کوئی نہین جاتا
تھا آپ ہی کھانا پانی تیل چراغ لیجا کے پہنچاتے كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ جسوقت آتا اسکے پاس زکریا بنگلے مین
وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا پاتا اس پاس کچھ کھانا محراب بنگلے کو کہتے ہین مکان مین جو جگہہ بہتر اور مقدم رہے اسکو بہی محراب کہتے ہین
مسجد مین امام کے واسطے جو جگہہ الگ رہتی ہے اسکو بہی اسی لحاظ سے محراب کہتے ہین اور مسجد کو بہی محراب کہتے ہین مبرد نے کہا ہی سیڑھی لگا کے
جس مکان پر چڑھتے ہین اسکو محراب کہینگے ربیع بن انس نے کہا ہی مریم کے بنگلے کو جانا چاہے تو سات دروازہ پار ہوکے جاتے زکریا
علیہ السلام جاتے وقت ساتون دروازون کو قفلین ڈالتے جب آتے تو ان کے پاس میوہ رہتا دہوپ کالے کا میوہ تھنڈ کالے مین
موجود رہتا تھنڈ کالے کا میوہ دہوپ کالے مین بے ہنگامی میوہ دیکھکے قَالَ زکریا علیہ السلام بولا يَا مَرْيَمُ أَنَّى لَكِ هَٰذَا
ای مریم کہان سے آیا تجھکو یہہ کیونکہ اس میوہ کا وہ موسم نہین اور دروازے بند رہتے ہین ابن عباس وغیرہ کی روایت مین آیا ہے وہ میوہ
انگور تھے قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ کہنے لگے یہہ اللہ کے پاس سے ہی حسن سے مروی ہی کہے مریم پیدا ہوئی سو دودھ کبھی نہی
اسکے واسطے بہشت سے کھانا آتا زکریا پوچھے یہہ کہان سے آیا تو کہتی اللہ کے پاس سے ہی مریم لڑکپن مین یہہ بات کئے
محمد بن اسحق نے کہا ہی بنی اسرائیل مین بڑا قحط ہوا زکریا نے مریم کو پالنے سے عاجز ہوکے بنی اسرائیل کو کہے مین بہت
ضعیف ہوا مریم کا بار اٹھانے کی مجھ مین طاقت نہین اب میرے بعد اسکا کون کفیل ہوتا ہی بنی اسرائیل کہے قحط کے سبب سے ہم
لاچار ہوگئے اسکی پرورش کیونکر کرین غرض ایک دوسرے پر حوالہ دینے لگا اسکی پرورش ضرور تہی آپس کے تکرار سے قرعہ ڈالے یوسف نجار

یوسف نجار کے نام کا قلم نکلا وہ بنی اسرائیل مین ایک شخص تھا بڑھئی کا کسب کرتا مریم کا چچیرا بھائی اسکے باپ کا نام
یعقوب پھر اسکے ذمے مین کھانا مقرر ہوا مریم نے اسکے چہرے سے اپنی اخراجات کے متکفل ہونا گران پا کر کہا ای یوسف
ہو اللہ سے نیک گمان رکھ اللہ ہمکو رزق دیگا مریم کی برکت سے یوسف نجار کو فراغت حاصل ہوئی کسب کرکے جو پیدا
کرتا ہر روز مریم کے خرچ کو کفایت کرنے اتنا لا کے محراب مین رکھ دیتا پھر اسکو اللہ بڑھا دیتا زکریا آکے دیکھتے تو جس قدر
لا دیا تھا اس سے زیادہ پاتے یہہ دیکھ کے کہے ای مریم یہہ کہان سے آیا تو کہتی اللہ کے پاس سے آیا وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ
يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ اور اللہ رزق دیتا ہی جسکو چاہے بے حساب یہہ جملہ یا مریم کے قول کا تتمہ ہی یا اللہ تعالی کی
طرف سے ہی اولیا کی کرامت حق ہونے پر اس آیت مین دلیل ہی اور وہ زکریا علیہ السلام کا معجزہ نہین ہو سکتا کیونکہ معجزہ مین نبوت
کے دعوے کے ساتھ مقارن ہوکے صادر ہونا شرط ہی یہان زکریا علیہ السلام اسکا دعوی نہین کئے اگر زکریا علیہ السلام کا معجزہ ہوتا
وہ انکو ہی کی اطلاع ہوتی کہان سے ہی کرکے نہ پوچھتے اولیا کی کرامت کے منکر نہین مگر معتزلہ جب قرآن اسکے ظہور کا ناطق ہوا اور اولیا
کرامتین [illegible] ہو سو ہوا ثابت ہو تو انکا قول مردود ہی ابو یعلی نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ ایکبار رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو چند روز کھانا کچھ نہ ملا بھوک سے بے تاب ہو کے بی بیون کے گھر تشریف لیگئے کسی کے یہان کچھ نہتھا بی بی فاطمہ
رضی اللہ عنہا کے گھر مین گئے اور فرمائے مین بھوکا ہون کھانے کو کچھ ہو تو لاؤ بی بی کہے واللہ میرے پاس اسوقت کچھ نہین آپ وہان سے
نکلے تھے بعد ہمسائی کی کوئی عورت ایک روٹی اور گوشت کا ایک ٹکڑا بی بی فاطمہ کو حصہ بھیجی بی بی اسکو بادئے مین رکھکے کہے واللہ آج مین
اسکو نہ کھا کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھلاؤنگی بی بی کے گھر مین سب بھوکے تھے کسیکو کچھ نہ دیکے حسن یا حسین کو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس بھیجکے بلوائے حضرت جب تشریف لائے تو کہے یا رسول اللہ کسی نے کچھ کھانا بھیجا سو مین آپ کے لئے چھپا کے رکھی ہون
فرمائے لے آؤ بی بی جاکے بادیہ کھول کر دیکھے تو روٹیان اور گوشت سے بادیہ بھر کر ہی بی بی کو تعجب ہوا اور سمجھے کہ اللہ
برکت دیا اللہ کا شکر کرکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو رکھے آپ دیکھکے اللہ کا شکر کئے اور پوچھے ای بیٹی یہہ کہان سے
آیا بی بی کہے یہہ اللہ کے یہان سے ہی اللہ رزق دیتا ہی جسکو چاہے بے حساب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کا شکر کئے
اور فرمائے الحمد للہ تجھکو اللہ نے بنی اسرائیل کے بی بیون کی سیدہ کے مشابہ کیا کیونکہ اسکو اللہ رزق دیتا اور پوچھے تو کہتی ہی من
عند اللہ ان اللہ یرزق من یشاء بغیر حساب هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهُ وہان دعا کیا زکریا نے اپنے رب سے اہل عبادت
لکھے ہین زکریا علیہ السلام بہت بوڑھے ہوئے تھے اولاد ہونے کی امید منقطع ہوئی تھی انکے گھرانے مین کوئی باقی نہین تھا جب

تھی مریم کو اللہ تعالی کرامت اور منزلت دیا مجھے جسنے مریم کو بے وقت میوہ دیا میری عورت کو درست کرکے مجھکو بڑھاپے مین
فرزند دے سکتا ہی اس آرزو سے زکریا اپنے محراب مین جا کر دروازہ بند کئے اور اللہ تعالی سے فرزند کے لئے دعا مانگے قَالَ
تھا زکریا نے رَبِّ هَبْ لِي مِن لَّدُنكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً اے رب میرے عطا کر مجھکو اپنے پاس سے اولاد پاکیزہ
ذریت کا لفظ واحد جمع مذکر مونث سب مین مستعمل ہوتا ہی اس جگہہ مراد واحد مذکر ہی اور ذریۃ کے لفظ کے لحاظ کرکے طیبۃ کو
مونث لایا ہم جو کہے ذریۃ سے واحد مذکر مراد ہی اسکی دلیل اللہ تعالی کا قول ہی جو سورہ مریم مین فرمایا فهب لي من لدنك
ولیا یرثنی الآیہ اِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ بیشک تو سننے والا ہی دعا یعنے دعا قبول کرتا ہی فَنَادَتْهُ الْمَلَائِكَةُ وَهُوَ
قَائِمٌ يُصَلِّي فِي الْمِحْرَابِ پھر آواز دی اسکو فرشتون نے جب وہ کھڑا تھا نماز مین محراب کے اندر زکریا احبار کے رئیس تھے
جو قربانی کو قربانگاہ پر لیجاتے اور قربانگاہ کا دروازہ آپ ہی کھولتے انکے بے اذن کوئی اسکے اندر نہین جاتا آپ محراب مین
قربان گاہ کے نزدیک نماز پڑھتے تھے لوگ پروانگی کے منتظر تھے کہ ایک مرد جوان سفید کپڑے پہنا ہوا روبرو آیا زکریا اسکو
دیکھکے گھبرائے وہ جبرئیل تھے سو آواز دئے ابن جریر نے ابن مسعود اور سدی سے روایت کیا ہی کہ ندا جبرئیل علیہ السلام کئے پس یہان
فرشتون نے آواز دی کرکے جمع کا لفظ جو فرمایا جنس کے ارادے سے ہی أَنَّ اللَّهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيَىٰ مقرر اللہ تجھکو خوشخبری
دیتا ہی یحیی کی یعنے لڑکے کی جسکا نام یحیی ہی مُصَدِّقًا بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللَّهِ سچ کریگا ایک کلمے کو جو اللہ کی طرف سے
ہی اس کلمے سے عیسی علیہ السلام مراد ہین عیسی علیہ السلام کی اول جو تصدیق کئے یحیی تھے انھون عیسی سے چھ مہینون کے بڑے
تھے عیسی علیہ السلام آسمان پر جانے کے آگے یحیی علیہ السلام کو قتل کئے یحیی مریم کی خالہ کے فرزند تھے عیسی علیہ السلام یحیی کے خلیرے بھائی تھے
ہوئے معراج کی حدیث مین عیسی اور یحیی دونون خالہ کے فرزند کرکے جو آیا ہی مجازا ہی عرب کی دستور کے موافق خالہ کی اولاد مین کوئی ہوئین
اسکو ابن خالہ کہتے ہین ابن جریر نے ابن عباس سے روایت کیا ہی کہ یحیی علیہ السلام نے عیسی کی تصدیق جو کئے سو یہہ ہی کہ یحیی کی ماں نے مریم
کو کہے مجھکو معلوم ہوتا ہی میرے پیٹ مین کا بچہ تیرے پیٹ مین کے بچے کو سجدہ کرتا ہی کلمہ لغت مین بات کو کہتے ہین عیسی علیہ السلام کو
کلمۃ اللہ جو کہتے ہین اس باب مین کئی اقوال ہین بعضے کہتے ہین اسلئے اللہ کا کلمہ جو کن ہی اس سے پیدا ہوا باپ کے نطفے سے نہین اس لئے
اسکو کلمہ کہے جیسے مخلوق کو خلق کہتے ہین اور مقدور کو قدرت کہتے ہین کلام عرب مین ایسا استعمال بہت ہی بعضے کہتے
ہین عیسی طفولیت مین بات کئے لہذا اللہ تعالی انکو طفولیت مین کتاب دیا گویا انھون بڑے سخن گو اور متکلم ہوئے مجازا
متکلم کو کلمہ کہے جیسا فلان جود و اقبال کا مقام ہین جواد اور مقبل کہتے جب کہ وہ اس صفت مین کامل ہو بعضے کہتے ہین عیسی نے

عیسی نے لوگون کو حقایق اور اسرار الٰہی کی تعلیم کرتے تھے کلام الٰہی سے جو ارشاد ملتا ہی اُنھون نے وہ ارشاد بتاتے تھے
اِس لیے اُنکو کلمہ کہتے ہین بعضے کہتے ہین اللہ تعالیٰ نے سابق کے انبیا کے کتب مین کہا تھا ایک نبی کو بے وساطت باپ کے پیدا کرونگا جب
عیسی پیدا ہوئے تو کہتے ہین یہہ وہ کلمہ ہی جسکا سابق کے کتب مین مذکور تھا بعضے کہتے ہین قرآن کا نام فضل اللہ اور لطف اللہ ہی
ویسا ہی عیسی کا نام کلمة اللہ اور روح اللہ ہی معلوم رہے کہ کلمة اللہ کی معنی اللہ کی بات وہ اللہ تعالیٰ کی صفت ہی اسکی ذات پاک
سے قائم ہو قدیم کی صفت ہی اُسکو عیسی کی ذات ہی کر کے کہنا محال تھا اس لیے تاویل کیے وَسَيِّدًا اور سردار ہوگا یحیی علیہ السلام
دین کے تمام کو مومنین موحدون کے رئیس اور سردار تھے ضحاک نے کہا ہی سید کی معنی خوش اخلاق سعید بن جبیر کہا سید وہ جو پروردگار
کی اطاعت کرے سعید بن المسیب کہا سید وہ جو فقیہ اور عالم ہو وَحَصُورًا اور عورت پاس جاویگا حصور کی یہہ معنی جو
لکھے عبد الرزاق نے ... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایسا ہی روایت کیے ہین سعید بن جبیر سے بھی یہی منقول ہی ابن جریر نے
قتادہ ... رضی اللہ عنہ سے اسکی معنی یون کرکے نقل کیا ہی مفسرون کی ایک جماعت کہتی ہی حصور وہ جو باوجود مردی کے عورت
پاس نجاوے اسی قول کو اکثر مفسرین ترجیح دیتے ہین کیونکہ یہہ کلام انکی مدح مین وارد ہی مدح تو جبہی ہوگا جو باوجود
قدرت کے عفت اختیار کرے مردمی نہ ہونے سے عورتون کو ترک کرنا کچھ مدح نہین دوسری بات یہہ ہی انبیا علیہم السلام کا
یہہ منصب نہین جو انمین عیب ہو عنین ہونا مرد کے حق مین برا عیب ہی تو ضرور ہوا کہ اسکی وہ معنی نہ کریا جس سے
عیب ظاہر ہو وَنَبِيًّا مِّنَ الصَّالِحِينَ اور نبی ہوگا نیکون مین قَالَ رَبِّ کہا زکریا ای میرے رب أَنَّى يَكُونُ
۳۲ ورد لِي غُلَامٌ وَقَدْ بَلَغَنِيَ الْكِبَرُ کہان سے ہوگا مجھ کو لڑکا اور مجھ پر آیا بڑھاپا ابن عباس کہتے ہین اس بشارت کے
وقت زکریا ایک سو بیس سال کے تھے انکی بی بی اٹھانون سال کی کلبی نے کہا ہی بیانوے سال بعضے کہتے ہین نود برنون
سال وَامْرَأَتِي عَاقِرٌ اور عورت میری بانجھ ہی اس جگہہ اعتراض کرتے ہین باوجود فرشتہ بشارت دینے کے زکریا علیہ السلام
یہہ بات کیسا کہے کیا اللہ کے وعدے مین انکو شک تھا اسکا جواب یہہ ہی زکریا علیہ السلام کو اللہ کے وعدے مین اور
اسکی قدرت مین شک نہین تھا یہہ کلام جو کہے اس سے غرض دریافت تھی کہ مجھکو فرزند جو ہوتا ہی کیا ہمکو جوانی پھر آتی
ہی یا ہم جس حالت پر ہین اسی حالت مین رہینگے اور عورت جو بانجھ ہی اسی کو حمل ٹھہرتا ہی یا دوسری عورت سے جو
نکاح مین آوے یا اسواسطے کہے عادت الٰہی تو جاری نہین کہ اس حالت مین فرزند پیدا ہو پھر کیسا ہوگا ابن جریر نے
عکرمہ اور سدی سے روایت کیا ہی کہ زکریا کے پاس شیطان لگے کہا ای زکریا تمکو آواز جو آئی اللہ کی طرف سے نہین

اللہ کی طرف سے ہوتی تو وحی آتی شیطان تم سے مسخری کرتا ہے ایسا کہا اسی سے زکریا کو شک ہوا اس قول پر بعضے اعتراض کرتے ہین انبیا
پر فرشتے کا کلام شیطان کے کلام سے مشتبہ ہونا اور ان کو اس بات کی تمیز نہ ہونا جایز نہین کیونکہ اگر ایسا ہو تو اللہ کی طرف سے
وحی کی بات جو کہین اسپر اعتماد باقی نہین رہتا امام فخر الدین رازی اس اعتراض کا جواب یون دیا ہی کہ انبیا دین و شرایع کی باتین
جو کہین اسمین شیطان کا مدخل نہین امور دنیوی سے جو باتین تعلق رکھتے ہین اسمین وسوسہ ہونا ممنوع نہین بندہ عاجز کی سمجھ
مین یہہ جواب درست نہین کیا واسطے امور دنیوی مین وسوسہ آنا نہ ہوگا مگر ان چیزونمین جو دل مین خطور کرتے ہین فرشتے اور شیطان
کے کلام مین تمیز حاصل نہ ہونا نبی کے علم مین نقصان کا سبب ہوتا ہی جب اسکے علم مین نقصان ہوا اور دونون مین تفرقہ نہین
کرسکا تو دینی امور مین بھی تفرقہ کرنا لازم آتا ہی بہتر یہہ ہی کہ وے جو روایت کئے ہین قابل اعتماد نہین واللہ اعلم قَالَ كَذٰلِكَ
اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ فرمایا اسی طرح اللہ کرتا ہی جو چاہے یعنے اللہ تعالی بوڑھے اور بانجھ کو بچہ دینے پر قادر ہی
ایسی چیز سے عاجز نہین قَالَ زکریا بولا رَبِّ اجْعَلْ لِّي آيَةً ای رب مجھکو کچھ نشانی یعنے عورت حاملہ ہونے کے وقت
کی علامت بتادے تا اس وقت مین شکر و عبادت زیادہ کرون قَالَ فرمایا اللہ آيَتُكَ أَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَةَ
أَيَّامٍ نشانی تیری یہہ کہ نہ بات کرے تو لوگون سے تین دن إِلَّا رَمْزًا مگر اشارے سے اکثر مفسرین کہتے ہین کہ زکریا علیہ السلام
کی زبان تین دن اور تین رات تک لوگون سے بات کرنے سے بند ہوئی لیکن تسبیح اور ذکر الہی سے زبان جاری تھی کہتے ہین
کہ زکریا علیہ السلام انگلی سے اشارت کرتے تھے بعضے کہتے ہین کہ اشارہ ہونٹون سے کرتے تھے وَاذْكُرْ رَبَّكَ
كَثِيرًا اور یاد کر اپنے رب کو بہت وَسَبِّحْ بِالْعَشِيِّ وَالْإِبْكَارِ اور تسبیح کر شام اور صبح دوپہر سے شام تک وقت جو
ہی اسکو عشی کہتے ہین صبح صادق سے ضحی تک وقت جو ہی اسکو ابکار کہتے ہین اس تسبیح سے نماز مراد ہی کہ مراد نہین کیونکہ اذکر ربک
کے اول کہہ دیا بعضے کہتے ہین اذکر سے ذکر قلبی مراد ہی اور سبح سے ذکر لسانی وَإِذْ قَالَتِ الْمَلٰئِكَةُ اور جب فرشتے بولے مراد اس سے جبرئیل علیہ السلام
ہین بالمشافہہ کہے مریم کو کہے يَا مَرْيَمُ إِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰكِ ای مریم مقرر اللہ نے تجھکو پسند کیا اس اصطفا سے مراد یہہ ہی کہ بیت المقدس کی
خدمت کے لیے اسکو قبول کیا اور جنت کے میوون سے اسکو پرورش کیا اور فرشتہ بالمشافہہ اس سے سخن کیا یے چیزین مریم کی کرامت تھی وَطَهَّرَكِ اور
ستھرا دیا تجھکو یعنے مرد چھونے سے بلکہ حیض و نفاس سے بلکہ گناہون سے پاک رکھا وَاصْطَفٰكِ عَلٰى نِسَاءِ الْعٰلَمِينَ اور پسند کیا تجھکو جہان کی عورتون
سے ان عورتون سے یا مریم کے زمانے کی عورتین فقط مراد ہین یا عورتین علی الاطلاق اس اصطفا سے مراد مریم کو بن شوہر کے فرزند دینا اور وہ
فرزند اپنی ماکی برأت کی گواہی دینا اور سبکا جہان والے سے جہان کے گرنا ہی حاصل یہہ ہی کہ پہلے اصطفا سے وے چیزین مراد

مراد ہیں جو مریم کو اول عمر میں حاصل ہوئیں دوسرے اصطفا سے وہ چیزیں ہیں جو آخر عمر میں ملیں ابن ابی شیبہ اور بخاری اور مسلم اور ترمذی اور نسائی اور ابن جریر اور ابن مردویہ نے علی رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے خیر نسائہا مریم بنت عمران وخیر نسائہا خدیجہ بنت خویلد یعنے بہتر اپنے وقت کے عورتوں میں مریم عمران کی بیٹی اور بہتر اپنے وقت کے عورتوں میں خدیجہ ہے خویلد کی بیٹی امام احمد اور ترمذی اور ابن المنذر اور ابن حبان اور حاکم نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمائے جہان کی عورتوں میں تجھکو بس ہے یعنے عورتوں کی بزرگی بیان کرنے تجھ کو بس ہے مریم بیٹی عمران کی اور خدیجہ بیٹی خویلد کی اور فاطمہ بیٹی محمد کی اور آسیہ عورت فرعون کی ترمذی نے اس حدیث کی تصحیح کی ہے ابن ابی شیبہ اور بخاری اور مسلم اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور ابن جریر نے ابی موسی اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے مردوں میں بہت لوگ کامل ہوئے عورتوں میں کامل نہیں ہوئیں مگر مریم بیٹی عمران کی اور آسیہ عورت فرعون کی فضیلت عائشہ کی عورتوں پر جیسی فضیلت ثرید کی ہے کھانوں پر اور نسائی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے بہشت کی عورتوں میں افضل خدیجہ ہے اور فاطمہ اور مریم اور آسیہ اسکی سند صحیح ہے اور حاکم نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فرشتہ آیا اور بشارت دیا کہ فاطمہ سیدہ ہے بہشت کے بی بیوں کی اس حدیث کا اصل بخاری کے ہاں بھی ہے بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیماری میں مجھ کو فرمائے کیا تو راضی نہیں کہ بہشت کی بی بیوں کی سیدہ ہو ان احادیث سے مریم اور خدیجہ اور فاطمہ اور آسیہ کی فضیلت ثابت ہوئی ان سب میں کون افضل ہے اس میں اختلاف ہے بعضے کہتے ہیں مریم افضل ہے بلکہ بعضے ان کی نبوت کے قائل ہیں اشعری سے منقول ہے کہ چند عورتیں نبیہ ہیں ابن حزم کہا ہے کہ چھے عورتیں نبیہ ہوئیں حوا اور سارہ اور ہاجرا اور موسیٰ کی والدہ اور آسیہ اور مریم قرطبی نے سارہ اور ہاجرہ کے سوائے دوسری چار بی بیوں کو ذکر کیا ہے اور تمہید میں اسکو اکثر فقہا سے نقل کیا ہے قرطبی کہتا ہے صحیح بات یہہ ہے کہ مریم نبیہ ہے لیکن قاضی عیاض کہا ہے کہ اکثر علما اسکے خلاف پر ہیں بلکہ امام نووی اذکار میں لکھا کہ امام الحرمین اجماع نقل کیا ہے کہ وہ نبیہ نہیں تھے اور قاضی بیضاوی بھی عورتوں میں کوئی نبیہ نہونے پر اجماع نقل کیا ہے اور کہا کیونکہ اللہ تعالیٰ فرمایا ہے وما ارسلنا قبلک الا رجالا یعنے اور ہم نہیں بھیجے تیرے آگے مگر مردوں کو سیوطی نے کہا دعوی اجماع کا جو کئے صحیح نہیں کیونکہ چند عورتوں کے

نبوت مین خصوص مریم کی نبوت مین خلاف مشہور ہے اور شیخ تقی الدین سبکی کی کتاب حلبیات مین انکی نبوت کے قول کو ترجیح دیا ہی انتہی اور
بعضون نے خدیجہ کو تفضیل دیتے ہین بعضے فاطمہ کو تقی الدین سبکی کہا ہی کہ فاطمہ افضل ہین بعد خدیجہ بعد عائشہ یٰمَرْیَمُ اقْنُتِیْ لِرَبِّكِ
ای مریم اطاعت کر اپنے رب کی یہہ بھی فرشتے کا مقولہ ہی وَاسْجُدِیْ وَارْكَعِیْ مَعَ الرّٰكِعِیْنَ ۔ اور سجدہ کر اور رکوع کر رکوع کرنے
والون کے ساتھ سجدہ کو رکوع پر جو مقدم کیا شاید انکی شریعت مین سجدہ رکوع پر مقدم تھا بعضے کہتے ہین واو ترتیب کو نہین
چاہتا اور تقدیم سجدے کی رکوع پر غرض نہین بلکہ غرض مطلق امر کرنا ہی مختلف حالتون سے یعنے کوئی حالت مین رکوع کر اور کوئی
حالت مین سجدہ بعضے کہتے ہین رکوع سے مراد جماعت سے نماز پڑھنا ہی ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَیْبِ نُوْحِیْهِ اِلَیْكَ یے خبرین غیب
کی ہین ہم بھیجتے ہین تجھ کو یہہ خطاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی یعنے زکریا وغیرہ کے قصے جو کہ انکا علم تجھکو نہ تھا تو امّی تھا
مگر ہم وحی کرنے سے معلوم ہوا وَمَا كُنْتَ لَدَیْهِمْ اِذْ یُلْقُوْنَ اَقْلَامَهُمْ اَیُّهُمْ یَكْفُلُ مَرْیَمَ اور تو نہ تھا ای محمد
انکے پاس جب ڈالنے لگے اپنے قلمونکو کون پالے مریم کو قصہ اسکا سابق مذکور ہوا قلم کس طور سے ڈالتے تھے اس مین اختلاف ہی
اکثر کہتے ہین وہ قلم تھے جس سے توریت اور دوسرے کتب الٰہی لکھا کرتے تھے سو ان قلمونکو ندی مین ڈالتے پانی کا رخ جس جہت مین
ہی اسکے خلاف پر جس کا قلم جاتا تو وہی حقدار ٹھہرتا قلم زکریا کا اس جہت مین جب گیا کفالت کے مستحق آپ ہی ٹھہرے بعضے کہتے ہین
قلم جسکا پانی سے نہ بھگے ٹھہرتا وہی مستحق ہوتا ربیع بن انس نے کہا ہی کہ وے اپنے عصون کو پانی مین ڈالے زکریا کا عصا پانی کے رخ کے
خلاف گیا بعضے کہتے ہین عرب جیسے پانسے کی تیر ڈالتے تھے ویسے ہی تیرون پر ہر ایک کا نام لکھ کے ڈالتے تھے جسکے نام کا تیر نکلے وہ حقدار ٹھہرتا
وَمَا كُنْتَ لَدَیْهِمْ اِذْ یَخْتَصِمُوْنَ ۔ اور تو نہ تھا ان پاس جب وے جھگڑتے تھے یعنے مریم کی کفالت کے واسطے جو وے آپس مین
تکرار کر رہے تھے اسوقت تو موجود نہ تھا جو انکا قصہ تجھکو معلوم ہو تجھکو معلوم نہین ہوا مگر وحی سے اگر کوئی کہے اخبار سابقہ کا
علم جو حاصل ہوتا ہی مشاہدے سے یا سماعت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مشاہدہ نہ کرنا یقینی تھا پھر اس جگہہ مشاہدے کی نفی کیا واسطے
کیا لوگون سے سماعت کا احتمال جو ہی اسکی کیا واسطے نفی نہین کیا اسکا جواب یہہ ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا امّی ہونا اور علما
اور احبار سے یے قصے نہ سننا اسوقت کے لوگونکو خوب معلوم تھا وے صرف وحی کے منکر تھے اس لئے فقط مشاہدے کو ذکر کیا تا
کو برہان کی طور سے ثابت کرے گویا یون کہا ہین تمکو باتین جو کہتا ہون انکے معلوم ہونیکی راہ اخبار سے سننا اور پڑھنا یا اللہ کی
طرف سے انکی وحی ہونا یا حاضر رہکے دیکھنا اول کی دونون باتین تو تم پاس منفی ہین باقی رہی تیسری بات اسکی نفی کیا تہکم یعنے
مسخری کے ارادے سے اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ یٰمَرْیَمُ اِنَّ اللّٰهَ یُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ اسْمُهُ الْمَسِیْحُ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ جب

جب کہا فرشتون نے ای مریم بیشک اللہ تجھکو بشارت دیتا ہی ایک اپنے کلمے کی جسکا نام مسیح ہی عیسی مریم کا بیٹا اس
جگہہ بھی فرشتون سے جبرئیل علیہ السلام مراد ہین بشارت اُس خبر کو کہتے ہین کہ جسکے سننے سے دل خوش ہوتا ہی کلمے سے
مراد خبر اور رسالت ہی یعنے اللہ تعالی اپنے پاس کی ایک خبر تجھکو کہتا ہی ابن عباس کہتے ہین کلمہ وہی عیسی ہی عیسی کو
اللہ کلمہ کہنے کی وجہین اوپر مذکور ہو چکین لفظ عیسی کا اصل سریانی زبان مین ایشوع تھا عربون نے معرب کرکے عیسی کہے
سے اسکی مبارک
مسیح لفظ کو بھی بعضے کہتے ہین معرب ہی اُسکا اصل سریانی مین مشیحا تھا اکثر کہتے ہین کہ وہ مشتق ہی مسح سے
اسکی معنی چھونا عیسی کے چھونے سے بیمار درست ہوتے تھے اس لئے انکو مسیح کہے یا انکو برکت کی مسح کئے یا گناہ کی نجاست سے ان کو
پاک کئے یا ولدکے نیت سے نکلے تیل لگا ہوا اسکے سوا اور بھی کئی وجہین لکھے ہین وَجِيهًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ مرتبے والا
دنیا اور آخرت مین دنیا کا مرتبہ نبوت اور معجزے جو ان سے نمود ہوے آخرت کا مرتبہ شفاعت کرنا اور درجے وَمِنَ الْمُقَرَّبِينَ
اور نزدیک والون مین یعنے بارگاہِ الہی کے مقربون مین وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ اور بات کریگا لوگون سے گہوارے مین
یا ماکے گود مین مہد کی معنی لغت مین وہ جگہہ جو بچے کو سلانے کی خاطر مہیا کرتے ہین اس سے یہان گہوارہ اور ماکا گود دونون مراد
ہوسکتے ہین غرض اس سے یہہ ہی کہ طفولیت مین جو باتین کرنے کی عمر نہین ہی سخن کریگا چنانچہ عیسی پیدا ہوکے اپنی ماکی برات کے
گواہ ہوے ابن عباس کہتے ہین کہ عیسی نے ایک ساعت بات کرکے پھر چپکے ہورہے پھر بات کرنے کی عمر کو جب پہنچے تو بات کئے وَكَهْلًا
اور پوری عمر کا ہوگا مفسرین کہتے ہین کہ کہلا معطوف ہی فی المہد پر معنی یون ہی اور بات کریگا کہل ہوکے اس پر ایک اعتراض تھا
کہ کہولت مین ہر کوئی بات کرتا ہی پھر اسکو ذکر کرنے سے کیا فائدہ اسکے کئی جواب دئے ہین ایک یہہ کہ اس سے عیسی کا طور جو بدلتا
گیا اُسکو بیان کرنا مقصود ہی کہ اسی پہلے بچہ تھا بعد جوان ہوا بعد ادھیڑ ہوا جو الہ ہوا اسپر تغیر محال ہی گویا یہہ رد ہی نجران کے
نصاری پر جو مسیح کو الہ کہے دوسرا یہہ کہ وہ لڑکپن مین ایک ہی مرتبہ بات کریگا اپنی ماکی برأت کے واسطے جب ادھیڑ ہوگا
تو وحی اور نبوت کی باتین کریگا تیسرا یہہ کہ لڑکپن مین جو بات کیا ویسی ہی بات ادھیڑپن مین کریگا دونون مین کچھ
تفاوت نہین اس مین بڑا معجزہ ہوا بندۂ عاصی کہتا ہی اگر کہلا کا عطف یکلم پر یا وجیہا پر لیوے تو بھی ہوسکتا ہی اس تقدیر پر
وہ عیسی کا جو تھا حال ہی اُسکو کہنے سے غرض یہہ ہی کہ عیسی طفولیت مین نہ مریگا بلکہ زندہ رہیگا گویا انکی حیات کی بشارت
دیا واللہ اعلم کہل لغت مین اُسکو کہتے ہین جسکی قوت پوری ہوا اور جوانی کامل عمر کے ہو اور مین جسکی عمر تیس سال سے متجاوز ہو
اسکو کہل کہتے ہین آدمی کی عقل اسی عمر مین کامل ہوتی ہی اور اسی عمر مین انبیا پر وحی نازل ہوتی ہی ابن قتیبہ کہتا ہی عیسی علیہ السلام

عمر جب تیس سال کی ہوئی اللہ تعالیٰ ان پر وحی بھیجا اتر ہائی سال تک رسالت پہنچائے بعد آسمان پر گئے وہب بن منبہ کہا ہے
کہ تین سال تک رسالت پر رہے بعضے کہتے ہین عیسیٰ آسمان پر جاوے وقت جوان تھے مراد یہہ ہے آسمان پر سے جب اترینگے تو ادھیڑ
ہونگے ومن الصالحین ۔ اور نیک بختون مین ہے عیسیٰ کے اوصاف کو صالح کے وصف پر اس لئے ختم کیا کہ صلاح کا مرتبہ بہت بڑا
اور اسکا مقام بہت اشرف ہے کیونکہ آدمی صالح نہ ہوگا جب تک اسکے تمام افعال اور اقوال خوب طور پر اور اکمل طریق پر نہو
اللہ تعالیٰ انکے اوصاف جب ذکر کیا تو اس وصف پر ختم کیا تا ان کو بلند درجے اور مقام اشرف سے کمال حاصل ہووے قالت
رب بولی مریم ای رب میرے ندا اللہ تعالیٰ کو کرتی ہے بغوی کہا ہے کہ یہہ ندا جبرئیل کو ہے اور رب کی معنی صاحب کی ہے
انی یکون لی ولد ولم یمسسنی بشر کہان سے ہوگا مجھکو لڑکا اور مجھکو ہاتھ نہین لگایا کسی آدمی نے یون کہنا تعجب
سے تھا کہ بن شوہر کے بچے کا پیدا ہونا عادت الٰہی کے برخلاف ہے یا دریافت کرنے کے لئے کہ یہہ نکاح سے ہے یا اور کوئی طور سے
قال کذلک اللہ یخلق ما یشاء کہا اسی طرح اللہ پیدا کرتا ہے جو چاہے اسکا کہنے والا یا تو جبرئیل ہے یا اللہ تعالیٰ ہے اور
جبرئیل اسکی بات کو نقل کیا اذا قضی امرا فانما یقول لہ کن فیکون ۔ جب حکم کرتا ہے ایک کام کو ہی کہتا ہے اسکو کہ
ہو وہ ہو جاتا ہے یعنے اللہ تعالیٰ کا ارادہ یہی ہے کہ تجھکو بن شوہر کے لڑکا دیوے اسکی قدرت سے یہہ کچھ بعید نہین جیسے شوہر کے سبب سے
بچا دیتا ہے اسکے بلا واسطہ بھی دیسکتا ہے جیسا ارادہ کرتا ہے ویسا ہی یک آن مین کر دیتا ہے ویعلمہ الکتاب اور
سکھاویگا اسکو کتاب یعنے خط لکھنا والحکمۃ اور حکمت یعنے علم کہ جسکے ساتھ عمل ہو والتوراۃ والانجیل
اور توریت اور انجیل ورسولا الی بنی اسرائیل اور رسول ہوگا بنی اسرائیل کی طرف یہہ رسول ہونا یا لڑکپن مین ہے
یا بعد بلوغ کے اس مین رد ہے اس پر جو کہتا تھا عیسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کے سوائے دوسرے لوگونکی طرف بھی مبعوث تھے
اور اس پر جو کہتا تھا کہ عیسیٰ مبعوث تھے بعضے اسرائیلون کی طرف یہہ جملہ جو یعلمہ سے یہان تک مذکور ہوا مریم کو خوش کرنیکی
خاطر اور بن شوہر کے جب وہ جنیگی تو لوگونمین اسکی بدنامی ہوگی کرکے اندیشہ جو تھا اسکو دور کرنیکے واسطے ہے بنی اسرائیل کے پہلے نبی
یوسف علیہ السلام ہوئے اور آخر مین عیسیٰ علیہ السلام جب مبعوث ہوئے تو کہے انی قد جئتکم بآیۃ من ربکم بیشک مین
آیا ہون تم پاس ایک نشانی لیکر تمھارے رب کی آیت سے مراد معجزہ ہے عیسیٰ تو بہت معجزے بتلائے آیات کہنا تھا وہ نہ
بولکے آیۃ بولا کیونکہ سب معجزے ملکے ایک چیز پر یعنے رسالت پر دلالت کرتے ہین تو سب ایک ہی ہوئے جب بنی اسرائیل کو انون نے
یہہ کہا وے پوچھے وہ نشانی کیا ہے تو کہے انی اخلق لکم من الطین کھیئۃ الطیر بنادیتا ہون مین تمکو مٹی سے جانور کی

جانور کی صورت فَاَنْفُخُ فِیْہِ فَیَکُوْنُ طَیْرًا بِاِذْنِ اللّٰہِ پھر اسمین پھونک مارتا ہون تو وہ ہو جاوے اڑتا جانور
اللہ کے حکم سے اہل اخبار کہتے ہین عیسیٰ علیہ السلام جب دعویٰ نبوت کا کئے لوگ انپر طعن کرنے لگے اور بولے ہمکو شپرک بنا دیو
پھر آپ مٹی کی شپرک بناکے اسمین پھونک مارے تو وہ آسمان کی طرف جاکے اڑنے لگی کہتے ہین شپرک کے سوائے دوسرا جانور
نہین بنائے شپرک ہی بنائے اسلئے کہ دوسرے پرندون کی بہ نسبت اسکی خلقت پوری ہی اسکو دانت ہین اور مادہ کو پستان
ہین بچے کو دودھ پلاتی ہی تحقیق کہ اسکو حیض بھی آتا ہی وہب بن منبہ کہا ہی کہ عیسیٰ علیہ السلام جانور جو بناتے تھے لوگ جب تلک
اسکو دیکھتے تو اڑتا جب لوگون کے نظر سے غایب ہوتا تو مر کے گر پڑتا تا اللہ تعالیٰ کے فعل مین اور مخلوق کی فعل مین فرق
اور سمجھین کہ اللہ تعالیٰ کی ذات پاک کو کمال ہی وَاُبْرِئُ الْاَکْمَہَ اور چنگا کرتا ہون مادر زاد اندھے کو
وَالْاَبْرَصَ اور کوڑی کو ان دو مرض کو مخصوص کر کیا کیونکہ ان کے علاج سے اطبا عاجز ہین عیسیٰ کے زمانے مین طبابت
کا چرچا بہت تھا اسلئے انکا معجزہ اسی قسم کا ہوا وہب بن منبہ نقل کیا ہی کہ بعضے اوقات مین مسیح علیہ السلام ایک
دن مین پچاس ہزار بیمار کو چنگا کئے ہین جس مین طاقت چلنے کی رہتی وہ خود حاضر ہوتا جس مین طاقت نہین تو اسکے
یہان عیسیٰ آپ تشریف لیگئے ہین اور علاج تمام اقسام کے بیماریون کا دعا سے کرتے تھے باین شرط کہ آپ پر ایمان لانا۔
وَاُحْیِ الْمَوْتٰی بِاِذْنِ اللّٰہِ اور جلاتا ہون مردے کو اللہ کے حکم سے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہی کہ
عیسیٰ علیہ السلام چار شخص کو زندہ کئے عاذر اور بوڑھیا کا لڑکا اور زدار وخے کی بیٹی اور سام بن نوح انہین کے تین
شخص زندہ ہو کے باقی رہے اور ان کو اولاد ہوئی مگر سام بن نوح عاذر عیسیٰ علیہ السلام کا مصاحب تھا بیمار ہوا اسکی
بہن عیسیٰ کو کہلا بھیجی کہ آپکا مصاحب عاذر کا وقت اخیر قریب ہی آپ جلد تشریف لائے عیسیٰ وہان سے تین روز کے
راستے پر تھے اپنے اصحاب کو لیکے وہان آئے دیکھے تو وہ مواہی اسکی بہن کو کہے ہمکو اسکی قبر بتلا اسنے آکے قبر بتلائی
عیسیٰ نے اللہ تعالیٰ کی درگاہ مین دعا کئے وہ شخص قبر مین سے جی اٹھا ایک مدت تک باقی رہا اسکو اولاد ہوئی بوڑھیا
کا لڑکا جو مواتھا اسکو تختے پر ڈال کے لیجاتے تھے جب عیسیٰ پر انکا گذر ہوا عیسیٰ علیہ السلام اللہ سے دعا مانگے وہ اٹھ
بیٹھا اور تختے پر سے اتر کے اپنے گھر کو گیا کئی دن زندہ رہا اور اسکو اولاد ہوئی ایک دار وغہ محصول کا تھا اسکی
لڑکی مرگئی عیسیٰ دوسرے دن جاکے دعا مانگے وہ زندہ ہوئی پھر اسکو اولاد ہوئی سام بن نوح کی قبر کے پاس جاکے دعا مانگے
انہونے قبر سے زندہ ہوکے نکلتے ہی قیامت کے اندیشے سے ان کے سر کے آدھے بال سفید ہوگئے انکے زمانے مین بوڑھے نہوتے

بال سفید نہین ہوتے تھے وے اٹھ کے پوچھے کیا قیامت آئی ہی عیسی نے کہا نہین لیکن مین تمکو زندہ کرنے کے واسطے اللہ تعالی سے دعا مانگا تھا پھر مر جاؤ کہے مرتا ہون بشرطیکہ موت کی سکرات سے اب دوسری دفعہ اللہ پناہ دیوے پھر عیسی دعا کئے وے وہین موے باذن اللہ کا لفظ مکرر ذکر کیا تا معلوم ہو کہ عیسی زندہ جو کرتے تھے اللہ تعالی کے حکم سے تھا عیسی مین احیا کی قدرت نہین تھی وَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ فِيْ بُيُوْتِكُمْ اور خبر دیتا ہون جو کھا کر آتے ہو اور جو چھپا رکھتے ہو اپنے گھرون مین ابن عساکر نے عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہی کہ عیسی علیہ السلام بچپن مین لڑکون کے ساتھ رہتے سو انکو کہتے تیری ما تیری خاطر یہہ چیز کھانے کے واسطے رکھی ہی وہ لڑکا جا کے اپنے ماسے وہ چیز مانگتا وہ پوچھتی تجھکو کیونکر معلوم ہوا کہتا عیسی نے مجھکو بولا لوگون نے جب یہہ دیکھے کہنے لگے ہمارے لڑکے عیسی کے ساتھ رہنے سے بگڑ جاتے ہین ان کو اسکے پاس چھوڑنا پھر ان تمام بچون کو ایک گھر مین بند کر کے رکھے عیسی لڑکونکی تلاش مین نکلے اس گھر کے پاس جہان لڑکے تھے گئے اور پوچھے وے لڑکے کہان ہین ان کے لوگ کہے ہمکو معلوم نہین پوچھے یہہ آواز کسکی ہی بولے بندر اور سور کی ہی عیسی کہے ایسا ہی ہو دیکھے تو وے بندر اور سور ہوگئے ہین قتادہ کہا ہی آسمان پر سے خوان جو اترتا تھا اسمین خیانت نہ کرو اور اسمین سے کچھ اٹھا نہ رکھو کر کے عیسی تاکید کئے تھے پھر وے خیانت کر کے چھپا رکھے پھر وے لوگ جو کھائے اور جو چھپا رکھے تھے عیسی ان کو اسکی خبر دئے اور جو لوگ خیانت کئے تھے وے خنزیر ہوگئے اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ بیشک اسمین نشانی پوری ہی تمکو اگر تم یقین رکھتے ہو یعنے بیمارون کو چنگے کرتا ہون اور مردونکو زندہ اور غیب کی خبرین جو کہتا ہون تم عناد نہ کر کے مانو تو میری رسالت اور تصدیق کی نشانیان ہین وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ اور سچ بتاتا ہون توریت کو جو مجھ سے پہلے کی ہی یعنے میرے آگے جو توریت نازل ہوئی ہی اسکی تصدیق کرتا ہون کیونکہ ایک نبی دوسرے نبی کی تصدیق کرنا ضرور ہی وَلِاُحِلَّ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِيْ حُرِّمَ عَلَيْكُمْ اور اس واسطے کہ حلال کر دون تمکو بعضی چیز جو حرام تھی تم پر یعنے موسی کی شریعت مین بعضی چیزین جو حرام تھین اسکو حلال کیا ہون وہب بن منبہ نے کہا ہی موسی کی جو شریعت تھی عیسی اسی پر تھے بیت المقدس کی طرف نماز مین متوجہ ہوا کرتے اور شنبے کی تعطیل کرتے مگر چند اشیا جو بعضونکی عقوبت کے واسطے حرام ہوئین تھین انکو حلال کئے جیسے چربی اور اونٹ کا گوشت اور بعضی قسم کی مچھلی اور کئی ایک پرندے سو جانور جو موسی پر حرام تھے عیسی نے انکی حلیت لے آئے بعضے کہتے ہین عیسی نے توریت کے بہت احکام کو نسخ کئے اور شنبے کی تعطیل موقوف کر کے ایتوار کو تعطیل کئے اور قبلے کی جہت بھی بدل ڈالی عیسی کی

عیسی نے توریت کے بعضے احکام کو نسخ کیے اس پر کوئی یون نہین کہہ سکتا کہ اس صورت مین عیسی توریت کے مصدق
نہین کیونکہ اسکے بعضے احکام جو اس وقت کی مصلحت کےلئے ہوئے تھے انکا خلاف کرنے سے توریت کی تصدیق مین خلل نہین
ہوتا توریت کی تصدیق یہی ہے کہ اعتقاد کرنا اسمین جو باتین ہین تمام حق ہین وَجِئْتُكُمْ بِآيَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ فَاتَّقُوا
اللَّهَ وَأَطِيعُونِ اور آیا ہون تم پاس نشانی لیکر تمھارے رب کی سو ڈرو اللہ سے اور میرا کہا مانو إِنَّ اللَّهَ
رَبِّي وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ بیشک اللہ ہے رب میرا اور رب تمھارا سو اسکی بندگی کرو رسول جتنے ہوئے سب
انہین تمام متفق ہین کسیکا خلاف نہین کہ رب سبکا اللہ ہے اسکی اطاعت کرنا احکام بجالانا مناہی سے باز آنا لازم ہے هَٰذَا
صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ یہہ سیدھی راہ ہے یعنے اللہ کی توحید فَلَمَّا أَحَسَّ عِيسَىٰ مِنْهُمُ الْكُفْرَ جب معلوم کیا عیسی نے
انکا کفر یعنے بنی اسرائیل عیسی کے قتل کا ارادہ جو کئے تھے سو آپکو جب معلوم ہوا ابن جریر نے سدی سے روایت کیا ہے کہ اللہ
تعالی نے جب عیسی علیہ السلام کو بنی اسرائیل کی دعوت کا حکم کیا بنی اسرائیل نے آپکو شہر سے نکال دیئے عیسی اور انکی ما
مریم دونون زمین پر گشت کرنے لگے ایک قریے مین جاکے ایک شخص کے یہان اترے اسنے انکی ضیافت کیا اور سلوک
و مدارا کیا اس شہر کا حاکم بہت ظالم تھا لوگون پر اکثر تعدی کرتا غرض عیسی جسکے گھر مین تھے وہ شخص ایک روز بڑی قلق
سے گھر مین آیا مریم اس شخص کی عورت کے پاس جو بیٹھے تھے پوچھے کیون تیرا شوہر آج بہت خفا ہے بولی اس شہر کا حاکم
مقرر کیا ہے کہ اسکو اور اسکے لشکر کو بستی والون سے ہر روز ایک شخص باری سے کھانا کھلاوے اور شراب پلاوے اگر یہہ کام
بجا نہ لاوین سزا دیتا ہے آج ہماری باری ہے ہم پاس تو کچھہ نہین دیکھئے کیا کرتا ہے مریم کہے تم گھبراتی نہ ہو مین اپنے
لڑکے کو یہہ بات کہتی ہون وہ دعا کریگا تو تمھاری مراد برآویگی پھر عیسی سے اسکا مذکور کئے عیسی کہے اس خیال سے باز آؤ
کیونکہ اس مین بہت سی قباحتین ہین مریم کہے ہین اس شخص کا ہم پر بڑا احسان ہے البتہ اسکا بدلا کیا چاہیے تب عیسی کہے
ہمکو فرماؤ کہ دیگ اور گھڑے تمام پانی سے بھر کے رکھین اور آپ دعا کئے پھر دیگون مین پانی جو تھا گوشت اور
روٹی ہوگیا اور گھڑون مین پانی جو تھا شراب ہوگئی بادشاہ لوگون کو لیکے آیا کھانے کی فراغت پایا شراب جو پیا بہت
بہتر تھی پوچھنے لگا یہہ کہانکی شراب ہے گھر والا بولا فلانی جگہہ کی ہے بادشاہ بولا میرے یہان اسی جگہہ کی شراب آتی
ہے پر ایسی نہین تب دوسری جگہہ کا نام لیا اسکی بات مین اختلاف ہونے سے بادشاہ ڈراکے پوچھا اسنے کہہ دیا
کہ میرے یہان ایک لڑکا رہتا ہے وہ اللہ سے جو دعا مانگتا ہے قبول ہوتی ہے ان گھڑون مین پانی تھا اسکی دعا سے شراب

ہو گیا بادشاہ کا ایک لڑکا جو اسکو عزیز تھا اور چاہتا تھا کہ اسکو اپنا ولی عہد کرے تصارا وہ مر گیا تھوڑے دن گذرے
تھے بولا جسنے پانی کو شراب کرے البتہ مُردیکو زندہ بھی کریگا عیسیٰ کو بلوا کے کہا میرے فرزند کو زندہ کرو عیسیٰ کہے اسکو میں
زندہ کروں تو تمہارے لوگوں میں فساد ہوگا بادشاہ بولا اس سے کچھ اندیشہ نہیں عیسیٰ کہے میں اسکو زندہ کروں تو
مجھے اور میری ماکو چھوڑ دو ہمارا دل جہاں چاہے وہاں جاوینگے بادشاہ قبول کیا پھر عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ سے دعا کئے
وہ لڑکا زندہ ہوا بادشاہ کے لوگ کہنے لگے بادشاہ آپ جبتلک تھا ہمکو کھا گیا اسکی موت کی دن جو نزدیک ہوئے چاہتا ہی
کہ اپنے فرزند کو جانشین کرے وہ بھی ہمکو کھا جاویگا وے سب اس اندیشے سے جنگ کی خاطر مستعد ہوئے عیسیٰ سے یہہ کام ظاہر
ہوا کہ انکے بھی دشمن بنکر درپے قتل کے ہوئے بعضے کہتے ہیں عیسیٰ علیہ السلام جب بنی اسرائیل کی دعوت شروع کئے یہود کو
معلوم ہوا کہ مسیح کی بشارت جو دئے تھے وہ یہی ہی اُن پر شاق ہوا آپکے ایذا کے درپے ہوئے اور قتل کا ارادہ کئے تب
عیسیٰ نے مدد چاہے فَالَ اور کہا عیسیٰ مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰہِ کوئی ہی کہ میری مدد کرے اللہ کی راہ میں قَالَ الْحَوَارِیُّوْنَ
نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰہِ کہا حواریوں نے ہم ہیں مدد کرنیوالے اللہ کے یعنے اللہ کے دین کی اعانت کرنے والے سدی نقل کیا ہی کہ
جب عیسیٰ علیہ السلام اُس شہر سے نکلے تو دیکھے ایک جگہہ بارہ شخص مچھلی کا شکار کر رہے ہیں شمعون اور یعقوب انمیں بڑے تھے
عیسیٰ اُن سے کہے تم کیا کرتے ہو بولے مچھلی کا شکار کرتے ہیں عیسیٰ فرمائے میرے ساتھ چلو تا لوگونکو شکار کرے بولے تم کون ہو
فرمائے میں عیسیٰ ہوں مریم کا بیٹا اللہ کا بندہ اور رسول وہ بولے کچھ نشانی بتلاؤ فرمائے بہتر اور دعا کئے پھر شمعون نے
جال جو ڈالا تھا اُس میں اسقدر مچھلیاں جمع ہوئیں کہ جالا پھٹ جاوے اور یہہ لوگ جال نہ کھینچ سکیں دوسرے کشتی والوں کو اعانت کے
واسطے بلائے اُنہوں دونوں کشتیاں مچھلی سے بھر گئیں یہہ دیکھکے وے ایمان لائے اور عیسیٰ کے ہمراہ ہوئے عطا سے منقول ہی کہا کہ مریم
نے عیسیٰ کو ہنر سیکھنے کے لئے لوگوں کے حوالے کرتے تھے آخر حواریوں کی سپرد کئے وے دھوبی اور رنگریز کا کسب کرتے تھے
انکا چودھری ایک روز عیسیٰ کو کہا مجھکو سفر درپیش ہوا ہو وہاں جاکے آتے کو دس دن لگینگے رنگنے کے کپڑے بہت سے
جمع ہیں تم اُن کو رنگ دو جس کپڑے کو جو رنگ منظور ہی اُسپر میں اُسی رنگ کی نشان کر دیا ہوں یہہ کہہ کے آپ سفر کیا
عیسیٰ تمام کپڑوں کو ایک ہی گھڑے میں ڈالکے رکھے اور فرمائے اللہ کے حکم سے جو رنگ مطلوب ہی وہی رنگ ہو وے
غرض جب چودھری پھر کر آیا تو پوچھا کپڑے رنگے ہو عیسیٰ علیہ السلام فرمائے ہاں رنگا ہوں پوچھا کہاں ہیں فرمائے اُس
گھڑے میں ہیں بولا کہا سب کو ایک ہی رنگ میں ڈبوکے خراب کر دیا فرمائے نہیں پھر اُس میں سے کپڑا کوئی لال کوئی پیلا کوئی ہرا

کوئی پھرا کوئی سیاہ جو اسکو منظور تھا نکال دئے دہ چودھری اور اسکے تابعدار یہہ دیکھکے عیسیٰ پر ایمان لائے
حواری کی معنی مین اختلاف ہی بعضے کہتے ہین حواری کی معنی مصاحب اور خواص اور بعضے کہتے ہین حواری
مشتق حور سے ہی اسکی معنی سفید ان کے کپڑے سفید رہنے سے انکو حواری کہے اور بعضے کہتے ہین وے ذات
کے دھوبی تھے کپڑے دھو کے سفید کرتے تھے اس لئے انکو حواری کہے اور بعضے کہتے ہین انکے دل پاک و
صاف رہنے سے انکو حواری کہے بعد عرب اپنے محاورے مین جو مصاحب اور رازدان اور یار غار ہو حواری
کہنے لگے چنانچہ بخاری اور مسلم کی حدیث مین آیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمائے ہر نبی کو حواری
ہوا کرتے ہین میرا حواری زبیر ہی ءَامَنَّا بِاللّٰهِ ہم یقین لائے اللہ پر وَاشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ۞ اور
تو گواہ رہ کہ ہمنے حکم قبول کیا گواہ رکھتے تا قیامت کے دن جو انبیا گواہی دیکے اس وقت انکے ایمان کی
گواہی ادا کرین رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ ای رب ہمنے یقین کیا جو تونے اتارا یعنے انجیل جو تو عیسیٰ پر اتارا
اسکو ہم نے یقین کیا وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ اور ہم تابع ہوئے رسول کے یعنے عیسیٰ علیہ السلام کے فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ
سو تو لکھ ہم کو گواہی دینے والون مین یعنے جو لوگ اللہ کی وحدانیت کی گواہی دیتے ہین انکے ساتھ ہم کو بھی داخل کر
یا وے جو تیرے انبیا کی تصدیق کئے اور تیرے حکمونکو مانے انکے نامون کے ساتھ ہمارا نام بھی لکھ اور ہماری گنتی مین کر
اور انکو جو نعمتین عطا کریگا ہمکو بھی عطا کر فریابی اور عبد بن حمید اور ابن المنذر اور ابن ابی حاتم اور ابو الشیخ اور طبرانی
اور ابن مردویہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کئے ہین کہ اس شاہدین سے مراد محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور انکی
امت کیونکہ وے گواہی دیوینگے کہ انبیا اپنی امتون کو رسالت پہنچائے بعضے کہتے ہین شاہدین سے مراد انبیا ہین
کیونکہ ہر نبی اپنی امت کی گواہی دیگا وَمَكَرُوْا اور فریب کیا ان کافرون نے یعنے بنی اسرائیل جنھون کا کفر عیسیٰ نے معلوم
کئے ہین فساد کی خاطر مخفی کوشش کرنے کو مکر کہتے ہین ان کا مکر یہہ تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کرین سبب اسکا یہہ کہ
عیسیٰ نے حواریونکو ساتھ لیکے پھر جب شہر کو آئے تو انکو علانیہ دعوت کرنے لگے وے الگ لوگونکو لگا دئے تا قابو
پاکے عیسیٰ کو مار ڈالین وَمَكَرَ اللّٰهُ اور فریب کیا اللہ نے مکر کی معنی جو ہم نے لکھا اللہ تعالی کی حق مین اس معنے کا
ارادہ کرنا محال ہی اسلئے اسکی تاویل یون کیجئے کہ اللہ تعالی انکے مکر کی جزا دیا اس تقدیر مین مکر کی جزا کو مکر بولا کیونکہ جزا
اسکے مقابلے مین واقع ہوئی علم بلاغت مین اسکو مقابلہ اور ازدواج کہتے ہین بعضے کہتے ہین اللہ تعالی ان سے جو معاملہ کیا

مکر سے مشابہت رکھتا تھا اس لئے اُسکو مکر فرمایا بعضے کہتے ہین لغت مین مضبوط اور کامل تدبیر کرنیکو مکر کہتے ہین
بعد عرف مین مکر اُس تدبیر کو کہے کہ جس سے اپنے غیر کو بدی پہنچاوے یہہ معنی جب کہین تو مکر کی تاویل کی احتیاج باقی نرہی
اللہ تعالی جب فریب دیا وہ یہہ تھا کہ جسنے عیسی کا قتل کرنا چاہا تھا اُسی کو اللہ تعالی نے عیسی علیہ السلام سے شبیہ کر دیا
سو اُسکو قتل کئے کلبی نے ابی صالح سے وہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہی کہ عیسی نے یہودیون کی ایک جماعت
کے پاس گئے وے انکو دیکھ کے گالیان دینے لگے عیسی انکے لئے بددعا کئے وے خنزیر بن گئے اس حالت کو دیکھ کے
ایک شخص یہودا نام جو یہودیون کا سردار تھا اندیشناک ہوکے یہودیون سے مشورت کرنے لگا آخر سب یہودیون نے
اتفاق کیا کہ عیسی کو مار ڈالین وے سب ملکے نکلے تو جبرئیل نے عیسی کو ایک حجرہ مین لیگئے اور اُسکے سقف مین ایک روزن
تھا اُس مین سے عیسی کو لیکے آسمان کی طرف گئے یہودا نے ایک شخص کو جسکا نام ططیانوس تھا حکم کیا کہ حجرہ مین جاکر عیسی کو
قتل کرے اُسنے گیا تو عیسی کو نہ پایا اُسکو حجرے سے نکلنے کی خاطر دیر ہوئی لوگون کو گمان ہوا کہ دونون باہم لڑتے ہین
جب اُسنے حجرے سے نکلا تو عیسی سے نپٹ شبیہ تھا لوگ اُسی کو عیسی سمجھ کے قتل کئے اور سولی چڑھائے وہب بن منبہ سے
منقول ہی کہا کہ ایک شب عیسی کو پکڑنے کے لئے یہودیان مستعد ہوکے آپکی انتظاری مین رہے وہ شب بہت تاریک ہوگئی
اور عیسی کے اور انکے درمیان فرشتے حایل ہوئے عیسی اُس شب کو حواریون کو جمع کرکے وصیت کئے اور فرمائے تمہارے بین کا
ایک شخص صبح کا مرغ بانگ دینے کے آگے میرے سے منکر ہوگا اور تھوڑے پیسون کو مجھے بیچیگا حواریان وہان سے
جب نکلے اُنمین کا ایک شخص یہودا کے پاس گیا اور بولا مین عیسی کو پکڑکے لا دون تو تم مجھکو کیا دوگے کہے تیس درم پھر
اُسنے وے پیسے لیکے عیسی کا پتا اُن کو بتا دیا عیسی جس گھر مین تھے وہان جب گیا اللہ تعالی نے عیسی کو آسمان پر بلوا لیا اور
جسنے بتلانے کو آیا تھا اُسکو اللہ تعالی نے عیسی کا شبیہ کر دیا یہود اُسیکو پکڑے وہ کہتا تھا مین وہ شخص ہون جو عیسی کو
پکڑنے آیا تھا تم مجھکو کیون اسیر کرتے ہو پر کوئی اُسکا کہا نہ مانا اور اُسکو سولی دئے سب کا گمان یہی تھا کہ وہ عیسی
ہی عیسی کے قتل کی کیفیت سنکے مریم اور دوسری ایک عورت جسکو عیسی نے جنون سے درست کئے تھے اُسکے سولی کے پاس
رونے لگین عیسی اُنکو کہے تم کیون روتی ہو مجھکو اللہ بلوا لیا اور انکو شبہہ ہوا بعد سات دن کے عیسی پہاڑ پر اُترے
پہاڑ نور سے روشن ہوگیا اور حواریان سب جمع ہوئے عیسی اُنکو ملکون مین دعوت کرنے کو بھیجے جس ملک کی طرف جسکو
بھیجنا مقرر کئے اُس ملک کی بولی اُسکو معلوم ہوگئی مورخون نے لکھا ہی عیسی کی ولادت کے وقت مریم برس تیرہ کی تھی

ایک کی تھی اورشلم کے علاقے مین بیت لحم نام جوجگہہ ہے مین آپکا تولد ہوا سکندر بابل پر مسلط ہوکے پینسٹھہ سال ہوئے
تھے آپکی عمر جب تیس سال کی ہوئی اللہ تعالی وحی بھیجا اور رمضان کے مہینے مین شب قدر کو آپ آسمان پر گئے اُسوقت آپکی
عمر تینتیس سال تھی تین سال تک دعوت کئے آسمان پر آپ جانیکے چھے سال کے بعد مریم کا انتقال ہوا وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِينَ
اور اللہ کا داؤ سب سے بہتر ہی یعنے اللہ تعالی بدی کی جزا بہت بری طور سے دینے مین سب سے بہتر ہی اِذْ قَالَ اللّٰهُ
يٰعِيسٰى اِنِّي مُتَوَفِّيكَ جسوقت کہا اللہ نے ای عیسی مین تجھکو پھیر لونگا لفظ متوفیک جو آیا اسکی معنی مین خلاف ع ١٤
ہی بعضے کہتے ہین وہ مشتق ہی توفیت الشی یعنے اس چیز کو مین نے پوری لے لیا اس سے کچھہ نہ چھوڑا اب معنی آیت کی
یون ہوگی مین تجھکو پورا اپنے طرف لے لونگا اور کافرون کے ہاتھہ پر مرنے نہ دونگا بعضے کہتے ہین اسکی معنی یون ہے مین
تیری عمر پوری کرونگا عمر پوری ہوئی بعد تیری موت آویگی کافرون کے ہاتھہ پر تجھے مرنے نہ دونگا بلکہ تجھکو آسمان پر بلوا
لونگا بعضے کہتے ہین اسکی معنی حقیقت مرنے کی ہی یعنے مین تجھکو مارتا ہون تیرے دشمنون کو تجھہ پر مسلط نہین کرتا ابن
جریر نے وہب بن منبہ سے نقل کیا ہی کہ عیسی علیہ السلام تین ساعت تک مر کے بعد زندہ ہوکر آسمان پر گئے اور حاکم کی
روایت مین آیا ہی کہ سات ساعت تک مردہ تھے بعد زندہ ہوئے اور ابن عساکر کی روایت مین آیا ہی کہ تین دن تک مردہ
تھے بعد زندہ ہوئے بعضے کہتے ہین موت سے مراد نیند ہی عیسی سوتے تھے اس حالت مین انکو آسمان پر لے گیا یہہ قول
ربیع بن انس کا ہی بعضے کہتے ہین ورافعک مین واو جو آیا ہی ترتیب کا فائدہ تو نہین بخشتا آیت اس پر دلالت کرتی
ہی کہ اللہ تعالی عیسی کے ساتھہ یہہ کام کریگا کب کریگا کیسا کریگا آیت مین مذکور نہین اسکا بیان دلیل پر موقوف ہی دلیل
ثابت ہوا کہ عیسی زندہ ہین احادیث سے ثابت ہوا کہ عیسی زمین پر آوینگے دجال کو قتل کرینگے بعد انکی وفات ہوگی
بعضے کہتے ہین مراد یہہ کہ انکی شہوتین مار دیگا اور دنیا کے علایق انسے دور کریگا کیونکہ آدمی ماسوی اللہ سے جبتک
فانی نہ ہو معرفت الہی کے مقام کو پہنچنا ممکن نہین اور عیسی آسمان پر جب گئے انکی حالت فرشتون کی ہوئی کھانے وغیرہ کی
کچھہ حاجت نہ رہی شہوت و غضب وغیرہ سب برے اخلاق سب جاتے رہے انکی سوائے اور بھی کئی وجہہ لکھے ہین سبکو لکھنے
سے کلام بہت دراز ہوتا ہی لیکن آسمان پر انکا زندہ جانا وہی قول معتبر ہی وَرَافِعُكَ اِلَيَّ اور اٹھا لونگا اپنی
طرف یعنے اپنی کرامت کی جگہہ مین اور فرشتون کے مقام مین وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا اور پاک کرونگا
تجھکو کافرون سے یعنے انکے درمیان سے تجھکو نکال لونگا اور ان سے نجات دونگا وَجَاعِلُ الَّذِينَ اتَّبَعُوكَ

فَوْقَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ اور رکھونگا تیرے تابعون کو منکرون سے اوپر قیامت کے دن تک تابعون
سے مراد مسلمان ہین جو توحید مین عیسیٰ کے تابع ہوئے اور انکے قول کی تصدیق کئے کافرون سے مراد یہود و نصاریٰ ہین
نصاریٰ اگرچہ مسیح کے تابعدار کہلاتے ہین پر حقیقت مین اُسکے دشمن ہین اللہ کا شریک ٹھہراتے ہین اوصاف جو انمین
نہین اُن اوصاف سے انکو سراہتے ہین اور اوپر کرنے سے مراد انکا غلبہ اور عزت اور نصرت اور قوی دلایل ہین ابن
عساکر نے معاویہ بن ابی سفیان سے اور ابن ابی حاتم اور ابن عساکر نے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت کئے
ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے میری اُمت سے ایک جماعت ہمیشہ حق پر جنگ کرینگے یہان تک کہ اللہ تعالیٰ
کا امر آوے اور وے حق پر ہی ہونگے بعد یہہ آیت پڑھے یا عیسیٰ انی متوفیک الآیہ بعضے کہتے ہین عیسیٰ کے تابعدارون
سے نصاریٰ مراد ہین اور منکرین یہود ہین یہودیون کی ریاست جاتی رہی انکو نصاریٰ پر کبھی غلبہ نہ ہوا اور نصاریٰ
کی ریاست قیامت قریب ہونے تک باقی رہینگی اس قول پر اتباع سے محبت کا ادعا کرنا مراد ہی ثُمَّ اِلَیَّ مَرْجِعُکُمْ
پھر میری طرف ہی تمکو پھر آنا یعنے اللہ تعالیٰ فرماتا ہی دونون فریق جو عیسیٰ کے تابع ہین اور جو انکے منکر ہین آخرت
مین سب میرے ہی پاس جمع ہونگے فَاَحْکُمُ بَیْنَکُمْ فِیْمَا کُنْتُمْ فِیْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ۝ پھر فیصلہ کرونگا تم مین جس بات مین
تم اختلاف کرتے ہو یعنے ان مین جو عیسیٰ کے منکر ہین اور جو عیسیٰ کو حد سے زیادہ بڑھاتے ہین اور انمین جو عیسیٰ کو انکی
حد پر سراہتے ہین فَاَمَّا الَّذِیْنَ کَفَرُوْا سو وے جو کافر ہوئے یعنے یہود اور نصاریٰ مین جو کافر ہوئے فَاُعَذِّبُهُمْ
عَذَابًا شَدِیْدًا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ پھر اُن کو عذاب کرونگا سخت عذاب دنیا مین اور آخرت مین دنیا کا عذاب
انکا قتل اور سبی اور ذلت اور جزیہ لینا آخرت کا عذاب دوزخ مین جلنا وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِیْنَ ۝ اور کوئی
نہین انکا مددگار یعنے وہ جو اللہ کے عذاب سے بچاوے وَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اور وے جو ایمان لائے یعنے عیسیٰ
پر اور انکی تصدیق کئے اور انکو اللہ کا بندہ اور رسول جانے وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور عمل نیک کئے فَیُوَفِّیْهِمْ اُجُوْرَهُمْ
سو انکو پورا دیگا انکا حق یعنے انکے اعمال کی پوری جزا اپنے فضل و رحمت سے دیگا وَاللّٰهُ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیْنَ ۝
اور اللہ دوست نہین رکھتا ظالمون کو یعنے کافرون پر رحم نہین کرتا اور انکو خوبی سے یاد نہین فرماتا ذٰلِکَ نَتْلُوْهُ
عَلَیْکَ مِنَ الْاٰیٰتِ وَالذِّکْرِ الْحَکِیْمِ ۝ یہہ پڑھ سناتے ہین ہم تجھکو آیتین اور ذکر محکم یعنے عیسیٰ اور مریم کے
اخبار اور دوسرے قصے وے ہین جو ہم تجھکو ای محمد خبر دئے اور وے آیتین تیری نبوت پر دلالت کرنے والی ہین کیونکہ

کیونکہ ان اخبار کو نہیں جانتا مگر جو شخص کتابیں پڑھا ہے تو امّی ہے ان پڑھ انکو تو کہنے سے ثابت ہوا کہ وہ وحی آسمانی ہے
جو تجھ پر ہم نے نازل کیا یا آیات سے قرآن کی آیتیں اور ذکر حکیم سے قرآن مراد ہے اس تقدیر پر حکیم بمعنی حاکم ہوگا
گویا یوں کہا قرآن حاکم ہے یعنے احکام اس سے مستفید ہوا کرتے ہیں یا حکیم بمعنی محکم ہے یعنے مضبوط ذکر کہ جس میں خلل نہیں
اما بعضے کہتے ہیں ذکر حکیم سے لوح محفوظ مراد وہ سفید موتی کی تختی ہے عرش سے معلق کتب الٰہی تمام اسی پر لکھے ہوئے
ہیں اِنَّ مَثَلَ عِیْسٰی عِنْدَ اللّٰہِ کَمَثَلِ اٰدَمَ بیشک عیسیٰ کی مثال اللہ کے نزدیک جیسی مثال آدم کی اس آیت
کے نازل ہونے کا سبب ابن جریر وغیرہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یوں روایت کئے ہیں کہ نجران کی دو نفر
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ پاس آئے انمیں دو شخص سید اور عاقب نام تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہنے لگے ہمارے صاحب کو
تم کیوں بد کہتے ہو حضرت پوچھے وہ کون ہے تو کہے عیسیٰ آپ انکو اللہ کا بندہ کہتے ہو اُسکی شان بندے سے بالا ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ہاں وہ اللہ کا بندہ ہی ہے بولے ایسا کوئی بندہ ہوا ہو تو بیان کیجو اور آپ کے پاس
سے چلے گئے پھر جبریل یہہ آیت لیکے اترے یعنے عیسیٰ کو بن باپ کے پیدا کرنا آدم کی پیدایش سے شبیہ ہے کیونکہ حق تعالیٰ
آدم کو بن باپ اور ماکے پیدا کیا خَلَقَہٗ مِنْ تُرَابٍ بنایا اُسکو یعنے آدم کو مٹی سے ثُمَّ قَالَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ ۞
پھر کہا اُسکو ہو جا وہ ہو گیا یعنے عیسیٰ کو بن باپ کے بنانا اچنبا نہیں آدم کی پیدایش اس سے عجیب تر ہے کیونکہ
آدم کے جسد کو مٹی سے بنایا بعد کن کے ایک امر سے وہ زندہ بن گیا فیکون استقبال کا لفظ ہے ماضی یعنے کان کی
جگہہ میں حکایت حال کے ارادے سے لایا اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّکَ حق بات ہے تیری رب کی طرف سے یعنے مثال عیسیٰ کی
جو ہمنے بیان کیا وہی حق بات ہے اللہ کی طرف سے فَلَا تَکُنْ مِّنَ الْمُمْتَرِیْنَ ۞ پھر تو مت رہ شک والوں میں
یہہ خطاب اگرچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے لیکن اس سے آپکی امت مراد ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شک
ہرگز نہوگا فَمَنْ حَآجَّکَ فِیْہِ پھر جو کوئی جھگڑا کرے تیرے سے اس بات میں یعنے عیسیٰ کی صفت جو بیان کیا مِنْ بَعْدِ
مَا جَآءَکَ مِنَ الْعِلْمِ بعد اسکے کہ پہنچ چکا تجھکو علم یعنے دلیل جو عیسیٰ کی عبودیت پر دلالت کرتی ہے فَقُلْ تَعَالَوْا
نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَکُمْ تو کہہ اے محمد آؤ بلاویں ہم اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَکُمْ اور اپنی
عورتیں اور تمہاری عورتیں وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَکُمْ اور اپنی جان اور تمہاری جان ثُمَّ نَبْتَہِلْ پھر مباہلے سے
دعا کریں فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰہِ عَلَی الْکٰذِبِیْنَ ۞ اور لعنت ڈالیں اللہ کی جھوٹوں پر نجران کے نصاریٰ کی

جماعت جو آئی تھی عیسیٰ کے باب میں اصرار کرنے لگی تب نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکو یہہ آیت پڑھ کے سنائے اور مباہلے کے
واسطے انکو بلائے وے کہے آج کے دن ہمکو مہلت دو کل آکے ہم جواب دینگے جب وہاں سے نکلے وے اپنی جگہہ پر آکے
مشورت کرنے لگے اور عاقب کو جو امین صاحب تدبیر تھا کہے ای عبد المسیح تو کیا کہتا ہی عبد المسیح بولا تمکو یقین ہوا ہی کہ
محمد اللہ کے رسول ہیں اگر ہم مباہلہ کریں تو ہم سب ہلاک ہوئینگے اگر تمکو اپنے نصرانیت پر ہی باقی رہنا ضرور رہی تو
ان سے رخصت لیکے اپنے شہر کو جاؤ غرض دوسرے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ حسین
رضی اللہ عنہ کو گود میں لئے ہوئے اور حسن رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کے آئے آپکے پیچھے بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا اور
انکے پیچھے سے علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکو ایسا فرماتے تھے کہ میں دعا کروں تو تم آمین کہو
نصاریٰ کا اسقف یہہ دیکھ کے اپنے لوگوں کو کہا ان لوگوں کے چہرے سے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ اگر وے اللہ سے
چاہیں کہ پہاڑ جڑ سے اکھڑ جاوے تو اللہ تعالیٰ اسکو اکھاڑ دے تم ان سے مباہلہ مت کرو اگر کروگے تو ہلاک ہوگے اور
قیامت تک کوئی نصرانی زمین پر نہ رہیگا تب وے بولے یا ابا القاسم ہم مباہلہ نہیں کرتے آپ اپنے دین پر رہو ہم
اپنے دین پر رہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے مباہلہ نہیں کرتے ہو تو اسلام لاؤ مسلمانوں کے لئے
جو حکم ہی تم کو بھی وہی ہی اور ان پر جو حکم ہو تم پر بھی وہی ہی وے اسکو بھی نہ مانے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے
میں تم سے جنگ کرونگا کہے عربوں سے جنگ کرنے کی طاقت نہیں لیکن ہم صلح کرتے ہیں کہ ہم سے جنگ نہ کرنا اور ہمارے
دین سے ہمکو نہ پھیرنا ہم ہر سال دو ہزار جوڑے اور تینتیس اونٹ اور چوبیس گھوڑے دیا کرینگے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ان سے صلح کئے اور فرمائے میرا جی جس کی دست قدرت میں ہی اسکی قسم اہل نجران سے عذاب قریب
پہنچ چکا تھا اگر وے مباہلہ کرتے تو بندر اور سور ہو جاتے اور بیابان میں ان پر آتش سلگجاتی اور نجران میں کوئی
باقی نہ رہتا یہاں تک کہ درخت پر پرندہ بھی نہ رہتا اور برس تمام ہونیکے آگے نصاریٰ تمام ہلاک ہو جاتے بچوں کو
اور عورتوں کو مباہلے میں ضم کرنیکا فایدہ یہہ ہی کہ اس میں اپنی سچوتی خوب ظاہر ہوتی ہی اور اپنی بات کی مضبوطی
نکلتی ہی کیونکہ اپنے عزیزوں کی خرابی کوئی نہیں چاہتا جب انکو مباہلے میں شریک کریں تو یقین معلوم ہوا کہ آپ
حق پر تھے اور خصم باطل پر اور سب قرابتوں میں بچے اور عورتیں سب سے زیادہ عزیز رہتے ہیں اسلئے ان کو مخصوص
ذکر کیا یا انکے عزیز ہونیکی دلیل یہہ ہی کہ ان پر کچھ مشکل آن پڑی تو آدمی اپنی جان دیتا ہی مبتہل کا مصدر ابتہال ہی ابتہال کے

دو معنی ہین ایک تو مباہلہ کے ساتھ دعا مانگنا دوسرا کسی پر لعنت کرنا پہلی معنی اس جگہہ لینا اولی ہی کیونکہ دوسری معنی لینے تو
تکرار ہوتی ہی اور جانبین سے ابتہال تھا اسلیئے مباہلہ کہے اور وہ جو فرمایا لعنت دالین اللہ کے جھوٹون پر مراد اس سے
یہہ ہی کہ کہنا اللھم العن الکاذب فی امر عیسی یعنے یا اللہ لعنت کر اسکو جو عیسی کی بابت مین جھوٹا ہی اس آیت مین محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کی نبوت پر بڑی دلیل ہی کیونکہ قطعاً ثابت ہوا نصاریٰ مباہلہ نہ کئے اگر انکے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی نبوت ثابت نہ ہوتی تو البتہ مباہلہ کرتے اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ بیشک یہہ جو ہی یہی ہی خبر تحقیق یعنے
عیسی وغیرہ کا احوال جو ہم بیان کئے سو یہہ سچ خبری وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ اور کوئی اللہ نہین جیسے مشرک بکتے
ہین وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ اور تحقیق اللہ بیشک وہی ہی زبردست حکمت والا یعنے قدرت اور حکمت
مین کوئی اسکی برابری نہین کرسکتا پھر وہ الہ کیسا ہوتا اس سے نصاریٰ کی حماقت کی طرف اشارہ کیا کہ وے
ایک مخلوق کہ جس مین علامات حدوث کے ظاہر ہین اور عدم سے وجود مین آیا اور طفولیت کی حالت سے نکل
جوان ہوا کھاتا پیتا تھا ہگتا موتتا سوتا جگتا الہ کہتے ہین فَاِنْ تَوَلَّوْا پھر اگر پھر جاوین یعنے اگر نصاریٰ ایمان سے
منہہ پھیرین اور اسکو قبول نہ کرین تو فَاِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِالْمُفْسِدِيْنَ ۝ مقرر اللہ کو معلوم ہین فساد کرنے والے
یعنے وے جو اللہ کے غیر کی بندگی کرتے ہین اور لوگونکو اللہ غیر کی عبادت کے لیے دعوت کرتے ہین انکو اللہ جانتا
ہی ان کو آپ سزا دیویگا قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۢ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ تو کہہ اے محمد اے کتاب ع ۱۵
والو آؤ ایک سیدھی بات پر ہمارے اور تمہارے درمیان کی اس آیت کے نازل ہونیکا سبب مفسرین یون کہے ہین
کہ نجران کے نصاریٰ مدینے کے یہود سے ملکر ابراہیم علیہ السلام کے حق مین بحث کرنے لگے نصاری کہے ابراہیم نصرانی تھے
اور ہم انہین کے دین پر ہین اور یہود کہنے لگے ایسا نہین بلکہ یہودی تھے اور ہم انہین کے دین پر ہین رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے دونون فریق ابراہیم کے دین سے بری ہو ابراہیم حنیف تھا مسلمان اور ہین ابراہیم کے
دین پر ہون تم میری پیروی کرو یہود کہے یا محمد تمہارا یہہ ارادہ ہی کہ جیسے نصاریٰ عیسی کو رب ٹھہرائے ہین ہم بھی
تمکو ویسا ہی کہنا اور نصاریٰ کہے یا محمد تمہارا یہہ ارادہ ہی کہ جیسے یہود عزیر کو کہے ہم بھی وہ نہین کہنا تب یہہ
آیت اتری یعنے ایک حق بات کو کہ جس پر توریت اور انجیل اور قرآن سب متفق ہین اختیار کرو اب اس بات کا
بیان فرماتا ہی اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ کہ بندگی نہ کرین ہم مگر اللہ کو وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْـًٔا اور شریک نہ ٹھہراوین

اس کی چیز کو وَلَا یَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ اور نہ پکڑیں آپس میں ایک ایک کو رب سوا
اللہ کے اللہ تعالیٰ اس آیت میں تین چیز فرمایا ایک تو عبادت نہ کرنا مگر اللہ کو دوسرا اس کا ساجھی کسیکو نہ ٹھہرانا تیسرا
آپس میں ایک ایک کو رب نہ پکڑنا سوا اللہ کے یہی تینوں چیزوں کو ذکر کیا کیونکہ نصاریٰ نے تینوں فعل اختیار کیے
ہیں اللہ کے غیر یعنے مسیح کی عبادت کرتے ہیں اور اللہ کے ساتھ غیر کو شریک کیے کیونکہ وے تین ذاتِ قدیم کو ثابت
کرتے ہیں باپ بیٹا روح اللہ اور کہتے ہیں اقنوم کلمے کا مسیح کی ناسوت میں حلول کیا اور اقنوم روح القدس کا
مریم کی ناسوت میں حلول کیا یہہ دونوں اقنوم کی ذات مستقل نہ ہوتی تو باپ کی ذات سے مفارقت کرکے عیسیٰ اور مریم
کی ناسوت میں حلول کرنا ممکن نہ ہوتا اور ایک ایک کو رب جو پکڑے اسکا بیان یہہ ہی کہ وے حل و حرمت میں اپنے
احبار اور رہبان کی اطاعت کرتے ہیں وے ہماری مانند بشر ہیں تو انکی اطاعت ایسی چیز میں کرنی اجتہاد سے تعلق نہ رکھتی
ہو گویا انہیں کو رب ٹھہرانا ہی مثلاً اللہ تعالیٰ خنزیر کا کھانا حرام کیا ہی نصاریٰ اپنی کتاب کے برخلاف اسکی حلیت کا حکم کیے
ہیں ترمذی روایت کیا ہی کہ جب یہہ آیت نازل ہوئی اتخذوا احبارہم و رہبانہم اربابا من دون اللہ عدی بن حاتم رضی
اللہ عنہ بولے یارسول اللہ ہم تو انکی عبادت نہیں کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے وے تمہارے لئے چیزوں کو حلال
کردیتے تھے اور حرام تو تم انکا کہا مانتے تھے۔ یا نہیں بولا ہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے وہ عبادت یہی ہی یعنے
اس امر میں انکی بات ماننی انکو رب ٹھہرانا ہی بعضے کہتے ہیں کہ وے انکو سجدہ کرتے ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ نصاریٰ
کا مذہب یہہ تھا کہ جس نے ریاضت اور مجاہدے میں کامل ہوا اس پر اثر لاہوت کا ظاہر ہوتا ہی پھر وہ شخص مردوں کو زندہ
کرنے اور اندھے اور کوڑھی کو درست کرنے پر قادر ہوتا ہی اس صورت میں وے انکو اگرچہ رب نہ کہے پر ربوبیت کی
معنی جو ہیں انکے حق میں ثابت کیے ذرہ بھی شعور جسکو ہو وہ یقین جانتا ہی کہ نصاریٰ کا عقیدہ بہت فاسد ہی
فَاِنْ تَوَلَّوْا پھر اگر منہہ پھیریں یعنے قبول نکریں تو فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ۝ تم کہو کہ گواہ رہو کہ
ہم مسلم ہیں یعنے خالص اللہ ہی کو عبادت کرتے ہیں یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تُحَآجُّوْنَ فِیْۤ اِبْرٰهِیْمَ وَمَاۤ اُنْزِلَتِ
التَّوْرٰىةُ وَالْاِنْجِیْلُ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِهٖ اے کتاب والو تم کیوں جھگڑتے ہو ابراہیم پر اور اتری نہیں توریت اور انجیل
مگر اسکے بعد یعنے تمہارے دین پر ہی تھا کرکے کیوں کر ہوگا یہود و نصاریٰ جو کہتے تھے کہ ابراہیم علیہ السلام اپنے دین پر تھے
انکے رد میں فرمایا کہ توریت نازل ہونے کے بعد یہودیوں کا دین نکلا اور نصرانیوں کا دین انجیل کے بعد سے دونوں کتابیں

کتابین تو ابراہیم کے بعد نازل ہوئین ابراہیم کا انکے دین پر ہونا کیونکر بنے اہل تاریخ لکھے ہین کہ ابراہیم کے
اور موسیٰ کے درمیان ہزار سال کا فاصلہ اور موسیٰ کے اور عیسیٰ کے درمیان دو ہزار برس کا فاصلہ
تھا بعضے کہتے ہین کہ ابراہیم اور موسیٰ کے درمیان پانسو چھہتر برس موسیٰ اور عیسیٰ کے درمیان یکہزار
چھے سو بتیس سال کا فاصلہ ہے ابن اسحق کہتا ہے ابراہیم اور موسیٰ کے درمیان پانسو پینسٹھ سال تھے موسیٰ
اور عیسیٰ کے درمیان یکہزار نو سو بیس سال انگریز کے بعض مورخین لکھے ہین ابراہیم علیہ السلام کا تولد عیسیٰ
علیہ السلام کے تولد کے ایکہزار نو سو چھپن نو سال اگے تھا موسیٰ کا تولد عیسیٰ کے تولد کے ایکہزار پانسو
یکہتر سال کے اگے تھا اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ کیا تم نہین سمجھے یعنے اپنی بات جو غلط ہے اگر مخالف کہے کہ دین اسلام اور
قرآن بھی ابراہیم کے بعد پیدا ہوا تم کہتے ہو کہ ابراہیم حنیف مسلم تھا یہود و نصاریٰ پر جو اعتراض وارد ہوا تھا تم
پر بھی وہی اعتراض وارد ہوتا ہے جواب اس اعتراض کا یہہ ہے کہ اللہ تعالیٰ قرآن مین فرمایا ہے کہ ابراہیم حنیف مسلم تھا
توریت و انجیل مین یہہ مذکور نہین کہ ابراہیم یہودی یا نصرانی تھا هَاَنْتُمْ هٰۤؤُلَاۤءِ حَاجَجْتُمْ فِيْمَا لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ
سنتے ہو تم لوگ جھگڑ چکے جس بات مین تمکو کچھہ خبر تھی یعنے موسیٰ اور عیسیٰ کی شان جو تمھاری کتابون مین لکھی ہوئی
ہو اور رسکا بیان تمکو معلوم تھا اسمین جھگڑے اور دعوا کئے کہ ہم اُن کے دین پر ہین فَلِمَ تُحَاجُّوْنَ فِيْمَا
لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ اب کیون جھگڑتے ہو جس بات مین تمکو خبر نہین یعنے ابراہیم یہودی تھا یا نصرانی کر کے تمھارے
کتابون مین مذکور نہین اس مین کاہی کو جھگڑتے ہو وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اور اللہ جانتا ہے یعنے ابراہیم کس دین پر تھا ورا ۴
وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ اور تم نہین جانتے مَا كَانَ اِبْرٰهِيْمُ يَهُوْدِيًّا وَّلَا نَصْرَانِيًّا نہ تھا ابراہیم یہودی اور
نہ نصرانی وَّلٰكِنْ كَانَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا لیکن تھا ایک طرف کا حکم بردار حنیف اُس کو کہتے ہین جو تمام دینون کو
ترک کر کے ایک ہی راست دین کو اختیار کرے بعضے کہتے ہین حنیف وہ جو اللہ کی توحید کرے اور اضحیہ
دیوے اور نماز مین کعبے کی طرف متوجہ ہووے وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ اور نتھا شرک والون مین
مشرکین سے یہود و نصاریٰ مراد ہین وے مشرک ہین کیونکہ یہود اللہ کے لئے جسم ثابت کرتے ہین اور
عزیر کو ابن اللہ کہتے ہین اور نصاریٰ مسیح کو ابن اللہ کہتے ہین یہان ایک اشکال ہے اسکا بیان یہہ ہے مسلمان جو
کہتے ہین کہ ابراہیم علیہ السلام کا دین اسلام تھا اس سے کیا غرض ہے آیا اصول یعنے عقاید مین موافق تھا یا فروع یعنے

فقہی مسایل میں اگر کہیں کہ موافقت اصول میں تھی تو یہہ بات دین اسلام کے ساتھہ مختص نہیں بلکہ موسیٰ اور عیسیٰ اور
دوسرے تمام انبیا کا عقیدہ متفق ہی عقاید مختلف ہونا ممکن نہیں اگر کہیں کہ موافقت فروع میں تھی تو لازم آتا
ہی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو شریعت مستقل ہو بلکہ آپ ابراہیم کی ملت کو بیان کرنے والے ہوئے اور ظاہر ہی کہ
نماز میں قرآن پڑھنا جو عبادت ہو ابراہیم علیہ السلام کے یہاں نتھا اس سے معلوم ہوتا ہی کہ فروع میں اتحاد نہیں
اس اعتراض کا جواب یون کہے ہیں کہ موافقت اصول کی مراد ہی ہمارا عقیدہ اور ابراہیم علیہ السلام کا عقیدہ ایک
ہی بخلاف یہود و نصاریٰ کے وے جو ہمارے زمانے میں ہیں انکا عقیدہ ابراہیم علیہ السلام کے عقیدے کے خلاف ہی اگرچہ
موسیٰ اور عیسیٰ اور ابراہیم علیہ السلام کا اصل عقاید ایک ہی ہو اگر کہیں کہ موافقت فروع میں ہی تو بھی ہو سکتا ہی کیونکہ
اللہ تعالیٰ ابراہیم علیہ السلام کے شرع کے مسایل موسیٰ کی شرع سے نسخ کیا بعد محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں موسیٰ کی شریعت
کو ان شرایع سے جو ابراہیم کے زمانے میں تھیں نسخ کیا اس تقریر پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم صاحب الشریعت ہوئے موافقت
ابراہیم علیہ السلام کے ساتھہ جو ہی سو اکثر احکام میں ہی بعضوں میں مخالفت ہو تو کچھہ خلل نہیں کرتا امام رازی یہہ دونوں
جواب لکھا ہی اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرٰهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ لوگون میں زیادہ مناسبت ابراہیم سے انکو تھی
جو اُسکے ساتھہ تھے یعنے وے جو اُن کے زمانے میں تھے اور اُن پر ایمان لائے اور اُنکی شریعت کے تابع ہوئے وَهٰذَا النَّبِيُّ
اور اس نبی کو یعنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی زیادی مناسبت ہی کیونکہ آپکی شرع کے اکثر احکام ابراہیم علیہ السلام
کی شرع کے مطابق ہیں وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اور ایمان والون کو یعنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کو سوئے لوگ
اگر کہیں کہ ہم ابراہیم علیہ السلام کے دین پر ہیں تو سہانا ہی نہ کہ تم یہود و نصاریٰ جو بولیں ہم ابراہیم علیہ السلام کے دین
پر ہیں وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ اور اللہ والی ہی مسلمانون کا یعنے اُنکا مددگار اور حافظ ہی اس آیت کے
نازل ہونیکا سبب کلبی نے ابی صالح سے وہ ابن عباس سے اور محمد بن اسحٰق نے ابن شہاب کی طریق سے یون روایت
کئے ہیں کہ جب جعفر بن ابی طالب اور چند صحابہ حبش کو جاکے وہان رہنا اختیار کئے اور حبش کے بادشاہ کے یہان
اُنکو امن ملا قریش کے عمدہ لوگ دار الندوہ میں جمع ہوکے کہے حبش کے بادشاہ کو دو ہوشیار شخص کے ساتھہ کچھہ
تحفہ روانہ کرکے محمد کے لوگون کو وہان سے نکال دینا پھر عمرو بن العاص اور عمارہ بن ابی معیط کے ساتھہ ادھوڑیان
وغیرہ تحفے دیکے روانہ کئے وے کشتی پر سوار ہوکے حبش کو پہنچے جب نجاشی کے روبرو گئے اُسکو سجدہ کئے اور کہے ہماری

ہماری بستی میں ایک جھوٹا آدمی بیٹھا ہوا ہے اور کہتا ہے کہ اللہ کا رسول ہوں چند ناداں لوگ اسکے تابع بنے ہیں
ہم نے اُن کو روک کے کسی پہاڑ کے درّے کی طرف نکال دئے اور وہاں سے نہ نکلنا کر کے اُن پر تقید کئے اُس نے بھوکھ
پیاس کا تاب نلا کے اپنے چچیرے بھائی کو اُس ملک میں روانہ کیا ہے ارادہ اُسکا یہہ ہے کہ تمھارے دین میں خلل ڈالے
اور تمھارے ملک میں فساد مچاوے اور سلطنت کو تباہ کرے ہم خیر خواہی سے آپکو اطلاع کرتے ہیں کہ آپ انکو پکڑ کے
ہمارے ذمے کریں تو ہم اُن کو سزا دینگے ہماری بات کی دلیل یہہ ہے کہ وے جب بادشاہ کے حضور میں حاضر ہوتے
ہیں تو دوسروں کی مانند سجدہ نہیں کرتے اور لوگ جیسا ادب کرتے ہیں ویسا ادب نہیں کرتے کیونکہ آپکے دین سے
اُن کو انکار ہے نجاشی نے مسلمانوں کو طلب کیا جب وے آئے دروازے پر کھڑے ہو کے پکارے اللہ کے جتھے والے
آنیکا اذن چاہتے ہیں نجاشی یہہ سنکے کہا اُس شخص کو کہو کہ وہی صدا پھر پکار کرے جعفر دوسرے دفعہ وہی ندا کئے
نجاشی بولا آؤ تمکو اللہ کا امان اور ذمہ ہے عمرو بن العاص کو یہہ سننے سے بہت رنج ہو گیا اپنے رفیق کو کہا تو سناوے
اپنے کو اللہ کے جتھے والے کہتے ہیں اور دیکھو بادشاہ اُن کو کس قصہ کا جواب دیتا ہے غرض جعفر اور اُنکے رفقا جو آئے
نجاشی کو سجدہ نہ کئے عمرو بن العاص نے نجاشی کو بولا دیکھو یے کیا مغرور ہیں بادشاہ کو سجدہ نہیں کرتے نجاشی جعفر سے
پوچھا لوگ جیسا سجدہ کرتے ہیں تم مجکو کیوں سجدہ نہیں کئے جعفر کہے ہم سجدہ اُسیکو کرتے ہیں جسنے تجھکو پیدا کیا اور
سلطنت دیا ہم جن ایام میں بت پرستی کیا کرتے تھے اُسوقت مخلوق کو سجدہ کرتے تھے اب اللہ تعالی سچے رسول کو
ہمارے پاس بھیجا رسول نے ہمکو فرمایا کہ ملاقات کے وقت السلام علیک کہیں جو بہشت والوں کا تحفہ ہے نجاشی سمجھا کہ
وے حق بولتے ہیں توریت و انجیل میں ایسا ہی ہے نجاشی بولا اذن مانگتے وقت اللہ کے جتھے والے کرکے
کون شخص صدا کیا جعفر کہے میں کیا بولا تمھاری قوم والے تمکو میرے سے مانگتے ہیں تم کیا کہتے ہو جعفر کہے
تمھیں بادشاہ ہو تمھارے پاس کتاب اللہ ہے تمھارے روبرو زیادہ بات کرنا اور کسی پر زیادتی کرنا لایق نہیں
حکم کرو تا اُن دونوں سے ایک شخص میرے سے بات کرے اور دوسرا خاموش ہے عمرو بن العاص نے جعفر کو
کہا کیا کہتے ہیں سو کہیو جعفر نے نجاشی کو کہے اِن دونوں سے پوچھو ہم صاحب ہیں یا کسیکے غلام اگر ہم غلام ہیں اور
اپنے صاحبوں سے بھاگ کے آئے ہیں تو ہم کو انکے حوالے کرنا نجاشی اُن سے پوچھا یے لوگ غلام ہیں یا صاحب وے
بولے صاحب ہیں اشراف لوگوں میں نجاشی بولا تم اب غلامی سے بچے جعفر کہے اُن سے پوچھو کیا ہم کسی کا خون ناحق کرے

بھاگ کر آئے ہیں جو ہمکو ان کے بدلے میں مارنے طلب کرتے ہیں عمرو بولا کسی کا خون تو کیا کرنا لہو کا ایک قطرہ نہیں بہے
ہیں جعفر کہے پوچھو کیا ہم کسی کا مال ناحق لیکے آئے ہیں جو ہم سے مطالبہ ہی نجاشی بولا ایک قنطار مال بھی لئے ہوں تو میں
اسکو ادا کر دونگا عمرو بولا کسی کی ایک دمڑی بھی نہیں لئے تب نجاشی بولا پھر تم انھوں سے کیا مطالبہ کرتے ہو عمرو کہا ہم اور وے
اوس ایک ہی دین پر تھے جو ہمارے آباو اجداد کا دین ہی اب اس دین کو چھوڑ کے دوسرا دین اختیار کئے اس لئے ہمکو ہماری
قوم والے روانہ کئے ہیں تا انکو ہمارے ذمے ہیں کر دیویں نجاشی انسے پوچھا تم کیا دین اختیار کئے ہو جعفر کہے پہلے ہم جس دین پر تھے
وہ شیطانکا دین تھا اللہ سے منکر تھے پتھروں کی پوجا کرتے تھے اب اللہ کا دین یعنے اسلام اختیار کئے ہیں اللہ کا رسول
اس دین کو اور ایک کتاب کو مریم کے بیٹے کی کتاب کی موافق لایا نجاشی بولا ای جعفر تو نے بڑی بات بولا اور حکم کیا
ناقوس بجاو پھر ناقوس کے بجنے سے قسیس اور راہب نصاریٰ کے تمام جمع ہوئے نجاشی انسے کہا تمھیں اللہ کی قسم ہی جس نے
عیسیٰ پہ انجیل نازل کیا تم عیسیٰ کے اور قیامت کے درمیان ایک نبی ہوگا کر کے پاتے ہو یا نہیں وے کہے ہاں عیسیٰ ایک
نبی کی بشارت دئے ہیں اور فرمائے ہیں کہ جسنے اس نبی پر ایمان لادیگا اسنے میرے پر ایمان لایا اور جو اسکا منکر
ہوگا وہ میرا منکر ہوا نجاشی نے جعفر کو کہا وہ شخص تمکو کس چیز کا امر کرتا ہی کہے ہمکو اللہ کی کتاب پڑھکے سناتا ہی خوب
کاموں کا امر کرتا ہی برے کاموں سے منع کرتا ہی یہ حکم کرتا ہی کہ ہمسایہ سے درست چلو اور قرابتی سے سلوک کرو یتیم
پر مہر رکھو اور حکم کرتا ہی کہ نرے اللہ کی عبادت کرو اسکا ساجھی کسی کو نہ ٹھہراو نجاشی بولا کتاب وہ جو پڑھتا ہی مجھکو
سناو پھر سورۂ عنکبوت اور روم پڑھکے سنا نجاشی کے انکھ سے آنسو بہے بولا کیا خوب باتیں ہیں اور بھی کچھ پڑھو
تب سورۂ کہف پڑھے عمرو بن العاص نجاشی کو غصہ دلانے بولا کہ وے عیسیٰ کو اور انکی ما کو بد بولتے ہیں نجاشی جعفر کو
پوچھا عیسیٰ کے حق میں تم کیا کہتے ہو پھر سورۂ مریم پڑھنے لگے جب عیسیٰ اور مریم کا ذکر آیا تو نجاشی اپنی مسواک سے ایک
تنکا نکال کر بولا مسیح کی شان میں نے لوگ جو کہے اس سے اس تنکے کے برابر بھی وہ بڑھکے نہیں بعد جعفر کی طرف متوجہ
ہوکے بولا جاو تم کو میرے ملک میں امان ہی کوئی تمکو بد بولے یا ایذا دیوے تو اسکو سزا دونگا بعد بولا تم خوش
رہو مت ڈرو ابرہیم کے جتھے والے کو آج کے دن سے کچھ اندیشہ نہیں عمرو بن العاص نجاشی سے پوچھا ابرہیم کے
جتھے والے کون لوگ ہیں کیا یہ جماعت والے اور انکا صاحب جو اسکے پاس سے وے آئے ہیں اور جو اسکے
تابع ہیں اور مشرک اسکے منکر ہوئے اور ابرہیم کے دین پر آپ ہیں کرکے دعویٰ کئے پھر نجاشی نے عمرو بن العاص اور انکے

اور اسکے رفیق کو جو ہدیے لاکر دئے تھے پھیر دیا اور بولا تم سے جو لائے ہو رشوت ہی میں نہیں لونگا اللہ مجھے سلطنت رشوت لینکے نہیں دیا جعفر کہے پھر ہم اسکے پاس سے اٹھے اور وہاں بہت آرام سے رہے اس روز ہمارا جھگڑا جو ابرہیم کے دین پر ہوا اسی پر اللہ تعالی یہہ آیت نازل کیا ان اولی الناس بابرہیم الایہ وَدَّتْ طَّائِفَةٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يُضِلُّونَكُمْ آرزو ہی بعضے کتاب والونکو کہ کسی طرح تمکو راہ سے بھلا دیں یہود نے معاذ بن جبل اور حذیفہ بن الیمان اور عمار بن یاسر رضی اللہ عنہم کو اپنے دین میں ملا کر کے کہے تب یہہ آیت اتری یعنے یہود چاہتے ہیں کہ تمکو دین سے پھیر کے کافر بناویں وَمَا يُضِلُّونَ إِلَّا أَنفُسَهُمْ اور نہیں راہ بھلاتے مگر آپ کو کیونکہ مومن تو انکی بات قبول نہیں کرتے وے اس آرزو سے آپ گنہگار بنتے ہیں وَمَا يَشْعُرُونَ اور نہیں سمجھتے یعنے اس کام کا وبال جو ان پر ہوگا اور انکو دونا عذاب ملیگا سو اسکی سمجھ ان کو نہیں يٰٓأَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُونَ بِآيٰتِ اللَّهِ وَأَنتُمْ تَشْهَدُونَ ٥ اے کتاب والو تم کیوں منکر ہوتے ہو اللہ کے نشانیوں سے اور تم دیکھتے ہو آیات سے مراد قرآن ہی بعضے کہتے ہیں اس سے توریت و انجیل مراد ہیں ان سے کافر ہونا یہہ ہی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت جو انمیں لکھی ہوئی تھی اسکو اخفا کئے تو اسکے منکر ہوئے اور تم دیکھتے ہو یعنے جانتے ہو کہ وہ نبی برحق ہی اور تنہائی میں اس بات کا اقرار کرتے ہو يٰٓأَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَلْبِسُونَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ اے کتاب والو کیوں ملاتے ہو صحیح میں غلط اسکا بیان یہہ ہی یہود و نصاری کو معلوم تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور آپکا دین حق ہی لیکن ظاہر میں اسکا انکار کرتے تھے اور لوگوں کو شک و شبہے میں ڈالتے تھے کیونکہ حق کو چھپانا بدون اسکے تمام نہیں ہوتا پھر توریت کی عبارت میں اپنی طرف سے کچھ ملا دیکے لوگوں کو سنا دیتے تھے وَتَكْتُمُونَ الْحَقَّ وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ ٥ اور چھپاتے ہو سچی بات جانکر یعنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت جو توریت میں ہی اسکو چھپاتے ہو اور وہ اللہ کا رسول ہی اور اسکا دین حق ہی کہ تم جانتے ہو محض حسد اور دشمنی سے یہہ کام کرتے ہو وَقَالَت طَّائِفَةٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتٰبِ اور کہی ایک جماعت اہل کتاب کی ابن جریر نے سدی سے روایت کیا ہی خیبر کے یہود بارہ عالم ملکے مشورت کئے کہ ہم محمد کے دین میں صبح کو داخل ہونا اور شام کو منکر ہو کے کہنا کہ ہم محمد کا احوال دریافت کئے تو معلوم ہوا کہ وہ نبی نہیں جب ہم ایسا کرے تو جو لوگ ان کے تابع ہیں شک میں پڑجاینگے اور کہے گئے لوگ صبح کو ہمارے ساتھ تھے اب جو پھر گئے اسکا کچھ سبب ہی تب

اللہ تعالی نے اپنے رسول کو اس بات کی خبر دی یا ابن اسحق اور ابن جریر اور ابن المنذر اور ابن ابی حاتم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کئے ہین کہ عبداللہ بن الضیف اور عدی بن زید اور حارث بن عوف آپس مین کہنے لگے ہم جا کے صبح کو محمد پر اور انکے اصحاب پر جو نازل ہوا اُس پر ایمان لانا سانجھ کو منکر ہو جانا مسلمانون کو شبہہ ہو جائیگا اور ہمارے مانند وے بھی منکر ہو جائینگے تب اللہ تعالی یہہ آیت واللہ واسع علیم تک نازل کیا مجاہد اور کلبی کہتے ہین کہ یہہ آیت قبلے کی شان مین نازل ہوئی قبلے کی جہت بدل گئی تو یہود پر بہت شاق ہوا کعب بن الاشرف بولا کعبے کے مقدمے مین جو محمد پر نازل ہوا اُس پر تم ایمان لاؤ اور صبح کو اسی جہت کی طرف نماز پڑھو اور سانجھ کو منکر ہو کے اپنے قبلے کی طرف منہہ کر دو وے کہینگے یہ لوگ اہل کتاب ہم سے زیادہ دانا ہین چاہیے کہ ہم بھی اُدھر ہی متوجہ ہون اللہ تعالی اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو انکے راز پر آگاہ کر دیا اور یہہ آیت نازل کیا آمِنُوا بِالَّذِي أُنْزِلَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَجْهَ النَّهَارِ مان لو جو کچھ اترا مسلمانون پر اول دن ہر چیز سے بہتر اور دل پسند ہی اسکو وجہ کہتے ہین منہہ کو بھی اسی لحاظ سے عرب وجہ کہتے ہین اس جگہہ وجہ سے دن ابتدا مراد ہی وَاكْفُرُوا آخِرَهُ اور منکر ہو جاؤ آخر دن لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ۝ شاید وے پھر جاوین یعنے ہم یہہ شبہہ ڈال دین تو مسلمانون کو شک ہو جاویگا اور وے اپنے دین سے پھر جاوینگے یہود جب یہہ تجویز ٹھہرائی اللہ تعالی اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اس پر مطلع کیا انکا داؤ بن نہ پڑا اور مسلمانون کو کچھ ضرر نہ ہوا اگر اللہ تعالی اس بات کی خبر نہ دیتا تو ممکن تھا کہ بعضے لوگ جنکے دلون مین ایمان مضبوط نہین ہوا تھا شک مین پڑین وَلَا تُؤْمِنُوا إِلَّا لِمَنْ تَبِعَ دِينَكُمْ اور یقین نہ کرو مگر اسی کا جو چلے تمھارے دین پر سب مفسرین کا اتفاق ہے کہ یہہ جملہ یہود کے قول کا تتمہ ہی لیکن اسکا حاصل معنی دو طور سے بیان کرتے ہین بعضے کہتے ہین حاصل یہہ ہی کہ تم تصدیق نکرو مگر اسکی بات پر کہ جسنے توریت کی شریعت پر چلے جو کوئی توریت کے کچھ احکام کو بدل دیوے اسکی بات نہ مانو بعضے کہتے ہین حاصل یہہ ہی کہ ہم جو کہے مسلمانون کی بات صبح کو مان لینگے سانجھ کو منکر ہونا سو یہہ ایمان نہین ہی مگر انکے لئے جو تمھارے دین یہودیت کے تابع تھے گویا یون کہے ہم یہہ داؤ جو کرتے ہین اس سے غرض یہہ ہی کہ ہمارے تابعدار جو ہین اپنے دین پر قایم رہین قُلْ إِنَّ الْهُدَىٰ هُدَى اللَّهِ تو کہہ اے محمد بیشک ہدایت وہی ہی جو وہ ہدایت اللہ کی ہی یعنے اللہ جو دین مقرر کرے وہی دین حق ہی معلوم کیجیے سابق کے جملے کی معنی دو طور سے کہے پہلی معنی پر یہہ جملہ یہود کے قول کا جواب ہوا اسکا بیان یون ہی یہود کا غرض یہہ تھا کہ ہم جس دین پر ہین وہی دین حق ہی تو انکو یون جواب دیا یہود کا دین حق نہین ہوا اگر اس واسطے کہ اللہ تعالی

اللہ تعالی اُس دین پر چلنے امر کیا تھا اور اُسکی متابعت فرض جب اللہ تعالی امر فرماوے کہ دوسرے دین پر چلو اور اُسکی متابعت
لازم کر دیا تو نئے دین پر چلنا فرض ہوا اگرچہ وہ پہلے دین کے برخلاف ہو کیونکہ دین حق نہیں ہوتا مگر اللہ کے حکم سے
پھر جو دین بتاوے وہی دین حق ہی دوسری معنی پر اس جواب کا بیان یون ہی ہدایت وہی ہی جو اللہ سے ہو مومنین نے
اُس ہدایت کو دکھا دیا اُسکو تم مکر و فریب سے دفع کرین تو نفع نہ دیگا اَنْ یُّؤْتٰۤی اَحَدٌ مِّثْلَ مَاۤ اُوْتِیْتُمْ اَوْ یُحَآجُّوْكُمْ
عِنْدَ رَبِّكُمْ مفسرین کا اختلاف ہی کہ یہہ جملہ کسکے کلام کا تتمہ ہی بعضے کہتے ہین اللہ تعالی جو جواب دیا اُسکا تتمہ ہی اب
معنی اس جملے کی یون ہوگی ای محمد کی اُمت نہین ملا کسی کو جیسا تمکو ملا مگر یہہ کہ یہود اس سے بیجا جھگڑے کرین تمہارے رب کے
فضل کو دیکھہ کے یعنے اللہ تعالی تمکو جو فضیلت دیا اُسکو دیکھہ کے جھگڑا کرین کہ ہم افضل ہین حسن اور کلبی اور مقاتل سے
یہی معنی مروی ہی یا معنی یون ہی ای اُمت محمد تمکو دین کی باتین اور دلیل جو ملی کسیکو نہ ملی یہانتک کہ قیامت کے دن رب کے پاس
جھگڑین یہہ معنی فراء سے منقول ہی یا معنی یون ہی ای یہود آیا اس سبب سے کہ کسی کو شرع ملی جیسی تمکو ملی ہی تم محمد کے تابع ہونے
انکار کرتے ہو یا اللہ کے پاس تم سے حجت کرینگے کرکے منکر ہو قرأت ابن کثیر کی اس قول کی تائید کرتی ہی اُسنے ان یوتی
ہمزۂ استفہام زیادہ کرکے پڑھا ہی بعضے کہتے ہین یہہ جملہ بھی یہود کے کلام کا تتمہ ہی اور قل ان الہدی ہدی اللہ کا جملہ اُن کلام مین
معترض ہی اب معنے یون ہین کہ یہود آپس مین کہتے ہین کہ تم یقین نہ کرو کہ کسی کو ملا جیسا تمکو ملا یعنے علم
اور حکمت اور کتاب اور معجزے اور یقین نہ کرو کہ تم سے اللہ تعالی کے پاس جھگڑین کیونکہ تمہارا دین اُن کے دین
سے بہتر ہی یہہ قول مجاہد سے منقول ہی اس آیت مین اور بھی تاویلین ہین لیکن عوام انکو سمجھہ نسکین اس لئے ذکر نہین
کیا قُلْ تو کہہ ای محمد اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ بیشک بڑائی اللہ کے ہاتھہ ہی دیتا ہی جس کو
چاہے وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ۝ اور اللہ گنجایش والا ہی خبردار یہود کو گھمنڈ یہہ تھا جو اُن کو ملا سو کسی کو
نہ ملیگا اُسکے رد مین یہہ فرمایا کہ فضل اللہ کے ہاتھہ ہی فضل کی معنی لغت مین زیادتی اور اُسکا اکثر استعمال احسان
کی زیادتی مین ہی بعد عرف مین کسی نے غیر پر احسان کرے تو اُسکو فضل کہے اس جگہہ فضل سے مراد نبوت ہی یا ایمان اور
ہدایت کی توفیق اللہ کے ہاتھہ ہی یعنے اللہ اُسکا مالک اور اُس پر قادر ہی دیتا ہی جسکو چاہے یعنے نبوت یا ہدایت استحقاق
سے نہین ملتی محض اُس خالق کے ارادے پر موقوف ہی یَّخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ یَّشَآءُ خاص کرتا ہی اپنی مہربانی سے جسکو
چاہے رحمت سے نبوت مراد ہی یا دین اسلام یا قرآن وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ۝ اور اللہ بڑے فضل والا ہی

وَمِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مَنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِقِنْطَارٍ يُّؤَدِّهٖٓ اِلَيْكَ اور بعضا اہل کتاب مین وہ ہی کہ تو اُس پاس امانت رکھے ثمن
ڈھیر مال کا ادا کرے تجھکو وَمِنْهُمْ مَّنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِدِيْنَارٍ لَّا يُؤَدِّهٖٓ اِلَيْكَ اور بعضا اُنمین وہ ہی کہ اگر تو اُس پاس
امانت رکھے ایک دینار پھیر نہ دے تجھکو یہہ آیت یہود کے شان مین نازل ہوئی اللہ تعالی فرماتا ہی کہ اُنمین امانت دار بھی ہین
اور دغاباز بھی امانت دار جو ہین اُنکے پاس مال بہت سا بھی رکھین تو خیانت نہین کرتے جیسے عبداللہ بن سلام رضی اللہ
عنہ اُن کے پاس ایک قریشی نے گیارہ سو سونے کے اوقیہ امانت رکھا اُنھون نے اُسکو جب مانگا تو دے ڈالے اور بعضے دغاباز
ہین جیسے فنحاص بن عازورا ایک شخص نے ایک دینار اُسکے پاس رکھا جب مانگا تو اُس نے اُسکا انکار کیا بعضے کہتے ہین کہ یہود
و نصاریٰ کے شان مین نازل ہوئی نصاریٰ مین اکثر امانت دار ہین بہت مال کو بھی خیانت نہین کرتے ہین اِلَّا مَا
دُمْتَ عَلَيْهِ قَآئِمًا مگر جب تک تو رہے اُسکے سر پر کھڑا یعنے امانت رکھکر اُسکے پاس سے نکلنے کے آگے مانگے تو دیگا
اگر وہان سے نکلا اور مانگنے مین کچھ دیر کرے تو منکر ہو جائیگا ابن عباس کہتے ہین اُس پر قائم رہے یعنے اُس سے مانگتا
اور جھگڑتا رہے ذٰلِكَ یہہ یعنے یہود یہہ خیانت جو کرتے ہین اُسکا سبب بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَيْسَ عَلَيْنَا فِي
الْاُمِّيّٖنَ سَبِيْلٌ اِس واسطے کہ اُنھون یہود نے کہہ رکھا ہی نہین ہم پر جاہلون کے حق کا گناہ یعنے یہود کا عقیدہ یہہ تھا کہ عربون
کا مال ہمکو کھانا روا ہی اِس مین گناہ نہین کیونکہ وے ہمارے دین پر نہین ہماری کتاب مین اُنکی کچھ حرمت نہین ہمارے
دین کا جو خلاف کرے اُس پر ظلم کرنا روا ہی حسن اور ابن جریج اور مقاتل کہتے ہین کہ جاہلیت مین عربون کے اور یہود کے
درمیان معاملہ تھا عرب اسلام لائے بعد اپنے مال جو یہود پر باقی تھے سو مانگے تو وے کہنے لگے تمہارا کچھ حق ہم پہ نہین اور
ہمکو تمہارا قرض دینا لازم نہین کیونکہ تم ہمارا دین چھوڑ دئے ہو ہمارے اور تمہارے درمیان جو عہد تھا سو توٹ گیا ہی اور
کہتے تھے کہ توریت مین ایسا ہی لکھا ہی اللہ تعالی نے اُنکو جھٹلایا اور فرمایا وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ
يَعْلَمُوْنَ ۝ اور جھوٹھ بولتے ہین اللہ پر جانتے یعنے یہود جو کہتے ہین یہہ بات کتاب اللہ مین ہی سو جھوٹھ ہی وے
جانتے ہین کہ ہم جھوٹھ کہتے ہین اب اللہ تعالی یہود کے رد مین فرماتا ہی بَلٰى ایسا نہین بلکہ یہود پر اُنکا مال کھانے مین
گناہ ہی لیکن مَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ وَاتَّقٰى فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ۝ جو کوئی پورا کرے اپنا اقرار اور پرہیز
کرے تو بیشک اللہ پیار کرتا ہی پرہیزگارون کو یعنے اقرار وہ جو اللہ تعالی توریت مین یہود سے لیا ہی کہ محمد صلی اللہ
علیہ وسلم پر اور قرآن پر ایمان لانا اور امانت ادا کرنا اسکو پورا کرینگے اور گناہون سے پرہیز کرینگے اور نیک عمل

نیک عمل کرینگے تو اللہ انکو چاہتیگا اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَیْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِیْلًا ۰ تحقیق جو لوگ
خرید کرتے ہین اللہ کے اِقرار پر اور اپنی قسمون پر تھوڑا مول یعنے اللہ کی امانت اور جھوٹی قسم پر حقیر چیز بدل لیتے
ہین اِس آیت کی شان نزول عبد الرزاق اور سعید بن منصور اور امام احمد اور عبید بن حمید اور بخاری اور مسلم
اور ابو داود اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور ابن جریر اور ابن المنذر اور ابن ابی حاتم اور بیہقی شعب الایمان
مین ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے یون روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے مسلمان کا مال غارت
کرنے جو کوئی جھوٹی قسم کھاوے تو اللہ سے ملینگے وقت اللہ اُس پر غصہ ہوگا اِس کی تصدیق پر اللہ تعالی نے نازل کیا ان
الذین یشترون الآیہ ابن مسعود یہہ کہنے وقت اشعث بن قیس کندی رضی اللہ عنہ آئے اور لوگون سے پوچھے ابو عبد الرحمن
یعنے ابن مسعود کیا کہے پھر لوگ یہہ حدیث بیان کئے تب اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ کہے اُنھون سچ کہتے ہین واللہ میرے
قصے مین یہہ آیت نازل ہوئی میرے اور میرے چچیرے بھائی کے درمیان ایک کنوان تھا اُس نے میرا حق نہین کرکے
منکر ہوا مین نے اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گیا آپ مجھ سے پوچھے تیرے دعوے پر دو گواہ ہین مین نے بولا
نہین اسکو بولے کہا تو قسم کریگا مین بولا یا رسول اللہ وہ قسم کھا کے میرا مال لے لیگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرمائے مسلمان کا مال غارت کرنے جو کوئی جھوٹی قسم کھاوے تو اللہ سے ملینگے وقت اللہ اُس پر غصہ ہوگا پھر یہہ آیت
نازل ہوئی اِن الذین یشترون الایہ یہہ لفظ بخاری کا ہی بعضون کی روایت مین چچیرے بھائی کے عوض یہودی
کرکے مذکور ہی اور کنوے کے عوض زمین کرکے ہی امام احمد نے عدی بن عمیر سے روایت کیا ہی کہ یہہ آیت امرء القیس
کندی کے اور حضرموت کے ایک شخص کے قصے مین نازل ہوئی اور اشعث کے قصے کے مطابق قصہ ذکر کیا ہی اسکے آخر مین یہہ
زیادہ کیا امرء القیس کہے یا رسول اللہ جس نے اپنا حق جانکے چھوڑ دیوے تو اسکو کیا ہی آپ فرمائے اسکو بہشت ہی
امرء القیس نے کہا یا رسول اللہ آپ شاہد رہو مین نے اُس دعوے سے باز آیا مسلم اور ابو داود اور ترمذی نے وایل
بن حجر رضی اللہ عنہ سے بھی ایسا ہی قصہ روایت کئے ہین لیکن ان دونون شخص کا نام ذکر نہ کئے اور کہے کہ دو شخص آئے
تھے ایک حضرموت کا اور ایک بنی کندہ کا اور بخاری نے عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے
کہ ایک شخص نے بازار مین کچھ اسباب لایا اور قسم کھایا کہ اِس کا مول اتنا ٹھہرا ہی قسم محض اسلئے کھایا کہ ایک مسلمان
کو فریب دیوے تب یہہ آیت نازل ہوئی ابن جریر نے عکرمہ سے روایت کیا ہی کہ یہہ آیت ابو رافع اور کنانہ بن

ابی الحقیق اور کعب بن الاشرف اور حیی بن اخطب کے قصے مین نازل ہوئی ہے لوگ یہود کے رئیس تھے توریت مین محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کے شان مین جو عہد تھا اسکو بدل ڈالتے تھے اسکے خلاف لکھ دیتے اور قسم کھاتے کہ یہہ اللہ کے یہان سے
ہی تا مال اور رشوت جو انکو ملتی تھی موقوف نہو وے معلوم کیجیے کہ یہہ اختلاف اس آیت کی شان نزول مین جو وارد ہوا
فی الحقیقت انمین تعارض نہین شاید کہ ان تمام کے متعدد مین وہ آیت نازل ہوئی ہو اُولٰئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي
الْآخِرَةِ انکو کچھ حصہ نہین آخرت مین وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ اور نہ بات کریگا ان سے اللہ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ اور نہ نگاہ کریگا انکی طرف قیامت کے دن وَلَا يُزَكِّيهِمْ اور نہ پاک کریگا انکو یعنے گناہون سے وَلَهُمْ
عَذَابٌ أَلِيمٌ ٭ اور انکو دکھ کی مار ہے معلوم کیجیے سابق کے احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ آیت مخصوص
کسی کے متعدد مین وارد ہوئی لیکن لفظ اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ کا عام ہے تو اعتبار اسی عموم کو ہے پھر تو اس مین تمام
چیزین جو اللہ تعالی امر کیا اور وے جنکی معرفت کی دلایل نصب کیا اور عہد و میثاق جو انبیا کی معرفت سے لیا
اور وے جو انسان اپنی ذات پر لازم کر لیتا ہے داخل ہوین اور یہہ سب عہد الہی ہین جنکو وفا کرنا لازم ہے دنیا کی متاع
حقیر حاصل کرنے کو جو لوگ جھوٹھہ قسم کھاتے ہین انکی جزا پانچ چیزین ہین کر کے اللہ تعالی فرمایا انمین کے چار چیزین
وہ شخص ثواب اور عزت سے محروم رہنے پر دلالت کرتے ہین اور ایک چیز انکو سخت عذاب ہونے پر دلالت کرتی
ہے پہلی جزا تو یہہ ہے کہ انکو آخرت مین حصہ نہین اسمین اشارہ ہے اسبات پر کہ وہ شخص آخرت کی منفعت سے محروم
رہیگا دوسرا یہہ کہ اس سے خدا تعالی بات نہ کریگا بات نہ کرنا کنایہ ہے اس سے کہ اللہ تعالی اس پر نہایت
خفا رہیگا یا اللہ تعالی مقربون سے جو کلمے کلام کرتا ہے ایسے نہ کریگا تیسرا یہہ کہ انکی طرف نگاہ نہ کریگا یعنے مہربانی
نگاہ جو تھا انکا تزکیہ نہ کریگا یعنے گناہون سے پاک کریگا یا انکی ثنا نہ کریگا اور اخیر کی تینون چیزون مین
اشارہ یہہ ہے کہ وے آخرت کی عزت سے محروم ہین پانچوان انکا عذاب سخت ہے اس مین اشارہ یہہ ہے کہ وے
فقط ثواب سے محروم نہین بلکہ سخت عذاب مین گرفتار ہووینگے امام احمد اور ابن منیع اپنے مسند مین اور حاکم
بیہقی اپنی سنن مین عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین کہے ہم یمین غموس کو ان گناہون
شمار کرتے تھے جنکو کفارہ نہین کسی نے انسے پوچھا یمین غموس کیا ہے تو کہے قسم کھا کے کسی کے مال کو غارت کرنا حاکم
نے اس حدیث کی تصحیح کی ہے ابن حبان اور طبرانی اور حاکم نے حارث بن البرصا سے روایت کئے ہین کہا مین نے رسول اللہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہون حج کے ایام مین دونون جمرون کے درمیان فرماتے تھے جسنے جھوٹی
قسم کھاکے اپنے مسلمان بھائی کا مال ڈبو دیوے تو اپنی جگہہ دوزخ مین تیار کیا بعد فرمائے جو لوگ حاضر ہین
یہہ بات سنا دیوین انکو جو موجود نہین دو بار یا تین بار یہہ فرمائے حاکم نے اِس حدیث کی تصحیح کی ہے بیہقی
نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے جھوٹی قسم شہرون کو ویران
کر دیتی ہے مالک اور ابن سعد اور مسلم اور نسائی اور ابن ماجہ نے ابی امامہ ایاس بن ثعلبہ حارثی رضی اللہ عنہ سے
اور طبرانی اور حاکم جابر بن عتیک رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے جو
کوئی قسم کھاکے کسی مسلمان کا حق ڈبو دیوے تو اللہ تعالی اُسکے لئے دوزخ لازم کرتا ہے اور بہشت اُس پر حرام کرتا ہے
صحابہ عرض کئے یا رسول اللہ اگر وہ ذری سی چیز ہو تو آپ فرمائے اگرچہ وہ پیلو کی ایک چھڑی ہو تین بار اُسکو کہے
عبد الرزاق نے ابی سوید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے جھوٹی قسم کھانی
رِحم کو بانجھ کر دیتی ہے اور لوگان کا عدد کم کرتی اور گھرون کو ویران کر دیتی ہے بخاری اور مسلم نے ابی ہریرہ رضی اللہ
عنہ سے روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تین شخص ہین اللہ تعالی اُنسے بات نہ کریگا اور انکی طرف
نگاہ نہ کریگا اور انکو سخت عذاب ہے ایک وہ شخص جو قسم کھاکے مسلمان کے مال کو ڈبو دیا دوسرا وہ شخص جو عصر کے بعد
قسم کیا کہ مین اُس چیز کو اتنی ہی قیمت سے لیا ہون لیکن اُتنی قیمت سے نہین لیا تھا مول بڑھا کے بولا تیسرا وہ شخص جسکے
پاس افزود پانی تھا حاجت مند کو نہین دیا اللہ سبحانہ وتعالی فرمائیگا آج کے دن میرے فضل سے تجھکو منع کرونگا
جیسا تو افزود پانی کو کہ جس مین تیرے ہاتھ کام نہین کئے تھے منع کیا تھا وَاِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِيقًا يَلْوٗنَ اَلْسِنَتَهُمْ
بِالْكِتٰبِ اور بیشک اُنمین یعنے اہل کتاب مین ایک جماعت ہین مروڑتے ہین اپنی زبان کتاب پڑھنے مین
اِس جماعت سے مراد کعب بن الاشرف اور مالک لصیف اور حیی بن اخطب وغیرہ ہین یلوون کا لفظ لی سے مشتق ہے
لی کی معنی لغت مین موڑنا اور ٹیڑھا کرنا عرب کہتے ہین لَوَيتُ يَدَه یعنے اُسکے ہاتھ کو موڑا اور تغیر کی معنی بھی کرتی ہین
کہتے ہین لَوی لسانہ یعنے اپنی زبان کو تغیر کیا اور پھیرا اس اصل کو دیکھتے آیت مین دو تاویل ہین ایک یہہ کہ خدا
کے پاس سے جو آیتین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت مین نازل ہوئی تھین انکو بدل دے کے اپنی طرف سے دوسری
آیتین پڑھکر سناتے ہین بندہ عاصی کہتا ہے کہ شاید یہود کے یہان توریت پڑھنیکا کوئی مخصوص لہجہ تھا سو وے اپنے

دل سے عبارت خواہ بناکے توریت پڑھنے کی مانند اُسکو بھی پڑھتے اُسی پر فرمایا کہ زبان کو موڑتے ہین اور بعضے کہتے
ہین زبانکو موڑتے یعنے لفظ جو موجود ہی اُسکی اعراب وغیرہ کو بدلکے پڑھتے جس سے معنی بدل جاتی لِتَحْسَبُوْهُ مِنَ
الْكِتٰبِ تا تم جانو کہ وُہ کتاب مین ہی یعنے ناخبر کو معلوم ہو کہ آپ جو پڑھتے ہین وہ اللہ کی کتاب مین ہی جو انکے نبی پر
نازل ہوئی وَمَا هُوَ مِنَ الْكِتٰبِ اور وُہ نہین کتاب مین یعنے وہ بات جسکو وے کتاب مین ہی کر کے کہتے ہین
کتاب اللہ مین نہین وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَمَا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ اور کہتے ہین وُہ اللہ
کے یہان سے ہی اور وُہ نہین اللہ کے یہان کا اوپر کی آیت مین جو فرمایا تھا وما ہو من الکتاب اُسی کی تاکید
مین یہہ جملہ فرمایا تا اُس بات کی طرف اشارہ ہو کہ وے کنایۃً جھوٹھہ نہین بولتے بلکہ صراحۃً کہتے ہین وَيَقُوْلُوْنَ
عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۞ اور بولتے ہین اللہ پر جھوٹھہ جانکر مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ
الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ کسی بشر کا کام نہین کہ اللہ اُسکو دیوے کتاب اور حکم اور پیغمبر کرے مقاتل اور
ضحاک کہتے ہین کہ یہہ آیت نجران کے نصارا کے شان مین نازل ہوئی وے کہتے تھے کہ عیسیٰ نے کہا کہ آپ
خدا ہی انکی رد مین یہہ آیت نازل کیا اُس تقدیر پر بشر سے عیسیٰ اور کتاب سے انجیل مراد ہین ابن عباس اور
عطا کہتے ہین کہ یہودیون مین سے ابو رافع قرظی اور نجران کے نصارا کے سید نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہے
یا محمد تم چاہتے ہو کہ ہم نے تمکو رب بولین اور تمھاری بندگی کرین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے معاذ اللہ
کہ مین امر کرون اللہ کے سوائے کسی کی بندگی کرو اللہ تعالی مجھے اس بات کے واسطے نہین بھیجا اور نہ اُس کا امر کیا تب
یہہ آیت نازل ہوئی اس تقدیر پر بشر سے مراد محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور کتاب سے مراد قرآن شریف ہی عبد بن
حمید نے حسن بصری سے مرسل روایت کیا ہی کہ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ ہم آپس مین جو سلام کرتے ہین آپکو
بھی وہی سلام کرتے ہین آپکو سجدہ کیون نہ کرین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ایسا مت کرو لیکن
تم اپنے نبی کی اکرام کرو اور جس کا حق ہی وہ اُسی کو دو کیونکہ اللہ کے سوائے کسی کو سجدہ کرنا جائز نہین ہی
پر اللہ تعالی یہہ آیت نازل کیا بشر آدم کی اولاد کو کہتے ہین اُسکا مفرد نہین واحد اور جمع کے مقام مین یہی لفظ
مستعمل ہی حکم سے شریعت کے احکام کو جاننا مراد ہی اور نبوت سے مراد وہ مرتبہ بلند جو اُسکو حاصل ہوتا
ہی ثُمَّ يَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّيْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۔ پھر وہ کہے لوگون کو کہ تم میرے بندے ہو اللہ کو چھوڑ کر

اس آیت کی معنی یہہ ہی کہ کوئی شخص نبی ہوکے لوگونکو بولتا کہ تم اللہ کو چھوڑ کر میری بندگی کرو ممکن نہین
کیونکہ انکو مقام نبوت کا نہ ہوگا جب تک انکو اللہ تعالی کی کمال معرفت حاصل نہ ہوگی معرفت کے بعد
الوہیت کا دعوی کرنیکی انکو طاقت نہین وَلٰکِنْ کُوْنُوْا رَبَّانِیّٖنَ اور لیکن کہتے ہین کہ تم ربانی ہوجاؤ ربانی
اسکو کہتے ہین جو عالم باعمل ہو اور بعضے کہتے ہین ربانی وہ ہی جو لوگون کو اول آسان علوم پڑھاکے بعد بھاری
علوم پڑھاتا ہی اور بعضے کہتے ہین ربانی وہ جو علم مین حبر سے بڑھکے ہی حبر عالم کو کہتے ربانی وہ جسکو دل
کی بینائی اور لوگونکو تعلیم کرنیکی لیاقت ہو ربانی نسبت ہی رب کی طرف اس نسبت مین الف اور نون اسلئے
زیادہ کئے تا اس صفت کے کمال پر دلالت کرے یا مبالغہ کے لئے بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ وَبِمَا كُنْتُمْ
تَدْرُسُوْنَ ۝ اس سبب سے تم کتاب سکھلاتے ہو اس سبب سے کہ تم پڑھتے ہو یعنے تم جو علم سکھاتے ہو اور علم پڑھتے ہو
اسکے سبب سے تم ربانی ہوجاؤ اس سے معلوم ہوا کہ علم کا جاننا اور اسکا پڑھنا اور پڑھانا آدمی کو ربانی کرتا
ہی جسنے علم پڑھا اور پڑھایا اور اسکا غرض حقتعالی کی معرفت اور عمل کرنی نہو تو اسنے علم کو ضایع کیا
اور اپنی محنت برباد دیا وَلَا يَأْمُرَكُمْ أَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلٰٓئِكَةَ وَالنَّبِيّٖنَ أَرْبَابًا اور یہہ حکم نہین کرتا تمکو
کہ ٹھہراؤ فرشتونکو اور نبیونکو رب قریش اور صابی کہتے تھے فرشتے اللہ کے بیٹیان ہین اور یہود کہتے ہین عزیر
کو ابن اللہ ہی اور نصاری کہتے ہین مسیح علیہ السلام ابن اللہ ہی أَيَأْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ إِذْ أَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ ۝
کیا تمکو کفر سکھلاویگا بعد اسکے کہ تم مسلمان ہوچکو یہہ استفہام تعجب اور انکار کی راہ کرتی ہی یعنے نبی یہہ حکم
ع ۱۷ نہین کرتا ہی وَإِذْ أَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ اور جب لیا اللہ میثاق نبیونکا میثاق مصدر ہی اسکی
معنی عہد اور اقرار جو قسم کے ساتھ مضبوط کئے ہون یہہ اس مصدر کی اضافت اسکے فاعل کی طرف یا مفعول کی
طرف ہی فاعل کی طرف اضافت کرین تو وہ میثاق ہی جو انبیا سے لیا ہی اسی اضافت کے نظر کرتے آیت کی
تاویل مین اختلاف ہی بعضے کہتے ہین اللہ تعالی میثاق انبیا سے لیا اسطور پر کہ ان کے بعد جو نبی ہو اسکی
تصدیق کرین اور اپنی امت کو جتادین کہ اس نبی پر ایمان لاوین اور اسکی مدد کرین یہہ قول سعید بن
جبیر اور حسن اور طاؤس کا ہی بعضے کہتے ہین کہ اللہ تعالی انبیا سے میثاق مخصوص اسبات کا لیا کہ محمد صلی اللہ علیہ
وسلم پر ایمان لاوین اور انبیا اپنی امتون سے بھی میثاق لیئے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہون تو ان پر ایمان

لاوین یہہ قول علی اور اکثر مفسرین کا ہی اور بعضے کہتے ہیں میثاق انبیا اور انکی امت ہر ایک سے لیا
کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاوین لیکن آیت مین فقط انبیا کا ذکر کیا کیونکہ امت انکے تابعدار ہین متبوع سے
عہد لیوین تو تابع کا عہد بھی اس مین داخل ہوتا ہی یہہ قول ابن عباس کا ہی بعضے کہتے ہین اللہ تعالی اہل کتاب سے
عہد لیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا اور اس جگہہ مضاف مقدر ہی تقدیر یون ہی واذ اخذ اللہ میثاق
اولاد النبیین اور اولاد نبیین سے بنی اسرائیل مراد ہین اولاد نبیین کو نبیین بولا تہکم کی راہ سے کیونکہ
بنی اسرائیل کہتے تھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نظر کرنے نبوت کے مستحق ہم ہین کیونکہ ہم اہل کتاب ہین اور انبیا
ہمارے ہی زمرے سے تھے لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ
لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ اس جگہہ لما اتیتکم کے لام مین دو قراءت ہین ابن عامر لما لام کی کسرے سے
پڑھا ہی دوسرے قاریان لما لام کی فتح سے پڑھتے ہین دونون قراءت مین میم کو تخفیف ہی ہی لام کی فتح کی
قراءت پر لام تاکید کا اور قسم کا توطیہ ہی اور ما موصولہ شرطیہ ہی اور لتومنن کا جملہ قسم کی جواب اور شرط کی جزا کے
قایم مقام ہی اس وقت معنی یون ہونگی کہ جو کچھ مین نے تمکو دونگا کتاب اور حکمت سے پھر آوے تم پاس رسول
کہ سچ بتاوے تمہارے پاس والی کو تو اس پر ایمان لاؤگے اور اسکی مدد کروگے رسول سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم مراد ہین انکے پاس والی کو سچ بتانا اس طرح سے ہی کہ اللہ تعالی انکی صفت اگلے انبیا کی کتابوں مین کہہ دیا اور
انکی حالات کی شرح کیا جب آپکی صفات اور احوال انکی کتابون کے مطابق ہو تو آپ ان کو سچ کئے آپ پر ایمان لانا لازم
ہوا میثاق کی تفسیر مین جو بیان کئے اسکے دیکھنے رسول سے مطلق کوئی رسول بھی ہو سکتا ہی قَالَ فرمایا اللہ ءَاَقْرَرْتُمْ
وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِيْ کیا تم نے اقرار لیا اس شرط پر میرا ذمہ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا بولے بنیان ہمنے اقرار کیا
یعنے رسول پر ایمان لانا اور اسکی مدد کرنا قبول کئے قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ۝ فرمایا
تو اب شاہد رہو اور مین بھی تمہارے ساتھ شاہد ہون اس جملے کو تاکید کے لئے اور انکے ڈرانے واسطے فرمایا کیونکہ
جب انکو معلوم ہو کہ ایک کا شاہد دوسرا ہی اور ان سبکا شاہد اللہ ہی تو اس اقرار سے بدل جانے اندیشہ کرینگے یہہ میثاق
اس وقت مین لیا جب آدم کی ذریت کو انکے صلب سے نکالا اور انبیا انمین چراغون کے مانند چمکتے تھے فَمَنْ تَوَلّٰى
بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ پھر جو کوئی پھر جاوے اسکے بعد تو وہی لوگ ہین بے حکم یعنے اس اقرار کے

اس اقرار کے بعد جو کوئی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہ لاوے اور مدد نکرے تو وہ اللہ کے حکم سے اور اسکی اطاعت
سے خارج ہی اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ اب کیا اور دین اللہ کے دین کے سوا ڈھونڈھتے ہو افغیر کے لفظ مین
ہمزہ جو ہی انکار اور توبیخ کے واسطے ہی یعنے جب اللہ تعالی سب سے میثاق لے چکا اور اہل کتاب کو اس بات کی معرفت
حاصل ہونے کے بعد کیا دوسرا دین ڈھونڈھتے ہین وَلَهٗٓ اَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا
وَّكَرْهًا اور اسیکے حکم مین ہی جو کوئی آسمان مین اور زمین مین ہی خوشی سے یا زور سے اسلم کا لفظ مشتق ہی
اسلام سے اسلام کی معنی عاجز اور حکم بردار ہونا طوع کی معنی ہین سہولت سے مطیع و منقاد ہونا اور کرہ وہ جو مشقت سے
اور نفس کے جبر سے ہوتا ہی طوعاً اور کرہاً ایمان جو لانے اسکی تاویل مین اختلاف ہی بعضے کہتے ہین ما سوی اللہ
جتنے موجودات ہین تمام ممکن ہین اللہ پیدا کیا تو پیدا ہوتے ہین نابود کیا تو نابود ہوتے ہین تو سب
اپنے وجود و عدم مین اسیکے عاجز اور فرمان بردار ہوا اور بعضے کہے ہین کہ اللہ تعالی کے ارادے سے باز رہنے
کی کسی کو طاقت نہین خوشی سے ہو یا جبر سے سب کو اسکے حکم پر چلنا ہی مسلمان جو صالح ہین دین کے حکمونکو خوشی
سے بجا لاتے ہین اور جو انکی طبیعت سے تعلق رکھتا ہی جیسے مرض اور فقر اور موت اس مین اپنی نفس کو
زور سے اللہ کا مطیع کرتے ہین اور جو کافر ہین دین کے امور مین اللہ کے مطیع نہین ہوتے پر دوسرے کامون مین
جبر سے مطیع ہین کیونکہ اللہ تعالی کی قضا و قدر کو دفع کرنا انکی طاقت نہین بعضے کہتے ہین مومن اللہ پر ایمان
لائے ہین خوشی سے وہ ایمان انکو قیامت کے دن نفع دیگا اور کافر موت کے وقت زور سے لاتے ہین
لیکن وہ ایمان انکو نفع نہین دیتا بعضے کہتے ہین اللہ تعالی کی الوہیت کے سب خلق مطیع ہین طوعاً اور اسکے
تکالیف اور آلام کے مطیع ہین کرہاً بعضے کہتے ہین آسمان والے تمام طوعاً ایمان لائے اور زمین والے بعضے طوعاً لائے
اور بعضے تلوار کے اندیشے سے کرہاً ایمان لائے وَاِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ٭ اور اسی کی طرف پھر جاوینگے یعنے
قیامت کے دن سب کا مرجع اللہ تعالی کی طرف ہے طبرانی اوسط مین انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے کسی غلام یا جانور یا بچے کی خو بری ہو جاوے تو اسکے کان مین یہہ آیت
پڑھو افغیر دین اللہ تبغون الآیہ یونس بن بکیر کہا ہی جانور اگر شرارت کرے تو اسکے کان مین یہہ آیت
پڑھنے سے عاجز ہو جاتا ہی قُلْ ع اٰمَنَّا بِاللّٰهِ تو کہہ ای محمد ہم ایمان لائے اللہ پر اللہ تعالی نے قل کر کے مفرد کے

صیغے سے خطاب کیا کیونکہ اللہ کا یہہ حکم خلق کو پہنچانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوائے کسی کو نہیں بعد ما
کو جمع کی لفظ سے فرمایا کیونکہ قرآن جیسا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نازل ہوا ہی آپکی وساطت سے امت پر بھی
نازل ہوا اور متبوع کے حکم میں تابع بھی داخل ہیں تو سب کی طرف کہنا صحیح ہوا یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپکی
تعلیم کے واسطے اشارہ کیا کہ اپنی ذات کو جمع کے صیغے سے کہیں جیسا سلاطین بات کرتے ہیں وَمَا
اُنْزِلَ عَلَيْنَا اور جو کچھ اترا ہم پر یعنے قرآن اور سنت وَمَا اُنْزِلَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَ
اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ اور جو اترا ابراہیم پر اور اسمٰعیل پر اور اسحٰق پر اور یعقوب پر
اور اسباط یعنے یعقوب کی اولاد پر وَمَآ اُوْتِىَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَالنَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ اور جو ملا
موسیٰ اور عیسیٰ کو اور سب نبیوں کو اپنی رب کی طرف سے لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ہم جدا نہیں کرتے ان
میں کسی کو اس میں تعریض ہے یہود و نصاریٰ کو کہ جو بعضوں پر ایمان لاتے ہیں اور بعضوں سے منکر ہیں وَ
نَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ اور ہم اسی کے حکم پر ہیں یعنے اسکی توحید کرتے ہیں خالص اسیکی عبادت کرتے ہیں
اور اسکا ساجھی کسی کو نہیں ٹھہراتے وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ اور جو کوئی
چاہے سوا اسلام کے دوسرا دین تو اس سے ہرگز قبول نہ ہوگا یعنے دین صحیح اور مقبول اللہ کے پاس
دین اسلام ہی اسکے سوا اور دین جو تھے تمام منسوخ ہوئے اللہ کے پاس اب مقبول نہیں کیونکہ
اللہ تعالیٰ جس دین کا حکم کرے اور اس سے راضی ہو وہی دین صحیح ہی وَهُوَ فِى الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ
اور وہ شخص آخرت میں خراب ہی یعنے اس کو ثواب نہ ملیگا اور اسکو عذاب ہوگا كَيْفَ يَهْدِى اللّٰهُ
قَوْمًا كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ کیونکر راہ دیگا اللہ ایسے لوگونکو کہ منکر ہوگئے بعد ایمان لانے کے
لفظ کیف یہدی کا استفہام ہی اسکا معنی جحد ہی یعنے نہیں ہدایت دیتا اللہ یہہ آیت نازل ہوئی ن شان میں
حارث بن سوید انصاری اور طعمہ بن ابرق اور جحوح بن الاسلت وغیرہ بارہ شخص جو ایمان لاکے
مرتد ہوگئے اور مدینے سے بھاگ کے مکے کو گئے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہی کہ یہہ آیت یہود کی شان
میں اتری وے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہونیکے قبل کہا کرتے تھے کہ عنقریب ایک نبی مبعوث ہوگا جب
نبی صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے حسد کی راہ کرتے آپکے منکر ہوگئے وَشَهِدُوْٓا اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ اور

اور گواہی دے چکے کہ رسول سچا ہی یعنے وے اقرار کر چکے کہ محمد سچے اللہ کے رسول ہین وَجَآءَهُمُ
الْبَيِّنٰتُ اور پہنچ چکے انکو نشان یعنے معجزے اور دلیل جو انکی راستی پر دلالت کرتے ہین وَاللّٰهُ
لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۞ اور اللہ راہ نہین دیتا بے انصاف لوگون کو ظالم سے مراد کافر
ہی پھر وہ خواہ کافر اصلی ہو یا مسلمان ہو کر مرتد ہوا ہی اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ اَنَّ عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ اللّٰهِ
وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ۞ ایسے لوگون کی جزا یہہ ہی کہ ان پر لعنت ہی اللہ کی اور فرشتون کی اور لوگون
کی سب کی اولئک کا اشارہ انکی طرف ہی جو اسلام کے بعد کافر ہوے ناس سے مراد مومن ہین یا مطلق لوگ
مومن ہون یا کافر کیونکہ کافر بھی حق کے منکر کو لعنت کرتا ہی اگرچہ نہ جانے کہ کون سا ہی خٰلِدِيْنَ فِيْهَا سدا
رہین اس مین یعنے لعنت مین یا دوزخ مین یا عقوبت مین لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ
يُنْظَرُوْنَ ۞ نہ ہلکا ہو ان پر عذاب اور نہ انکو فرصت ملے یعنے عذاب کا وقت جو مقرر ہی اُس وقت
مین عذاب ہو کے کچھ فرصت ملے یا ایک وقت مین عذاب موقوف کرکے دوسرے وقت مین دیوے
سو نہین حارث بن سوید بن صامت انصاری جب سنا کہ یہہ آیت نازل ہوئی بہت نادم ہوا اور اپنے
بھائی جلاس بن سوید کو لکھ بھیجا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھو کیا مین توبہ کرون تو مقبول
ہی جلاس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تب اللہ تعالی فرمایا اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ
مگر جنھون نے توبہ کی اسکے بعد وَاَصْلَحُوْا اور درست کرین یعنے نیک عمل کرین تا معلوم ہو کہ توبہ دل کی
تصدیق سے کئے ہین فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۞ تو البتہ اللہ بخشنے والا ہی مہربان جلاس نے یہہ آیت
اپنے بھائی کو لکھ بھیجا حارث توبہ کیا اور مدینے کو آیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُسکا توبہ قبول کئے اِنَّ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ بیشک جو لوگ منکر ہوے اپنے ایمان کے بعد ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا پھر بڑھ
گئے کفر مین لَّنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ ہرگز قبول نہ ہوگی انکی توبہ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الضَّآلُّوْنَ ۞ اور وہی ہین
راہ بھولے یہہ آیت یہود کی شان مین نازل ہوئی وے موسی پر اور ان کے بعد کے انبیا پر ایمان لا کے عیسی اور انجیل کے
منکر ہوے بعد کفر مین بڑھ گئے یعنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور قرآن کے منکر ہوئے معلوم کیجئے سب علما
کا اتفاق ہی کہ جو توبہ کرے تو اسکی توبہ اللہ تعالی قبول کرتا ہی اس آیت مین جو فرمایا توبہ نہین قبول کرتا اسکی تاویل

مین اختلاف ہی حسن اور عطا اور قتادہ کہتے ہین کہ وہ توبہ قبول نہوگی جسکو آدمی نزع کی حالت مین کرتا ہی ابن عباس
کہتے ہین توبہ اُنکا مقبول نہین جو مرتد ہوئے اور اپنے بچانے کو ظاہر مین ایمان لائے باطن مین کفر پر رہے ابو العالیہ کہتا
ہی نے وے لوگ ہین جو کفر کی حالت کے گناہ سے توبہ کئے لیکن اپنے کفر سے توبہ نہ کئے بعضے کہتے ہین پہلی آیت مین
فرمایا جو لوگ مرتد ہوونگے اُن پر لعنت ہی مگر جب توبہ کرین تو اُنکا توبہ مقبول ہی اس آیت مین خبر دیا کہ وے لوگ
توبہ کرنے کے بعد بھی کافر ہین تو اول کا توبہ مقبول نہین قفال نے اسی وجہ کو ترجیح دی ہی اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَمَاتُوْا
وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْ اَحَدِهِمْ مِلْءُ الْاَرْضِ ذَهَبًا وَّلَوِ افْتَدٰى بِهٖ تحقیق جو لوگ منکر ہوئے اور مر گئے
منکر ہی تو ہرگز قبول نہوگا ایسے کسی سے زمین بھر سونا اگرچہ بدلا دیوے کچھ آخرت مین کافر کسی چیز کا مالک رہیگا
لیکن یہہ جو فرمایا برسبیل فرض و تقدیر ہی یعنے فرض کرین قیامت کے دن کافر کے پاس زمین بھر کے سونا ہو اور وہ اپنی
مخلصی کے واسطے اُسکو دینا چاہتا ہی تو مقبول نہوگا بعضے کہے کافر دنیا مین زمین بھر کے سونا بھی خیرات کرے اور
کفر پر مر جاوے تو وہ خیرات اُسکو نفع نہ دیگی اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ انکو یعنے وے جو کفر پر موے انکو دکھ کی
مار ہی وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۞ اور کوئی نہین اُنکا مددگار یعنے مدد کرکے انکو عذاب سے چھڑاوے بخاری اور مسلم
وغیرہ نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے قیامت کے دن سب سے

کم عذاب والے کافر کو اللہ تعالی فرمایگا تیرے پاس زمین پر جتنی چیزین تھین اُتنی سب

چیزین ہووین اور عذاب سے بچنے کو وہ سب مال دیو کرکے تجھکو کہین تو بدلے

مین دیگا تو وہ کہیگا ہان البتہ تب اللہ تعالی فرمایگا جب تو آدم کے

صُلب مین تھا اُس سے بھی آسان ایک بات تجھسے

مین چاہتا تھا کہ میرا ساجھی نہ ٹھہراوے

تو اُسکو نہ مانا شرک پر

ہی رہا

تمام شد

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ہرگز نہ پاؤ گے تم نیکی کو جب تک نہ خرچ کرو کچھ ایک جس سے
محبت رکھتے ہو یعنے بِر کے حد کو نہ پہنچو گے اور ابرار نہو گے جب تک اپنا بہتر مال جس سے دل بہت لگا ہی اللہ
کی راہ میں نہ خرچ کرے بخاری اور مسلم نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہیں کہ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ مدینے کے انصار
میں بڑے مالدار تھے انکو ایک باغ تھا اُسکا نام بیرحا اُس باغ سے بڑی محبت رکھا کرتے وہ باغ مسجد کے روبرو تھا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُس میں جایا کرتے اُس کا پانی بہت بہتر تھا اُسکو پیا کرتے جب یہہ آیت نازل ہوئی ابو طلحہ
کھڑے ہوکے عرض کئے یا رسول اللہ خدا تعالی فرماتا ہی لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون اور بیرحا باغ نہایت میرے
جی کو بھایا ہی میں نے اُس باغ کو اللہ کی راہ میں دیا اُسکی خوبی اور اللہ تعالی کے پاس میرے لئے وہ باغ ذخیرہ
رہنا مجھکو امید ہی آپ کی مرضی اُسکو کہاں اور کس مصرف میں رکھنا سو وہاں رکھنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرمائے واہ واہ واہ واہ یہہ بہت فائدے کا مال ہی اُسکو اپنے چچیرے بھائیوں کو دو پھر ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے وہ
باغ اپنے چچیرے بھائیوں میں بانٹ دے وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ۝ اور جو چیز
خرچ کروگے سو وہ اللہ کو معلوم ہی یعنے اگر پاک اور حلال مال اللہ کی راہ میں دوگے تو اللہ تعالی اُسکو نیک جزا دیگا
اگر پاک اور حلال نہو تو اُسکو اللہ تعالی قبول نہیں کرتا كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حِلًّا لِّبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ سب کھانیکی چیزیں
حلال تھیں بنی اسرائیل پر یہہ آیت نازل ہونے کا سبب یہہ ہی یہودیوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہے تم کہتے ہو
میں ابراہیم کی ملت پر ہوں ابراہیم تو اونٹ کا گوشت اور دودھ نہیں کھاتے تھے تم اُسکو جو کھاتے ہو تو ابراہیم کی
ملت پر نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ابراہیم علیہ السلام پر وہ حلال تھا یہود کہے ہم جسکو حرام جانتے ہیں وہ نوح
اور ابراہیم کے وقت سے آج تک حرام ہیں تب اللہ تعالی یہہ آیت نازل کیا اور کہہ دیا سب کھانیکی چیزیں ابراہیم پر اور
اسرائیل کی اولاد پر حلال تھیں اِلَّا مَا حَرَّمَ اِسْرَآءِيْلُ عَلٰي نَفْسِهٖ مِنْ قَبْلِ اَنْ تُنَزَّلَ التَّوْرٰىةُ مگر جو
حرام کرلی تھی اسرائیل نے اپنی جان پر توریت نازل ہونے کے آگے اسرائیل لقب ہی یعقوب بن اسحٰق بن ابراہیم کا
یعقوب علیہ السلام اپنے پر کونسی چیز حرام کئے تھے اُسمیں اختلاف ہی مقاتل اور کلبی کہتے ہیں یعقوب علیہ السلام
بہت بیمار تھے نذر کئے اگر اس بیماری سے مجھکو شفا ہو تو میری مرغوب غذا ترک کرونگا اونٹ کا گوشت اور دودھ
اُنکا بہت مرغوب تھا بیماری سے شفا ہوئی بعد اُن دونوں کو اپنے پر حرام کئے اُسکو طبری نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوع

روایت کیا ہی یعنی کہتے ہیں یعقوب علیہ السلام رگون کو اپنے پر حرام کئے کیونکہ آنون اردن شہر مین تھے
اپنے بھائی عیص سے بھاگ کر بیت المقدس کا راستہ لئے راہ مین فرشتہ بصورت انسان نمود ہوا یعقوب قوی ہیکل
تھے اسکو چور تصور کر کے کشتی کرنا شروع کئے فرشتہ انکی ران دابا اور آسمان پر چلا گیا یعقوب کو عرق
النسا کی بیماری بہت شدت سے ہوئی تمام شب درد سے بیقرار رہتے سو نذر کئے اگر مجکو اس بیماری سے
شفا ہوگی تو رگ نہ کھاؤنگا صحت ہوئی بعد گوشت کھائے تو اس مین کے رگین چنکر نکال دیتے انکے بعد انکی
اولاد بھی ویسا ہی رگین نکال کے کھایا کرتے تھے قُلْ فَأْتُوا بِالتَّوْرَاةِ فَاتْلُوهَا إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ
تو کہہ لاؤ توراۃ اور تم پڑھو اگر سچے ہو یعنی تم سچے ہو تو توریت لا کر اسمین بتا دو پھر وے توراۃ نہین لائے
تا اپنی قلعی نہ کھول جاوے فَمَنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ مِنْ بَعْدِ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ
پھر جو کوئی باندھے اللہ پر جھوٹھ اسکے بعد تو وہی ہین بے انصاف یعنی جب دلیل سے معلوم ہوا کہ حرمت اسکی یعقوب
علیہ السلام کی طرف سے ہوئی اسکے پیش از وے حرام نتھے تو اس کا خلاف جھوٹھ باندھنے والا عذاب کا مستحق ہی قُلْ
صَدَقَ اللَّهُ فَاتَّبِعُوا مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا تو کہہ سچ فرمایا اللہ نے سو اب تابع ہو جاؤ دین ابرہیم کے
جو ایک طرف کا تھا یعنے اللہ تعالی جو چیز دیا بنی اسرائیل پر سب کھانے حلال تھے مگر اسرائیل علیہ السلام نے جو اپنے
پر حرام کیا وہی خبر سچ ہی یہود جو کہتے ہین جھوٹھے ہین اب محمد صلی اللہ علیہ وسلم جس دین کی دعوت
کرتے ہین وہی دین حق ہی ابرہیم کا دین وہی تھا تم اپنی یہودیت چھوڑ کے دین اسلام قبول کرو وَمَا كَانَ
مِنَ الْمُشْرِكِينَ اور نہین تھا یعنے ابرہیم شرک کرنے والا اس مین تعریض ہی یہود کو کہ وے اللہ
کا ساجھی ٹھہراتے ہین إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ مُبَارَكًا وَهُدًى لِلْعَالَمِينَ
تحقیق پہلا گھر جو ٹھہرا لوگون کے واسطے یہی ہی جو بکے مین برکت والا اور نیک راہ جہان کے لوگون کو اس
آیت کی شان نزول یہہ ہی یہود کہے بیت مقدس جو اپنا قبلہ ہی کعبے سے افضل ہی اور اسکی بنا کعبے
سے پہلے ہی انبیا کی ہجرتگاہ اور انکی مدفنگاہ اور محشر کی جگہہ ہی ہی مسلمان کہے کعبہ افضل ہی تب اللہ تعالی
یہہ آیت نازل کیا پہلا گھر جو فرمایا اس سے مراد عبادتگاہ ہی کعبہ پہلی مسجد ہی جسکی بنا اللہ تعالی کی عبادت
کے واسطے ہوئی بخاری اور مسلم نے ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین بولا مین نے رسول اللہ صلی اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کون سی مسجد زمین پر پہلے بنا ہوئی آپ فرمائے مسجد حرام مین نے پوچھا اسکی بعد کونسی تو فرمائے مسجد اقصیٰ مین نے پوچھا دونون مسجدونکی بنا مین کتنے روز کا فاصلہ تھا فرمائے چالیس سال کا کعبے کی بنا کس وقت ہوئی اِس مین اختلاف ہی بعضے کہتے ہین کعبہ پہلا گہر ہی جو زمین پر بنا پایا بیہقی دلایل النبوۃ مین عبداللہ بن عمر سے مرفوع روایت کیا ہی کہ اللہ تعالیٰ نے جبرئیل کو آدم علیہ السلام کے پاس بھیجا اور کعبہ بنانیکا حکم کیا آدم اسکو تیار کئے بعد حکم ہوا کہ اسکا طواف کرو اور انکو کہے تم پہلے انسان ہو اور یہہ پہلا گھر ہی انسانون کے لئے بعضے کہتے ہین اسکو آدم کے آگے فرشتے بنائے تھے وہب بن منبہ سے منقول ہی کہ اسکو شیث بنا کئے حافظ عسقلانی کہا ہی آدم اسکو پہلے بنانا جو کہے وہی قول معتبر ہی انکے بعد ابرہیم علیہ السلام اسکو بنا کئے بعد بنی جرہم اور عمالقہ بھی بنا کئے بعد قریش بنا کئے اسکو دو دروازے تھے ایک ہی دروازہ رکھے زمین پر تھا سو اسکا زینہ بلند کئے اور جنوب کی جہت مین ساتھ ہاتھ کے قریب طول مین کم کرکے بنائے اور وہ پر سقف کئے بعد ابن الزبیر اسکو توڑ کے ابرہیم کے قواعد پر اسکو بنا کئے ان کے بعد حجاج بن یوسف کچھ تغیر دیا اور جنوب کی جہت کی دیوار توڑ کے قریش کی بنا کے موافق کیا پشت کی طرف کا دروازہ بند کیا اور زینہ بلند کیا جیسا قریش کے وقت تھا اسکے بعد بخشنبے کی شب شعبان کی بیسوین تاریخ سنہ ایکہزار انچالیس ہجری مین مسجد الحرام مین پانی کی سیل بری شدت سے آئی سو جنوبی دیوار جو حجاج بنایا تھا تمام گر پری مشرقی جانب کی دیوار جدھر کعبے کا دروازہ ہی آدھی دیوار اور غربی جہت کی تہائی دیوار ضایع ہوئی شمالی دیوار فقط باقی تھی سو اسمین بھی خلل آیا سلطان مرادخان بن سلطان احمدخان عثمانی نے تعمیر کا حکم فرمایا اور بہت سا پیسا روانہ کیا سو جمادی الثانی کی دسوین کو سنہ ایکہزار چالیس ہجری مین دیوارین جو باقی تھین سبکو توڑ کے سہ شنبے کے دن اسی مہینے کی چھبیسوین کو نئی بنا شروع کئے مسجد کے مینار اور دروازے وغیرہ جو ضایع ہوئے تھے سب کی مرمت کئے ذی القعدہ کی بیسوین کو اسی سال مین فراغت پائے کعبے کی بنا جو اب موجود ہی سلطان مرادخان کی ہی متقدمین کے تاریخون مین جو ان کے وقت حجاج کی بنا تھی سو وے کہتے ہین اب بنا جو موجود ہی حجاج کی ہی سو عوام کو اسکی اطلاع نہ رہنے سے ایسا ہی کہتے ہین سو بات غلط ہی اور بکہ نام مکے کا ہی بعضے کہتے ہین کعبہ جس جگہہ ہی اُس جگہہ کا نام بکہ ہی تمام شہر کا نام مکہ ہی اور مبارک کہا کیونکہ وہان لوگ کو بہت نفع اور خوبی ہی جو کوئی حج یا عمرہ بجا لاوے یا طواف کرے یا اعتکاف بیٹھے یا نماز

کہ اس نے اسکو ثواب ملتا ہے جہان کے لوگون کو ہدایت ہو لاکیا واسطے کہ وہ مومنون کا قبلہ ہے نماز کی جہت
واسطے اسی سے راہ پاتے ہین یا جنت مین جانیکے لئے وہ راہ ہے کیونکہ جو اسکی جہت طرف متوجہ ہو کے نماز
پڑھے وہ مومن ہے جو مومن ہو وہ بہشت مین جایگا فِیْهِ اٰیٰتٌ بَیِّنٰتٌ اس مین نشانیان ظاہر ہین یعنے
کعبے کی حرمت اور فضیلت پر بہت سی نشانیان ظاہر ہین اب ان نشانیون سے ایک نشانی بیان فرماتا
ہے مَقَامُ اِبْرٰهِیْمَ کھڑے ہونیکی جگہہ ابرہیم کی ہے مقام کا لفظ ترکیب مین یا مبتدا ہے اسکی خبر محذوف ہے اب
تقدیر یون ہوگی منہا مقام ابرہیم یعنے انہین نشانیون سے مقام ابرہیم ہے یا خبر ہے اسکا مبتدا المحذوف اب
تقدیر یون ہوگی احدہا مقام ابرہیم یعنے ایک ان نشانیون سے مقام ابرہیم ہے یا بدل ہے آیات کا بدل بعض من کل
مقام ابرہیم سے مراد پتھر ہے جسپر ابرہیم علیہ السلام کے دونون پانون کی نشان ہے اس پر نشان اٹھنیکا سبب یہہ ہے کعبے
کی بنا جب بلند ہوئی اور ابرہیم علیہ السلام ضعف کے سبب سے پتھر اٹھا نہین سکے تب اس پتھر پر کھڑے ہوئے انکے دونون
پانون پتھر مین دھس گئے یہی قول مشہور ہے بعضے کہتے ہین ابرہیم علیہ السلام شام سے مکے کو جب آنے لگے تو
سارہ آپ سے قسم لئے کہ جاکے وہ نہین آنا وہان نہ اترنا جب مکے مین آئے اسمعیل کی بی بی کہے آپ اترکے اپنا سر
دھوا ابرہیم نہین اترے تب اس نے پتھر لے آکے انکے داہنی طرف رکھی اس پر پانون رکھے اور ایک داہنی طرف
دھوئی بعد بائین طرف رکھ کے بائین طرف دھوئی اور اس پتھر پر آپکے پانون کا نقش اٹھا بعضے کہتے لوگون کو حج کے
واسطے آنیکی ندا جو کئے اس پتھر پر کھڑے ہو کے سوا آپکے قدمون کے نشان اس پر اٹھے اور پیر اس مین گھٹنون تک
دھسا اور وہ پتھر دشمنون کے ہاتھ سے بچکے آج تک رہا اللہ تعالی کی قدرت کاملہ اور ابرہیم علیہ السلام کی
نبوت پر دلالت کرتا ہے وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا اور جو کوئی اندر آیا اسکو امن ملا یہہ بھی ایک نشانی ہے
اسکے نشانیون سے عرب جنگ کرتے اور لوٹتے تھے جب کوئی حرم مین آجاوے تو وہ اپنی جان اور مال کا امن
پاتا تھا یا امن ملنا قیامت مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے کوئی شخص دو حرم سے یعنے مکہ اور مدینے سے کسی
ایک مین مرے تو قیامت کے دن امن سے اٹھیگا اس حدیث کو ابوداؤد طیالسی اپنی مسند مین اور بیہقی شعب الایمان
مین عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین اسحٰق بن راہویہ اپنی مسند مین اور بیہقی شعب الایمان مین انس رضی اللہ عنہ سے
روایت کئے ہین طبرانی معجم کبیر اور اوسط مین بیہقی شعب الایمان مین جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین دارقطنی اپنی

ابن سعد نے حاطب بن ابی بلتعہ کی حدیث سے روایت کیا ہے ان تمام روایتون مین ضعف ہے مگر سب طریقون کے دیکھنے
حدیث کو قوت ہوتی ہے اسی لئے جلال الدین سیوطی نے کہا کہ یہہ حدیث حسن ہے اللہ صاحب نے اُسکے نشانیون سے دو نشانی پر اقتصار
کیا کیونکہ ان دونون کا ذکر کرنا کافی ہے انکے سوائے اور بھی نشانیان موجود ہین پرندہ کعبے کی اوپر سے نہین اُترتا وہان جب پہنچتا ہے
تو داہنے یا بائین طرف پھرجاتا ہے اور وحشی جانور حرم مین شکار کو دیکھے تو نہین پکڑتے اگر شکاری پیچھا کرے شکار حرم مین آجاوے
تو اُس سے باز آتے ہین اور کوئی پرندہ کعبے پر نہین بیٹھتا مگر کبوتر بیمار ہوتا ہے تو شفا ہونے وہان بیٹھتا ہے اور اُس پر بیٹ نہین
کرتا اور جو حرم کی حرمت کو توڑتا ہے اللہ تعالی اُسکو جلد سزا دیتا ہے اور جو جبار اُس سے بد ارادہ کرتا ہے تو اللہ تعالی اُسکو ہلاک
کرتا ہے تنبیہ علماء متقدمین اپنے مشاہدے کو ذکر کرتے ہین کہ کعبے پر کوئی پرندہ نہین اُترتا اُنکے بعد کے علما لکھے ہین حلال جانور اُس
پر سے نہین اُترتا فواسق جانور جیسے چیل اُس پر سے اُڑتے ہین کبوتر اُس پر نہین بیٹھتا مگر بیمار ہو تو لیکن ہمارے زمانے مین نقشہ
یہہ ہے چیل یا بیل وغیرہ اُسکے اوپر سے اُڑتے ہین کبوتر کی ٹکڑی جب وہان پہنچتی ہے تو پھوٹ کے داہنے اور بائین طرف ہوکے
اُڑتی ہے مگر بعضے کبوتر اوپر سے گذر جاتے ہین اکثر کبوتر جمعی واسطے کعبے کے اوپر جا بیٹھتے ہین بندۂ عاصی اسکا سبب ایسا سمجھتا ہے اول کے
لوگ کعبے کی نہایت حرمت کرتے تھے اسلئے جانور بھی کوئی اُس پر سے نہین گذرتا تھا انسان اشرف المخلوقات ہوکے اُسکی تعظیم
مین قصور کرتے ہین تو جانور بھی اُسکی تعظیم مین قصور کرتے ہین اسلئے اب جانور وہ تعظیم نہین کرتے جو سابق مین کرتے تھے
واللہ اعلم ابو حنیفہ کہتے ہین یہہ جملہ اگرچہ ظاہر مین خبر ہے لیکن معنی مین امر ہے گویا معنی یون ہے جو وہان جاوے تو اُسکو امن دیو
اور اس سے دلیل لیتے ہین کہ اگر کسی نے حرم کے باہر جنایت کیا اور حرم مین جاکر پناہ لیا تو اُسکو وہان قتل نہ کرنا خواہ یہہ قتل
قصاص کا ہو یا زنا کا یا ردت کا پر اُسکو کھانے پینے سے روکنا تا لاچار ہوکر باہر نکل آوے شافعی کہتے ہین وہ نہین قتل کرنا چنانچہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابن خطل کو قتل کئے اور آیت کو ظاہر پر جو خبر ہے حمل کرنا ممکن رہتے پر اُسکو امر لینا خلاف قانون ہے
امن ثابت ہوئے کوئی ایک وجہ سے امن پایا جاتا بس ہے وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا
اور اللہ کا حق ہے لوگون پر حج کرنا اُس گھر کا جو کوئی پاوے اُس تک راہ اس آیت سے اللہ تعالی بندون پر حج فرض کیا
اسلام کے پانچ رکن مین حج بھی ایک رکن ہے اُسکی فرضیت کا منکر کافر ہے بخاری اور مسلم وغیرہما نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے
روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اسلام کی بنا پانچ چیز پر ہے گواہی دینا کوئی معبود نہین سوائے اللہ کے
اور محمد اللہ کا رسول اور نماز پڑھنا اور زکوۃ دینا اور حج کرنا اور روزے رمضان کے رکھنا حج کی معنی اصل مین قصد کرنا ہے

بیت اللہ کی زیارت کا مخصوص طور پر قصد کرنا بیت گھر کو کہتے ہین اسپر الف لام کے البیت کہیے تو بیت اللہ مراد ہی اسکی فرضیت واسطے اللہ تعالی نے وہان پہنچنے کی استطاعت ہونا کرکے شرط کیا جسکو استطاعت نہین اُسپر حج فرض نہین استطاعت کی معنی زاد و راحلہ یعنے توشہ اور سواری کر کر حدیث مین آیا ہی اُس حدیث کو ترمذی اور ابن ماجہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوع روایت کئے ہین لیکن اُسکی سند مین ابراہیم بن یزید خوزی ہی وہ ضعیف ہی اور حاکم انس کی حدیث سے روایت کیا ہی اُسکی سند مین بھی علت ہی اور دار قطنی اور حاکم قتادہ سے وہ انس سے روایت کیا ہی اسمین بھی علت ہی اور ابن ماجہ نے ابن عباس سے مرفوع روایت کیا ہی اُسکی سند بھی ضعیف ہی اور دار قطنی نے اُسکو علی اور ابن مسعود اور عائشہ اور جابر اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت کیا ہی اُن تمام روایتون کے سندین ضعیف ہین لیکن سب طریقون کو جمع کرنے سے اصل ہونا معلوم ہوتا ہے فقہا کہتے ہین استطاعت دو قسم کی ہی ایک استطاعت خود حج ادا کرنیکی دوسری استطاعت غیر سے کروانے کی خود ادا کرنیکی استطاعت یہہ ہی حج کو جا کر آنے تک کا خرچ ایسا اور اپنے اہل و عیال کا ہونا اور سواری رہنا اگر دو مرحلے کے اندر کوئی شخص رہتا ہی تو اُسکو سواری کا ہونا شرط نہین اور سواری پر بیٹھنے کی طاقت ہونا اور راہ مین امن رہنا غیر سے حج کروانیکی استطاعت یہہ ہی کہ خود حج کو جانے سے عاجز ہی لیکن غیر کو پیسے دیکر حج کروا سکتا ہی تو حج کروانا فرض ہی ومن کفر فان اللہ غنی عن العلمین ۝ اور جو منکر ہوا تو اللہ پروا نہین رکھتا لوگون کی یعنے اللہ تعالی نے حج جو فرض کیا ہی اُسکو کوئی انکار کیا تو اللہ کا کچھ بگاڑتا نہین عالمین سے مراد جن اور انسان اور فرشتے ہین سعید بن المسیب کہتا ہی یہہ آیت یہود کے حق مین اُتری وے کہتے تھے حج کرنا فرض نہین سدی کہتا ہی جسکو حج کی استطاعت ہو اور حج نہ کر کے مرگیا تو وہ کافر ہی اُسکی دلیل حدیث ہی علی مرتضی رضی اللہ عنہ کی جسکو ترمذی نے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے جسنے زاد و راحلہ اللہ کے گھر کو جانیکا پائے اور نہ جاوے تو یہودی ہوکے مرے یا نصرانی یعنے یہودی یا نصرانی ہوکے مرنا اور حج ادا نہ کرکے مرنا دونون برابر ہین لیکن اس حدیث کی سند مین ہلال بن عبد اللہ ہی وہ مجہول ہی اور حارث سے ضعیف اور سعید بن منصور اور امام احمد اور ابو یعلی اور دارمی اور بیہقی شعب مین ابی امامہ سے مرفوعاً روایت کئے ہین کہ جسکو حج کرنے سے ظاہر حاجت یا ظالم حاکم یا سخت بیماری منع نہ کرے پھر وہ حج نہ کرکے مرا تو یہودی ہوکے مرے یا نصرانی اس حدیث کی سند مین لیث بن ابی سلیم ہی وہ ضعیف ہی اور شریک وہ سیئ الحفظ ہی اور اسکو امام احمد کتاب الایمان مین سفیان ثوری کی طریق سے مرسل روایت کیا ہو اور سعید بن منصور اور بیہقی نے عمر بن الخطاب سے اس حدیث کے مثل موقوف روایت کئے ہین اور اسکی سند صحیح ہی حافظ عسقلانی وغیرہ کہتے ہین کہ ان طریقون کے دیکھتے معلوم ہوا کہ اس حدیث کو اصل ہی ابن جوزی

اس حدیث کو موضوع بتایا ہے جو داخل کیا سو خطا کیا اور یہہ حدیث اس شخص کے حق مین ہے جسنے حج کو باوجود استطاعت کے ترک کرنا حلال سمجھا یا اسکے کرنے کو ثواب اور نہ کرنے کو گناہ نہین سمجھا بعضے کہتے ہین یہہ جملہ علیحدہ ہے ماقبل سے تعلق نہین اور وہ وعید ہے کافرون کو قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لِمَ تَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ تو کہہ اے اہل کتاب کیون منکر ہوتے ہو اللہ کے آیتون سے اہل کتاب سے مراد یا انکے علما ہین جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت انکے پاس متحقق تھی یا سب اہل کتاب ہین جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے منکر ہین مخصوص اہل کتاب کو خطاب کرنے مین اشارہ ہے کہ انکا کفر بہت قبیح ہے اگرچہ وے کہتے ہین کہ ہم توریت پر اور انجیل پر ایمان لائے ہین پر وے ان کتابون کے منکر ہین آیات سے نشانیان مراد ہین جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر دلالت کرتے ہین وَاللَّهُ شَهِيدٌ عَلَىٰ مَا تَعْمَلُونَ ⊕ اور اللہ کے روبرو ہے جو کرتے ہو یعنے اللہ تعالی تمہارے سب کامون پر مطلع انکا بدلا دیگا قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لِمَ تَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ مَنْ آمَنَ تَبْغُونَهَا عِوَجًا تو کہہ اے اہل کتاب کیون روکتے ہو اللہ کی راہ سے ایمان لانے والے کو تم ڈھونڈھتے ہو اس راہ مین کجی یعنے اللہ تعالی پر جو شخص ایمان لاتا ہے اسکو اللہ کی راہ مین کجی ہے کرکے کیون پھیرتے ہو یہود کی عادت تھی مسلمانون کو شبہے مین ڈالتے کوئی ایمان لانا چاہتا تو اسکو روکتے اور کہتے توریت مین نبی کی صفت جو مذکور ہے وہ صفت محمد مین نہین اور کہتے موسی کی شریعت قیامت تک باقی ہے کرکے توریت مین آیا ہے اور کہتے اللہ کے احکام بھی کہین منسوخ ہوتے ہین وَأَنْتُمْ شُهَدَاءُ اور تم خبر رکھتے ہو یعنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت توریت مین مذکور ہوئی اور دین اسلام اللہ کا پسند ہوا تم کو خوب معلوم ہے وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ⊕ اور اللہ بیخبر نہین تمہارے کام سے یعنے تمہارے کفر اور جھٹلانے سے اور مومنونکو فریب دینے سے اللہ غافل نہین جزا دینے کا وقت آئیگا تو جزا دیگا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اے ایمان والو اس آیت کی شان نزول کو ابن جریر طبری نے زید بن اسلم سے یون روایت کیا ہے کہ شاس بن قیس ایک یہودی تھا بوڑھا بڑا سخت کافر مسلمانون سے بہت عداوت رکھتا سو ایک روز دیکھا چند لوگ اوس اور خزرج کے باہم بیٹھکر بات چیت کر رہے ہین انہون کی الفت اور دوستی اسکو بری لگی بولا سابق مین یہہ لوگ باہم عداوت رکھتے تھے اب یہہ سب آپس مین دوست ہوا بڑی بات ہے اگر بنی قیلہ یعنے اوس اور خزرج باہم ملکے ہمارے پیچھے پڑینگے تو ہمکو اس شہر مین رہنا دشوار ہوگا پھر ایک یہودی جو اسکے ساتھ تھا سو اسکو بولا تو ان مین جاکے بیٹھ اور بعاث کے جنگ کا احوال بیان کر اور بیتین جو بنائے ہین پڑھکے سنا بعاث کا روز وہ تھا جس مین

اوس اور خزرج کا جنگ ہوا تھا اور فتح اوسیونکو ہوئی تھی وہ یہودی جا کے انکو اس فخر کا احوال بولا اور شعر پڑھنے
لگا اوس اور خزرج آپس مین فخریہ کرنے لگے آخر دونون قبیلے والون مین جھگڑا لگا اوس بن قیظی وسی اور جبار بن
صخر خزرجی اپنے گھر گون پر اکے لڑنے لگے ایک نے بولا تم چاہتے ہو تو اس جنگ کو آج کے دن ہم تازہ کر بتلاتے ہین پھر دو
نون قبیلے والے تیز ہوکے کہنے لگے مدینے کے باہر جنگ کو چلیو اور ہتھیار باندھ پھر اوس اور خزرج کے درمیان جاہلیت مین جو دعوی
تھا اس دعوے واسطے حرے پاس جمع ہونے لگے یہہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپ چند مہاجرین کو جو وہان
موجود تھے لیکے انصار پاس تشریف لیگئے اور کہے ای مسلمانون تمھارے درمیان مین موجود ہونے پر کیا تم جاہلیت کے رسوم اختیار
کرتے ہو تمکو اللہ تعالی اسلام کی عزت دیا اور جاہلیت کے عہدین توڑا اور تمھارے بیچ الفت ڈالا کیا پھر جیسے تھے ویسے ہی
کافر بنتے ہو ذیلکو اللہ کو ڈرو تب انصار سمجھے کہ یہہ شیطان کا فساد تھا دشمنون نے داو کئے تھے پھر ہتھیار ڈال دینکے رونے لگے
اور ایک کے ایک گلے لگے اور سب ملکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آئے اس پر اللہ تعالی یہہ آیت نازل کیا اِنْ
تُطِيعُوا فَرِيقًا مِّنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتٰبَ يَرُدُّوكُم بَعْدَ إِيْمَانِكُمْ كٰفِرِيْنَ + اگر تم مانوگے بعضے اہل کتاب کی
بات تو پھیر دینگے تمکو ایمان لائے پیچھے کافر وَكَيْفَ تَكْفُرُوْنَ وَأَنْتُمْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ آيٰتُ اللّٰهِ وَفِيْكُمْ رَسُوْلُهٗ
اور تم کسطرح منکر ہوتے ہو اور تم پر پڑھی جاتی ہین آیتین اللہ تعالی کی اور تم مین اسکا رسول ہی اللہ تعالی انکی سرزنش
واسطے یہہ فرماتا ہی کہ تمھارے پاس کفر کا دخل ہونا نہایت بعید ہی کیونکہ اللہ کے آیتین یعنے قرآن جو معجزہ ہی اسکو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پڑھکے سناتے ہین اور اللہ کا رسول یعنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمھارے بیچ موجود ہی تمکو وعظ و نصیحت کرتا ہے
اور تمکو کچھ شبہہ ہو تو اسکو دفع کرتا ہی وَمَنْ يَّعْتَصِمْ بِاللّٰهِ فَقَدْ هُدِيَ إِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ + اور جو کوئی مضبوط
پکڑے اللہ کو پھر وہ پہنچا سیدھی راہ پر یعنے جو کوئی اللہ کے دین کو اختیار کرے اور اپنے امور مین اسی سے التجا کرے
تو وہ شخص راہ حق کو پایا يٰأَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ ای ایمان والو ڈرتے رہو اللہ سے
جیسا چاہئے اس سے ڈرنا یعنے اس سے پورا ڈرنا واجبات کو ادا کرنا اور حرام سے باز رہنا عبد الرزاق اور فریابی اور ابن جریر
اور ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ اپنے تفسیرون مین اور طبرانی معجم مین اور حاکم مستدرک مین اور ابو نعیم حلیے مین
عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین کہ یہہ حق ڈرنیکا یہہ ہی اسکی ایسی فرمانبرداری کرنا کہ اس مین نافرمانی
نہ ہو ایسا شکر کرنا کہ اسمین ناشکری نہ ہو ایسا ذکر کرنا کہ اسمین فراموشی نہ ہو حاکم اسکی تصحیح کیا ہی ابن مردویہ اسکو

اُسکو مرفوع بھی روایت کیا ہی مفسرین کو اِس جملے کے حکم مین اختلاف ہی سعید بن جبیر اور قتادہ اور سدی کہتے ہین یہہ منسوخ ہی اِس آیت کے نازل ہونیسے صحابہ کو بہت گھبراہٹ ہوئی عرض کیے یارسول اللہ کسکو اِسکی طاقت ہی کہ اُس سے پورا کرے تب اللہ تعالی اِس آیت کی ناسخ جو سورۂ تغابن مین ہی نازل کیا فاتقوا اللہ ما استطعتم طاؤس وغیرہ کہتے ہین یہہ جملہ منسوخ نہین بلکہ محکم ہی یہہ اقدر وہی ہی جو اپنے پر لازم ہی اسکو اپنی طاقت کی موافق ادا کرنا وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنتُم مُّسْلِمُونَ ﴿﴾ اور نہ مریو مگر مسلمان اِس جگہہ اگرچہ نہ مریو کرکے نہی کا صیغہ فرمایا لیکن مقصود اِس سے اسلام پر رہنے کے لیئے امر ہی گویا معنی یون ہی اسلام کی حالت پر تم ثابت رہو اگر موت آوے تو اُسی حالت مین آوے ترمذی اور بغوی عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیئے ہین کہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِس آیت کو پڑھے یاایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ حق تقاتہ ولا تموتن الا وانتم مسلمون اور فرمائے زقوم کا ایک قطرہ اگر زمین پر گرے تو اہل دنیا کا تمام معاش تلخ ہوجائیگا جسکو زقوم کے سوائے کچھہ کھانا نہو تو اُسکا کیا حال ہوگا ترمذی کہا یہہ حدیث حسن صحیح ہی وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا اور مضبوط پکڑو اللہ کی رسّی سب ملکر اللہ کی رسّی سے مراد اللہ کا دین یعنے دین اسلام کو اختیار کرو اُسکو رسّی سے تعبیر کیا کیونکہ کوئی باریک تنگ راہ مین گذرنا چاہے اور پیر پھسلنے کا اندیشہ ہووے تو رسّی جسکی دونون طرف راہ کے دو جانب سے باندھے ہون پکڑے اُسکو خوف نہین رہتا حق کی راہ بھی بہت باریک تنگ ہی اکثر لوگون کے پیر لغزش پاتے ہین جسنے دین اسلام مضبوط پکڑا اُنو برے خوف سے نجات پایا بعضے کہتے ہین اُس سے مراد قرآن ہی کیونکہ جو اُسکے احکام چلیگا تو اُسکو نجات ہوگی مسلم نے زید بن ارقم رضی اللہ عنہا سے غدیر خم کی حدیث مین روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے مین تمہارے مین دو گران چیز چھوڑ کے جاتا ہون ایک تو کتاب اللہ ہی وہ اللہ کی رسّی ہی جو اُسکی پیروی کریگا ہدایت پایا جو اُسکو ترک کیا تو گمراہ ہوا دوسری چیز میرے اہل بیت ہین الحدیث ترمذی اور دارمی نے علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے خبردار عنقریب فتنے ہونگے مین نے کہا یارسول اللہ اُن فتنے سے نکلنے کی کونسی راہ ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے کتاب اللہ ہی اُسمین تمہارے قبل کی اور بعد کی خبر ہی اور تم آپس مین چلنے کا حکم ہی وہی فیصلہ ہی بیہودہ نہین جو ستمگار اُسکو ترک کریگا اللہ اُسکے پرزے پرزے کریگا اور جسنے اُسکے غیر مین سیدھی راہ طلب کریگا اللہ اُسکو گمراہ کریگا وہی اللہ کی مضبوط رسّی ہی وہی پکی نصیحت ہی

وہی سیدھی راہ ہو وہی ہی جو اسکی سبب سے خواہشہاے نفس میل نہیں کرتے اور زبان اس سے خلط نہیں ہوتی
اور علما اس سے سیر نہیں ہوتے اور بہت بار اسکو تکرار کرنے سے کہنہ نہیں ہوتا اور اسکے عجایب نہیں ختم ہوتے ہی
جنات نے اسکو سنے تو چپ نہ رہ سکے کہہ اٹھے کہ ہم نے سنا ہی ایک عجب قرآن سمجھاتا نیک راہ سو ہم اسپر ایمان
لائے جو اسکی بات بولا تو سچ بولا اور جو اسپر عمل کیا تو ثواب پایا اور جو اُسمین کا حکم کیا تو عدل کیا
اور جو اسکی طرف دعوت کیا تو سیدھی راہ پر چلا ترمذی نے کہا اس حدیث کی سند مین مجہول شخص ہے اور اسکی
سند مین حارث اعور ہی اُسمین مقال ہی اس حدیث کو ایک شاہد بھی ہی طبرانی نے اسکو معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے
روایت کیا ہی اور اسکو حاکم ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث سے بھی روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فرمائے یہہ قرآن اللہ کی مضبوط رسی ہے اور کھلا نور ہے اور شفا نافع ہی اور اسکو پکڑنے والے کی خاطر
پناہ ہی الخ حاکم نے اس حدیث کی تصحیح کی ہی حافظ عسقلانی کہا کہ اسکے سند مین ابراہیم ہجری ہی وہ ضعیف
ہی **ولا تفرقوا** اور پھوٹ نہ جاؤ یعنے اسلام لائے بعد آپس مین جدائی نہ کرو جیسا اہل کتاب پھوٹ گئے یا
جیسا تمھارے مین پیشتر از اسلام پھوٹ تھا **واذکروا نعمت اللہ علیکم اذ کنتم اعداء فالف بین
قلوبکم فاصبحتم بنعمتہ اخوانا** اور یاد کرو احسان اللہ کا اپنے اوپر جب تھے تم آپس مین دشمن پھر الفت
دی تمھارے دلون مین اب ہوگئے اسکے فضل سے بھائی یعنے اسلام لانیکے قبل تمھارے مین عداوت تھی آپس مین جنگ
کررہے تھے اسلام کی سبب سے تمھارے دلونمین محبت اور الفت ڈالا اب آپس مین محبت اور اتفاق ہوگیا سب
ایکھے ہو جیسا بھائی اس آیت مین اللہ تعالی اوس خزرج کے درمیان پیشتر از اسلام کی مخالفت جو تھی اسکی طرف
اشارہ کیا انکا قصہ یہہ ہی اوس اور خزرج دو بھائی تھے انکی ماں قیلہ اور انکا باپ حارثہ بن عمرو بن عامر اوس
کو ایک فرزند ہوا اسکا نام مالک خزرج کو پانچ فرزند ہوئے انکے نام عمرو عوف جشم کعب حارث انکی اولاد مدینے
مین ایک مدت رہی سب مین دوستی تھی بعد اوس کا ایک شخص خزرج کے حلیف کو قتل کیا خزرج اسکے بدلے مین
اوسی کو قتل کرنا چاہے اوس نہ مانے کیونکہ انھون مین دستور تھا حلیف کے بدلے مین اصل کو نہ مارنا پھر دونون
قبیلے والون مین جنگ شروع ہوئے ایک سو بیس سال تک باہم جنگ ہوتا تھا آخر جنگ جو ہوا اسکا نام یوم
بعاث ہی اسکے بعد اسلام لائے اور جنگ مٹ گیا ان جنگون مین اکثر فتح خزرج کو ہوا کرتی تھی اوس عاجز ہوکے

ہو کے بنی قریظہ سے کمک چاہی خزرج انکو دبانے اور یہود سے چالیس شخص کو لیکے اپنے پاس گرو ڈالے مبادا اوس کی کمک کریں
اوس کے چند قبیلے عاجز ہو کے خزرج میں مل گئے اور بعضے وطن چھوڑ کے خیبر کی طرف نکل گئے بعد جو جنگ ہوا اسمیں اوس
کے بہت سے لوگ مارے گئے اور چاہے قریش کے حلیف ہونا سو ظاہر کئے ہم مکے کو عمرے کی خاطر جاتے ہیں انمیں دستور تھا جو کوئی
عمرے کو جانیکا ارادہ کرے تو جنگ موقوف رہتا اس حیلے سے مکے کو آئے لیکن مطلب حاصل نہ ہونے سے
پھر گئے بعد سوید بن صامت مکے کو حج یا عمرے کے واسطے آیا انمیں بہت دانا تھا انکی قوم اسکی دانائی کے نظر کرتے
اسکو کامل کہا کرتے ان دنوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرب کے قبیلوں پاس جاکے انکو دعوت کیا کرتے تھے
سوید کے آنیکی خبر سنکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکے پاس گئے اور اسکو اسلام کی دعوت کئے سوید کہا شاید
تمہارے پاس وہی ہے جو میرے پاس ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تیرے پاس کیا ہے بولا لقمان کی حکمت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے وہ کیا حکمت ہے سو کہہ اسنے کچھ باتیں کہہ سنایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرمائے یہہ خوب سخن ہے لیکن میرے پاس جو ہے اس سے بہتر ہے وہ قرآن ہے اللہ تعالی اسکو میرے پر روشنائی اور ہدایت واسطے
نازل کیا ہے پھر آپ کچھ آیتیں پڑھے اور اسکو اسلام کی دعوت کئے اسنے انکار نہ کیا اور بولا یہہ خوب باتیں
ہیں پھر مدینے کو گیا خزرج اسکو قتل کئے سوید کی قوم والے سب کہتے تھے کہ وہ مسلمان موا بعد اوس کے قبیلے سے
ابو الحیسر انس بن رافع بنی عبد الاشہل کے چند جوانونکو اپنے ساتھ لیکے کے قریش سے حلف کرنیکی خاطر آیا ان لوگوں
میں ایاس بن معاذ بھی تھا انکے آنیکی خبر سنکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں تشریف لیگئے اور فرمائے تم جسکے
لئے آئے ہو اس سے بہتر بات میں تمکو بولتا ہوں تم اسکو مانو کہے وہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے میں اللہ تعالی کا رسول ہوں
اللہ تعالی مجھکو بندوں کی طرف بھیجا ہے تا سب کو دعوت کروں اور سب اس خدا کے واحد لا شریک کی عبادت کرے
اور مجھ پر قرآن نازل کیا اور آیتیں پڑھکے سنائے اور انکو اسلام کی دعوت کیے ایاس بن معاذ انمیں
لڑکا کم سن تھا پکارا اٹھا ای لوگو تم جس بات کے واسطے آئے ہو اس سے یہہ بہتر ہے ابو الحیسر نے زمین پر سے
مٹھی کنکر اٹھا کر ایاس بن معاذ کے منہہ پر مارا اور بولا خاموش ہو ہم اسکے واسطے نہیں آئے ہیں ایاس بن
معاذ چپکا ہو رہا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھکے چلا آئے اور وہ لوگ مدینے کو گئے خزرج کو فتح بعاث جو
ہوئی تھی اس سے خزرج فخر کرنے لگے اور اوسیونکی ہجویں بنیے کہنے لگے اور بنی قریظہ اور بنی نضیر کی بھی ہجو کئے

اوس نے یہود کو اپنا شریک کر کر جنگ پر مستعد ہوئے اوس کا سردار حضیر بن سماک تھا والد اسید بن حضیر رضی اللہ
عنہ کا اسکو حضیر الکتائب کہتے تھے اور خزرج کا سردار عمرو بن نعمان بیاضی تھا بعاث کے نزدیک جنگ شروع ہوا
اول غلبہ خزرج کو ہوا پھر حضیر نے اوسیونکو ہمت دیکے بھی مقابلے مین آیا اوسیون کی فتح ہوئی بہت سے
سردار جانبین کے مارے پڑے عمرو بن نعمان بیاضی بھی مارا گیا حضیر بھی زخمی ہو کے چند روز کے بعد موا اس روز
کے جنگ کو بعاث کا جنگ کہتے ہین بُعاث باء موحدہ کے ضم سے اور عین مہملہ کے فتح سے اسکے اخیر مین
ثاء مثلثہ ہے بعضے اسکو غین معجمہ سے بھی کہتے ہین نام ایک جگہہ کا ہے مدینے پاس بعضے کہتے ہین نام قلعے کا ہے جسکو
اوسیون نے بنائے تھین بعضے کہتے ہین نام زراعت گاہ کا ہے بنی قریظہ پاس مدینے سے دو میل پر اس جگہہ جنگ
ہونے سے اس جنگ کا نام یوم بعاث ہوا یہہ جنگ اصح قول پر ہجرت کے قبل پانچ سال کے ہوا اس جنگ کے
بعد چند روز کے ایاس بن معاذ جو مکے کو آیا تھا سو بھی موا مرتے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو سنا تھا
اس پر ایمان لا کے کلمہ پڑھکے جان دیا القصہ خزرج کے چند شخص حج کو آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی عادت کے
موافق ہر ہر قبیلے والے کو دعوت کرتے تھے سو عقبے پاس خزرج سے ملکے پوچھے تم کون ہو کہے وہی خزرج جو یہود کے
موالی ہین کہے ہان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے بیٹھو مین تم سے کچھ کہتا ہون پھر وے بیٹھے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ان کو قرآن پڑھکے سنائے اور اسلام کی دعوت کئے مدینے والے بت پرست تھے یہود مین ملکے رہتے
سو یہود اہل کتاب تھے یہود کے اور انکے درمیان جنگ ہوتا تو یہود کہتے ایک نبی مبعوث ہونیکا زمانہ قریب پہنچا ہے
وہ آوے تو ہم اسکے تابع ہو کر تمکو عاد و ارم سا قتل کرینگے جب خزرجیونکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعوت کئے وے
آپس مین کہنے لگے یہود جو خبر دیتے تھے ایک نبی مبعوث ہونے والا ہے سو یہی نبی ہے یہود کے آگے ہی ہم ایمان لانا
تا وے ہم پر سبقت نہ کرے پھر وے حضرت رسول اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کئے اور ایمان لائے اور کہے ہماری قوم
مین باہم یکدیگر جنگ ہے ہم جا کے انکو دعوت کرتے ہین اگر وے آپس کی عداوت چھوڑدینگے اتفاق کرے اور
ہمارا کہا مانے تو تم سا عزیز شخص کوئی نہین پھر اپنے شہر کو روانہ ہوئے وے چھ شخص تھے ابو امامہ اسعد بن زرارہ
نجاری اور عوف بن حارث بن رفاعہ نجاری اسکو عوف بن عفرا بھی کہتے ہین اور رافع بن مالک بن العجلان اور قطبہ بن
عامر بن حدیدہ اور عقبہ بن نابی اور جابر بن عبداللہ بن رئاب یہہ سب خزرج کے قبیلے والے تھے پھر اپنے شہر کو جا کے

جاکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا احوال بیان کئے اور انکو اسلام کی دعوت کئے انمین اسلام کا چرچا ہوا انکا کوئی
گھر نتھا مگر اسمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ ہو رہا تھا جب دوسرا سال آیا حج کے موسم مین انصار کے
بارہ شخص آئے اسعد بن زرارہ اور عوف بن حارث بن رفاعہ اور معاذ بن حارث بن رفاعہ اور رافع بن مالک بن عجلان
اور ذکوان بن قیس اور عبادہ بن صامت اور یزید بن ثعلبہ اور عباس بن عبادہ بن نضلہ اور عقبہ بن عامر بن نابی
اور قطبہ بن عامر بن حدیدہ یہہ دس شخص خزرج کے قبیلے سے تھے اور اوس کے قبیلے کے دو شخص ابو الهیثم بن التیہان اور
عویم بن ساعدہ ان بارہ شخصون مین پانچ شخص سال گذشتہ مین آئے سو ہین غرض یہہ بارہ شخص رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے عقبہ اولی پاس ملکے بیعت کئے اس بات پر کہ اللہ کا ساجھی کسیکو نہ ٹھہرانا اور چوری نہ کرنا اور زنا
اور اپنی اولاد کو قتل نہ کرنا اور بہتان نہ کرنا اور بھلے کام مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی نہ کرنا اگر
اسکو وفا کرینگے تو جنت مین جاینگے اگر کوئی گناہ کربیٹھے بعد دنیا مین اسکا حد جاری ہوا تو اسکا کفارہ ہوگیا
اگر اسکو مخفی کرے تو اسکا امر اللہ کی طرف ہے چاہے تو عذاب دیوے یا بخشے یہہ بیعت لیتیکے وقت جہاد فرض نتھا
پھر وے لوگ مدینے کو گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکی تعلیم واسطے مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو انکے ہمراہ روانہ کئے
مصعب جاکے اسعد بن زرارہ کے گھر مین اترے نماز مین انہون کو امام کرتے کیونکہ تب اوس اور خزرج ایک
دوسرے کو امام کرنا مکروہ جانتے تھے القصہ ایک روز اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ اپنے ساتھ مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو
لیکے بنی عبد الاشہل اور بنی ظفر کے گھرون کی طرف گئے اور بنی ظفر کا ایک باغ تھا اس مین جاکے دونون بیٹھے
لوگ جو مسلمان ہوئے تھے انکے پاس جاکے جمع ہوئے یہہ کیفیت سعد بن معاذ اور اسید بن حضیر کو جو بنی عبد الاشہل کے سردار تھے
اور ہنوز ایمان نہین لائے تھے معلوم ہوئی سعد بن معاذ نے اسید بن حضیر کو کہا اے دونون شخص جو ہمارے باغ مین آکے
ہمارے نادان لوگونکو بگاڑتے ہین تم جاکے ان کو غصہ کرو اور تاکید کرو ہمارے باغ مین نہ آوے میرا خلیرا بھائی
اسعد بن زرارہ اسکے ہمراہ نہ ہوتا تو مین آپ جاکے منع کرتا پھر اسید بن حضیر اپنا حربہ لیکے انکے پاس چلے اسعد بن
زرارہ نے اسید آتا سو دیکھ کے مصعب کو کہا یہہ شخص اپنی قوم کا سردار ہے تمہارے پاس آتا ہی فاصدق اللہ فیہ یعنی
اللہ کے دین کی راستی اسکو ظاہر کرو یعنی ایسا سخن کرو کہ اسکو ایمان کی ترغیب ہو مصعب کہے اگر وہ میرے پاس
بیٹھا تو مین اس سے باتین کرونگا اسید آکے گالیان دیتا کھڑے ہوا اور بولا تم آکے کیا ہمارے نادان لوگون کو

بگاڑنے ہو تمکو اپنا جان پیارا ہے تو یہان سے نکل جاؤ مصعب نے کہے تم بیٹھکے ہماری بات سنو اگر پسند آوے تو قبول کرو
نہین تو جو تمہارے پسند نہین اسکو منع کرو اسید نے کہے تم راستی کی بات بولے اور اپنا حربہ گاڑ کے بیٹھا مصعب نے اسلام کی
دعوت کئے اور قرآن کے آیتین پڑھکے سنائے مصعب اور سعد کہتے ہین واللہ اس نے بات کرنیکے آگے
اسکے چہرے کی چمکات اور اسکی ملایمت دیکھ کے سمجھے کہ اس نے اسلام لایا اسید نے کہے یہہ سخن بہت بہتر ہے ترا
تمہارے دین مین ملانے کیسا کرتے مصعب نے کہے نہا کے تم پاک کپڑے پہنو اور کلمۂ شہادت پڑھو دو رکعت
نماز ادا کرو تو ہمارے دین مین داخل ہوئے اسید نہائے پاک کپڑے پہنے اور کلمۂ شہادت پڑھے اور دو رکعت نماز
ادا کئے بعد کہے اب ایک شخص ہے وہ تمہارا تابع ہوا تو اسکی قوم کا کوئی شخص تمہاری متابعت سے پس پا نہوگا وہ شخص
سعد بن معاذ ہے مین جاکے انکو بھیجتا ہون پھر اپنا حربہ لیکے سعد بن معاذ پاس آئے سعد اپنی قوم کے مجلس مین
جو بیٹھے تھے اسید کو دیکھ کے کہنے لگے واللہ اسید کا چہرہ جاتے وقت جو تھا سو اب ویسا نہین جب اسید آئے
تو سعد نے پوچھے تم جاکے کیا کرے اسید نے کہے مین ان دونون کی بات مین کچھ برا نہین دیکھا اور ان کو بہامت آؤ
کرکے تاکید کیا وے بولے تمہاری مرضی نہین تو ہم یہان نہین آتے لیکن مین سنا ہون بنی حارثہ اسعد بن زرارہ
کو قتل کرنے آتے ہین اسعد بن زرارہ تمہارا خلیرا بھائی ہے کرکے تمکو حقیر کرنا چاہتے ہین سعد بن معاذ نے بنی حارثہ کی بات
سنے کہ غصے سے جلد حربہ لیکے نکلے جاکے دیکھے تو وے دونون خاطر جمعی سے بیٹھے ہین سعد سمجھ گئے کہ اسید نے انکی بات مجھے
سنانے ایسا کہا غرض سعد انکو گالیان دئے اور اسعد بن زرارہ کو کہے تجھ کو میرے سے قرابت نہ ہوتی تو یہان تو بچکے
نہ جاتا کیا تم ہمارے گھر مین آکے ہماری مرضی کے برخلاف باتین کرتے ہو سعد بن معاذ آتے سو دیکھ کے اسعد بن زرارہ
نے مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو کہے یہہ اپنی قوم کا سردار ہے وہ تمہارا تابع ہوا تو اسکی قوم مین کا ایک شخص بھی خلاف
نہ کریگا غرض مصعب نے سعد بن معاذ کو کہے تم یہان بیٹھکے ہماری بات سنو اگر مرضی کے موافق ہو تو اسکو قبول کرو نہین
تو ہم تمہاری مرضی کے خلاف کرینگے سعد بن معاذ کہے تم انصاف کی بات کہے اور حربہ گاڑ کے بیٹھے مصعب نے اسلام کی
دعوت کئے قرآن کے آیتین پڑھ سنائے مصعب اور اسعد کہتے ہین واللہ ہم انکے چہرے کی جھلکات اور ملایمت دیکھ کے
سخن کرنیکے قبل سمجھے کہ وہ اسلام لائے پھر سعد نے کہے اس دین مین ملنا چاہے تو کیا کرنا مصعب نے کہے نہا کے پاک کپڑے پہنا بعد کلمۂ
شہادت پڑھنا اور دو رکعت نماز ادا کرنا سعد نہا کے اسلام لائے اور دو رکعت نماز پڑھے اور حربہ لیکے اپنی قوم پاس گئے

گئے اسید بن حضیر بھی ساتھ ہوئے سو لوگ انھون آتے سو دیکھکے کہے واللہ سعد کا چہرہ یہاں سے جاؤ تب تھا سو نہین ...
پھر سعد اپنی قوم لے پاس جاکے کھڑے ہوکے پوچھے ای بنی عبد الاشہل تم مجھ کو اپنے پاس کیسا سمجھتے ہو کہے تم کو اپنا سردار
سمجھتے ہین اور عقل مین افضل ہین اور مبارک نفس کہے سعد نے کہے تمھارے مردان اور عورتان سے بات کرنا مجھ پر حرام ہے
جب تک تم اللہ پر اور اسکے رسول پر ایمان نہ لاؤ پھر وہ دن نہین گذرا کہ بنی عبد الاشہل کے مرد و زن تمام مسلمان ہوگئے بعد مصعب نے
اسعد بن زرارہ کے گھر مین رہ کے لوگونکو دعوت کرنے لگے انصار کا کوئی گھر نہ چھٹا جس مین مردین اور عورتین مسلمان
نہ ہوئے مگر بنی امیہ بن زید اور بنی خطمہ اور بنی وایل اور بنی واقف یہہ قبیلے والے ایمان نہین لائے کیونکہ انمین ابو قیس
بن الاصلت شاعر تھا اور لوگ اسکے مطیع تھے سو انکو اسلام لانے نہین دیا یہانتک خندق کا جنگ ہوا غرض مصعب وہان
چند روز رہکے مکے کو گئے اور انصار جو ایمان لائے تھے انمین کے سات شخص اپنی قوم کے مشرکون کے ساتھ حج کو آئے
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وعدہ کئے ایام تشریق کے اوسط دنون مین عقبے پاس آپ سے ہم ملاقات کرینگے
کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بھی اس جماعت مین تھے سو کہتے تھے جب ہم حج سے فراغت پائے اور وعدے کی رات پہنچی
ہمارے ساتھ جابر کا والد عبد اللہ بن عمرو بن حرام بھی تھا اسنے ایمان نہین لایا تھا ہم اپنی بات ہماری قوم کے مشرکون
سو چھپاتے تھے سو جابر کو کہے تم ہماری قوم کے رئیس اور بڑے اشراف ہو تم دوزخ مین جلنا ہمکو بہت بد دستا ہی بہتر ہے
کہ تم اسلام لاؤ عبد اللہ اسلام لاکے ہمارے ساتھ حاضر ہوئے اس شب کو ہم اپنی اسباب پاس سوئے جب رات
تہائی ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات کے واسطے جانے ہم اپنے بچھونون پر سے دبتے اور سرکتے
ہوئے نکلنے تا ہمارے ساتھ کے مشرکونکو معلوم نہووے پھر ایک ایک شخص نکل کے جانا عقبہ پاس جمع ہوا
ہم ستر آدمی تھے ہمارے ساتھ دو عورتان تھین ایک تو ام عمارہ نسیبہ بنت کعب دوسری ام منیع
اسما بنت عمرو بن عدی بن خلف پھر ہم سب پہاڑ کے درے مین انتظار کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم تشریف لائے آپکے ہمراہ آپکے چچا عباس بن عبد المطلب بھی آئے عباس ان ایام مین اپنی قوم
کے دین پر تھے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جو شرط عہد ہوتا ہے اسکو مضبوط کرنیکی خاطر حاضر
ہوتے تھے اول عباس بن عبد المطلب کہنے لگے ای خزرج کی جماعت سنو راوی کہتا ہے عرب اوس اور خزرج
سب کو خزرج ہی کہا کرتے تھے اسی عادت پر عباس کہے ای خزرج کی جماعت سنو محمد کا مرتبہ ہمارے پاس جو ہے سو تمکو

معلوم ہی ہم اُنکو اپنی قوم والون سے ہمارے دین پر ہین بچاتے آئے وہ اپنے شہر مین اپنی قوم کی حفاظت
مین عزت سے ہی اب اُسکو تمہارے پاس آنے کی مرضی نہین تمہارے پاس جانا اور تم مین ہلمل کے رہنا چاہتا ہی تمکو اپنی معلوم
ہی کہ تم اُس سے جو شرط وعہد کروگے سو اُسکو نبھا دیگے اور مخالفون سے اُسکو بچائینگے تو اِس امر مین اِقدام کرو اگر اُن
آئے بعد اُسکو مخالفون کے ہاتھ مین سپرد دیتی اور اُسکی رفاقت ترک کرنی ہو تو ابھی کہہ دو کیا واسطے اپنی
قوم مین وہ عزت اور قوت سے ہی ہم لوگ کہے تم جو بولے سو ہمکو معلوم ہوا یا رسول اللہ آپ کیا فرماتے ہو سو
فرماؤ اور اپنے واسطے اور اپنے پروردگار کے واسطے جو جو شرط وعہد لینا منظور رہی سو لیتا پھر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اُنسے بات کئے اور قرآن کے آیتین پڑھے اور اللہ کی طرف کا دعوت کئے اور اسلام لانے
پر ترغیب دئے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تم سے بیعت اِسبات کی لیتا ہون کہ تم اپنے زن و فرزند کی جیسی حفاظت
کرتے ہین میری بھی ویساہی کرنا براء بن معرور نے رسول اللہ علیہ وسلم کا دستِ مبارک پکڑکر عرض کئے قسم ہی اُسی کی جو
آپکو بھیج بنی کیا ہی ہم آپکی ویسی ہی حفاظت کرینگے یا رسول اللہ ہم سے بیعت لیو واللہ ہم سپاہی ہین مردی
ہمارے بزرگون سے چلی آتی ہی براء ابن معرور سخن کر رہے تھے کہ ابوالہیثم بن التیہان اُنکے سخن کے آڑ ہوکے کہے یا رسول اللہ
ہمارے اور یہود کے درمیان شرط و پیمان تھا اب ہمکو اُنکا شرط توڑ ڈالنا پڑیگا اگر ہم اُنکی شرط توڑین اور اللہ تعالی آپکو
غلبہ دیا تو آپ اپنی قوم مین چلا جاوینگے اور ہمکو چھوڑ دیگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبسم کرکے فرمائے میرا
خون سو تمہارا خون ہی اور میری حرمت سو تمہاری حرمت ہی تم جس سے جنگ کروگے تو مین اُن سے جنگ کرونگا
اور تم جس سے صلح کرینگے تو مین اُس سے صلح کرونگا براء ابن معرور کہے یا رسول اللہ ہاتھ دراز کرو مین بیعت کرتا ہون
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تمہارے مین سے بارہ شخص کو نقیب مقرر کرو تا وہ اپنی قوم کا کفیل رہے پھر خزرج
کے نو شخص اور اَوس کے تین شخص کو نکالے بنی نجار کا نقیب اسعد بن زرارہ اور بنی سلمہ کا نقیب براء ابن معرور اور عبداللہ
بن عمرو بن حرام اور بنی ساعدہ کا نقیب سعد بن عبادہ اور منذر بن عمرو اور بنی رزیق کا نقیب رافع بن مالک
اور بنی الحارث بن الخزرج کا نقیب عبداللہ بن رواحہ اور سعد بن الربیع اور بنی عوف بن الخزرج کا نقیب عبادہ
بن الصامت یہہ نو شخص خزرج کے اَوس کے تین شخص اُسید بن حضیر بنی عبدالاشہل کا نقیب اور سعد بن خیثمہ بنی غنم کا نقیب
اور رفاعہ بن عبدالمنذر بنی عمرو بن عوف کا نقیب بعضے رفاعہ کے درعوض ابوالہیثم بن التیہان کو ذکر کئے ہین بعضی

بعضی روایتون مین آیا ہی یہہ بارہ شخص کو جو چنے جبرئیل علیہ السلام کے اِشارے سے تھا غرض جب اِن بارہ شخصون
کو نکالے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نقیبونکو فرمائے تم اپنی قوم کے کفیل ہو جیسا حواریان عیسیٰ بن مریم کے
کفیل تھے اور مین میرے قوم کا کفیل ہون عاصم بن عمرو بن قتادہ کی روایت مین ہی کہ جب تمام لوگ بیعت
کرنے پر متفق ہوئے عباس بن عبادہ بن نضلہ انصاری کہے ای خزرج کی جماعت اِس شخص کی بیعت جو کرتے ہین کس
بات کی بیعت ہی سو سمجھے ہو یہہ بیعت تمام کالے گورے آدمیون سے تمام عرب و عجم سے جنگ کرنے کی ہی اگر تم اپنا مال
سب خرچ ہو گیا اور عمدہ لوگ مارے گئے کرکے اِس شخص کی رفاقت ترک کرکے اُسکو دشمن کے سپرد کر دینے والے
ہو تو ابھی سے چھوڑ دو کیونکہ اُس وقت چھوڑ دینا دنیا و در آخرت کی رسوائی ہی اگر تمکو اعتماد ہی کہ تمھارے
تمام مال خرچ ہو جاوے اور اشراف سب مارے جاوے تو بھی اُسکی رفاقت نہ چھوڑینگے تو اُسکی بیعت کرو واللہ
وہ دنیا اور آخرت کی خوبی ہی عباس بن نضلہ یہہ جو کہے اِسواسطے تھا بیعت پکی ہووے یا اس شب کی بیعت
موقوف کرکے عبد اللہ بن ابی بن سلول کو بھی اپنا شریک بنانا تا بیعت مضبوط ہووے انصار کہے ہم اُنکو اختیار رکھے
اگرچہ ہمارا تمام مال خرچ ہووے اور اشراف لوگ سب مارے پڑے پھر کہے یا رسول اللہ ہم اِس عہد کو وفا کرے تو ہمارے
لئے کیا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تمکو جنت ہی کہے اپنا ہاتھ دراز کرو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھ
دراز کئے سب سے اول برا بن معرور بیعت کئے اُن کے بعد دوسرے لوگ بیعت کئے بعضی کہتے ہین اول اسعد بن زرارہ
بیعت کئے بعضی کہتے ہین ابو الہیثم بن التیہان کئے جب بیعت سے فراغت ہوئی شیطان عقبہ پر ایسے بڑے آواز سے
پکارا کہ ہم اتنا بڑا آواز نہین سُنے یا اہل الجباجب ہل لکم فی مذمم والصباۃ معہ قد اجتمعوا علی حربکم یعنے ای جباجب والے
مذمم کی ساتھ صابیون نے تمہارے جنگ کی خاطر جمع ہوئے ہین تم اُسکا بندوبست کرو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے
یہہ ازب العقبہ ہی یعنیٰ ازیب کا بیٹا بعد فرمائے ای عدو اللہ کیا تو سُنتا تھا واللہ ہم تیرے لئے خالی کر دیتے ہین اور
لوگونکو فرمائے اب تم اپنے مقام کو چلا جاؤ جباجب منا کے گھرون کو کہتے ہین کفار قریش رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو مذمم کہا کرتے تھے اور مسلمان کو صابی آزب العقبہ شیطان کا نام ہی القصہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لوگونکو جب رخصت کئے عباس بن عبادہ بن نضلہ کہے قسم ہی اُسکی جو آپکو رسول برحق کیا اگر حکم کرتے
ہین تو ہم سب اہل منا والون پر تلوار لیکے آتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے مجھے اِسکا امر نہین ہی لیکن تم

اپنے فرودگاہ کو جاؤ پھر ہم اپنے ٹھکان پر آکے سو رہے جب صبح ہوئی قریش کے چند عمدہ شخص ہمارے پاس آکے
کہنے لگے ای خزرج کی جماعت ہم سنے ہین تم ہمارے آسامی کو یہان نکال کے لیجاتے ہو اور ہمارے سے جنگ کرنے کی خاطر
بیعت کئے ہو عرب کے کسی قبیلے سے جنگ کرنا ہمارے پاس بد نہین جو تم سے ہے راوی کہتا ہی یہہ سنکے ہمارے ساتھ والے
مشرکان قسم کئے کہ یہہ بات بالکل ہوئی نہین اور ہم جانتے نہین وے سچ بولے کیونکہ انکو ہماری بیعت سے اطلاع
نتھی اسوقت ہم آپس مین ایک کو ایک دیکھنے لگے پھر وہ لوگ اٹھے ان مین حارث بن ہشام بن المغیرہ مخزومی
بھی تھا اسکے پانون مین نئے نعل تھین کعب کہتے ہین لوگ جو باتین کرے ان مین بھی مین گویا داخل ہون کر
معلوم ہونے واسطے مین عبد اللہ بن عمرو بن حرام کو کہا ای ابوجابر تم ہمارے عمدہ لوگون مین ہو قریش کا یہہ جوان
نعل جیسے پہنا ہی تم بھی کیون نہین پہنتے حارث نے یہہ سنکے اپنے پانون سے نعل نکال کے میرے روبرو والا
اور قسم دینے لگا کہ تم اسکو پہنو ابوجابر کہا اس جوان کو تونے شرمندہ کیا اسکے نعل اسکو پھیر دے مین نولا
نہ پھیر دونگا کیونکہ مجھے نیک فال ملی اللہ چاہے تو مین اسکا لباس چھین لونگا پھر قریش اٹھکے عبد اللہ بن ابی بن
سلول پاس جاکے اسکو بھی پوچھے اسنے بولا واللہ یہہ بہت بڑا کام تھا اگر ہوا رہتا تو میری قوم مجھکو اطلاع کرتی
مجھکو یقین ہی کہ یہہ بات نہین ہوئی پھر قریش چلے گئے اور انصار مدینے کو روانہ ہوئے قریش اس بیعت کی خبر معلوم
کرکے مسلمانون کو اول سے زیادہ ایذا دینے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اللہ تعالی تمکو بھائی دیا اور
تمہارے امن کے واسطے ٹھکانا کیا تم مدینے کو ہجرت کرو سب سے اول ابو سلمہ بن عبد الاسد مخزومی ہجرت کئے ان کے بعد عامر
بن ربیعہ انکے بعد عبد اللہ بن جحش پھر تو جماعتین نکلنے لگے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کئے آپکے سبب اوس
اور خزرج کے قبیلون مین دوستی اور اتحاد ہوا فساد مٹا سو اللہ تعالی فرمایا ای انصار اللہ کی احسان کو یاد کرو
جو تمکو اسلام سے مشرف کیا اسلام کے قبل تم آپس مین دشمن تھے سو دوستی کر دیا وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ
فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا اور تھے تم کنارے پر ایک آگ کے گڑھے کے پھر تمکو خلاص کیا اس سے یعنے تم اپنے کفر کے باعث
دوزخ سے قریب تھے تمہارے اور اسکے درمیان موت ہی تھی كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ
تَهْتَدُوْنَ اسیطرح کھولتا ہی اللہ تم پر اپنے نشانیان شاید تم راہ پاؤ وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ
اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ اور چاہیے رہے تم مین ایک جماعت بلاتی

بلاتی نیک کام کی طرف اور حکم کرتی رہے پسند بات کو اور منع کرتی رہے ناپسند سے اس آیت مین اللہ تعالی نے تین چیز
کی تکلیف دیا ایک دعوت کرنا نیک کام کی طرف دوسرا حکم کرنا معروف کا تیسرا نہی کرنا منکر سے نیکی کی دعوت
مین سب سے اعلا اور افضل اللہ کی وحدانیت اور اسکے صفات اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت ثابت کرنے کی دعوت
ہی معروف اسکو کہتے ہین جو کتاب و سنت کے موافق رہے منکر اسکو بولتے ہین جو کتاب و سنت کے موافق نہ ہو
خیر کی دعوت عام ہی اسمین امر معروف اور نہی منکر داخل ہو گئے لیکن انکے بیان مین مبالغہ کرنے کے لئے پھر
ذکر کیا علما کہتے ہین امر معروف اور نہی منکر فرض کفایہ ہی اسکا حکم سب پر ہی لیکن ایک شخص بھی اسکو بجا لاوے تو سب کے
ذمے سے ساقط ہوتا ہی اس تقدیر پر من کا لفظ جو منکم مین ہی تبعیض کا ہی یعنے تمام امت اسکے مکلف نہین بلکہ تھوڑے
من تبعیض کا ہونے پر بھی ایک دلیل ہے امر معروف اور نہی منکر کا مخاطب نہین مگر وہی شخص جسکو انکا علم اور انکے قایم کرنیکا
علم حاصل ہے جو جاہل ہی وہ خطا کریگا معروف کو منکر سمجھنیکا اندیشہ ہی بعضے کہتے ہین من بیانیہ ہی معنی یون
ہین تم امت ایسی ہو جو نیک کام کی دعوت اور امر معروف اور نہی منکر کرتے ہین واولئک ہم المفلحون ۳۰۸ ورق
اور وہی پہنچے مراد کو اللہ تعالی اس آیت مین امر معروف اور نہی منکر کے باب مین مبالغہ کیا مسلم اور ترمذی
اور ابن ماجہ نے ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی
تم سے منکر چیز دیکھے تو اسکو اپنے ہاتھ سے تغیر دیوے اگر طاقت نہین رکھتا ہی زبان سے تغیر دیوے اگر یہہ بھی مقدور نہین
رکھتا ہی تو دل سے تغیر دیوے یعنے دل مین کہے کہ یہہ بدکام ہی مجھکو اسکے دفع کرنیکی طاقت ہوتی تو مین دفع
کرتا اور یہہ یعنے دلمین انکار کرنا اضعف ایمان ہی اور ترمذی نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے قسم ہے اسی کی جو میری جان اسکے دست قدرت مین ہی چاہئے کہ تم نیک
کام کا امر اور بدکام سے منع کرتے رہنا نہین تو ایسا ہوگا اللہ تم پر عذاب بھیجیگا پھر تم دعا مانگینگے تو تمہاری
دعا مستجاب ہوگی ترمذی کہا یہہ حدیث حسن غریب ہی ابو داود اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ
اور ابن حبان اپنی صحیح مین ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین کہے ای لوگو تم یہہ آیت پڑھتے ہو
یا ایہا الذین آمنوا علیکم انفسکم لا یضرکم من ضل اذا اہتدیتم اور مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہون
فرماتے تھے لوگ جب کسی ظالم کو دیکھکے اسکا ہاتھ نہ پکڑینگے یعنے اسکو ظلم سے منع نہ کرینگے تو عنقریب اللہ تعالی سب پر

عذاب بھیجیگا امام احمد اور ترمذی اور ابن حبان اپنی صحیح مین عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے جو شخص ہمارے چھوٹون پر رحم اور بڑون کی توقیر اور امر معروف اور نہی منکر نہ کرے تو وہ شخص ہمارے مین نہین اسباب مین احادیث بہت سی آئے ہین عمل کرنے والے کو یہہ بس ہے اب معلوم کیجئے جو چیز فرض ہے اسکے لئے امر کرنا بھی فرض ہے اگر مندوب ہو تو اسکے لئے امر کرنا مندوب ہے منکر حرام ہو تو اُس سے نہی کرنا بھی واجب ہے وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ تَفَرَّقُوا وَاخْتَلَفُوا مِن بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ مت ہو انکی طرح جو پھوٹ گئے اور اختلاف کرنے لگے بعد اسکے کہ پہنچ چکے اُن کو صاف حکم لوگ جو پھوٹ گئے اُن سے یہود و نصاری مراد ہین اکثر مفسرین کا یہی قول ہے اختلاف جو کئے سو اللہ کے دین اور اسکے امر و نہی مین کئے بعضے کہتے ہین تفرق اور اختلاف دونون ایک ہی معنی سے ہے تاکید واسطے دونون کو ذکر کیا بعضے کہتے ہین تفرق سے آپس کی عداوت اور اختلاف سے دین کے احکام مین مخالفت کرنی مراد ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہین اللہ تعالی مومنون کو جماعت کو لازم کرنیکا حکم کیا اختلاف اور تفرق سے منع کیا اور خبر دیا اول کے لوگ ہلاک نہین ہوئے مگر دین کے کامون مین جھگڑا فساد کرنے سے ربیع کہتا ہے اللہ تعالی مسلمانون کو تفرق و اختلاف سے منع کیا جیسے اہل کتاب تفرق و اختلاف کئے ابو داود اور ترمذی اور ابن ماجہ اور حاکم نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے یہود پھوٹ کے اکہتر فرقے ہوئے اور نصاری کے بہتر فرقے ہوئے میری اُمت تہتر فرقے ہوگی ترمذی نے کہا کہ یہہ حدیث حسن صحیح ہے اور حاکم بھی اسکی تصحیح کی ہے امام احمد اور ابو داود اور حاکم نے معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اہل کتاب اپنے دین مین پھوٹ ڈالے سو بہتر ملت ہوئے یہہ اُمت پھوٹ ڈالکے تہتر فرقے ہوگی وے سب دوزخ مین جائینگے مگر ایک فرقہ وے اہل جماعت ہین اس مضمون مین بہت سے احادیث صحیح سندون سے ثابت ہوئے ہین معلوم کیجئے اس اختلاف سے دینی عقاید کے جو اصول ہین ان کا اختلاف مراد ہے فقہی فروعات کا اختلاف مراد نہین تہتر کا قید جو فرمائے اسسے یا کثرت ان بدعتی فرقون کی مراد ہے یا معین عدد ہی مراد ہے اس تقدیر پر اس مین اعتراض ہے کیا واسطے ان فرقون سے اصل فرقے جو ہین انکو اعتبار کئے تو چھے فرقے ہین حروریہ اور قدریہ اور جہمیہ اور مرجیہ اور شیعہ اور جبریہ اگر ان فرقون

عذاب بھیجیگا امام احمد اور ترمذی اور ابن حبان اپنی صحیح مین عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے جو شخص ہمارے چھوٹون پر رحم اور بڑون کی توقیر اور امر معروف اور نہی منکر نہ کرے تو وہ شخص ہمارے دین مین نہین ہے اس باب مین احادیث بہت سی آئے ہین عمل کرنے والے کو یہہ بس ہے اب معلوم کیجئے جو چیز فرض ہے اسکے لیئے امر کرنا بھی فرض ہے اگر مندوب ہو تو اسکے لئے امر کرنا مندوب ہے منکر حرام ہو تو اس سے نہی کرنا بھی واجب ہے وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ تَفَرَّقُوا وَاخْتَلَفُوا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ اور مت ہو انکی طرح جو پھوٹ گئے اور خلاف کرنے لگے بعد اسکے کہ پہنچ چکے ان کو صاف حکم لوگ جو پھوٹ گئے ان سے یہود و نصاریٰ مراد ہین اکثر مفسرین کا یہی قول ہے اختلاف جو کئے سو اللہ کے دین اور اسکے امر و نہی مین کئے بعضے کہتے ہین تفرق اور اختلاف دونون ایک ہی معنی سے ہے تاکید واسطے دونون کو ذکر کیا بعضے کہتے ہین تفرق سے آپس کی عداوت اور اختلاف سے دین کے احکام مین مخالفت کرنی مراد ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہین اللہ تعالی مومنون کے تئین جماعت کو لازم کرنیکا حکم کیا اختلاف اور تفرق سے منع کیا اور خبر دیا اول کے لوگ ہلاک نہین ہوئے مگر دین کے کامون مین جھگڑا فساد کرنے سے ربیع کہتا ہے اللہ تعالی مسلمانون کو تفرق و اختلاف سے منع کیا جیسے اہل کتاب تفرق و اختلاف کئے ابو داود اور ترمذی اور ابن ماجہ اور حاکم نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے یہود پھوٹ کے ایکہتر فرقے ہوئے اور نصاریٰ کے بہتر فرقے ہوئے میری امت تہتر فرقے ہوئی ترمذی نے کہا کہ یہہ حدیث حسن صحیح ہے اور حاکم بھی اسکی صحیح کئی ہے امام احمد اور ابو داود اور حاکم نے معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اہل کتاب اپنے دین مین پھوٹ ڈالے سو بہتر ملت ہوئے یہہ امت پھوٹ ڈالکے تہتر فرقے ہوگی وے سب دوزخ مین جاینگے مگر ایک فرقہ وے اہل جماعت ہین اس مضمون مین بہت سے احادیث صحیح سندون سے ثابت ہوئے ہین معلوم کیجئے اس اختلاف سے دینی عقاید کے جو اصول ہین ان کا اختلاف مراد ہے فقہی فروعات کا اختلاف مراد نہین تہتر کا قید جو فرمائے اس سے یا کثرت ان بدعتی فرقون کی مراد ہے یا معین عدد ہی مراد ہے اس تقدیر پر اسمین اعتراض ہے کیا واسطے ان فرقون سے اصل فرقے جو ہین انکو اعتبار کئے تو چھے فرقے ہین حروریہ اور قدریہ اور جہمیہ اور مرجیہ اور شیعہ اور جبریہ اگر ان فرقون کے فروع فرقے جو ہر فرقے مین کئی فرقے ہوئے ہین اعتبار کئے تو تہتر سے بڑھ جاتے ہین اسکا جواب یہہ ہے یہان ان فرقو

فروع مراد ہین لیکن ایک فرقے کے فروع ہین جس فروع کو دوسرے فرع کے ساتھ زیادہ مخالفت ہو اسکو
علاحدہ لینا اور جن فروع ہین مخالفت زیادہ نہین انکو ایک ہی فرع شمار کرنا اس لحاظ سے فرقون کی
کثرت کو اس معین عدد کی طرف پھیر سکتے ہین مثلاً شیعہ کے بائیس فرقے ہین ان مین سے جس فرقے کو اپنے
دوسرے فرقے کے ساتھ بہت مخالفت ہی اسکو علیحدہ فرقہ شمار کرنا جسکو اپنے دوسرے فرقے کے ساتھ تھوڑی مخالفت
ہی دونون کو ایک ہی لینا اور بھی سب فرقے ایک وقت ہین مجتمع ہونا لازم نہین بلکہ کوئی ایک وقت مین
اسقدر ہونا کافی ہی معلوم کیجئے ہر فرقہ اپنے کو ناجی اور دوسرون کو گمراہ سمجھتا ہی لیکن یہہ گمان باطل
ہی کیا واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ناجی فرقہ وہ جس پر ہین اور میرے اصحاب ہین اس سے
ظاہر ہوا جو فرقہ اس طریقے پر نہ ہو وہ گمراہ ہی صحابہ کے طریقے کے خلاف پہلا فرقہ جو نکلا حروریہ تھے جنہوں نے
علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ جنگ کئے معلوم ہوا یہہ فرقہ گمراہ ہی ایسا ہی شیعہ کا فرقہ نکلا سو صحابہ کا جو طریقہ تھا
اسکے برخلاف ہوا تو معلوم ہوا کہ وہ گمراہ ہی اسی پر قیاس کیجئے بعضے کہتے ہین آیت مین لوگون سے اس آیت کے
اہل بدعت مراد ہین لیکن یہہ قول ضعیف ہی کیا واسطے اللہ تعالیٰ اس امت کو خطاب کیا تم اگلے امتون کی
سی آپس مین اختلاف نہ کرنا تو یہان دو امت ہوئی ایک مشبہ دوسرا مشبہ بہ اس سے اہل بدعت مراد لیوے
تو مشبہ مشبہ بہ دونون ایک ہی ہونا لازم آتا ہی یہہ بات بعید ہے واللہ اعلم وَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ
اور ان کے واسطے برا عذاب ہے یعنے جو لوگ تفرق و اختلاف کئے ان کو آخرت مین برا عذاب ہوگا اختلاف
کرنے والون کے لئے اس جملے مین سخت وعید ہی اور مومنان اسکو نہ کرنا کرکے تہدید ہے ابو داؤد نے ابوذر
رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ علیہ وسلم فرمائے جسنے جماعت سے مقدار ایک بالش کے
بھی جدا ہو تو اسنے اپنی گردن سے اسلام کا گردن بند نکالا يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ جس دن
سفید ہونگے بعضے منھہ اور سیاہ ہونگے بعضے منہہ اس دن سے قیامت کا دن مراد ہی کس کے منہہ سفید اور
کس کے منہہ سیاہ ہوگے اس مین اختلاف ہی ابن عباس کہتے ہین اہل سنت و جماعت کے منہہ سفید اور اہل
بدعت و ضلالت کے منہہ سیاہ ہوگے خطیب روایت مالک مین اور دیلمی ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور ابو النصر
السجزی کتاب الابانہ مین ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے ایسا ہی مرفوع روایت کئے ہین ترمذی اور ابن ماجہ

ابن ماجہ اور عبدالرزاق اور امام احمد اور اسحق اور ابو یعلی اور طبرانی اور ابن المنذر نے ابو غالب سے روایت کئے ہیں کہا ازارقہ کے یعنے خوارج کے سروں کو کاٹ کے دمشق کی مسجد کی سیڑھی پر لٹکا دیئے تھے ابو امامہ رضی اللہ عنہ ان کو دیکھ کے کہے یہ دوزخ کے کتے بدترین مقتولان ہیں آسمان کے نیچے یہ لوگ جنکو قتل کئے ہیں وے بہترین مقتولان ہیں بعد یہہ آیت پڑھے یوم تبیض وجوہ وتسود وجوہ الآیۃ میں نے ابو امامہ کو کہا کیا اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تم سنے ہو تو کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یکبار یا دو بار یا تین بار یا چار بار یہاں تک سات بار میں نہ سنتا تو تمکو اسکی خبر نہ دیتا بعضے کہتے ہیں مومنوں کے منہ سفید ہونگے اور کافروں کے منہ سیاہ اور بعضے کہتے ہیں مخلصوں کے منہ سفید اور منافقوں کے منہ سیاہ ہونگے یہہ منہہ سفید اور سیاہ ہونا یا حقیقت میں وہی رنگ ہو یا سفیدی سے خوشی اور فرحت اور سیاہی سے غم مراد ہی پہلا معنی حقیقی ہی اسکے صحیح ہوتے پر ثانی معنی جو مجازی ہی اسکو اختیار کرنا اولی نہیں فَاَمَّا الَّذِیْنَ اسْوَدَّتْ وُجُوْهُهُمْ سو وے جو سیاہ ہوئے ان کے منہ اَكَفَرْتُمْ بَعْدَ اِیْمَانِكُمْ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ◆ آیا تم کافر ہوئے ایمان میں اگر سو اب چکھو عذاب بدلا اس کفر کرنیکا یعنے جنکے منہہ سیاہ ہیں انکو سرزنش واسطے یہہ کہینگے اس آیت کی شان سے یہہ معلوم ہوا کہ وہ لوگ ایمان لاکے بعد کافر ہوئے ہیں سو عکرمہ کہتا ہی اس سے اہل کتاب مراد ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے قبل آپ پر ایمان لائے تھے جب مبعوث ہوئے اور انکار کئے بعضے کہتے ہیں سے وے لوگ ہیں جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے مرتد ہوئے حسن بصری سے منقول ہی کہ سے منافق ہیں زبان سے ایمان لائے اور دل سے انکار کئے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہی ایمان سے میثاق کے روز کا ایمان مراد ہی اس روز سب ایمان لائے دنیا میں موجود ہوئے بعد جو لوگ اپنے اس ایمان پر باقی رہے اور عمل خالص اللہ کے کئے قیامت کے دن ان کے منہ سفید ہونگے جو لوگ دنیا میں موجود ہوکے کافر ہوئے ان کے منہ سیاہ ہونگے بعضے کہتے ہیں وے حروریہ ہیں جو علی رضی اللہ عنہ پر خروج کئے آپنے ان کو قتل کئے بعضے کہتے ہیں اس سے بدعتی مذہب والے لوگ جیسے قدریہ مرجیہ مراد ہیں کہتے ہیں ایمان کے بعد کافر ہونے سے جماعت سے نکلنا اور انکے اعتقاد میں مفارقت کرنی مراد ہی وَاَمَّا الَّذِیْنَ ابْیَضَّتْ وُجُوْهُهُمْ فَفِیْ رَحْمَةِ اللّٰهِ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ◆ اور وے جو منہ انکے سفید ہوئے سو رحمت میں ہمیشہ رہینگے اس جگہہ رحمت سے جنت مراد ہی اسکو رحمت کیا کیونکہ وہ اللہ کی رحمت کی جگہہ ہی

اور رحمت کی لفظ لا نے مین بھی ایک اشارہ ہی کہ مومن کی تمام عمر اگرچہ اللہ کی طاعت مین گذرے لیکن بہشت مین جانا
محض اسکی رحمت اور فضل سے ہی تِلْكَ آيَاتُ اللّٰهِ نَتْلُوهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ یعنے یہ آیتین جو وعد وعید مین
آئے حکم ہین اللہ کے ہم پڑھ سناتے ہین تجھکو تحقیق یعنے انکی وحی تجھ پر یقیناً ہوتی ہی وَمَا اللّٰهُ يُرِيدُ ظُلْمًا
لِلْعٰلَمِينَ ﴿﴾ اور اللہ نہین چاہتا ظلم جہان والون پر یعنے کسیکو بے جرم عذاب نہین دیتا اُس سے ظلم ہونا محال
ہی کیونکہ وہ سبکا مالک علی الاطلاق ہی کسی پر کوئی چیز واجب نہین جو اپنی ملک مین تصرف کرے وہ ظالم
نہین اسی طرف اشارہ کرنے فرمایا وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ اور اللہ کا ہی جو کچھ ہی
آسمان اور زمین مین وَإِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ ﴿﴾ اور اللہ کی طرف رجوع ہی ہر کام کی یعنے مومن اور
کافر مطیع اور عاصی سب کا مرجع اللہ کی طرف ہی جو جیسا کہ استحقاق رکھتا ہی اسکو ویسی جزا دیگا كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ
أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تم ہو بہتر سب اُمتون سے جو پیدا ہوئی ہین لوگون مین اس آیت کی شان نزول یہ
ہی مالک بن الصیف اور وہب بن یہوذا دونون یہودیون سے تھے عبد اللہ بن مسعود اور ابی بن کعب اور
معاذ بن جبل اور سالم مولی ابی حذیفہ رضی اللہ عنہم کو کہے ہم تمھارے سے افضل ہین اور ہمارا دین تمھارے دین سے
بہتر ہی تب اللہ تعالی یہہ آیت نازل کیا لفظ کنتم جو آیا ہی بعضے اسکو کان تامہ لیتے ہین اس قول کے مطابق ہم نے
ترجمہ کیا اور بعضے اس کان کو ناقصہ کہتے ہین تب معنی یون ہوگی تم تھے بہتر سب اُمتون مین یعنے اللہ تعالی کے علم مین
تم بہتر تھے یا گذشتہ اُمتون کے پاس تم بہتر اُمت ہوکر متصف تھے یا تم لوح محفوظ مین بہتر اُمت ہین کرکے
لکھا تھا تم کر کر جو خطاب کیا اُس مین اختلاف ہی عبد الرزاق اور ابن ابی شیبہ اور عبد بن حمید اور فریابی
اور امام احمد اور نسائی اور ابن جریر اور ابن ابی حاتم اور ابن المنذر اور طبرانی اور حاکم ابن عباس رضی اللہ
عنہما سے روایت کئے ہین کہے وے وہ لوگ ہین جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینے کو ہجرت
کئے حاکم نے اس حدیث کی تصحیح کی اور حافظ ابن حجر عسقلانی کہا کہ اُسکی سند جید ہی ضحاک کہتا ہی وے صحابہ
ہین جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث روایت کئے اور لوگون کو دعوت کئے عمر رضی اللہ عنہ
سے روایت ہی اللہ تعالی چہتا تو فرماتا انتم خیر اُمۃ اُسوقت ہم سب داخل ہوتے لیکن کنتم خیر اُمۃ فرمایا
سو یہہ مخصوص ہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے لئے اور جو اُنکے مانند کام کرے اُسکو ابن ابی حاتم اور ابن جریر

ابن جریر طبری نے سدی کی طریق سے روایت کئے ہیں حافظ ابن حجر عسقلانی کہا اُسکی سند منقطع ہی ابن ابی شیبہ
اور عبد بن حمید اور بخاری اور نسائی اور ابن جریر اور ابن المنذر اور ابن ابی حاتم اور حاکم نے ابوہریرہ
رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہیں اُنھوں نے بیان میں اس آیت کے کنتم خیر امۃ اخرجت للناس فرمائے خیر الناس
واسطے ناس کے وے ہیں جو لے آتے ہیں اُنکو گلوں میں زنجیر ڈالکے یہاں تک داخل ہو اسلام میں یعنے بعضے
لوگ جو بعضونکو طوق زنجیر کرکے لے آتے ہیں پھر آئے بعد کے اسلام لاتے ہیں سو لانے والے بہت بہتر لوگ اور
اُن سے دوسروں کو بہت نفع ہوتا ہی ابن جریر طبری اور زجاج وغیرہ مفسران کہتے ہیں اس جگہہ اگرچہ خطاب
صحابہ کو ہی لیکن حکم سب اُمت کے واسطے عام ہی اُسکی دلیل حدیث ہی بہز بن حکیم وہ اپنے باپ سے
وہ اپنے دادا سے یعنے معاویہ بن حیدہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس آیت کی
بیان میں فرمائے کہ تمھارے سے ستر اُمت پورے ہوئے ان سب میں تم بہتر اور اکرم ہو اللہ تعالی کی پاس یہہ
حدیث حسن صحیح ہی اُسکو عبدالرزاق اور عبد بن حمید اور امام احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ اور ابن جریر اور ابن المنذر
اور ابن ابی حاتم اور طبرانی اور حاکم روایت کئے ہیں ترمذی کہا وہ حدیث حسن ہی اور حاکم کہا
کہ وہ صحیح ہی اُسکو ایک شاہد صحیح قتادہ سے مرسل جسکو طبری نے روایت کیا ہی کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اپنی پشت کعبے کو لگا کے بیٹھے تھے سو فرمائے قیامت کے دن ہم سے ستر اُمت پورے ہوں گے
ہم سب کے آخر اور سب سے بہتر ہیں اُسکے رجال ثقہ ہیں امام احمد نے علی رضی اللہ عنہ سے حدیث روایت
کیا ہی اُسمیں یہہ بھی ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے میری اُمت کو خیر اُمت کیا حافظ
عسقلانی اور سیوطی کہے اُسکی سند حسن ہی اس قول کی معارض عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی
حدیث نہیں ہوتی جسکو امام احمد اور بخاری اور مسلم اور ترمذی روایت کئے ہیں کہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فرمائے لوگوں میں بہتر میرے قرن کے لوگ ہیں اُنکے بعد کے جو اُنسے لگے ہوئے آئے اُنکے بعد کے جو اُن
لگے ہوئے آئے پھر بعد تو ایسے لوگ ہونگے اُنکی شہادت قسم پر جلدی کرتی ہی اور اُنکی قسم شہادت پر
جلدی کرتی ہی اور بخاری اور مسلم وغیرہ عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے لوگوں میں بہتر میرے قرن والے ہیں اُن کے بعد کے جو اُنسے لگے ہوئے آئے اُنکے بعد کے

جو اُن سے لگے ہوئے آئے عمران رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھکو یاد نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے قرن
کے بعد دو قرن کو ذکر کئے یا تین قرن کو اُن کے بعد یک قوم ہوگی بے طلب گواہی دیگی خیانت کریگی امین امانت نہ رہیگی
نذر کریگی اُسکو وفا نہ کریگی اور اُن میں موٹاپن ظاہر ہوگا اِس حدیث میں قرن جو مذکور ہوا اُس سے مراد ایک
وقت میں لوگ جو ہوتے ہیں وے جب مرجاویں تو ایک قرن ہوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنا قرن جو فرمائے اِس سے مراد
صحابہ ہیں یہہ احادیث اور اَور احادیث کو معارض نہیں ہوتے کیا واسطے اِس آیت میں یہہ اُمت بہ نسبت دوسری
اُمتوں کے بہتر رہنیکا بیان ہی اور اُن احادیث میں اِسے اُمت کے لوگ بایکدیگر بہتر ہونے میں ہی تو اِس اُمت میں
سب سے افضل صحابہ ہیں صحابہ میں بھی سب سے افضل ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں اُن کے بعد عمر رضی اللہ عنہ اُنکے بعد
عثمان رضی اللہ عنہ اُن کے بعد علی رضی اللہ عنہ اُن کے بعد باقی عشرہ مبشرہ یعنے ابو عبیدہ بن الجراح اور زبیر بن
العوام اور طلحہ بن عبید اللہ اور سعد بن ابی وقاص اور عبد الرحمن بن عوف اور سعید بن زید رضی اللہ عنہم اُنکے بعد اہل بدر
اُنکے بعد اہل بیعۃ الرضوان اُن کے بعد دوسرے صحابہ اُن میں بھی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ کو گئے ہیں
وے افضل ہیں اُن سے جو جہاد کو نہ گئے اور جو زیادہ صحبت سے مشرف ہوئے افضل ہیں اُن سے جو اُنکی
صحبت میں نہیں رہے اِن احادیث کو آپس میں افضل کے نحو پر جو حمل کئے اُسکی دلیل بخاری اور مسلم کی بعضے
روایتوں میں خیر اُمتی قرنی کر کر آیا ہی یعنے میری اُمت میں کے بہتر لوگ میرے قرن والے ہیں تَامُرُوْنَ
بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ حکم کرتے ہو اچھی بات کا اور منع کرتے ہو بری بات سے اِس جملے
میں اِس اُمت کی بہتری کا سبب بیان کیا کہ وے امر معروف اور نہی منکر کرتے ہیں سابق کے اُمتوں میں
بھی لوگ یہہ کام کرتے تھے لیکن اِس اُمت والے اُس کام کو بہت جد و کد سے بجا لاتے ہیں بیان اُسکا یوں ہے
امر معروف اور نہی منکر کبھی دل سے ہوتا ہی کبھی زبان سے کبھی ہاتھ سے بہت قوی اُس میں وہ جو جنگ
سے ہو کیونکہ اُسنے اپنی جان کی پروا نہ کر کے اندیشناک جگہہ میں اُسکو ڈالا سب سے بڑا امر معروف دین حق اور
ایمان ہی اللہ پر اور اُسکے رسول پر اور سب سے بڑا منکر اللہ کی ساتھ کفر ہی جہاد میں اپنے پر بڑی مشقت
اُٹھانی اور غیر کو بڑی منفعت پہنچانی اور اُسکو بڑی مضرت سے بچانی ہی اِس لیے سب سے جہاد بڑی عبادت
اور بڑا امر معروف ہوا دوسری شریعتوں کے بہ نسبت ہماری شرع میں جہاد کا امر بہت قوی ہی تو وے

وے لوگ دوسری اُمتوں سے بہتر ہونیکا سبب ٹھہرا وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ اور ایمان لاتے ہو اللہ پر اس جگہہ رسول اللہ
پر ایمان لانیکو نہین ذکر کیا کیونکہ اللہ پر ایمان لانے کو رسول پر ایمان لانا لازم پڑا ہی کیونکر اللہ تعالیٰ پر لانا حاصل ہوگا
جب تک رسول کی تصدیق ہو رسول کی تصدیق کوئی نہ کریگا جب تک اُسنے اپنے دعوے کے موافق معجزہ نہ بتایا
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت تو معجزے سے ثابت ہوئی اب اللہ پر ایمان لانے کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان
لانا ضرور ہوا معلوم کیجئے حق یہہ تھا ایمان کو مقدم کرنا لیکن اِس آیت مین امر معروف اور نہی منکر کو اول ذکر
کیا اِس واسطے ایمان لانے مین سب اُمتون کے مومن شریک ہین یہہ اُمت بہتر ہوئی نہین مگر امر معروف اور
نہی منکر کرنیکے سبب سے تو انکی خیریت کی موثر وہی امر معروف و نہی منکر ہوئی ایمان شرط ہوا کیونکہ ایمان نہ ہو تو طاعت
بھی مقبول نہین وَلَوْ اٰمَنَ اَهْلُ الْكِتٰبِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ اور اگر ایمان لاتے اہل کتاب تو اُنکو بہتر تھا
یعنے یہود و نصاریٰ دین اسلام کو قبول کرتے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاتے تو بہتر تھا ایمان جو
نہین لاے سو محض حب ریاست اور عوام اپنے تابع رہنیکے لئے تھا ایمان لاتے تو دُنیا مین عزت اور آخرت میں
بہشت ملتی مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ کوئی اُن مین ایمان پر یعنے چند اہل کتاب مومن ہین جیسے عبداللہ بن سلام
اور سلمان فارسی اور نجاشی وَاَكْثَرُهُمُ الْفٰسِقُوْنَ ٭ اور اکثر انکے فاسق ہین یعنے کفر مین سخت ہین یا وے
باوجود کفر کے اپنے دین کے احکام کو بجا نہین لاتے فسق و فجور کیا کرتے ہین لَنْ يَّضُرُّوْكُمْ اِلَّآ اَذًى
وے تمہارا کچھ نہ بگاڑینگے مگر ستانا مقابل کہتا ہی یہود کے سرداران اپنی قوم والون کو جو ایمان لائے تھے
جیسے عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کو ایذا دینی اور طعن و تشنیع کرنی شروع کئے تب اللہ تعالیٰ مسلمانون کی تسلی
کے واسطے یہہ آیت نازل کیا کہ ای مومنو یہہ یہود تمہارا کچھ نہ بگاڑینگے مگر زبان سے طعن و تشنیع کرنی اور کچھ دکھ
دینی وَاِنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ يُوَلُّوْكُمُ الْاَدْبَارَ ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ ٭ اور اگر تم سے لڑینگے تو تم سے پیٹھ دینگے
پھر انکو مدد نہ ہوگی یعنے اگر یہود کسی وقت تم سے جنگ کرینگے تو ہزیمت پاکے بھاگینگے اور تم پر انکو فتح نہ ہوگی
بلکہ فتح تمھین کو ہی اِس آیت مین غیب کے چند باتونکی خبر دئے گئی ایک تو یہہ کہ مومنون کو ان سے کچھ ضرر
نہ پہنچیگا دوسری بات اگر وے مسلمانون سے لڑینگے شکست پاینگے تیسری ہزیمت کے بعد انکو قوت و
شوکت نہ ہوگی بموجب اِس آیت کے یہ تینون امر ظہور مین آئے بنی قریظہ اور بنی نضیر اور خیبر وغیرہ کے جنگون مین

ثمن

یہود ہزیمت پائے بعد اُن کو شوکت نہ ہوئی جب جنگ یا ریاست کا خیال کئے ہیں تو ذلیل و خوار ہوئے
ہیں اُنکی مخالفت سے مسلمانون کا کچھ نہیں بگڑا کوئی یون نہ کہے یہود تو نہیں ہیں لیکن نصاریٰ کا حال
ایسا نہیں کیونکہ یہہ آیتین مخصوص یہود کے لئے ہیں امام رازی ایسا ہی کہا بندۂ عاصی کہتا ہی نصاریٰ کی بھی
شوکت ٹوٹ گئی اور شلیم اور قسطنطنیہ جنکے والی ہونے سے اُنکے راجہ کو قیصر کا لقب تھا اُن کے اختیار
سے جاتا رہا جزیہ قبول کئے باوجود کثرت کے بہت بار مسلمانون کے ہاتھ سے ہزیمت اُٹھائے بالکلیہ
شوکت ٹوٹنے کا وقت ہنوز نہیں پہنچا ہی جب وقت پہنچیگا تو انشاء اللہ اُسکا ظہور ہوویگا شان نزول
کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہی ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ أَيْنَ مَا ثُقِفُوا ماری گئی اُن پر ذلت جہاں ہووے یعنے وے
یہود جہاں ہیں تو ذلیل ہیں ذلت یہہ ہی کہ اُنکو قتل کرنا اور اُنکے اہل و عیال کو بند مین لانا اور مال غنیمت
کرنا بعضے کہتے ہین ذلت یہہ کہ اُنکو بادشاہ یا رئیس شوکت والا نہین جس شہر مین یہودی ہی تو رعیت اور
بے زور ہی إِلَّا بِحَبْلٍ مِنَ اللَّهِ سوائے اللہ کی رسی کے یعنے کسی حالت مین اُنکو پناہ اور خلاص نہین مگر اللہ
کی رسی کو پکڑے یعنے اُسکے عہد کو قبول کرے وَحَبْلٍ مِنَ النَّاسِ اور لوگونکی رسی یعنے مسلمانون کے عہد کو
قبول کرے حاصل یہہ ہی یہود کو سب حالتون مین ذلت ہی مگر اللہ کے عہد کو اور مومنون کے عہد کو قبول کرے تو
اُس وقت ذلت نہین عہد کو رسی کر کر کہا کیونکہ عہد سبب ہو خلاصی اور خوف نہ رہنیکا جیسی رسی سبب ہوتی ہی
خلاصی کی رسی کہا ہی سو اُس مین اختلاف ہی بعضے کہتے ہین حبل اللہ سے اسلام اور حبل الناس ذمی ہونا
اور جزیہ دینے کو قبول کرنا مراد ہی بعضے کہتے ہین دونون عہد سے ذمی ہونا مراد ہی اور اسکو دو حبل سے
تعبیر کیا کیونکہ وے یہود مومنون سے جو امان لیتے ہین وہ امان اللہ کے حکم سے ہی امام فخر الدین رازی
کہتا ہی یہہ دونون بات میرے پسند نہین مین کہتا ہون ذمی کو جو امان ملتا ہی دو قسم کا ہی ایک وہ جو اللہ تعالیٰ
اُسکو نص کر دیا وہ جزیہ لینا دوسرا وہ جو امام کی تجویز پر مقرر ہی کہ اُسمین زیادتی اور کمی کر سکتا ہی
حبل اللہ سے پہلا قسم اور حبل الناس سے دوسرا قسم مراد ہی وَبَاءُوا بِغَضَبٍ مِنَ اللَّهِ اور کما لائے
غصہ اللہ کا یعنے یہود اُسکے غصہ مین پڑے وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الْمَسْكَنَةُ اور ماری گئی اُن پر محتاجی یعنے اُن پر
محتاجی کا خیمہ مارے ہین وے اُسمین پڑے ہین باہر نکل نہین سکتے مسکنت کا حکم بہ نسبت اکثر کے ہی اکثر یہود محتاج فقیر

تغیر ہو گئے ہین حسن بصری کہتا ہی کہ مسکنت سے جزیہ مراد ہی بعضی کہتے ہین مسکنت سے یہہ غرض ہی یہود اگرچہ غنی مالدار ہوا ہے
تئین مسکین محتاج نمود کرتے ہین ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ
حَقٍّ یہہ اسواسطے کہ وے منکر رہے ہین اللہ کی آیتون سے اور قتل کرتے رہے پیغمبرون کو ناحق یعنے یہود پر ذلت
اور محتاجی اور اللہ تعالی کا غضب جو ہوا انکے کفر سے اور ناحق انبیا کو قتل کرنے سے ہوا ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا
وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ﴿﴾ یہہ اِسسے کہ وے بے حکم ہین اور حد سے بڑھتے ہین یعنے یہود پر بلا جو آئی انکی نافرمانی اور
اللہ کے احکام کو توڑنے کے سبب سے آئی لَيْسُوْا سَوَآءً وے سب برابر نہین ابن اسحٰق اور ابن جریر اور ابن المنذر
اور ابن ابی حاتم اور طبرانی اور بیہقی دلایل مین اور ابن عساکر نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کئے ہین کہ
جب عبداللہ بن سلام اور ثعلبہ بن سعیہ اور اسید بن سعیہ اور اسعد بن عبید وغیرہ یہود جب ایمان لائے اور نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کی تصدیق کئے اور اسلام کی رغبت کئے یہود کے احبار کہنے لگے محمد پر ایمان نہین لائے مگر وے جو ہمارے مین بگڑے
ہوئے تھے اگر وے بگڑے نہ ہوتے تو اپنے بزرگون کا دین کاہی کو چھوڑتے تب اللہ تعالی یہہ آیت نازل کیا اس
جملے کی تلاوت مین دو قول ہین ایک یہہ ہی لیسوا سوا ایک پورا جملہ ہے اور من اہل الکتاب امۃ آہ علاحدہ جملہ
ہی یون کہنے والے اسکے بیان کے لئے سوا پر وقف کرتے ہین اب معنی آیت کی یہہ ہونگی اہل کتاب جنکا ذکر
پہلے آیا کہ تھوڑے انکے مومن اور اکثر فاسق ہین وے سب برابر نہین بعضی کہتے ہین معنی یون ہین یہود اور محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کی امت جو اللہ کے حکم پر قایم ہین دونون برابر نہین دوسرا قول لیسوا سوا اپنے بعد از کے کلام
سے مربوط ہی اس قول پر سوا پر وقف نہ کرنا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اُمَّةٌ قَآئِمَةٌ يَّتْلُوْنَ اٰيٰتِ اللّٰهِ اٰنَآءَ
الَّيْلِ وَهُمْ يَسْجُدُوْنَ ﴿﴾ اہل کتاب مین ایک فرقہ ہی حق پر کھڑا ہوا پڑھتے ہین آیتین اللہ کی رات کے گھڑیون
مین اور وے سجدہ کرتے اس جملے کو پہلے جملے کا بیان والے یا اسکا متعلق گردانے دونون قول پر برابری بیان کرنیکے
واسطے دو فرقون کو ذکر کیا چاہئے ایک فرقہ وہ جو اللہ کے حکم پر ثابت ہی دوسرا فرقہ جو اللہ کے حکم پر قایم نہین
لیکن یہان ایک ہی کو ذکر کیا دوسرے کو چھوڑ دیا کیونکہ عرب کے کلام کا مذہب ہے کہ ایک شی کو بیان کرتے ہین اسکے
ضد کو چھوڑ دیتے ہین تا عقل سے اسکو سمجھ لیوے اس آیت مین امۃ قائمۃ جو مذکور ہوا اسکے معنے مین ابن عباس
ایسا کہے ہین کہ وے سیدھی راہ پر ہین اللہ تعالی کے حکم پر کھڑے ہین اسکے حکم کا خلاف نہین کرتے اور

اُسکا دہین پہچوڑتے بعضی قائمۃ کی معنی عادلۃ کرکر کہتے ہین اور آیات اللہ سے کتاب اللہ اور سجدہ کرنے سے
نماز پڑھنا مراد ہی اِس نماز سے نماز تہجد مراد ہی ابن عباس سے ایسا ہی مروی ہی بعضے کہتے ہین عشا کی نماز
ہی کیونکہ یہود اُس وقت نماز نہین پڑھتے امام احمد اور نسائی اور بزار اور ابو یعلی اور ابن جریر اور ابن المنذر
اور ابن ابی حاتم اور طبرانی نے سند حسن سے روایت کئے ہین کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ایک شب عشا کی نماز کی تاخیر کئے بعد مسجد مین آئے اور دیکھے لوگ نماز کی انتظار مین ہین سو فرمائے
کوئی دین والا نہین جو اللہ کو اسوقت ذکر کرتا ہو سوائے تمھارے ابن جریر اور طبرانی کی روایت مین یون آیا ہی
کہ اِس نماز کو اہل کتاب سے کوئی شخص نہین پڑھتا اور یہہ آیت نازل ہوئی لیسوا سواء من اہل الکتاب الآیہ اللہ تعالی
اِس امت قائمۃ کی دوسری صفتین کہتا ہی یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَیَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ
وَیَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَیُسَارِعُوْنَ فِی الْخَیْرَاتِ ایمان لاتے ہین اللہ پر اور پچھلے دن پر اور حکم کرتے
ہین پسندیات کو اور منع کرتے ہین ناپسند سے اور جلدی کرتے ہین نیک کامون مین وَاُولٰٓئِکَ مِنَ
الصّٰلِحِیْنَ ۝ اور وے لوگ یعنے وے جو اِن صفات سے موصوف ہین نیک بختون مین ہین بدفریق کے
صفتین یہہ ہین کہ وے اللہ کے حکم سے منحرف ہین سب کو عبادت نہین کرتے اللہ سے منکر ہین اسکے صفات
مین الحاد کرتے ہین اور پچھلے دن یعنے قیامت کے دن کو انکار کرتے ہین اور نیک کامون مین سستی کرتے
ہین وَمَا یَفْعَلُوْا مِنْ خَیْرٍ فَلَنْ یُّکْفَرُوْہُ اور جو کرینگے نیک کام سو اُسکی ناقدرشناسی نہ کئے جاینگی
یفعلو کی ضمیر امت قائمۃ کی طرف پھرتی ہی یعنے جو نیک کام کرینگے اُسکے ثواب سے محروم نہ ہونگے اللہ نیکی کا
جزا دیگا وَاللّٰہُ عَلِیْمٌ بِالْمُتَّقِیْنَ ۝ اور اللہ کو خبر ہی پرہیزگارون کی اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَنْ تُغْنِیَ
عَنْھُمْ اَمْوَالُھُمْ وَلَآ اَوْلَادُھُمْ مِّنَ اللّٰہِ شَیْئًا مقرر وے لوگ جو منکر ہین اُن کے کام نہ آوینگے
اُن کے مال اور نہ اولاد اللہ کے آگے کچھ یعنے کافر اپنا مال دیکے اللہ کے عذاب سے چھٹنا یا اپنی اولاد
کی اعانت سے اُس سے بچنا چاہے تو ہو نہین سکیگا یہہ آیت سب کفار کے لئے عام ہی بعضے کہتے ہین اِن
کفار سے بنی قریظہ اور بنی نضیر مراد ہین کیونکہ اُن کے سردار مال کی طمع سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی دشمنی پر کمر باندھے سو اُن کو فرمایا تمھارے مال اور اولاد کام نہ آوینگے بعضے کہتے ہین قریش کے

قریش کے کافرون کے حق مین نازل ہوئی ابوجہل بڑا مالدار تھا اور مال پر فخر کرتا تھا اس جگہ مخصوص مال اور اولا
کو ذکر کیا کیونکہ آدمی اپنے پر کی بلا کو مال خرچ کر کر کبھی دفع کرتا ہی اور کبھی اپنی اولاد کی مستعانت سے سو یے
دونون چیزین اللہ کے عذاب سے نہ بچاوینگے وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ اور وے دوزخ
کے لوگ ہین وے اسمین رہ پڑے یعنے دوزخ سے کبھی انکو چھٹکارا نہ ہوگا مَثَلُ مَا يُنْفِقُوْنَ فِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةِ
الدُّنْيَا كَمَثَلِ رِيْحٍ فِيْهَا صِرٌّ اَصَابَتْ حَرْثَ قَوْمٍ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَاَهْلَكَتْهُ جو کچھ کفار خرچ کرتے
ہین اس دنیا کے زندگی مین اسکی مثال جیسی ایک باؤ ہے اسمین پالا سردی مارگئی کھیتی ایک لوگونکی جنھون نے اپنے
حق مین برا کیا تھا پھر اسکو نابود کرگئی حاصل معنی آیت کی یہہ ہی کفار نیک کامون مین مال خرچ کرتے ہین
اس سے انکو گمان ہی کہ وہ کام آویگا جیسی کھیتی کسیکو ہوتی ہی تو اسکو امید رہتی ہی کہ اپنے کام آویگی جب
کافران خرچ کرتے سو مال ضرورت کے وقت کام نہ آیا تو گویا کھیتی جل گئی سوا غم اور افسوس کے کچھ نہ ملا
سابق کی آیت مین اللہ تعالی فرمایا کفار کو انکا مال اور اولاد کچھ کام نہ آویگے اس سے احتمال ہوا کہ کسی دل
مین خیال آوے کہ شاید کفار اپنا مال اللہ کی راہ مین خرچتے ہین جیسا غریبان مسکینان کو خیرات دیتے ہین
مسافرخانے بناتے ہین اسکے سوا نیکی کے بہت سے کام کرتے ہین شاید یہہ انکو نفع دیگی سو اس خیال کو دفع
کرنے یہہ آیت نازل کیا حاصل اس آیت کا یہہ ہی کفار جو مال خرچ کرتے ہین اگرچہ نیک کام مین ہو آخرت مین
انکو نفع نہ دیگا یہہ حکم سب کافرون کے حق مین ہی کیونکہ مال جو وے خرچ کرتے ہین یا دنیا کے منافع واسطے
یا آخرت کے منافع واسطے دنیا کے منافع واسطے جو دیتے ہین وہ آخرت کے لئے کام نہین آتا کافر کا کیا ذکر
مسلمان بھی دنیا کے نفع واسطے دیوے تو اسکو آخرت مین نفع نہین دیتا اگر کافر آخرت کی منفعت واسطے
دیتا ہی تو اسکو نفع نہ دیگا کیونکہ کفر اسکے تمام نیک اعمال کو باطل کر دیتا ہی بعضے کہتے ہین یہہ آیت ابوسفیان
اور دوسرے مشرکون کے شان مین اتری جو اپنا بہت سا پیسا بدر اور احد وغیرہ مین خرچے صِرّ کا ترجمہ
پالا یعنے سرما اور ٹھنڈ جو کہے وہ اکثر مفسرین اور اہل لغت کا قول ہی بعضے کہتے ہین صِرّ بادِ سموم کو کہتے ہین
دونون قول پر تمثیل صحیح ہی کیا واسطے سردی ہو یا گرمی افراط سے ہوئی تو کھیت کو جلا دیتی ہی
وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنْ اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝ اور اللہ نے ان پر ظلم نہین کیا پر وے اپنے جی پر ظلم کرتے　۳۸ ورد

ہیں جمع کی ضمیر ان حلے میں جو ہی پیسا خرچ کئے سو کفار کی طرف پھرتی ہی یعنے کفا جو نفقہ دئے اللہ تعالی اسکے
ثواب کو ضایع نہیں کیا بلکہ انکا کفر اسکو باطل کیا کھیتی والوں کی طرف ضمیر کو پھیرے تو بھی صحیح ہی یعنے اللہ
تعالی انکی کھیتی ظلم کر کر ضایع نہیں کیا بلکہ وے عذاب کے مستحق ہوکر اپنے پر ظلم کئے یٰایھا الذین امنوا
لا تتخذوا بطانۃ من دونکم لا یالونکم خبالا ای ایمان والو نہ ٹھہراؤ بھیدی اپنے غیر کو وہ
کمی نہیں کرتے تمھاری خرابی میں اکثر مفسرین کہتے ہیں اس غیر سے یہود مراد ہیں کیا واسطے ان آیتوں میں
اول سے آخر تک خطاب یہود کی ساتھ ہی تو غیر سے وہی یہود مراد ہیں اسکو تائید کرتی ہی حدیث جسکو
ابن اسحق اور ابن جریر اور ابن المنذر اور ابن ابی حاتم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کئے ہیں
کہ چند مسلمان تھے انکو یہود کے ساتھ سابق میں قرابت اور دوستی تھی اسلام کے بعد اسی محبت اور
اتحاد کے دیکھتے مسلمان ان سے اپنے کاموں کی مشورت کیا کرتے اور اپنے دل کا بھید ان سے کہتے اللہ تعالی اس
دوستی سے نہی کیا اور اس آیت کو نازل کیا قتادہ کہتا ہی اس سے منافق مراد ہیں وے مسلمانوں پاس اپنا
بھگل بتانے دوستی ہو کرتے مسلمان انکو سچے سمجھ کر اپنے بھید ان سے ظاہر کرتے وے جاکے یہود کو
اس راز سے خبر دیتے پھر اللہ ان کو اس سے منع کیا اسکی دلیل واذا لقوکم قالوا آمنا کا جملہ ہی سو یہہ
جملہ دلالت کرتا ہی غیر سے مراد منافقین ہیں کیا واسطے یہہ منافقین کی صفت ہی بعضے کہتے ہیں
اس سے سب کفار مراد ہیں کیا واسطے اللہ تعالی مومنوں کو اپنے غیر کے تئیں بھیدی نہ کرنا کر منع کیا
تو وہ علی العموم کافروں کو اپنا بھیدی نہ کرنے کی نہی ہوئی اسکے بعد کی آیت منافقوں کے ساتھ
مختص ہونا اول آیت کے عموم کو منع نہیں کرتا کیا واسطے اصول فقہ میں ثابت ہی آیت کا ابتدا
عام اور اسکا آخر خاص ہو تو آخر کا خصوص ابتدا کے عموم کو مانع نہیں بطانہ اصل میں لباس کو کہتے ہیں جو
بدن سے لگا رہتا ہی بعد اسکو اطلاق کئے مصاحب پر جو اسکے ساتھ لگا رہتا ہی اور واقف اسرار ہوا
کرتا ہی خبال کی معنی فساد اور ضرر جو آدمی کو لاحق ہوکے عقل میں نقصان ڈالتا ہی اس جگہہ لا یالونکم خبالا
سے مراد یہہ ہی وے تمھارے درمیان بگاڑ اور فساد ڈالنے میں قصور نہ کرینگے ودوا ما عنتم انکی خوشی ہے
تم جس قدر تکلیف پاؤ یعنے تمکو ضرر پہنچنا اور تم ہلاک ہونا اور مشقت میں پڑنا انکی مراد ہی وقد بدت البغضاء

مِنْ اَفْوَاهِهِمْ نکلی پرتی ہی دشمنی انکی زبان سے یعنے انکی باتون سے انکی عداوت معلوم ہوتی ہی پیغمبر کی تکذیب
کرتے ہین اور اہل اسلام کو احمق اور نادان ٹھہراتے ہین مذمت کرتے ہین وَمَا تُخْفِیْ صُدُوْرُهُمْ اَكْبَرُ اور
جو چھپا ہی انکے سینون مین سو اس سے زیادہ ہی یعنے باتون سے جو عداوت ظاہر ہوتی ہی اس سے زیادہ انکے دلون مین
عداوت اور دشمنی ہی قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ تحقیق ہمنے جتا دئے تکو پتے اگر تمکو عقل ہی یعنے
کفار کی دوستی نکرنا کرکے تمکو ہم کہہ دئے تمکو سمجھ ہو تو تم ان سے دوستی نکروگے اللہ صاحب نے کافرون کو اپنا
بھیدی نکرنے کے حکم فرمایا اور انکو بھیدی نکرنیکے چار سبب چار جملون مین کہا ایک لا یالونکم خبالا دوسرا
ودوا ما عنتم تیسرا قد بدت البغضاء چوتھا قد بینا لکم الایات سو جملے ہر ایک علیحدہ ہین ماقبل کی صفت وغیرہ نہین
الن آیات مین ایک فقہ کا مسئلہ نکلا وہ یہ کہ کافرونکو کار و خدمت پر مامور نکرنا ان سے کنارہ کشی کرنا ابن ابی شیبہ اور
عبد بن حمید اور ابن ابی حاتم نے روایت کئے ہین کہ عمر رضی اللہ عنہ کو کہے یہان ایک لڑکا ہی حیرہ کے لوگون سے یعنے
نصاری سے منشی اور محاسب اسکو آپ منشی گری مین داخل کرو تو بہتر ہی عمر رضی اللہ عنہ کہے اگر مین اسکو اس کام مین داخل
کیا تو مومنون کے غیر کو مین نے بھیدی ٹھہرایا هٰٓاَنْتُمْ اُولَآءِ تُحِبُّوْنَهُمْ وَلَا يُحِبُّوْنَكُمْ وَتُؤْمِنُوْنَ بِالْكِتٰبِ
كُلِّهٖ سنتے ہو تم لوگ انکی دوستی رکھتے ہو اور وے تکو دوست نہین رکھتے اور تم سب کتابونکو مانتے ہو ہا کا لفظ
تنبیہ کے لئے ہی انتم سے مسلمانون کو خطاب ہی اور اولاء سے اشارہ کفار کی طرف ہی یعنے ای مومنو تم قرابت وغیرہ کے سبب
یہود سے دوستی کرتے ہین اور وے تمہاری دوستی نہین کرتے کیونکہ تمہارا اور انکے دین مین اختلاف ہی اور تم
خدا کے سب کتابون پر ایمان لاتے ہین اور وے تمہاری کتاب پر ایمان نہین لاتے اللہ تعالی اس سے مومنون کو
سرزنش کرتا ہی کہ وے باطل پر ہوتے ہوئے تم سے اتنے کڑوے ہین جو تم حق پر رہکے ان سے اسی قدر کڑوے
نہین چاہئے تم انسے زیادہ کڑوے رہنا وَاِذَا لَقُوْكُمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا اور جب تم سے ملتے ہین کہتے ہین ہم مسلمان
ہین اوپر کی آیت کا نزول منافقین کی شان مین لیوے تو آمنا کی معنی ظاہر ہین کیا واسطے منافقین ظاہر مین اپنے
کو مومن کہلاتے تھے اگر یہود کے شان مین لیوے تو شاید آمنا سے موسی کے دین پر ایمان لانا مراد ہو وَاِذَا
خَلَوْا عَضُّوْا عَلَيْكُمُ الْاَنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ اور جب اکیلے ہوتے ہین کاٹ کاٹ کھاتے ہین تم پر انگلیان
دشمنی سے یعنے وے لوگ تمہارے روبرو تو تمہاری بات کرتے ہین تمہاری غیبت مین بڑی عداوت ظاہر کرتے ہین

اور نہایت غصّہ ہوتے ہین اتنا غصّہ آتا ہے کہ اپنے انگلیون کو کترلین چنانچہ لوگ کی عادت ہے غصّہ از حد زاید ہووے
اور مطلوب ہاتھ سے جاوے تو انگلیان کترتے ہین غصّے والا یہہ حرکت اکثر کرنے سے انگلیان کترنا کنایت ہوا غصّے سے
اگرچہ انگلیان نہ کترے یہہ غصّہ اُنکا سبب یہہ ہے وے دیکھے مسلمان آپس مین دوستی رکھتے ہین اور سب مین اتفاق
ہے اور اِس اتفاق سے مسلمانون کو قوت اور روز بروز ترقی ہے اور یہ سب یہود یا منافق کی ذلت اور رسوائی ہے
اِس لیئے غصّہ کھاتے ہین اور اُنکو نہایت رنج ہوا کرتا ہے اس آیت مین بھی اللہ تعالی مومنون کو کافرون کے مخالطت سے
منع کیا اور تین چیز ذکر کیا کہ ہر ایک اُنمین کا مسلمان اپنا بھیدی کافر کو نہ بنانے پر دلالت کرتا ہے ایک تو یہہ وے
تمکو دوست نہین رکھتے دوسرا تمھاری کتاب کو نہین مانتے تیسرا دل مین تم سے دشمنی رکھتے ہین ایسون سے
دوستی رکھنا اور اپنا بھیدی بنانا عقل کا کام نہین قُلْ مُوْتُوْا بِغَيْظِكُمْ تو کہہ ای محمد تم مرو اپنی دشمنی مین یعنے تم مرتے
تک دشمن ہی رہو یہہ بددعا ہے اُن پر اُس سے غرض اسلام کو روز بروز ترقی ہونا اور اُس سے اُنکو ذلت اور رسوائی
ہونا مراد ہے وے کفر پر قایم رہا مراد نہین اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۔ اللہ کو معلوم ہے دلونکی بات
یعنے تمھارے دلون مین جو خطرے آتے ہین سب اللہ تعالی کو معلوم ہین تمھارے دلون مین جو عداوت ہے اللہ کو معلوم
ہے صدور جمع صدر کی ہے اُسکی معنی سینہ اِس سے خطرے جو دلین آتے ہین اور خواہشین جو نیکی سے پھر لاتے ہین مراد ہے اِنْ
تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ اگر تمکو ملے کچھ بھلائی بُری لگے اُن کو اِس جگہہ حسنہ سے دنیا کی منفعت مراد ہے جیسا
غنیمت ملنا دشمن پر فتح یاب ہونا وَاِنْ تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ يَّفْرَحُوْا بِهَا اور اگر تم پر پہنچے برائی خوش ہون اُس
سیئہ سے دنیا کے مکروہات مراد ہین جیسا لوگ جنگ مین مارے جانا کھانے پینے مین تنگی ہونا یہہ جملہ بھی سابق کے
منع کی طرف اشارہ کرتا ہے یعنے جب وے تمھاری دشمنی مین قصور نہین کرتے تم کیا واسطے اُن سے دوستی بانٹتے ہو وَاِنْ
تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا اور اگر تم ٹھہرے رہو اور بچتے رہو کچھ نہ بگڑیگا تمھارا اُن کے فریب
سے یعنے اُنکی ایذا کو تم سہوگے اور اللہ سے ڈرونگے اُسکے حکم کا خلاف کرونگے تو تمکو کچھ ضرر نہ ہوگا اِنَّ اللّٰهَ بِمَا
يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ۔ جو کچھ وے کرتے ہین سب اللہ کے بس مین ہے یعنے وے جو تمھاری عداوت کرتے ہین
اور دل مین بغض رکھتے ہین سب اللہ کو معلوم ہے اُسکی جزا دیگا اِن آیتون مین اللہ تعالی یہود و نصاری سے کنارہ
کشی اختیار کرنے کو اور اُنکو مسلمانون کے امور مین دخل نہ دینے کو بمبالغہ بیان کیا کیا واسطے اُنکو مسلمانون دینی

دینی عداوت ہی رکھتے ہیں مسلمانوں کا دین اٹھہ جانا اسکے واسطے اقسام حیلے کرتے ہیں مسلمانوں کو علم حاصل کرنے
کی ترغیب دیتے ہیں جب کوئی علم کی طرف مشغول ہوا تو کہتے ہیں تمھارے علوم یعنے علوم دینی حاصل کرنے میں
تم مشغول ہو تو تمکو معاش حاصل کرنیکی لیاقت نہیں ہوتی ایسا علم حاصل کرنا کہ جس سے فکر معاش ہو ہمارے علوم تم حاصل
کرو گے تو فکر معاش تمکو حاصل ہوتی ہے انکے فریب پر نادان مسلمان انہیں کا گاتے ہیں یہہ نہیں سمجھتے انکی غرض ہمارے
دین کو ضایع کرنے پر ہے چاہیے کہ انکے اس دام میں نہ پھنسنا دین کی مضبوطی واسطے علم حاصل کرنا معاش کی فکر نہ
کرنا کیا واسطے معاش کا کفیل اللہ سبحانہ ہے انکے علوم حاصل کرنے سے معاش نہیں ملتا واللہ المستعان وَاِذْ غَدَوْتَ
مِنْ اَهْلِكَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِيْنَ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ اور جب فجر کو نکلا تو اپنے گھر کے لوگوں سے بٹھانے
لگا مسلمانوں کو لڑانے کے ٹھکانوں پر اکثر مفسرین کہتے ہیں یہہ قصہ جنگ احد کا ہے بعضے کہتے ہیں یہہ جنگ
احزاب کا قصہ ہے بعضے کہتے ہیں بدر کا پہلا قول ہی صحیح ہے کیونکہ بعد کی آیت میں اذ ہمت طائفتان منکم ان تفشلا جو
آیا اس میں سب علما کا اتفاق ہے وہ نہیں ہوا مگر احد میں مجاہد اور کلبی اور واقدی کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم صبح ہی بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا کے مکان سے پیادہ پا نکلے احد کو پہنچے اور جنگ کے لئے صفیں ایسے راست
کئے جیسا تیر کو راست کرتے ہیں محمد بن اسحق اور سدی نقل کئے ہیں بدر کے جنگ میں قریش کے اکثر عمدہ لوگ
مارے پڑے اور انکی جماعت خستہ حال سے مکے کو پہنچی بعد عبداللہ بن ابی ربیعہ اور عکرمہ بن ابی جہل اور صفوان بن امیہ
وغیرہ چند لوگ جنکے بھائی بند مارے گئے تھے مسلمانوں سے جنگ کرنے کی ترغیب دیئے ہر ہر شخص اپنے مقدور موافق
پیسوں کی کمک کیا ابو سفیان نے سرلشکر ہو کے مکے سے نکلا انکی جماعت چہار شنبے کے روز عینین پہاڑ پاس جو احد کے
مقابل ہے آکے اتری انکے اترنے کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپ صحابہ سے مشورت کئے اور عبداللہ بن
ابی بن سلول کو بلوا کے اس سے بھی تجویز کئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکو اسکے آگے کبھی نہیں بلوائے تھے
پھر عبداللہ بن ابی اور اکثر انصار کہے مدینے میں ہم رہنا انسے جنگ کرنے باہر نہ جانا واللہ ہم جنگ کرنے جب
مدینے کے باہر گئے ہیں تو ہمکو شکست ہوئی ہے اور جب شہر میں رہے ہیں مخالف اندر آیا ہے تو شکست
پایا ہے اب جب ہمارے ساتھ ہوں تو البتہ ہمکو فتح ہوگی کفار کو وہیں چھوڑ دینا اگر رہے تو بری حالت سے
رہیگے آخر نا امید ہو کر چلا جائینگے اگر بستی میں آوے تو مرداں سامنے ہو کر مقابلہ کرینگے بچے اور عورتیں گھروں

پر سے پتھر سے پھینک کے ماریگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہہ تجویز پسند آئی لیکن بعضے صحابہ کہنے لگے یا رسول اللہ
ہمکو لیکے میدان میں چلو نہیں تو وے کہتے سمجھینگے کہ ہم ڈر کے نہ آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے میں نے
دیکھا کہ گائے ذبح ہوئے ہیں اسکا بچار خوبی سے کیا اور میری جماعت کے چند لوگ مارے جاینگے اور دیکھا میری
تلوار کی دانت ٹوٹی ہے اسکی تعبیر ہزیمت سے کیا اور دیکھا میں نے اپنا ہاتھ مضبوط بکتر میں کیا ہوں اسکی تاویل مدینے
سے کیا تمہاری مرضی ہو تو مدینے میں رہو اگر وے بستی میں آجاویں تو ہم ان سے جنگ کرینگے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی مرضی مبارک یہی تھی شہر میں رہا وے آجاویں تو انکو گلی کوچوں میں مار کے ڈالنا چند مسلمان جو بدر کے
جنگ میں حاضر نہیں تھے سو بجد ہوئے کہ ہمکو لیکے میدان میں نکلنا تا اپنی شجاعت بتاویں انکا بجد ہونا دیکھکے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم دولت سرا میں تشریف لیگئے بکتر پہن ہتیار باندھکے نکلے لوگ دیکھے آپ مسلح ہوئے ہیں نادم ہوکے ایک
دوسرے کو ملامت کرنے لگا کہ تم کیا کئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کی وحی آتی پر آپکی بات نہ مانکے نکلنے کا جو
اصرار کئے بہت بیجا کئے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کے عذر خواہی کرنے لگے اور کہے آپکی مرضی کے ہم
تابع ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے نبی کو بکتر پہنے بعد اسکو اتارنا لایق نہیں جب تک جنگ نہ کرے پھر جمعہ کی نماز
پڑھے بعد کوئی انصاری مرا تھا سو اسکے جنازے کی نماز پڑھکے نکلے شنبے کے صبح کو شوال کی پندرہویں ہجرت کا تیسرا سال
احد پاس پہنچے اور عبد اللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ کے ساتھ پچاس تیر مارنے والونکو دیکے پشت پر پہاڑ پاس کھڑا کئے اور
تاکید کئے تم اس مقام کو . وقتے کے ہرگز نہ نکلو اگرچہ ہم سب مارے پڑے یا فتح یاب ہو اللہ تعالی اسی قصے کی طرف اشارۃ
کرکے فرمایا ای محمد تو یاد کر اس روز کا احوال جو تو نے اپنی لوگ سے یعنی بی بی عائشہ کے گھر سے نکل کر لڑائی کے موقع
دیکھکے مومنونکو بٹھانے لگا وَاللّٰهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۞ اور اللہ سنتا جانتا ہے اِذْ هَمَّتْ طَّائِفَتَانِ مِنكُمْ
أَن تَفْشَلَا جب قصد کیا دو فرقوں نے تم میں سے کہ نامردی کریں وَاللّٰهُ وَلِيُّهُمَا اور اللہ مددگار تھا
انکا جب اللہ مددگار ہو تو وے کاہیکو نامردی کیجے وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ۞ اور اللہ ہی
پر چاہیے بھروسا کریں مسلمان ان دو فرقے سے بنی سلمہ خزرج کے قبیلے سے اور بنی حارثہ اوس کے قبیلے سے جو لشکر
کے میمنہ اور میسرہ پر تھے مراد ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احد کا قصد کئے آپکے ہمراہ ہزار آدمی تھے
بعضے کہتے ہیں نو سو پچاس اور کفار تین ہزار تھے جب شوط کو پہنچے عبد اللہ بن ابی ابن سلول تین سو شخص کو جو اسکے

اُسکے تابع تھے لیکن پھر گیا اور بولا میری بات نہ مانکے چھوکرون کی بات پر نکلے ہین ہم مفت مین اپنی جان کیا واسطے کھوین
ابو جابر نے اُنکے پیچھے دوڑکے کہے تمکو خدا کی قسم رسول اللہ کو چھوڑکے کہان جاتے ہو ابن سلول بولا جنگ ہوتا
سو ہمکو معلوم ہوتا تو تمہارے شریک ہوتے انکو دیکھکے بنو سلمہ اور بنو حارثہ کے دلونمین بھی نامردی آئی چاہے
ابن سلول کے ساتھ پھر جانا لیکن اللہ تعالی نے انکو توفیق دیا سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہو رہے
اللہ تعالی نے اُن دونون فرقون پر جو بڑا احسان کیا اُسکو ذکر کیا اور انکی تعریف کیا اور بولا کہ مین انکا ولی یعنی
مددگار اور محافظ اور انکے کام کا والی ہون اور انکے دلونمین ایک خطرہ جو آگیا تھا اُس پر کچھہ مواخذہ نہین
بخاری اور مسلم نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین کہ یہہ آیت اذ ہمت طایفتان منکم ان تفشلا الایہ
ہمارے حال مین نازل ہوئی دو طایفے بنو حارثہ اور بنو سلمہ ہین اُسکا نازل نہ ہونا مجھکو خوش نہین دستا کیونکہ
اللہ تعالی فرمایا واللہ ولیہما یعنی ابتدای آیت سے انکی کچھہ منقصت معلوم ہوتی ہی لیکن آخر مین جو کہا اس سے بڑی
منقبت نکلی ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ اور بیشک تمہاری مدد کرچکا ہی اللہ بدر کی لڑائی مین
اور تم بے مقدور تھے بدر نام ایک قریے کا ہی مدینے سے چار منزل پر بدر بن مخلد بن نضر بن کنانہ یا بدر بن الحارث
وہان رہتا تھا اس لئے اِس جگہہ کا نام بدر ہوا بعضے کہتے ہین وہان ایک کنوان ہی اُسکا نام بدر اذلۃ جمع ذلیل کی
ہی اللہ تعالی مسلمانون کو ذلیل تھے فرمایا کیونکہ وے بہ نسبت کافرون کے کم تھے کیونکہ مسلمان تین سو تیرہ شخص تھے
ہتھیار ہمراہ نہین رکھتے تھے انکے ساتھ ایک گھوڑا تھا اکثر لوگ پیادہ پا تھے سواری کو جانور نہین تھے چند
شخص مین ایک ایک اونٹ تھا باری باری اُس پر بیٹھتے تھے ہمراہ مال اسباب کچھہ نہین تھا مشرکون کا حال اسکے
برعکس تھا ہزار بھر لڑ دیا اقسام کی ہتھیار سے آمادہ تھا اُنکے ساتھ سو گھوڑا سات سو اونٹ تھے اسکا
سبب یہہ تھا مسلمان ابو سفیان کے قافلے کو جو تجارت کا مال لئے جاتا تھا غارت کرنے کے ارادے سے
روانہ ہوئے تھے اُس قافلے مین لوگ زیادہ نہ رہنے سے علی العموم نکلنے کی صدا نہین دئے اور سمجھے جنگ
کی نوبت نہ پہنچے گی بخلاف کافرون کے کہ اپنے قافلے کو بچانے کے واسطے جنگ کے مستعد ہوکے آئے تھے اللہ تعالی
مسلمانون کو فتح دیا فاتقوا اللہ لعلکم تشکرون ۔ سو ڈرتے رہو اللہ سے شاید تم احسان مانو اذ
تقول للمؤمنین الن یکفیکم ان یمدکم ربکم بثلثۃ آلاف من الملئکۃ منزلین ۔ جب تو کہنے لگا

مسلمانون کو کیا تمکو کفایت نہین کہ تمھاری مدد بھیجے رب تمھارا تین ہزار فرشتے آسمان سے اترے بلی ان

تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا وَيَأْتُوكُم مِّن فَوْرِهِمْ هَٰذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُم بِخَمْسَةِ آلَافٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ

مُسَوِّمِينَ ۞ البتہ اگر تم ٹھہرے رہو اور پرہیزگاری کرو اور وے آوین تم پر اسی دم تو مدد بھیجے تمھارا
رب پانچہزار فرشتے نشانی کئے ہوئے یہ فرشتے مدد واسطے آتے ہین کر کر وعدہ جو کیا کس جنگ مین
تھا سو خلاف ہے اکثر مفسرین اور اہل سیر کہتے ہین بدر کے جنگ مین تھا اس قول پر اذ تقول للمومنین کا تعلق
ولقد نصرکم اللہ سے ہوگا اس وعدے کے موافق بدر کے جنگ مین فرشتے آئے یا نہین سو اختلاف ہے بعضے کہتے ہین
یہہ مدد بھیجی ابن ابی حاتم قتادہ سے نقل کیا ہے کہ بدر کے روز پانچہزار فرشتہ آیا اور ربیع بن انس سے روایت
کیا ہے کہ اللہ تعالی اول ہزار فرشتے مدد کے لئے بھیجا بعد بھی مدد بھیجا سو تین ہزار فرشتے ہوئے بعد بھی مدد
بھیجی سو پانچہزار فرشتے ہوئے بعضے کہتے ہین یہ فرشتے نہین آئے فقط ہزار فرشتہ جنکا ذکر سورۂ انفال مین
ہے وہی آئے ابن ابی حاتم نے شعبی سے روایت کیا ہے کہ بدر کے روز مسلمانون کو خبر پہنچی کرز بن جابر فہری مشرکون
کی مدد کرتا ہے یہہ سنکے مسلمانون کو اندیشہ ہوا تب اللہ تعالی نازل کیا الن یکفیکم ان یمدکم ربکم بثلثۃ
آلاف کا آیہ سو کرز مشرکون کی ہزیمت سنکے مدد نہین کیا اور مسلمانون کی مدد واسطے پانچہزار فرشتے بھی نہین
آئے فقط ہزار فرشتہ ہی آیا بعضے کہتے ہین یہہ وعدہ احد کے جنگ مین تھا عکرمہ اور ضحاک اور مقاتل کا یہی
قول ہے لیکن یہہ مدد آنا صبر کرنے اور اللہ سے ڈرنے پر مشروط تھا وے لوگ صبر نہین کئے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کا خلاف کئے اسلئے مدد نہین آئی مجاہد کہتا ہے احد کے روز بھی فرشتے آئے پر جنگ نہین
کئے بخاری اور مسلم نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین کہ احد کے جنگ کے روز مینے
دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونون بازو پر دو شخص کپڑے بہت سفید پہنکے ہین آپکی طرف سے خوب
جنگ کر رہے ہین وہ دونون شخص کو اس جنگ کے اور اسکے بعد کبھی مینے نہین دیکھا تھا وے دونون جبرئیل
اور میکائیل تھے اس سے معلوم ہوا کہ اس دن بھی فرشتے جنگ کئے مسومین کی معنی مین اختلاف ہے بعضے کہتے ہین
نشان کئے ہوئے عرب کا دستور تھا جنگ کے روز اپنی معرفت واسطے نشان کرتے تھے یہہ نشان اپنے بدن
پر کئے تھے یا گھوڑون کو اسمین اختلاف ہے عروہ بن الزبیر کہا علامت یہہ تھی فرشتے سر پر زرد پگڑی باندھے

باندھکے ابلق گھوڑوں پر تھے علی مرتضیٰ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے مروی ہی کہ وے سفید پگڑیاں باندھکے
پیچھے شملہ چھوڑے تھے قتادہ اور ضحاک کہتے ہیں گھوڑوں کے ماتھے پر اور دم میں رنگین صوف باندھے تھے
بعضی روایتوں میں آیا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدر کے روز صحابہ کو فرمائے تم نشانی باندھو کیونکہ فرشتے
اپنے ٹوپی اور خود پر سفید صوف کا نشان باندھے ہیں اور بعضی روایتوں میں آیا ہی کہ حضرت حمزہ رضی اللہ
عنہ جنگ کے روز شتر مرغ کا پر لگاتے اور علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سفید صوف کا نشان باندھتے تھے اور زبیر
رضی اللہ عنہ سر پر زرد پٹی اور ابو دجانہ رضی اللہ عنہ سرخ پٹی باندھتے تھے بعضی کہتے ہیں مسومین کی معنی
چھوڑتے ہوئے یعنی گھوڑوں کو کافروں پر چھوڑ رکھتے اس سے غرض گھوڑوں کو ان پر ڈال کے قتل کرتے تھے
یا اسیر کرتے وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى اور یہہ مدد یا وعدہ اللہ نہیں کیا مگر تمھاری خوشی کے واسطے
وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُكُمْ اور تا تسکین ہو تمھارے دلوں کو یعنی دشمن کی بہتایت اور اپنی قلت سے اندیشہ نکرے
وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۝ اور مدد نہیں مگر اللہ کے پاس سے جو زبردست ہی
حکمت والا یعنی یہہ خیال مت کرو کہ لوگ کی کثرت سے فتح ہوتی ہی یا فرشتے آنے سے فتح ہوئی کیونکہ شکست
و فتح اللہ کی اختیار میں ہی چاہئے کہ نرے اللہ پر بھروسا کرنا اسباب کو ترک کر کے مسبب الاسباب کی طرف
متوجہ ہونا لِيَقْطَعَ طَرَفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا تا کاٹ ڈالے کافروں کی ایک جماعت کو اسکا تعلق
وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ سے ہی یعنی بدر کے روز جو تمکو نصرت دیا سو کافروں کی ایک جماعت کو ہلاک کرنے واسطے
تھا بعضے ترجمہ یوں کرتے ہیں تا توڑے ایک رکن شرک کی رکنوں سے سو بدر کے روز مشرکوں کے
ستر آدمی قتل ہوئے اور ستر آدمی اسیر ہوئے جنے آیت کو غزوہ احد پر لگاتا ہی سو کہتا ہی کہ احد کے روز
بھی پہلے نصرت مسلمانوں کو ہوئی اور انکے ستر آدمی مارے پڑے بعد لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے حکم کا خلاف کئے اور مقام چھوڑ کے نکلے سو چکر میں آئے اَوْ يَكْبِتَهُمْ فَيَنْقَلِبُوْا خَآئِبِيْنَ
یا انکو اوندھا کرے سو کہ پھر جاویں نامراد یعنی فتح کی آرزو جو کرتے تھے بر نہ آوے خوار و ذلیل ہوکے
الٹے لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظٰلِمُوْنَ ۝ تیرا اختیار
کچھہ نہیں یا انکو اللہ توبہ دیوے یا ان پر عذاب کرے کہ وے ناحق پر ہیں اس آیت کے شان نزول میں اختلاف

صحیح قول وہ کہ احد کے جنگ میں اتری بعضے کہتے ہیں بیر معونہ والون کے قصے مین نازل ہوئی رعل اور ذکوان اور عصیہ اور بنی لحیان کے قبیلے آکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہے ہماری تمام قوم مین ایمان لانیکی امید ہے ہمارے مدد واسطے چند شخص کو روانہ کرو آپ ستر شخص کو اہل صفہ والون سے جو قرا تھے روانہ کئے اور اُنپر منذر بن عمرو کو سردار کئے اور بیر معونہ کو روانہ کئے وہ ہذیل کے شہرو نمین ایک جگہہ کا نام ہے مکہ اور عسفان کے مابین مین اُنکی روانگی صفر کے مہینے مین تھی سنہ چار ہجری احد کے بعد چار مہینون کے جب اُنکی سرحد مین داخل ہوئے عامر بن الطفیل نے دغا سے ان تمام قاریون کو قتل کیا اِنکے قتل سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہایت رنج ہوا پھر آپ نماز مین اِن قبیلے والون کو بد دعا کرنے لگے اسکو منع کرنے یہہ آیت نازل ہوئی ابن اسحق اپنی مغازی مین اور امام احمد اور مسلم اور ترمذی نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احد کے روز اپنے منہہ پر سے خون پونچتے تھے اور فرماتے تھے کیونکر بھلا پایگی قوم جو اپنے نبی کے منہہ کو زخمی کیا اور اُسکی دانتہ توڑی تب اللہ تعالے یہہ آیت نازل کیا لیس لک من الامر شیٔ امام احمد اور بخاری اور ترمذی نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فجر کی نماز مین دوسری رکعت کے رکوع سے سر اُٹھاتے تو سمع اللہ لمن حمدہ کے بعد کہتے یا اللہ لعنت کر فلانے کو فلانے کو فلانے کو ایک روایت مین آیا ہے لعنت کر صفوان بن اُمیہ کو اور سہیل بن عمرو کو اور حارث بن ہشام کو تب اللہ تعالی لیس لک من الامر شیٔ کی آیت ظالمون تک نازل کیا امام احمد اور ترمذی اپنی روایت مین اسکے بعد یہہ بھی زیادہ کئے ہین کہ بعد وہ لوگ توبہ کئے یعنے اسلام لائے اور امام احمد کی ایک روایت مین ان تین شخص کے ساتھ عمرو بن العاص کا نام بھی داخل کیا ہے بخاری نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی کو بد دعا کرنا دعا دینا چاہتے تو رکوع کے بعد قنوت پڑھتے سو بعضے وقت سمع اللہ لمن حمدہ کے بعد کہتے یا اللہ نجات دے ولید بن الولید کو اور سلمہ بن ہشام کو اور عیاش بن ربیعہ کو یا اللہ مضر کو خوب کھندل دے اور اُس قحط کو یوسف کے وقت کی قحط سالی کر یہہ پکار کے فرماتے اور فجر کی نماز مین بعضے وقت فرماتے یا اللہ لعنت کر فلانے فلانے عرب کے قبیلونکو یہان تک کہ اللہ تعالی نازل کیا لیس لک من الامر شیٔ الآیہ مسلم کی روایت مین آیا ہے یا اللہ لعنت کر لحیان اور رعل اور ذکوان اور عصیہ کو اِن روایتون کے اختلاف کے سبب سے مفسرین شان نزول مین اختلاف کئے ہین احد جنگ مین نازل ہوئی کہ

لفظ مضر [illegible] سنین کسنی یوسف ۱۲

کرکے انس کی روایت مین تصریح ہی ابن عمرکی روایت مین کچھ تصریح نہین ابوہریرہ کی روایت جو بخاری مین ائی ہی اسمین
بہی کچھ تصریح نہین مسلم کی روایت سے معلوم ہوتاہی کہ وہ رعل و ذکوان وغیرہ قبیلے والون کی شانمین نازل
ہوئی لیکن مسلم کی روایت سے معلوم ہوتاہی کہ بخاری کی روایت مین جو آیا یہانتک اللہ وہ آیت نازل کیا
سو مدرج ہی کیونکہ مسلم کی روایت مین ہی زہری نےکہا بعد ہمکو پہنچا کہ جب یہہ آیت نازل ہوئی لیس لک من الامر شیئ
او یتوب علیہم او یعذبہم فانہم ظالمون نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُسکو ترک کیے حافظ ابن حجر عسقلانی کہتاہی اگر یہہ روایت
محفوظ ہو تو احتمال ہی کہ جنگ احد کی بعد چند روز کے یہہ آیت نازل ہوئی حق بات یہہ ہی کہ قصۂ احد مین نازل ہوئی
آیت کا سیاق بہی اِسی پر دلالت کرتاہی اس آیت مین او یتوب علیہم کا عطف او یکبتہم پر ہی اس معطوف معطوف علیہ کی
درمیان لیس لک من الامر شیئ کا جملہ معترضہ ہے معنی یون ہی ای محمد تجھکو انکے امر مین کچھ دخل نہین اللہ تعالی انکے
امر کا مالک ہی چاہیے تو انکو ہلاک کرے چاہے تو ذلیل کرکے پہیر دیوے یا بعد توبہ کرے اور اسلام لاوے تو انکا توبہ قبول
کرے اگر کفر پر ہی اصرار کرے تو انکو عذاب کرے اللہ تعالی اِن کفار پر بددعا کرنے سے منع کیا کیونکہ اُسکو معلوم تہا
یہہ لوگ یا انکی اولاد مسلمان ہوگی سو ویساہی ہوا یا منع کیا تا بندے کی عاجزی ظاہر ہووے اور بندے کو اللہ کے
ملک و ملکوت کے اسرار مین دخل کرنا لایق نہین سو معلوم کرے وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ اور
اللہ کا مال ہی جو کچھ آسمان و زمین مین ہی یہہ جملہ سابق کے جملہ لیس لک من الامر شیئ کی تاکید تراہی یعنے تجھکو
کچھ اختیار نہین اختیار اُسکو ہی جو یہہ سب اُسکی ملک ہی يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاۗءُ بخشے جسکو چاہے
اور عذاب کرے جسکو چاہے بخشنا اُسکا فضل و جسا ہی عذاب کرنا عدل ہی جو چاہے سو حکم کرے اُسکے حکم
کو کوئی توڑنے والا نہین اور اُسکے کام کو کوئی بگاڑنے والا نہین وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ اور اللہ ع
بخشنے والا مہربان ہی يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰوٓا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً ای ایمان والو مت
کہاؤ سود دونے پر دونا سود کہانا مطلق حرام اور گناہ کبایر مین ہی دونا ہو یا نہ ہو اِس جگہہ دونے پر دونا
مت کہاؤ کرکے جو فرمایا بیان واقع ہی کیا واسطے جاہلیت کا دستور تہا قرض کا وعدہ ہوجاوے پیسا نہیں دیا
تو قرض کو دونا کرکے پہر مہلت دیتے یہان تک قرض دونے پر دونا ہوجاتا اللہ تعالی اُن کو اس سے منع کیا وَ
اتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ اور ڈرو اللہ سے شاید تمہارا بہلا ہووے یعنے اگر بہلا چاہتے ہو تو سود کہانا

۳۶ بازآؤ وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِينَ ۝ اور بچو اُس آگ سے جو طیار ہوئی ہے کافرون کے واسطے
یعنے تم ایسا کام نہ کرو کہ جس سے تمکو اُنکے ساتھ ملا کے جلاوے ابو حنیفہ کہتے ہین قرآن مین اتنی تہدید کی کوئی
آیت نہین کیونکہ اللہ تعالی مومنون کو پرہیزگاری نہ کرے تو اُس آتش سے جو کافرون کے لئے مہیا ہی عذاب دونگا
کرکے ڈرایا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ یہ مومن اگر سود وغیرہ کو جو حرام ہین حلال جانے تو انکے لئے
یہہ تہدید ہی یعنے اللہ تعالی جسکو حرام کیا ہی اُسکو کوئی مومن حلال جانا تو کافر ہوا پھر کافرون کے لئے جو آتش
تیار ہی اُسمین جاویگا وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ۝ اور حکم مانو اللہ کا اور رسول کا
شاید تم پر رحم ہو وَسَارِعُوا إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ اور دوڑو اپنے رب کی بخشش پر یعنے جو چیزین مغفرت کے
سبب پڑتے ہین انکو بجا لانے مین سستی نکرو وہ چیزین نیک اعمال ہین جیسے اسلام اور توبہ اور فرضین ادا کرنا
اور جہاد کرنا اور امام کے ساتھ تکبیر تحریمہ مین شریک ہونا وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ اور جنت کی
طرف یعنے دوڑو جنت کی طرف جسکا پھیلاؤ ہی آسمانان اور زمین یعنے بہشت کی پہنائی اتنی ہی جیسے آسمانان
اور زمین کی پہنائی ہی عرض کا ذکر کیا طول کو نہ کہا کیونکہ عادت ایسی ہے طول عرض سے بڑھکر رہتا ہی جب عرض اتنا
ہو تو طول کو اُس پر قیاس کر لیجئے اس سے غرض بہشت کی وسعت بیان کرنی ہی ہمکو جو دستا ہی اُسمین آسمان زمین سے
کوئی چیز بڑی نہی اسلئے انکے ساتھ تمثیل دیا ابن جریر ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہی کہ یہ ساتھ آسمان
اور ساتھ زمین کو اگر باہم جوڑ کے دیکھین تو جس قدر پہنا ہوگی جنت کی اُتنی پہنائی ہی بزار اور حاکم نے ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ سے روایت کیئے ہین کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور بولا مجھکو خبر دو بہشت کی پہنائی
آسمانان اور زمین کے برابر ہو تو دوزخ کہان ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تو مجھکو بول رات ایسی جو
ہر چیز کو تاریک کر دیتی ہی آتی ہی تو دن کہان رہتا ہی اُسنے بولا اللہ جہان چاہے وہان رہتا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فرمائے ایسا ہی اُسکو اللہ جہان چاہے وہان رکھے حاکم نے اس حدیث کی تصحیح کی ہی عبد بن حمید اور
ابن جریر اور ابن المنذر نے طارق بن شہاب سے روایت کئے ہین بولا چند یہود یون نے لگے عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھے
تم جو کہتے ہو بہشت کی پھیلاؤ آسمان و زمین ہی تو پھر دوزخ کہان ہی عمر رضی اللہ عنہ کہے شب آوے تو دن کہان رہتا
ہی اور دن آوے شب کہان رہتی ہی تب وے کہے توریت میں بھی ایسا ہی ہی معلوم کیجئے اہل سنت و جماعت کا مذہب یہی ہی کہ

اور دوزخ اور بہشت اب موجود ہین اور بہشت ساتون آسمان کے اوپر عرش کے نیچے ہی بخاری اور مسلم نے ابو ہریرہ رضی اللہ
عنہ سے روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تم اللہ سے مانگو گے تو فردوس کو مانگو کیونکہ وہ بہشتون
مین سب سے افضل اور اونچی ہی اُسکے اوپر رحمان کا عرش ہی انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ کسی نے اُنسے
پوچھا بہشت آسمان مین ہی یا زمین پر انس کہے کونسی زمین و آسمان ہوگی جو بہشت اُسمین سماوے وہ شخص پوچھا پھر بہشت
کہان ہی تو بولے ساتوین آسمان کے اوپر عرش کے نیچے قتادہ بولا سلف کے علما کہتے تھے بہشت ساتون آسمان کے اوپر
ہی اور دوزخ ساتون زمین کے نیچے حافظ جلال الدین السیوطی اتمام الدرایہ مین کہا ہی جنت ساتون آسمان کے
اوپر رہنا آیات اور احادیث سے ثابت ہوتا ہی اور دوزخ کس جگہہ ہی سو اُسمین توقف کرنی ہی کہ اللہ تعالی
اُسکو جانتا ہی اُسکی جگہہ کی تعین مین احادیث جو وارد ہوئے ہین ضعیف ہین أُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِينَ ۝ تیار ہوئی ہی
واسطے پرہیزگارون کے پرہیزگار وہ جو نیک کام کرتے ہین اور گناہون سے باز رہتے ہین پرہیزگارون کے چند
صفت فرماتا ہی الَّذِينَ يُنْفِقُونَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ وے لوگ جو خرچ کرتے جاتے ہین خوشی مین اور تکلیف
مین یعنے نیک کام مین اپنے مقدور موافق پیسا خرچ کرتے ہین اِس مین دریغ نہین کرتے کیسی حالت مین ہو
سنپت یا تنگدستی فراغتی یا سختی خوشی یا غم راحت یا محنت متقین جنت مین داخل ہونگی پہلی صفت سخاوت
کو ذکر کیا کیونکہ اپنا مال غیر کو دے ڈالنا نفس پر بہت شاق ہوتا ہی علی الخصوص اُس وقت کہ لوگونکو پیسے کی
بڑی احتیاج تھی جہاد مین اور فقیر مسلمان کی خدمت مین اپنا مال صرف کر دیتے تھے اِس سبب سے سخاوت
بڑی صفت ٹھہری بخاری اور مسلم نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین کہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فرمائے مثال بخیل کی اور مال خرچ کرنے والے کی دو شخص کے مانند ہی اُنپر لوہے کے بکتر ہین ہسلی سے چھاتی
تک خرچ کرنے والا جب خرچ کرتا ہی تو اُسکے بدن پر بکتر کشادہ ہوتا ہی یہان تک اُسکے انگلیونکو ڈھانکتا ہی یعنے اتنا
دراز اور کشادہ ہوتا ہی کہ اُسکے تمام بدن کو یہان تک اُسکے ہاتھ اور پانون کے انگلیون کو ڈھانکتا ہی بخیل
جب کچھ دینا چاہتا ہی تو بکتر کی ہر کڑی اپنے جگہہ پر چپٹ جاتی ہی اُسنے اُس بکتر کو کشادہ کرنا چاہتا ہی پر کشادہ
نہین ہوتا اِس حدیث مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالی کے رزق اور نعمتونکو بکتر سے تشبیہ دئے
سخی اللہ کی راہ مین کچھ خرچا تو اُسکے نعمتین بھی زیادہ اور کامل ہوتے ہین بخیل کچھ خرچنا چاہے تو اُسکی حرص اور

بخل اور نقصان کا اندیشہ خرچ کرنے سے مانع ہوتے ہیں وہ سمجھتا ہے خرچ نہ کرنے سے اپنے نعمتوں کی گنجایش ہوتی ہے
پر اُس سے گنجایش نہیں ہوتی بلکہ اور تنگ ہو جاتے ہیں بخاری اور مسلم اور ابن حبان اپنے جامع صحیح میں
ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے کوئی صبح نہیں مگر دو فرشتے
اُترتے ہیں ایک کہتا ہے اَللّٰھُمَّ اَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا یعنے یا اللہ خرچ کرنے والے کو بدل دے دوسرا کہتا ہے اَللّٰھُمَّ
اَعْطِ مُمْسِکًا تَلَفًا یعنے بخل کرنے والے کا مال تلف کر بخاری اور مسلم نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
کئے ہیں کہ رسول اللہ علیہ وسلم فرمائے اللہ تعالیٰ کہا تو خرچ کر میں تجھکو دونگا طبرانی معجم کبیر اور اوسط میں عبد اللہ
بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے جنت عدن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے
ہاتھ سے بنایا اور اسمیں پھلوں لٹکائی اور نہریں بہایا بعد اُسکی طرف دیکھ کے فرمایا کچھ بول وہ بولی قد
افلح المومنون یعنے مومنوں کا بھلا ہوا اللہ تعالیٰ کہا وَعِزَّتِیْ لَایُجَاوِرُنِیْ فِیْکِ بَخِیْلٌ یعنے میری عزت کی قسم تیرے
بیچ بخیل کو میرا ہمسایہ نہ کرونگا طبرانی اِس حدیث کو دو طریق سے روایت کیا ہے اُنمیں سے ایک طریق جید ہے
ترمذی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور بیہقی جابر سے اور طبرانی اوسط میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کئے
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے سخی اللہ سے نزدیک بہشت سے نزدیک لوگوں سے نزدیک ہے اور دوزخ سے
دور ہے بخیل اللہ سے دور بہشت سے دور لوگوں سے دور ہے دوزخ سے قریب ہے نادان سخی اللہ کے پاس بخیل عابد سے
زیادہ دوست ہے انکی سند میں سعید بن محمد وراق ہے وہ ضعیف ہے وَالْکٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ اور دبا لیتے ہیں
غصہ یہہ مومنوں کی دوسری صفت ہے یعنے انکو جب غصہ آوے اور اُسکو جاری کرنے کی قدرت رہتے پر اُسکو پی جاتے
ہیں عبد بن حمید اور بخاری اور مسلم نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرمائے لیس الشدید بالصرعۃ ولکن الشدید الذی یملک نفسہ عند الغضب یعنے کرا این کشتی کرکے گرانے سے نہیں لیکن
کرا وہ شخص ہے جو مالک ہو اپنی نفس کا غصے کے وقت امام احمد اور بخاری ادب المفرد میں اور طبرانی کبیر میں اور مکارم
الاخلاق میں اور ابن ماجہ سنن میں یونس بن عبید بن دینار کی طریق سے وہ حسن بصری سے وہ ابن عمر رضی اللہ
عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اللہ تعالیٰ کے پاس کسی گھونٹ میں بڑا اجر نہیں غصے
کی گھونٹ سے جسکو بندہ اللہ کے واسطے پی جاتا ہے یہہ لفظ ابن ماجہ کا ہے حافظ المنذری نے کہا ابن ماجہ کے رجال ثقہ

محتج بہم ہیں صحیح میں طبرانی کی طریق کو حافظ سیوطی نے تحسین کی ہے لیکن اسکی سند میں بعد احمد کی سند میں علی بن
عاصم ہے لوگ اسمیں کلام کرتے ہیں حافظ عسقلانی نے تقریب میں کہا کہ وہ صدوق ہے کبھی خطا کرتا ہے اور بطرق
کے رجال سب صحیح کے رجال ہیں ثقات امام احمد اور عبد بن حمید اور ابوداؤد و ترمذی اور ابن ماجہ اور بیہقی شعب الایمان
میں معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے جو شخص غصے کو جاری کرنے کی
قدرت رکھتا ہوا اسکو دبا لیگا تو اللہ تعالیٰ اسکو علی رؤس الخلایق بلا کے کہیگا تیرا دل جتنی چاہتا ہے اتنے حورین لے
ابوداؤد اس حدیث پر سکوت کیا ہے اسکے پاس یہہ حدیث صالح ہے اور ترمذی نے کہا کہ یہہ حدیث حسن غریب ہے
بندہ عاصی کہتا ہے اسکی سند میں ابو مرحوم عبد الرحیم بن میمون ہے سہل بن معاذ سے وہ اپنے باپ معاذ بن انس
رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے ابن معین کہا ابو مرحوم ضعیف ہے ابن ابی حاتم کہا اسکی حدیث لکھتے ہیں لیکن اس سے
حجت نہیں پکڑتے بعضے محدثین اسکی توثیق کئے ہیں ترمذی نے اسکی حدیث کو جو سہل سے روایت کیا ہے تحسین کی ہے ابن
خزیمہ اور حاکم وغیرہ اسکی حدیث کی تصحیح کئے ہیں اس حدیث کو امام احمد اور طبرانی مکارم الاخلاق میں ابن لہیعہ
کی طریق سے وہ زبان بن فاید سے وہ سہل بن معاذ سے بھی روایت کیا ہے ابن لہیعہ کا حال معلوم اور زبان بھی ضعیف
ہے اس حدیث کی دوسری ایک طریق ہے اسکو طبرانی صغیر میں بقیہ بن الولید کی طریق سے وہ ابرہیم بن ادہم سے وہ فروہ بن
مجاہد سے وہ سہل بن معاذ سے روایت کیا ہے بقیہ مدلس ہے عنعنے کے صیغے سے روایت کیا ہے اگرچہ یہہ دونوں روایت ضعیف
ہیں لیکن متابعت کی صلاحیت رکھتے ہیں ابوداؤد نے محمد بن عجلان کی طریق سے وہ سوید بن وہب سے وہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے ایک صحابی کے لڑکے سے وہ اپنے باپ سے اس حدیث کو روایت کیا ہے سو اس میں کہا اللہ تعالیٰ اسکو امن
ایمان سے بھر دیگا کرکے کہا ہے اللہ تعالیٰ بلا لیگا کرکے جملہ جو پہلی روایت میں ہے اسکو نہیں ذکر کیا ابن طاہر کہا کہ یہہ صحابی
وہی معاذ بن انس ہے اسکا لڑکا وہ سہل ہے انتہی اسکی سند میں سوید بن وہب مجہول ہے اسکو ذہبی میزان میں کہا کہ وہ
تابعی ہے محمد بن عجلان کے سوائے اس سے کوئی شخص روایت نہیں کیا ہے حافظ عسقلانی تقریب میں کہا کہ وہ مجہول ہے
چھٹے طبقے والوں سے یعنے تبع تابعین میں عبد الرزاق اور ابن جریر اور ابن المنذر نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے جو شخص غصے کو جاری کرنے پر قادر ہوتا ہوا اسکو دبا لیگا تو اللہ تعالیٰ
اسکو امن اور ایمان سے بھر دیگا سیوطی نے جامع الصغیر میں اس حدیث کی تحسین کا رمز کی ہے لیکن اسکی سند میں عبد الجلیل القیسی سے

اپنے چچا سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی عبدالجلیل کا چچا مجہول ہے عبدالجلیل کو ابن ابی حاتم نے ذکر کیا سو اسکی جرح اور تعدیل کچھ بیان نہین کیا ذہبی میزان مین اس حدیث کو عبدالجلیل کے ترجمے مین وارد کیا ہی اور بولا بخاری نے کہا کہ اس پر متابعت نہین کئے جاتی امام احمد اور بیہقی شعب الایمان مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے کوئی گھونٹ احب نہین اللہ تعالی کے پاس غصے کے گھونٹ سے کہ جسکو بندہ دبا لیتا ہی اس گھونٹ کو کوئی بندہ اللہ کے واسطے نہین دبا لیگا مگر اللہ تعالی اسکے باطن کو ایمان سے بھر دیگا سیوطی نے الدر المنثور مین کہا اسکی سند حسن ہے اور جمع الجوامع مین کہا کہ اسکو ابن ابی الدنیا کتاب ذم الغضب مین نکالا ہی طبرانی کتاب مکارم الاخلاق مین موسی بن عبدالرحمن الصنعانی کی طریق سے وہ ابن جریج سے وہ عطا سے وہ ابن عباس سے اور بھی مقاتل سے وہ ضحاک سے وہ ابن عباس سے والکاظمین الغیظ کی تفسیر مین روایت کیا ہی کہ اس سے مراد ایک شخص تجھ پر بدزبانی کرے اور تو اسکو رد کرنیکی قدرت رکھتے ہوئے اپنے غصے کو دبا لیوے اور اسکو رد نہ کرے اسکی سند بہت ضعیف ہی ابن عدی کہا موسی بن عبدالرحمن منکر الحدیث ہی ابن حبان کہا دجال ہی حدیث کو وضع کرتا ہی ایک تفسیر وضع کیا ہی اسکو ابن جریج سے وہ عطا سے وہ ابن عباس سے روایت کرتا ہی وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ اور معاف کرتے ہین لوگونکو یہہ متقین کی تیسری صفت ہی یعنے کوئی شخص انپر زیادتی کیا تو اسکو معاف کر دیتے ہین بدلا نہین لیتے حاکم نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے جسکو خوش آتا ہی کہ گھر اسکا اونچا ہونا اور مرتبہ اسکا بلند تو اپنے پر کوئی شخص ظلم کرے تو اسکو معاف کرنا جو محروم کرے اسکو دینا اور جو دوستی توڑے اسکی دوستی جوڑنا حاکم کہا ہی اسکی سند صحیح ہی لیکن وہ سند منقطع ہی اس مضمون کے دوسرے احادیث بھی ہین انسے اس حدیث کو قوت ہوتی ہی طبرانی نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے قیامت کے دن منادی پکاریگا جسکا اجر اللہ پر ہی وہ شخص اٹھکے بہشت مین جاوے پھر دوسرے بار پکاریگا جسکا اجر اللہ پر ہی وہ اٹھکے بہشت مین جاوے پوچھے وہ کون ہی جسکا اجر اللہ پر ہی تو فرمائے وہ جو معاف کرتے ہین لوگونکو پھر تیسرے بار پکاریگا تو اتنے ہزار آدمی اٹھکے بے حساب کے بہشت مین جاینگے اسکی سند حسن ہے بعضے عن الناس سے مراد باندی غلام لیتے ہین یعنے باندی غلام کی تقصیر معاف کرتے ہین وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ۞ اللہ دوست رکھتا ہی نیکی کرنے والونکو جنہونے

سے یا جنس مراد ہی یعنے جو احسان کرنے والا ہو یا وے لوگ ہین جنکے اوصاف مذکور ہوئے معلوم کیجئے احسان
دو قسم کی ہی ایک احسان اپنی ذات پر دوسرا احسان غیر پر غیر پر جو احسان ہی یا اسکو نفع پہنچانے سے یا
اُس سے ضرر کو دفع کرنے سے نفع پہنچانے کی طرف اشارہ کیا اس جملے مین الذین ینفقون فی السراء والضراء
اور علم کا نفقہ یعنے لوگونکو علم سکھانے مین مشغول ہونا اور گمراہون کو ہدایت دینا اُسمین داخل ہی نیک
کامون مین پیسا خرچنا بھی اُسی مین داخل ہی ضرر کو دفع کرنا یا دنیا مین ہی یا آخرت مین دنیا مین ضرر
دفع کرنا سو بدی کے مقابلے مین بدی نہ کرنا والکاظمین الغیظ مین اُسیکی طرف اشارہ ہی آخرت
کا ضرر دفع کرنا غیر کے ذمے پر اپنے حقوق جو ہین جنکا مطالبہ آخرت مین ہوتا ہی اُس مطالبے سے دنیا مین
اُسکو بری کر دینا والعافین عن الناس مین اُسی کی طرف اشارہ ہی ہم جو تقریر کئے اُس سے معلوم ہوا غیر کی
طرف احسان کرنیکے سب قسم کو آیت جامع ہی ان تینون خصلتون مین غیر کی طرف احسان تھا اسلئے اللہ تعالے
اس احسان کے ثواب کو ذکر کیا اور بولا اللہ محسنین کو دوست رکھتا ہی اللہ تعالی بندے کو دوست رکھنا
ثواب کے سب درجون مین اعلا درجہ ہی سو اُسکو کہہ دیا وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا
أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللَّهَ فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهِمْ اور وے لوگ جب کر بیٹھین کچھ کھلا گناہ یا برا کرین
اپنے حق مین تو یاد کرین اللہ کو پھر بخشش مانگین اپنے گناہونکی فاحشہ اُس قول یا فعل کو کہتے ہین جو نہایت بدی
جا بر کہا ہی اس جگہہ فاحشے سے زنا مراد ہی اپنے پر ظلم کرنے سے وہ گناہ جو زنا سے کم ہی جیسا بوسہ دینا
گلے لگنا بعضے کہتے ہین فاحشے سے گناہ کبیرہ اور اپنے پر ظلم کرنے سے گناہ صغیرہ مراد ہی اللہ کو یاد کرنا یعنے
اُسکے وعید اور عقاب کو خیال مین لانا بخشش مانگین یعنے گناہ سے توبہ کرنا اور اُس فعل سے باز آنا اور اپنے
کئے پر پشیمان ہونا اور عزم کرنا کہ پھر نہ کرونگا والذین اذا فعلوا کے جملے کا عطف المتقین پر ہی یا الذین ینفقون
پر ہی اس آیت کی انتظام پہلی آیت کے ساتھ اس طور پر ہی کہ اللہ تعالی اوپر فرمایا جنت متقین کے واسطے
مہیا ہی سو انکے دو قسم ذکر کیا ایک وے جو طاعتون پر مستعد ہین اور عبادتون مین مشغول رہتے ہین الذین
ینفقون سے انکے صفات ذکر کیا دوسرے وے لوگ گناہ کئے بعد گناہ سے توبہ کئے والذین اذا فعلوا
فاحشة سے انکی طرف اشارہ کیا اور فرمایا یہہ فرقہ پہلے فرقے کے مثل ہے کیا واسطے گناہ سے توبہ کیا سو شخص

اُسکے مثل ہی جو گناہ نہین کیا یہہ بھی احتمال ہے اللہ تعالیٰ پہلی آیت مین غیر کی طرف احسان کرنے کی ترغیب دیا
اِس جملے مین اپنی جان پر احسان کرنیکی ترغیب دیتا ہی گناہ کار اپنی گناہ سے جب توبہ کیا تو وہ توبہ اُسکی
جان پر احسان ہی عطا سے منقول ہی کے یہہ آیت ابو سعید نبہان التمار کی شان مین نازل ہوئی اُسکے پاس ایک
عورت خرما خرید کرنے آئی وہ عورت حسین تھی نبہان نے اُسکو بولا یہہ خرما بہتر نہین گھر مین بہتر خرما ہی اُسکو
لے چل جب گھر مین گئی اُسکو کھینچ کے گلے لگایا اور بوسہ دیا وہ عورت کہی تو اللہ سے ڈر پھر اُس نے
اُس عورت کو چھوڑ دیا اور پشیمان ہو کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اپنی کیفیت عرض کیا
تب یہہ آیت نازل ہوئی اِس قصے کو مقاتل بن سلیمان اپنی تفسیر مین ضحاک سے وہ ابن عباس سے روایت کیا
ہی اور عبد الغنی بن سعید الثقفی اپنی تفسیر مین موسیٰ بن عبد الرحمن سے وہ ابن جریج سے وہ عطا سے وہ ابن عباس
سے مطول قصہ روایت کیا ہی حافظ عسقلانی کہا مقاتل متروک ہی اور ضحاک نے ابن عباس سے سنا نہین عبد الغنی
اور موسیٰ دونون ہالک ہین اِس قصے کو ثعلبی اور مہدوی اور باوردی اپنی تفسیرون مین بے سند وارد کئے
ہین انتہی حاصل کلام اُسکی سند نہایت ضعیف ہی اُس موسیٰ کا حال اوپر بھی مذکور ہوا ہی وَمَنْ يَغْفِرُ
الذُّنُوبَ إِلَّا اللَّهُ اور کون گناہ بخشتا ہی سوائے اللہ کے یہہ استفہام نفی کی معنی سے ہی یعنے اللہ کے سوائے
کوئی گناہ نہین بخشتا یہہ جملہ معترضہ واقع ہوا ہی معطوف اور معطوف علیہ کے درمیان اپنی رحمت کی وسعت
بیان کرنے اِس جملے کو ذکر کیا کہا واسطے گناہ گار کو اُسکے فضل و احسان کے سوائے کچھ پناہ نہین اور گناہ سے توبہ
کرنے والا اللہ کے پاس گناہ نہین کیا سو شخص کے مانند ہی اور اِسمین اشارہ ہی کے بندہ مغفرت نہ مانگے مگر اُسی سے
کیونکہ گناہگار کو عذاب دینا یا بخشنا اُسی کے اختیار مین ہی تو مغفرت مانگنا جایز نہین مگر اُسی سے وَلَمْ يُصِرُّوا
عَلَىٰ مَا فَعَلُوا اور اڑ نہین اپنے کئے پر یعنے اپنی بدکام پر ثابت نہین رہتے بلکہ اُس سے باز آتے ہین اِس
جملے کا عطف فاستغفروا کے جملے پر ہی گناہ پر اصرار نکرنا استغفار کے لئے شرط ہی کہا واسطے زبان سے توبہ کرنا
اور گناہ مین پھنسے رہنا کھیلنے سریکا ہی بعضے کہتے ہین اصرار یہہ کہ استغفار نہ کرنا ابو داؤد اور ترمذی اور
ابو یعلی اور بزار نے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ما
أَصَرَّ مَنِ اسْتَغْفَرَ وَإِنْ عَادَ فِي الْيَوْمِ سَبْعِينَ مَرَّةً یعنے اصرار نہین کیا جسنے توبہ کیا اگرچہ ایک دن مین اُس گناہ کو ستر بار

[illegible] ۱۲

ستتر بار پھر اُسکے کرے ترمذی کہا یہہ حدیث غریب ہے اُسکی اسناد قوی نہین بزار کہا ہی اس حدیث کی سند مین ابو نصیرہ ہی وہ کون ہی سو معلوم نہین اُسنے ابوبکر کے مولی سے روایت کیا ہی وہ مولی مجہول ہی حافظ عسقلانی کہا ہی اس حدیث کو ایک شاہد ہی اُسکو طبرانی کتاب الدعا مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہی وَهُمْ يَعْلَمُونَ اور وے جانتے ہین یہہ جملہ یصروا کی ضمیر کا حال پڑا ہی یعنے وے جانتے ہین کہ آپ برا کام کئے یا جانتے ہین گناہ نہین بخشتا سوا اللہ کے أُولَٰئِكَ جَزَاؤُهُم مَّغْفِرَةٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَجَنَّاتٌ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا اُنکی جزا ہی بخشش اُن کے رب کی اور باغین جنکے نیچے بہتی نہرین رہا کرینگے اُن مین توبہ کرنے والون کی یہہ جزا ہی توبہ سے دو چیز مطلوب تھے ایک عذاب سے امن ہونا سو مغفرۃ من ربہم سے اُسکی طرف اشارہ کیا دوسرا ثواب ملنا سو جنات تجری سے اُسکی طرف اشارہ کیا اللہ تعالی متقین اور تائبین کا حال ذکر کیا گناہ پر جو لوگ مصر ہین اور بے توبہ مرتے ہین اُنکو بیان نہ فرمایا کیونکہ یہہ مقام ترغیب و ترہیب کا تھا اول سود کھانے والون کو ڈرایا کہ تم باز نہ آؤگے تو کافرون کے لئے جو نار ہی تمکو وہ ملیگی پھر اُنکو اپنی گناہ سے باز آنے اور توبہ کرنے پر ترغیب دیا کہ اگر توبہ کرینگے تو متقین کے ساتھ بہشت مین جاینگے ایسے مقام مصرون کو بھی مغفرت کرونگا کر کے کہے تو اُنکو گناہ پر دلیر کرانے اور اُنکی پیٹھ ٹھونکے سا ہوتا ہی اسواسطے اُنکو ذکر نہ کیا اس سے لازم نہین آتا کہ وے بہشت مین نہ جاینگے زمخشری تفسیر کشاف مین لکھا ہی مومن کے تین حالت ہین ایک متقی دوسرا تائب تیسرا گناہ پر مصر جنت متقی اور تائب کو ہی مصر کو نہین انتہی سو اپنے معتزلہ کا مذہب ذکر کیا ہی وے کہتے ہین مرتکب گناہ کبیرہ کا توبہ نہ کر کے مرا تو بہشت مین نجاینگا مذہب اہل سنت کا یہہ ہی جو مومن ہے بہشت مین جاینگا اور کبیرے کا مرتکب اللہ تعالی کے ارادے پر ہی چاہے تو عذاب دیوے اور اُسکے سزا کے دن تمام ہوے بعد بہشت مین داخل کرے یا چاہے تو بن عذاب کے بخش دیوے آیات اور احادیث اُسکی بخشش کے باب مین بہت سے ہین وَنِعْمَ أَجْرُ الْعَامِلِينَ ۝ اور یہہ خوب مزدوری ہی کام کرنے والون کی یعنے مغفرت اور جنت اللہ کے فرمان بردار بندون کو ملنا اُنکا بہت خوب ثواب ہی اس آیت سے استغفار اور توبے کی بڑی فضیلت بوجھے گئی احادیث بھی اسمین بہت وارد ہین مسلم اور ترمذی اور ابن ماجہ اور بیہقی نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اللہ تعالی فرمایا ای میرے بندو تم رات دن گناہ کرتے ہو

اور مین تمهارے سب گناه بخشتا هون سو میرے سے بخشش مانگو مین تمکو بخشونگا الحدیث ابن ماجہ کی روایت مین یون هی ای میرے بندو تم سب گناهگار هو مگر وه جسکو مین عافیت دیون سو میرے سے بخشش مانگو مین تمکو بخشونگا اور تم سے جو مجھکو سمجھیگا که بخشنے مین قدرت رکھتا هون اور بخشش چاهیگا تو اسکو مین بخش دونگا ترمذی نے انس رضی الله عنه سے روایت کیا هی که رسول الله صلی الله علیه وسلم فرمائے الله تعالی بولا ای آدم کے بیٹے جب تک تو میرے سے دعا مانگا کریگا اور میرے سے امید رکھیگا تو مین تیرے گناهون کو بخشونگا تیرے سے کچھ هی هوا اور مجھکو پروا نهین ای آدم کے لڑکے تیرے گناه آسمان تک بھر جائینگے پھر تو میرے سے بخشش مانگیگا تو مین تجھکو بخش دونگا اور مجھکو پروا نهین ای آدم کے لڑکے اگر تو زمین بھر کے گناه کر کر میرے پاس آئیگا پھر مجھ سے ملتے وقت میرا شریک کسی کو نه ٹھهریگا تو زمین بھر کے مغفرت مین تجھکو دونگا ترمذی کها یهه حدیث حسن غریب هے امام احمد اور حاکم ابی سعید الخدری رضی الله عنه سے روایت کئے هین که رسول الله صلی الله علیه وسلم فرمائے ابلیس کها ای پروردگار تیری عزت کی قسم مین تیرے بندون کے دھڑ مین دم رهے تک مین انکو اغوا دیتا رهونگا الله تعالی فرمایا میری عزت وجلال کی قسم وے جبتک میرے سے مغفرت مانگتے رهینگے مین انکو بخشونگا حاکم کها اسکی سند صحیح هی ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجه اور ابن حبان اپنی صحیح مین علی رضی الله عنه سے روایت کئے هین کهے که رسول الله صلی الله علیه وسلم سے کوئی حدیث سنتا تو مجھے الله تعالی اس حدیث سے نفع دینا چاهتا تو نفع دیتا اور جب صحابه سے کوئی مجھکو حدیث بولتا تو مین اسکو قسم کھلاتا جب ان قسم کرتا تو مین اسکی تصدیق کرتا اور ابو بکر رضی الله عنه مجھکو ایک حدیث بولے ابو بکر سچ کهے بولے مین رسول الله صلی الله علیه وسلم سے سنا فرمائے جو بنده گناه کرے پھر اچھی طهارت کرے اور دو رکعت نماز پڑھے بعد الله سے مغفرت مانگے تو الله اسکو بخشتا هی اس پر یهه آیت پڑھے والذین اذا فعلوا فاحشة او ظلموا انفسهم الآیه ترمذی کها یهه حدیث حسن غریب هے اور بعضے اسکو موقوف روایت کئے هین اور مسلم نے ابو هریره رضی الله عنه سے روایت کیا هی که رسول الله صلی الله علیه وسلم فرمائے قسم هی اسکی جسکے هاتھ مین میرا جان هی اگر تم گناه نکرتے تو الله تمکو لیجاتا اور اس قوم کو لے آتا جو گناه کرتے پھر الله سے مغفرت مانگتے سو انکو بخشتا اس حدیث کو مسلم نے ابو ایوب انصاری رضی الله عنه سے اور امام احمد عبد الله

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی روایت کئے ہیں ابو داؤد اور ترمذی نے بلال بن یسار بن زید سے وہ اپنے
باپ یسار سے وہ اپنے باپ زید سے مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرماتے جسنے کہیگا استغفر اللہ الذی لا الہ الا ہو الحی القیوم واتوب الیہ تو اسکو بخشا جائیگا اگرچہ کافروں کے
جنگ سے بھاگا ہو ترمذی کہا یہہ حدیث غریب ہے حافظ عبدالعظیم منذری کہا اس حدیث کی سند جید اور متصل ہی اس
حدیث کو حاکم نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرکے کہا یہہ حدیث بخاری اور مسلم کے شرط پر ہی اس روایت
میں اسکو تین بار کہنا کرکے آیا ہی اس حدیث کو امام احمد اور ترمذی نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے بھی روایت
کئے ہیں انکی حدیث میں یوں آیا ہی جو کوئی اپنے بچھونے پر آئے سو وقت استغفر اللہ الذی لا الہ الا ہو الحی القیوم
واتوب الیہ تین بار کہے تو اللہ تعالی اسکے گناہوں کو بخشیگا اگرچہ دریا کے کف کی مانند ہوں اور اگرچہ ستاروں کے شمار میں
ہوں اور اگرچہ عالج کی ریتی کے شمار میں رہے اور اگرچہ دنیا کے دنوں کے شمار میں ہوں قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ سُنَنٌ
فَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ ✦ ہو چکے ہیں تم سے آگے دستور سو پھرو زمین
میں تو دیکھو کیسا ہوا انجام جھٹلانے والوں کا احد کے روز جو قصہ رو دیا اللہ تعالی مسلمانوں کی تسلی کے واسطے اسکا بیان
نازل کیا کہ تا مسلمانوں کے لشکر میں کچھ لغزش آئی سو اس سے انکو ہراس نہ ہو کیونکہ اللہ تعالی کی عادت ایسی طور پر جاری
ہوئی ہی کافروں کو اول مہلت دیتا ہی جب وقت پہنچا تو ہلاک کرتا ہی زمین میں پھرو کرکے جو کہا اس سے مقصود گذشتہ
امتوں کا احوال دریافت کرے اور معلوم ہووے کہ انکو کیسا ہلاک کیا هَٰذَا بَيَانٌ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَمَوْعِظَةٌ
لِلْمُتَّقِينَ ✦ یہہ بیان ہی لوگوں کے واسطے اور ہدایت اور نصیحت ڈر والوں کو ہذا کا اشارہ قرآن کی طرف ہے یا امر و
نہی اور وعد اور وعید جو سابق میں کر چکا بیان ہی لوگوں کے واسطے یعنی علی العموم لوگوں کے واسطے اور ہدایت
ہی اور نصیحت ڈر والوں کو یعنی گمراہی سے ہدایت ہی اور مخصوص پرہیزگاروں کے واسطے نصیحت ہی بعضے کہتے ہیں
ہذا پر تین چیز کو حمل کیا بیان اور ہدایت اور موعظت اور انکو واو عطف سے ذکر کرنا ان تینوں میں مغایرت
ہونے کو مقتضی ہے سو تینوں میں فرق یہہ ہی بیان ایک دلالت کو کہتے ہیں کہ جس سے حاصل تھا سو شبہہ دفع ہونا
ہی ہدی راہ کو کہتے ہیں کہ جس راہ پر چلنے اور اسکے مخالف سے پرہیز کرنے مامور ہی اور موعظت کلام کو کہتے
ہیں جس سے دین کے امور میں نالایق چیزوں کرنے کا زجر ہو ہدایت اور موعظت مخصوص متقین کو ہی کرکے فرمایا

کیا واسطے ہدایت اور نصیحت انہیں کو فایدہ دیتے ہیں دوسرونکو نہیں دیتے وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنتُمُ
الْأَعْلَوْنَ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ۝ اور سست ہو اور غم نکھاؤ اور تمھیں غالب ہوگے اگر تم ایمان رکھتے ہو
یعنے تمکو شکست ہوئی کر کے جہاد سے سستی نکرو اور تمھارے لوگ جو مارے گئے انکا غم نکھاؤ کیونکہ وے بہشت میں
ہیں ابن جریر نے زہری سے روایت کیا ہی جب صحابہ کے بہت لوگ مارے گئے جو زندہ تھے سو زخمی تھے اور انکو نہایت
غم ہوا سو اللہ تعالی انکی تعزیت اور تسلی واسطے یہہ آیت نازل کیا انتم الاعلون سے مراد یہہ ہی کہ تمھاری شان بلند
ہی کیونکہ تم حق پر ہو اور اللہ کے واسطے جنگ کرتے ہو آخر تمھیں کو فتح و نصرت ہوگی ابن جریر نے ابن عباس سے روایت
کیا ہی کہ جب تیر انداز پہاڑ کے درے میں ہزیمت پائے اور خالد بن الولید جو مشرکونکے سوارونکا سرخیل تھا اپنے
سوارونکو لیکے پہاڑ پر چڑھنا چاہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے یا اللہ تو مشرکونکو ہمارے سے بلند ہونے مت دے
یا اللہ ہمکو قوت نہیں مگر تیری پھر مسلمانونکی ایک جماعت دوڑ کے پہاڑ پر چڑھ گئے اور تیرین مار کے کافرونکو نیچے اتار
دئے سو اللہ تعالی نازل کیا ولا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون یعنے تمھیں اور پچھے ہو ان کنتم مومنین کا جملہ یا ولا تهنوا
سے متعلق ہی یعنے تم اگر سچے مومن ہو تو سست نہ ہوگے کیونکہ ایمان سے دل قوی ہوتا ہی اللہ تعالی پر اعتماد کرتا
ہی دشمنون سے اندیشہ نہیں آتا یا انتم الاعلون سے متعلق ہی یعنے اللہ تعالی جو وعدہ کیا اور تمھارے غلبے کی
بشارت دیا اسکو سچ مانوگے تو تمھی کو غلبہ ہے إِن يَمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهُ اگر تم نے
زخم پایا تو وے لوگ بھی پاچکے زخم ویسا ہی یہہ خطاب مسلمانونکو ہے یعنے احد کی جنگ میں تمکو زخمیں لگیں تو کیا ہوا
بدر کے جنگ میں کافرونکو ایسے ہی زخمیں لگیں تھیں وے کم زور نہیں ہوئے اور نامردی نہیں لئے تمکو سستی نہ کرنا اور غم نکھانا
مراد اوس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس جنگ میں زخمیں جو لگے سو یہہ تھے کہ آپکا چہرۂ مبارک زخمی ہوا اور
دانت ٹوٹی اور رخسار پر اور نیچے مسکا ونٹھ کے اندر زخمی لگے اور رگ کٹ گئی عبد الرزاق معمر سے وہ زہری سے
روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منہہ پر اس روز تلوار کے ستر زخم لگے مگر سب کی ضرر سے اللہ تعالی
نے آپکو بچایا حافظ عسقلانی کہا یہہ مرسل قوی ہی اور ستر زخم جو بولا ستر زخم حقیقۃً مراد نہیں یا زیادتی کے دیکھنے
مبالغے کی راہ سے کہا وَتِلْكَ الْأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ اور یہ دن بدلتے ہیں ہم لوگون میں
یعنے دنیا کے دن بدلتے آتے ہیں کبھی انکو فتح ہوتی ہی کبھی مسلمانونکو بدر کے روز فتح ہوئی مشرکونکے ستر آدمی مارے پڑے ستر

ستر آدمی اسیر ہوئے احد میں کافروں کو غلبہ ہوا مسلمانوں کے ستر شخص زخمی ہوئے ستر شخص شہید ہوئے بخاری نے براء ابن عازب رضی اللہ
عنہما سے روایت کیا ہے کہ احد کے دن پیادوں کے پچاس شخص کو ایک مقام پر کھڑا کئے انکا سرخیل عبداللہ بن جبیر رضی اللہ
عنہ کو کئے اور سب کو تاکید کئے کہ اگر ہمکو پرندے لیکے اڑ جاویں یا ہم ان قوم کو ہزیمت دیکے کھندل دین تو تم اس مقام سے نہ نکلو
جب تک میں نہ بلواؤں جب جنگ ٹلا اور اللہ تعالی کافروں کو ہزیمت دیا میں نے دیکھا انکے عورتیں کپڑے اٹھا کے بھاگتیں
سو انکے پنڈریاں اور پینجن ہوتے ہیں عبداللہ بن جبیر کے ساتھ والے یہہ دیکھ کے کہنے لگے کیا دیکھتے ہو غنیمت لینے چلو
عبداللہ بن جبیر کہے کیا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات بھول گئے آپ تو فرمائے ہیں یہانسے نہ نکلنا وے کہے
واللہ ہم غنیمت لینے جائینگے جب اس مقام سے نکلے ادھر آئے جو کری بھول گئے ہزیمت پاکے پھرے اسکی
طرف اللہ تعالی اشارہ کرکے فرمایا والرسول یدعوکم فی اخراکم یعنے اور رسول پکارتا تھا پچھاڑی میں سو نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بارہ آدمی کے سوائے کوئی نہ رہا اور ہمارے ستر آدمی موئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بدر کے جنگ
میں کافروں کے ایک سو چالیس شخص پر دست یاب ہوئے تھے ستر آدمی بند میں آئے تھے ستر آدمی قتل ہوئے تھے
ابوسفیان آکے تین بار پکار کے پوچھا کیا ان لوگوں میں محمد ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اسکو جواب مت دیو اب تین
بار پکار کے پوچھا کیا ان میں ابن ابی قحافہ ہے تو فرمائے جواب مت دیو پھر تین بار پوچھا کیا ان میں ابن الخطاب ہے تو بھی
جواب مت دیو تب ابوسفیان اپنے لوگوں کی طرف پھر کے کہا کہ تینوں شخص مارے پڑے عمر رضی اللہ عنہ رہ نسکے
کہے ای عدو اللہ تو جنکو پکارا وے سب زندہ ہیں تجھکو برے دسنے والے باقی ہیں ابوسفیان بولا یہہ روز بدر کے
روز کے بدلے میں ہے جنگ کو نوبت ہے تمہارے مردوں کے ناک کان کٹے دیکھینگے میں اسکا حکم نہیں کیا اور اسکا کرنا مجھکو
ناپسند بھی نہیں دوسرا بعد رجز پڑھنے لگا اُعْلُ ہُبَلْ اعل ہبل یعنے ہبل دیو تو غالب ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے
اسکو جواب کیوں نہیں دیتے صحابہ عرض کئے ہم کیا جواب دینا آپ فرمائے کہو اللہ اعلی واجل یعنے اللہ بہت غالب
اور بہت بزرگ ہے ابوسفیان بولا لنا العزی ولا عزی لکم یعنے ہمکو عزی دیوتن ہے تمکو عزی نہیں رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فرمائے اسکو جواب دیو کہے کیا جواب دینا فرمائے کہو اللہ مولانا ولا مولی لکم یعنے اللہ ہمارا رفیق
ہے تمہارا رفیق نہیں وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اور اسواسطے کہ معلوم کرے اللہ جنکو ایمان ہے یعنے اس
جنگ میں مسلمانوں پر مصیبت جو گذری اور کافروں کو غلبہ ہوا تا مومن اور منافق میں تفرقہ معلوم ہووے جنکا ایمان

خالص تھا وے اس شدت اور تکلیف مین صبر کئے کفارون کے مقابلے سے نہین ہٹتے اور جنکا ایمان خالص نتھا انکی قلعی
کھول گئی اس آیت کے ظاہر لفظ سے یون نکلتا ہی کہ اللہ تعالی یہہ جو کیا سو اپنے تئین علم حاصل ہونیکے لئے
کیا اس سے لازم آتا ہی اللہ تعالی کو حوادث کا علم انکے ہوئے پر ہونا ایسا ہی کئی آیتونمین آیا ہی جیسا اس آیت مین
و لما یعلم اللہ الذین جاہدوا منکم الآیہ اور اس آیت مین حتی نعلم المجاہدین منکم والصابرین یہہ تو اللہ تعالی پر محال ہی
کیونکہ اسکا علم قدیم اور ازلی ہی پیش از وقوع کے اسکو حاصل ہے متکلمین اسکا جواب دیتے ہین دلایل قطعی سے ثابت
ہوا اللہ تعالی حوادث کو پیش از وقوع جانتا ہی اسکے علم مین تغیر آنا محال ہی لیکن علم کو ذکر کر کر معلوم کا ارادہ کرنا اور قدرت
کو بول کے مقدور کا ارادہ کرنا بر سبیل مجاز عرب کے محاورے مین مشہور ہے کہتے ہین یہہ فلانے کا علم ہی یعنے اسکا معلوم ہی
یہہ اسکی قدرت ہی یعنے مقدور ہے سو جو آیت اللہ کے تجدد علم پر دلالت کرے وہان علم سے معلوم مراد ہی اسطرح جو الفاظ
وارد ہوے ہین انکا یہہ کلی جواب ہی اس جگہہ مین یعلم کے لفظ مین اور بھی چند وجہ ہین پہلی وجہ یہہ ہی یعلم یظہر کی معنی سے
تا ظاہر ہووے مخلص منافق سے اور مومن کافر سے دوسری وجہ مضاف محذوف ہی یعنے یون ہین تا معلوم کرے اللہ کے
اولیا تعظیم اور شان کیلئے مضاف کو حذف کر کے علم کی نسبت اپنی طرف کیا تیسری وجہ یعلم کی معنی یہہ ہی تا حکم کرے اللہ امتیاز
کا مومن اور کافر مین حکم کے مقام مین علم کو ذکر کیا کیونکہ حکم حاصل نہین ہوتا مگر علم کے بعد چوتھی وجہ یعلم سے وقوع مین
آنا مراد ہی یعنے تا مومنون سے وہ وقوع مین آ جانے اس سے غرض یہہ ہی واقع ہوگا سو جیسا جانتا تھا ویسا ہی وقوع
مین آیا سو جانے کیونکہ جو چیز وقوع مین آتی ہی اسی پر جزا دیتا ہی معلوم جو موجود نہین ہوا ہی اسپر جزا نہین ویتخذ منکم
شہداء اور کر لئے تم مین بعضے شہید یعنے اسکو اللہ تعالی اسواسطے کیا تا تم سے بعضونکو شہادت کا مرتبہ مرحمت کرے بعضے
مسلمانون کو بدر کے جنگ مین حاضر نہ رہنے سے نہایت ملال تھا انکو شہادت کی بڑی آرزو تھی سو انکا مقصد دلی حاصل ہوا
شہدا جمع شہید کی ہی مشتق شہد سے ہی اسکی معنی لغت مین حاضر ہونا اور گواہی دینا شرع مین مسلمان جو کفار کے جنگ
مین مارا جاوے اسکو شہید کہتے ہین کیا واسطے رحمت کے فرشتے اسکے پاس حاضر ہوتے ہین یا وہ بہشتی ہی کہ کے اللہ
تعالی اور اسکے فرشتے گواہی دیتے ہین یا وہ قیامت کے دن انبیا کے ساتھ گذشتہ امتون پر گواہی دینے طلب کئے
جاوینگے واللہ لا یحب الظلمین ہ اور اللہ چاہتا نہین ناحق والونکو یعنے کافرونکو یا منافقون کو یہہ جملہ ملتون
کے درمیان معترضہ واقع ہوا ہی اسمین اسبات کا اشارہ ہی کہ اللہ تعالی کافرون کی نصرت حقیقت مین نہین کرتا لیکن کبھی

کبھی ظفر انکے نصیب کرتا ہی استدراج اور مومنون کے امتحان اور یاداش کے واسطے ولیمحص اللہ الذین
آمنوا اور اس واسطے کہ نکھارے اللہ ایمان والون کو یعنے اللہ یہہ جو کیا سو مومنون کو گناہون سے نکھارنے
پاک کرنے کے واسطے کیا ویمحق الکفرین ۔ اور مٹاوے منکرون کو یعنے کافرون کو ہلاک کرے اس آیت کا
مطلب یون ہی دن بدلتے آتے ہین پھر اگر کافر غالب آکے تمکو شہید کرے تو اللہ تمکو گناہون سے پاک کرتا ہی
اگر تم غالب آکے انکو قتل کرے تو اللہ تعالیٰ کافرون کے نشانون کو مٹا دیتا ہی ام حسبتم ان تدخلوا الجنۃ
ولما یعلم اللہ الذین جاھدوا منکم ویعلم الصابرین ۔ کیا تمکو خیال ہے کہ داخل ہو جاؤگے جنت مین
اور ابھی معلوم نہین کیا اللہ نے جو لڑنے والے ہین تم مین سے اور معلوم کرے ثابت رہنے والے احد کے جنگ
مین ہزیمت پائے سو لوگون کو اللہ تعالیٰ نے اس آیت مین عتاب کرتا ہی یعنے یہہ خیال نکرو کہ بن مجاہدہ اور
بن صبر کے تم بیٹھے بیٹھے بہشت مین چلا جاؤگے اور ثواب حاصل کروگے بلکہ بہشت مین جانیکے واسطے لوگ مارے
پیٹے اور اپنی جان اللہ کے راہ مین دئے اور زخم کے درد کو سہے اور دشمن کے مقابلے سے نہین ٹلے تم بھی
جہاد کروگے اور مشقتون کو سہوگے تو بہشت مین جاؤگے واو و یعلم مین جو ہی اسکو واو الصرف اور واو المعیت
کہتے ہین اسکے بعد ان پوشیدہ ہوکے یعلم کو نصب دیا ہی یعنے بہشت مین جانا اور جہاد پر صبر کرنے کو ترک کرنا دونون
جمع نہین ہوتے اللہ تعالیٰ کا علم قدیم اور ازلی ہونے مین سابق کی آیت ولیعلم اللہ الذین آمنوا منکم مین
جو تقریر ہی اور علم سے معلوم مراد ہی معنے یون ہین کیا تمکو بہشت مین داخل ہو جانیکا خیال ہی اور ابھی تمھارے
سے جہاد صادر نہین ہوا یا اسکی معنی یون ہی جہاد جو تم پر واجب ہی جسکے وقوع سے تم کو اجر ملتا ہی سو
اللہ تعالیٰ معلوم نہین کیا اگرچہ جو ہونہاری اللہ تعالیٰ اسکو جانتا ہی ولقد کنتم تمنون الموت من
قبل ان تلقوہ فقد رأیتموہ وانتم تنظرون ۔ اور مقرر تم آرزو کرتے تھے مرنے کی اسکی ملاقات
سے پہلی سو اب دیکھا تم نے اسکو آنکھون کے سامنے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہی کہ اللہ تعالیٰ بدر کے
جنگ مین حاضر ہوئے سو لوگون کو جو مرتبہ دیا سو سنکے صحابہ آرزو کرنے لگے کہ اگر اب جنگ کا کام ترسے تو ہم اپنی
جان دینے کو دریغ نکرینگے ان کو جو فضیلت ملی ہم بھی حاصل کرینگے اللہ تعالیٰ انکی آرزو بر آنے واسطے احد کا روز
در پیش کیا لاف مارنے والے جو تھے تن دہی کئے اور جنکا ایمان راسخ تھا وہی ثابت قدم رہکے جان بازی کئے الموت سے

مراد یا جنگ ہی کیونکہ وہ موت کا سبب ہے یا شہادت کی موت ہی یعنے تم جنگ ہونیکی اور شہادت ملنیکی آرزو
کرتے تھے اُسکو اپنے آنکھون سے دیکھے تمھارے بھائی اور قرابتی مرکے سامھنے پڑے اور تم کیا واسطے ہزیمت کھائے
وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ اور محمد تو نہین مگر ایک پیغامبری قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ہو چکے پہلے اُس سے ع
بہت پیغامبر یعنے سابق کے پیغامبر جیسے موئے یا مارے پڑے اور ان پیغمبرون کی اُمت جیسی اپنی دین پر قایم رہی ویسا ہی
محمد بھی مرینگا یا مارے پڑینگا تو تمکو بھی محمد کے بعد اُسکے دین پر قایم رہنا ضرور ہے کیونکہ پیغمبر مبعوث ہونیسے غرض رسالت کو پہنچا دینی
اور اُمت پر حجت قایم کرنی ہی رسول قوم مین ہمیشہ باقی رہنا غرض نہین اَفَاِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى
اَعْقَابِكُمْ پھر کیا اگر وہ مرگیا یا مارا گیا تم پھر جاؤگے اُلٹے پانون یعنے کافر بن جاؤگے اور اپنے اول کے دین کی
طرف رجوع کروگے اس آیت مین محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان مین سے گذر جاوین تو اُنکے مرتد ہونے اور دین سے
پھر جانے پر انکار ہی یعنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گذر جانے سے دین مین ضعف نہ آئیگا اور مومن نہ پھر جائینگے اہل سیر کہتے
ہین تیرانداز لوگ جنکو عبداللہ بن جبیر کے تابع کرکے محافظت واسطے کھڑا کئے تھے غنیمت کے لئے بے حکم اس مقام سے نکلے
خالد بن ولید جو مشرکون کے میمنے کی فوج کا سردار تھا جگہ خالی دیکھ کے عبداللہ بن جبیر وغیرہ چند شخص اس مقام مین جو کھڑے
تھے انکو مارکے مسلمانون کی فوج پر حملہ کیا مسلمان جو ادھر تھے بھاگ کے اپنی جماعت مین داخل ہونے واسطے آئے
مسلمانون کو شبہ ہو گیا دشمن سمجھکے آپس مین آپ مارنے لگے اور منتشر ہو گئے عبداللہ بن قمئہ پتھر مارکے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کا دانت توڑا اور چہرے پر زخم لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چاہے پتھر پر چڑھنا حضرت دو بکتر پہنے تھے
اُس پر چڑھ نہ سکے تب طلحہ رضی اللہ عنہ بیٹھنے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُنکی پشت پر پانون رکھکے پتھر پر چڑھے
اور فرمائے طلحہ اپنے لئے جنت کو واجب کر لیا اور ہندہ بیٹی عتبہ کی اور مشرکون کے دوسری چند عورتین شہیدون کے
ناک کان کاٹ کے ہار بناکے پہنین وحشی نے حمزہ رضی اللہ عنہ کو شہید کیا کہ ہندہ اسکو اپنے بدن پر کا مالا اور پہنچی
نکال کے دی اور حمزہ رضی اللہ عنہ کا شکم چیر کے کلیجا نکالی اور اُسکا ایک ٹکڑہ لیکے چابی اور نگل نہ سکی اُسکو پھینک دی
اور عبداللہ بن قمئہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مارنیکے ارادے سے آیا مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ جو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کا نشان اُٹھائے تھے اُسکے مقابلے مین آئے ابن قمئہ نے مصعب کو شہید کیا اور سمجھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کو شہید کیا ہون پھر لوگون مین جاکے کہہ دیا مین محمد کو قتل کیا ہون کافرون مین سے کسی نے پکارا محمد مارے گئے

کہتے ہیں کہ مدینہ الملک کی تھی پھر لوگ متفرق ہو گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو بلاتے اور فرماتے الیّ یا عباد
یعنی اے اللہ کے بندو میری طرف آؤ پھر تیس شخص تک آپکی پاس جمع ہوئے اور آپکے نزدیک سے مشرکوں کو ہٹا دئے
سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اتنے تیر مارے کہ کمان کے گوشے توٹ گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ترکش کے
تمام تیر انکو نکالی کر دئے اور فرماتے تیر پھینک میرا ماں باپ تیرے پر سے فدا ہیں اور ابو طلحہ رضی اللہ عنہ بڑے تیرانداز
تھے اتنے تیر چلائے کہ دو یا تین کمان توٹ گئے کوئی شخص تیروں کا ترکش لیجاتا سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
دیکھے تو فرماتے تیر ابو طلحہ کو دے ابو طلحہ تیر مارتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سر اُٹھا کے ملاحظہ کرتے کہ انکا تیر کہاں
لگا اور طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کے مار کو آپ اوپر لیے سو انکا ہاتھ شل ہو گیا اور
قتادہ بن النعمان رضی اللہ عنہ کو مار لگ کے انکی آنکھ کا حدقہ رخسارے پر نکل پڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دست
مبارک سے اسکو اسکے گھر میں لگا دئے آنکھ اول سے زیادہ بہتر ہوئی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پشتے پر گئے ابی بن
خلف الجمحی آپکا قصد کرکے آیا اور کہتا تھا لا نجوت ان نجا محمد یعنے محمد بچا تو میں نہیں بچتا لوگ عرض کئے یا رسول اللہ
حکم ہو تو ہم اسکو مار لیتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اسکو چھوڑ دو تا وہ میرے پاس آوے ابی بن خلف نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتا تو کہتا میرے یہاں گھوڑا ہے کہ اسکو ہر روز چھ سیر دانا دیتا ہوں اُس پر بیٹھ کے
میں تمکو مارونگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے انشاء اللہ میں تجکو مارونگا جب اُسنے نزدیک ہوا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم حارث بن الصمہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے حربہ لیکے اُسکو ایسا جھٹکے کہ ہم حضرت کے نزدیک سے سرک گئے جیسا اونٹ
اپنی پشت جھٹکے تو مکھی اُڑ جاتی ہے اور حربہ اُسکے گردن پر مارے زخم تو بوست مال لگی پر گھوڑے کی پشت سے جدا ہو کے
زمین پر گرا اور گائے کے جیسا پکارنے لگا کہتا تھا محمد مجھکو قتل کیا انکو اُسکے لوگ اگے اٹھا لیگئے اور بولے اس زخم سے
کچھ اندیشہ نہیں بولا اس مار سے میں نہ بچونگا اگر ربیعہ اور مضر کی تمام قوم کو یہہ مار لگتا تو وہ سب مر جاتے محمد مجھکو قتل کرونگا
کرکے کہے بعد اگر مجھ پر تھوکتے تو میں مرجاتا پھر ایک روز جی کے موا بخاری نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دانتہ کی طرف اشارہ کرکے فرمائے اللہ کا سخت غضب ہوا ان قوم پر جو اپنے
نبی سے یہہ کئے اللہ کا سخت غضب ہوا اس شخص پر جسکو رسول اللہ نے اللہ کی راہ میں قتل کیا بھی بخاری نے ابن
عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ اللہ کا غصہ بہت سخت ہوا اُس پر جسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم قتل کئے

اور اللہ کا غصہ بہت سخت ہوا اس پر جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کو خون آلود کیا اہل سیر کہتے ہیں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم مارے گئے اسکی بات لوگوں میں اشتہار پائی بعد بعضی مسلمان کہنے لگے اسوقت ہم عبداللہ بن ابی بن سلول
پاس کسی کو دوڑا کے ہمارے لئے ابو سفیان سے امان لیتو تو مناسب تھا اور بعضے جنگ نہ کر کے بیٹھ گئے بعضے منافق کہنے
لگے محمد مارے پڑے ہیں تو تم اپنے اول کے دین کو اختیار کرو انس بن النضر رضی اللہ عنہ جو چچا تھے انس بن مالک کے
کہنے لگے ای لوگو محمد صلی اللہ علیہ وسلم مارے پڑے تو کیا ہوا محمد کا رب تو نہیں مارا پڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
بعد زندہ رہکے کیا کرو گے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس کام کے واسطے جنگ کئے اس پر ہم بھی جنگ کرتا حضرت جس امر
پر موئے ہم بھی اسی پر مرنا لیکے یا اللہ میں عذر چاہتا ہوں انکے مقولے سے یعنے مسلمانوں کے اور ابرا کرتا ہوں ان کے
کام سے یعنے مشرکوں کے اور اپنی تلوار کھینچکے جنگ کئے یہاں تک کہ مارے پڑے تو بعد دیکھے تو ان پر ستر زخم سے زیادہ
تھے انکو کوئی پہچان نہ سکے مگر انکی بہن انکے انگلیوں کو دیکھکے پہچانی بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] طرف
گئے اور لوگونکو بلوانے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اول جو پہچانے سو کعب بن مالک رضی اللہ عنہ تھے کہتے
تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آنکھوں کو دیکھا خود کے نیچے سے چمکتے ہیں میں چلاکے کہا ای مسلمانوں دیکھو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اشارے سے فرمائے خاموش رہو پھر صحابہ حضرت کے
پاس جمع ہونے لگے سو ایک جماعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جمع ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکو ملامت کئے
کہ تم کیا واسطے بھاگے کہے یا رسول اللہ ہمارے ماں باپ آپ پر فدا ہیں ہم سنے کہ آپ قتل ہوئے اس لئے ہم بھاگے اس پر اللہ تعالی
یہہ آیت نازل کی وما محمد الا رسول الآیہ وَمَنْ يَنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَضُرَّ اللّٰهَ شَيْـًٔا اور جو کوئی
پھر جاویگا الٹے پاؤں وہ نہ بگاڑیگا اللہ کا کچھ یعنے جو شخص دین سے پھر جایگا اور مرتد ہوگا تو اللہ کا کچھ نقصان نہ ہوگا
اللہ سب سے غنی ہی وَسَيَجْزِي اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ اور اللہ ثواب دیگا بھلا ماننے والوں کو یعنے وے جو
اپنے دین پر ثابت رہے اور جنگ سے نہیں ہٹے اللہ تعالی انکو شاکرین بولا کیا واسطے وے اللہ کے نعمتوں کا
شکر جو ان پر تھا اسکو ادا کئے وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا اور کوئی
جی مر نہیں سکتا مگر اللہ کے حکم سے لکھا ہوا مقرری وقت یعنے اس وقت سے موت نہیں ٹلتی آگے پیچھے نہیں
ہوتی اللہ تعالی اس سے مسلمانوں کی شجاعت بڑھاتا ہی اور جہاد کرنے پر انکو ہمت دیتا ہی کیونکہ بے حکم اللہ کے کوئی

کوئی نہین مرتا اور موت کا جو وقت مقرر ہی اُس سے نہین ٹلتا جبن اختیار کرنا اور جنگ سے بھاگنا موت سے
نہین بچاتے وَمَنْ يُرِدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا نُؤْتِهِ مِنْهَا اور جو کوئی چاہیگا بھلا دنیا کا ہم اُسکو اُس مین سے دینگے یعنے
جو کوئی نیک عمل کرتا ہی اور اُس عمل سے اُسکا ارادہ دنیا کی خوبی ملنی ہی تو اُسکے خواہش کے مطابق کچھ ایک جو ہم
ازل مین مقرر کئے ہین دینگے وَمَنْ يُرِدْ ثَوَابَ الْآخِرَةِ نُؤْتِهِ مِنْهَا اور جو کوئی چاہیگا اجر آخرت کا ہم اُسکو
اُس مین سے دینگے احد کے روز غنیمت حاصل کرنے مین جو لوگ لگے اور جو غنیمت کا خیال نہ کرکے ثابت قدم رہے انکی شان
مین یہہ آیت نازل ہوئی اگرچہ یہہ آیت جہاد کے مقدمے مین اُتری ہی لیکن اُسکا حکم سب اعمال کو شامل کیا واسطے
بندے کی تمام اعمال کا اصل نیت پر ہی اگر عمل سے دنیا منظور ہو تو اُسکی جزا دنیا مین ہی ملیگی اور جسکو عمل سے آخرت
منظور ہے تو اُسکی جزا آخرت مین ملیگی اِس آیت کا مضمون مطابق اُس حدیث کے ہی جسکو امام احمد اور بخاری اور مسلم
اور ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ الخ یعنے اعمال نہین مگر نیتون سے اور ہر آدمی کو وہی ہی جو نیت کیا پھر
جسکی ہجرت اللہ کے اور اُسکے رسول کے لئے ہی تو وہ ہجرت اللہ کی اور اُسکے رسول کی ہی اور جسکی ہجرت دنیا
حاصل کرنے کے لئے ہی یا عورت کو نکاح کرنے تو اُسکی ہجرت اُسی کی طرف ہی جو اُسکے لئے ہجرت کیا اور بغوی نے
انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے جسکی نیت آخرت کو طلب کرنا
ہوگی تو اللہ تعالی اُسکے دل مین اپنی غنا رکھیگا اور اُسکے کام مین جمعیت دیگا اور دنیا اُسکے پاس ناک گھستی آتی
ہی اور جسکی نیت دنیا کی طلب ہی تو اللہ تعالی فقیری اُسکی آنکھہ مین رکھتا ہی اور اُسکے کام اُس پر پراگندہ کرتا ہی
اور اُسکے پاس کچھہ دنیا نہین آتی مگر وہی جو اُسکے لئے لکھا ہی وَسَنَجْزِي الشَّاكِرِينَ ۞ اور ہم ثواب دینگے
شکر کرنے والون کو یعنے مومنون کو جو اللہ تعالی کے حکم کو نہین توڑتے اور جہاد سے منہہ نہین موڑتے وَكَأَيِّنْ

مِنْ نَبِيٍّ قَاتَلَ مَعَهُ رِبِّيُّونَ كَثِيرٌ فَمَا وَهَنُوا لِمَا أَصَابَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَمَا ضَعُفُوا وَمَا

اسْتَكَانُوا بہت نبی ہین جنکے ساتھہ ہو کر لڑتے ہین بہت ربیان سو سُست ہوئے ہین کچھہ تکلیف پہنچنے سے
اللہ کی راہ مین اور نہ کم زور ہوئے ہین اور نہ دبے ہین قاتل مین دو قرأت ہین حمزہ اور کسائی اور عاصم اور
ابن عامر اور ابوجعفر اور خلف قاتل کرکے قرأت کرتے مین قاف کے بعد الف اور تا کی فتح سے نافع اور ابن کثیر اور

ابو عمرو اور یعقوب نے قاف کی ضم سے اور تا کی کسرہ سے مجہول کے صیغے سے پڑھتے ہین ہم ترجمہ جو کئے ہین پہلی قرارت پر ہی اِس قرارت پر ربیون قاتل کا فاعل ہی یعنے کئی نبی کے ساتھ ہو کر بہت سے ربیان دشمن سے جنگ کئے اور زخم کھائے لیکن اِس سے انکو کچھ سستی اور ناتوانی نہ آئی اور دشمن کے دبیل نہ ہوئے کیا واسطے اللہ کی راہ مین اور اُسکی اطاعت مین اور دین کی نصرت و تائید مین یے زخم لگے ہین بلکہ دشمن سے مقابلہ کرنے مین ویسے ہی شیر رہے محمد کی امت تمکو بھی اُن گذشتہ لوگون کی چلن اختیار کرنی اور جہاد مین صبر کرنا اور شیرون کی مانند کافرون پر حملہ کرنا ضرور ہی جو قاریان قتل مجہول کے صیغے سے پڑھتے ہین انکی قرارت پر قتل کا نائب کون ہی اُسمین تین وجہ ہین پہلی وجہ یہہ ہی قتل کا نائب فاعل ضمیر ہی نبی کی طرف پھرتی ہی معہ ربیون کثیر کا جملہ حال ہی اِس وجہ مین قتل پر وقف کرنا کیا واسطے وہ کلام تمام ہوا اب معنی یون ہونگی کئی نبی مارے پڑے اور اُنکے ساتھ ربیان جو تھے اپنا نبی مارے جانے سے کچھ سستی اور ضعف اختیار نہین کئے بلکہ جہاد مین ثابت اور دین کی نصرت مین قایم رہے تم بھی ویسی ہی رہنا چاہئے دوسری وجہ قتل کا نائب فاعل نبی کی ضمیر ہی اور ربیون محذوف فعل کا نائب فاعل ہی یعنے کئی نبی مارے گئے اُنکے ساتھ بھی بہت ربیان مارے پڑے تس پر بھی جو لوگ باقی تھے انکو سستی نہ آئی تیسری وجہ قتل کا نائب فاعل ربیون ہی اور یہہ جملہ کاین کی خبر ہی یعنے کئی نبی کے ساتھ بہت سے ربیان مارے پڑے لیکن جو لوگ باقی رہے سو اپنے نبی کی رفاقت نہین چھوڑے سستی نہین اختیار کئے تم بھی انکے طریقے پر چلنا اِس آیت مین کنایہ ہی اُنکی طرف جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موئے کر کے سنکر سست ہوئے اور جہاد سے ہاتھ کھینچے اور جو دبیل ہوئے ابو سفیان سے امن لینے عبد اللہ بن ابی منافق کو حمایتی کرنا چاہئے ربیون جمع ربی کی ہی ربی اُس عالم کو کہتے ہین جو خدا ترس ہو بعضے کہتے ہین ربی نا معدار ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہی کہ ربیون کی معنی بہت جماعتین بعضے کہے ہین ربیون ہزارون ضحاک کہتا ہی ایک ربی ایک ہزار آدمی کو کہتے ہین کلبی کہتا ہی ایک ربی کے دس ہزار آدمی ہین **وَاللّٰہُ یُحِبُّ الصّٰبِرِیْنَ** ✦ اور اللہ چہتا ہی ثابت رہنے والون کو **وَمَا کَانَ قَوْلَهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوْا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِیْٓ اَمْرِنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ** ✦ اور کچھ نہین بولے وے ربیون مگر یہی کہا کہ اے رب ہمارے بخش ہمارے گناہ اور جو ہم سے زیادتی ہوئی ہمارے کام مین اور ثابت رکھ ہمارے قدم اور مدد دے ہمکو منکر قوم پر **فَاٰتٰهُمُ اللّٰہُ ثَوَابَ الدُّنْیَا** پھر دیا اللہ نے انکو ثواب دنیا کا یعنے نصرت ہونا اور غنیمت ملنا اور عزت بڑھنا اور نیک نامی حاصل کرنا **وَحُسْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَۃِ** اور

ہو در خوب ثواب اخرت کا یعنے جنت اور نعمتین اور اللہ کی رضوان اخرت کے ثواب کو حسن کا قید لگایا تا اسکی فضیلت اور اللہ
تعالی کے پاس وہی معتبر ہنی معلوم ہو واللہ یحب المحسنین ❊ اور اللہ چاہتا ہی نیکی والون کو یاایہا الذین
آمنوا ان تطیعوا الذین کفروا یردوکم علی اعقابکم فتنقلبوا خسرین ❊ ای ایمان والو اگر تم
کہا مانوگے کافرون کا تو تمکو پھیر دینگے ایریون پر پھر جا پڑوگے نقصان مین کافرون سے یہود و نصارا کی مراد ہین یا منافق
ہین جو احد کے دن کہہ ہزیمت دیکھکے کہنے لگے تم اپنے اول کے دین مین جاو محمد اگر نبی ہوتے تو مارے نہ جاتے ایریون
پر پھیرنا یعنے الٹے پاون جانا اس سے اول کا امر جو کفر اور شرک ہی اختیار کرنی مراد ہی یعنے تم انکا کہا اگر مانوگے
تو تمکو کافر بنائینگے خسران جو کہا اس مین دنیا اور آخرت دونون کا خسارہ ہی دنیا کا یہہ خسارہ ہی کافرون کے
مطیع ہونا اور دشمنون سے دبیل ہنا آخرت کا خسارہ بہشت سے محروم ہونا اور دوزخ مین جانا بل اللہ مولکم
بلکہ اللہ تمہارا مددگار ہی وہو خیر النصرین ❊ اور وہ بہتر مددگار ہی یعنے تم کافرون کا کہا اسواسطے مانتے ہوئنگے
کو وے تمہاری مدد کرے وے تو اپنی ذات کو مدد کرنے سے عاجز ہین تمکو کیا مدد کرینگے تم اللہ کی مدد مانگو اسی کی مدد سب
بہتر ہی سنلقی فی قلوب الذین کفروا الرعب اب ڈالینگے ہم کافرون کے دلین ہیبت احد مین کافرون نے
مسلمانون کو ہزیمت دئے بعد اللہ تعالی کا کافرون کے دل مین رعب ڈالا بسبب وہان سے الٹے ابو سفیان نے جاتے
وقت پکار کے بولا یا محمد تم جانتے ہو تو تمہارا ہمارا وعدہ سال آیندہ پر بدر مین ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرمائے انشاء اللہ بہتر بعضے کہتے ہین کفار مکے کی راہ لئے بعد تھوڑا جا کے پشیمان ہوئے اور کہنے لگے ہم کیا برا کام کئے انکے
اکثر لوگون کو قتل کر کے نہ آتے بھاگون کو چھوڑ کے چلے جانا عقل کا کام نہین پھر چلکے انکو ٹھکانے لگا دینا جب اس
بات کا عزم کئے تو اللہ تعالی انکے دلونمین رعب ڈالا انکو پھر آنے کی طاقت نہ ہوئی بعضے مفسرین کہتے ہین کافرون کے
دلمین ہیبت پڑنی مخصوص احد کے دن ہی تھی صحیح بات یہہ ہی کہ یہہ ہیبت مخصوص نہین بلکہ عام ہی گویا یون فرمایا اس
جنگ مین تمکو ہزیمت ہوئی کر کے غم نہ کرو آیندہ اللہ تعالی کافرون کے دلمین رعب ڈالیگا اور انکو تمہارے عاجز بنا دیگا
اور تمہارے دین کو سب دینون پر غالب کریگا پھر اللہ تعالی اس وعدے کو پورا کیا دین اسلام سب دینون پر غالب آیا
بخاری وغیرہ کی حدیث کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے مجھکو پانچ چیز عطا ہوئی میرے آگے کے کسی نبی کو عطا
نہین ہوئے تھے سو اس مین کہا نصرت بالرعب مسیرۃ شہر یعنے مجھکو ایک مہینے کی راہ ہیبت سے فتح ہوئی اس قول کو

تائید کرنی ہی بما اشرکوا باللہ ما لم ینزل بہ سلطانا اس واسطے کہ انھون شریک ٹھہرایا اللہ کا
جسکی اُسنے سند نہین اتاری یعنے انکی دلون مین رعب ڈالنے کا سبب یہہ ہی کہ وے بتون کو اللہ کا شریک
ٹھہراتے وماوٰھم النار اور انکا ٹھکانا دوزخ ہی وبئس مثوی الظلمین ۞ اور دوزخ بری آرامگاہ
ہی بے انصافون کی ولقد صدقکم اللہ وعدہ اور البتہ اللہ سچ کرچکا تم سے اپنا وعدہ محمد بن کعب
قرظی سے منقول ہی کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ جنگ کے مقام سے اپنے گھرون کو آئے تو بعضے
لوگ کہنے لگے ہم پر یہہ مصیبت کس واسطے ہوئی اللہ تعالی تو نصرت دونگا کرکے ہم سے وعدہ کرچکا تھا تب
اللہ تعالی یہہ آیت نازل کیا یعنے اللہ تعالی نصرت اور ظفر کا وعدہ جو کیا تھا اُسکو سچ کردیا پہلے مسلمانون
کو فتح ہوئی اذ تحسونھم باذنہ جب تم لگے انکو کاٹنے اُسکے حکم سے یعنے اللہ کے ارادے اور اُسکے
حکم پر تم کافرون کو انکسان قتل کرنے لگے یہان تک کافرون کے نشان بردار بنی عبد الدار کے قبیلے والے
اٹھارہ شخص گھایل ہوئے دیکھو یہہ کیسی فتح ہوئی تھی حتی اذا فشلتم وتنازعتم فی الامر وعصیتم من بعد
ما ارٰکم ما تحبون یہان تک تمنے نامردی کی اور کام مین جھگڑا ڈالا اور بے حکمی کئے بعد اسکے کہ تمکو دکھا چکا
تمھاری خوشی کی چیز حتی اذا کے معنی یہان تک کہ جو کئے اس معنی پر کچھ تقدیر کرنیکی حاجت نہین یعنے اسکی یون کرتے
مین یہان تک کہ جس وقت اس معنی پر جزا کی تقدیر کرنا ضرور ہی تقدیر یون ہوگی حتی اذا فشلتم وتنازعتم فی الامر وعصیتم
منعکم اللہ النصر یعنے یہان تک کہ جس وقت تمنے نامردی کی اور کام مین جھگڑا ڈالا اور نافرمانی کی تو اللہ نے نصرت کو
تم سے منع کیا نافرمانی اُنسے یہہ ہوئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احد کو اپنی پشت پر لئے اور منہہ مدینے کی جانب
طرف کئے اور تیراندازون کو پہاڑ کے درے پر بٹھلائے اور انکو جتا دئے تھے کہ تم اس مقام کو ہرگز نہ چھوڑو وے بے حکم
اُس جگہہ کو ترک کئے کام مین جھگڑا ڈالے یعنے باہم دیگر کئے عبد اللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ کے ساتھہ تیرانداز لوگ جو تھے
مشرکون کی ہزیمت دیکھکے کہنے لگے یہان کیا کرتے ٹھہرے ہو کہ غنیمت پیدا کرنے چلو انکا امیر کہا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم تمکو یہان سے تجاوز نہ کرنا کرکے جو تاکید کئے تھے اسکو کیا بھول گئے وے باہم دیگر جھگڑنے لگے
کوئی بولا نہ جانا اور کوئی بولا جانا آخر عبد اللہ بن جبیر کے ساتھہ دس شخص سے کم رہگئے باقی سب لوگ نکل گئے
خالد بن ولید اور عکرمہ بن ابی جہل دیکھے کہ میدان خالی ہی اس طرف سے حملہ کئے عبد اللہ بن جبیر اور انکے ساتھہ والونکو

والونکو قتل کرکے مسلمانونکی بڑی جماعت کا قصد کیا مسلمان صف باندھکے جو کھڑے تھے انکی صف ٹوٹ کے مومن و
مشرک خلط ہو گئے اور جنگ کا شعار جو تھا بھول گئے اپنے لوگ پر اب تلوار چلانے لگے فتح کے واسطے ہلو صباحہ
چلتی تھی موقوف ہو کے دیو ر چلنے لگی ابلیس پکارا کہ محمد مارے گئے سو لوگونکے دلونمیں جبن آگیا ایک جماعت بھاگ کے
مدینے کی راہ لی مِنكُم مَّن يُرِيدُ الدُّنْيَا کوئی تم میں سے چاہتا تھا دنیا یعنے وے جو مقام چھوڑ کے
غنیمت لینے دوڑے وَمِنكُم مَّن يُرِيدُ الْآخِرَةَ اور کوئی تم میں سے چاہتا تھا آخرت یعنے وے جو عبد اللہ
بن جبیر کے ساتھ رہ کے مقام نہیں چھوڑتے ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ پھر تمکو یعنے مسلمانونکو الٹ
دیا اُن پر سے یعنے کافرون سے یعنے تم اُن سے ہزیمت پائے اسواسطے کہ تمکو آزماوے یعنے مخلص کون ہے اور
منافق کون ہے دنیا کون چاہتا ہے آخرت کون چاہتا ہے سو معلوم ہووے وَلَقَدْ عَفَا عَنكُمْ اور تحقیق اللہ
وہ تمکو معاف کر چکا یعنے تم سے یہہ گناہ جو سرزد ہوئی رسول کے حکم کا خلاف کرنا اور کافرون کے منہہ پر سے
بھاگنا اللہ اسکو معاف کیا وَاللَّهُ ذُو فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ ۔ اور اللہ فضل رکھتا ہے مومنون پر إِذْ تُصْعِدُونَ
جب چڑھے جاتے تھے تصعدون کا صیغہ مشتق اصعاد سے ہے اسکی معنی زمین پر دور چلے جانا یعنے تم ہزیمت پاکے
نبرد گاہ سے بھاگتے چلے جاتے تھے وَلَا تَلْوُونَ عَلَىٰ أَحَدٍ اور پیچھے نہ دیکھتے تھے کسی کو یعنے اس بے حواسی سے بھاگے
تھے ایک دوسرے کی طرف التفات نہیں کرتا تھا وَالرَّسُولُ يَدْعُوكُمْ فِي أُخْرَاكُمْ اور رسول پکارتا تھا تمہارے پیچھا
میں یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکو پیچھے سے پکارتے تھے ای اللہ کے بندو میری طرف آؤ جو پھر کے آیگا
اسکو بہشت ہے فَأَثَابَكُمْ غَمًّا بِغَمٍّ پھر تمکو بدلا دیا غم بعد غم کے اثاب کا صیغہ ثوب سے مشتق ہے ثوب کی معنی لغت میں
رجوع کرنا اور کام کرنے والے کو اسکے کام کی جزا جو دیتے ہیں اسکو ثواب کہتے ہیں پھر وہ کام نیک ہو یا بد اس
جگہہ اثاب کی اصلی معنی مراد لیوے تو مطلب حاصل ہوا یعنے تمہارے بھاگنے کی پاداش دیا لیکن اثاب کا استعمال اکثر خیر
ہوتا ہے شر میں نہیں ہوا اس تقدیر پر انکی عقوبت کو مجازاً ثواب کرکے کہا اسکو علم بلاغت میں تہکم کہتے ہیں بندہ
عاصی کہتا ہے اس جگہہ اگرچہ ظاہر کے دیکھنے بھی معلوم ہوتا ہے کہ اثابت کا لفظ عقوبت میں مستعمل ہے لیکن حقیقت میں
وہ عقوبت نہیں تھی بلکہ آخرت کے نجات کی سبب تھی اس لئے اثاب کا اطلاق کیا بِغَمٍّ میں بے کا لفظ جو آیا ہے مع
کی یا علی کی معنی سے ہے یعنے غم غم کے ساتھ یا غم پر غم بعضے بے کو اسکے اصلی معنی پر رکھتے ہیں اور ترجمہ یون کرتے

غم سے غم متصل سے دو غم سے کیا مراد ہی بعضے کہتے ہیں پہلا غم وہ جو انکو فتح نہ ہوئی اور غنیمت نہیں ملی دوسرا
غم انکو جو ہزیمت ہوئی اور لوگ مارے پڑے بعضی کہتے ہیں پہلا غم انکو جو زخمیں لگیں اور لوگ مارے پڑے دوسرا غم
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مارے گئے کرکے جو سنے سو یہہ غم اول کے غم کو بھلا دیا بعضی کہتے ہیں پہلا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کا جو خلاف کئے اسکی جزا ہیں اللہ تعالی انکو ہزیمت دئی اور لوگ مارے پڑے بعضی
کہتے ہیں غم بغم سے مخصوص دو غم مراد نہیں بلکہ اسکی معنی یوں ہیں بہت سے غم علی الاتصال ان پر وارد ہوئے
لوگ قتل ہونا اور زخمیں کھانا اور انسے معصیت ہوئی اور عذاب اترنیکا اندیشہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مارے گئے کرکے سنا اور کافران بار ثانی ان پر یورش کرتے ہیں اور ابو سفیان مدینے میں گھس کے گھر وار کو تباہ کرنا
ہی کرکے متفکر ہونی لِکَیْلَا تَحْزَنُوا عَلٰی مَا فَاتَکُمْ وَلَا مَا اَصَابَکُمْ تا اداسی نہ کرو جو ہاتھ سے
جاوے اور نہ جو سامھنے آوے معلوم کیجئے لکیلا کے لا میں دو قول ہیں پہلا قول لا اپنی اصل معنی پر جو نفی
ہی باقی ہی اور اِس جملے کا تعلق عفا عنکم سے ہی یعنے اللہ تمکو وہ معاف کیا تا تمکو دکھہ نہ ہو اسکا جو فوت ہوئی
اور نہ اسکا جو تمکو پہنچا کیا واسطے اللہ تعالی عفو کرنے سے اداسی جو تھی سو جاتی رہی بعضے اسکی معنی یوں کرتے ہیں
تمکو غم ایسا ہوا جو تمھاری اداسی کو بھلا دیا دوسرا قول لا کا کلمہ زاید ہی صلۂ کلام کے واسطے اب معنی یوں ہوگی
تمکو غم دکھایا تا ملول ہو اسپر جو فوت ہوئی اور اسپر جو تمکو عقوبت پہنچی وَاللّٰہُ خَبِیْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۞
اور اللہ کو خبر ہی تمھارے کام کی یعنے تمھارے سب کام نیک و بد اسکو معلوم ہیں ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَیْکُمْ مِّنْ بَعْدِ
الْغَمِّ اَمَنَۃً نُّعَاسًا یَّغْشٰی طَآئِفَۃً مِّنْکُمْ پھر تم پر اتارا دکھہ کے بعد امن کو اور اونگھہ کہ گھیر رہی تھی
تم میں بعضوں کو یہہ خطاب مومنوں کو ہی یعنے اس خوف اور غم کے بعد تمکو اللہ تعالی اتنا بے فکر کر دیا کہ تمکو
نیند آنی شروع ہوئی نیند آنا علامت بے فکری کی ہی جسکو خوف و ہراس ہو تو اسکو نیند نہیں آتی
بخاری نے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہے ہیں انہوں لوگو میں تھا جنکو احد کے روز اونگھہ
گھیر رہی تھی میرے ہاتھ سے تلوار گری جاتی تھی اور میں اٹھا لیتا تھا امام احمد اور حاکم کی روایت
میں آیا ہی ابو طلحہ کہے احد کے روز میں سر اٹھا کے دیکھا جس پر نظر پڑی اسکا یہہ حال تھا کہ ڈھال کے نیچے سر
رکھکے نیند سے جھک رہا ہی ابن اسحق کتاب المغازی میں زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہے

کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ہم پر نہایت خوف ہوا پھر اللہ تعالی ہم پر نیند بھیجا اسوقت معتب
بن قشیر یون کہتا تھا لو کان لنا من الامر شیئ ما قتلنا ہہنا یعنے ہمارے ہاتھ مین کچھ امر ہوتا تو ہم یہان نہ مارے جاتے
اسکی یہہ بات مین نے سنا او مجھہ پر نیند اس قدر غلبہ کی تھی کہ وہ بات مجھکو سپنا معلوم ہوتی تھی وطائفۃ
قد اھمتھم انفسھم اور بعضون کو فکر پڑا تھا اپنے جی کا اس طائفے سے منافق مراد ہین اللہ تعالی مخلصون
پر نیند بھیجا منافق پر نیند نہ آنے سے وے اپنے جان بچانیکی فکر مین پڑے تھے یظنون باللہ غیر الحق
ظن الجاھلیۃ خیال کرتے تھے اللہ پر جھوٹھے خیال جاہلون کے یعنے اللہ پر جو خیال کرنا ہی وہ نہ کرکے جھوٹھے خیال
کرتے تھے جیسا جاہلیت والے کرتے ہین یقولون ھل لنا من الامر من شیئ کہتے تھے کچھ بھی کام ہی ہمارے
ہاتھہ ہل استفہام کا کلمہ ہی اسکی معنی نفی کی ہی اور امر سے ظفر اور فتح مراد ہی یعنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ظفر کا
وعدہ ہم سے جو کئے تھے کچھ نہ ہوا مشرکون کو غلبہ ہی بعضی کہتے ہین یہہ استفہام انکاری ہی اور وہ مقولہ
عبد اللہ بن ابی بن سلول کا ہی اسنے اول کہہ دیا تھا مدینے سے نہ نکلنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اسکی
بات کا خلاف کرکے مدینے سے نکلے اور لوگ شہید ہوئے عبد اللہ بن ابی بن سلول کو خزرج بہت سے مارے جانے
کی خبر ہوئی اسنے یہہ سنکے کہا مین انکو منع کیا تھا میری بات نہ مان کے مارے پڑے قل تو کہہ ای محمد ان الامر
کلہ للہ سب کام اللہ کے ہاتھہ ہی فتح اور غلبہ نصرت اور شکست قضا و قدر سب اسکی اختیار مین ہین
جو چاہے سو کرے یخفون فی انفسھم ما لا یبدون لک چھپاتے ہین اپنے جی مین جو تجھہ سے
ظاہر نہین کرتے یہہ جملہ حال پڑا ہی یقولون کی ضمیر کا یقولون لو کان لنا من الامر شیئ ما قتلنا
ھھنا کہتے ہین اگر کچھ کام ہوتا ہمارے ہاتھہ تو ہم مارے نجاتے اس جگہہ یہہ جملہ سابق کے جملے کا بیان ہی یعنے
دلمین بات جو پوشیدہ رکھتے ہین سو یہہ ہی کہتے ہین ہمکو اگر اختیار ہوتا تو ہم محمد کے ساتھہ نہ نکلتے اور
مارے نجاتے یہہ مقولہ معتب بن قشیر کا ہی قل تو کہہ ای محمد لو کنتم فی بیوتکم لبرز الذین کتب علیھم
القتل الی مضاجعھم اگر تم ہوتے اپنے گھرون مین البتہ باہر نکلتے جن پر لکھا تھا مارا جانا اپنے پڑاو پر
اس آیت کا مطلب یہہ ہی اندیشہ اور حذر کرنا قدر کے آگے نفع نہین دیتا اور تدبیر تقدیر کو دفع نہین کرتی تم اگر
اپنے گھرون مین رہتے تو بھی جن کی قضا آئی تھی وے البتہ گھرون سے نکل آتے اور مر کر گرنے کی جو کچھ ہی وہان

پہنچتے ولیبتلی اللہ ما فی صدورکم اور اللہ کو آزمانا تھا جو کچھ تمہارے جی مین ہی یہہ جملہ فعل محذوف کی
علت ہی تقدیر یون ہی ولم ینصرکم یوم احد لیبتلی اللہ یعنے احد کے دن تمکو نصرت نہین دیا گیا واسطے اللہ کو تمہارے
جی مین اخلاص ہے یا نفاق سو آزمانا منظور تھا ولیمحص ما فی قلوبکم اور نکھارنا تھا جو تمہارے دلون مین ہے
یعنے اس شکست سے فایدہ یہہ تھا کہ تمہارے دل شک اور شبہے سے پاک صاف ہو جاوے واللہ علیم بذات
الصدور ٭ اور اللہ کو معلوم ہی جی کی بات یعنے لوگون کے دلومین جو پوشیدہ ہی وہ سب اللہ کو
معلوم ہی اسکو آزمایش وغیرہ کی کچھ حاجت نہین محض لوگون پر مومن اور منافق کا حال کھل جانے واسطے یہہ کیا

اِنَّ الَّذِیْنَ تَوَلَّوْا مِنْکُمْ یَوْمَ الْتَقَی الْجَمْعٰنِ اِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّیْطٰنُ بِبَعْضِ مَا کَسَبُوْا

جو لوگ تم مین ہٹ گئے جسدن بھڑین دو فوجین سو انکو ڈگا دیا شیطان نے کچھ انکے گناہ سے یعنے احد کے
دن فوجین مسلمانون کے اور مشرکون کے جب مقابل ہوئین تب تمہارے لوگ جو بھاگ گئے سو انکی گناہ کی شامت
سے شیطان انکو لغزش دیا لغزش وہ جو انکے دلون مین وسوسہ ڈالا اور غنیمت کی لالچ سے مقام کو چھوڑ کے
نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کا خلاف کئے بعضے کہتے ہین لغزش یہہ تھی کہ شیطان نے انکو انکے کچھ گناہ جو
سابق سرزد ہوئے تھے یاد دلوایا پھر وے توبہ نہ کرکے اس حالت سے اللہ تعالی کی ملاقات کرنا مکروہ جانے اور اپنے پاس قرار
دے لئے کہ اللہ تعالی سے ملاقات کرے تو ایسی طور سے کرنا کہ وہ راضی ہو بہتر ہی کہ اب یہانسے چمپت ہونا عناد کی
راہ سے یا نفاق سے نہین بھاگے اس آیت کے سیاق سے معلوم ہوا کہ لوگ سب نہین بھاگے نفس الامر مین ایسا ہی ہے
لوگ تین تفریق ہوئے ایک جماعت بھاگ کے مدینے کی راہ لی اور بالکل نہین الٹی انہین کے شان مین یہہ آیت اتری
اور انکی تقصیر معاف ہوئی اور ایک جماعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم مارے گئے کرکے غم کھائی لیکن اپنے دین واسطے اور دشمن کو
دفع کرنے جان پر سے اٹھکے مردانہ کوشش کئے اکثر صحابہ کا یہی حال تھا اور ایک جماعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس حاضر تھی ہر بہت کے ابتدا مین ایک دو شخص ساتھ تھے بعد جب معلوم ہونے لگا کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم حیات سے
ہین ایک ایک دو دو لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جمع ہونے لگے اس حالت کے دیکھنے روایتون
مین اختلاف ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کتنے شخص تھے بعضی روایتون مین آیا ہی کہ آپکے ہمراہ فقط مقداد
بن الاسود تھے اور بعضی روایتون مین آیا ہی کہ طلحہ بن عبید اللہ اور سعد بن ابی وقاص تھے اور ایک روایت مین آیا ہی کہ

آیا ہی پانچ شخص تھے اور ایک روایت مین آیا ہی کہ گیارہ شخص تھے اور ایک مین آیا ہی کہ بارہ شخص تھے اور ایک مین آیا ہی کہ چودہ شخص تھے مہاجرون کے ساتھ اور انصار کے ساتھ انکے نام بھی لکھے ہین ابو بکر اور علی اور عبد الرحمن بن عوف اور سعد اور طلحہ اور زبیر اور ابو عبیدہ اور انصار کے ابو دجانہ اور حباب بن المنذر اور عاصم بن ثابت اور حارث بن الصمہ اور سہل بن حنیف اور سعد بن معاذ اور اسید بن حضیر یہہ نام ہین واقدی نے لکھا ہی اور بعضی روایتون مین سعد بن عبادہ اور محمد بن مسلمہ کا نام بھی آیا ہی اور زیاد بن السکن یا عمارہ بن زیاد بن السکن کا نام بھی آیا ہی اور عمر اور ابو طلحہ بھی ہمراہ تھے لڑکے صحیح مین آیا ہی **وَلَقَدْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُمْ** اور تحقیق اللہ انکو بخش چکا کیونکہ وے نادم ہوے اور توبہ کئے **اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ** ٭ بیشک اللہ بخشنے والا تحمل رکھتا **يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا** ای ایمان والو تم نہ ہوو انکی طرح جو منکر ہوے یعنے عبد اللہ بن ابی بن سلول وغیرہ منافقین **وَقَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ** اور کہے اپنے بھائیون کو یعنے انکو جو کہ اور نفاق مین ابن سلول کے شریک تھے یا انکو جو انکے بھائی تھے نسب مین لیکن مسلمان تھے **اِذَا ضَرَبُوْا فِي الْاَرْضِ** جب سفر کو نکلین ملک مین یعنے تجارت واسطے یا اور کسی کام کے لئے کسی ملک مین سفر جاوین اور وہان مرجاین **اَوْ كَانُوْا غُزًّى** یا ہون جہاد مین اور مارا جاوین غزی جمع غازی کا ہی **لَّوْ كَانُوْا عِنْدَنَا مَا مَاتُوْا وَمَا قُتِلُوْا** اگر رہتے ہم پاس نہ مرتے اور نہ مارے جاتے **لِيَجْعَلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ حَسْرَةً فِيْ قُلُوْبِهِمْ** تا کہ ڈالے اللہ اس سے افسوس انکے دلون مین لیجعل مین کا لام ایک مقدر جملے سے متعلق ہی جس پر نہی دلالت کرتی ہی تقدیر یون ہی لا تقولوا مثل قولہم لیجعل اللہ الآیہ یعنے ای مومنون تم منافقون کے بات کی مانند مت کہو تا اللہ اس قول سے منافقون کے دلمین افسوس ڈالے کیونکہ وے منافق جب تمہارے دلمین تم نہ مرتے کر کے شبہہ ڈالے اور تم انکی بات کو خاطر پر نہ لا کے اپنے سفر اور جہاد کو نہ چھوڑے تو منافق کا مکر ٹوٹ گیا اور انکی بات کارگر نہ ہوئی تو آخر وے افسوس کرینگے بعضے کہتے ہین اس کلام کی تقدیر یون ہی انہم قالوا ذلک الکلام لیجعل اللہ ذلک الکلام حسرۃ فی قلوبہم یعنے منافق یہہ بات جو کہے اس سبب سے کہ اللہ انکے دلمین حسرت ڈالے اس تقدیر پر انکے دلونمین حسرت آنیکی وجہ یہہ ہی کہ جو شخص کے قرابتی کہ جنکا ایمان قوی نہین ہی یہہ بات جب سنینگے تو انکی حسرت زیادہ ہوتی ہی کیونکہ انکا عقیدہ یہہ تھا اگر یہہ لوگ کہ کہتے اور انکو سفر اور جہاد سے منع کرتے تو وے نہ مرتے

ہم انکو بجہاد کو منع نہ کرنے سے وے مارے گئے جب عقیدہ یہہ ٹھہرا تو انکی حسرت البتہ زیادہ ہوگی مسلمان جو یہہ عقیدہ
نہین رکھتے ہین انکو اسکی موت سے افسوس نہین ہوتا سو معلوم ہی منافق شبہہ ڈالا تو اسی کو حسرت ہوتی ہی
وَاللّٰهُ يُحْيِي وَيُمِيتُ اور اللہہی جلاتا اور مارتا یہہ رد ہی منافقون کے قول پر یعنے تم جو کہتے ہو وے اگر نجاتے
تو نہ مرتے ایسا نہین کیونکہ امر اللہ کے اختیار مین ہی جلانے اور مارنے والا صاحب وہی اللہ ہی اکثر مسافر
اور غازی بچ جاتے ہین گھر مین بیٹھے والا مرتے گھر مین بیٹھے رہنا فایدہ نہین دیتا وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۴۱ رکوع
اور اللہ تمہارے کام دیکھتا ہی وَلَئِنْ قُتِلْتُمْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ اَوْ مُتُّمْ لَمَغْفِرَةٌ مِنَ اللّٰهِ وَرَحْمَةٌ خَيْرٌ مِمَّا يَجْمَعُونَ
اور اگر تم مارے گئے اللہ کی راہ مین یا مر گئے تو بخشش کی اور مہربانی بہتر ہی اس سے جو وے جمع کرتے ہین یعنے جہاد مین تم
قتل ہو کے یا اللہ کی راہ مین نکل کے مرینگے تو تمکو آخرت مین مغفرت ہوگی اور اللہ رحم کریگا یہہ بخشش اور مہربانی دنیا
مین زندہ رہنے سے اور دنیا کو حاصل کرنے سے بہتر ہی مغفرة اور رحمة کو نکرہ جو لایا اسمین اشارہ ہی کہ
تھوڑی مغفرت اور ذری رحمت تمام دنیا سے بہتر ہی ابو داود نے ابی مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت
کیا ہی کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے جو شخص اللہ کی راہ مین نکل کے مریگا یا مارا جایگا تو وہ
شہید ہی یا اسکو گھوڑا گرا ئیگا یا اونٹ گرا ئیگا یا اسکو کیڑا کاٹیگا یا اپنے بچھونے پر کسی طرح سے مریگا
تو وہ شہید ہی اسکی سند مین بقیہ بن الولید ہی جمہور اسکو ثقہ کہے ہین اور عبد الرحمن بن ثابت ابن ثوبان
دمشقی ہی وہ صدوق ہی ابن المدینی اور ابو حاتم اور دحیم اور ابن معین اسکی توثیق کئے ہین ابو یعلی
نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے جسنے حج کے واسطے
نکلیگا اور مرجائیگا تو اللہ تعالی اسکے لئے قیامت تک حج کرنے والیکا ثواب لکھیگا اور جسنے عمرے کے
لئے نکلیگا اور مرجائیگا تو اللہ تعالی اسکے لئے قیامت تک عمرہ کرنے والیکا ثواب لکھیگا اور جسنے جہاد کے
واسطے نکلیگا اور مرجائیگا تو اللہ تعالی اسکے لئے قیامت تک غازی کا ثواب لکھیگا اسکی سند مین محمد
بن اسحق ہی اکثر لوگ اسکی توثیق کئے ہین اور اسکی حدیث کو حسن یا صحیح کہتے ہین وَلَئِنْ مُتُّمْ اَوْ
قُتِلْتُمْ لَاِلَى اللّٰهِ تُحْشَرُونَ اور اگر تم مر گئے یا مارے گئے تو البتہ اللہ ہی پاس اکھٹے ہوگے یعنے تم کسی طور
سے مرو آخرت مین سب اللہ ہی کے پاس جمع ہوتا ہی تب ہر ایک کو اسکے عمل کی جزا دیگا فَبِمَا رَحْمَةٍ مِنَ اللّٰهِ

لِنْتَ لَهُمْ سو کچھ اللہ کی مہر ہی جو تو نرم دل ملا انکو اس آیت مین جار مجرور کو مقدم کرکے فبما رحمۃ فرمایا سو اس سے یہہ فائدہ نکلا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نرم دل ہونا اللہ کی رحمت ہی یعنے اللہ تعالی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو لطف و ملایمت کرنیکی توفیق دیا اور انکے دل مین مہر ڈالا سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان پر نرم دل ہوئے وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوا مِنْ حَوْلِكَ اگر تو ہوتا بدخلق سخت دل تو البتہ منتشر ہو جاتے تیرے گرد سے فظ کی معنی بدخلق اور سخت گو اور جفا کرنے والا سخت دل وہ جسکو مہر نہین اس جگہہ فظ اور غلیظ القلب دونون صفت کو جمع کیا کیا واسطے لوگ بعضے بدخلق اور سخت گو نہین رہتے لیکن سخت دل ہونے سے کسی پر رحم نہین کرتے اس واسطے فرمایا تو بدخلق اور سخت دل والا نہین حاصل یہہ ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر بدخلق اور سخت دل ہوتے تو آپکے پاس لوگ نہ ٹھہرتے علی الخصوص اعراب جو جفا اور بے مروتی مین سبکے تھے معلوم کیجئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خوش خلق نرم دل رہنا ضرور ہی کیا واسطے رسول کی بعثت سے اللہ کے احکام اور شرع کے تکلیفات خلق کو پہنچانی مقصود ہی یہہ غرض حاصل نہ ہوگا جب تک لوگ دل سے اسکی طرف مایل نہ ہوں یہہ بات تمام نہ ہوگی مگر رسول نرم دل اور مہربان رہنے سے اور ان سے ملنساری اختیار کرنا اور انکی بدخلقی سے درگذرنا اور انکے تقصیرین معاف کرنا اور انکو شفقت کی نظر سے دیکھنا ان اسباب کے دیکھنے رسول فظ اور غلیظ القلب رہنا واجب ہوا امام قفال نے اس آیت کو احد کے روز کے واقعہ پر حمل کیا ہی معنی یون کرا ہی اللہ کی کچھ رحمت تھی احد کے روز جب وے ہزیمت کے بعد بھی تیرے پاس آئے تو ان پر نرمی کیا اگر تو فظ اور غلیظ القلب ہوتا اور انپر طعن و ملامت کرتا تو تیری ہیبت سے اور انکی شرم سے تیرے نزدیک سے نکل جاتے اور دشمن شیر ہوتا اسکی طمع زیادہ ہوتی فَاعْفُ عَنْهُمْ سو تو انکو معاف کر یعنے انکی لغزش سے درگذر اور انکی تقصیر معاف کر وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ اور بخشش مانگ انکے واسطے یعنے اللہ تعالی سے انکی مغفرت چاہ تا اللہ تیری سفارش قبول کرے اور انکو بخشے بعضے کہتے ہین معاف کر یعنے تقصیرین جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کے ہین اور بخشش مانگ یعنے گناہون کی جو حقوق الہی ہین وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ اور انسے مشورت لے کام مین یعنے ایسے تجویز کیا کر بغوی نے بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہی کہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوائے زیادہ مشورت لیتا سو کسیکو مین نہین دیکھی اور عبد الرزاق مصنف مین اور امام احمد

اور اسحٰق اور ابن حبان نے حدیبیہ کے قصے مین ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین کہے اپنے اصحاب سے
مشورت بہت کرتا ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی کو مین نہین دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی عقل کامل اور رای صائب رہتے پر اور وحی اترنا اور آپکی اطاعت تمام خلق اللہ پر بھلے برے امور مین
فرض ہوتے ہوئے آپکو مشورت کرنیکا حکم اللہ تعالی جو فرمایا اسکے چند وجہ ذکر کئے ہین پہلی وجہ مشورت کا حکم جو کیا
صحابہ کی عزت اور شان بتلانے اور انکی محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ ہونے ہی مشورت
نکرے تو انکی ہتک تھی شاید آزردہ ہو اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بدخلقی کرے دوسری وجہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اگرچہ عقل مین سب سے کامل تھے لیکن لوگونکی عقل کو انتہا نہین ایک شخص کی رائے مین مصلحت کی ایسی
بات آجاتی ہی جو دوسرے کی عقل مین نہین آتی علی الخصوص دنیا کے کامون مین مسلم نے رافع بن خدیج رضی اللہ
عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے مین بھی ایک بشر ہون جب تمھارے دین کے کامون
مین کچھ امر کرون تو اسکو اختیار کرو اور جب تمکو امر کرون کچھ چیز کا میری رائے سے تو مین بشر ہون اور عائشہ
اور انس رضی اللہ عنہما کی روایت مین آیا ہی کہ آپ فرمائے انتم اعلم بامر دنیاکم یعنے تمھارے دنیا کے کامون کا علم تمکو
زیادہ ہی بخاری ادب المفرد مین اور عبد اللہ بن احمد زوائد زہد مین حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کئے
ہین کہے کوئی لوگ آپس مین مشورت نہین کئے مگر اللہ تعالی انکو بہتر چیز کی راہ بتایا اسکی سند قوی ہی بعضے اسکو مرفوع
بھی روایت کئے ہین لیکن وہ صحیح نہین تیسری وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان سے مشورت لینے کی
احتیاج نتھی لیکن لوگ آپکی اقتدا کرنے اور مشورت کرنیکی سنت جاری ہونے اللہ تعالی ایسا حکم کیا یہہ وجہ حسن بصری
اور سفیان بن عیینہ سے منقول ہی چوتھی وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ سے احد دن مشورت کئے بعضے تو
نکلنے پر بجد ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مرضی نکلنے پر نہین تھی جب انکی بات سنکے نکلے اور صورت ویسی
ہوئی تو احتمال ہوا کہ آیندہ انسے مشورت نہ لیوے جب مشورت نہ لیوے تو انھون کے خیال مین آویگا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے دل مین اس روز کا اثر ہنوز باقی ہی پھر اللہ تعالی انکے حکم کیا کہ ان سے مشورت لیا کرنا
معلوم ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دلمین اسکا کچھ اثر باقی نہین پانچوین وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ان سے مشورت جو لیتے ہین انکی رائے لینی اور معلوم کرنی منظور تھی بلکہ معلوم کرے کہ انکی عقل کتنی ہی اور انکا فہم کیسا

کیسا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کس قدر رکھتے ہین اس سے عقلمند کون ہی اور فاضل و مفضول کون
ہی معلوم ہوگا تو ہر ایک کو اسکے مرتبے پر رکھینگے چھٹوین وجہ اُن سے مشورت لینے کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو احتیاج
نہین لیکن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُن سے جب مشورت لیا کرے ہر شخص اس مقدمے مین بہتر اور مناسب بات کہنے واسطے
سعی کریگا اور سب کے ارواح بہتر بات نکالنے پر متفق ہونگی ظاہر مین سب کے روح ایک بات پر متفق ہونا
مقصد حاصل ہونے پر اعانت کرتا ہی اسی اسرار کو نظر کرتے نماز کو جماعت سے پڑھنیکا حکم ہوا اور جماعت سے
نماز پڑھنا منفرد نماز پڑھنے سے افضل ہوا ساتوین وجہ اللہ تعالی مشورت لینے کا جب حکم کیا تو معلوم ہوا کہ اللہ
تعالی کے پاس انکی قدر و منزلت ہی کہ جب اُسکو جانینگے تو زہد و تقوے مین جد و کد کرینگے تا اللہ کے پاس اپنی
منزلت بلند ہووے آٹھوین وجہ سلاطین کو کوئی مہم درپیش ہو تو مشورت نہین لیتے مگر اُسی سے جو عزیز مند اور
عالی مرتبت اور بادشاہ کا مقرب ہی صحابہ رضی اللہ عنہم سے مشورت لینے کا حکم نہ ہوتا تو انکے دلمین خطرا ہوتا کہ
ہم جو گناہ کئے ہمکو اگرچہ اللہ تعالی اپنی فضل سے معاف کیا لیکن اب اللہ تعالی کے پاس ہماری وہ منزلت باقی نہین نوین
اُس خطرے کو دفع کرنے واسطے اللہ تعالی مشورت لینے کا حکم کیا تا معلوم ہو کہ تم سے یہ لغزش جو سرزد ہوئی اُسکو
معاف کر دیا اور تمھاری منزلت اللہ کے پاس جو تھی اُسمین کچھ گھٹاؤ نہین ہوا بلکہ تم توبہ خالص جو کئے
اُسکے کرنے سے تمھارا مرتبہ بالا ہوا سابق مین مشورت لینیکا حکم نازل نہین تھا سو اب اس باب مین قرآن
نازل ہوا اب دوسری بات سُنئے کہ جب کسی مقدمے مین وحی نازل ہو چکی ہی تو اُسمین مشورت لینا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو جایز نہین اس بات مین سب علما کا اتفاق ہی جسمین وحی نازل نہین ہوئی ہی پھر وہ کیسا
ہی مقدمہ ہو اُسمین مشورت لینا یا بعضی مقدموں مین سو علما کا خلاف ہی بعضی کہتے ہین تمام امور مین مشورت
لینا بعضی کہتے ہین فقط دنیوی امور مین اور بعضے کہتے ہین فقط جنگ کے مقدموں مین اور ہر شخص اپنے قول کی دلیل
ذکر کیا ہی اور دوسرونکی دلیل پر قدح کیا ہی بندہ عاصی کہتا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کو ملاحظہ کرنے سے
معلوم ہوتا ہی کہ آپ سب امور مین مشورت نہین لیتے تھے مشورت انہین امور مین لیتے تھے جن مین مشورت لینیکی
احتیاج ہی خواہ تعلق جنگ سے رکھے یا نہ رکھے دنیوی امور ہو یا دینی چنانچہ بدر مین جنگ کرنے کے مقدمے مین
مشورت لئے اور بدر کے اسیروں کے مقدمے مین مشورت لئے اور احد کے جنگ کو نکلنے مین مشورت لئے اور حدیبیہ مین سیدنا

مکے کو جانا یا جو لوگ قریش کی کمک کے واسطے جمع ہوئے ہیں انکے مقاموں پر جاکے اُنکو ہلاک کرنا کرکے مشورت لئے اور بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا کے افک کے مقدمے میں مشورت لئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کرنیکے قبل صدقہ دیو کرکے آیت جو نازل ہوئی اُس میں علی رضی اللہ عنہ سے مشورت لئے کہ کس مقدار میں اُنسے صدقہ لینا دیکھو ان امور میں بعضے جنگ کے مقدمات ہیں اور بعضے جنگ کے مقدمات نہیں اور بعضے دینی اُمور ہیں اور بعضے دنیوی تو معلوم ہوا مشورت لینا مخصوص نہیں معلوم کیجیے شاورہم امر کا صیغہ ہی وجوب پر دلالت کرتا ہی پھر یہہ امر وجوب کا ہی یا استحباب کا اُسمیں اختلاف ہے بعضے کہتے ہیں مشورت لینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر واجب تھا بعضے کہتے ہیں یہہ امر استحباب کا ہی بیہقی نے امام شافعی رضی اللہ عنہ سے ایسا ہی نقل کیا ہی ابو نصر القشیری بھی اپنی تفسیر میں اسی بات کی جزم کیا ہی یہی قول راجح ہی شاورہم کی ضمیر راجع ہی الذین آمنوا کی طرف یعنے مومنوں سے مشورت لے ان مومنوں سے صحابہ مراد ہیں لیکن سب اصحاب مراد نہیں بلکہ انمیں جو دانا اور عقلمند تھے مشورت کے لایق تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے مثل کسی کو عقل و فراست اور دانائی نہیں تھی اسلیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں سے اکثر مشورت کرتے بلکہ واحدی تفسیر وسیط میں عمرو بن دینار سے روایت کیا ہی کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہے وے لوگ جن سے مشورت لینے کا حکم ہوا وے ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما ہیں اسکو حاکم اور بیہقی بھی روایت کئے ہیں حاکم اس حدیث کی تصحیح کئی ہی امام احمد اور اسد بن موسی فضایل صحابہ میں اور یعقوب بن سفیان کتاب المعرفہ میں عبد الرحمن بن غنم سے روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو فرمائے مشورت میں تم دونوں جب ایک امر پر اتفاق کروگے تو میں تمہارا کبھی خلاف نہ کرونگا حافظ عسقلانی کہا اس کی سند لا باس ہی اور عبد الرحمن بن غنم صحابی رہنے میں اختلاف ہی اور غنم غین معجمہ کی فتح اور نون کی سکون سے امام فخر الدین رازی کہا ہی اس آیت میں اہل مشورت سے ابو بکر اور عمر کو مراد لینے میں اشکال ہی کیا واسطے جو لوگ ہزیمت کہائے تھے اور انکی لغزش کو عفو کیا اور انکے لئے مغفرت مانگنے کا امر کیا ان سے مشورت لو کرکے امر کرتا ہی عمر تو ہزیمت کہائے تھے مشورت لینے کے حکم میں داخل ہوتے ہیں لیکن ابو بکر ہزیمت نہیں کہائے تھے تو آیت کے حکم میں داخل نہ ہونگے آیت سے ابو بکر مراد کیسا ہونگے بندۂ عاصی کہتا ہی ہزیمت کہائے سو لوگوں سے مشورت لینا کرکے آیت میں کچھ دلالت نہیں اوپر کی آیت میں یعنے ان الذین تولوا منکم یوم

یوم التقی الجمعان الآیہ مین ہزیمت کہائے سو لوگونکی بخشش کی خبر دے دیا بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نرم
دلی بیان کیا اور بولا اگر تو نرم دل نہوتا تو تیرے پاس سے سب منتشر ہو جاتے دوسری بار تیرے پاس جمع نہوتے
اِس سے معلوم ہوا مغفرت مانگنی اور مشورت لینی ہزیمت پائے ہوؤن سے مخصوص نہین بلکہ آپکے پاس جو لوگ مجتمع ہین
اُن سے مشورت لینا ابو بکر رضی اللہ عنہ بھی اُنہین مین تھے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر تھے پھر اہل شوری
مین کیسا داخل نہوگے اور عمر رضی اللہ عنہ کو منہزمین مین شمار کرنا صحیح نہین کیا واسطے ہزیمت کہا کے مدینے کی راہ
لئے سو لوگو نمین آپ نہین تھے بلکہ ابتداء ہزیمت مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دور پڑ گئے تھے جب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام معلوم ہوا آپکے نزدیک آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک رہنے سے لازم نہین
آتا کہ ہزیمت کھائے عمر رضی اللہ عنہ جنگ مین موجود تھے اور اُنکے اور ابو سفیان کے درمیان گفت وگو چلی سو
قصہ صحیحین وغیرہ مین موجود ہی فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ پھر جب ٹھہر چکا تو بھروسا کر اللہ پر یعنے
تجویز کرکے تو ایک بات جب ٹھہرا دیا بعد اللہ پر بھروسا کر اچھا برا کرنے والا وہی صاحب ہی اُس سے غرض یہہ ہی کہ بندے
تمام اُمور مین اللہ کے سوائے دوسری کسی چیز پر اعتماد نہ کرے اور مشورت لینے سے توکل مین خلل نہین آتا تدبیر بالکل
چھوڑ دینا توکل نہین بلکہ اسباب کی رعایت کے ساتھ اللہ پر تفویض کیا چاہیے اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُتَوَکِّلِیْنَ ۝
مقرر اللہ چاہتا ہی توکل والون کو اِنْ یَّنْصُرْکُمُ اللّٰہُ فَلَا غَالِبَ لَکُمْ ۚ اگر اللہ تمھاری مدد کریگا تو کوئی تم پر غالب
نہوگا یعنے اللہ اگر تمکو نصرت دیوے اور دشمن پر غالب کرے تو کسی آدمی کی طاقت نہین جو تم پر غالب آوے جیسا بدر کے
روز نصرت دیا وَاِنْ یَّخْذُلْکُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِیْ یَنْصُرُکُمْ مِّنْ بَعْدِہٖ اور اگر وہ تمکو چھوڑ دیگا پھر کون ہی کہ تمھاری
مدد کریگا اُسکے بعد یعنے اگر وہ تمکو مدد نہ کرے تو کوئی تمھاری مدد کرنے والا نہین جیسا اُحد کے دن گذرا وَعَلَی اللّٰہِ
فَلْیَتَوَکَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ اللہ پر بھروسا چاہیے مومنون کو کیا واسطے تمام کام اللہ کے اختیار مین ہی اور اُسکے قضا
کو کوئی رد نہین کر سکتا اور اُسکے حکم کے آگے کوئی نہین آتا بندے کو ضرور ہی اپنے سب کامو نمین اللہ پر توکل کرنا دوسرے کا
تکیہ نہ کرنا کسی نے توکل کی معنی کیا خوب کہا ہی التوکل ان لا تعصی اللہ من اجل رزقک ولا تطلب لنفسک ناصرا غیرہ ولا
لعملک شاہدا سواہ یعنے توکل اُسکو کہتے ہین رزق کے واسطے اللہ کی نافرمانی نہ کرنا اور اپنا مددگار اُسکے سوائے
دوسرے کو نہ ڈھونڈھنا اور اپنے عمل پر اُسکے غیر کو شاہد نہ رکھنا مسلم نے عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے روایت کیا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے میری امت سے ستر ہزار آدمی بہشت میں بن حساب کئے جاوینگے صحابہ
عرض کئے یا رسول اللہ وے کون لوگ ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے وے لوگ ہیں جو گل نہیں دیتے
اور نہیں منتر لیتے اور جانور کا فال نہیں لیتے اور اپنے پروردگار پر توکل کرتے عکاشہ بن محصن اٹھکے عرض کئے
یا رسول اللہ آپ دعا کیجے کہ اللہ مجھکو انہیں میں کرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے یا اللہ عکاشہ کو انہیں
میں کر پھر دوسرا شخص کھڑے ہوکے عرض کیا یا رسول اللہ آپ دعا کیجئے کہ اللہ مجھکو انہیں میں کرے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے عکاشہ نے تیرے پر اسکی سبقت لیگیا قولہ گل نہیں دیتے یعنے بیماری دفع ہونیکے واسطے
آتش کا داغ نہیں دیتے ترمذی اور ابن ماجہ نے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہیں کہے ہیں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہوں فرماتے تھے تم اگر اللہ تعالی پر پورا توکل کروگے تو تمکو رزق پہنچایگا جیسا پرندے کو
پہنچاتا ہے صبح ہی خالی شکم نکلتا ہی سانج کو لگتا آتا ہے ترمذی کہا یہہ حدیث حسن ہے وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَغُلَّ
اور نبی کا کام نہیں کہ کچھ چھپا رکھے یغل کا لفظ غلول سے مشتق ہے غلول کا معنی اصل میں خیانت کرنا عرف میں غنیمت کے
اور مال کو خیانت کرنے کے تئیں کہتے ہیں یعنے نبی کی شان نہیں جو غنیمت میں خیانت کرے کیونکہ خیانت کرنا بہت برا
ہلکا کام ہے نبوت کا منصب نہایت جلیل اور بزرگ ہے نبوت اور خیانت دونوں جمع ہونا محال ہے اس آیت کے
نازل ہونیکا سبب ابو داؤد اور ترمذی نے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے یوں روایت کئے ہیں کہ بدر کے
جنگ میں ایک سرخ چادر گم ہوئی بعضے کہے شاید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لئے ہوں پھر اللہ تعالی نے یہہ
آیت نازل کیا ترمذی کہا یہہ حدیث حسن غریب ہے ثعلبی اور واحدی نے مقاتل اور کلبی سے نقل کئے ہیں کہ یہہ آیت احد کے
تیر اندازوں کے حق میں اتری کہ جو مقام کو چھوڑ کے نکلے اس خیال سے غنیمت جسکے ہاتھ لگے شاید رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اسی کو دینگے ہمکو نہ دینگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکو جب پوچھے تمکو تاکید کئے پر بھی تم کیا واسطے
مقام چھوڑ کے آئے تو کہے ہم وہاں لوگ چھوڑ کے آئے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمائے ایسا نہیں
تم اسواسطے آئے ہو کہ غنیمت ہم ہی کھا جاینگے سو انکی سرزنش میں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جناب کی براءت
میں یہہ آیت اتری ابن ابی شیبہ اور ابن جریر نے ضحاک سے مرسل روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
چند شخص کو طلایہ بھیجے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غنیمت کی تقسیم کئے سو طلایہ والوں کو کچھ نہ دئے اسپر یہہ

یہہ آیت اُتری اِس قول پر یعنی اپنی حقیقی معنی پر نہ رہیگا تقسیم پوری نہ کو نبیکو کیا ز اغلول تھا اُسکے شان نزول میں اَور بھی اقوال ہیں جو تفسیروں میں اُنکا مذکور ہی وَمَن یَغْلُلْ یَأْتِ بِمَا غَلَّ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَور جو کوئی چھپا دیگا وہ لاویگا اپنا چھپایا ہوا قیامت کیدن یعنے غنیمت میں کی کوئی چیز کسینے خیانت کیا تو قیامت کیدن بعینہٖ اُس چیز کو اپنی پُشت پر اُٹھاکے لے آئیگا تا لوگون میں اُسکی فضیحت پوری ہووے اکثر مفسرین کی یہی بات ہی بخاری وغیرہ کی حدیث جسکو ہم آیندہ لکھینگے اُس پر دلالت کرتی ہی بعضے کہتے ہیں اُس چیز کی مثال دوزخ میں موجود ہوگی اَور خیانت کیا سو اُسکو تکلیف دینگے کہ اُسکو لے آ پھر وہ شخص اپنی پُشت پر اُسکو اُٹھاکے لاویگا جب اپنے مقام پر لایا تو وہ چیز پھر دوزخ میں گر جایگی اَور اُسکو نکالنے کی تکلیف کرینگے ایسا ہی اُسکو عذاب دیتے رہینگے یہہ قول ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہی ابو مسلم کہا ہے اُسکا ظاہر مراد نہیں بلکہ اُسکو بسبیل تمثیل ذکر کیا اَور اُس سے اُسکا وعید بہت سخت ہونی مراد ہے بندہ عاصی کہتا ہے آیت کو ظاہر معنی پر حمل کرنے سے محال یا اَور کچھ قباحت لازم نہیں آتی اَور حدیث بھی اُسکو مؤید ہے پھر تاویل کرنی کیا حاجت ہی ثُمَّ تُوَفّٰی كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ پھر پورا پاویگا ہر کوئی اپنا کمایا یعنے ہر کوئی جو عمل کیا نیک یا بد اُسکی جزا پایگا نیکی کی جزا نیک بدی کی جزا بد ملیگی وَهُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ اَور اُن پر ظلم نہ ہوگا یعنے جسقدر بدی کیا ہی اُتنی ہی سزا ملیگی زیادہ نہ ہوگی غنیمت میں خیانت کرنے والون پر اس آیت میں بڑا وعید ہے بخاری اَور مسلم نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے بیچ کھڑے ہوے یعنے خطبہ پڑھنے کھڑے ہوے سو غلول کا ذکر کئے اُسکے امر میں بہت بھاری پڑھکے بتلائے یہانتک کہ فرمائے میں ہرگز نہ پاؤں یعنے نہ دیکھوں تم سے کسی کو قیامت کیدن اپنی گردن پر اونٹ کو اُٹھالاتا ہی اَور وہ اونٹ بغبغاتا ہی پھر وہ شخص کہتا ہی یا رسول اللہ اغثنی یعنے میری فریاد کو پہنچو میں کہونگا تیرے واسطے مجھکو کچھ اختیار نہیں میں تو تجھکو حکم پہنچا دیا تھا میں نہ دیکھونگا تم سے کسی کو قیامت کیدن اپنی گردن پر گھوڑا اُٹھالاتا ہی اَور وہ ہنہناتا ہی مجھکو پکاریگا یا رسول اللہ اغثنی میں کہونگا تیری چھٹکارا کا مجھکو کچھ اختیار نہیں میں تو حکم پہنچا دیا تھا میں تم سے کسیکو نہ دیکھوں قیامت کیدن اپنی گردن پر بھیڑی اُٹھالاتا ہے اَور وہ میانمیاتی ہی مجھکو پکاریگا یا رسول اللہ اغثنی میں کہونگا تیری چھٹکارا کا مجھکو کچھ اختیار نہیں میں

مُراد بخاری کا لفظ یہ ہے قام فینا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکر الغلول فعظمہ وعظم امرہ حتی قال الحدیث ۱۲

تو مجھکو حکم پہنچا دیا تھا میں تم سے کسی کو نہ دیکھوں قیامت کے دن اپنی گردن پر جی اٹھا لاتا ہی جی پکار رہا ہی
مجھکو پکاریگا یا رسول اللہ اغثنی میں کہونگا میرا کچھہ اختیار نہیں میں تجھکو حکم پہنچا چکا تھا میں تم سے کسی کو
نہ دیکھوں قیامت کے دن اپنی گردن پر تمکات اٹھا لاتا ہی وے ازدہے ہیں مجھکو پکاریگا یا رسول اللہ اغثنی میں
کہونگا میرا کچھہ اختیار نہیں میں تو تجھکو حکم پہنچا چکا تھا میں تم سے کسی کو نہ دیکھوں اپنی گردن پر صامت یعنے
سونا روپا اٹھا لاتا ہی مجھکو پکاریگا یا رسول اللہ اغثنی میں کہونگا میرا کچھہ اختیار نہیں میں تو تجھکو حکم پہنچا
چکا تھا یہہ ترجمہ مسلم کی روایت کا ہی بخاری نے عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہی
کہ ایک شخص کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غنیمت پر رکھے تھے اُس کا نام کرکرہ تھا مر گیا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فرمائے وہ دوزخ میں ہی پھر اسکا اسباب دیکھے تو ایک کمل غنیمت کی خیانت کیا سو نکلی امام مالک اور
امام احمد اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہیں کہ ایک شخص
اصحاب سے خیبر کے دن موا اُس پر نماز پڑھنے واسطے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عرض کئے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فرمائے تمھیں نماز پڑلو یہہ سننے سے لوگوں کے چہرے متغیر ہوئے تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے
وہ شخص غنیمت کے مال سے چوری کیا ہی پھر اُسکا اسباب کھول کے دیکھے تو یہود یہاں کے مہرے نکلے جنکی قیمت دو
درہم کی نہ ہوگی مسلم اور ترمذی نے عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہیں کہے خیبر کے روز نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کے اصحاب سے چند شخص اُنے آنے کہنے لگے فلانا شہید ہے فلانا شہید ہے آخر بھی ایک شخص پر گذرے سو کہے فلانا شہید ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ایسا نہیں میں نے دیکھا اُسکو ایک چادر یا ایک کمل غنیمت میں کی خیانت
کرنے سے دوزخ میں ہی بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ای عمر لوگوں میں جا کے ندا کر دو کہ بہشت میں
نہ جائیگا مگر مومن بخاری اور مسلم اور ابو داؤد اور نسائی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہیں
کہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ ہم خیبر کو گئے سو اللہ تعالیٰ نے خیبر کا فتح کروایا وہاں ہمکو غنیمت سونا
روپا نہیں ملا فقط اسباب اور کھانا کپڑا ملا وہاں سے نکل کے وادی القری کو آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتھہ ایک غلام تھا اُسکو بنی جذام میں بنی ضبیب کے قبیلے کا ایک شخص جسکا نام رفاعہ بن یزید تھا ہدیہ دیا تھا
جب ہم وادی القری میں اُترے وہ غلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹ پر کا کجاوا کھولتا تھا کہ ایک تیر آکے

آگے اُس غلام کو لگا اسی مین اُس غلام کی موت تھی سو مرگیا لوگ کہنے لگے یا رسول اللہ اسکو شہادت مبارک ہو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے یون نہین قسم اُسکی جسکے دست قدرت مین محمد کی جان ہی اُسنے غنیمت تقسیم
پانے کے قبل ایک دو پٹا خیانت کیا تھا سو آتش ہو کر اُس پر بھڑک رہی ہی لوگ گھبرائے ایک شخص نعل کی ایک یا دو
دوال لا دیا اور بولا اُسکو خیبر کے دن مین نے لیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے یہہ دوال آتش کی ہی
بخاری کی ایک روایت مین آیا ہی کہ اِس غلام کا نام مدعم تھا ترمذی اور نسائی اور ابن حبان اپنی صحیح مین اور حاکم
مستدرک مین ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے جسنے قیامت کے دن تین
بات سے بری رہکے آیگا تو بہشت مین جاویگا ایک تکبر دوسرا غلول تیسرا قرض یہہ ترجمہ ابن حبان کی روایت کا
ہی حاکم کہا یہہ حدیث شیخین کی شرط پر صحیح ہی تنبیہ غنیمت مین غلول کیا اور غنیمت ہنوز تقسیم نہین پائی
تو جو اسباب لیا ہی اُسکو پھیر دینا واجب ہے تقسیم کے بعد بھی امام کو ہی دینا واجب ہے کرکے امام شافعی کہتے ہین ثوری
اور اوزاعی اور لیث اور امام مالک کہتے ہین اُسکا پنجم حصہ امام کو دینا باقی فقرا مین بانٹ دینا غنیمت مین غلول
کرنا گناہ کبیرہ ہی امام نووی اُس پر علما کا اجماع نقل کئے ہین مکحول اور اوزاعی کہتے ہین غلول کرنے والے کے اسباب
کو جلا دینا امام احمد سے بھی ایک روایت ایسی ہی آئی ہی جمہور علما کہتے ہین اُسکے اسباب کو نہ جلانا پہلے قول والون
کی دلیل عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث ہی جسکو امام احمد اور ابو داود اور ترمذی نے صالح ابن محمد بن زایدہ کی طریق
سے روایت کئے ہین کہا مین نے روم مین مسلمہ بن عبدالملک کے ہمراہ تھا ایک شخص کے اسباب مین غنیمت کا مال جمع
ہو بار رکھا تھا سو نکلا پھر سالم بن عبداللہ بن عمر سے پوچھے اُسکو کیا سزا دینا سالم کہے مین عبداللہ بن عمر سے
سنا کہے عمر رضی اللہ عنہ کہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے غلول کیا سو شخص کو پاوگے تو اُسکے اسباب کو
جلا دو لیکن اُسکی سند مین صالح بن محمد بن زایدہ لیثی مدنی ہی وہ ضعیف ہی ترمذی کہا یہہ حدیث غریب ہے مین نے
بخاری سے پوچھا تو کہے صالح بن محمد منکر الحدیث ہی مین نے اُس سے روایت نہین کرتا انتہی ابو داود نے
اِس حدیث کو دوسری طریق سے موقوف روایت کیا اور کہا یہہ اصح ہی اور اِس حدیث کو ابو داود نے
زہیر بن محمد کی طریق سے وہ عمرو بن شعیب سے وہ اپنے باپ سے وہ اُسکے دادا سے یعنی عبداللہ بن عمرو بن العاص
رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما نے غلول کیا سو شخص کے

اسباب کو جلائے اور اسکو مارے ابو داؤد دوسری طریق سے اس حدیث کو موقوف روایت کیا ہے وہی راجح ہے
ابن القیم کتاب الہدی میں لکھا ہے بعضے کہتے ہیں اسباب جلانیکا حکم منسوخ ہوا کیونکہ غلول کے مقدمے میں اکثر احادیث
جو آئے ہیں انمیں یہہ حکم نہیں بعضے کہتے ہیں یہہ تعزیر اور مالی عقوبات کے قسم سے ہے جسکو امام مناسب جانکے
کرتا ہے بندہ عاصی کہتا ہے جب تعزیر کا باب سو ہے تو حنفیہ کے یہاں تعزیر میں مال لینا درست نہیں انکے پاس جلانا
بھی روا نہیں طحاوی کہا ہے اسباب جلانیکی حدیث اگر صحیح ہو تو ہم کہینگے شاید یہہ حکم اسوقت تھا تعزیر میں مال
لیا کرتے تھے جب یہہ حکم منسوخ ہوا تو اسباب جلانیکا حکم بھی منسوخ ہوا أَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللَّهِ كَمَنْ
بَاءَ بِسَخَطٍ مِّنَ اللَّهِ کیا ایک شخص جو تابع ہے اللہ کی مرضی کا برابر ہے اسکے جو کما لایا اللہ کا غصہ یعنے جو شخص اللہ کو زیا
ہے اور اسکی مرضی کا تابع ہوتا ہے برابر نہیں اسکے جو اللہ کی ناخوشی کا کام کرتا ہے سخط کی معنی بڑی شدت کا غصہ کہ
جسمیں سزا دیجئے یہاں اس سے مراد اللہ کی عقوبت نازل ہونا جس سے اللہ تعالی ناخوش ہو وَمَأْوَاهُ جَهَنَّمُ
اور اسکا ٹھکانا دوزخ ہے وَبِئْسَ الْمَصِيرُ اور کیا بری جگہہ پہنچا اس آیتہ کی مراد میں اختلاف ہے کلبی
اور ضحاک کہتے ہیں اللہ کی مرضی کا تابع ہوا یعنے غنیمت میں غلول نہیں کیا اللہ کا غصہ کما لایا یعنے غلول کیا زجاج کہا
ہے احد میں کافروں نے مسلمانوں پر جب حملہ کئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کو انپر حملہ کرنیکے فرمائے تھوڑے
لوگ حکم بجالائے اور تھوڑے نہ مانے جو حکم مانا وہ اللہ کی مرضی کا تابع ہوا اور جو حکم نہ مانا وہ غصہ کما لایا بعضے کہتے ہیں
مرضی کے تابع ہوے سو مہاجرین ہیں اور غصہ کما لائے سو منافقین ہیں بعضے کہتے ہیں مرضی کا تابع ہوا جو ایمان لایا
اور نیک عمل کیا اور غصہ کما لایا جو کافر ہوا اور گناہ کا مرتکب ہوا امام فخر الدین الرازی قاضی سے نقل کیا ہے
کہ آیت میں یہہ سب جہتیں مراد لینا صحیح ہے لیکن لفظ سے مخصوص ہی کرکے حصر کرنا صحیح نہیں لفظ عام ہے سب کو
شامل ہوتا ہے جو نیک کام کرے اتبع رضوان اللہ میں داخل ہے اور جو بدکام کرے باء بسخط من اللہ کے حکم میں
شامل ہے آیت کسی خصوص مقدمہ میں نازل ہوئی ہے اسکا عموم باطل نہیں ہوتا هُمْ دَرَجَاتٌ عِنْدَ اللَّهِ
لوگ کئی درجے ہیں اللہ کے یہاں یعنے جو اللہ کی مرضی کا تابع ہوا اور جو غصہ کما لایا وے سب اللہ تعالی کے پاس
برابر نہیں عمل کے درجے ہر ایک کا مرتبہ مختلف ہے جو اللہ کی مرضی کا تابع ہوگا تو اسکو ثواب عظیم ہے اور جو اسکی مرضی
کے خلاف کریگا تو اسکو عذاب الیم ہے وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِمَا يَعْمَلُونَ اور اللہ دیکھتا ہے جو کرتے ہیں یعنے

یعنے اللہ تعالیٰ سب کے اعمال کا اور مرتبونکا واناہی ہر ایک کو اسکے عمل کے برابر جزا دیگا لقد من اللہ علی المومنین
اذ بعث فیہم رسولا من انفسہم ہرآئینہ تحقیق اللہ نے بڑا احسان کیا ایمان والوں پر جو بھیجا
ان میں رسول انہیں میں کا یتلوا علیہم ایٰتہ پڑھتا ہی اُن پر آیتیں اُسکی اللہ کی آیتوں سے قرآن
مراد ہی ویزکیہم اور پاک کرتا ہی انکو یعنے انکو انکی بدطبیعتیں اور بدعقاد اور بداعمال سے پاک کرتا ہی ویعلمہم
الکتٰب والحکمۃ اور سکھاتا ہی انکو کتاب اور کام کی بات کتاب سے قرآن اور حکمت سے سنت مراد ہی
وان کانوا من قبل لفی ضلٰل مبین ۞ اور مقرر وے تو پہلے صریح گمراہ تھے یعنے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی بعثت کے قبل وے بڑی گمراہی میں تھے معلوم کیجئے اللہ تعالیٰ بندونکی طرف رسول کو بھیجنا اُسکا احسان ہے
کیونکہ رسول انکو دین کی راہ بتاتا ہی اور اس میں شک و شبہہ آوے تو اُسکو دور کرتا ہی اُسکے نور کی برکت سے
انکی دلکی بینائی قوی ہوتی ہی اپنے خالق کو پہچانتے ہیں اور اُسکی عبادت درست طور سے ادا کرتے ہیں
پھر رسول سے جسقدر نفع زیادہ ہو منت بھی زیادہ ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے مومنوں
کو نفع زیادہ ہوا منت بھی زیادہ ہوئی آپ سے نفع زیادہ ہوا کیونکہ آپکی بعثت میں دو امر پائے گئے ایک
منفعت جو آپکے صفات سے حاصل ہوئی اللہ تعالیٰ اس آیت میں پانچ صفت بیان کیا پہلی صفت کی طرف اشارہ
کرکے فرمایا من انفسہم یعنے انہیں کی جنس کا عربی انہیں میں پیدا ہوا اور انہیں میں پلا انہوں کو آپکے احوال سے
خوب وقفیت تھی اور آپکے تمام افعال اور اقوال پر مطلع تھے آپ پیدا ہوئے سو وقت سے وفات تک
صدق اور عفت سے رہے دنیا کی طرف التفات نہ کئے کذب و خیانت سے محفوظ رہے بعد جب نبوت کا
دعویٰ کئے تو یقین ہوا کہ آپ اس دعوے میں سچے ہیں دوسری صفت کی طرف اشارہ کرکے کہا یتلوا
علیہم آیاتہ کیونکہ انکو معلوم تھا کہ آپ کسی سے علم حاصل نہ کئے اور کسی اہل کتاب کی صحبت میں نہیں رہے
بعد چالیس سال کے دعوا نبوت کا کئے آپ سے علم و حکمت کی باتیں ظاہر ہوئی کہ کسی انبیا سے ظاہر نہیں ہوئے
اور گذشتہ لوگوں کے قصے اور انبیا کے احوال جو اہل کتاب کے یہاں تھے سبکو بیان کئے جسکو عقل سلیم ہو
وہ یقیناً سمجھیگا کہ سوے وحی آسمانی سے حاصل ہوا تیسری صفت کی طرف اشارہ کرکے کہا ویزکیہم کیونکہ
جب نبوت کا دعویٰ کئے لوگ چاہا مال متاع دیکے اس دعوے سے باز رکھنا آپ اُسکو نہ مانے اور انکی ایذا کو سہے اور

فقر و فاقے پر صبر کیئے اور اقسام کی مشقت و محنت کو اٹھائے پر اپنے دعوے سے باز نہ آئے جب اُنکی اقتدار ترقی
اور جزیرۂ عرب کے تمام لوگ آپکے تابع ہوئے اور جزیہ اور خراج حاصل ہونے لگا تو اپنے طریقے سے سر مو تجاوز نہ کیئے اور
اپنے تئین ذری راحت نہ دیئے اور جب تنگ دستی پر نہ آئے اُنپر نرمی اور گرمی کرنا نہ چھوڑے تو معلوم
ہوا رسول سچے ہین ڈھونگی نہین چوتھی صفت کی طرف اشارہ کر کے کہا ویعلمہم الکتاب والحکمۃ کیونکہ آپ خدا تعالیٰ
کے یہان سے جو کتاب لئے آئے اُس مین توحید اور تنزیہ کی تقریر ہی اور عدل اور نبوت اور معاد کو ثابت کرنا
اور عبادتون کی شرح کرنا اور طاعتین بیان کرنا اور سبھونکو معلوم ہی انسان کو کمال نہین ہوتا جب تک حق تعالیٰ
کو نہ جانے اور نیک عمل نہ کرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو کتاب لائے اُس مین اُسی کا بیان ہی تو ہر عاقل سمجھتا ہی
کہ آپ جو فرماتے سو حق ہی پانچوین صفت کی طرف اشارہ کیا وان کانوا من قبل لفی ضلال مبین کیونکہ آپکے آنیکے
قبل عربونکا دین بہت ہی بد تھا بتون کی پرستش کرنا لوٹنا چرانا اور ناحق قتل کرنا اور ردی چیزین کھانا پھر حضرت
کی بعثت سے بلند منصبونکو پہنچے علم اور زہد اور عبادت مین اولین پر سبقت لیگئے اور دنیا کے زینتونکی طرف التفات
نہ کیئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُنہین مین کے ہونے سے ان تمام اوصاف پر انکو خوب اطلاع ہوئی اور نبوت کے دلایل ان
پاس خوب متحقق ہوئے تو ایمان لانا ان پر سہل ہوا منت کا اور یہی وجہ ہی کہ بنی اسرائیل مین بہت انبیا ہوئے اور
توریت و زبور و انجیل اُن مین اُتری اُنکو وے شرف جانتے تھے عربونمین وہ شرف نتھا جب اللہ تعالیٰ نے نبی عربی کو خاتم الانبیا
ہی جامع کتاب دیکے ان مین مبعوث کیا تو ان کا شرف بڑھ گیا ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سبب سے سب عربون کو شرف
ہوا کیا واسطے عرب کا کوئی قبیلہ نہین مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اُن سے کچھ رشتہ دادا ھیال یا نانھال کی طرف
سے لگتا ہی مگر سوائے بنی تغلب کے کہ اُن سے کچھ رشتہ نہین کیونکہ وے اصل مین عرب نہین نصرانی ہین اگر کوئی کہے اللہ تعالیٰ
فقط مومنون پر کیا واسطے منت دھرا حالانکہ بعثت حضرت کی عام ہی مومن اور کافر سب پر منت ہی تو اُسکا جواب
یہہ ہی کہ اس بعثت سے نفع حاصل نہین ہوتا مگر اُسی کو جو ایمان لاوے اور اللہ سے ڈرے اِس لیئے مومنین کر کے کہا اگر
کوئی کہے بعثت تو سب عرب و عجم کی طرف عام ہی جتنے مومن ہین سب پر منت ہوئی پھر من انفسہم کہنے کا کیا وجہ اِسکے
دو جواب ہو سکتے ہین ایک وہ جو بغوی نے بعضے مفسرون سے نقل کیا ہی کہ من انفسہم سے جمیع مومنین مراد ہین
یعنے رسول اُنہین مین کا ہی ایمان اور شفقت کے نظر کرتے نسب و قرابت کے دیکھتے نہین دوسرا جواب یہہ ہی رسول اللہ صلی اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم سے اول نفع جو حاصل ہوا عرب لوگون کو ہی حاصل ہوا پھر انکے سببی سے دوسری قومین ہدایت پائی تو اول طبقہ
وہی ہوئے جو اپنے من انفسہم کہا اَوَلَمَّا اَصَابَتْكُمْ مُّصِيبَةٌ کیا جس وقت تمکو پہنچی ایک تکلیف قَدْ اَصَبْتُمْ مِّثْلَيْهَا حالانکہ
تم پہنچا چکے ہو انکے دو برابر قُلْتُمْ اَنّٰى هٰذَا کہتے ہو یہہ کہانسے آئی یعنے احد جنگ مین تم پر جو مصیبت گذری اسکو کہتے ہو یہہ مصیبت
ہم پر کیا واسطے گذری ہم تو مسلمان ہین اور ہمارے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے حالانکہ بدر کے روز اس مصیبت کے دوبرابر مصیبت
مشرکون کو پہنچا چکے ہو کیونکہ احد مین مسلمانون کے ستر آدمی فقط شہید ہوئے اور بدر مین کافرون کے ستر آدمی مارے گئے اور ستر آدمی
اسیر ہوئے قُلْ تو کہہ یعنے ای محمد تو انکو جواب دیوے کہ هُوَ مِنْ عِنْدِ اَنْفُسِكُمْ یہہ مصیبت آئی تمکو اپنی طرف سے یعنے تمہارے کرتب کی شومی
تم پر یہہ گذری پہلے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جنگ کے واسطے مدینے سے باہر نکلنے پر جو یعنے آپکی مرضی دو نہیں نکلنے کی تھی دوسرا
تیر اندازون نے غنیمت کی لالچ سے مقام چھوڑ کے نکلنے ہی مخالفت تمہارے قتل و ہزیمت کا سبب ہوئی ابن ابی شیبہ اور
ترمذی اور نسائی اور ابن جریر اور ابن مردویہ نے علی رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین کہ جبرئیل علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم پاس آکے کہے تمہارے قوم نے لوگون کو اسیر جو کئی یعنے بدر کے دن اسکو اللہ تعالی مکروہ جانا اب انکو اختیار دیا ہے کہ ان
اسیرون کو یا قتل کرے یا ان سے فدیہ لیکے چھوڑ دیوے اگر فدیہ لیکے چھوڑتے ہین تو اتنے ہی لوگ تمہارے قتل ہونگے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لوگون کو بلا کے یہہ بات سنائے صحابہ عرض کئے یا رسول اللہ وے ہمارے قرابتی اور بھائی ہین ہم ان سے فدیہ لیتے
ہین تا ہمکو اپنے دشمن سے جنگ کرنے پر تقویت ہو اور ہمارے لوگ اسقدر شہید ہون تا ہمکو برا نہین پس ستر احد کے جنگ مین
بدر کے اسیرون کے شمار مین ستر آدمی شہید ہوئے قُلْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اَنْفُسِكُمْ کی یہی معنی ہے یعنے یہہ مصیبت جو تمکو آئی تم فدیہ اختیار کئے
سے اور شہادت چاہنے سے آئی ترمذی نے اس حدیث کی تحسین کئی ہے اور اس حدیث کو مختصر کیا ہے اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيْرٌ تحقیق اللہ ہر چیز پر قادر ہے جب چاہے تمکو فتح دیوے جب چاہے فتح نہ دیوے کبھی مشرکون کو غالب کرے کبھی تمکو وَمَآ اَصَابَكُمْ
يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ فَبِاِذْنِ اللّٰهِ جو کچھ تمکو پہنچا جس دن بھڑین دو فوجین سو اللہ کے حکم سے یعنے احد کے روز تمہارے اور مشرکون
کے فوجین جو بھڑین اور تمہارے لوگ زخمی ہوئے اور مارے گئے سو سب اللہ کے ارادے سے اور اسکی قضا و قدر سے ہوا اللہ تعالی اپنے
مومنون کے تسلی واسطے فرمایا جب انکو معلوم ہوگا کہ یہہ اللہ تعالی کی قضا و قدر سے تھی اللہ تعالی کے حکم پر راضی ہو جاوینگے وَلِيَعْلَمَ
الْمُؤْمِنِيْنَ اور اسواسطے کہ معلوم کرے ایمان والون کو وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ نَافَقُوْا اور تا معلوم کرے جو منافق تھے یعنے
اللہ تعالی تم پر یہہ مصیبت جو لایا اسواسطے تھا مومن ثابت رہینگے اور منافق ٹل جاوینگے تو مومن کون ہے اور منافق کون سو معلوم

ہوگا اللہ تعالیٰ کا علم ازل میں ثابت ہے لیکن یہاں علم سے معلوم کا ارادہ کیا یا لوگوں کو علم حاصل ہونیکا ارادہ کیا نافقوا
ماضی کا صیغہ ہے باب مفاعلہ نفاق سے مشتق ہے نفاق کی معنے ظاہر میں ایمان لانا اور دل میں اسکا خلاف رکھنا منافق اُس شخص کو کہتے ہیں
جو ایمان ظاہر کرے اور دل میں اسکا خلاف رکھے یہہ لفظ اہل اسلام کی اصطلاح ہے جاہلیت میں عرب اسکو اس معنی میں استعمال
نہیں کرتے تھے یہہ لفظ اصل میں نفق سے مشتق ہے نفق نقب کی سوراخ کو کہتے ہیں اُسی سے نافقا بھی مشتق ہے جنگلی چوہا جو
بل کے دو سوراخ بناتا ہے ایک کو قاصعا کہتے ہیں دوسری کو نافقا کہتے ہیں قاصعا کی طرف سے اسکو پکڑا چاہے تو نافقا
بھاگ جاتا ہے منافق بھی ایسے لئے دو راہ بنا رکھتا ہے زبان سے اسلام نمود کرتا ہے دل میں کفر رکھتا ہے ایک طرف میں گرفت کرے تو
دوسری طرف بھاگتا ہے وَقِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا قَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوِ ادْفَعُوا اور کہا انکو کہ آؤ لڑو اللہ کی راہ میں
یا دفع کرو دشمن یعنے تمہارے دل میں ایمان کی محبت ہو تو ایمان واسطے لڑو اگر ایمان کی محبت نہ ہو تو دشمن کو اپنے اور اپنے اہل و عیال
سے دفع کرنیکی خاطر لڑو کیونکہ تم بھاگوگے تو دشمن تمہاری پیٹ چڑھیگا یا معنی یوں ہیں اللہ کی راہ میں نہیں لڑسکتے ہو
تو دشمن کو ہم سے دفع کرو کیونکہ لوگونکی کثرت سے دشمن پر ہیبت ہوتی ہے یہہ جو اوپر کہا سو ابو جابر عبد اللہ بن عمرو بن حرام
انصاری رضی اللہ عنہ تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احد کی طرف نکلے تو آپکے ساتھ ایکہزار آدمی تھے جب شوط کو پہنچے عبد اللہ بن ابی بن
سلول جو منافقوں کا سرخیل تھا اپنے ساتھ کے تین سو آدمی کو لیکے پھر گیا ابو جابر عبد اللہ بن عمرو بن حرام انکا پیچھا کرکے کہنے لگا ای
لوگو اللہ سے ڈرو اور غنیم سر پر پہنچا سو وقت اپنے نبی کو چھوڑ مت جاؤ اصم کہتا ہے آؤ کرکے کہے سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ہیں لوگونکو جنگ کرنے آؤ کرکے بلاتے تھے قَالُوا بولے یعنے منافق لَوْ نَعْلَمُ قِتَالًا لَاتَّبَعْنَاكُمْ اگر ہمکو معلوم ہو لڑائی تو تمہارا ساتھ
کریں اس جملے کے دو معنے ہوتے ہیں ایک یہہ کہ آج کا دن جنگ ہونہاری نہ ہمکو معلوم ہو تو ہم جنگ کرینگے ہماری دانست میں جنگ نہ
ہوگا دوسری معنی یہہ ہے ہمکو جنگ کرنیکی ڈھب معلوم ہوتی تو ہم جنگ کرتے تم بے ڈھب نکلکے اپنےکو ہلاکی میں ڈالتے ہو ان دو
معنی سے انکو مراد کچھ ہی ہو اس سے انکی شرارت اور بدذاتی معلوم ہوتی ہے کیونکہ دنیا کے کاروبار میں ظن علم کے قائم مقام ہوتا ہے جنگ کے
آثار اس وقت ظاہر تھے دشمن اپنے شہر کے پاس ڈیرا دیا تھا جہاد کرنا مومنوں پر فرض ہو چکا تھا جنگ نہ ہوگا کرکے خیال کرنا حماقت ہے اور
اللہ کا حکم پر نکلے سو لوگ انکو ہلاکت کو نکلے ہیں سمجھنا نادانی ہے تو معلوم ہوا کہ یہہ جو کہے سو دل سے مومن نہ تھے اُسی پر اللہ تعالیٰ نے
انکا حال بیان کیا اور فرمایا هُمْ لِلْكُفْرِ يَوْمَئِذٍ أَقْرَبُ مِنْهُمْ لِلْإِيمَانِ وے لوگ اُس دن کفر کی طرف نزدیک تر ہیں
ایمان سے یعنے وے منافق جس دن کہے کہ اگر ہمکو معلوم ہو لڑائی تو تمہارا ساتھ کرینگے اُس سے انکی نزدیکی کفر کی طرف معلوم ہوتی کیونکہ جو

وے ایمان سے دور پڑے اور دین سے پھر گئے اس دن کر کے فرمایا کیونکہ اس دن کے آگے انکا نفاق مخفی تھا اور دشمنی انکی ظاہر نہین ہوئی تھی کلمہ
پڑھتے تھے کفر پوشیدہ رکھتے تھے یقولون بافواہہم ما لیس فی قلوبہم کہتے ہین اپنے منہہ سے جو نہین انکے دلون مین
یعنے منافق زبان سے کہتے ہین ہم مومن ہین لیکن انکے دلون مین ایمان نہین بلکہ دلون مین کفر بھرا ہوا ہے غرض کہ حال یون نہین ہے جیسی انکی زبان
اور دل ایک ہی بات پہ نہین تو عجب پیدا ہوتا ہے واللہ اعلم بما یکتمون اور اللہ خوب جانتا ہے جو چھپاتے ہین یعنے انکا
نفاق اللہ کو خوب معلوم ہے آخر اسکی جزا دیگا الذین قالوا لاخوانہم وقعدوا لو اطاعونا ما قتلوا وے جو کہتے
اپنے بھائیون کو اور آپ بیٹھ رہے ہین اگر وے ہماری بات مانتے تو نہ مارے جاتے یہ آیت عبداللہ بن ابی ابن سلول وغیرہ منافقون کے
حق مین نازل ہوئی ہے یہہ بات وہی ابن سلول کہا بھائیون سے یا وے لوگ مراد ہین جو جنگ مین شہید ہوئے انکو بھائیان کہے
نسب اور قرابت کی رو سے دین کے نہ کہتے ہین اس تقدیر پر آیت کی معنی یون ہونگی وے اپنے بھائیون کے حق مین جو احد مین مارے گئے
کہے اگر وے ہماری بات مانتے تو نہ مارے جاتے یا بھائیون سے منافق مراد ہین یعنے وے منافق اپنے بھائیون کو کہے یہہ لوگ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے جو مارے گئے اگر ہماری بات مانتے تو نہ مارے جاتے اس آیت مین قعدوا کا جملہ ترکیب مین قالوا کی ضمیر کا
حال پڑا ہے قد کی تقدیر سے جنگ سے باز رہنے اور پھر جانیکو بیٹھنا کہا جنگ کے واسطے نہ نکلے گھرون مین بیٹھنا مراد نہین کیونکہ عبداللہ
بن ابی وغیرہ نکلنے مین شریک تھے پھر اثنا راہ سے نکل گئے اب اللہ تعالی منافقون کے رد مین فرماتا ہے قل تو کہہ اے محمد فادرءوا
عن انفسکم الموت ان کنتم صدقین دفع کرو اپنے اوپر سے موت اگر تم سچے ہو یعنے مقدر مین اللہ تعالی
جو لکھ چکا ہے وہ ٹلتا نہین موت کا وقت پہنچا تو گھر مین رہکے مر جاؤ گے اگر جنگ مین جانے کے سبب سے بچے ہو تو دوسرے سبب سے
موت جو ہوتی ہے اس سے نہین بچاؤ ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا اور نہ سمجھ جو لوگ مارے
گئے اللہ کی راہ مین مردے یہ خطاب ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور ہر اسکو جو خطاب کا اہل ہے اللہ کی راہ مین مارے
جانا یعنے دین کی تائید واسطے جان دینا یہ آیت احد کے شہیدون کے حق مین نازل ہوئی ابو داؤد اور حاکم نے ابن عباس رضی اللہ
عنہما سے روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو فرمایا کہ تمہارے بھائی احد مین جو مارے گئے انکے ارواح کو
اللہ تعالی نے سبز پرندون کے شکم مین رکھا ہے بہشت کے نہرون پر جاتے ہین اور بہشت کے پھل کھاتے ہین اور سونے کے قندیلون مین
جو عرش کے نیچے لٹکے ہین شب باشی کرتے ہین پھر وے لوگ جب اچھا کھانا اور بہتر پانی اور خوب مکان دیکھے تو کہنے لگے کون ہے جو
ہمارے بھائیون کو خبر کریگا کہ ہم زندہ ہین تا وے جنت کو حاصل کرنے سے باز نہ رہے اور جنگ کرنے سے ہمت نہ ہارے تب اللہ تعالی

ہیں انکو خبر کرتا ہوں تب یہہ آیتیں نازل کیا وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا آخر تک سعید بن منصور نے ابو الضحی سے مرسل روایت
کیا ہے کہ احد جنگ میں مسلمانوں کے ستر آدمی شہید ہوئے مہاجرین کے چار شخص حمزہ بن عبدالمطلب اور مصعب بن عمیر اور
شماس بن عثمان اور عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہم باقی انصار کے لوگ تھے ابن اسحٰق نے بھی ایسا ہی کہا ہے ابن حبان اپنی صحیح میں اور
حاکم مستدرک میں ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہیں کہ احد دن انصار کے چوسٹھ شخص اور مہاجرین کے چھ شخص قتل ہوئے
پہلی روایت میں مذکور ہوئے سو چار شخص پانچوا سعد مولی حاطب بن ابی بلتعہ کا چھٹواں ثقیف بن عمرو اسلمی بنی عبد شمس کا حلیف
محب الدین طبری نے شافعی سے نقل کیا ہے کہ احد کے شہدا بہتر شخص تھے اور مالک سے روایت کیا ہے کہ وے پچھتر شخص تھے انمیں انصار
اکہتر اور مہاجر چار تھے ابو الفتح یعمری شہداء احد کے علم ذکر کیا سو چھیانوے شخص کا ذکر کیا ہے مہاجرین کے گیارہ باقی انصار محمد بن اسحٰق
جنکو ذکر کیا ہے ان تمام کو ذکر کیا باقی جو زیادہ کیا ہے وے موسیٰ بن عقبہ کی یا محمد بن سعد کی یا ہشام بن الکلبی کی روایت سے
ہیں اسکے بعد بھی چار یا پانچ شخص کو ابن عبدالبر اور دمیاطی نے نقل کیا ہے تو سب سے زاید ہوئے بعضے کہتے ہیں یہہ آیت بدر کے شہدا کے
حق میں نازل ہوئی حافظ جلال الدین سیوطی اور رفاعی زکریا انصاری کہتے ہیں یہہ قول غلط ہے کیونکہ بدر کے شہدا کے حق میں
سورہ بقرہ کی آیت نازل ہوئی ہے بعضی کہتے ہیں کہ یہہ آیت بیر معونہ کے شہدا کے حق میں نازل ہوئی ہے یہہ بات بھی ضعیف ہے کیونکہ
انکے حق میں آیت جو نازل ہوئی تھی اسکی تلاوت منسوخ ہوئی بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ بلکہ زندہ ہیں اپنے رب کے یہان یعنے حضرت
قدس الٰہی میں انکو عزت اور مرتبہ ہے یہہ تاویل ہمنے اسلیے کیا کہ قربت مکانی اللہ تعالیٰ پر محال ہے يُرْزَقُوْنَ روزی پاتے
ہیں فَرِحِيْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ خوشی کرتے ہیں اس پر جو دیا انکو اللہ نے اپنے فضل سے اللہ نے انکو شہادت کا
شرف دیا اور حیات ابدی انکو مرحمت کیا درگاہ الٰہی میں مقرب ہیں بہشت کے نعمتیں کھاتے ہیں وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ
لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ اور خوشوقت ہوتے ہیں انکی طرف سے جو ابھی نہیں پہنچے انمیں پیچھے سے یعنے مومن بھائیوں
کو دنیا میں جو چھوڑ کے آئے تھے وے بھی شہید ہوکے اپنے سے ملینگے خوشی کرتے ہیں اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ
اسواسطے کہ نہ ڈر ہے ان پر اور نہ انکو غم يَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ خوشوقت ہوتے ہیں اللہ کی نعمت اور فضل حزب ورد ۴۲
وَاَنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اور اسسے کہ اللہ ضایع نہیں کرتا مزدوری ایمانداروں کی اللہ تعالیٰ پہلی آیت میں
انکی خوشوقتی مومنوں کے لئے تھی سو بیان کیا اس آیت میں وہ جو وے اپنے لئے خوشی کرتے ہیں کہا اللہ تعالیٰ اس آیت میں شہدا
کی حیات کی خبر دیا سو یہہ چار وجہ پر ہوتی ہے حیات مجازی یا حیات حقیقی حیات حقیقی مراد ہو تو پھر کیا وہ حیات آخرت میں ہے یا فی الحال

یا فی الحال زندہ ہیں فی الحال زندہ ہیں تو وہ حیات روح کو ہے یعنی روح اور جسد دونوں کو نہیں تو وجہ حیات مجازی ہوئی یعنے انکا نام زندہ
ہے یہہ وجہ بعضی معتزلہ کہتے ہیں لیکن حقیقت پر حمل جایز ہونے پر مجاز کو اختیار کرنا خلاف قانون ہے دوسری وجہ یہہ حیات انکو آخرت میں
ہوگی اس قول کو کعبی وغیرہ ایک جماعت معتزلہ کی اختیار کی ہے یہہ قول بھی ہماری پاس باطل ہے کیونکہ اللہ تعالی فرماتا ہے بل ہم احیاء یہہ لفظ دلالت
کرتا ہے کہ وے آیت کے نزول کے وقت زندہ ہیں جسکو آخرت پر حمل کرنا ظاہر آیت کے خلاف ہے اور آخرت میں مومن تمام زندہ ہونگے شہدا کو مردے
مت سمجھو کہکے بولنیکا کچھ فائدہ نہیں تیسری وجہ کہ فی الحال زندہ ہیں لیکن حیات فقط روح کو ہے اسکی دلیل اگلی حدیث مسلم کی ہے جو مسروق سے
روایت کیا ہے کہا ہم عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے اس آیت کی معنی سے سوال کئے ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا الآیہ عبد اللہ کہے ہم اسی سے
سوال کئے ہیں یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تو آپ فرمائے ارواح شہیدوں کے سبز پرندوں کی شکم میں ہیں ان پرندوں کے لئے عرش کے نیچے قنادیل آویزان
ہیں اور وہ جنت میں جہاں چاہے وہاں چگتے چرتے ہیں پھر آکے اس قنادیل میں رہتے ہیں پھر اللہ تعالی ان پر متوجہ ہوا اور پوچھا تم کچھ چاہتے ہو
وے عرض کئے ہم کیا چاہیں اور ہم تو بہشت میں جہاں چاہئے وہاں جا کے چرتے ہیں اللہ تعالی نے تین بار انسے ایسا ہی سوال کیا جب دیکھے کہ پوچھنا چھوڑتا
نہیں تب عرض کئے ای پروردگار ہم یہی چاہتے ہیں کہ تو ہمارے ارواح کو ہمارے جسموں میں پھیر ڈال تا ہم تیری راہ میں دوسرے بار قتل ہوں جب اللہ تعالی دیکھا کہ
انکو کسی چیز کی حاجت نہیں انکو پوچھنا ترک کیا اس حدیث میں عبد اللہ جو مذکور ہے سو بعضے کہتے ہیں کہ وہ عبد اللہ بن عمر ہیں لیکن ابو مسعود دمشقی اور حمیدی کہتے ہیں
کہ وہ عبد اللہ بن مسعود ہے یہی قول صحیح ہے امام نووی نے بھی اسیکو اعتبار کئے ہیں اہل سنت کے بعضی علما کہتے ہیں کہ اس حدیث سے شہدا کے ارواح کا زندہ
رہنا ثابت ہوا اور یہ جو کہے ہمارے ارواح کو ہمارے اجساد میں پھیر ڈال اس سے جسد مردہ رہنا معلوم ہوا اس قول میں بھی اشکال ہے کیونکہ اہل سنت
پاس روح باقی رہنا ہے فنا نہیں ہوتا اگرچہ جسد فنا ہو جاوے ارواح شہدا کے زندہ ہیں کہنا کچھ انکی خصوصیت پر دلالت نہیں کیا چوتھی وجہ
فی الحال زندہ ہیں روح اور جسد دونوں کو حیات حاصل ہے اسی قول کو اکثر محققین اختیار کئے ہیں آیت کا سیاق بھی اسی پر دلالت کرتا ہے
کیونکہ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ زندہ ہیں روزی پاتے ہیں اور آسایش میں ہیں جب انکے اجسام زندہ نہ رہیں تو آسایش انکی پوری نہ رہی انکے
اجسام کی حیات پر یہہ بھی دلیل ہے کہ زمین انکو نہیں کھاتی لیکن یہہ حیات دنیاوی حیات کے مانند کہ جس کے جسد محتاج غذا وغیرہ کا تھا سو نہیں بلکہ یہہ حیات
دنیوی حیات سے فرق ہے مسلم کی روایت میں جو آیا ہمارے ارواح کو ہمارے جسد میں پھیر ڈال اس سے حیات دنیاوی مراد ہے اس سے جسد مردہ رہنے
کی دلیل ہو نہیں سکتی الَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلَّهِ وَالرَّسُولِ مِن بَعْدِ مَا أَصَابَهُمُ الْقَرْحُ لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا مِنْهُمْ وَاتَّقَوْا أَجْرٌ
عَظِيمٌ ۞ جن لوگوں نے حکم مانا اللہ کا اور رسول کا بعد اسکے کہ لگ چکے تھے انکو زخم جو انمیں نیک ہیں اور پرہیزگار ہیں انکو ثواب بڑا ہے بخاری نے عروہ سے
روایت کیا ہے کہ بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا انسے کہے بیٹا میرے بہن کے تیرا باپ اور نانا انہیں لوگوں میں ہیں احد جنگ میں رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کو جو پہنچنا تھا سو پہنچا اور مشرک لوگ چلا گئے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اندیشہ ہوا کہ مشرک لوگ پھر الٹے آوین لوگونکو
حکم کیے کہ انکا پیچھا کرو ستر شخص مستعد ہوکے نکلے ابوبکر اور زبیر بھی انمین تھے اسکا بیان اہل مغازی یون کہتے ہین کہ ابوسفیان اور اسکے ساتھ والے
احد سے کوچ کر کے روحا کو پہنچے سو آپس مین ملامت کرنے لگے اور پھر سے نادم ہوئے اور کہنے لگے تم نہ محمد کو مارے نہ انکے جوان عورتون کو پکڑ لائے
لے دیتے انکو مارا انمین بھگوڑون کے سوا کوئی باقی نہین تھا پھر انکو چھوڑ کے چلے آنا بہت بیجا ہوا آپ چلکے انکو مستاصل کرنا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم انکے ارادے پر مطلع ہوچکے تھے کہ ان پر رعب ہوا اور دے معلوم کرے کہ مسلمانون کو قوت اور شوکت باقی ہے
پھر احد جنگ کے دوسرے روز اتیکشنبہ شوال کی سولھوین کو لوگونکو منادی کروائے کہ ابوسفیان اور اسکے ساتھ والون کا پیچھا کرنے نکلو
اور یہہ تاکید کیے کہ کل کے روز جو ہمارے ساتھ شریک تھا وہی آنا غیر نہ آنا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی اور
طلحہ اور زبیر اور سعد اور عبدالرحمن بن عوف اور عبداللہ بن مسعود اور حذیفہ بن الیمان اور ابو عبیدہ بن الجراح وغیرہ ستر شخص کو
لیکر نکلے جابر بن عبداللہ آکے عرض کئے یا رسول اللہ میرے والد عبداللہ بن حرام مجھکو گھر مین رکھ کے کہے تھے کہ مجھکو ساتھ لیکر گیا ہین
گھر مین مرد کی ذات کوئی نہین ہین اور تو دونون جنگ کو جانا مناسب نہین اور مین جنگ کو نہ جانا ہرگز مجھکو گوارا نہین تو
گھر ہی مین رہجا اسلیے مین جنگ کو نہ آیا اب مجھکو اجازت دیجئے حضرت انکو اجازت دئے القصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے سے آٹھ
میل پر حمراء الاسد کو پہنچے وہان معبد خزاعی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا اسنے ہنوز ایمان نہین لایا تھا لیکن خزاعہ کے قبیلے
والے تمام مومن اور کافر سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دوستی اور موافقت رکھتے تھے اور قریش وغیرہ کے کیفیات پر حضرت کو
مطلع کرتے تھے پھر معبد نے عرض کیا یا رسول اللہ آپکے ہمراہ لوگ جو مارے گئے ہمکو نہایت شاق ہوا پھر معبد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
نزدیک سے نکل کر روحا مین ابوسفیان سے ملا وہان دیکھا قریش پلٹ کے آنے پر مستعد ہین اور کہتے ہین ہم محمد کے ساتھ کے اکثر لڑنیوالون
کو مار چکے ہین پھر اب جاکے باقی لوگون کو مار کر فراغت پائینگے ابوسفیان نے معبد کو دیکھکے پوچھا کیا خبر ہے معبد بولا محمد اپنے اصحاب کو لیکے
تمہارے تعاقب واسطے آتا ہے بہت سا لشکر ساتھ ہے کل کے روز جو لوگ حاضر نہین ہوئے تھے وے بھی پشیمان ہوکے ساتھ ہین
انکو تم پر اتنا غصہ ہے ملتے ہی تمکو کھا جاوے ابوسفیان بولا تیرا برا ہو کیا کہتا ہے معبد بولا واللہ تو اس مقام سے نہین نکلے تک انکے سوار
نمود ہوتے ہین ابوسفیان بولا ہم تو انکو بیخ و بنیاد سے اکھیڑنے جاتے ہین معبد بولا ہرگز یہہ ارادہ مت کر انکی جمعیت بہت بھاری
ہے تم انکا مقابلہ ہرگز نہ کرسکوگے یہہ کیفیت سننے سے ابوسفیان وغیرہ کو رعب ہوا اور اپنے ارادے سے باز آئے اور عبدالقیس کے
قبیلے کے چند سوار جاتے تھے سو ان سے ابوسفیان پوچھا تم کہان جاتے ہو کہے مدینے کو بولا محمد کو میرا ایک پیام پہنچاؤ وہین عکاظ مین تمہارا

تمھارے سے اونٹوں پر کشمش بار کرواد ونگا کہہ خوب بولائیے کو جاوینگے تو ایسا کہہ دو کہ ہم تمکو مستاصل کرنے کے خاطر آتے ہیں یہہ کہکے ابوسفیان
کے کو روانہ ہوا اور عبدالقیس کے سواران حمراء الاسد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملکے ابوسفیان کا پیغام دئیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اور صحابہ سنکے کہے حسبنا اللہ ونعم الوکیل پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہان تین روز رہکے مدینے کو سدھارے بعضے مفسرین کہتے ہیں یہہ آیت
بدر الموعد کے قصے میں اتری اسکو بدر الصغری بھی کہتے ہیں اسکا قصہ یہہ ہے ابوسفیان نے احد سے جاتے وقت پکارکے کہہ دیا کہ تمھاری مرضی
ہو تو سال آیندہ ہمارا مقابلہ بدر میں ہوگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے انشاء اللہ بہتر ہے جب برس ہوا ابوسفیان نے قریش کو لیکے مر الظہران
کے نواحی میں مجنہ پاس اترا اللہ تعالی نے ابوسفیان کے دل میں رعب ڈالا ابوسفیان نے پلٹنا چاہا وہان اسکو نعیم بن مسعود الاشجعی جو عمرہ ادا کرنے کے
خاطر آیا تھا ملا ابوسفیان نے نعیم کو بولا ای نعیم میں نے محمد سے وعدہ کیا تھا کہ اس سال بدر میں مقابلہ کرنا اس سال قحط پڑا ہے ہمکو جانا مناسب
نہیں برسات ہوکے ملک سرسبز ہوگا تو اونٹوں کو چرلاتے اور انکا دودھ پیتے جاینگے لیکن محمد آوے اور ہم نہ آوین تو انکی لاف زیادہ ہوگی
اگر انہین کی طرف سے خلاف عہد ہو تو ہماری بڑی خوشی ہے تو مدینے کو جا کروے نہ نکلے سی تدبیر کر اور کہدے کہ ہم بڑی جمعیت سے آتے ہیں اور
تمکو ان سے مقابلہ کرنے کی طاقت نہیں یہہ کام تو کیا تو میں تجھکو دس اونٹ دیتا ہون غرض نعیم نے اونٹ دینے کی ضمانت سہیل بن عمرو سے
لیکے مدینے کو گیا دیکھا لوگ جنگ کو نکلنے کی تیاری کرتے ہیں پوچھا کہاں جاتے ہو کہے ابوسفیان کا وعدہ تھا اسکو وفا کرنے جاتے ہیں نعیم بولا
جب تم اپنی بستی میں تھے ان سے مقابلہ نہ کرسکے اب کیا وہان جاتے ہو وے تو بڑی جمعیت سے آتے ہیں مقابلہ جب ہوگا تو تمھارا کوئی شخص
بچ کے نہ آویگا بعضے لوگ یہہ سنکے ہٹگئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے کوئی نہ آوے تو بھی میں تنہا جاونگا جو پاک مومن تھے جنگ کو نکلنے تیار
ہوئے اور کہے حسبنا اللہ نعم الوکیل پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کو لیکے نکلے اور بدر کو پہنچ کے لوگون سے ابوسفیان کی خبر دریافت
کئے وے ڈرانیکے خاطر کہے ابوسفیان بڑی فوج لیکے آتا ہے مسلمان کہتے حسبنا اللہ ونعم الوکیل پھر رسول اللہ علیہ وسلم بدر میں آٹھ روز
انتظار کئے مشرکون سے کوئی جنگ کو نہ آیا ابوسفیان مجنہ سے الٹا مکے کو چلا گیا جاہلیت میں معمول تھا برس کو ایک بار بدر میں
ہاٹ جمتا آٹ روز تجارت کرتے سو مسلمانان وہان آٹھ روز جو رہے تجارت کرکے نفع پیدا کئے ایک کو دونا نفع ملا مدینے کو سلامتی
سے انکو پہنچے الَّذِينَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ جنکو کہا لوگون نے بعضے مفسرون نے کہتے ہیں یہہ آیت پہلی آیت کے ساتھ متعلق ہے اور
الذین سے وہی لوگ ہیں جو اللہ کا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم مانکے حمراء الاسد کو گئے تھے یعنی رسول اللہ علیہ وسلم کے
ہمراہ تھے انکے قول پر ناس سے مراد عبدالقیس کی وفد ہے ابن عباس و محمد بن اسحق کا یہی قول ہے بعضے کہتے ہیں یہہ آیت بدر الموعد
کے غزوے کو جو لوگ نکلے انکی شان میں نازل ہوئی اس قول پر ناس سے نعیم بن مسعود اشجعی مراد ہے تو لفظ ناس کا عام ہوا لیکن اس سے

خاص کا ارادہ کئے ناس کا اطلاق شخص واحد پر کرنا درست ہوا کیونکہ ایک شخص کچھ کام کرے یا کچھ بولے اور دوسرا اس پر راضی ہو تو اس فعل اور قول کی نسبت سب کی طرف کرنا نیک نحو ہے جیسا اللہ تعالی اس آیت میں فرمایا واذ قتلتم نفسا یعنے اور جبکہ قتل کرے تم ایک شخص کو قاتل ایک ہی شخص تھا لیکن دوسرے اسکے کام سے راضی ہونے سے قتل کی نسبت ان تمام کی طرف کیا بعضے کہتے ہیں ناس سے منافقین مراد ہیں منافق دیکھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوسفیان کے وعدے پر جنگ کی تیاری کر رہے ہیں تو اپنے دوست و قرابتی کو جانے سے منع کرنے لگے اور کہے وے تمہارے شہر کو آئے تو تم انسے مقابلہ کر نہ سکے اور بہت سے لوگ تمہارے گھایل ہوئے اب تم وہاں جاؤ تو کوئی تم سے بچ کر نہ آئیگا اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ تحقیق لوگوں نے تمہارے واسطے اکٹھا ہوئے ہیں ناس سے مراد ابوسفیان اور اسکے ساتھ کے مشرک یعنی یعنے مشرکوں نے تمہارے مقابلے واسطے بہت لوگ جمع کئے ہیں فَاخْشَوْهُمْ سو تم انسے ڈرو یعنے ان سے جنگ کرنے مت جاؤ تمکو انکے مقابلے کی طاقت نہیں فَزَادَهُمْ اِيمَانًا پھر انکو زیادہ ہوا ایمان یعنے اس بات سے مومنوں کی تصدیق اور یقین زیادہ ہوئی وَقَالُوا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ ۝ اور کہے یعنے مومنوں نے بس ہے ہمکو اللہ اور کیا خوب کارساز ہے بخاری نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ ابرہیم علیہ الصلوۃ والسلام کو آتش میں ڈالتے وقت حسبنا اللہ ونعم الوکیل کہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کہے ان الناس قد جمعوا لکم تو آپ فرمائے حسبنا اللہ ونعم الوکیل وکیل وہ جو اسکی طرف اپنے تمام کام مفوض کر دیتے ہیں بعضے کہے ہیں وکیل کے معنی کافی یعنے بس ہونے والا بعضی کہتے ہیں وکیل کی معنی کفیل ہے اسکو کہتے ہیں جو کسی کی کاروبار کو اپنے ذمے پر لیتا ہے اللہ تعالی کو وکیل کہے تو انکا رزاق اور مصالح کا کارساز اور انکے تمام امور کا مدبر مراد ہے فَانْقَلَبُوا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ پھر چلے آئے اللہ کے احسان سے یعنے دشمن سے نہ ملکے خیر و عافیت سے پھر کر آئے وَفَضْلٍ اور فضل سے یعنے تجارت کا فائدہ جو بدر کے ہاٹ میں ملا بعضی کہتے ہیں نعمت سے دنیا کے منافع اور فضل سے آخرت کا ثواب لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوٓءٌ کچھ نہ پہنچی انہیں برائی یعنے انکو قتل کی اور زخموں کی کچھ ایذا اور محنت نہ ہوئی وَّاتَّبَعُوا رِضْوَانَ اللّٰهِ اور چلے اللہ کی رضا پر یعنے خدا کی خوشنودی کئے بعضی کہتے ہیں صحابہ کہنے لگے کیا اسمیں ہمکو جہاد کا ثواب ملیگا تو اللہ تعالی نے انکو جہاد کا ثواب دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہو کر کے ان سے خوش ہوا وَاللّٰهُ ذُو فَضْلٍ عَظِيمٍ ۝ اور اللہ کا بڑا فضل ہے کہ انکو نکلنے کی توفیق دیا اور انکے دلوں کو مضبوط کیا اور ایمان زیادہ کیا اور دین کے کاموں پر انکو صلابت دیا اور دشمن کے دلمیں انکا رعب ڈالا اِنَّمَا ذٰلِكُمُ الشَّيْطٰنُ يُخَوِّفُ اَوْلِيَآءَهٗ ۝ یہ نہیں ہے مگر شیطان کہ ڈراتا ہے اپنے دوستوں کو ذلکم مبتدا ہے شیطان اسکی خبر ہے اور یخوف اولیاءہ کا جملہ مستانفہ ہے شیطنت کے بیان کے لئے یا شیطان ذلکم کی صفت ہے اور یخوف اولیاءہ کا جملہ خبر ہے ذلکم کا اشارہ اسی قول کہنے والے اور مومنوں کی ہمت ہٹانے والوں کی طرف ہے شیطان سے مراد یا سوار ان میں جو لڑکے مسلمانوں کو

مسلمانون کو خبر دے یا نعیم بن مسعود نے انکی سرکشی اور کفر پر تمردی دیکھنے انکو شیطان بولا یا ابلیس مراد ہی جو لوگون کے دلونمین وسوسہ

ڈالتا ہی یخوف اولیاءہ کے جملے مین تین وجہ ہین پہلی وجہ یخوف کا مفعول ثانی اور حرف جر محذوف ہی تقدیر یون ہی یخوفکم باولیائہ

اس تقدیر پر معنی یون ہوگی ای مومنو شیطان تمکو ڈراتا ہی اپنے دوستون سے دوسری وجہ یخوف کا مفعول اول محذوف ہی تقدیر

یون ہی یخوفکم اولیاءہ یعنے شیطان ڈرتاتا ہی تمکو اپنے دوستونکا ئے دونون وجہ پر اولیاءہ سے ابوسفیان اور اسکے ساتھ والے

مشرک مراد ہین تیسری وجہ اولیاءہ مفعول اول یخاف کا ہی اور مفعول ثانی محذوف یا متروک ہی معنی یون ہی شیطان ڈراتا ہی اپنے

دوستون کو مشرکون کے جنگ سے اس وجہ پر اولیاءہ سے مراد منافق ہین جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نہین نکلے

اور تخویف سے جبن اور رعب مراد ہی جو شیطان منافقون کے دلین ڈالا فلا تخافوھم سو انسے تم مت ڈرو ھم کی

ضمیر کا مرجع یا اولیاءہ ہی یعنے شیطان کے دوستون سے مت ڈرو ضمیر کا یہہ مرجع اس صورت مین ہوگا یخوف اولیاء مین اول کی

دو وجہین اختیار کرے اگر وہان تیسرا وجہ لیوے تو اسوقت اس ضمیر کا مرجع ناس ثانی ہی جو ان الناس قد جمعوا لکم مین مذکور

ہوا یعنے لوگ جو تمہارے واسطے اکٹھا ہوے ہین انسے مت ڈرو جنگ سے جبن مت لیو وخافون ان کنتم مومنین ۞

اور مجھسے ڈرو اگر ایمان رکھتے ہو کیونکہ ایمان کا مقتضا یہہ ہی اللہ ہی کو ڈرنا دوسرون سے نہ ڈرنا ولا یحزنک

الذین یسارعون فی الکفر اور تجھکو غم نہ اوے ان لوگون سے جو جلدی کرتے ہین کفر مین لوگ سے کفار قریش

مراد ہین بعضی کہتے ہین منافق اور یہود کے روسا ہین بعضے کہتے ہین وے چند لوگ ہین اسلام لائے بعد مرتد ہوے آیت کا مضمون

یون ہی ای محمد جو لوگ کفر کے کامون پر جلدی کرتے ہین اور تیرے سے جنگ کرنے فوجین لے آتے ہین انکا غم نہ کر یا کفر

مین جلدی کرنے سے مراد کافرونکی مدد کرنا یعنے جو لوگ کافرون کی نصرت و مدد کرتے ہین انکا غم نہ کر انھم لن یضروا اللہ

شیئا بیشک وے نہ بگاڑینگے اللہ کا کچھ یعنے وے بدبختون نے کفر مین جلدی کرنے سے اپنا ہی برا کر لیتے ہین اللہ کا اور

اسکے دوستون کا کچھ بگاڑ نہین کرتے یرید اللہ الا یجعل لھم حظا فی الاخرۃ اللہ چاہتا ہی کہ انکو فائدہ نہ دے آخرت

مین یعنے آخرت کے ثواب سے ان کو محروم رکھے ولھم عذاب عظیم ۞ اور انکو مار ہی بڑی یعنے انکو ثواب نہ ملے پر بھی تو عذاب

ہی ان الذین اشتروا الکفر بالایمان لن یضروا اللہ شیئا مقرر جنھون نے خرید کیا کفر ایمان کے بدلے سے نہ بگاڑینگے اللہ

کا کچھ یعنے منافق ایمان لا کر پھر اسسے جو بدل گئے اس سے اللہ تعالی کا کچھ نقصان نہ کئے اپنی جی پر ظلم کئے ولھم عذاب الیم ۞

اور انکو دکھ کی مار ہی آخرت مین ولا یحسبن الذین کفروا انما نملی لھم خیر لانفسھم اور یہہ نہ سمجھین منکر کہ جو

فرصت دیتے ہین انکو کچھ بھلائی ہی اُن کے حق مین یعنے کافر یہہ گمان نہ کرے کہ اللہ انکو جو مہلت دیا اور ان کی عمر بڑی کیا سو
انکی حق مین بہتر ہی اِنَّمَا نُمْلِیْ لَھُمْ لِیَزْدَادُوْٓا اِثْمًا ہم تو فرصت نہین دیتے ہین مگر اسنے واسطے کہ وے بڑھے جاوین گناہ مین یعنے
انکو مہلت دینا اور انکی عمر زیادہ ہونا انکے گناہان بڑھنے کے واسطے ہی وَلَھُمْ عَذَابٌ مُّھِیْنٌ اور انکو ذلت کی مار ہی آخرت
مین مقاتل کہا ہی یہہ آیت مکے کے مشرکون کی شان مین نازل ہوئی عطا کہتا ہی بنی قریظہ کے یہود کی شان مین اتری بغوی نے ابی بکرہ رضی اللہ
عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھے کون لوگ خیر ہین آپ فرمائے جسکی عمر دراز ہوا اور اسکا عمل نیک
رہے پوچھے کون لوگ بد ہین فرمائے جسکی عمر دراز ہوا اور اسکا عمل بد ہے مَا كَانَ اللّٰہُ لِیَذَرَ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلٰی مَآ اَنْتُمْ عَلَیْہِ
حَتّٰی یَمِیْزَ الْخَبِیْثَ مِنَ الطَّیِّبِ اور اللہ وہ نہین کہ چھوڑ دیگا مسلمانون کو جس طرح پر تم ہو جب تک جدا نکرے ناپاک کو پاک
سے اس آیت کی شان نزول مین اختلاف ہی کلبی کہا ہی کفار قریش کہے یا محمد تم کہتے ہو جو شخص تمھاری مخالفت کیا وہ دوزخ مین جایگا اور
اللہ تعالی اُس پر غصہ کا اور جو تمھاری متابعت کیا وہ بہشت مین جایگا اور اللہ تعالی اُس سے خوش ہوگا بھلا تم پر کون کون ایمان
لایگا سو بیان کرو پھر یہہ آیت نازل ہوئی سدی کہا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے میری تمام امت کو مجھے بتلا جیسا آدم کو
بتلائے تھے مین نے معلوم کیا انکو جو میرے پر ایمان لاینگے اور جو منکر ہونگے یہہ بات منافقون کو معلوم ہوئی سو تمسخر سے کہنے لگے جو
لوگ ہنوز پیدا نہی ہوئین انمین کون مومن اور کون کافر ہوگا کر کے محمد زعم کرتے ہین ہم تو موجود ہین ہم سے کون مومن اور کون
کافر ہی سو خبر دیئو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو انکی بات پہنچی حضرت منبر پر سوار ہوکے اللہ تعالی کی حمد و ثنا کر کر فرمائے کیا لوگ میرے علم پر
طعن کرتے ہین واللہ قیامت تک جو چیزین ہون گی اُنسے پوچھو مین کہہ دیتا ہون عبداللہ بن خدافہ سہمی کھڑے ہوکے پوچھے
یا رسول اللہ میرا باپ کون ہی آپ فرمائے تیرا باپ خدافہ ہی پھر عمر رضی اللہ عنہ کھڑا ہوکے عرض کئے یا رسول اللہ رضینا
باللہ ربا و بالاسلام دینا و بالقرآن اماما وبک نبیا آپ ہماری تقصیر معاف کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
منبر پر سے اترے تب اللہ تعالی یہہ آیت نازل کیا بندہ عاصی کہتا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھے اور عبداللہ بن خدافہ
وغیرہ سوال کئے اور عمر رضی اللہ عنہ عذر خواہی کئے سو اُسمین یا ایہا الذین آمنوا لا تسالوا عن اشیاء ان تبد لکم تسوکم
کی آیت نازل ہوئی کر کے بخاری وغیرہ کی حدیث سے ثابت ہوا ہی بعضے کہتے ہین مومنان سوال کئے ہمکو کچھ نشان
ہونا تا اُس سے مومن اور منافق مین ہم تمیز کرسے تب اللہ تعالی یہہ آیت نازل کیا بعضے کہتے ہین منافقون کی ایک
جماعت دعوی کئے کہ اپنا ایمان بھی مومن کے برابر ہی اللہ تعالی احد جنگ مین انکا نفاق ظاہر کیا اور یہہ آیت اتارا اُس

اِس آیت کی معنی اور حکم مین بھی اختلاف ہے ابن عباس اور اکثر مفسرین کہتے ہین کہ انتم کا خطاب کفار اور منافق کو ہے معنی یون ہے
ای منافقو اور کافرو اب تم نفاق اور کفر کی حالت مین جو ہو اسی حالت پر اللہ تعالی مومنون کو جو چھوڑ دیگا سو نہین بلکہ
خبیث اور طیب کو جدا کریگا بعضے کہتے ہین خطاب مومنون کو ہے معنی یون ہین ای مومنون اب جس حال پر تم ہو کہ مومن و
منافق مخلوط ہین مومن کون اور منافق کون سو معلوم نہین کیونکہ ظاہر مین تو سب ایمان کا دعوی کر رہے ہین سو اس حال
پر تمکو اللہ نہ چھوڑیگا جب تک جدا نہ کرے مومن کو منافق سے یہ جدا کرنا یا اس طرح سے ہے کہ اپنے نبی صلی اللہ علیہ و سلم کو
معلوم کرا دے اور منافقین کی حالت سے خبر دیوے یا ایسے مشقت کے کامون کی تکلیف دیوے کہ منافق انکو نہ کر سکے جیسا اللہ کی راہ مین
مال خرچ کرنا اور جان دینا ان چیزون سے آزمایش کرے تو قلعی کھل جاتی ہے پھر احد مین ایسا ہی کیا مخلص ٹھہر گئے اور منافق سٹک گئے
وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ اور اللہ یون نہین کہ تمکو مطلع کراوے غیب پر معلوم کیجئے اوپر کے جملے مین اللہ
تعالی وعدہ کیا کہ مومن کو منافق سے جدا کرنی دو طور پر ہے ایک آثار و علامات مقرر کرنا جس سے تمیز حاصل ہو یا غیب پر مطلع کرنا
یہان مطلع کیا سو پہلی طور سے کیا کیا واسطے اللہ تعالی کی عادت جاری ہے کہ غیب پر سوائے انبیا کے کسی کو مطلع نہین کرتا کلبی کے
قول پر اس آیت مین خطاب کفار قریش کو ہے جو کہتے تھے کہ محمد کون ایمان لاتا ہے اور کون ایمان نہین لاتا سو ہمکو کہہ دو اس قول پر آیت کی
تفسیر یون ہوگی ای کافرو اللہ تعالی تمکو مومن کون اور کافر کون سو خبر نہین دیتا کیونکہ اللہ تعالی کے سوا کوئی غیب کی بات نہین جانتا
عادت الہی ایسی جاری ہے کہ غیب کی خبر پر ہر کسی کو مطلع نہین کرتا اب مومن کو کافر و منافق سے امتیاز کرنے کی کچھ راہ نہین
مگر امتحان ہے مومن جو ہے آفت و مصیبت پر صبر کریگا اور ایمان پر ثابت قدم رہیگا اور منافق پھسل جایگا بعضی کہتے ہین خطاب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ و سلم کو ہے یعنے اللہ یون نہین جو محمد کو غیب کی خبر دیوے تا مومن کون اور کافر کون سو تمکو بتا وے وَلٰكِنَّ اللّٰهَ
يَجْتَبِي مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ولیکن اللہ برگزیدہ کرتا ہے اپنے رسولون مین جسے چاہے ہے یعنے اللہ تعالی ہر کسی کو غیب پر مطلع
نہین کرتا لیکن اپنے رسولون مین جسے چاہے اسکو پسند کرکے غیب کے چیزون پر مطلع کرتا ہے جب نبی کو غیب کی خبر پر مطلع کیا تو نبی
علیہ السلام خبر دیتا ہے کہ فلانا مومن ہے فلانا منافق یا معنی یون ہے نبی کو پسند کیا بعد اسکے واسطے لوگون کو کہ شریعت
کی تکلیف دیتا ہے اس تکلیف مین مومن اور منافق کا حال کھل جاتا ہے اس آیت سے ثابت ہوا اللہ تعالی کے سوا کسی کو
غیب دانی نہین حتی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی نہین مگر جس بات کی خبر اللہ دیتا ہے اتنی ہی معلوم ہے انبیا اولیا غیب کی
کچھ خبر نہین جانتے مگر وہی جو اللہ انکو وحی و الہام سے یا نور فراست سے معلوم کروا تا ہے اہل اسلام کا یہی عقیدہ ہے جو کوئی عقیدہ

رکھنے کہ اللہ کے سوا دوسرا کوئی غیب دان ہی تو وہ کافر ہی لیکن یہان ایک بات سمجھنے کی ہی بعضے جاہل خیال کرتے ہین ہمکو حواس سے
جس قدر علم حاصل ہوتا ہی انبیا اولیا کو بھی اتنا ہی حاصل ہوتا ہی یہہ جہل ہی کیا واسطے پانچ حواس سے اشیا جو مدرک ہوتی ہین ہر شخص کے ادراک
مین تفاوت رہتا ہی ایک شخص دور کی چیز کو مثلاً انسان ہی کر کے درک کرتا ہی دوسرا شخص بصارت ضعیف رہنے سے اسکو نہین دیکھتا آنکھ
کی تیزی سے دور کی چیز کو دیکھنے والے کتین غیب دان نہ کہینگے ایسا ہی کسی کا سامعہ تیز رہنے سے آہستہ بات کو سنتا ہی کسی کا کان
سے پکار کر کرتے سو بات نہین سنتا اللہ تعالی انبیا علیہم الصلواۃ والسلام اولیا کی بصارت کو اتنی تیز کر دیا کہ جس سے انکو آسمان پر کا
حال معاینہ ہوتا ہی ایسا ہی انکی سماعت کو بھی تیز کیا کہ جس سے ملکوت مین کلام جو ہوتا ہی اسکو سنتے ہین ان کے مدرکات قوی انکو سے
محسوسات کو درک کرنا غیب دانی مین شمار نہ کرینگے اور بھی انکی ہمت دنیوی امور کی طرف زیادہ مصروف نہین رہتی ان کے دلون کو
عوالم قدسیہ سے کمال اتصال رہتا ہی اسلئے امور غیبی انکے دلونمین ہمیشہ منتقش ہوتے ہین پھر کسی نبی سے یا ولی سے استمداد ہم چاہے تو
اسکو اس امر کا مکاشفہ ہونا بعید نہین اسکو اسکا ادراک یا اسکا سامعہ قوی رہنے سے حاصل ہوتا ہی یا کشف کے روسے ہوتا ہی
ایسا نہ سمجھنا کہ وہ مر گئے ہین اور انکے حواس اب باقی نہین کیا واسطے اہل سنت و جماعت کے پاس انبیا علیہ السلام حیات سے ہین
اور بھی موت سے ارواح فنا نہین ہوتے بلکہ باقی رہتے ہین اجسام کی آلایش سے مجرد ہونیکی جہت سے ادراکات انکے دو چندان ہوتے پھر غیب
باتونکا مکاشفہ ہونا بعید نہین واللہ اعلم فَآمِنُوا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ سو تم یقین لاؤ اللہ پر اور اسکے رسولون پر یعنے اللہ پر اور اسکے
رسولون پر یعنے اللہ پر اور اسکے رسول پر نرا ایمان لاؤ نفاق کی راہ مت جاؤ یا مطلب یون ہی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت واضح دلیل
سے ثابت ہو چکی بعد کچھ باقی نہین رہا مگر اللہ پر اور رسولون پر ایمان لانا یا غرض یہہ ہی کہ تم ایمان لانا اور جاننا کہ غیب اللہ ہی جانتا ہی اور
رسول اسکے برگزیدہ بندے ہین اللہ جس امر پر انکو مطلع کرتا ہی اسیکو جانتے ہین اور جو وحی کرتا ہی اسیکو کہتے ہین وَاِنْ تُؤْمِنُوْا
وَتَتَّقُوْا فَلَكُمْ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ❊ اور اگر تم ایمان پر رہو اور پرہیزگاری پر تو تمکو بڑا ثواب ہی وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ
بِمَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ اور نہ سمجھین جو لوگ بخل کرتے ہین ایک چیز پر کہ دی ہی انکو اللہ نے اپنے فضل سے
یہہ بہتر ہی انکے حق مین یعنے بخل کرنے والے یہہ نہ سمجھیں کہ بخل انکے حق مین بہتر ہی بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ بلکہ یہہ برا ہی انکے واسطے یعنے
وے لوگ بخل کرنا انکے حق مین برا ہی سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ انکے طوق پڑیگا انکو جس چیز کا بخل کیا تھا قیامت
کے دن بخل کی معنی کنجوسی یعنے اپنے پاس کی چیز اسکے حقدار کو نہ دینا ایسا کام جس سے بہت ہوتا ہی اسکو عربی مین بخل اور ہندی مین کنجوس
کہتے ہین لنسا مین یہہ صفت نہایت مذموم ہی آیت اسکی مذمت پر دلالت کرتی ہی حدیث بھی اسکی مذمت مین بہت وارد ہین مسلم نے جابر

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تم ظلم سے ڈرو کیونکہ واسطے ظلم ظلمات ہی قیامت کے
دن اور شح سے ڈرو کیونکہ واسطے کہ شح تمہارے آگے کے لوگون کو ہلاک کیا شح نے انکو خون بہانے پر اور حرام کو حلال جاننے پر لایا
ظلم ظلمات ہی یعنے ظلم کرنا سبب ہوتا ہی قیامت کے دن اُس شخص کو تاریکی مین چلکے دوزخ مین جائیگا شح شین کے ضم اور حا مہملہ
کی تشدید سے بخل کے ساتھ حرص ہونے کو کہتے ہین ابوداود اور حاکم نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کئے ہین کہ
ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبے مین فرمائے تم شح سے ڈرو اگلے لوگ ہلاک نہین ہوئے مگر شح نے انکو بخل پر لایا سو بخل اختیار
کئے شح نے انکو گناہ پر لایا سو گناہ کئے حاکم نے اِس حدیث کو مطول روایت کیا ہی اور کہا یہہ حدیث صحیح ہی مسلم کی شرط پر نسائی
اور ابن حبان اپنی صحیح مین اور حاکم نے مستدرک مین ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرمائے راہِ خدا مین نکلا سو غبار اور دوزخ کا دھوان دونون ایک شخص کے شکم مین کدھی جمع نہ ہونگے اور شح اور ایمان
دونون ایک شخص کے شکم مین کدھی جمع نہ ہونگے طبرانی معجم کبیر مین اور معجم اوسط مین عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت
کیا ہی کہ رسول اللہ علیہ وسلم فرمائے اللہ تعالی جنت عدن کو اپنی دستِ قدرت سے بنایا اور آپ اسمین پھل لگایا اور نہرین
نکالا بعد اسکی طرف دیکھ کے کہا سخن کر جنت بولی مومنون نے فلاح پائے اللہ تعالی فرمایا میری عزت کی قسم کوئی بخیل تیرے بیچ رہکے میرا
ہمسایہ نہ ہوگا امام منذری کہا طبرانی اِس حدیث کو دو طریق سے روایت کئے ہی اُنمین سے ایک طریق کی سند جید ہی ابن حبان نے
اپنی صحیح مین ابی ذر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تین شخص کو اللہ تعالی دوست رکھتا ہی اور
تین شخص پر غصہ رہتا ہی پھر پوری حدیث ذکر کئے بعد کہے اور اللہ تعالی غصہ رہتا ہی بوڈھی پر جو زنا کرے اور بخیل اور متکبر پر ترمذی نے
ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے مومن مین دو خصلت جمع نہین ہوتے بخل اور
بدخلقی ترمذی کہا یہہ حدیث غریب ہی سوائے صدقہ بن موسی کی طریق کے دوسری طریق سے اسی سو ہم نہین جانتے بندۂ عاصی کہتا ہی
ابن معین اور نسائی وغیرہ نے صدقہ بن موسی کی تضعیف کئے ہین اکثر مفسرین کہتے ہین اِس آیت مین بخل جو مذکور ہوا اس سے
اپنے ذمے پر حق جو واجب ہوا ہی اُسکو ادا نکرنا مراد ہی کیونکہ واسطے اس آیت مین بخل کرنے والے پر وعید شدید ہی ایسا وعید ہوگا
ترک واجب کے لئے دوسری دلیل یہہ ہی اللہ تعالی بخل کی مذمت کیا تطوع کو ترک کرنے سے مذمت نہین آب جاننا چاہئے مال کا
خرچ کرنا جو واجب ہی اُسکے اقسام ہین پہلا خرچ کرنا اپنی ذات کے کھانے وغیرہ مین دوسرا خرچ کرنا اپنے قرابتی وغیرہ کے
واسطے کہ جنکا خرچ چلانا اُس پر واجب ہی تیسرا زکات نکالنا چوتھا دشمن نے یعنے کفار مسلمانون کے جان و مال کا قصد کرکے جو آوے

اور حاکم کو مال کی احتیاج ہو تو مسلمانوں پر واجب ہے اپنے مقدور موافق پیسا حاکم کے حوالے کرنا تا انکو دفع کرے پانچواں کہ جسکی
قوت نہ ملنے سے جان کندنی کی حالت کو پہنچا تو اسکی جان بچنے کے مقدار کا مال اُسکو دینا ان ابواب میں جو کوئی مال نہ خرچے تو
وہ گناہ گار ہوا اللہ صاحب وہ جو فرمایا طوق پڑیگا اسکی تفسیر میں بھی اختلاف ہے اکثر مفسرین کہتے ہیں کہ وہ مال طوق ہو کے
اسکے گلے میں پڑیگا آیت کا ظاہر اسی پر دلالت کرتا ہے احادیث بھی اسی بات کی تائید کرتے ہیں امام احمد اور ترمذی اور نسائی
اور ابن خزیمہ نے عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے جو بندہ اپنے مال کی
زکوٰۃ نہ دیگا اسکے لئے وہ مال شجاع اقرع بنکے اسکے گلے میں طوق پڑیگا بعد اسکے پیغمبر نے یہ آیت پڑھے سیطوقون ما بخلوا بہ شجاع
شین کے ضم اور کسرے سانپ کو کہتے ہیں اور بعضے کہتے ہیں شجاع مخصوص نر سانپ کو کہتے ہیں بعضے کہتے ہیں ایک قسم کے سانپ کو
کہتے ہیں اور اقرع وہ جو اسکی عمر زیادہ ہونے سے اسکے سر کے بال جھڑ گئے ہیں یا اسکے زہر کی تیزی سے سر کی کھال نکل جاتی ہے
بخاری اور نسائی نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے من آتاہ اللہ مالا فلم
یؤد زکاتہ مثل لہ مالہ یوم القیمۃ شجاعا اقرع لہ زبیبتان یطوقہ یوم القیامۃ ثم یاخذ بلہزمتیہ ثم یقول انا مالک انا کنزک ثم تلا ولا تحسبن
الذین یبخلون الآیۃ یعنے جسکو اللہ تعالیٰ مال دیکے اُسنے اُس مال کی زکاۃ ادا نکرے تو قیامت کے دن اُسکا مال شجاع اقرع کی صورت لیگا
اُس سانپ کو دو طرف زبیبہ ہیگی وہ سانپ طوق ہوکے اُسکے گلے میں پڑیگا اور وہ سانپ اُس شخص کے منہ کے دونوں طرف ڈسیگا
اور کہیگا میں تیرا مال ہوں میں تیرا گنج ہوں بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ آیت پڑھے ولا تحسبن الذین یبخلون الآیہ
زبیبہ زای معجم کی فتح سے کف کو کہتے ہیں جو سانپ کے منہ کے دونوں جانب میں آتا ہے بعضے کہتے ہیں دو سیاہ نقطوں کو
کہتے ہیں جو سانپ کے دونوں آنکھ پر ہوتے ہیں یا اسکے منہ کے دونوں جانب میں ہوتے ہیں یا دو کوچلیاں اسکے دو جانب میں
رہتے ہیں لہزمہ منہ کے جانب کو کہتے ہیں یاخذ میں ضمیر جو ہے شجاع کی طرف پھرتی ہے اور لہزمتہ کی ضمیر یا شجاع کی طرف پھرتی
ہے اُسوقت ترجمہ یوں ہوگا وہ سانپ اُس شخص کو اپنے منہ کے دو جانب سے پکڑیگا یا ضمیر اُس شخص کی طرف پھرتی ہے
اُسوقت معنی یوں ہونگی وہ سانپ اُس شخص کے منہ کے دونوں جانب کو پکڑیگا بعضی کہتے ہیں بخل کرنے والوں کے
گلے میں آتش کی طوق ڈالینگے اور بعضے کہتے ہیں اُنپر قیامت کے دن جبر کرینگے کہ تم جو حق ادا نہیں کئے ہیں اسکو دیو وہاں
اُن سے اُسکا ادا نہ ہوسکیگا اُس میں انکی توبیخ ہے کہ جب دینا ممکن تھا اُس وقت تم کیا واسطے نہیں دئے اور بعضے
کہتے ہیں حقیقت میں طوق نہیں بلکہ یہہ تمثیل ہے اُس سے یہہ غرض ہے کہ اُس بخل کی گناہ انکو قیامت کے دن حاصل ہوگی کوئی چیز

چیز کسی کی لازم ہوتی ہی تو عرب کے محاورے مین اسکو طوق سے تعبیر کرتے ہین اور کہتے ہین فلانی چیز اسکے گلے کی طوق ہوئی اہل ہند کے
محاورے مین بھی یہہ تمثیل مستعمل ہی کہتے ہین لعنت ابلیس کے گلے کی طوق ہوئی اور اس نے اسکے گلے کا ہار ہوا مجاہد سے مروی ہی یہہ
آیت یہود کے احبار کی شان مین نازل ہوئی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صفات کو پوشیدہ کئے اور آپکی نبوت کا انکار
کئے اس قول پر بخل سے علم کو چھپانا اور اسکو ظاہر نہ کرنا مراد ہی اور طوق پڑنے سے چھپانے کی گناہ اپنے لادنا مراد ہی یا
آتش کی طوق انکے گلے مین ڈالنا اس پر ابی ہریرہ کی حدیث دلالت کرتی ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے
جس کسی سے کچھ علم کا سوال کرے اور وہ باوجود جاننے کے اسکو چھپاوے تو اللہ تعالی اسکو آتش کی لگام دیگا اس حدیث
کو ابو داؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ وغیرہ روایت کئے ہین امام فخر الدین رازی کہا ہی کہ آیت دونون فریق
کے حق مین جو علم کا بخل کرتے ہین اور جو مال کا بخل کرتے ہین عام لینا اور وعید دونون فریق کے حق مین ہونا بعید نہین ولله
میراث السموات والارض اور اللہ وارث ہی آسمان و زمین کا اسکی تفسیر مین دو وجہ ہین پہلی وجہ یہہ ہی آسمان و
زمین کے لوگ مال اور علم وغیرہ کے جو وارث ہوتے ہین وہ سب اللہ کا ملک ہی پھر کیا واسطے اللہ کے ملک کو اسکی راہ مین خرچ
نہ کر کے بخل کرتے ہو دوسری وجہ جو اکثر مفسرین کہتے ہین یہہ ہی کہ آسمان والے اور زمین والے لوگ تمام فنا ہوجاوینگے اور لوگون کے
ملک و اسباب تمام رہ جاینگے تو اسکا مالک سوائے اللہ تعالی کے کوئی نہین جسکے دعوی کرتے تھے یہہ اپنا ملک ہی جب وے سب
مرجاوینگے اور اس ملک کا دعویدار کوئی باقی نہ رہا تو اللہ تعالی ہی اسکا وارث ہوا آیت سے مقصود یہہ ہی کہ تمام مالکون کا ملک
باطل ہوگا اور اللہ کا ملک ہی باقی رہیگا گویا سب کی میراث کا وارث اللہ ہی ہوا پھر جسکا وارث اللہ ہوتا ہی اسکو اللہ تعالی
۴۳ کی راہ مین خرچ نہ کر کے بخل کرنا حسرت و ندامت کا سبب ہی واللہ بما تعملون خبیر اور اللہ جو کرتے ہو سو جانتا ہی
ع تم جو اللہ کی راہ مین دیتے ہین یا بخل کرتے ہین اسکی جزا تمکو دیگا لقد سمع اللہ قول الذین قالوا ان اللہ
فقیر ونحن اغنیاء مقرر اللہ نے سنا انکی بات جنہون نے کہا کہ اللہ فقیر ہی اور ہم مالدار ہین حسن بصری اور قتادہ اس
آیت کی شان نزول کا سبب یہہ کہتے ہین کہ جب من ذا الذی یقرض اللہ قرضا حسنا کی آیت نازل ہوئی یعنی کون ہی وہ
جو قرض دیتا ہی اللہ کو قرض نیک یہود کہنے لگے اللہ فقیر ہی ہمسے قرض مانگتا ہی اور ہم غنی ہین انکے رد مین اللہ تعالی اس
آیت کو نازل کیا حسن کہتا ہی حیی بن اخطب یہودی یہہ کہا تھا عکرمہ اور سدی اور مقاتل اور محمد بن اسحق کہتے ہین کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی قینقاع کے یہود کو خط لکھکے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے بھیجے اس خط کا مضمون یہہ تھا کہ

تم اسلام لاؤ نماز پڑھو زکاۃ ادا کرو اللہ کو قرض حسنہ دو ابوبکر صدیق یہود پاس بیت المدارس میں یعنے انکی کالج میں گئے وہ
بہت سے یہود فنحاص بن عازورا کے پاس جو یہودیوں کا حبر تھا جمع تھے اسکے نزدیک دوسرا ایک حبر بھی تھا اسکا نام
اشیع ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فنحاص کو کہے تو اللہ سے ڈر اسلام لا واللہ تجھکو خوب معلوم ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول
ہیں اللہ تعالی کے پاس سے سچی بات لائے ہیں اور وہ بات تمہاری توریت میں لکھی ہوئی ہے تو ایمان لا اور محمد کی تصدیق کر اور
اللہ کو قرض حسنہ دے بہشت میں جائیگا اللہ تعالی تجھکو دونا ثواب دیگا فنحاص بولا ای ابوبکر تم کہتے ہو اللہ ہمارے سے
مال قرض مانگتا ہے قرض نہیں مانگتا مگر جو فقیر ہے تم کہتے سو بات حق ہو تو معلوم ہوا اللہ فقیر ہے اور ہم غنی ہیں اور اللہ تمکو سود سے
منع کیا اور ہمکو سود دیتا ہے یعنے وہ جو اللہ کہا فیضاعفہ لہ اضعافا کثیرۃ اگر غنی ہوتا تو ہمکو سود نہ دیتا ابوبکر رضی اللہ عنہ غصہ
ہوکے فنحاص کو زور سے طمانچہ مارے اور کہے واللہ اگر ہمارے اور تمہارے درمیان عہد نہ ہوتا تو ای عدو اللہ تیری گردن مارتا
فنحاص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور کہا یا محمد دیکھو تمہارا ملازم میرے ساتھ کیا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر
رضی اللہ عنہ کو پوچھے کیا واسطے تم اسکو مارے ابوبکر کہے یا رسول اللہ یہہ عدو اللہ ایک بری بات بولا کہا اللہ فقیر ہے اور ہم مالدار ہیں میں اللہ تعالی
کے حق کے واسطے غصہ ہوا اور اسکو طمانچہ مارا فنحاص انکار کر بیٹھا اللہ تعالی نے ابوبکر کی تصدیق اور فنحاص کی تکذیب یہہ آیت نازل
کیا لقد سمع اللہ الآیہ اس آیت میں قالوا کہ جمع کے صیغے سے لانے سے معلوم ہوتا ہے کہ اسکو متعدد لوگ کہے ہیں قصے جو ہم بیان کئے
اس سے معلوم ہوا کہ فنحاص کہا تھا اس میں کچھہ مناقضہ نہیں شاید دوسرے بھی ویسا ہی کہے ہونگے یا وہ کہا اور دوسرے اسکے قول کو
پسند کئے پھر اس قول کی نسبت سب کی طرف کرنا صحیح ہوا یہہ قول ان سے جو صادر ہوا یا انکا اعتقاد ایسا ہی تھا یا تمسخر کی راہ
سے بولے بہر صورت بہت بری بات ہے عقلمند ایسی بات نہ بولیگا کافرون کی کفر و ضلالت کی تمردی میں یہہ بول بیٹھے

سنکتب ما قالوا وقتلہم الانبیاء بغیر حق اب ہم لکھہ رکھینگے انکی بات اور جو خون کئے ہیں نبیون کے ناحق یعنے
یہود جو کہے اللہ فقیر ہے اور ہم مالدار انکی اس بات کو ہم ہمارے علم میں یاد رکھینگے اسکو چپ نہ چھوڑینگے یا اس بات کو فرشتے انکے
اعمالنامے میں لکھہ رکھینگے تا قیامت میں اسکی جزا ملے کیونکہ وہ بہت بری بات ہے اسمیں اللہ کے اور رسول کے ساتھہ کفر
اور استہزا ہے اسکے ساتھہ وہ بھی ہم لکھینگے جو انبیا کو ناحق قتل کئے ہیں بعضے کہتے ہیں یعنے یون ہے یہود جو کہے اور ان کے
اسلاف جو کئے دونون چیزین ہم لکھہ رکھینگے اور ہر ایک کو اسکے عمل کے مطابق جزا دینگے اس جگہہ قتل کی نسبت ان یہود کی
طرف جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تھے کیا حالانکہ قتل انہنے نہیں کئے بلکہ انکے آبا و اجداد کئے کیا واسطے ان کئے پر یہہ لوگ

لوگ راضی ہوئے تو وے بھی قتل کرنے مین شریک ہوئے بعضے کہتے ہین معنی یون ہین نے لوگ بات جواب ہے اور اپنے اجداد کے
کئے پر جو راضی ہوئے دونون بات کو ہم لکھ رکھینگے اور اسکی جزا انکو دینگے اس آیت مین اللہ تعالی فقر و غنا کی بات کے ساتھ
انبیا کے قتل کو جو ضم کیا سو آگاہ کرنے کے واسطے کہ یہہ پہلی گناہ نہین جو یہود نے کئے ہین ایسے بہت سے کام اُن سے صادر ہوئے
وے لوگ انبیا کے قتل پر جب جرأت رکھتے ہون تو اُن سے یہہ بات صادر ہونا کچھ بعید نہین وَنَقُولُ ذُوقُوا عَذَابَ الْحَرِيقِ
اور کہینگے چکھو جلن کی مار یعنے اللہ تعالی قیامت کے دن فرشتون کی زبانی انکو کہیگا دنیا مین جو کہتے تھے اسکی مزہ چکھو
یہان ایک اشکال ہی اسکی تقریر یہہ ہے یہود کا اعتراض ایسا تھا کوئی کسی مال طلب کیا تو فقیر اور محتاج ہوا اللہ جب
مال مانگا تو فقیر ہوا اللہ تعالی پر تو فقیر کا اطلاق کرنا محال ہی معلوم ہوا اللہ تعالی اپنے بندگون سے مال نہین مانگا مال
نہ مانگنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صدق مین قدح کرنا ہی اس اعتراض کا جواب کہکے وعید بیان کرنا مناظرے کی آئین کا خلاف
ہی اس اشکال کو امام فخر الدین رازی اپنی تفسیر مین لکھا ہی اور اُس کا جواب ایسا کہا ہی کہ اگر ہم ہمارا اہل سنت و جماعت کے اصول کے
قواعد کو دیکھے تو یون جواب دینگے اللہ تعالی جو چاہا سو کرے اور جو ارادہ ہی سو حکم فرماوے اس صورت مین اللہ تعالی با وجود غنی رہنے
بندون کو مال خرچ کرکے تکلیف دینا کچھ بعید نہین اگر ہم معتزلہ کے اصول کو رعایت کرین یون جواب دینگے اللہ تعالی بندگون کی مصالح
رعایت کرتا ہی اور اس تکلیف مین کئی مصلحتین موجود ہین ایک تو مال کو خرچ کرنے سے اسکی محبت دل سے نکل جاتی ہی یہہ محبت
دل سے نکلنے مین بہت منفعت ہین کیا واسطے موت کے وقت اسکے دل مین مال کی محبت رہیگی تو اسکے روح کو مال چھوڑ جانیکا
بہت درد ہوگا دوسرا مال خرچ کرنا وسیلہ ہی بڑا ثواب ملنیکا تیسرا مال خرچ کرنے سے ماسوی اللہ کی محبت دل سے خالی
ہوتی ہی جس قدر ماسوا اللہ کا حب دل سے کم ہوگا اتنی ہی محبت اللہ کی اسکے دل مین قوی ہوگی یہہ محبت سعادتون کی اصل ہے
اللہ صاحب نے ان وجہون کو قرآن مین مکرر ذکر فرما چکا با وجود ان وجہون کو ذکر کرنے بھی وہ شبہہ وارد کرنا محض عناد کی راہ
تھا اس لئے فقط وعید کو ذکر کیا جواب کی طرف متوجہ نہ ہوا انتہی بندۂ علی کہتا ہی جواب ایسے مقدمہ سے دیا چاہئے کہ خصم اسکو قبول
کرے اہل سنت و جماعت کے اصول پر جواب دیوے یا معتزلہ کے طریق پر دونون کو خصم جو یہودی ہین قبول نہ کرینگے پھر امام رازی کے
جواب سے اشکال دفع نہین ہوتا مجھکو پہلے تو نفس سوال مین سخن ہے قرض دینیکی نسبت اللہ تعالی کی طرف کرکے واقرضوا اللہ قرضا
حسنا جو کہا اس پر اعتراض ہے یا بندے جو ایک دوسرے کو قرض دینے سے مامور ہین اسپر اعتراض ہی اگر اعتراض پہلی شق پر ہے تو اسکا
جواب یہہ ہی کہ تم اعتراض جہل سے کرتے ہو اللہ کو قرض دینے سے اسکے بندون کو قرض دینا مراد ہی قرض کی اسناد اللہ تعالی کی طرف

مجازی ہی اگر دوسری شق پر ہی تو تمہارا اعتراض تمام نہین ہوتا کیا واسطے اللہ تعالی بندون کو اسکی ضرورت کے وقت قرض دینے کا امر کیا

اس سے امر کرنے والا فقیر و محتاج ہونا لازم نہین آتا وہ جو کہے مال طلب کرنے سے فقیر و محتاج ہوتا ہے یہ مقدمہ بھی مسلم نہین ہے کیونکہ اعتراض

دفع کی طرف تم متوجہ نہین ہوئے کیا واسطے تمہارا مقدمہ کہ کوئی کسی سے مال طلب کیا تو فقیر و محتاج ہوا اسکو ہم قبول نہین رکھتے قرض حسنہ

دینے پر اور راہ خدا مین مال خرچ کرنے پر یہود کو توریت مین امر کر چکا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر واجب اعتراض کئے ان کی

توارات پر بھی یہی اعتراض وارد ہوتا ہی یہود اسکا جو جواب دینگے ہمارا جواب بھی وہی ہی اب ہمکو انکا جواب دینیکی احتیاج نہی

ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ یہہ بدلا اسکا جو تمنے بھیجا اپنے ہاتھون یعنی یہہ عذاب جو تمکو دیگا بدلا اس اعمال کا ہی جو

تمہارے نفس نے کیے ہین کیونکہ تم اللہ سے اور اسکی آیات سے تمسخر کئے اور انبیا کے قتل پر اقدام کئے اس جگہہ ہاتھون سے انسان کی ذات مراد ہی اکثر کام

کا آلہ ہاتھ تھا یہین بہت کام ہاتھ ہی سے ہوتے ہین اسلئے فعل کی نسبت ہاتھ کی طرف مجازاً کیا وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ۔ اور

تحقیق اللہ ظلم نہین کرتا بندون پر یعنے اللہ تعالی بن گناہ کے عذاب نہین دیتا کیونکہ وہ ظلم ہی اللہ تعالی عادل ہی مقتضی عدل کا

یہہ ہی کہ گنہ گار کو عذاب دیتا اور نیک کردار کو ثواب اگر کہے ظلام مبالغے کا صیغہ ہی کثرت و زیادتی کو [illegible] سکی معنی بہت

ظلم کرنے والا ظلام کی معنی ظالم کے معنی سے خاص ہوئی خاص کی نفی سے عام کی نفی لازم نہین ہوتی کیا واسطے بہت ظلم نہین کرتا

کہنے تو معلوم ہوتا ہی کہ شاید تھوڑا ظلم کرتا ہی جواب یہہ ہی ظلام کو عبید کے مقابلہ مین لایا بندے تو کثیر اور بہت ہین تو مقابلہ کیا کثیر

کو کثیر کے ساتھہ یا جب ظلم کثیر کو نفی کیا تو اس سے ظلم قلیل بھی نفی ہوا کیونکہ ظالم ظلم نہین کرتا مگر اپنے نفع واسطے بہت کو کہ جس مین

نفع زیادہ ہی ترک کرے تو قلیل کو بطریق اولی ترک کریگا یا ظلام کا صیغہ مبالغے کے واسطے نہین بلکہ نسبت واسطے ہی یعنے اللہ تعالی

منسوب بظلم نہین ہی جیسا عطار اور بقال اور بزاز کہتے ہین یعنے منسوب عطر کی طرف اور بقل کی طرف اور بز کی طرف اَلَّذِيْنَ

قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ عَهِدَ اِلَيْنَآ اَلَّا نُؤْمِنَ لِرَسُوْلٍ حَتّٰى يَاْتِيَنَا بِقُرْبَانٍ تَاْكُلُهُ النَّارُ جو کہے کہ مقرر اللہ نے ہمکو کہہ رکھا ہی کہ

تم یقین نہ کریو کسی رسول کا جبتک نہ لاوے ہم پاس ایک نیاز جسکو کھا جاوے آگ الذین کا یہہ جملہ سابق کے الذین کی نعت ہی اللہ نے

سنا انکو جو کہے اللہ نے ہم سے عہد کیا یعنے ہمکو امر کیا اور وصیت کیا کہ کوئی رسول کی ہم تصدیق نہ کرین جبتک بتا دے یہہ معجزہ

کہ آگ آسمان پر سے اتر کے قربانی کو کھا جاوے یعنے جلا دیوے جیسا بنی اسرائیل کے انبیا کے وقت آگ قربان کو جلا دیتے تھی یہہ معجزہ جو

بتا دے تو اسکے صدق پر دلیل ہی کلبی کہا ہی کعب بن الاشرف اور مالک بن الصیف اور وہب بن یہوذا اور زید التابوت اور فنحاص

بن عازوراء اور حیی بن اخطب جو یہودیون کے سردار تھے انکے شان مین یہہ آیت اتری کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آکے کہے یا محمد تم کہتے

کہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ اپنے تئین رسول کیا ہو اور اپنے پر کتاب اتاری ہی توریت مین تو اللہ ہمکو ایسا کہہ رکھا ہے کہ کوئی شخص رسول
ہون کر کے دعوی کرے اسکو سچ نہ مانون جبتک وہ قربانی کو جلانے آتش نہ لاوے اگر تم رسول ہو تو آتش لے آو پھر یہہ آیت اتری
قربان وہ کہ جس سے اللہ کی نزدیکی بندہ حاصل کرتا ہے پھر وہ نماز ہو یا روزہ یا ذبیحہ یا اور کوئی نیک عمل اس جگہہ قربان
سے وہ قربان جسکو جلانے آتش آتی تھی بنی اسرائیل جب جانور کو قربانی کرتے یا جنگ مین غنیمت ملتی تو اس کا کھانا انکو روا نہین
تھا سو اسکو جمع کر کے چھوڑ دیتے سفید رنگ کی آتش جسمین دھواں نہین آسمان پر سے آواز کرتی ہوئی اترکے اس ذبیحے کو یا غنیمت
کو جلا کر خاک کر دیتی قربان قبول ہونیکی یہہ علامت تھی اگر انکی قربان یا غنیمت قبولیت مین نہ آوے تو وہ وہین پڑے رہتا آگ
نہین اترتی عطا سے روایت ہے کہ بنی اسرائیل قربانی اللہ کے واسطے ذبح کر کے اسکا پاکیزہ گوشت اور پوٹے اور آنت بر کی
چربی لیکے گھر کے بیچ دھر دیتے اور سقف کو کھول دیتے اور گھر کے باہر گرداگرد تمام لوگ کھڑے ہوتے نبی علیہ السلام گھر مین جاکے
دعا مانگتا تو سفید رنگ کی آگ آسمان پر سے آواز کرتی ہوئی اترتی اس آگ مین دھواں نہین رہتا پھر اس قربان کو کھا
جاتی یہود کا اس دعوی کی رد مین ہمارے علما کے دو قول ہین پہلا قول جسکو سدی نے کہا ہو کہ توریت مین شرط ایسا ہی مذکو
ر ہے لیکن اس شرط کے ساتھ دوسری بھی ایک شرط تھی کہ واسطے توریت مین ہے کوئی آکے تم سے کہے کہ مین رسول ہون تو اسکو
سچ نہ مانو جبتک قربان کو کھا جانے آگ نہ لاوے یہان تک مسیح اور محمد آتے ہین جب آوے تو ان پر ایمان لے آو کیونکر وے دونون
بن قربان آوینگے واحدی کہا ہے مسیح علیہ السلام کی بعثت تک بنی اسرائیل مین یہی معجزہ باقی تھا مسیح کے وقت سے جاتا
رہا یہود اوپر کا شرط ذکر کئے نیچے کے شرط کو چھپائے دوسرا قول یہہ ہے کہ یہہ شرط توریت مین مذکور نہین یہود جھوٹ
بناکے کہے اسکے جھوٹھہ پر چند وجہ ہین پہلی وجہ اگر یہہ شرط صحیح ہوتا تو تمام انبیا اس معجزے کو بتانا ضرور ہوتا مگر تو ایسا
نہین کیونکہ موسی علیہ السلام فرعون کو دوسرے معجزے بتائے قربان کا معجزہ نہ بتائے دوسری وجہ نبی کی سچائی
واسطے معجزہ ضرور ہے نبی جو معجزہ بتاوے تو قبول ہوگا اور اسکی سچائی پر دلالت کریگا خواہ وہ قربان ہو یا اور
کوئی معجزہ پھر قربان کی تخصیص مین کچھہ فائدہ نہ ہوا محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت سے معجزے جو آپکی سچائی پر دلالت
کرتے ہین سو صادر ہوئے تو آپکی نبوت یقینی ہوئی قربان کا معجزہ ظاہر ہوا یا نہو دونون برابر ہین تیسری وجہ ہم پوچھتے ہین انبیا
توریت مین یونہی ہے نبوت کا دعوی کرنے والا کتنے بھی معجزے بتادے تو اسکو نہ مانو مگر جب قربان کا معجزہ لاوے تو اسکو قبول
کرو یا توریت مین یہہ ہے کہ نبوت کا دعوی کرنے والے سے معجزہ طلب کیا چاہئے خواہ قربان ہو یا اسکا غیر اگر پہلی بات ہے کہ

ہیں تو باطل ہے کیونکہ اس تقدیر میں تمام معجزے بتلانا سچائی پر دلالت نہیں کیا جب اُن تمام معجزوں میں طعن کرنا اور قبول نہ کرنا روا ہوا تو اِس مخصوص معجزے میں بھی طعن کرنا جایز ہوا اگر دوسری بات ہے کرکے کہیں تو وہ بات چاہتی ہے نبوت کا دعوی مطلق معجزے پر دلالت کرتا ہے مخصوص اس معجزے پر دلالت نہیں کرتا پھر اس مخصوص معجزے کو اعتبار کرنا لغو اور بے فایدہ ہوا اللہ صاحب نے یہود کے رد میں فرماتا ہے قُلْ تو کہہ اے محمد قَدْ جَاءَكُمْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِي بِالْبَيِّنَاتِ وَبِالَّذِي قُلْتُمْ فَلِمَ قَتَلْتُمُوهُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۞ تحقیق تم میں آ چکے تھے پیغمبر مجھ سے پہلے نشانیاں لیکر اور یہہ بھی جو تم نے کہا پھر کیوں قتل کیا تم نے اُنکو اگر تم سچے ہو یعنے سابق انبیا معجزے بتائے اور تم جو طلب کرتے ہو آگ آکے قربان کو کھانا بھی پایا گیا جیسا یحیی اور زکریا وغیرہ علیہم الصلوٰۃ والسلام اور تمہارے اسلاف اُنپر ایمان نہ لاکے اُنکو قتل کئے تو معلوم ہوا وے اُن انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام سے معجزے جو طلب کیے استرشاد یعنے بھلائی حاصل ہونے کے واسطے طلب نہیں کئے محض عناد کی راہ سے تھا کیونکہ اُنکو استرشاد مطلوب ہوتی تو انبیا کو باوجود قربان لانیکے قتل نہ کرتے اے یہود تم اب جو اپنے آبا و اجداد کے کاموں پر راضی ہیں وے جو کئے اُسکو پسند کر لئے ہیں پھر محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے قربان کا معجزہ جو طلب کرتے ہیں تعنت کی راہ سے آتے ہو استرشاد واسطے نہیں جب ثابت ہوا مخاطبین یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زمانے کے یہود چندیں معجزے دیکھتے پر بھی قربان کا معجزہ طلب کرنا استرشاد واسطے نہیں بلکہ تعنت واسطے ہے اللہ تعالی کی حکمت مقتضی ہوئی کہ اُنکے سوال کو قبول نہ کریں اور وہ معجزہ نہ بتلاوے اب اللہ تعالی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تسلی واسطے فرماتا ہے فَإِنْ كَذَّبُوكَ فَقَدْ كُذِّبَ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ جَاءُوا بِالْبَيِّنَاتِ وَالزُّبُرِ وَالْكِتَابِ الْمُنِيرِ ۞ پھر اگر تجھکو جھٹلاویں تو آگے تجھ سے جھٹلائے گئے بہت رسول جو لائے نشانیاں اور ورق اور کتاب چمکتی یعنے اگر یہود تجھکو نبوت و تعنت کے دعوے میں یا قربان لانے سوا انبیا کے قتل میں جھٹلاویں تو غم نہ کھا کیونکہ یہہ جھٹلانا تجھی کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ کافروں کی عادت یہی ہے انبیا کو باوجود معجزے بتلانے اور کتابیں لانیکے جھٹلاتے ہیں وے اُس پر صبر کئے اور اُنکی ایذا کے متحمل ہوئے تو تو بھی صبر کر اور اُن انبیا کے طریقے پر مستقیم رہ بینات جمع بینہ کی ہے اسکی معنی دلیل اس جگہہ مراد معجزے اور نبوت کے دلایل ہیں زبر جمع زبور کی ہے زبور مطلق کتاب کو کہتے ہیں زجاج کہتا ہے کتاب کہ جس میں حکمت اور نصیحت ہو بعضے کہتے ہیں کتاب جسمیں فقط حکم ہو بیضاوی کہتا ہے کتاب کی معنی قرآن کی عرف میں وہ کہ جس میں شریعتیں اور احکام ہو زبور جب مطلق کتاب کی معنی سے ہو تو اُس پر الکتاب المنیر کا عطف خاص کا عطف عام پر ہے کیونکہ زبور عام ہوئی اور کتاب منیر اُسکے بہ نسبت خاص ہوئی اسکی شرف کے

شرف کے واسطے علاحدہ ذکر کیا بعضی کہتے ہین زبر سے صحیفے مراد ہین اور کتاب المنیر سے توریت و انجیل و زبور ہی
كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ ہر جی کو چکھنی ہی موت اِس آیت سے بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تسلی منظور ہی اور ملائکے دل مین
غم جو آیا ہی اُسکو دفع کرنا سو پھر اُسکو دو وجہ سے دفع کیا ایک تو یہہ کہ جسکو معلوم ہو کہ آخر مرنا ہی تو اُسکے دل سے غم واندوہ
نکل جاتا ہی دوسری وجہ یہہ ہی اِس دُنیا سے گذر نگے بعد بھی ایک ٹھکانا ہی کہ وہان نیک بخت کون اور بدبخت کون
معلوم ہو جائیگا حق پر کون تھا اور ناحق پر کون سو عیان ہوگا اور ہر ایک کو اُسکے عمل کی جزا ملیگی یہ دونون وجہ جسکو
یقین ہو تو اُسکے دل مین ہرگز غم کو مجال نہ رہیگی مروی ہی کہ جب یہہ آیت نازل ہوئی قُلْ يَتَوَفَّاكُمْ مَلَكُ الْمَوْتِ صحابہ کہنے لگے یہہ تو
بنی آدم کے حق مین نازل ہوئی جن اور چارپائی اور وحوش اور پرندون کا ذکر کہان تب یہہ آیت نازل ہوئی اگر کوئی اشکال
کرے کہ اِس آیت کا عموم چاہتا ہی کہ جو نفس ہو سو مرنا ہی بہشت کے حور و الدان بھی نفوس ہین لیکن وے نہ مرینگے اور بھی اللہ تعالی فرماتا
ہی فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَاءَ اللَّهُ یعنی پھر مر ینگے جو ہین آسمانون اور جو ہین زمین مین مگر جسکو اللہ چاہی
اِس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالی جسکو استثنا کیا وہ نہ مرینگے اِسکا جواب یہہ ہی کہ اِس جگہہ كُلُّ نَفْسٍ سے مراد مکلفین ہین جو دار تکلیف
مین موجود ہین اِس پر اِسکے بعد کی آیت دلالت کرتی ہی وَإِنَّمَا تُوَفَّوْنَ أُجُورَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اور تمکو پورا بدلا
نہ ملیگا مگر قیامت کے دن یعنے اعمال کی پوری جزا قیامت کے دن ملیگی یعنے جس دن سب قبرون سے جی اُٹھینگے نیکی کیا سو اپنی نیکی
کا ثمرہ پائیگا بدی کیا سو برائی کی جزا دیکھیگا اِس جملہ مین اشارہ ہی کہ پیشتر از قیامت کے بھی جزا ملتی ہی لیکن پوری نہین کیونکہ جو
منفعت دُنیا مین مکلف کو ملتی ہی غم واندوہ کے ساتھہ مکدر رہتی ہے اسکی زوال و انقطاع کا اندیشہ رہتا ہی پورا ثواب ملیگا مگر
قیامت کے دن وہان خوشی ہی غم نہین امن ہی خوف نہین لذت ہی دائمی نہین سعادت ہی منقطع ہونیکا اندیشہ نہین عذاب مین بھی
یہی بات جاری ہی دُنیا مین درد جو لذتون سے خالص ہو سو نہین بلکہ ہر درد کے ساتھہ راحت بھی لگی ہی پورا درد بے راحت کے
سدا رہنے والا اُسی دن ہوگا فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ پھر جسکو سرکا دیا آتش سے اور داخل کیا
بہشت مین اُسکا کام بنا یعنے اُسکی مراد ملی انسان کی مراد اِن دو امر کے سوا کچھ نہین عذاب سے خلاص پانا اور بہشت مین
جانا جسکو یے دونون بات حاصل ہو تو اُسکی مراد ملی ترمذی نے سورۃ الواقعہ کی تفسیر مین ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا اللہ تعالی فرماتا ہی مین مہیا کر رکھا ہون میرے نیک بندون کے لئے ایسے چیزین
جنکو نہ کوئی آنکھہ دیکھی اور نہ کوئی کان سنا اور نہ کسی بشر کے دل مین خطور کیا ہی تم چاہتے ہو تو پڑھو یعنے اِس بات کی دلیل

چاہتے ہو تو اس آیت کو پڑھو فلا تعلم نفس ما اخفی لہم من قرۃ اعین جزاء بما کانوا یعملون اور بہشت میں درخت ہی سوار اسکی رخت کے سایہ میں سو برس چلتا رہے تو اُسکا سایہ قطع نہ ہوگا تم چاہتے ہو تو پڑھو وظل ممدود اور کوڑے کی جگہہ بہشت میں بہتر ہو دنیا اور جو اُس دنیا میں ہی اگر تم چاہتے ہو تو پڑھو فمن زحزح عن النار وادخل الجنۃ فقد فاز وما الحیاۃ الدنیا الا متاع الغرور ترمذی کہا ہی حدیث حسن صحیح ہی اور مسلم کتاب الامارہ من عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے حدیث طویل روایت کیا ہی اُس میں ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے جسکو دوست آتا ہی دوزخ سے سرکنا اور بہشت میں جانا تو اُسکی موت آوے اُس حال میں کہ وہ ایمان لاتا ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر اور لوگوں کے ساتھ وہ کرے جو اپنے ساتھ لوگ کرنیکو دوست رکھتا ہی

وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ۝ اور دنیا کی زندگی تو نہیں ہی مگر دغا کی جنس یعنی اس دنیائے فانی کی زندگانی انسان کو فریب میں ڈالتی ہی اُسکو اُمید رہتی ہی آپ بہت دنوں رہونگا پھر وہ اُمید منقطع ہو جاتی ہی مال وغیرہ اسباب جس سے آدمی منفعت لیتا ہی اُسکو متاع کہتے ہیں اور بعضے گھر کے اسباب کو جیسے کلھاڑی دیگچہ کٹورہ چکی مسل وغیرہ کو متاع کہتے ہیں غرور وہ جو انسان کو فریب میں ڈالتا ہی اور باقی نہیں رہتا اور بعضی کہتے ہیں غرور کی معنی باطل اس آیت میں اللہ تعالی دنیا کو دغا کی جنس کے ساتھ تشبیہ دیا جسکو خرید کرنے والا بہتر سمجھکے فریب سے خرید کرتا ہی بعد اُسکا عیب معلوم ہوتا ہی وہ ناکاری جنس رہتی ہی سعید بن جبیر کہا دنیا کی زندگی دغا کی جنس ہونا فقط اُسکے لئے ہی جو آخرت کو چھوڑ کے دنیا کے طلب میں رہے جو کوئی آخرت کے طلب میں ہو تو اُسکے لئے دنیا خوبی کو پہنچانیکا توشہ ہی دنیا آنی سے فساد جو ہوتا ہی اُسکے کئی وجوہ ہیں ایک وجہ یہہ ہی جسکے سب مرادیں دنیا میں بر آوے اُسکو غم اور فکر بھی بہت ہوتا ہی کیا واسطے زندگی کا بھروسا نہیں اور اُسکو اِن اسباب سے منفعت اُٹھانیکا علم نہیں جب [illegible] یہہ دغدغا ہوا تو عیش منغص ہوا دوسری وجہ یہہ جسکے اکثر مرادیں بر آوے اُسکی حرص زیادہ ہوتی ہی جس قدر حرص زیادہ ہوگی اِسقدر دل کو بھی سخت رنج ہوگا آدمی سمجھتا ہی اپنے مرادیں بر آویں تو اپنی نفس خاموش ہوگی ایسا نہیں بلکہ اُسکی خواہش زیادہ ہوتی ہی اور حرص بڑتی ہی اور رغبت بہت ہو جاتی ہی تیسری وجہ یہہ انسان کو دنیا جس قدر زیادہ ملیگی تا ہی آخرت سے جسکے برابر کوئی سعادت نہیں محروم ہوگا جو شخص ان تینوں وجہوں کو پہچانیگا تو اُسکو دنیا متاع الغرور ہونا معلوم ہوگا اِسی پر علی مرتضی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں لین مسہا قاتل سمہا یعنے دنیا کو چھوئیں تو نرم دستی ہی اور اُسکا زہر قاتل ہی اور بعضے کہے ہیں الدنیا ظاہرہا مظنۃ السرور و باطنہا مطیۃ الشرور یعنے دنیا کی ظاہر کو دیکھئے تو خوشی کے گمان کی جگہہ ہی اور اُسکا باطن دیکھئے تو برائیوں کی سواری ہی لَتُبْلَوُنَّ فِیْ

فی اموالکم و انفسکم اللہ کی قسم البتہ تم آزمائے جاؤگے تمھارے مالون مین اور جانون مین یعنے تمھاری آزمایش مال سے اور جان سے ہوگی یہہ جملہ ایک محذوف قسم کا جواب ہے تقدیر یون ہے واللہ لتبلون اسی لئے ترجمے مین ہم قسم کو ظاہر کئے آیت کا مطلب یہہ ہے اللہ تعالی تمھارے پر کٹھنین اور بلا جو نازل کرتا ہے تمھاری آزمایش واسطے ہے تا مومن اور غیر مومن معلوم ہو مال کی آزمایش یہہ ہے کہ مال مین نقصان آنا یا اسکے حقوق ادا کرنا جان کی آزمایش یہہ ہے کہ مصیبت آنا بیمار ہونا اللہ کی راہ مین مارا جانا دوست و اقارب مرنا اور تکلیفات شرعی ادا کرنا معلوم کیجئے اللہ تعالی سب احوال سے آگاہ ہے آزمایش کا اطلاق اسکی ذات پر کرنا محال ہے اس صورت مین آزمایش سے مراد یہہ ہے کہ انکے ساتھ معاملہ ایسا کرنا گویا کوئی آزمایش کرتا ہے تا مومنون کو معلوم ہو اس آیت مین اللہ تعالی مومنون کو یہہ خطاب کیا تا وے مصیبتون پر صبر کرنے اور اذیتون کو سہنے آمادہ اور تیار رہے یکایک کچھ ایذا پہنچے تو نہ گھبراوے

ولتسمعن من الذین اوتوا الکتب من قبلکم ومن الذین اشرکوا اذی کثیرا

اور البتہ سنوگے کتاب والون اور مشرکون سے ایذا بہت اگلی کتاب والون سے مراد یہود و نصاری ہین اور مشرکون سے عرب کے مشرک اذی کثیرا جو فرمایا اسمین اقسام کی ایذا ہے جو ان تینون فریق سے پہنچتی تھی وے عزیر کو اور مسیح کو ابن اللہ کہتے تھے اور اللہ کو تین مین کا تیسرا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر حتی الامکان طعنے کرتے تھے اور ہجو بناتے تھے اور آپکی مخالفت پر لوگونکو ترغیب دیتے تھے اور آپسے جنگ کرنے لشکر جمع کرتے تھے اور مومنون کی ہمت گھٹاتے تھے

وان تصبروا وتتقوا فان ذلک من عزم الامور

اور اگر تم ٹھہرے رہو اور پرہیزگاری کرو تو مقرر یہ ہمت کے کام ہین یہہ خطاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور مومنون کو ہے یعنے اگر تم انکی ایذا پر صبر کروگے اور میرے سے ڈروگے جس چیز کا امر کرتا ہون اسکو بجا لاؤگے اور جس چیز کو منع کرتا ہون اس سے پرہیز کروگے تو یہ عزم الامور ہے یعنے نیک تدبیر کہ جسکے کرنے مین خوبی ہے عقلمند کو نہین پہنچتا کہ اسکو ترک کرے بعضے کہتے ہین عزم الامور کی معنی یہہ ہے مین نے تمکو تاکید کروایا کہ اسکو البتہ کیا چاہئے اس آیت کی شان نزول مین اختلاف ہے ابن ابی حاتم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور فنحاص یہودی کے درمیان قصہ جو چلا اور فنحاص لعین کہا اللہ فقیر ہے اور ہم مالدار اور ابوبکر غصہ ہوئے یہہ آیت نازل ہوئی حافظ عسقلانی کہا ہے اسکی سند حسن ہے عکرمہ اور مقاتل اور ابن جریج کا بھی یہی قول ہے عکرمہ سے روایت ہے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فنحاص بن عازورا سے جو بنی قینقاع کا رئیس تھا مدد چاہے اور خط لکھے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے حوالے کئے اور کہے یہہ خط لیجا کے اسکو دیو اور تاکید کئے تم وہان جاوگے تو مین نہین بولا سو کام کچھ مت کر بیٹھو

غرض ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تلوار کو حمایل و اُن کے فنحاص کے یہان جا کے خط دے فنحاص خط پڑہکے کہا تمہارا رب اسقدر محتاج ہوا جو
ہم سے مدد مانگا ابوبکر چاہے ہمکو تلوار سے گھایل کرنا لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو تاکید کئے تھے یاد کر کر اُسکو نہ مارے تب یہہ آیت
نازل ہوئی اور عبد الرزاق معمر سے وہ زہری سے وہ عبد الرحمن بن کعب بن مالک سے روایت کیا ہی کہ یہہ آیت کعب بن الاشرف یہودی کے
حق مین نازل ہوئی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور صحابہ کی ہجو کرتا تھا سو معلوم کیجئے اِس آیت مین صبر کرنیکا امر جو آیا ہی اُسکا دو
تاویل مین پہلی تاویل یہہ ہی کہ اگر کافرون کی طرف سے جان و مال کو کچھ نقصان پہنچے یا دے تو اُسکو سہنا اور اُن سے مقابلہ اور
جنگ نہ کرنا اِس تاویل پر واحدی کہتا ہی کہ یہہ حکم آیت السیف سے منسوخ ہوا قفال کہتا ہی یہہ حکم منسوخ نہین بلکہ ظاہر یہہ ہی آیت اُحد کے
قصے کے بعد نازل ہوئی اِس سے مقصود کہ کفار کے گندے باتون پر صبر کرنا اور اکثر اوقات مین اُنکے ساتھ مدارا کرنا اِن
باتون مین صبر کرنا اُن سے جنگ کرنے کو منافی نہین امام فخر الدین الرازی کہتا ہی واحدی کا قول ضعیف ہی قفال
جو کہا سو بات قوی ہی بندۂ عاصی کہتا ہی اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کی حدیث جسکو بخاری وغیرہ روایت کئے
ہین اُسمین آیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سعد بن عبادہ کی بیمار پرسی واسطے گئے راہ مین ایک مجلس تھی وہان عبد اللہ
بن رواحہ رضی اللہ عنہ وغیرہ چند انصار اور مشرک اور یہود جمع تھے اُنمین عبد اللہ بن ابی سلول بھی تھا اور اسلام نہین
لایا تھا سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سخت باتین کیا پر اُس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم درگذرے اِس حدیث کے
آخر مین مذکور ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے اصحاب مشرک اور اہل کتاب کی زیادتی کو جیسا کہ اللہ تعالی امر کیا
تھا معاف کر دیتے تھے اور اُنکی ایذا پر صبر کرتے تھے اللہ تعالی فرمایا ولتسمعن من الذین اوتوا الکتاب من قبلکم ومن الذین
اشرکوا اذی کثیرا الآیہ اور فرمایا ود کثیر من اہل الکتاب لو یردونکم من بعد ایمانکم کفارا حسدا من عند انفسہم الآیہ اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم عفو کرنیکا امر جو اللہ تعالی اُنکو کیا تھا اُسیکو بجا لاتے تھے یہان تک کہ اللہ تعالی کافرون کے جنگ کا اذن
دیا پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدر کا جنگ کئے اور اُسمین قریش کے سردار مارے گئے عبد اللہ بن ابی بن سلول
اور اُسکے ساتھ کے مشرک اور بت پرست بولے یہہ امر یعنے اسلام نمود مین آیا اب اِسلام پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی بیعت کرنا سو اسلام لائے اِس حدیث سے معلوم ہوا کہ عفو کی یہہ آیت پیش از غزوہ بدر کے نازل ہوئی تھی اُسکے بعد قتال کا
حکم ہوا یہہ دلالت کرتی ہی اُسکے نسخ پر لیکن نسخ سے یہہ مراد نہین کہ عفو کا حکم بالکلیہ منسوخ ہوا بلکہ یہہ غرض ہی عفو جو
لازم اور فرض تھا سو موقوف ہوا جنگ کرنے کی اجازت ہوئی دوسری تاویل یہہ ہی صبر سے مراد کافرون سے جنگ پر صبر

صبر کرنا اور انکار کرنے مین اور شرک کے رسوم مٹانے مین انکا اندیشہ نہ کرنا وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيثَاقَ الَّذِينَ
اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ اور جب اللہ نے اقرار لیا کتاب والون سے کہ البتہ تم اسکو بیان
کروگے لوگون پاس اور نہ چھپاوگے کتاب والون سے یہود و نصاری کے علما مراد ہین عہد لینے سے اللہ تعالی انکو
توریت مین جو نہایت تاکید کے ساتھ فرما دیا تھا کہ اسکو نہ چھپانا لوگون مین علانیہ کہنا مراد ہی ضمیر لتبیننہ کی اور
لاتکتمونہ کی کتاب کی طرف پھرتی ہی یعنی کتابین یعنی توریت و انجیل مین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت وغیرہ جو ہی اسکو تم بیان کرنا
اور نہ چھپانا بعضے کہتے ہین انکی ضمیر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف پھرتی ہی یعنی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت جو
تمکو معلوم ہی اسکو نہ چھپانا ابن کثیر اور ابو بکر اور ابو عمرو لیبیننہ اور ولایکتمونہ یا مثناۃ تحتیہ سے قراءت کئے ہین غایب کے
صیغہ پر یعنی البتہ وے اہل کتاب اسکو بیان کرینگے اور وے اسکو نہ چھپاینگے جو لوگ خطاب کے صیغہ سے قراءت کئے ہین سو انکا نبی
علیہ السلام میثاق لیتے وقت جو لوگ حاضر تھے انکو خطاب ہی فَنَبَذُوْهُ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ پھر پھینک دیا وہ اقرار اپنے پیٹھ کے
پیچھے یعنی اس اقرار پر ثابت نہ رہے اور اسکو عمل مین نہ لائے اور اسکی طرف التفات نہ کئے وَاشْتَرَوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا اور خرید کیا
اسکے بدلے مول تھوڑا یعنی انکے علماؤن نے دنیا کی تھوڑی منفعت کے طمع سے حق بات کو پوشیدہ کئے کیونکہ انکو اندیشہ ہوا کہ اگر
حق بات کہہ دے تو اپنی عزت اور آمدنی جاتی رہیگی فَبِئْسَ مَا يَشْتَرُوْنَ * سو کیا بری خریدی کرتے ہین یعنی یہہ چھپانا انکے حقمین
بہت بری چیز ہی معلوم کیجے اس آیت کی ظاہر کے دیکھتے اگرچہ یہود و نصاری کے علما کے حقمین مخصوص ہی لیکن اسکے حکم مین اس امت کے علما
بھی داخل ہین کیونکہ انکو بھی اللہ تعالی قرآن جو اشرف کتب الہی ہی دیا جو شخص ظالم حاکم کو خوش کرنے یا اسکو اعانت کرنے یا اپنے تئین
منفعت ملنے یا اور کسی اندیشے سے حق بات کو چھپایا یا اپنا علم دوسرون کو معلوم نہ ہونیکے بخل سے نہ بولا تو اس وعید مین داخل ہوگا قتادہ
کہا اللہ تعالی علما سے یہہ اقرار لیا ہی جسکو کچھ معلوم ہو تو دوسرے کو سکھاوے اور علم کو پوشیدہ رکھنے سے اندیشہ کرے کیا واسطے علم کو پوشیدہ
رکھنا ہلاکی کا سبب ہی مروی ہی حجاج بن یوسف جو بڑا ظالم امیر تھا حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کو کہلا بھیجا تمہاری طرف سے مجھکو
بہت سی باتین پہنچے ہین حسن بصری کہے تمام جو باتین تجھکو پہنچے ہین مین نہین بولا ہون اور تمام جو باتین بولا وے سب تجھکو نہین
پہنچے حجاج بولا مین سنا ہون تم کہتے ہو نفاق جسکو ہم سنتے تھے اب بکتری باندھکے تلوار لیکر نمود ہوا ہی حسن بصری کہے ہان
مین یہہ بات بولا ہون حجاج بولا یہ باتین جو ہمکو پسند نہین تم کیا واسطے کہتے ہو حسن بصری کہے اللہ تعالی کتاب والون سے عہد
لیا ہی کہ اسکو لوگون پاس بیان کرو اور اسکو مت چھپاؤ اسلئے مین بولا ابو داود اور ترمذی اور ابن ماجہ اور ابن حبان اپنی

صحیح مین اور بیہقی سنن مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرمائے جو کوئی کسی
علم سے سوال کیا جاوے اور وہ شخص جانکے اس علم کو چھپایا تو قیامت کے دن اسکو آتش کی لگام ہوگے ترمذی اس حدیث کو حسن
کہا ہی اور حاکم اسکے مثل روایت کیا ہی اور کہا کہ سند اسکی صحیح ہی شیخین کے شرط پر اس حدیث کو ابن حبان اپنی صحیح مین اور حاکم
عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہی ابو یعلی اور طبرانی کبیر مین اور اوسط مین ابن عباس سے روایت کیا
ہی حافظ عبدالعظیم منذری کہا ہی ابو یعلی کی حدیث کے تمام راویان ثقہ اور محتج بہ ہین صحیح مین اور طبرانی کی سند جید ہی
اس حدیث کو ابن ماجہ نے ابو سعید خدری سے روایت کیا ہو اس حدیث کو طبرانی عبداللہ بن مسعود اور طلق بن علی سے ابن ماجہ انس
بن مالک سے عقیلی جابر اور عایشہ سے ابن جوزی عمرو بن عبسہ سے بھی روایت کئے ہین اور جابر بن عبداللہ اور عبداللہ بن عمر
وغیرہ سے بھی مروی ہی اکثر طرق اس حدیث کے ضعیف ہین لیکن سبکو جمع کر کے دیکھین تو حدیث کو تقویت ہوتی ہی طبرانی اوسط
مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرمائے مثال اس شخص کی جو علم سیکھتا ہی پھر اسکو
بیان نہین کرتا ایک شخص کے مانند ہی جو خزانہ جمع کرتا ہی اور اسکو خرچ نہین کرتا اس حدیث کی سند مین ابن لہیعہ ہی اور
حارث بن اسامہ نے علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ اللہ تعالی جاہل سے علم سیکھنیکا عہد نہین لیا جبتک اہل علم سے سکھانیکا
عہد نہین لیا یعنی اللہ تعالی اول عالمون سے سکھانیکا عہد لیا بعد جاہلون سے سیکھنیکا عہد لیا اس اثر کی طریق مین حسن
بن عمارہ ہی وہ ضعیف ہی ابن ابی حاتم نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ اللہ تعالی اہل کتاب سے اگر اقرار نہ لیا ہوتا تو
مین تمکو کوئی حدیث نہ کہتا اور یہہ آیت پڑھے وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ لَتُبَیِّنُنَّہٗ لِلنَّاسِ الآیہ وَلَا تَحْسَبَنَّ
الَّذِیْنَ یَفْرَحُوْنَ بِمَآ اَتَوْا نہ سمجھیو جو لوگ خوش ہوتے ہین اپنے کئے پر وَیُحِبُّوْنَ اَنْ یُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ یَفْعَلُوْا اور دوست
رکھتے ہین تعریف بن کئے پر فَلَا تَحْسَبَنَّہُمْ بِمَفَازَۃٍ مِّنَ الْعَذَابِ سو نہ جان کہ وے خلاص ہین عذاب سے وَلَہُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ
اور انکو دکھہ کی مار ہی لاتحسبن کو عاصم اور حمزہ اور کسائی تا مثناۃ فوقیہ سے خطاب کے صیغے پر پڑھتے ہین باقی قرا لایحسبن یا مثناۃ تحتیہ سے غایب
کے صیغے پر پڑھتے ہین اور فلا تحسبنہم کو ابن کثیر اور ابو عمرو یا مثناۃ تحتیہ سے اور باء موحدہ کے ضم سے جمع غایب کے صیغے پر پڑھتے ہین باقی قرا تا مثناۃ فوقیہ اور با
موحدہ کے فتح سے واحد مخاطب کے صیغے سے پڑھتے ہین جو لوگ دونو خطاب کے صیغے سے پڑھتے ہین انکی قراءت پر
لاتحسبن اور فلا تحسبنہم کا خطاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو ہی یا جو شخص خطاب کا اہل ہو اسکو خطاب ہی یعنی ای محمد تو مت
سمجھہ یا ای سننے والے تم مت سمجھو جو لوگ غایب کے صیغے سے پڑھتے ہین تو لایحسبن کی ضمیر مومنون کی طرف پھرتی ہی یعنی مومنین نہ

سمجھے ان لوگون کو جو خوش ہوتے ہین فلا تحسبنہم کو جمع غائب کے صیغے سے جو پڑھتے ہین انکی قرات مین فلا یحسبن کا فاعل ہم
ہی اور مفعول محذوف ہی معنی یون ہین نہ جانے مومنین ان لوگون کو جو خوش ہوتے ہین خلاص عذاب سے حاصل مضمون آیت کا یہہ ہی
جو لوگ اپنے کئے پر خوش ہوتے ہین یعنی اپنی مکر و فریب سے اور حق کو چھپانا اور اپنی عیب کو مخفی رکھنا اور کھوٹی کو کھرا بتانا اور
جو دوست رکھتے ہین تعریف کئے بنا پر کیونکہ وے لوگ اقرار کو نہ نبھائے اور حق کو ظاہر نہ کئے اور سچی بات نہ کئے یہ بدیان انہین سے
پر اپنے تئین خوب جان کر کر نمود کرتے ہین ایسے لوگ عذاب سے نہ سپرتے کر کے مت سمجھ بلکہ انکی جگہہ دوزخ مین ہی معلوم کیجے
یہہ آیت پہلی آیت کے تحت مین داخل ہی سوا اہل کتاب وغیرہ کے از تیون سے یہہ بھی ایک ایذا ہی کہ وے لوگ اپنے مکر و فریب سے اور بدفعل
خوش ہوتے ہین اور اپنے تئین راست باز اور دیانت دار سمجھنا کر کر آرزو کرتے ہین انکی ایسی چال چلن دیکھنے سے مسلمانونکو ایذا ہوتی ہی
اس ایذا پر بھی صبر کرنیکا حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہوا اس آیت کی شان نزول مین اختلاف ہی بعضی کہتے ہین منافقون کے
حق مین نازل ہوئی بخاری اور مسلم نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین کہ چند منافق تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنگ کو
نکلے تو وے نہین نکلتے اور اپنے بیٹھنے پر خوش رہتے جب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے آتے تو وے آپکے پاس حاضر ہوکے اپنے نہ آنیکا عذر
بتاتے اور اس پر قسم کرتے اور بن کئے پر تعریف دوست رکھتے اس پر یہہ آیت نازل ہوئی اور بعضی کہتے ہین یہود کے حق مین نازل ہوئی جو
حق بات کو چھپا کے اسکا خلاف کہتے تھے بخاری اور مسلم نے علقمہ بن وقاص سے روایت کئے ہین کہ مروان نے اپنے دربان کو بولا ای رافع تو ابن
عباس پاس جا کے پوچھ اگر ہر آدمی اپنے کئے پر خوش ہووے اور بن کئے کی تعریف دوست رکھے تو ہم سب معذب ہونا لازم آتا ہی ابن عباس نے کہے
تم اس آیت سے کیا ہیکو سوال کرتے ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہود کو بلوا کے کچھ پوچھے وے اسکو چھپا کے اسکے برخلاف کہے اور
ایسا نمود کئے کہ ہم جو بیان کئے اس پر ہمکو شاباش کہنا اور اپنے کئے پر اور حق چھپانے پر نازان اور خوش ہوئی بعد ابن عباس یہہ آیت پڑھے
واذ اخذ اللہ میثاق الذین اوتوا الکتاب اوسے یہہ تک پڑھے ویفرحون بما اتوا ویحبون ان یحمدوا بما لم یفعلوا ابن ابی حاتم نے
تابعین کی ایک جماعت سے روایت کیا ہی کہ یہہ آیت یہود کے حق مین نازل ہوئی جو کہے ہم پہلی کتاب والے اور نماز و بندگی والے ہین
اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کا اقرار نہ کئے اس پر یہہ آیت نازل ہوئی شاید آیت ان تمام لوگون کے حق مین نازل ہوئی ہو
یا مخصوص کسی کے مقدمے مین نازل ہوئی لیکن اسکا عموم ہر شخص کو جو کچھ نیک کام کر کے اس پر خود بینی کی راہ سے نازان ہوتا ہی اور اپنے
مین نہین سو چیز پر لوگ تعریف کرنا کر کے خوش ہوتا ہی شامل ہی امام فخر الدین رازی اس آیت کی شان نزول مین چھے قول
ذکر کر کے ان قولون کی تفصیل کے بعد کہا اس آیت کو ان تمام مقدمون پر حمل کرنا اولی ہی کیا واسطے ان تمام قولون کا حاصل ایک ہی

بات ہی کہ انسان جو لایق نہین سو کام کرے اور اس پر خوش ہووے اور لوگ سے توقع رکھے کہ وے اپنی کو نیک چلن اور مستقی اور
زہد پر اور اللہ کی طرف رجوع ہی کرکے تعریف کرین انتہی اللہ تعالی جس بات کی مذمت کیا ہم لوگ اسمین گرفتار ہین دنیا حاصل کرنے کے
لئے اقسام کے مکر و حیلے کرتے ہین اسپر لوگ اپنے کو دیندار اور حق گو اور بے طمع ہی کرکے تعریف کرنے کو دوست رکھتے ہین ق

لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ * اور اللہ کو ہی سلطنت آسمان و زمین کی اور اللہ ہر
چیز پر قادر ہی پھر جس نے آسمان و زمین کا مالک ہو اور مینہ پانی اناج و کھانس پات وغیرہ سب اسکی قدرت مین رہے اسکو سزاوار
ہی جو چاہے سو کرے کافرون کو عذاب دیوے مومنون کو نجات بخشے اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ
وَالنَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ * مقرر آسمان و زمین کا بنانا اور رات و دن کا بدلتے آنا اسمین نشانیان ہین عقل والو کو ع

اس آیت کی شان نزول کا سبب ابن ابی حاتم اور طبرانی نے جعفر بن ابی المغیرہ کی طریق سے وہ سعید بن جبیر سے وہ ابن عباس رضی اللہ
عنہما سے یون روایت کیے ہین کہ قریش یہود پاس آکے پوچھے موسی کیا معجزہ لائے یہود کہے عصا اور ید بیضا الحدیث پھر قریش
کہے ہمارے واسطے صفا پہاڑ کو سونے کا بنا دو تب یہہ آیت نازل ہوئی حافظ عسقلانی نے کہا اس حدیث کے رجال تمام ثقہ ہین مگر حمانی
کہ اسمین لوگون کو سخن ہی اور حسن بن موسی اسکو حدیث سے یعقوب کے وہ جعفر بن ابی المغیرہ سے وہ سعید بن جبیر سے مرسل روایت کیا
ہی یہہ مرسل روایت ہی معتبر ہی لیکن اس روایت مین بھی ایک اشکال ہی کیونکہ یہہ سورہ مدنی ہی اور قریش مکے مین تھے وہ سوال کیسا
کیے حافظ ابن حجر عسقلانی اس اشکال کے جواب مین کہا شاید یہہ سوال ہجرت کے بعد کئے ہون علی الخصوص صلح حدیبیہ کے زمانے مین
انتہی آیت کی معنی یون ہی ای لوگو تم تامل کرکے دیکھو اور سوجھو مین نے آسمان و زمین کو کیسا پیدا کیا ہون اور تمہارا رزق اور
معاش انمین رکھا ہون اور رات دن کی گردش لگا دیا ہون کبھی تو رات بڑی ہی اور کبھی دن بڑا ہی دن جو رکھا ہون
اسمین محنت مزدوری کرکے معاش کی فکر کرے اور رات کے آرام لیوے سوای عقلمندو اسکو دیکھکر تفکر کرو اور عبرت پکڑو
ابن حبان نے عبد الملک بن سلیمان کی طریق سے وہ عطا سے روایت کیا ہی کہا مین اور ابن عمر رضی اللہ عنہما اور عبید بن عمیر ملنے
بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا کے یہان گئے ابن عمر نے بی بی کو کہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے بہت عجب امر جو دیکھے ہو کہیو بی بی
بہت روئے اور کہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سب کامین عجیب ہی تھے ایک شب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تشریف لائے
اور میری چادر کے اندر آئے یہانتک کہ آپکے بدن کا پوست میرے پوست کو لگا بعد فرمائے عایشہ آجکی شب اللہ تعالی کی عبادت کے لئے مجھے
اجازت دو مین نے عرض کئی یا رسول اللہ مین آپکی تقرب چاہتی ہون اور مجھکو آپکی خوشی منظور ہی آپکو اجازت دی رسول اللہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھکر مشک مین سے پانی لیکے وضو کیے پانی زیادہ خرچ نکیے بعد نماز کو کھڑا ہوکے قرآن پڑھتے تھے
اور روتے تھے یہان تک اشک سے پہلو تر ہوئے بعد بیٹھے اور اللہ کی حمد وثنا کیے بعد ہاتھین اٹھائے یعنے دعا مانگنے لگے اور آپ
روتے تھے اشک سے زمین تر ہوئی انہین بلال صبح کی نماز کے واسطے بلانے آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم روتے سو دیکھکے کہے یا رسول اللہ
کیا آپ روتے ہو اللہ تو آپکے اگلے اور پچھلے گناہ سب معاف کرچکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلال کیا مین شکر نہ کرون بعد فرمائے
مین کیون نہ روؤن کہ اللہ تعالی ان راتون مین یہہ آیت نازل کیا ہے ان فی خلق السموات والارض بعد فرمائے ویل ہے
اسکو جو اس آیت کو پڑھا اور اسمین دھیان نکیا ثعلبی علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شب کو اٹھے تو
مسواک کرنے بعد آسمان کی طرف دیکھکے پڑھتے ان فی خلق السموات والارض الآیہ بخاری ومسلم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے
روایت کئے ہین کہے ایک شب مین اپنی خالہ ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر مین رہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر کے لوگ سے ایک
ساعت باتین کرکے آرام کیے جب پچھلی شب ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ بیٹھے اور آسمان کی طرف دیکھکے فرمائے ان فی خلق
السموات والارض الآیہ ایک روایت مین آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوشیار ہوکے ہاتونسے انکھین ملے اور آل عمران کے آخر کے
دس آیتین پڑھے الحدیث الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ وے جو یاد کرتے ہین اللہ کو کھڑے اور بیٹھے
اور کروٹ پر یعنے وے لوگ ہمیشہ یاد الہی مین رہتے ہین اور سب حالتون مین اللہ کا ذکر کرتے ہین یہان تین حالتین ذکر کیا کہ واسطے اکثر انسان ان
تین حالتون سے خالی نہین رہتا لیٹنا بھی کئی طرح کا ہوتا ہے کروٹ چت اوندھے یہان کروٹ لیٹنے کو ذکر کیا کہ واسطے اوندھے لیٹنا تو عادۃً
عرفاً مذموم ہے لوگ بھی اکثر اسطور سے لیٹتے ہین کروٹ لیٹنا بہ نسبت چت کے زیادہ ہے کیونکہ پہلو دو ہین اور پشت ایک ہی ہے تو البتہ کروٹ کا وقت
زیادہ ہوا چت سے اغلب کے دیکھتے کروٹ کہا اور اہل طب کہا کرتے ہین چت لیٹنا فکر کرنیکو مانع ہوتا ہے پہلو پر لیٹنا اسکو مانع نہین یہہ تعلم تو فکر
کرنیکا تھا اسلیے اسکو ذکر کیا اور بھی پہلو پر سونا مستغرق نیند کو مانع ہوتا ہے تو اس وضع سے سونے والا جلد ہوشیار ہوتا ہے ہوشیار ہوتے
اللہ کا ذکر کریگا بعضے کہتے ہین مراد ذکر سے نماز ہے یعنے نماز کھڑے ہوکے پڑھتے ہین اس سے عاجز ہو تو بیٹھ کے پڑھتے ہین اس سے بھی
عاجز ہو تو لیٹ کے مقصود یہہ ہے وے لوگ نماز کو کسی حالت مین ترک نہین کرتے جیسا بنے ویسا گذارتے ہین بندۂ عاصی کہتا ہے پہلے
قول والے ذکر کو عموم پر حمل کئے دوسرے قول والے ذکر سے مخصوص نماز کو لئے عموم پر حمل کرنا اولی ہے کہ ذکر کے فضائل مین احادیث بہت وارد
ہوئے ہین امام احمد اور ابوداؤد اور ابن ابی الدنیا اور نسائی اور ابن حبان اپنی صحیح مین ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیے ہین کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے کوئی شخص کہین بیٹھ وہان اللہ ذکر نہین کیا تو اس شخص کو اللہ کے یہان نقصان ہے اور کوئی شخص کہین کروٹ

لیٹو دیا ان اللہ تعالی کا یاد کیا تو اس شخص کو اللہ تعالی کے یہان نقصان ہی اور کوئی شخص کہین چلا اور اس چلنے مین اللہ کا یاد کیا تو اس
شخص کو اللہ کے یہان نقصان ہی ترمذی اور ابن ماجہ اور ابن حبان اپنی صحیح مین اور حاکم عبد اللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت کیئے
ہین کہسے مین عرض کیا یا رسول اللہ شرائع اسلام مجھ پر بہت ہوئے سو کچھ ایسا فرما دو کہ مین اسکو پکڑ رکھون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرمائے تیری زبان ذکر الہی سے ہمیشہ تر رہے ترمذی کہا یہہ حدیث حسن غریب ہی اور حاکم کہا اسکی اسناد صحیح ہی مسلم نے عائشہ رضی اللہ
عنہا سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب حال تو مین اللہ تعالی کا ذکر کیا کرتے تھے امام شافعی رضی اللہ عنہ اس آیت سے بیمار
لیٹھ کے نماز پڑھے تو کروٹ لینا واجب ہونیکی دلیل پکڑتے ہین پھر کروٹ لیٹے تو سر سے اشارہ کرنا مگر کروٹ لیٹنے کی طاقت نہو
تو چت لیٹنا اسکو تائید کرتی ہی حدیث جسکو بخاری اور اصحاب السنن نے عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے روایت کیے ہین کہ مجھکو
بواسیر تھی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کا سوال کیا حضرت فرمائے کھڑا ہوکے نماز پڑھ اگر طاقت نہین تو بیٹھ کے نماز پڑھ اگر
طاقت نہین تو کروٹ لیٹکے پڑھ اور ابو حنیفہ کہے بس بیمار کو بیٹھنا متعذر ہو تو چت لیٹنا افضل ہی کروٹ لیتا تو بھی جایز ہی ویتفکرون
فی خلق السموات والارض اور دھیان کرتے ہین پیدائش مین آسمان اور زمین کے ربنا ما خلقت ہذا باطلا
ای رب ہمارے تو نے یہہ عبث نہین بنایا لفظ ربنا کا قول محذوف کا مقولہ ہی یعنے آسمان و زمین کی پیدائش مین تفکر کرکے کہتے ہین ای
رب ہمارے تو نے یہہ عبث نہین بنایا بلکہ اسمین تیری وحدانیت پر اور کمال قدرت پر دلیل ہی اور اسمین کئی حکمتین رکھا ہی سبحانک
فقنا عذاب النار تو پاک ہی عیب سے سو ہمکو بچا دوزخ کے عذاب سے یعنے ہم تیری وحدانیت کی تصدیق کیے اور تو جنت اور
دوزخ جو تیار رکھا ہی اسکا اقرار کیے اب ہمکو دوزخ سے بچا معلوم کیجیے اللہ تعالی اس آیت مین دعا کرنیکی کیفیت بندون کو تعلیم
کیا سو دعا کرنیوالا اول اللہ تعالی کی حمد و ثنا کرکے بعد دعا کرنا چاہیے اپنی خاطر کسی چیز کے حاصل کرنے مین صرف کرنیکو اور اس چیز کو
دلیل ٹھرانے کو فکر کہتے ہین یہہ فکر انسان مین ایک قوت ہی جسکے سبب سے انسان مجہولات کو معلومات سے حاصل کرتا ہی اس قوت کو عقل کے
مطابق جاری کرنیکو تفکر کہتے ہین اس سے معلوم ہوا جس چیز کی صورت ذہن مین کسی وجہ سے حاصل نہو تو اسمین تفکر کرنا ممکن نہین نبی صلی اللہ
علیہ وسلم فرماتے ہین تم اللہ تعالی کے نعمتون مین تفکر کرو اللہ تعالی کی ذات مین تفکر مت کرو اسکو طبرانی وغیرہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت
کیے ہین ابن عباس وغیرہ سے بھی ایسی ہی روایت مرفوع وارد ہوئی ہی اللہ تعالی کی ذات پاک مین تفکر کرنی منع فرمائے کیونکہ
اللہ تعالی کسی صورت سے متصف ہونے سے منزہ ہی اسکو تصور کرنا بھی محال ہی اسی لیے اللہ تعالی نے اپنے بندون کو خبر دیا کہ وے آسمان و زمین کے پیدائش
مین تفکر کرتے ہین دیکھے کہ اللہ تعالی صنائع عجیب اور بدائع غریب اسمین ودیعت رکھا ہی تا اس خالق کی کمال قدرت کا نمونہ ہو اور سمجھے کہ انکو ایک

ایک خالق ہی قادر مدبر حکیم ربنا انک من تدخل النار فقد اخزیته ای رب ہمارے جسکو تونے دوزخ مین ڈالا
تو مقرر اسکو تو رسوا کیا وما للظلمین من انصار۔ اور گنہگارون کا کوئی نہین مددگار اخزی ماضی کا صیغہ ہی باب افعال
اسکا مجرد خزی ہی خزی کی معنی اہانت اور ذلت اور فضیحت اور بے عزت کرنی اہل قبلہ سے گناہ کبیرہ کا مرتکب جو ہو وہ مومن نہین کرکے
معتزلہ اس آیت سے دلیل لیتے ہین کہتے ہین کبیرہ کا مرتکب جو دوزخ مین پڑا تو اسکو اللہ تعالی اخزا کیا سو یہہ بات اس آیت سے ثابت ہوئی
مومن کو اخزا نہین کرکے اللہ تعالی دوسری آیت مین فرمایا ہی یوم لا یخزی اللہ النبی والذین امنوا معہ یعنے اس دن رسوا
نکریگا اللہ تعالی نبی کو اور انکو جو اس نبی کے ساتھ ایمان لائے ان دونون آیتون کو جمع کرنے سے لازم ہوا گناہ کبیرے والا مومن نہین
اس اعتراض کے کئی جواب ہین پہلا جواب یوم لا یخزی اللہ النبی کی آیت اخزا مطلق ہونیکو مقتضی نہین بلکہ مومن نبی کے ساتھ
جس حال مین ہوگا اس حالمین اسکو اخزا نہین اس حالت مین اخزا ہونا دوسری حالت مین اخزا ہونیکو منافی نہین اخزا کی ایک حالت عدم
عدم اخزا کی ایک حالت ہی دونون مین تناقض نہین امام رازی ہی جوابکو پسند کیا دوسرا جواب خزا مخصوص ہی اسکو جو دوزخ مین سدا
رہے گناہ کے موافق دوزخ مین جاکے نکلا تو اسکو اخزا ہونا یہہ قول سعید بن المسیب اور ثوری اور قتادہ کا ہی تیسرا جواب دوزخ میں گیا سو شخص جانے کی
حالت مین اسکو خزی ہی وہان سے جب نجات پایا تو اسکی خزی دفع ہوئی آیت کی معنی یون ہین جسکو تونے دوزخ مین ڈالا اسکو رسوا
کیا کب واسطے دوزخ مین ڈالا اور آتش سے عذاب پایا اسیکو تائید کرتی ہی حدیث جسکو ابن جریر طبری اور حاکم نے عمرو بن دینار سے
روایت کئے ہین بولا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے عمرے کے ارادے سے آئے پھر مین اور عطا انکے پاس گئے مین نے پوچھا کیا دوزخ مین گئے
بعد نہ نکلینگے یعنے مومن جابر کہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھکو خبر دئے کروے کفار ہین مین کہا اللہ تعالی فرماتا ہی انک من
تدخل النار فقد اخزیتہ جابر کہے آتش سے جب جلایا تو اس سے بڑے کونسی اخزی ہی اس سے کم چیز مین خزی ہی ابن جریر
طبری نے اسی قول کو اختیار کیا ہی اور بولا دوزخ گیا تو جانے سے اسکو خزی ہوئی اگرچہ بعد اس سے نکلے اس تقدیر پر خزی سے ہتک اور
فضیحت مراد ہوگی چوتھا جواب خزی کی معنی اہانت اور اہلاک اور ابعاد اور شرمندگی اور خجالت بھی ہی جو شخص دوزخ مین جائیگا
تو اسکے مناسب کی خزی اسمین مراد ہوگی اسمین سے نکلے تلک مومن کو شرمندگی اور خجالت ہی حاصل جواب خزا کا لفظ مشترک ہی
مشترک لفظ کو نفی اور اثبات دونون مین ملکے حمل کرنا صحیح نہین پھر اس سے حجت پکڑنا ساقط ہوا معتزلہ جیسے ان دو آیتون سے
اپنے مذہب پر دلیل پکڑتے ہین ایسا ہی مرجیہ گناہ کبیرے والا مومن دوزخ میں نجانے پر اس سے دلیل لیتے ہین کیا واسطے صاحب
الکبیرہ مومن ہر مومن کو خزی نہین دوزخ میں جانا خزی ہی تو چاہئے کہ صاحب کبیرہ دوزخ مین نجانا معتزلہ کو جو جواب دئے اسکو تامل کرنے سے

ان کا جواب بھی نکل آتا ہی منکرین شفاعت وما للظالمین من انصار سے فاسقون کو شفاعت نہونے پر دلیل لیتے ہین کیا
واسطے شفاعت بھی ایک نوع کی نصرت ہی جنس نصرت کی نفی جب کیا تو اسکے نوع کی نفی بھی ثابت ہوئی بیضاوی نے اسکے جواب مین بولا
نصرت اسکو کہتے ہین کسی چیز کو قہر و غلبے سے دفع کرنا شفاعت مین قہر نہین بلکہ عاجزی ہی سو نصرت کی نفی کرنے سے شفاعت کی
نفی لازم نہین آتی امام رازی نے اسکے چند جواب دیا ہی پہلا جواب قرآن دلالت کرتا ہی مطلق ظالم کافر ہی جیسے اس آیت مین
فرمایا والکافرون ہم الظلمون کافرون کا مددگار کوئی نہونے سے مومنون کے لیے شفاعت نہونا لازم نہین آتا کافر اپنے
کو شفاعت اور مدد کرنیوالا کوئی نہین کرکے تخصیص جو کرتے ہین اسی کو تائید کرتی ہی اللہ تعالی فرماتا ہی جیسے قیامت کے دن
کہینگے فما لنا من شافعین ولا صدیق حمیم یعنے ہمارا کوئی سفارشی نہین اور نہ کوئی دوست محبت کرنیوالا دوسرا جواب
شفاعت اللہ تعالی کے اذن سے ہوگی جب اذن سے ہوئی تو شفیع نصرت پر قادر نہین ہوا مگر اذن کے بعد جب اذن ہوا تو نصرت پر
بالاستقلال قادر نہین ہوا تیسرا جواب یہ آیت عام ہی شفاعت کی ثبوت کے دلائل خاص ہین خاص مقدم ہی عام پر ربنا اننا سمعنا
منادیا ینادی للایمان ان آمنوا بربکم فآمنا ای رب ہمارے ہمنے مقرر سنا کہ ایک پکارنیوالا پکارتا ہی ایمان لانیکو
کہ ایمان لاؤ اپنے رب پر سو ہم ایمان لائے ابن عباس وغیرہ اکثر مفسرین کہتے ہین اس پکارنیوالے سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہین محمد بن
کعب القرظی کہا پکارنیوالے سے قرآن مراد ہی کیا واسطے ہر شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات نہین کیا یعنے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
ملاقات نہو تو آپ پکارے سو بھی نہین سنا بخلاف قرآن کے اسکو ہر کوئی سنتا ہی اور سمجھتا ہی ایمان لانیکی توفیق جب اسکو اللہ تعالی
دیا تو اسکا بھلا ہوا کیا واسطے قرآن رشد اور ہدایت اور قسم قسم کے دلائل ہین جو اللہ تعالی کی وحدانیت پر دلالت کرتے ہین شامل
ہی جو شخص اسکو سنا اور سمجھا اور ایمان لایا تو گویا قرآن اسکو ایمان کے واسطے پکارا ربنا فاغفر لنا ذنوبنا ای رب ہمارے
اب بخش ہمکو ہمارے گناہ وکفر عنا سیاتنا اور ڈھانپ دے ہمارے برائیان ذنوب سے کبائر اور سیات سے صغائر مراد
ہین بعضے کہتے ہین دونون کی ایک ہی معنی ہی تاکید کے واسطے ذکر کیا کیا واسطے دعا مین الحاح اور مبالغہ کرنا مندوب ہی بعضے کہتے ہین گناہ
جو ہم کرچکے ہین انکو بخش اور جو آیندہ ہم سے سرزد ہوگے انسے درگذر بعضے کہتے ہین غفران ان گناہونکی جو توبہ کرنے سے بخشا جاتے ہین
اور تکفیر ان گناہونکی جو طاعتون سے محو ہوجاتے ہین وتوفنا مع الابرار اور موت دے ہمکو نیکون کے ساتھ یعنے ہمکو ابرار کے
زمرے مین داخل کر ابرار سے انبیا اور صالحین مراد ہین اسکی معنی یہہ ہی کہ وے جس عمل پر مرے ہمکو بھی اسی عمل پر مار تا ہم قیامت کے دن
انکے درجہ مین ہین یا معنی یون ہین ہمکو انکے تابعدار ومین کرکے مار ربنا وآتنا ما وعدتنا علی رسلک ای رب ہمارے

ہمارے اور دیجیے ہمکو جو وعدہ دیا تو نے اپنے رسولوں پر یعنے اپنے رسولونکی زبان پر یا رسولونکی تصدیق پر تو اب یہ
کہ وعدہ جو کیا ہی اسکو دیجیے اگر کہیے اللہ تعالی وعدے کا خلاف نہیں کرتا پھر وعدے کو پورا کرنیکی طلب واسطے کرنا اسکا جواب یہہ ہی
وعدہ پورا ہونیکے اسباب جمع ہین انکے محافظت کی توفیق طلب کرتے ہین یا اپنی عاجزی اور فروتنی اور بندگی ظاہر کرتے ہین یا اب
اس انعام کے مستحق ہونا یقینی نہین سو اپنے تئین اسکے مستحق ہونیکی لیاقت کا سوال کرتے وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اور رسوا نکر ہمکو
قیامت کے دن یعنے ہلاک اور فضیحت مت کر اور اس دن ہماری اہانت نکر اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ مقرر تو خلاف
نہین کرتا وعدہ اس آیت سے طاعت کی توفیق اور معصیت سے عصمت طلب کرنیکی توفیق مقصود ہے گویا یون کہے ہمکو طاعتونکی توفیق دے
جب توفیق دیا تو اس توفیق کو باطل کرنیکے اور ہمکو ہلاکی اور رسوائی مین ڈالنیکے کام نکروا ابو یعلی نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے عار اور تخزیہ یعنے رسوائی ابن آدم کو قیامت کے دن اللہ تعالی کے روبرو کھڑے ہوے ہوتے وقت اس مرتبے پر ہوگی کہ
وہ بندہ اپنے کو دوزخ مین ڈالنے کے واسطے آرزو کریگا تعجب کہتے ہین لا تخزنا کا سوال اس واسطے ہی یعنے آدمیونکو گھمنڈ رہتا ہے
کہ آپ نیک کام مین ہین قیامت کے دن ظاہر ہوگا کہ وہ نیک کام پر نہین تھا پھر اسکو موقف مین حسرت اور ندامت ہوگی سو وہ حسرت و
ندامت زائل ہونیکا سوال کئے فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ پھر قبول کی انکی دعا انکے رب نے یعنے جو مانگے سو دیا اَنِّيْ لَا اُضِيْعُ
عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى یہہ اللہ تعالی کا قول ہی یعنے اللہ تعالی فرمایا مقرر مین ضایع نہین کرتا محنت کسی محنت
والے کی تم مین مرد ہو یا عورت سعید بن منصور اور عبد الرزاق اور ترمذی اور ابن جریر اور ابن المنذر اور ابن ابی حاتم اور طبرانی اور حاکم نے
ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کئے ہین کہ بی بی نے فرمایا یا رسول اللہ اللہ تعالی نے ہجرت مین عورتونکا کچھ ذکر کیا سو مین نہین سنی
تب اللہ تعالی نے فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ کی آیت آخر تک نازل کیا حاکم نے اس حدیث کی تصحیح کی ہی بَعْضُكُمْ مِّنْ بَعْضٍ
بعض تمہارے بعض سے ہین یعنے تم آپسمین ایک ہو مرد عورت سے پیدا ہوتا ہی عورت مرد سے پیدا ہوتی ہی یا مرد و عورت سب اصل مین ایک ہی
آدم اور حوی علیہما الصلوۃ والسلام سے نکلے ہین یا دونونمین کمال اتحاد اور اتصال ہی یا دین اور نصرت اور موالات مین متحد ہین یا
معنی یون ہی طاعت پر ثواب ملنے اور معصیت پر عتاب لینے مین بعض بعض کے مثل ہین فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ
پھر جو لوگ اپنے وطن سے چھوٹے اور نکالے گئے اپنے گھرون سے وَاُوْذُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ اور ستائے گئے میری راہ مین وَقٰتَلُوْا
وَقُتِلُوْا اور لڑے اور مارے گئے ہین یعنے مہاجرین جو اپنے گھر دار کو اور عورت بچون کو ترک کرکے نکلے اور اسلام لائے مشرکون
نے انکو جو ایذا دئے سو سہے بعد جہاد فرض ہوا تو دشمن سے لڑے اور جنگ مین شہید ہوے فی سبیلی سے اللہ تعالی کی طاعت اور

اسکے دین کو قایم کرین اور اسکی رضامندی مین نکلنا مراد ہی یہہ مہاجر وے ہین جو مکے سے حبش کی طرف اور مدینے کیطرف
ہجرت کیے ہین لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ البتہ دعا ہونگا یعنے محو کر دونگا ان سے انکے برائیان یعنے گناہ ان
وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ اور البتہ انکو داخل کرونگا باغون مین
جنکے نیچے بہتی ندیان بدلا اللہ کے یہان سے یعنے انکے گناہ جو بخشا اور انکو بہشت مین داخل کیا سو اللہ تعالی اپنے فضل و احسان سے
انکو بدلا دیا وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ ۝ اور اللہ ہی کے یہان ہی اچھا بدلا اللہ تعالی نے انکو بدلا دیا محض اسکا فضل و
کرم تھا سو اسکی تاکید واسطے اس جملے کو ذکر کیا ابن جریر اور ابو الشیخ اور طبرانی اور حاکم اور بیہقی شعب الایمان مین عبد اللہ بن عمرو بن العاص
رضی اللہ عنہما سے روایت کیے ہین کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے بہشت مین اول داخل ہوگا سو زمرہ
مہاجرین کے فقراکا ہی وے لوگ ہین جو سب برائیون سے بچتے تھے انکو حکم کچھ کرو تو سنتے اور اطاعت کرتے تھے اور نہین سے کسیکو ان
کے پاس کچھ حاجت رہتی تو وہ نہین اسکے دلمین رہجاتی بر نہ آتی اور اللہ تعالی قیامت کے دن بہشت کو بلاویگا تو اپنی زینت اور
آراستگی کے ساتھہ آویگی اللہ تعالی فرماویگا ای میرے بندو جو میری راہ مین لڑے اور مارے گئے اور میری راہ مین ستائے گئے اور میری
راہ مین کوشش کیے تم بہشت مین جاؤ پھر وے لوگ بن حساب اور بن عذاب کے بہشت مین جاوینگے تب فرشتے اگر اللہ تعالی کو سجدہ کرینگے
اور کہینگے اے رب ہمارے ہم رات دن تیری تسبیح کرتے ہین اور تیری پاک ذات کو یاد کرتے ہین یہ کون لوگ ہین جنکو تو ہمار
پر فضیلت دیتی اللہ تعالی فرماویگا یہ میرے وے بندے ہین جو میری راہ مین لڑائی کیے اور میری راہ مین ستائے گئے پھر فرشتے
انکے پاس سب دروازون سے جاکے کہینگے سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار یعنے سلامتی تم پر اسکے بدلے جو تم نے صبر کیا
سو تمہارا پچھلا گھر کیا خوب ہی حاکم نے اس حدیث کی تصحیح کی ہی لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِي الْبِلَادِ
تجھکو فریب نہ دیوے آنا جانا کافرونکا شہرون مین اس آیت کی شان نزول یہہ ہی کافر فراغتی سے تجارت کرتے اور خوشی سے
گذران کرتے انکا ایسا حال دیکھکے بعضے مسلمان کہنے لگے دیکھو اللہ کے دشمن کس نعمت اور فراغت مین ہین اور ہم سختی مین گرفتار ہین سو اللہ
تعالی یہہ آیت نازل کیا لا یغرنک کا خطاب اگرچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی لیکن اس سے امت مراد ہی کیونکہ واسطے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کبھی فریب نہین کھاتے اسکی معنی یون ہی ای سننے والے تجھکو فریب نہ دیوے یعنی کافر فراغتی اور آسایش مین ہوین انکی طرف
مت دیکھو اور آزردہ مت ہو مَتَاعٌ قَلِيْلٌ ثُمَّ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝ یہہ فایدہ ہی تھوڑا سا پھر انکا ٹھکانا
دوزخ ہی اور کیا بری آرام کی جگہہ ہی یعنے دنیا دو روزہ ہی اسکے نعمتین رہنے والے نہین اور یہہ عیش فانی ہی پھر قیامت کے دن

دن دوزخ مین برے ہی لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ لیکن جو لوگ ڈرتے رہے
اپنے رب سے انکو باغ ہین جنکے نیچے بہتی ندیان خٰلِدِيْنَ فِيْهَا نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ سدا رہینگے انمین مہمانی اللہ کے یہانسے
یعنے اللہ کے فضل و کرم سے مہمان آیا تو اسکے لئے چیزین مہیا جو کرتے ہین اسکو نزل کہتے ہین وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّلْاَبْرَارِ
اور جو اللہ کے یہان ہے سو بہتر ہے نیک بختون کو یعنے فضل و نعمت خیر و کرامت اللہ تعالی نے اپنے مطیعونکے لئے جو آمادہ رکھا ہے بہتر ہے
کافرونکے دنیا کے نعمتون سے وَاِنَّ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَمَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ
اور تحقیق کتاب والو مین بعضے ویسے بھی ہین جو ایمان لاتے ہین اللہ پر اور جو اترا تمھاری طرف یعنے قرآن اور جو اترا انکی طرف یعنے توریت
انجیل زبور وغیرہ خٰشِعِيْنَ لِلّٰهِ نیوے ہین اللہ کے آگے لَا يَشْتَرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا خرید نہین
کرتے اللہ کی آیتون پر تھوڑا مول یعنے یہود کے روسا اپنی ریاست اور آمدنی اور رشوت جانیکے اندیشے سے اپنے کتب کی تحریف
کرتے ہین اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات چھپاتے ہین ویسا یہ نہین کرتے اُولٰٓئِكَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ انکو انکی
مزدوری ہے انکے رب کے یہان اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝ بیشک اللہ تعالی شتاب لیتا ہے حساب ابن جریر وغیرہ محدث
طرقون سے روایت کیے ہین جنکا خلاصہ یہہ ہے حبش کا بادشاہ جسکا نام اصحمہ تھا سو جبرئیل علیہ السلام آکے اسکی موت کی خبر نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کو دئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم لوگون کو لیکے بقیع کے میدان مین تشریف لائے اور فرمائے تمھارے بھائی نجاشی پر نماز پڑھو پھر نماز جنازہ
پڑھے منافقین کہنے لگے نماز پڑھتے ہین حبش کے نصرانی پر جسکو کبھی دیکھے نہین اور نہ وہ انکے دین پر ہے تب اللہ تعالی یہہ آیت نازل
کیا بعضے کہتے ہین نجران کے چالیس آدمی کے شان مین نازل ہوئی انمین حبشی بتیس آدمی اور رومی آٹھ آدمی تھے وے سب عیسی علیہ السلام
دین پر تھے سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے بعضے کہتے ہین عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ وغیرہ اہل کتاب جو ایمان لائے تھے ان سب کی
شان مین نازل ہوئی يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا اے ایمان والو صبر کرو یعنے اپنے دین پر تم ثابت رہو سختی ہونے سے
اسکو مت چھوڑ دو یا ثابت رہو طاعتون پر یا فرایض کو ادا کرنے مین یا بلاؤن پر وَصَابِرُوْا اور سختی سہو یعنے کفار کے مقابلے مین
مضبوط رہو جنگ کے سختیون کو سہو اگرچہ اوپر صبر ذکر کرکے جو فرمایا اسمین یہہ بھی داخل تھا لیکن جنگ کی سختی بہت شدت سے رہتی ہے
اسلئے اسکو ذکر کیا وَرَابِطُوْا اور لگے رہو یعنے جہاد واسطے مستعد رہو مرابطے کی اصل معنی باہمدیگر گھوڑے بندھے رکھنا اور
دونون طرف کے لوگ لڑائی کے مستعد رہنا بعد اسکو گھوڑا نہ باندھکے دشمن کو دفع کرنے لوگ جو رہتے ہین اسمین استعمال کئے اگرچہ گھوڑا
نہ باندہا ہے اور اپنے تئین کسی کام پر ملازم رکھنے کو بھی رباط کہتے ہین اس جگہ رباط سے کیا مراد اسمین اختلاف ہے بعضے کہتے ہین کہ جہاد مین

دشمن کو دفع کرنے رہنا اسکو نابود کرتی ہی وہ جو بخاری اور مسلم اور ترمذی اور بیہقی شعب الایمان مین سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے فی سبیل اللہ ایکدن رباط کرنا دنیا سے اور جو اسمین ہی بہتر ہے اور احمد اور مسلم اور ترمذی اور نسائی اور طبرانی اور بیہقی نے سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ایکدن رات کا رباط ایک مہینے کے روزے اور شب بیداری سے بہتر ہی اگر وہ نہین مرا تو عمل جو کرتا ہی اسکے لئے وہ عمل جاری رہتا ہی یعنی اسکا ثواب ہمیشہ جاری رہتا ہی اور اسکا رزق اسپر جاری رہتا ہی اور فتان سے یعنی فتنۂ قبر سے ایمن رہتا ہی طبرانی کی روایت مین یہہ بھی زیادہ کیا قیامت کے دن شہیدون کے ساتھ اٹھتا ہی رباط کے فضیلت مین احادیث بہت سی وارد ہوے ہین جنکا ذکر ترغیبات کے کتابون مین مذکور ہی بعضے کہتے ہین ایک نماز کے بعد دوسری نماز کی انتظاری کرنا اسپر دلالت کرتی ہی وہ جو ابن المبارک اور ابن جریر اور ابن المنذر اور حاکم اور بیہقی شعب الایمان مین داود بن صالح کی طریق سے روایت کئے ہین اسنے کہا ابو سلمہ بن عبد الرحمن نے مجھے کہا تمکو معلوم ہی یہہ آیت کسمین نازل ہوئی ہی مین بولا نہین کہا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین ایسا جنگ نتھا جسکے واسطے مرابطہ ہو لیکن نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا حاکم نے اسکی تصحیح کی ہی ابن مردویہ نے دوسری طریق سے ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے یون روایت کیا ہی کہا ایک روز ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے میری طرف متوجہ ہوکے کہتے تھے ابن اخی یہہ آیت یا ایہا الذین امنوا اصبروا الآیۃ کس بابت مین نازل ہوئی سو تجھکو معلوم ہی مین نے بولا نہین ابو ہریرہ کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین ایسا جنگ نہین تھا جسکے لئے مرابطہ ہو لیکن یہہ آیت نازل ہوئی ایک قوم کے حق مین جو مسجد کو آباد کرتے تھے نماز کو اسکے وقت پر ادا کرکے اللہ تعالی کا ذکر کرتے ہوے بیٹھے ہوئے سو انکے شان مین نازل ہوئی اصبروا یعنی پانچ نمازون پر ثابت رہو وصابروا یعنی اپنی نفس و ہوا پر صبر کرو یعنی صبر سکھلاو ورابطوا یعنی مساجد مین لگے رہو امام مالک اور امام شافعی اور عبد الرزاق اور امام احمد اور مسلم اور ترمذی اور نسائی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ہیں تمکو خبر نہ دیون اسکی جسسے اللہ تعالی گناہون کو محو کرتا ہی اور درجون کو بلند کرتا ہی سختی کے وقت وضو کامل کرنا اور قدمون کو مساجد کیطرف زیادہ کرنا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کی انتظار کرنا فذلکم الرباط فذلکم الرباط فذلکم الرباط یعنی رباط یہی ہی اسکو تین بار فرمائے احتمال ہی کہ رباط سے دونون معنی مراد ہو کیا واسطے رباط مشتق ربط سے ہی ربط کی معنی باندھنا پھر جو شخص کسی امر پر صبر کیا اور اسکو لازم کرلیا تو وہان رباط کہتے ہین یہہ لازم کرلیا خواہ جہاد مین ہو یا نماز مین یا دوسرے کسی کام مین واتقوا اللہ لعلکم تفلحون ٥ اور ڈرتے رہو اللہ سے شاید تم مراد کو پہنچو یعنی تم اللہ تعالی سے ڈرو اسکے ماسوا سے بری ہو تو تمہارا بھلا ہوگا معلوم کیجئے اللہ تعالی نے اس سورت مین علوم اصول اور فروع سے بہت سی قسمین بیان کیا اصول کا بیان کیا ہوا یعنی توحید اور عدل اور

ثلاثہ ارباع ورد دوشنبہ
القرآن وثلاثہ ورابطوا

اور نبوت اور معاد کا ذکر کیا فروع کا بیان کیا سو تعلق جن کا تکالیف اور احکام سے تھا جیسے حج اور جہاد بیان کیا بعد سورت کا ختم ایسی آیت پر کیا جو تمام آداب پر مشتمل ہی اسکی تقریر ایسی ہی انسان کے احوال دو قسم کے ہین ایک فقط اسی سے تعلق رکھتا ہی دوسرا اسکے اور غیر کے درمیان مشترک ہی پہلی قسم مین صبر ضروری ہی دوسری قسم مین مصابرہ صبر کے تحت مین کئی انواع داخل ہین پہلا توحید اور عدل اور نبوت کی معرفت واسطے نظر اور استدلال کی مشقت پر اور مخالفونکے شبہونکو دور کرنے واسطے جواب استنباط کرنے کی مشقت پر صبر کرنا دوسرا واجبات اور مندوبات ادا کرنیکی مشقت پر صبر کرنا تیسرا منہیات سے باز رہنے کی مشقت پر صبر کرنا چوتھا دنیا کے سختیاں اور آفتین جیسے مرض اور فقر اور قحط اور خوف پر صبر کرنا اصبروا جو فرمایا اسکے تحت مین یہ سب اقسام داخل ہوتے ہین اور ہر قسم کے تحت مین انواع مین کہ جنکی انتہا نہین مصابرت اسکو کہتے ہین اپنے اور غیر کے درمیان ایذائیں جو پڑتے ہین اسکو سہنا اسکے تحت مین گھر والے اور ہمسایہ اور قرابت دار اور ذات بھائیان سے کچھ بدخلقی ہو تو اسکو سہنا اور کوئی شخص بدی کیا تو اس سے بدلا نکرنا اسیکی تحت مین اپنے نفس پر غیر کو ایثار کرنا اور ظالم سے عفو کرنا اور امر معروف نہی منکر اور جہاد اور مبطلین کے شبہے دفع کرنے کے واسطے مباحثہ کرنا اور انکے شبہون کا جواب دینا اور انکے دلون سے شبہے دفع کرنیکے واسطے سعی کرنا یہہ سب مصابرت مین داخل ہین پھر انسان اگرچہ صبر اور مصابرت واسطے تکلیف کرے لیکن اسکی ذات مین بد اخلاق موجود ہین وے باعث ہوتے ہین برے کامون پر وے شہوت اور غضب اور حرص ہی انسان اسکو مجاہدے سے عاجز کر نہین اپنی تمام عمر کو مشغول رہیگا تو صبر اور مصابرت اس سے نہوگی اسکے واسطے رابطوا فرمایا یہہ فعلونمین کا ایک فعل تھا انسان جو فعل کرتا ہی اسکے لئے غرض اور باعث رہنا ضرور تو اس مجاہدے مین بھی غرض اور باعث ضرور ہوا وہ باعث اللہ تعالی کا ڈر ہی تا فلاح حاصل ہو اسکے لئے فرمایا واتقوا اللہ لعلکم تفلحون فخر الدین الرازی نے ایسی ہی تقریر کیا ہی اس سورت کی فضیلت مین بیضاوی وغیرہ حدیث جو ذکر کئے ہین کہ جو شخص سورت آل عمران پڑھیگا تو دوزخ کی پل پر اسکی ہر آیت پر امان ملیگا سو اس حدیث کو حفاظ الحدیث موضوع کہے ہین ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے ہر ہر سورے کی فضیلت مین ایک طویل حدیث موضوع بعضون نے روایت کیا ہی سو اسمین یہہ بھی ہی ابن السنی کتاب عمل الیوم واللیلہ کے اور ابو نعیم اور ابن عساکر نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر شب آل عمران کے آخر کے دس آیت پڑھا کرتے تھے دارمی نے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے موقوف روایت کیا ہی آل عمران کے آخر کو جو شخص شب کو پڑھیگا تو اسکے لئے اس شب کا قیام لکھا جائیگا اور طبرانی ابن عباس سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے جو شخص جمعہ کے دن سورت جسمین آل عمران پڑھا جاتا ہی پڑھے تو آفتاب غروب ہوئے تک اس شخص پر اللہ اور اسکے ملائک

صلاۃ بھیجے ہین حافظ عسقلانی نے کہا اسکی سند ضعیف ہی سورۃ النسآء مدنیۃ وھی مائۃ وست وسبعون آیۃ سورت النسا مدینے مین نازل ہوئی اسکے ایک سو چہتر آیت ہین خطیب الشربینی کہا اسکی تین ہزار پینتالیس کلمے ہین اور سولا ہزار تیس حرف ہین

بیچ الجزری اپنے مصحف کے حاشیہ پر لکھا ہی –
آیات ۱۷۶
کلمات ۳۷۴۵
حروف ۱۵۸۹۲
ع ۱۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۝ یاایہا الناس اتقوا ربکم الذی خلقکم من نفس واحدۃ لوگو ڈرتے رہو اپنے رب سے جس نے بنایا تمکو ایک جان سے یعنے آدم علیہ السلام سے وخلق منہا زوجہا اور اسی جان سے بنایا اسکا جوڑا اللہ تعالی نے آدم علیہ السلام پر نیند ڈالا سو گئے بعد انکی بائین طرف کی چھوٹی پسلی سے حوا کو پیدا کیا آدم ہوشیار ہو کے اسکو دیکھے اپنے سر کے پاس بیٹھی ہی پوچھے تو کیا ہی بولی مین عورت ہون کہے تو کیا واسطے پیدا ہوئی ہی بولی تو مجھسے آرام پکڑے پھر دونو مین محبت اور الفت ہوئی حوا کس وقت پیدا ہوا اسمین اختلاف ہی کعب الاحبار اور وہب بن منبہ اور ابن اسحق کہتے ہین کہ آدم بہشت مین جانیکے قبل پیدا ہوئی ابن مسعود اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے مروی ہی کہ آدم بہشت مین گئے بعد حوا وہین بہشت مین پیدا ہو۔ وبث منہما رجالا کثیرا ونسآء اور بکھیر دیئے اللہ تعالی ان دونون یعنے آدم اور حوا سے بہت مرد اور عورتین اسحق بن بشر اور ابن عساکر نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کئے ہین کہ آدم علیہ السلام کو چالیس بچے ہوئے بیس لڑکے اور بیس لڑکیان اللہ تعالی مردون کو کثرت کی صفت کر کے اکتفا کیا عورتون کی صفت نہین کیا کیا واسطے حکمت مقتضی ہی عورتین بہت ہونا کیا واسطے اللہ تعالی مردون کو ایک عورت سے زیادہ اپنی صحبت مین رکھنا جائز رکھا جب مرد بہت ہوتو عورتون کی کثرت بھی ضرور ہوئی اور انکو کثرت سے وصف کرنیمین یہ بیان ہی کہ حال مردون کا اتم اور اکمل ہی اور انکو ظہور اور اشتہار لایق ہی اور عورتون کو لایق پوشیدگی اور گمنامی ہی واتقوا اللہ الذی تسآءلون بہ والارحام اور ڈرتے رہو اللہ سے جسکا واسطہ دیتے ہو آپسمین اور خبردار رہو ناتے والون سے یعنے تم کسیکی اعانت چاہیے یا اپنے پر اسکو مہربان کرنا چاہتے ہین تو اسکا واسطہ دیتے ہو عرب کہتے تھے اسالک باللہ یعنے اللہ کا واسطہ دیکے تجھسے مانگتا ہون انشدک باللہ یعنے اللہ کا واسطہ دیکے تجھکو قسم دیتا ہون الارحام مین دو قراءت ہین اکثر قاریان میم کے فتح سے پڑھتے ہین لفظ اللہ پر عطف ڈالکے ہو تو معنی یون ہونگی تم ڈرو اور خبردار رہو ناتے والون سے یعنے انسے قطع دوستی مت کرو حمزہ نے میم کے کسرے پڑھا ہی بہ کی ضمیر پر عطف ڈالکے اس قراءت پر معنی یون ہونگی ڈرو اللہ سے کہ جسکا واسطہ اور رحم کا واسطہ دیتے ہو یہہ بھی عرب کی عادت تھی اللہ کا اور رحم کا واسطہ دیا کرتے اور کہتے سالتک باللہ وبالرحم یعنے اللہ کا اور رحم کا واسطہ دیکے تجھسے مانگتا ہون ارحام جمع رحم کی ہی اسکی معنی قرابت اصل مین رحم بچہ دان کو کہتے ہین سو سب ایک ہی رحم سے نکلنے سے رحم کو قرابت مین استعمال کئے بعضے کہتے ہین رحم مشتق رحمت سے ہی کیا واسطے قرابت کے

کے سبب ایک دوسرے پر رحم کرتا ہی مہربان ہوتا ہی اللہ تعالی اپنے نام کے ساتھہ رحم کو ضم کرنے سے رحم کا حق بڑا معلوم ہوا اور اسکو قطع کرنا بڑی گناہ ہی بخاری اور مسلم نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے جو شخص اللہ کو اور پچھلے دن کو مانتا ہی چاہئے اپنے رحم کو وصل کرے بخاری اور مسلم نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے جس کو اپنی رزق کی کشایش ہونا اور اجل مین تاخیر ہونا یعنے عمر دراز ہونا دوست ہو تو اپنی رحم کو وصل کرے عمر بڑی ہونا جو کہے اس سے مراد طاعت کی توفیق اور گناہ سے محفوظ رہنی اور اسکا نام نیکی سے یاد کرنا مراد ہی گو یادہ نہین ہو بعضے کہتے ہین قضا دو طور کی ہی ایک قضاء مبرم جو ام الکتاب مین مذکور علم الہی مین ہی اس قضا کو تبدل نہین دوسری قضاء معلق جو فرشتے کو عمر کا علم ہوتا ہی اسمین تبدل جایز ہی کیا واسطے فرشتے کو معلق حکم ہوتا ہی یعنے فلانا شخص اگر اپنی رحم کو وصل کریگا تو اسکی عمر مثلا سو برس کی ہی اگر قطع کریگا تو اسکی عمر سات برس کی اس وصل اور قطع کرنیکا علم اللہ تعالی کے پاس رہتا ہی کہ اسمین تبدل نہین بخاری اور مسلم نے عایشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے رحم عرش سے لٹکی ہی کہتی ہی جو شخص مجھکو وصل کرے تو اللہ تعالی اسکو وصل کرے اور جو مجھکو قطع کرے اللہ تعالی اسکو قطع کرے امام احمد اور بزار نے سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت کیے ہین کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے یہہ رحم شجنہ ہی رحمن سے یعنے مشتق ہی رحمن کے اسم سے جسنے اسکو قطع کریگا تو اللہ تعالی اسپر جنت کو حرام کریگا احمد کے رجال ثقہ ہین اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ۝ معلوم ہوا کہ اللہ تعالی تم پر مطلع ہی رقیب اللہ تعالی کی صفت ہی اسکی معنی وہ جو اپنے مخلوقات سے غافل نہین بعضے کہتے ہین نگاہبان کہ جس سے مخلوقات کا کوئی امر پوشیدہ نہین اس جملے کو جو ذکر کیا اسمین اشارہ کیا کہ اللہ تعالی تمھارے سارے اسرار پر مطلع ہی جو شخص ایسا ہو تو اسکو ڈرنا ضرور ہی وَاٰتُوا الْيَتٰمٰٓى اَمْوَالَهُمْ اور دیے ڈالو یتیمون کو انکے مال ابن ابی حاتم نے سعید بن جبیر سے ثعلبی اور واحدی نے مقاتل اور کلبی سے روایت کیے ہین کہ یہہ آیت بنی غطفان کے ایک شخص کی شان مین نازل ہوئی اسکو بھتیجا تھا بہت سا مال اسکا اسکے چچا کے پاس تھا لڑکا بالغ ہوکے اپنے مال کی درخواست کیا چچا اسکو نہین دیا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس فریاد ہوا تب یہہ آیت نازل ہوئی مقاتل اور کلبی کہتے ہین کہ اسکا چچا نے سنکے کہا ہم اللہ کی اور اسکے رسول کی اطاعت کیے اور حوب الکبیر سے ہم اللہ کی پناہ لیتے ہین اور اسکا مال اسکے ذمے کر دیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے جو شخص اپنی نفس کی بخل سے بچیگا اور اپنے پروردگار سے اس طور سے اطاعت کریگا تو وہ بہشت مین جایگا غرض وہ لڑکا اپنا سارا مال فی سبیل اللہ خرچ کر دیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اجر ثابت ہوا لکن ۝

باقی رہ گئے صحابہ عرض کئے یارسول اللہ گناہ کیسے رہے تو فرمائے اس لڑکے کو اجر ملا اور اسکے باپ پر گناہ رہ گیا بندۂ عاصی کہتا ہی
شاید باپنے مال وجہ شرعی سے جمع نہین کیا تھا یا اسکے حقوق ادا نہین کیا تھا اس لئے اس پر گناہ رہ گیا اس آیت مین دیدے ڈالو
کرکے حکم جو ہی تیمون کے اولیا اور اوصیا کو ہی یتامی جمع یتیم کی ہی یتیم اس لڑکے کو کہتے ہین باپ اسکا مر جاوے لغت کی رو سے یتیم کی
اطلاق بچے پر اور بالغ پر ہوتی ہی لیکن عرف مین بچے کو یتیم کہینگے جب بالغ ہوا تو یتیم کی اطلاق اسپر سے جاتی رہی فقہا کے پاس بھی یتیم
اسیکو کہتے ہین معلوم کیجئے یتیم کی اطلاق نابالغ پر جب ہوئی جب تک وہ یتیم ہی یعنے بالغ نہین اسکا مال اسکو دینا جایز نہین جب بالغ
ہوا اور مال دینیکا لایق ہوا تو وہ یتیم نہین پھر اس آیت مین بلوغ کے بعد ان پر یتیم کی اطلاق جو کئی سو اصل لغت کے نظر کرنے ہی یا
یتیمی کا وقت قریب رہنے سے مجازا ان پر اطلاق یتیم کا کئے تا انکی حالت پر رحم کرے بعضے کہتے ہین امر زمان مستقبل کو بھی
متناول ہوتا ہی یہان امر اسی قبیل کا ہی یعنے یہ بچے جو اب یتیم ہین وے بالغ ہوئے بعد انکے مال انکو دے ڈالو وَلَا تَتَبَدَّلُوا
الْخَبِيثَ بِالطَّيِّبِ اور بدل نہ لو گندا ستھرے سے یعنے تمھارے مال جو حلال پاک ہین اسکو چھوڑ کے یتیم کا مال جو تمھے حرام ہی نہ لو
سعید بن المسیب اور نخعی اور زہری اور سدی کہتے ہین یتیمون کے اولیا جو تھے یتیم کا جید مال لیکے اسکے درعوض اپنا ردی مال
اسکو دیتے بعضے تو اسکی بکری فربہ ہو تو آپ لیلیکے اسکے بدل اپنی دبلی بکری دیتے کوئی اسکا جید درم لیکے اپنا کھوٹا درم اسکے
بدل دیتا اور کہتا بکری کے بدل بکری ہی درم کے بدل درہم سو اس تبدیل سے نہی ہوئی وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَهُمْ
إِلَىٰ أَمْوَالِكُمْ اور نہ کھاؤ انکے مال اپنے مالون کے ساتھ یعنے اپنے مال کے ساتھ انکا مال ملاکے نہ کھاؤ مال نہ کھانا جو بولا اس سے سب
تصرفات کہ جس سے انکا مال تلف ہو مراد ہی لیکن مال سے بڑی غرض کھانا ہی اسلئے کھانیکو ذکر کیا إِنَّهُ كَانَ حُوبًا كَبِيرًا
بے شک وہ یعنے یتیم کا مال کھانا بڑی گناہ ہی وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَىٰ فَانكِحُوا مَا طَابَ لَكُم مِّنَ
النِّسَاءِ مَثْنَىٰ وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ اگر ڈرو گے کہ انصاف نہ کرے یتیم لڑکیون کے حق مین تو نکاح کرو جو تمکو خوش آوین عورتین دو
دو اور تین تین اور چار چار بخاری اور مسلم وغیرہ نے عروہ بن الزبیر سے روایت کئے ہین کہا مین نے بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا
سے اس آیت کا غرض پوچھا تو بی بی نے فرمایا ای میرے بھنجے یہہ یتیم لڑکی ہی اپنے ولی کے پاس رہتی ہی ولی کو اسکے
مال مین شرکت رہتی اس لڑکی کا مال اور جمال اس ولی کو خوش لگتا تو اسکو آپ نکاح مین لانے کا قصد کرتا اور
اسکے مناسب کا مہر جو غیر شخص نکاح مین لاوے تو دیتا ہی نہین دیتا سو یتیم لڑکیون کو انکا برا مہر جو ہوتا ہی دیکے نکاح کرے تو
بہتر ہی نہین تو انکو نکاح کرنے کی نہی ہوی انکے سواے دوسرین عورتین تمکو خوش آوین یعنے کم مہر پر راضی ہو دینگی تو

تو انکو نکاح کر دو بی بی عایشہ نے فرمایا ہی پھر لوگون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کے بعد فتوی طلب کیے تو اللہ تعالی
اس آیت کو نازل کیا یستفتونک فی النساء قل اللہ یفتیکم فیہن وما یتلی علیکم فی الکتاب
فی یتامی النساء اللاتی لا تؤتونہن ما کتب لہن وترغبون ان تنکحوہن سو اللہ تعالی یہہ نازل کیا
یتیم لڑکی خوبصورت مالدار ہو تو اسکو نکاح کرنیکی رغبت رکھتے ہو اور اسکا مہر پورا دیتے ہو مال و جمال نہ رہنے سے ناپسند
ہو تو اسکو ترک کرکے دوسری عورت کو نکاح کرتے ہو سو پسند نہ رہنے کے وقت جیسا اسکو ترک کرتے ہین رغبت کے
وقت انکو نکاح نہ کرنا مگر اسکا پورا مہر دیوے یہہ تفسیر جو عایشہ رضی اللہ عنہا سے ثابت ہوئی ہے اس سے کہ ان خفتم مین جو شرط
ہی اور فانکحوا ما طاب مین جو جزا ہی ربط حاصل ہوا یعنے یتیم لڑکی کو نکاح کرنے سے اسکے حقوق تم سے ادا ہو نہیں سکتے
تو دوسری عورتین جو تمھارے پسند ہو نکاح کرلو مثنی و ثلاث ورباع ان تینون لفظون کے معنی مین تکریر ہے مثنی کی معنی دو
دو ثلاث کی معنی تین تین رباع کی معنی چار چار چونکہ ان الفاظ کو اختیار کیا کیا واسطے جمع کو جمع کے ساتھ مقابلہ کرنے تو
احاد کی تقسیم احاد پر کرنیکا فائدہ بخشتا ہی اس جگہ خطاب تو جمع کو تھا تکریر واجب ہوئی تا ہر شخص ان اعداد سے جس عدد
جمع کرنا چاہتا ہی جمع کرے عرب و عجم کی عرف اسی پر جاری ہی مثلا ایک جماعت کو کہے کہ یہ ہزار روپئے تمھاری مرضی
موافق دو دو اور تین تین اور چار چار تقسیم کرلو ہر شخص مستعد ہوگا اگر اس مقام مین مفرد لفظ لاوے تو بے معنی ہوجاتا ہی و
ثلاث ورباع مین واو عاطفہ جو آیا ہی او کی معنی سے ہی یعنے دو دو یا تین تین یا چار چار امام زین العابدین رضی اللہ عنہ سے
ایسا ہی ثابت ہوا ہی آپنے اسکی معنی مین فرمایے او ثلاث او رباع بعضو نے کہا ہی کہ واو لانے سے ہر شخص اپنے واسطے ان
اقسام سے کسی قسم کو اختیار کرنیکا فائدہ بخشا اگر دو پر قادر ہو دو کو نکاح کرے تین پر قادر ہو تو تین کو کرے چار پر
قادر ہو تو چار کو کرے ہر شخص چار عورتون سے زیادہ نکاح کرنا جایز نہ ہونے پر امت کا اجماع ہو لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کا خصیصہ ہی کہ آپکو چار عورتون سے زیادہ نکاح کرنا جایز ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حق مین جواز کی دلیل دوسری
آیت سے مستفاد ہوتی ہی امام شافعی اور ابن ابی شیبہ اور امام احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ اور نحاس کتاب ناسخ و منسوخ
مین اور ابن حبان اور حاکم اور دارقطنی اور بیہقی نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کئے ہین کہ غیلان بن سلمۃ الثقفی نے
اسلام لایا اسکے نکاح مین دس عورتین تھین سو اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم امر کئے ان مین سے چار عورتون کو رکھکے باقی سبکو
چھوڑ دیوے اس حدیث کی سند مین کلام ہی ابن ابی شیبہ اور ابو داؤد اور ابن ماجہ اور نحاس کتاب ناسخ و منسوخ مین قیس

بن الحارث رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین اسنے کہا مین اسلام لایا سو میری نکاح مین آٹھ عورتین تھین مین آگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا حضرت فرمایے انسے چار عورتین اختیار کر باقی دوسرونکو چھوڑ دے معلوم کیجئے اس حدیث کے اکثر روات اس صحابی کا نام قیس بن الحارث کہتے ہین بعضے روایتو مین الحارث بن قیس کرکے آیا ہی عروہ بن مسعود اور صفوان بن امیہ اور نوفل بن معاویہ رضی اللہ عنہم اسلام لائے انکے نکاح مین چار عورتون سے ازود تھین سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکو طلاق دینیکا حکم کیے اس حکم مین بعضے رفضیون کو خلاف ہی وے انھار عورتین نکاح کرنا جایز ہونے پر آیت سے دلیل لیتے ہین اجماع کا خلاف ہونیسے انکا قول قابل حجت نہین معلوم کیجئے حر چار عورتین حرہ کو نکاح کرنا جایز ہی غلام کو دو عورتین سے ازود نکاح کرنا جایز نہین شافعی اور جمہور فقہا کا یہی مذہب ہی ربیعہ اور مالک سے ایک روایت ہی کہ اسکو چار عورتین جایز ہین اس آیت کے عموم سے دلیل لیتے ہین امام شافعی جواب دئے کہ یہ آیت احرار کے واسطے مخصوص ہی کیا واسطے اس آیت کی اخیر مین کہا او ما ملکت ایمانکم غلام تو کسی چیز کا مالک نہین ہوتا تو معلوم ہوا یہ حکم احرار کا ہی عبید کا نہین فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَۃً پھر اگر ڈروگے برابر نہ رکھنے کو تو ایکہی یعنے دو تین چار عورتین نکاح کرنے سے انکو انصاف سے نبھانا تم سے نہوینکا اندیشہ ہو تو ایکہی عورت کو نکاح کرو اَوْ مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ یا جو اپنے ہاتھ کا مال ہی یعنے اپنی ملک کی لونڈی ہو تو اسکو اپنی تصرف مین رکھو ایک نکاحی بی بی اور چند لونڈیون کو حکم مین برابر کیا کیا واسطے بی بی عورتون کے حقوق کے نسبت کرتے بندیون کے حقوق وہ نہین اور انکو قسم بھی نہین ذٰلِکَ اَدْنٰی اَلَّا تَعُوْلُوْا ۝ یہہ تم میل نہ کرنے سے نزدیک ہی یعنے عورتون کو تقلیل کرنا ایک نکاحی پر اکتفا کرنا یا لونڈی سے کارروائی کرنا تمھارے لیئے بہتر ہی کیا واسطے ازود بیبیان ہو تو تم سے ایکہی کی طرف میلان ہونا اور دوسرون کی حق تلف کرنیکا اندیشہ ہی تعولوا جمع مضارع ہی عال یعول عولا کا ماخوذ ہی عال المیزان یعول عولا یعنے میل کیا یا ماخوذ ہی عال فی الحکم سے یعنے جور و ظلم کیا اس جگہہ میل سے مراد ممنوع میل ہی جو مقابل عدل کے ہی مفسرین ایسا ہی کہتے ہین ابن المنذر اور ابن ابی حاتم اور ابن حبان اپنی صحیح مین عائشہ رضی اللہ عنہا سے مرفوع روایت کئے ہین کہ ان لا تعولوا کی تفسیر ان لا تجوروا ہی یعنے تم ظلم نہ کرے لیکن ابن ابی حاتم نے کہا رفع اسکا خطا ہی عائشہ پر موقوف ہونا صواب ہی سعید بن منصور اور ابن ابی شیبہ مصنف مین اور عبد بن حمید اور ابن جریر اور ابن المنذر اور ابن ابی حاتم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسکی تفسیر ان لا تمیلوا سے کئے ہین عکرمہ اور مجاہد اور ضحاک سے بھی ایسی ہی تفسیر آئی ہی امام شافعی رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ انھونے اسکی معنی ایسی کیے کہ لا تکثر عیالکم یعنے تمھاری عیال بہت نہو

نہو اس تقدیر پر مشتق ہی عال الرجل عیالہ یعولہم یعنے انکا خرچ دیا کیونکہ واسطے جسکے عیال بہت ہو اسکو ان کا خرچ چلانا لازم پڑتا ہی کثرت خرچ سے کثرت عیال کا کنایۃً ارادہ کیا اصمعی اور کسائی سے جو ائمہ لغت سے ہین عال کی یہ معنی کثر عیالہ کرکے منقول ہی ابن ابی حاتم نے زید بن اسلم سے روایت کیا ہی اس نے کہا ان لا تعولوا کی معنی ان لا یکثر من تعولوا ہی یعنے بہت نہوویں لوگ جنکا تم خرچ چلاتے ہو ازہری نے عبد الرحمن بن زید بن اسلم سے روایت کیا ہی اسنے اسکی تفسیر لا تکثر عیالکم سے کیا ہی اسکو تائید کرتی ہی قرات یحیی بن مضرب کی اسنے الا تعیلوا پڑہا ہی اسکا اشتقاق اعال الرجل سے ہی یعنے اسکی عیال بہت ہوئے عیال سے مراد عورتین ہین حرہ عورت اگر ہو تو انکا خرچ انکے حال کے مناسب دینا پڑیگا بخلاف لونڈیون کے اور پھر لونڈیان کو صاحب کسب کرنیکی تکلیف دیسکتا ہی جب کسب کرین تو آپ بھی کہا دینگیان اور صاحب کو بھی کہلاوینگیان بخلاف حرہ کے اور بھی باندی کو پالنے سے عاجز ہو تو بیچ سکتا ہی بخلاف حرہ کے اسکو چھوڑ نہین سکتا امام بیضاوی جو بولا اگر اولاد مراد لو تو بھی ہو سکتا ہی کیا واسطے لونڈیون سے اولاد کم ہونیکی مظنہ ہی نسبت نکاح کے کیا واسطے لونڈیمین عزل جایز ہی انتہی سو اسباتمین اشکال ہی کیا واسطے لونڈی اپنی مملوکہ ہے یا غیر کی لونڈی اسکے نکاح مین ہی دونون سے عزل کرنا حرام نہین نہ وہ حرہ بھی اذن دی تو عزل حرام نہین اگر اذن نہین دی تو اسمین دو وجہ ہین اصح وجہ مین عزل حرام نہین احادیث مین عزل سے نہی جو وارد ہوئی ہی کراہت تنزیہ پر محمول ہی اصورتین اولاد کم ہونیکا مظنہ جتا نہین ہم یہہ جو بولے اس سے ثابت ہوا امام شافعی رضی اللہ عنہ تفسیر جو کیا تابعین سے بھی مروی ہی امام شافعی نے آپ متفرد نہوا اور اسکی تفسیر عرب کی لغت کے محاورے کے مخالف نہین امام شافعی پر بعضون نے اعتراض جو کیا بے فہمی سے کیا ہی امام رازی اور زمخشری وغیرہ بدلایل اس کا بیان بسط سے کئے ہین وَاٰتُوا النِّسَاۗءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً اور دیدے ڈالو عورتون کو انکے مہر بخشش کے صدقات صاد کے فتح اور دال کی ضم سے جمع صدقہ کی ہی مہر کو کہتے ہین نحلۃ کی معنی عطیہ کرکے عرب کہتے نحلہ کذا نحلا و نحلۃ یعنے اسکو دل کی خوشی سے کچھ عوض اس سے لینیکا توقع نہ رکھکے دیا بعضون نے نحلہ کی معنی فریضہ مسماۃ سے کئے ہین یعنے معین حق جسکا دینا فرض ہی دیے ڈالو کرکے خطاب جو ہی نکاح کرنے سو شوہرون کو ہی کلبی وغیرہ کہتے ہین خطاب عورت کے اولیا کو ہی کیا واسطے جاہلیت کی عادت تھی باندکو نکاح کردیا تو مہر اس عورت کو نہ دیکے ولی آپ لیتا اس سے اللہ تعالی منع کیا فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوْهُ هَنِيْۗـــًٔـا مَّرِيْۗـــــًٔا ۝ پھر اگر چھوڑ دین تمکو اسمین کچھ دل کی خوشی سے تو اسکو کہاو رچتا پچتا ہنی اور مری اس کہانیکو کہتے ہین بن اٹک حلق مین جاوے بعضون نے کہا ہنی وہ جو مزے دار ہوا اور مری وہ جو کہانے بعد اسکا انجام بخیر ہو آیت کی

یعنی یہی ہے عورتین خوشی سے اگر مہر بخشین تو صحیح ہے پھر پورا مہر بخشین یا تھوڑا کیا واسطے مہر اسکی ملک ہے ولی کو اسمین
کچھ حق نہین بخشنے کو دل کی خوشی کا قید لگایا کیا واسطے شوہر کے اخلاق بد ہونے یا عورت سے بد سلوکی کرنے سے بیزار ہو کر مہر
بخش دینو اسکو کھانا مرغوب نہین بعضے فقہا کا مذہب ہے یہ استری اپنے شوہر کو مہر بخش دے پھر بعد طلب کرے تو اسکو رد کرنا کیا
واسطے خوشی سے نہین بخشی تھی شریح سے ایسا ہی مروی ہے ابن ابی شیبہ اور عبد الرزاق طریق سے محمد بن عبید اللہ الثقفی
کے روایت کئے ہین کہ عمر رضی اللہ عنہ اپنے قاضیونکو لکھہ بھیجے عورتین دو قسمیان ہین رغبۃً اور رہبۃً یعنے خوشی سے اور ڈر سے سو
جو عورت دینے بعد پھر لے لینیکا ارادہ کرے تو اسکو پہنچتا ہے مذہب شافعیہ اور حنفیہ کا یہہ ہے ہبہ کئے بعد رجوع کرنا چاہے تو اسکو
نہین پہنچتا مگر اگر آپ سے بخشے تو پھر لینا پہنچتا ہے وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَاءَ أَمْوَالَكُمُ الَّتِي جَعَلَ اللَّهُ لَكُمْ قِيَامًا اور مت پکڑا دو
بے عقلون کو اپنے مال کہ جسسے بنائی اللہ نے تمہاری گذران یہہ خطاب کسکو ہے اسمین مفسرین کو اختلاف ہے بعضے کہتے
ہین یتیمون کے اولیا کو ہے یتیم کو رشد حاصل ہوئے تک اسکا مال اسکے ذمے نہ کرنا اپنے پاس رکھکے بقدر ضرور اسکے لئے خرچ کرنا
سعید بن جبیر کا قول یہی ہے اموال کی اضافت اولیا کی طرف کیا کیا واسطے بالفعل مال انہین کے اختیار مین ہے نگہبان اور
متصرف وہی ہین بعضے کہتے ہین خطاب ہر شخص کو ہے اور سفہا سے عورتین مراد ہین یا بالخصوص اولاد یا دونون مجاہد نے کہا اللہ تعالیٰ
مردون کو اپنے مال عورتین کے پاس دینے سے منع کیا کیا واسطے وین سفہا ہین خواہ استریان ہو یا بیٹیان یا لڑکان ابن جریر ابن
عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرمایا تیرے سفیہ لڑکے کو اپنے مال پر سلطامت کر اور اسکو اسی سے کھلایا
کریگا امر کیا ابن جریر وغیرہ نے طریق علی کے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسکی تفسیر مین یون روایت کیئے ہین تیرا مال جسکو
اللہ تعالیٰ تجھے عطا کیا اور اسمین تیری گذران رکھی ہے اسکو اپنی استری لڑکے یا بچون کے حوالے کر کے اپنی ضرورت کے وقت انکے پاس التجا
کرنا سوالیا مت کر لیکن اپنا پیسا اپنے پاس رکھ کے اسکی اصلاح کر اور انکا کھانا کپڑا اور خرچ تو دیا کر سفیہ کی معنی لغت مین
خفت سو جسکی عقل مین نقصان ہو خواہ امور دینی مین یا دنیوی مین کہ جس سے فقہا پاس مستحق حجر کا ہوتا ہے اسکو سفیہ کہتے ہین دوسری
تفسیر پر جسکو ہم ذکر کئے سفہ سے یہہ مذموم صفت مراد نہین بلکہ خفت عقل اور قلت تمیز مراد ہے کہ جس سے خرچ چلانے کا ڈھب
نہین آتا قیاما یا کے بعد الف سے قراءۃ عاصم وغیرہ کی ہے نافع اور ابن عامر اسکو قیما پڑھتے ہین قاف کی کسرہ بعد یا کی فتح تخفیف کے
ساتھ اسکے بعد میم معنی دونون کے ایک ہی ہین اللہ تعالیٰ مال کو قیام بولا کیا واسطے آدمی کا نباہ اور معیشت بن مال کے نہین بنتی
مال سبب قیام کا تھا اسکو مجازاً قیام بولا سبب کا جو نام تھا اسکو سبب پر مبالغے کے واسطے اطلاق کیا یعنے خود یہہ مال تمہارا قیام ہے

ہی اللہ تعالی اکثر جگہہ قرآن مین لوگون کو اپنے مال کی حفاظت کرنی اور اسکو بیجا یا افزود خرچ ڈالنے سے منع کیا کیا واسطے
آدمی کا دل جبتک فارغ نہو اس سے دینی اور دنیوی مصلحتونکو حاصل کرنا ممکن نہین جب تک مال نہو دلکی فراغت حاصل نہین ہوتی
کیا واسطے منافع حاصل کرنا اور مضرتین دفع کرنا بن مال کے ممکن نہین ہین اسلیے اسکی محافظت پر امر کرتا ہی امام شافعی رضی اللہ عنہ کہتے
ہین بچہ بالغ ہوا سو سفیہ ہی تو اسکا مال اسکے حوالے نکرنا بالغ ہوا اب رشید تھا بعد ازان مین پیسا ملنے سے سفیہ ہوا تو اسکو حجر کرنا
یعنے اسکے مال مین تصرف کرنے سے اسکو قاضی منع کردینا اور لوگ اس سے معاملہ کرنیکی منادی کروانا ابو حنیفہ کے صاحبین کے
بھی سفیہ کو حجر کرنا ہی فتوی انھین کے قول پر ہی امام ابو حنیفہ کہتے ہین اسپر حجر نہین شافعی کی دلیل یہہ ہی کہ وہ سفیہ ہی کیا واسطے
سفیہ کی معنی لغت مین خفیف الوزن جو شخص مال کو بیجا صرف کرے اور بیفائدہ اسکو ضایع کرے تو اس شخص کو عقلمندون کے
پاس کچھ وزن اور اعتبار نہین رہتا ہی لوگون کے انکھہ مین سبک ہو جاتا ہی تو اسکو سفیہ کہنا لازم ہوا جب سفیہ ہوا تو اس آیت کے
حکم مین مندرج ہوا کیا واسطے اعتبار عموم لفظ کو ہی خصوص سبب کے فقہا کے پاس سفیہ کون ہی اسکا بیان آتی سو آیت مین
بیان کرینگے وَارْزُقُوهُمْ فِيهَا وَاكْسُوهُمْ وَقُولُوا لَهُمْ قَوْلًا مَعْرُوفًا ۝ اور کہلاؤ انکو اسمین یعنے اس مال مین اور
پہناؤ اور کہو انکو بات معقول رزق کی نسبت اللہ تعالی کی طرف کریتو بے محنت مشقت کے جو دیتا ہی مراد ہی بندونکی طرف
نسبت کریتو مقرری خرچ جو معین وقت پر ہو مراد ہی یہان اللہ تعالی فیہا کا لفظ لایا یعنے اس مال مین منہا نہین بولا یعنے اس
مال سے کیا واسطے منہا کہتا تو یہہ معلوم ہوتا اس مین المال مین سے کچھہ کھانیکو دو لیکن لایق یہہ ہی اسکے مال کو اسکے خرچ کی جگہہ
ٹھہراؤ یعنے اس سے تجارت وغیرہ کرنا اور منافع جو حاصل ہوتے ہین اسمین سے کھانے وغیرہ کا خرچ دینا عین المال سے کچھہ خرچ نکرنا
یتیم کے مال مین تجارت وغیرہ کرنا جو کہے سو امر مندوب ہی ولی پر لازم نہین جس چیز کو شرع یا عقل نیک اور خوب سمجھتی ہی
اسکو معروف کہتے ہین اور جس چیز کو شرع یا عقل قبیح اور بد سمجھتی ہی اسکو منکر کہتے ہین اللہ تعالی انکو خوب بات بولنے کا
حکم کیا تا انکے دل خوش ہو اس قول معروف سے کیا بات مراد ہی مفسرین کو اختلاف ہی بعضون نے کہا اچھی بات جو دلمین تاثیر
کرے اور اسکی سفاہت زایل کرے کہنا بعضون نے کہا انکے ساتھہ نیک وعدہ کرنا جتلانے کہنا اسکو ایسا بولنا مجھکو نفع ملا تو
تجھکو دونگا غنیمت ملی تو تجھے شریک کرونگا بعضون نے کہا انکو دعا دینا ابن زید کہا یتیم جو ہی اگر اسکا نفقہ تجھپر نہین ہی تو اسکے
لئے دعا کر اسکو کہہ ہمکو اور تجھکو اللہ عافیت دیوے اللہ تجھکو برکت دیوے بعضون نے کہا ان سے ایسی بات کرنا کہ جس سے انکے دل خوش
ہو سو ولی نے سفیہ یتیم کو کہنا تیرا مال میرے پاس امانت ہی مین اسکا محافظ ہون تو بالغ ہوگا رشید ہویگا تو تیرا مال تیرے سپرد کردونگا

زجاج نے کہا ان کو دین کے باتون کی تعلیم کرنا مصلحت کے چیزین انکو سکہانا وَابْتَلُوا الْيَتٰمٰى حَتّٰى اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ
فَاِنْ اٰنَسْتُمْ مِّنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوْٓا اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ آزمایش کرو یتیمون کو یہان تک پہنچے نکاح کی عمر کو یعنے
بالغ ہو پہر اگر دیکہو انمین ہوشیاری تو حوالے کر دو انکے انکے مال بغوی نے کہا یہہ آیت ثابت بن رفاعہ اور اسکے چچا کے شان مین اتری رفاعہ
مرگئے اپنا لڑکا ثابت کو چھوڑا لڑکے کا چچا آکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو عرض کیا میرا بھتیجا چھوٹا ہی وہ میرے گلے مین ہی اسکے مال سے
مجھکو کیا حلال ہی اور اسکا مال اسکے ذمے کس وقت کر دون تب یہہ آیت نازل ہوئی اللہ تعالی فرمایا یتیمون سے آزمایش کرو یعنے وہ
یتیم رشید ہی یا نہین سو امتحان کرنا فقہا کہتے ہین ہر شخص کے یتیم کی امتحان علحدی ہی تاجر کے لڑکے کی امتحان خرید و فروخت
کرنے مین اور قیمت چکانے مین ہی زراعت کرنیوالیکے لڑکے کی امتحان زراعت کے کامونمین اور اسکے کام والون کو اجورہ وغیرہ دینے
مین ہی امیر کے لڑکے کا امتحان نوکر چاکر کو درماہہ دینے مین ہی عالم کے لڑکے کا امتحان کتب کی خریدمین ہی غرض ہر حرفے
والیکے لڑکے کی امتحان اسکے حرفے مین ہی لڑکی ہو تو اسکی امتحان تاگا کاتنے مین اور سینے مین اور گہر کے اسباب کی محافظت مین
کہانیکے چیزون کو جیسے بلی سے بچانے مین ہی امتحان ایکبار لینا کفایت نہین کرتا بلکہ چند بار لینا کہ جس سے اسکی رشد کا
ظن غالب حاصل ہو یہہ امتحان کس وقت لینا اسمین ہمارے فقہا کو دو وجہ ہین ایک وجہ مین بلوغ کے بعد لینا لکن اصح وجہ مین امتحان
پیش از بلوغ کے ہی پیش از بلوغ کے امتحان کس طور سے کرنا اسمین دو وجہ ہین اصح وجہ مین لڑکے کے پاس کچھ پیسا دیکے کیسا مال
اٹہاتا ہی معامل کیسا چکاتا ہی دیکہنا جب سوالے کا عقد ٹہرا اسوقت ولی آپ عقد کرنا دوسری وجہ مین خود لڑکا عقد کرنا حاجت
پر نظر کرتے اسکا عقد کرنا صحیح ہی ابو حنیفہ کے پاس نابالغ کے تصرفات ولی اذن دیا تو صحیح ہی نکاح کی عمر کو پہنچا جو بولا اسسے
بالغ ہونا مراد ہی بلوغ دو چیز سے ہوتا ہی ایک خروج منی سے خواہ بیداری مین نکلے یا خواب مین جسکو احتلام کہتے ہین دوسرا
عمر پوری پندرہ برس کی ہونا اور عانے پر سخت بال نکلنا کافر کے فرزند مین بلوغ کی علامت ہی ان علامتون مین مرد اور عورت
دونون مشترک ہین عورت کی بلوغ کے پہر دو علامت افزود ہین حیض آنا یا حمل ٹہرنا ان علامتونکے امکان کا وقت عمر پوری
نون برس کی ہونی آئندہ ہی ابو حنیفہ کے پاس عورت کی بس امکان یہی ہی لیکن مرد کی بس امکان بارہ برس ٹہرائے ہین اللہ تعالی
فرمایا یتیم بالغ ہوئے بعد انمین تم رشد دیکہے تو مال انکے حوالے کرو سو رشد سے عقل و ہوشیاری اور حکمت سے مال خرچ کرنی
مراد ہی امام شافعی رضی اللہ عنہ کہتے دین و مال کی اصلاح کو رشد کہتے ہین دین کی اصلاح یہہ ہی حرام چیز جسکے مرتکب ہونے سے عدالت
ساقط ہوتی ہی پرہیز کرنا مال کی اصلاح یہہ ہی مال کی تدبیر نکرنا یعنے ضایع نکرنا مالکو دریامین ڈال دینا اور معاملات وغیرہ مین غبن

غبن فاحش کا متحمل ہونا جیسے صریح نقصان کرنا مثلا روپیہ کے مال کو دو روپیہ سے خرید کرنا اور حرام میں جیسا اڑانا ان سب کو تبذیر کہینگے مال کو نیک کاموں میں خرچ کرنیکو جیسے صدقہ دینا اور مسجد یا مدرسہ بنانا اور جو اسکے مانند ہو تبذیر نہ کہینگے صحیح وجہ میں نفیس کھانوں میں جو اسکی مقدور سے افزود ہو جیسا خرچ کرنیکو یا بھاری مول کے کپڑے پہننے کو یا باندیاں بہت خرید کرکے ان سے تمتع لینیکو بھی تبذیر نہ کہینگے بیان کیے سو رشد جس شخص میں نہو اسکو سفیہ کہینگے جب تک سفاہت باقی ہے مال اسکے حوالے نکرنا صاحبین یعنے ابو یوسف اور محمد بن الحسن کا مذہب بھی یہی ہے ابو حنیفہ کے پاس بالغ ہوکے رشید نہ ہو تو پچیس برس کی عمر ہونی تک انتظار کرنا اسکے بعد اسکا مال اسکے قبضے کر دینا غیر رشید بعد بلوغ کے کچھ تصرف کیا تو اسکے تصرفات ہمارے یہان صحیح نہیں ابو حنیفہ کے پاس سفیہ اسکو کہینگے جو اخراجات میں اسراف کرتا ہے اگرچہ نیک کام ہو مثلا مساجد بنانے میں صرف کرے اور بے غرض مالکو ضایع کرتا ہے یا غرض جسکو دیندار عقلا اعتبار نہیں کرتے ہیں اڑاتا ہے مثلا قوال کنچنیاں بھانڈ بھکیتوں کو جیسا دیتا ہے یا تماشا کرنیوالوں کو دیتا ہے یا بڑی قیمت سے کبوتر ان مول لیکے انکو اڑایا کرتا ہے فقط فسق سے اسکی رشد زایل نہیں ہوتی ولا تاکلوھا اسرافا اور مت کھاؤ انکو اڑا کر یہہ خطاب یتیموں کے ولیوں کو ہے یعنے یتیموں کے مال کو ناحق تم مت کھاؤ وبدارا ان یکبروا اور جلدی کر کے کہ بڑے ہو جاوین یعنے بڑے ہوگے مال تم سے لینگے لہذا سے جلدی کر کر انکے مال کو خرچ نہ کیجو ومن کان غنیا فلیستعفف ومن کان فقیرا فلیاکل بالمعروف اور جو کوئی ہے تونگر تو چاہیے باز رہے اور جو کوئی ہے محتاج تو کھاوے موافق دستور کے یعنے ولی تونگر ہو یتیم کا مال نہ کھاوے ولی محتاج ہو تو اپنا محنتانہ لیوے امام احمد اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے عمرو بن شعیب سے وہ اپنے باپ سے وہ اسکے دادا سے یعنے عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکے عرض کیا مجھکو کچھہ ملتا نہیں اور میرے پاس مال نہیں میرے پاس یتیم ہے اسکا مال موجود ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے کل من مال یتیمک غیر مسرف ولا متاثل ولا تقی مالک بمالہ یعنے تیرے یتیم کے مال سے کھایا کر مگر اسراف نکر اور نہ اسکو اپنا اصل مال ٹھہرا اور اسکے مال سے تیرے مال کو مت بچایا کر بخاری نے عروہ بن الزبیر سے روایت کیا ہے کہ بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا یہہ آیت ومن کان فقیرا فلیاکل بالمعروف یتیم کے مال کے والی کے حق میں اتری فقیر ہو تو دستور کے موافق اس سے کھاوے عوض اسکے قیام کے اسکے مال پر عبد الرزاق اور سعید بن منصور اور ابن سعد اور ابن ابی شیبہ اور عبد بن حمید اور ابن ابی الدنیا اور ابن جریر اور ابن المنذر اور بیہقی سنن میں عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کیے ہیں فرمائے اللہ تعالی کے ...

اپنے کو یتیم کے والی کی منزلے مین ٹھہرایا ہون اگر مجھکو غنا حاصل ہو تو اس سے باز رہون اگر محتاج ہون تو دستور موافق لیون
پھر مقدور ہو تو اسکو ادا کردیون امام مالک اور سعید بن منصور وغیرہ نے قاسم بن محمد سے روایت کیے ہین کہ ایک اعرابی ابن عباس کے
پاس آیا اور بولا میرے علاقے مین چند یتیم ہین انکو اونٹان ہین سو انکا دودھ کس قدر مجھکو حلال ہے ابن عباس کہے اگر تو گم گیا اونٹ
کو ڈھونڈتا ہے اور خارش والیکو دوا لگاتا ہے اور حوض کی اصلاح کرتا ہے اور پانی پلانے کے دن انکو پانی پلاتا ہو تو انکا دودھ
پیا کر مگر اسقدر کہ ان اونٹون کے بچون کو ضرر نہو اور دودھ نچوڑنے مین مبالغہ نکرے ابن عباس سے اور بھی روایتین آئے ہین اور
یہ مسئلہ مختلف فیہ ہے بعضے کہتے ہین یتیم کے والی کو اسکے مال سے اپنی محنت کے مقدار پیسا لینا جایز ہے عائشہ اور عکرمہ اور حسن وغیرہ
کا یہی قول ہے بعضون نے کہا ہے لینا جایز نہین مگر عند الحاجت اس قول والونمین بھی اختلاف ہے بعضون نے کہا ہے محتاج ہو تو بقدر
ضرورت لیوے لیکن مقدور ہوا تو اسکو ادا کرنا یہی قول عبیدہ بن عمرو اور سعید بن جبیر اور مجاہد کا ہے بعضے کہتے ہین ادا کرنا واجب نہین
بعضے کہتے ہین سونا روپا ہو تو اس سے کچھ لینا جایز نہین مگر قرض کی طور سے اسکے سوائے دوسری چیزین ہو تو بقدر احتیاج کے لینا جایز ہے
ابن عباس کے قولونمین انکا صحیح قول یہی ہے شعبی اور ابو العالیہ وغیرہ ایسا ہی کہتے ہین مذہب شافعیہ کا یہہ ہے ولی غنی ہے تو اسکو
یتیم کے مال سے کچھ لینا مطلق جائز نہین اگر فقیر ہے اسکے کامونمین مشغول ہونے سے اسکے کسب مین ٹوٹا پڑتا ہے تو لینا جایز ہے کس مقدار مین
لینا اسمین خلاف ہے امام رافعی کہتے ہین اپنے خرچ کے موافق لینا امام نووی نے کہا صحیح قول یہ ہے خرچ اور اجرت مثل دونومین جو اقل ہے اسکو
لینا اکثر اصحاب ہمارے اسیکو اختیار کئے ہین امام شافعی نے اسکی تشبیہ کیا ہے پھر مقدور ہوکے بعد جو لیا ہے اسکا بدل دینا لازم نہین
حنفیہ کا مذہب فتاوی قاضیخانمین ایسا کہتا ہے وصی یتیم کے کامونمین پھرنے واسطے اسکے پیسون سے جانور کرایہ کرنا اور اپنے خرچ کا
پیسا لینا ضرور ہو تو استحسانا جایز ہے نصیر کہا ہے وصی یتیم کے پیسون سے اپنا کھانا کھانا اور اسکے کام واسطے اسکے جانور پر سوار
ہونا جایز ہے فقیہ ابو اللیث کہا یہہ اس صورت مین ہے جب وصی محتاج رہے بعضے کہتے ہین کھانا اور اسکے جانور پر سوار ہونا جایز نہین قیاس
یہی ہے استحسان مین وصی محتاج ہے تو جس قدر یتیم کے مال مین محنت کرتا ہے اتنا کھانا دستور کے موافق جایز ہے انتہی فَاِذَا دَفَعْتُمْ
اِلَیْهِمْ اَمْوَالَهُمْ فَاَشْهِدُوْا عَلَیْهِمْ پھر جب انکو حوالے کرو انکے مال تو گواہ رکھو انپر انکو مال دیتے سو اس پر گواہ رکھنے کا امر جو
ہے وجوب واسطے نہین بلکہ ارشاد کا امر ہے یعنے بندون کی تعلیم واسطے فرماتا ہے ولیکو اللہ تعالی تعلیم کرتا ہے یتیم کے بلوغ کے بعد اسکا مال اسکو
دیگا تو اسپر گواہ رکھے تا تہمت دفع ہو اور آئندہ پیسا نہین دیا کرکے دعوی نکرے اور ولی پر ضمان آوے گواہ موجود ہو تو پیسا نہین
دیکر کے دعوی کر نہین سکتا اور ولی کی امانت ظاہر ہوتی ہے اس آیت مین دلیل ہے ولی مال دیکر ڈالنے کا دعوی کیا تو بن گواہ

گواہ کے دعوی مقبول نہوگا شافعی اور مالک کا قول یہی ہے ابو حنیفہ کہتے ہین ولی کا قول مقبول ہوگا یعنے قسم کے
ساتھ وَکَفٰی بِاللّٰہِ حَسِیْبًا ۝ اور بس ہی اللہ حساب لینے کو یا جزا دینے کو یا گواہی کو اسمین
وعید ہے یتیم کے ولی کو کہ اگر اسنے یتیم کے مال مین تغلب تصرف بیجا کریگا تو اسکا حساب اللہ تعالی لیگا اور اسکو
سزا دیگا لِلرِّجَالِ نَصِیْبٌ مِّمَّا تَرَکَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ مردون کو ہے حصہ اسمین جو چھوڑ
مرین ماباپ اور ناتے والے ثعلبی اور بغوی کہتے ہین یہہ آیت اوس بن ثابت انصاری کی شان مین نازل
ہوئی اسنے مرتے ایک استری چھوڑا جس کا نام ام کجہ تھا اسکے پیٹ سے تین لڑکیان تھین سو میت کے چچیرے
بھایان ایک کا نام سوید دوسرے کا نام عرفجہ تھا مال کے وارث بنیے اسکی استری اور لڑکیون کو کچھہ نہ دئیے
کیا واسطے جاہلیت کا دستور تھا عورتون کو اور چھوٹے لڑکون کو کچھہ حصہ نہین بالغ مرد جو ہین وہی وارث
ہوتے اور کہتے وارث نہوگا مگر وہی جو جنگ کرے غنیمت کو سمیٹے ناموس کو دشمن سے بچاوے اوس بن
ثابت کی استری ام کجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہی یا رسول اللہ اوس بن ثابت مرکے تین
لڑکیون کو چھوڑا ہے مین اسکی استری ہون میرے پاس کچھہ مال نہین جو لڑکیون کو کھلاؤن انہو کا باپ اچھا مالدار
تھا اسکا مال سب سوید اور عرفجہ لے لئے مجھکو اور اسکے لڑکیون کو کچھہ نہ دئیے وے لڑکیان میرے پاس ہین ابھی
کچھہ کھاتیان اور پیتیان نہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان دونون کو بلاکے پوچھے تو کہے یا رسول اللہ اسکی اولاد گھوڑے
پر سوار نہین ہوتین اور گرانی نہین اٹھاتین اور دشمن کو دفع نہین کرتین تب اللہ تعالی یہہ آیت نازل کیا
لیکن اسمین کس قدر دینا سو تفصیل نہین تھی اسلئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوید اور عرفجہ کو کہلا بھیجے اوس کا
مال اسیطور سے امانت رکھیو کیا واسطے اللہ تعالی اسکے لڑکیون کو بھی حصہ دینے کا حکم کیا ہے لیکن کس قدر
دینا سو بیان نہین کیا مجھکو اسکا بیان نازل ہونیکی انتظاری ہے بعد اللہ تعالی یُوْصِیْکُمُ اللّٰہُ فِیْٓ اَوْلَادِکُمْ
کی آیت نازل کیا تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکو بلواکے ام کجہ کو ثمن اور لڑکیون کو ثلثین دیکے باقی کا مال
سوید اور عرفجہ مین تقسیم کئے حافظ عسقلانی کہا اس قصے کو ثعلبی اسکے بعد بغوی نے بن اسنا دکیے ذکر کئے ہین
سیوطی کہا ابو الشیخ بن حبان نے اپنی تفسیر مین یہہ پورا قصہ ابن عباس سے روایت کیا ہے لیکن اسکی روایت
مین مذکور ہے اوس بن ثابت مرکے ایک لڑکا اور دو لڑکیان چھوڑا ہے اور چچیرے بھائیون کا نام خالد اور

عرفطہ کہا ہی اخیر میں کہا عورت کو ثمن دیئے اور باقی اسکی اولاد کو دئے لڑکے کو دو لڑکیون کے برابر اس قصے کو ابن
جریر طبری عکرمہ سے بھی روایت کیا ہی لیکن دونون کے سیاق میں اختلاف ہی اسنے کہا ہی یہہ آیت ام کجہ اور
اسکی بیٹی کجہ اور ثعلبہ بن اوس اور سوید کی شان مین نازل ہوئی وے انصار مین تھے انمین سے ایک اس عورت کا شوہر تھا
اور ایک اسکی لڑکی کا چچا پھر اس عورت کی فریاد کرنی وغیرہ مختصر ذکر کیا ابن ابی حاتم نے عکرمہ سے جو روایت کیا ہی
سو اسمین کہا ام کلثوم اور بنت کجہ اور ثعلبہ بن اوس اور سوید کی شان مین نازل ہوئی باقی ابن جریر کی روایت کے
مطابق ذکر کیا ہی ابن المنذر بھی اسکو عکرمہ سے ذکر کیا ہی عکرمہ کے بعضے روایتون مین آیا ہی کہ ام کلثوم اور اسکی
لڑکی ام کحہ یا ام کجہ اور ثعلبہ اور سوید کی شان مین نازل ہوئی میت کا نام اوس بن ثابت کرکے جو آیا اسکے عوض
بعضون نے اسکا نام اوس بن الصامت کہے ہین اور بعضون نے اسکا نام اوس بن مالک کہے اور بعضے ثابت بن قیس کہے
ہین حافظ عسقلانی نے ام کجہ کو کاف کی ضم اور جیم کی تشدید سے ضبط کیا ہی حافظ سیوطی اسکو حاء مہملہ سے ضبط کیا ہی
مجد الفیروزآبادی بھی قاموس مین حاء مہملہ کی باب مین ذکر کیا ہی ام کحہ جو مذکور ہوئی حاء مہملہ سے ہی اور اسکے بعد
لام ہی وَلِلنِّسَآءِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ اور عورتون کو حصہ ہی اسمین جو چھوڑ مرین
ماباپ اور ناتے والے یعنے میراث مردون کو ہی نہین بلکہ اسمین مرد اور عورت دونون شریک ہین مردون
کو جو میت کی اولاد ہو یا اسکے عصبہ تو انکو میراث سے حصہ ہی اور عورتون کو بھی انکے ماباپ کے اور قرابت
والون کے مال سے حصہ ہی مِمَّا قَلَّ مِنْهُ أَوْ كَثُرَ نَصِيبًا مَّفْرُوضًا اسمین یعنے میت کے مال مین تھوڑا
مال ہو یا بہت حصہ مقرر کیا ہوا یعنے ایک معین حصہ ہی کہ اسکا خلاف نکرنا ان حصون کا بیان اللہ تعالی آیندہ فرماتا
ہی اس آیت مین دلیل ہی خطاب کے وقت سے بیان کی تاخیر کرنا جائز ہی اور یہہ بھی دلیل ہی وارث اپنے حصے سے
اعراض کیا تو اسکا حق ساقط نہین ہوتا وَإِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ أُولُو الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينُ
فَارْزُقُوهُم مِّنْهُ اور جب حاضر ہون تقسیم کے وقت ناتے والے اور یتیم اور محتاج تو انکو کچھ کھلاؤ اسمین سے یعنے
ترکے کے مال سے انکو بھی کچھ دیو قرابت والون سے اس جگہ وے لوگ ہین جنکو میراث مین سے کچھ حصہ نہین یتیم کو مسکین پر
مقدم کیا کہ واسطے یتیم کی بے مقدوری زیادہ ہوتی ہی حاجت بڑی رہتی ہی تو انکو صدقہ دینا افضل ہوا وَقُولُوا
لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوفًا اور کہو انکو بات معقول امام رازی نے کہا قول معروف سے دینے کی منت نہ دہرنی اور زبان

سے غیر غلط نہ کہنی یا جنکو کچہہ دیا ہی ان کو زیادہ دینیکا وعدہ کرنا اور جنکو کچہہ نہین دیا ہی انسے معذرت کرنی
مراد ہی یہہ آیت محکم ہی یا منسوخ اسمین اختلاف ہی بعضے کہتے ہین یہہ آیت مواریث کی آیت سے منسوخ ہی یہہ قول
سعید بن المسیب اور قاسم بن محمد اور عکرمہ اور ضحاک اور قتادہ کا ہی مجاہد اور عطا نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی ایسا ہی
روایت کئے ہین مجاہد کی طریق کو نحاس نے اپنی ناسخ مین روایت کیا ہی عطا کی طریق کو ابو داؤد دلیمی ناسخ مین
اور ابن حاتم تفسیر مین روایت کئے ہین حافظ عسقلانی نے کہا کہ ائمہ اربعہ کا بھی یہی قول ہی بعضے کہتے ہین منسوخ نہین
بلکہ محکم ہی یہہ قول ابو موسی الاشعری اور حسن اور ابو العالیہ اور شعبی اور عطا بن ابی رباح اور سعید بن جبیر اور مجاہد
اور نخعی اور زہری کا ہی سعید بن جبیر اور عکرمہ اور مقسم نے ابن عباس سے بھی ایسا ہی روایت کئے ہین حافظ عسقلانی
کہا ابن عباس سے اصح روایت یہی ہی اور پہلے قول کے روایتین ضعیف ہین جو لوگ اسکو محکم کہتے ہین انہین اختلاف ہی
مجاہد اور ایک فریق کہتی ہی کہ یہہ حکم واجب ہی ابن حزم اسکو اختیار کیا ہی وجوب کو جسنے اختیار کیا اسکے پاس خلاف
ہی بعضون نے کہا وارث بالغ ہو یا بچہ دونون کے حصون مین سے کچہہ دینا واجب ہی بالغ ہو تو آپ دیوے بچہ ہو تو اسکی
طرف سے اسکا ولی دیوے بعضے کہتے ہین وارث بالغ ہو تو مال دینا واجب ہی بچہ ہو تو ولی یا وصی کہہ دینا یہہ مال
بچے کا حصہ ہی مجھکو اسمین کچہہ دخل نہین اگر مجھکو کچہہ دخل ہوتا تو البتہ تمکو دیتا بچے بڑے ہوگے تو سمجھ کر تمہارا حق
دیوینگے وے لوگ کہتے ہین قول معروف سے یہی مراد ہی حسن اور نخعی کہتے ہین جیسے اور اسباب کی تقسیم مین
دینا ہی زمینات غلامان وغیرہ کی تقسیم ہی تو اسمین کچہہ نہین اچھی بات بولنا کافی ہی اور ایک جماعت کہتی ہی یہہ حکم
مندوب ہی درصورتیکہ ورثہ بالغ ہو وارث بالغ نہو تو دینا مستحب بھی نہین بغوی کہا یہی قول اولی ہی امام رازی کہا
فقہاء امصار کا یہی قول ہی سعید بن منصور اور عبد بن حمید اور بخاری اور ابو داؤد کتاب ناسخ و منسوخ مین اور ابن جریر
اور ابن المنذر اور ابن ابی حاتم اور بیہقی نے طریق سے سعید بن جبیر کے روایت کئے ہین کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے
فرمایا بعضے لوگ کہتے ہین یہہ آیت منسوخ ہوئی واذا حضر القسمۃ اولوا القربی الایۃ واللہ منسوخ نہین لیکن
لوگ اسپر عمل کرتے نہین تہاون یعنے سہل انگاری کئے وے دو والی ہین ایک والی ہی وارث ہوتا ہی وہی کہلاتا اور پہناتا
ہی دوسرا والی ہی جو وارث نہین وہی کہتا ہی بات بہتر سو بولتا ہی یہہ یتیم کا مال ہی میرا اسمین کچہہ نہین اس روایت سے
معلوم ہوتا ہی کہ وہ مستحب ہی ابن عباس بھی اسکے استحباب پر ہین کیا واسطے فرض ہوتا تو لوگ جن سے صحابہ مراد ہین

اسپر عمل کریں نہین تہا دن نہ کرتے آیت کی معنی مین بعضون نے کہا ہی قسمت سے وصیت مراد ہی وصیت کے وقت
قرابتی جنکو میراث نہین اور یتیم اور مسکین حاضر ہو تو وصیت کرنیوالے کو اللہ تعالی امر کیا کہ ان لوگون کو بھی کچھہ دو
اور اسکے ساتھہ اسنے میٹھی بات کرو اس قول کو تائید کرتی ہی روایت ابن عباس کی جسکو عبد الرزاق اور عبد
بن حمید اور ابو داؤد کتاب الناسخ مین اور ابن جریر اور ابن ابی حاتم اور بیہقی نے اسماء بنت عبد الرحمن بن ابی بکر
الصدیق اور قاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق سے روایت کئے ہین کہ عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابی بکر اپنے والد
عبد الرحمن کا ترکہ تقسیم کیا سو گھر مین کسی مسکین کو اور قرابت والے کو نہین چھوڑا مگر اپنے باپ کی میراث سے کچھہ دیا اور
یہہ آیت تلاوت کیا واذا حضر القسمۃ الآیۃ اسوقت عائشہ رضی اللہ عنہا زندہ تھی قاسم نے کہا ابن عباس کو
مین نے یہہ ماجرا بولا ابن عباس کیے مطلب کو نہین پہنچا یہہ حکم وارث کو نہین یہہ آیت وصیت مین ہی میت انکو کچھہ دینیکی
وصیت کرنا حافظ عسقلانی نے کہا عبد الرزاق کی روایت کی سند صحیح ہی وَلْيَخْشَ الَّذِينَ لَوْ تَرَكُوا مِنْ خَلْفِهِمْ
ذُرِّيَّةً ضِعَافًا خَافُوا عَلَيْهِمْ فَلْيَتَّقُوا اللَّهَ وَلْيَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا چاہیے ڈرین وے لوگ کہ اگر چھوڑین ورد ۴۶
اپنے پیچھے یعنے اپنی موت کے پیچھے اولاد ضعیف تو ڈرتے ہین ان پر سو چاہیے ڈرین اللہ سے اور کہین بات راست یعنے جسکی اولاد
ضعیف ہو تو وہ اپنی موت کے بعد اولاد کو ضرر پہنچنے کا اندیشہ رکھتا ہی دلسا شخص ڈرا چاہیے یہہ حکم کسکو ہی سو
مفسرین کو خلاف ہی بعضون نے کہا یہہ حکم انکو ہی جو مریض کے پاس جمتے ہین اسکی تباہ حالت دیکھکے کہتے ہین ایسے وقت
مین اپنی جان کی بھلائی کا خیال رکھہ تیرے وارث کچھہ کام نہ آئینگے خیرات کر باندی غلام کو آزاد کر سو ایسی
ترغیب دینے سے انکو اللہ تعالی منع کیا اسکی اولاد کی بہبودی نظر مین رکھنیکا امر کیا اس قول پر معنی یون
ہوگی تم اپنی اولاد ضعیف بھوکی محتاج رہنا جیسی مکروہ جانتے ہو بیمار کی اولاد پر بھی اسبات کا خیال رکھو
اسکو ایسی ترغیب مت دو جس سے اسکی اولاد محروم ہو حاصل اسکا یہہ ہی تو اپنے نفس کے واسطے یہہ بات
مکروہ جانتا ہی سو اپنے مسلمان بھائی کے واسطے بھی اسکو مکروہ جان بعضون نے کہا خطاب ہی اسکو جسکی موت
کا وقت پہنچا اور ارادہ کیا کہ وصیت کرے تو لوگ اسکے پاس جو جمع تھے اسکو کہے تیری اولاد کے واسطے مال رکھہ
اور اسکو وصیت کرنے سے مانع ہوتے ہین بعضون نے کہا خطاب بیمار کو ہی اسکو زیادہ پیسون کو خرچ کرنیکی
وصیت سے منع کیا اس توجیہ پر اگر ثلث سے افزود وصیت نہ کرنیکے حکم کے قبل یہہ آیت نازل ہوئی ہی تو آیت

آیت سے یہ وصیت جو ترکے کو مستغرق ہو مراد ہی اگر ثلث سے او دو وصیت کا بیان نکلے بعد یہ آیت نازل ہوئی ہی تو اولاد کی بہبودی واسطے ثلث سے بھی کم دینیکی وصیت کرنا مراد ہوگی اسی پر نظر کرنے اکثر صحابہ ثلث سے کم کی وصیت کئے ہین ہمارے فقہا بھی کہتے ہین ثلث سے کم دینیکی وصیت کرنا افضل ہی بعضون نے کہا یہہ خطاب یتیمون کے اولیا کو ہی یعنے جو شخص اپنے بعد اپنی اولاد تباہ ہونیکا اندیشہ رکہتا ہی تو وہ شخص غیر کے یتیم لڑکے کا مال ضائع کرنے سے اندیشہ کرے اس توجیہہ پر آیت سے غرض حض اور ترغیب ہی اسبات پر کہ یتیم کے مال کی احتیاط اور محافظت ایسی کرنا کہ اپنے بعد اپنے یتیم اولاد کی محافظت جیسی کرنا چاہتا ہی اللہ تعالی اس آیت مین فاتقوا اللہ کا جملہ ذکر کیا سو پہلے جملے کی تقریر واسطے ہی گویا یون کہا اوپر یہہ حکم جو گذرا اسکے بجا لانے مین احتیاط کرو اور اللہ تعالی سے ڈرو اور بات کروگے تو قول سدید کہو قول سدید سے حق اور درست اور سیدہی بات مراد ہی مریض کے پاس بیٹھنے والون کی راست بات یہہ ہی کہ اسکو ثلث سے کم صدقہ دینیکی اور باقی مال ورثہ کو چھوڑنیکی تاکید کرنا دمی کی اور یتیم کے ولی کی راست بات یہہ ہی کہ اپنے بچون کو جیسی لطف و مہربانی کی بات کرتے ہین یتیم لڑکون سے بھی ویسی ہی بات کرنا انکو ایذا نہ دینا میراث تقسیم کرلینے والون کی راست بات یہہ ہی کہ حاضرین سے سخن نیک اور ملایم کرنا اِنَّ الَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتٰمٰی ظُلْمًا اِنَّمَا یَاْکُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِہِمْ نَارًا الخ جو لوگ کھاتے ہین مال یتیمون کے ناحق وے نہین کھاتے اپنے پیٹ مین مگر آگ مقاتل بن حیان کہتا ہی یہہ آیت غطفان کے ایک شخص کے حق مین نازل ہوئی جسکا نام مرثد بن زید تھا اپنے بھائی کے لڑکے کے مال کا ولی ہوا سو اس کو کہا گیا تب اللہ تعالی اس آیت کو نازل کیا یتیم کا مال ناحق جو شخص کھاتا ہی تو اپنے شکم مین آتش ڈالتا ہی یعنے قیامت کے دن وہ آگ ہو جائیگی جو کھاتے ہین اسکو آگ بولا سو باعتبار مآل کے ہی معلوم کیجئے یہہ آیت اور اوپر گذری سو آیت ولا تاکلوا اموالہم الی اموالکم انہ کان حوبا کبیرا نازل ہوئی بعد لوگ یتیمون کا کھانا پانی علاحدہ کردئے کہ جس سے تضییع ہونے لگے تب اللہ تعالی یہہ آیت نازل کیا وان تخالطوہم فاخوانکم اسکا بیان انیسوین ورد مین مذکور ہوا بعضون نے خیال کرتا ہی کہ وان تخالطوہم کی آیت ان دونون آیتون کو نسخ کئی یہہ بات غلط ہی کیا واسطے یے آیتین یتیم کا مال ناحق نہ کھاجانے مین وارد ہوے ہین اور وہ آیت یتیمون کے مال کی اصلاح اور ان پر احسان کرنے مین وارد ہوئی ہی

پھر کیا نسخ کرتی وسیصلون سعیرا اور عنقریب پڑیگے بھڑکتی آگ مین ابن ابی شیبہ اور ابو یعلی اور
طبرانی اور ابن حبان اپنی صحیح مین اور ابن ابی حاتم نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے قیامت کے دن ایک قوم اپنے قبر ون سے اٹھیگی سو انکے موہون سے آگ زبانہ مارتی رہیگی
صحابہ کہے یا رسول اللہ وسے کون لوگ ہین فرمائے کیا تم نہین دیکھے اللہ تعالی فرماتا ہی ان الذین یاکلون
اموال الیتامی ظلما انما یاکلون فی بطونہم نارا یعنے وسے لوگ وسے ہین جو یتیمون کا مال
ناحق کھاجاتے ہین حافظ عسقلانی نے کہا اسکی سند ضعیف ہی ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے ابی سعید الخدری رضی اللہ
عنہ سے روایت کئے ہین کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اسرا کی شب کی ہمکو خبر دئے سو کہے مین نے ایک قوم کو دیکھا
انکے اونٹھ اونٹون کے اونٹھ کی سی ہین اور ان پر ایک شخص موکل ہی کہ انکے اونٹھون کو پکڑ کے انکے منہہ مین آتش
کا پتھر ڈالتا ہی تو وہ پتھر شکم مین جاکے انکے اسفل سے نکلتا ہی وے چلاتے پلاتے ہین مین بولا یا جبرئیل یہ کون ہین
تو کہا یے وے لوگ ہین یتیمون کا مال ظلم سے کھاجاتے ہین حاکم اور بیہقی شعب الایمان مین ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے چار شخص ہین انکو بہشت مین داخل نہ کرنا اور اسکے نعمتین انکو نہ چکھانا
اللہ تعالی پر حق ہی شراب پینے پر مداومت کرنیوالا اور سود کھانیوالا اور یتیم کا مال ناحق حیث کرنیوالا اور والدین
کی نافرمانی کرنیوالا حاکم نے اس حدیث کی تصحیح کی ہی حافظ المنذری کہا اسکی سند مین خثیم بن اراک ہی وہ متروک
ہی بخاری اور مسلم اور ابو داود اور نسائی اور بزار نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فرمائے تم سات چیز ون سے جو ہلاک کرنیوالے ہین دور رہو از انجملہ یتیم کا مال کھاجانیکو ذکر کیا عمرو بن
حزم کی حدیث مین جسکو ابن حبان اپنی صحیح مین وارد کیا ہی اور عمیر لیثی کی حدیث مین جسکو طبرانی کبیر مین بسند
حسن بروایت کیا ہی سو یتیم کا مال کھانا اکبر کبائر اور اعظم کبائر کرکے ثابت ہوا ہی یوصیکم اللہ فی اولادکم
للذکر مثل حظ الانثیین کہہ رکھتا ہی تمکو اللہ تمھاری اولاد مین مرد کو حصہ برابر دو عورت کے یہ آیت
کس کی شان مین نازل ہوئی اختلاف ہی ابن سعد اور ابن ابی شیبہ اور احمد اور ابو داود اور ترمذی اور ابن ماجہ اور مسدد
اور طیالسی اور ابن ابی عمر اور ابن منیع اور ابن ابی اسامہ اور ابو یعلی اور ابن ابی حاتم اور حاکم اور ابن حبان اور بیہقی اپنی
سنن مین جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین کہ سعد بن الربیع کی استری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکے عرض

عرض کئے یا رسول اللہ یہ دونوں سعد بن الربیع کی لڑکیاں ہیں انکا باپ احد کے جنگ میں آپکے ساتھ شہید
ہوا ان لڑکیوں کا چچا اسکا مال لے لیا انکے لئے کچھہ نہ چھوڑا انکو کوئی نکاح نہ کریگا مگر مال رہے تو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فرمائے اللہ تعالی اسکا حکم کریگا تب یہہ آیت نازل ہوئی یوصیکم اللہ فی اولادکم
پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکے چچا کو بلوا کے کہے سعد کے لڑکیوں کو دو ثلث دے اور اسکی استری کو ثمن باقی
جو رہا سو تیرا ہی اوپر مذکور ہوا کہ یہہ آیت ام کجہ اور اسکے لڑکیوں کے شان میں نازل ہوئی اسکے شوہر کا نام اوس بن
ثابت انصاری تھا اس قصے کو واقدی نے کلبی کی طریق سے ابن عباس سے روایت کیا ہے دونوں شخص بالاتفاق
ضعیف ہیں ام کجہ کے قصے میں وارد ہونیکو ابو نعیم ابو موسی نے طریق سے عبد اللہ بن محمد بن عقیل کے جابر بن عبد اللہ
رضی اللہ عنہما سے بھی وارد کیا ہے لیکن شوہر کا نام نہیں ذکر کیا یہہ طریق بھی ضعیف ہے ابو داؤد اسی عبد اللہ بن محمد
کی طریق سے جابر بن عبد اللہ سے ذکر کیا سو استری کا نام ذکر نہیں کیا اسکے شوہر کا نام ثابت بن قیس کہا ابو داؤد
کہا کہ یہہ روایت خطا ہے صحیح یہہ ہے کہ اسکا نام سعد بن الربیع ہے انتہی بعضوں نے کہا ہے اوس بن ثابت یہہ حسان بن
ثابت کا بھائی ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا شاعر تھا لیکن یہہ بات صحیح نہیں ہوتی کیا واسطے اگر حسان کا بھائی ہوتا
تو اسکا وارث حسان ہوتا عرفطہ اور سوید نہ ہوتے ام کجہ کے اور اسکے شوہر کے اور اسکی لڑکی اور وارثوں کے نام میں
روایات کا بہت اختلاف ہے سب روایات ضعیف رہنے سے وہ قابل حجت نہیں اگر قصہ صحیح ہو تو دونوں کے شان میں نازل
ہونیکو کچھہ مانع نہیں عبد بن حمید اور بخاری اور مسلم اور ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور ابن جریر اور ابن
المنذر اور ابن ابی حاتم اور بیہقی سنن میں طرق متعددہ سے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کئے ہیں کہے
میری بیمار پرسی واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رضی اللہ عنہ پیادہ پا بنی سلمہ کے گھروں کے احاطے میں تشریف
لے آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجھکو بیہوش دیکھہ کے پانی منگوا کر وضو کئے اور میرے پر وہ پانی چھڑکے میں ہوشیار
ہوکے کہا یا رسول اللہ میرے مال کو کس طور سے بانٹنا تب اللہ تعالی یہہ آیت نازل کیا یوصیکم اللہ فی اولادکم
معلوم کیجئے یہہ مذکور آیت نازل ہوئی کرکے ابن جریج کی روایت جو محمد بن المنکدر سے جابر سے آئی ہے ترمذی اور
حاکم نے عمرو بن قیس کی طریق سے محمد بن المنکدر سے بھی ایسا ہی روایت کئے ہیں عبد بن حمید اور ترمذی نے یحیی بن
آدم کی طریق سے اور اسماعیلی نے اسحق بن ابی اسرائیل کی طریق سے دونوں ابن عیینہ سے وہ محمد بن المنکدر سے بھی

ایسی ہی روایت کیا ہی لیکن مسلم نے عمرو الناقد سے اور نسائی محمد بن منصور سے وے دونون سفیان بن عینیہ سے وہ محمد بن المنکدر سے روایت کیا سو کہا میراث کی آیت یستفتونک قل اللہ یفتیکم فی الکلالہ نازل ہوئی ابن خزیمہ نے عبد الجبار بن العلا سے وہ ابن عینیہ سے روایت کیا سو کہا آیت میراث کی ان امرؤ ہلک لیس لہ ولد نازل ہوئی اسکی ایک روایت مین ہی آیت کلالہ کی نازل ہوئی بخاری نے قتیبہ اور ابن المدینی اور الجعفی کی طریق سے ابن عینیہ سے روایت کیا سو اسمین آیت میراث کی نازل ہوئی کرکے کہا ایک روایت مین آیت فرائض کی نازل ہوئی کرکے کہا پر آیت کو ذکر نہین کیا مسلم نے سفیان الثوری سے وہ ابن المنکدر سے روایت کیا سو بھی آیت میراث کی نازل ہوئی کرکے کہا آیت کو ذکر نہین کیا حافظ عسقلانی نے کہا ابن المنکدر سے محفوظ یہی روایت ہی اور بولا ابن عینیہ کی روایت مین آیت کو جو ذکر کیا ہی وہ ابن عینیہ کا کلام ہی حدیث مین مدرج ہی اور آیت کونسی نازل ہوئی سو اسمین بھی ابن عینیہ کے راویون کو اضطراب ہی دمیاطی وغیرہ کہتے ہین ابن جریج کی روایت مین یوصیکم اللہ فی اولادکم کی آیت نازل ہوئی کرکے جو آیا ہی وہ وہم ہی کیا واسطے یہہ آیت سعد بن الربیع کے لڑکیون کی شان مین نازل ہوئی ہی جابر کے مقدمے مین نازل ہوئی سو یستفتونک قل اللہ یفتیکم فی الکلالہ کی آیت ہی کیا واسطے جابر کو تب ولد اور والد نہین تھے کلالہ وہی شخص ہی جسکو ولد اور والد نہو حافظ عسقلانی انکو رد کیا اور بولا کلالہ کی تفسیر مین اختلاف ہی بعضے کہتے ہین مال موروث کا نام ہی اور بعضے کہتے ہین وارث کا نام ہی اس اختلاف کے نظر کرتے کلالہ کی تفسیر ولد اور والد نہ ہونی معین نہین ہوتی تو پھر اس سے دلیل پکڑنا صحیح نہ ہوا بخاری کی روایت مین آیا ہی یستفتونک قل اللہ یفتیکم کی آخر آیت ہی جو نازل ہوئی یہہ آیت جب اخیر مین نازل ہوئی تو اس سے دلیل لینا صحیح نہ ہوا ظاہر یہہ ہی کہ میراث کی آیت سے یوصیکم اللہ فی اولادکم کی آیت مراد ہی سعد بن الربیع کے لڑکیون کی شان مین نازل ہونا اس کو مانع نہین کیا واسطے دونون کے مقدمے مین نازل ہوئی رہے یہہ بھی احتمال ہی کہ اس آیت کی ابتدا ان لڑکیون کے مقدمے مین نازل ہوئی ہو اسکی آخر یعنے وان کان رجل یورث کلالہ جابر کے قصے مین جابر جو کہے یوصیکم اللہ فی اولادکم کی آیت نازل ہوئی اس سے کلالہ کی آیت جو یوصیکم اللہ سے متصل ہی مراد لئے انتہی ملخصا بندۂ عاصی کہتا ہی جابر کے وارث انکے بیماری کے وقت بہنون کے سوائے کوئی ذوی الفروض نہین تھے یوصیکم اللہ فی اولادکم کی آیت مین اعیانی اور علاتی بہنون کے میراث کا ذکر نہین وان کان رجل یورث کلالۃ ولہ اخ او اخت مین

مین بہن اور بھائی جو مذکور ہین اُنسے اخیافی بھائی اور بہن مراد ہونین سب کا اتفاق ہی جابر کی شان مین یہہ آیت اگر نازل ہوئی ہو تو اسمین بہنون کی میراث کا ذکر نہ رہنے سے انکے غرض کو مفید نہین سوال کے مطابق آیت نازل نہونا بعید ہی اسسے یقینا معلوم ہوتا ہی آیت المیراث سے یستفتونك قل الله يفتيكم مراد ہی جابر رضی اللہ عنہ کلالہ کے میراث کی تقسیم کا استفتا کرنا اسپر یستفتونك کر کے نازل ہوتا اور انکے وارث بہنان رہنا دلیل بین ہی کہ مراد جابر کی یہی آیت ہی یہہ آیت اخیر مین نازل ہوئی کر کے جو آیا اسکو منافی نہین کیا واسطے اسکا اخیر پن امر نسبی ہی یعنے میراث کی آیتون مین یہہ اخیر آیت ہی اسی کو تائید کرتی ہی حدیث جسکو نسائی نے ابی الزبیر کی طریق سے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہے مین بیمار ہوا میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے مین کہا یا رسول اللہ میرے بہنون کے لئے تہائی مال کی وصیت کرتا ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیے احسان کر مین کہا آدھے مال کی وصیت کرتا ہون کہے احسان کر بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لیجا کے پھر آئے اور فرمائے تو اس بیماری مین نہین مرتا اللہ تعالی آیت نازل کیا اور تیرے بہنون کو دو تہائی دینے کو بیان کیا جابر کہتے تھے یستفتونك قل الله يفتيكم في الكلالة کی آیت نازل ہوئی اوپر کی حدیث جابر کی ایک بیماری تھی اور یہہ حدیث دوسری بیماری مین تھی کر کر کہنا بعید ہی اس حدیث مین اور اس حدیث مین کچھہ منافات نہین شاید جابر اپنے مال کی تقسیم کس طور سے کرنیکا سوال کر کے اپنے بہنون کو اس قدر دینیکی وصیت کئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہان سے گئے بعد یہہ آیت نازل ہونے سے تشریف لاکر انکے بہنون کا حصہ بیان کیے واللہ اعلم معلوم کیجئے اوپر گذری سو آیت للرجال نصيب مما ترك الوالدان والاقربون الایہ کی یہہ آیت تفصیل ہی اس آیت مین اللہ تعالی یوصیکم جو فرمایا وہ صیغہ مضارع کا ہی ایصا اسے ایصا کی معنی اصل مین وصل کرانا عرب کے محاورہ مین ایسا کہتے ہین وصت الارض وضيا ووصيا ووصاء ووصاءة یعنی اسکے نباتات متصل ہوئین اسکو جب باب افعال مین لیگئے تو اوصی کی معنی وصل کرانا اور پہنچانا اس تقدیر پر آیت کی معنی یون ہوگی اللہ تعالی تمکو ایک بات کہتا ہی ایسی بات ہی جو تمہارے موے بعد تمہاری اولاد کے حقوق پورے ملنے کو پہنچاتا ہی فعال نے ایسی ہی معنی بیان کیا بعضے کہتے ہین یوصیکم کی معنی یامرکم کی ہی یعنے حکم کرتا ہی تمکو بعضے کہتے ہین اسکی معنی یعہد الیکم یعنے عہد کرتا ہی تمکو بعضے کہتے ہین یفرضکم یعنے فرض کرتا ہی اولاد کا ذکر

مقدم کیا کہ واسطے آدمی کو اپنی اولاد کے ساتھ نہایت تعلق رہتا ہے اس لیے انکو مقدم کیا اور بولا میت کو اولاد ہو
تو لڑکے کو دو حصے اور لڑکی کو ایک حصہ دیا **فَاِنْ كُنَّ نِسَآءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا**
مَا تَرَكَ پھر اگر ہوویں یعنے اولاد عورتیں دو سے اوپر تو انکو ہین دو تہائیان جو چھوڑ مرا **وَاِنْ كَانَتْ**
وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ اگر ہے یعنے لڑکی ایک تو اسکو آدھا مال ہے معلوم کیجئے اللہ تعالی ان جملون مین
اولاد کا حصہ بیان کر دیا اولاد کے ساتھ دوسرے حصے دار بھی ہین یا نہین اگر انکے ساتھ دوسرے حصے دار نہین ہین تو انکی تین
حالت ہین یا میت کو لڑکے اور لڑکیان دونون ہین یا فقط لڑکیان ہین یا فقط لڑکے پہلی حالت مین کہا لڑکے کو
دو لڑکیون کے برابر دینا اگر میت فقط ایک لڑکا اور ایک لڑکی چھوڑا ہے لڑکے کو دو حصے اور لڑکی کو ایک حصہ دیگے اگر
متعدد ہین تو ہر لڑکے کو دو حصے اور ہر لڑکی کو ایک حصہ دیگے دوسری حالت مین یعنے لڑکا نہین فقط لڑکیان ہین اگر
ایک ہی لڑکی ہے تو اسکو آدھا مال ہے اگر دو سے افزود ہین یعنے تین ہین یا اس سے زاید تو ان تمام مین دو تہائیان ہین دو
لڑکیان ہو تو ان کو کس قدر دینا سو نہین فرمایا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہین دو لڑکیان ہو تو انکو بھی نصف ہے جمہور کہتے
ہین لڑکیان دو ہو تو بھی انکے واسطے دو ثلث ہے کیا واسطے کوئی شخص مرکے ایک لڑکا اور ایک لڑکی چھوڑا تو لڑکی کو
ایک ثلث اور لڑکے کو دو ثلث دیگے کیا واسطے اللہ تعالی فرمایا **للذکر مثل حظ الانثیین** ایک لڑکے
کو دو ثلث دئے تو آیت سے معلوم ہوا کہ وہ دو لڑکیون کا حصہ ہے تو پھر دو لڑکیون کو بھی دو ثلث دینا اس آیت سے ثابت ہوا
تیسری حالت مین فقط لڑکون کو چھوڑا ہے تو ایک لڑکا ہے تو اسکو پورا مال دیگے اگر زاید ہے تو انمین علی السویہ تقسیم کریگے
لڑکا ہو تو اسکو پورا مال دینیکا حکم آیت سے نکلنے کا بیان یہہ ہے اللہ تعالی فرمایا **للذکر مثل حظ الانثیین**
اس جملے سے معلوم ہوا مرد کا حصہ عورت کے دو برابر ہے بعد فرمایا **وان کانت واحدۃ فلها النصف** اس سے
معلوم ہوا فقط لڑکا ہو تو اسکو دو نصف ہے ان دونون آیتون کو جمع کرنے سے معلوم ہوا ایک لڑکے کا حصہ پورا مال ہے اگر اسکے ساتھ لڑکے
اور بھی ہو تو سبکو علی السویہ تقسیم کر دیگے اولاد کے ساتھ دوسرے حصہ دار مثلا والدین یا زوجین ہو تو انکا حصہ جانے باقی مال مین
اوپر کی تقسیم کے مطابق تقسیم کر دیگے معلوم کیجئے اس آیت کا عموم چار صورتسے تخصیص پایا ہے پہلی صورت حر و عبد مین توارث نہین دوسری صورت
قاتل جو عمدا قتل کیا ہے اسکو حصہ نہین تیسری صورت کافر مسلمان کا وارث نہین ہوتا انکی تخصیص حدیث سے ثابت ہوئی اور اسپر اجماع ہے مسلمان کافر کا
وارث ہوتا ہے یا نہین اسمین اختلاف ہے معاذ اور معاویہ اور شریح القاضی و شعبی کہتے ہین وارث ہوتے ہین جمہور کہتے ہین

ہین ویسے بھی وارث نہین ہوتے مسلمان مرتد ہوگئے ہو یا اسکو قتل کریے تو مال جو ردت کے زمانہ مین حاصل کیا ہی اسکا
کوئی وارث نہوگا بلکہ بیت المال مین داخل کرینگے اسلام کی حالت مین جو کسب کیا تھا شافعی پاس وہ بھی بیت
المال مین داخل کرنا ابو حنیفہ کہتے ہین وہ مال اسکے مسلمان وارثون مین تقسیم کرنا چوتھی صورت انبیا علیہم الصلوۃ والسلام
کسی کے مال کے وارث نہین ہوتے اور انکے مال کا بھی کوئی وارث نہین ہوتا مذہب اکثر مجتہدین کا یہی ہی انکی دلیل حدیث
مشہور ہی لا نورث ما ترکنا صدقۃ ہم وارث نہین کیا جاتے جو چھوڑ جاتے ہین وہ صدقہ ہی اس مسئلے مین شیعہ
کو خلاف ہی ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے متروکات کی تقسیم نکرنا اور دیگر صحابہ انکے قول
کی تسلیم کرنا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم وہ حدیث کہتے تھے سو اسکے معتبر ہونا اور فاطمہ اور عباس اور ازواج مطہرات
رضی اللہ عنہم دعوے سے باز رہنا صحابہ کے اجماع پر دلالت کرتا ہی اجماع کا خلاف جو کہے اسکا قول مردود ہی وَلِاَبَوَیْہِ
لِکُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَکَ اِنْ کَانَ لَهٗ وَلَدٌ اور میت کے ماباپ کو ہر ایک کو دونون مین
چھٹا اس مال سے جو چھوڑ مرا اگر میت کو اولاد ہی اب اللہ تعالی ماباپ کو حصہ کس قدر دینا ہی سو شروع کیا اور فرمایا
انکے تین حالت ہین پہلی حالت انکے ساتھ اولاد ہونا تو ماکو ایک سدس ہی یعنے چھٹا حصہ اور باپ کو ایک سدس ہی
معلوم کیجیے ولد کا اطلاق لڑکا اور لڑکی دونون پر ہوتا ہی میت کو لڑکا ایک ہے یا زیادہ اور اسکے ساتھ لڑکیا
بھی رہتے یا نہ سب حالتون مین وہی سدس سدس دیوینگے اگر لڑکا نہین فقط لڑکیان ہین تو اس تقدیر مین ماکو وہی
سدس ہی لیکن باپ کو سدس جو اسکا فرض ہی اسکے سوائے باقی رہا سو مال بھی اسکو دیوینگے مثلا ایک لڑکی ہی تو
لڑکی کو نصف اور ماکو سدس اور باپ کو سدس دیکے ایک سدس جو باقی ہی وہ بھی عصوبت کی راہ سے باپ ہی کو دینگے
فَاِنْ لَّمْ یَکُنْ لَّهٗ وَلَدٌ وَّوَرِثَهٗۤ اَبَوٰهُ فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ پھر اگر اسکو یعنے میت کو اولاد نہین اور وارث
ہین اسکے ماباپ تو اسکی ماکو ثلث ہی یعنے تہائی اس جملے مین والدین کی دوسری حالت کی طرف اشارہ کیا وہ میت کو
اولاد نہونا تو اس تقدیر مین ماکو ثلث ہی باپ کو کس قدر سو بیان نہین کیا کیا واسطے میت کو ماباپ کے سوائے کوئی نہین سو
آیت سے ظاہر ہوتا ہی جب اسکو کوئی نہو تو پورا انہین کو دینگے ماکا حصہ جب ثلث ہوا تو لازم آیا باپ کو باقی دینا جیسا
اولاد مین مرد کو عورت کے دو برابر حصہ تھا یہان بھی ویسا ہی باپ کو ماکے دو برابر ہوا پہلی آیت مین باپ کا فرض سدس تھا
یہان دو ثلث جب لیا تو سدس تو اسکا فرض ٹھہرا باقی عصوبت کی جہت سے لیا اس سے ثابت ہوا اگر ماہین فقط باپ ہی تو

سارا مال لیگا کیا واسطے عصبہ ہی عصبہ اسکو کہتے ہین جسکا حصہ مقرر نہین اگر ذوی الفروض یعنے جنکے حصے مقرر ہین انکے ساتھہ ہی تو انکے حصے جاکے باقی لیگا دوسرا کوئی نہین ہی تو پورے مال کا وارث ہوگا معلوم کیجیے ما باپ کے ساتھہ میت کا شوہر یا استری ہی تو اس صورتین شوہر یا استری کو اسکا حصہ دئے بعد جو باقی رہتا ہی اسکا ثلث ماکو دیوینگے باقی باپ کو ائمہ اربعہ اور جمہور کا مذہب یہی ہی ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہین شوہر یا استری کو اسکا حصہ دیکے ماکو کل مال کا ثلث دیگے باقی جو رہا باپ کو دیگے کیا واسطے وہ عصبہ ہی میت کو استری اور ما باپ ہے تو مسروق بھی ابن عباس کی موافقت کرتا ہی اگر شوہر ہی تو جمہور کی موافقت کرتا ہی تا ما کا حصہ باپ سے افزود نہ ہو فَإِن كَانَ لَهُ إِخْوَةٌ فَلِأُمِّهِ السُّدُسُ پھر اگر اسکو یعنے میت کے بھائیان ہی تو اسکی ماکو سدس یعنے چھٹا حصہ ہی یہہ ابوین کی تیسری حالت ہی میت کو بھائیان اور بہنان ہو تو ماکو سدس ہی اخوۃ جمع اخ کی ہی اخ بھائی کو کہتے ہین لیکن اس جگہہ اخوۃ کا لفظ بھائیان اور بہنان دونون کو شامل ہی جمع کا لفظ لانے سے معلوم ہوا کہ بھائیان یا بہنان تین ہو تو ماکو سدس ہی اسبات پر سب مجتہدون کا اتفاق ہی بھائی یا بہن ایک ہو تو ماکو سدس نہین بلکہ ثلث ہی اسمین بھی سب کا اتفاق ہی اگر دو ہو تو اس مین فقہا کو اختلاف ہی اکثر صحابہ کہتے ہین تین کا حکم جو ہی دو کا حکم بھی وہی ہی عمر اور عثمان اور علی اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہم کا مذہب یہی ہی ائمہ اربعہ اور جمہور فقہا کا بھی یہی مذہب ہی ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہین دو ہو تو ماکو سدس نہین بلکہ وہی ثلث ہی ابن جریر اور حاکم اور بیہقی اپنی سنن مین روایت کئے ہین جسکا حاصل یہہ ہی کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس جاکے کہے تمہاری قوم کی زبانمین دو بھائیون کو اخوۃ نہ کہینگے سو دو بھائیان ہو تو ماکو ثلث سے سدس کی طرف نہ پھیرنا عثمان رضی اللہ عنہ فرمائے میرے اگے ایک بات ٹھہر گئی اور ملکون مین جاری ہوئی اور لوگ اسکے موافق تقسیم کئے ہین سو مین اسکو رد کرنیکی طاقت نہین رکھتا حاکم نے اس حدیث کی تصحیح کئی ہی جواب کا حاصل یہہ ہی کہ اس حکم پر سابق اجماع ہو چکا ہی مین اسکا خلاف کر نہین سکتا تنبیہ بعضے مفسرون نے کہا اس اختلاف کا منشا یہہ ہی اقل جمع دو ہی یا تین اسمین علما کو اختلاف ہی قاضی ابو بکر الباقلانی کہتا ہی اقل جمع دو ہی جمہور علما کہتے ہین اقل جمع تین ہی اس اختلاف کے نظر کرتے بعضون نے دو کو جمع کا حکم کیا بعضون نے اسکو واحد کا حکم دیا بندہ عاصی کہتا ہی اگر اقل جمع کا لحاظ اس اختلاف کا منشا ہوتا تو جمہور کو لازم پڑتا دو اخوۃ سے ماکا حجب نہ کرنا سو معلوم ہوا کہ اقل جمع کے لحاظ سے یہہ اختلاف نہین بلکہ تثنیہ پر جمع کے لفظ کی اطلاق مجازا جائز ہی یا نہین صحابہ اخوۃ کے لفظ کا اطلاق اخوین پر مجازا جو کئے ہین اس

اس سے معلوم ہوا کہ وہ جاری ہی اسکو تائید کرتی ہی وہ جو حاکم اور بیہقی نے روایت کئے ہین کہ زید بن ثابت نے دو بھائی
سے ماکی حجت کرتے تھے لوگ کہے یا ابا سعید اللہ تعالی فرماتا ہی فان کان لہ اخوۃ تم دو بھائی سے کیے محجوب
کرتے ہو تو کہے عرب اخوین کو اخوۃ بولتے ہین یہہ دلالت کرتی ہی کہ اخوین کا لفظ اخوۃ پر اطلاق کئے جاتا ہی ابن عباس کے
قول سے ثابت ہوا کہ یہہ اطلاق حقیقی نہین تو لازم ہوا کہ وہ مجازی اصل مین تو حقیقت تھی یہان حقیقت پر حمل نکر کے
مجاز پر جو حمل کئے مین کیا واسطے اسکے نظائر مین جمع سے تثنیہ مراد لئے ہین اس جہت سے یہان بھی اسی پر حمل کئے
واللہ اعلم یاد رکھے میت کو باپ رہے اور اخوۃ باپ ہی وارث ہوگا اخوۃ محجوب ہوگے یا ان ماکے حق مین تو ثا
ڈالینگا ڈالینگے اسکا وارث بھی باپ ہی ہوگا مثلا میت نے والدین اور تین بھائیون کو چھوڑکے موا تو ماکو سدس دیگے باقی پانچ
سدس باپ لیگا جمہور فقہا کا مذہب یہی ہی ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہین یہہ سدس جو ماکا تھا اخوۃ کو ملیگا مِن بَعْدِ
وَصِيَّةٍ يُّوصِي بِهَا أَوْ دَيْنٍ یہہ وصیت کے پیچھے جو ولوامر آیا ذرض یعنے اولاد اور والدین کو یے حصے دینا جو کہے
اسوقت دیگے دین ادا کرکے وصیت جاری کئے بعد کچھہ بچ رہا ہو تو ہی کیا واسطے ترکے سے اول میت کی تجہیز وتکفین
کرینگے اسکے بعد دین دار کا دین پھیر دینگے تمام مال دین مین کھپ گیا تو نہ وصیت جاری ہوگی نہ ورثہ کو کچھہ ملیگا
اگر دین نہین یا دین ادا ہو کے کچھہ باقی رہا تو میت کسی کو کچھہ دینکی وصیت کیا ہی تو مال باقی جو رہ گیا ہی اسکے ثلث
مین وصیت جاری کرینگے باقی کو ورثہ مین تقسیم کرینگے ابن ابی شیبہ اور امام احمد اور عبد بن حمید اور ترمذی اور ابن ماجہ
اور ابن جریر اور ابن المنذر اور ابن ابی حاتم اور حاکم اور بیہقی نے علی رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین فرمائے تم یہہ آیت پڑھتے ہو
من بعد وصية يوصي بها او دين اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دین کو پیش از وصیت کے ادا کئے یعنے اس
آیت مین وصیت مقدم رہنے سے یہہ نہ سمجھو کہ وصیت دین پر مقدم ہی بلکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دین کو اول ادا کروائے
ہین اس حدیث کی سند مین حارث الاعور ہی وہ اگرچہ ضعیف ہی لیکن امت کا اجماع منعقد ہوا ہی کہ دین وصیت پر مقدم ہی
معلوم کیجئے اس جگہہ اگرچہ لفظ مین وصیت مقدم ہی لیکن اَوْ کا لفظ جو اباحت واسطے ہی لانے سے حکم مین مقدم نہین کیا واسطے
او کا لفظ ترتیب کے واسطے نہین بلکہ دو چیز مین سے ایک کے واسطے رہتا ہی گویا یون کہے ان دونو مین سے ایک کے بعد ورثہ کا
حق دینا خواہ مفرد ہو یا ایک دوسر کے ساتھہ مضموم ہو دین باوجود مقدم رہنے کے اللہ تعالی اسکو لفظ مین موخر ذکر کیا کیا
واسطے دین مین غیر کا حق میت کے ذمے پر باقی رہتا ہی قرضخواہ میت کے پاس مال دیکھا تو کسی طورسے اپنا حق لیگا وارث کو

بھی حق دار کا حق پہنچانے مین کچھ اٹک نہین بخلاف وصیت کے مفت غیر کو مال دینا ہی اسکو ادا کرنا ورثہ پر شاق ہوتا ہی ظن تھا کہ اسکو ادا کرنے مین سستی کرے سو اہتمام اور انکی ترغیب واسطے اسکو مقدم کیا اس امر کی تاکید واسطے او کے لفظ سے ذکر کیا تا معلوم ہو کہ ادا کرنے مین دونو برابر ہین اٰبَآؤُکُمْ وَاَبْنَآؤُکُمْ لَا تَدْرُوْنَ اَیُّهُمْ اَقْرَبُ لَکُمْ نَفْعًا تمہارے باپ اور بیٹے تمکو معلوم نہین کون ان سے نشتاب پہنچتے ہین تمہارے کام مین یہہ جملہ وارثون کے حصون کو بیان مین اور فریضۃ من اللہ کے درمیان معترضہ واقع ہوا ہی اسکو ذکر کرنیکا فائدہ یہہ ہی حصے جب مختلف ذکر کیا اور عرب کی عادت میراث بانٹنے مین جو تھی اسکے برخلاف حکم کیا تو لوگون کے دلونمین یہہ خطرہ ہوگا کہ تقسیم اسطور پر ہوتی تو بہتر تھی سو اس خطرے کو دفع کرنے یہہ فرمایا یعنے تمہارے وارث خواہ تمہارے اصول رہو یا تمہارے فروع انمین سے دنیا مین اور آخرت مین کون تمکو زیادہ کام آنیوالا ہی سو تمکو معلوم نہین پھر اللہ جیسی تقسیم کریگا حکم کیا ہی اسکے موافق عمل مین لاؤ اپنی خواہش کے موافق ایک کو دیکے دوسرے کو محروم نہ کیجو مجاہد کہتا ہی نفع سے دنیوی نفع مراد ہی بعضے کہتے ہین اخروی نفع مراد ہی ابن جریر وغیرہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کئے ہین آبا اور ابنا سے جو اللہ تعالی کا زیادہ مطیع ہی قیامت کے دن اللہ تعالی کے پاس اسکا مرتبہ بلند کیا واسطے اللہ تعالی بعضے مومنون کو بعضون کے لئے شفیع کیا ہی اس اثر کا مطلب یہہ ہی کوئی شخص سمجھتا ہی آخرت مین ابنا والد اپنے کو نفع دیگا کوئی سمجھتا ہی ابنا لڑکا اپنے کو نفع دیگا سو یہہ بات نہین بلکہ جو شخص اللہ کا زیادہ مطیع ہوا اسکا مرتبہ بلند ہوگا بلند مرتبے والا اپنے والد کی یا ولد کا شفیع ہوگا اسکے تائید کرتی ہی حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کی کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے جنت مین کوئی شخص گیا تو بہتے والدین اور استری اور بچون کو چاہیگا تو کہینگے وے تیرے مرتبے کو اور عمل کو نہین پہنچے پھر وہ شخص کہیگا ای رب مین نے عمل جو کیا سو میرے اور انکے لئے کیا ہون پھر حکم ہوگا اسکے لوگون کو اسکے ساتھہ لاحق کر دو سیوطی نے بیضاوی کے حاشیے مین کہا اس حدیث کو طبرانی کبیر مین اور ابن مردویہ اپنی تفسیر مین روایت کئے بندہ عاصی کہتا ہی طبرانی اسکو صغیر مین بھی روایت کیا ہی اسکی سند مین ابو عبد اللہ محمد بن عبد الرحمن بن غزوان ہی دارقطنی نے کہا وہ متروک ہی حدیث کو وضع کرتا ہی ابن عدی نے کہا ہے ثقات سے بواطیل کو روایت کرتا ہی اور وضع حدیث سے متہم ہی واللہ اعلم بعضے کہتے ہین یہہ جملہ معترضہ نہین بلکہ آیت کی وصی کے ساتھہ تعلق رکھتا ہی معنی یون ہین تمہارے باپ اور بیٹے جو تمہارے وارث بنتے ہین انمین تمکو کون دنیا اور آخرت مین تمہارے بہت کام آئیگا سو تم نہین جانتے کوئی سمجھتا ہی باپ بہت کام آئیگا لیکن بیٹا کام آتا ہی کوئی سمجھتا ہی بیٹا کام آئیگا

نکالیکن یا بیٹا اگر حصونکی تقسیم تمہارے اختیار پر چھوڑدیتو جو مستحق تھا اسکو تم نہ دیتے جو مستحق نہین اسکو دیتے اس لیئے اللہ تعالی
جو مصلحت جانا اسکے موافق تقسیم کیا فَرِيضَةً مِّنَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا حصہ باندھا ہوا اللہ

ثمن

کا ہی مقرر اللہ خبردار ہی حکمت والا فریضۃ کا لفظ مفعول مطلق ہی یوصیکم اللہ کے جملے کا اسکے مضمون کو
تاکید کرنیکے واسطے اسکو لایا ہی کیا واسطے یوصیکم سے مراد یفرض اللہ علیکم ہی یعنے فرض اور معین کیا تم پر
فرض کرنا کرکے یا مفعول مطلق ہی فعل محذوف کا اسکی تقدیر یون ہی فرض اللہ ذلک فریضۃ یعنے فرض و مقدر
کیا اللہ تعالی اس تقسیم کو فرض کرنا یعنے اس حکم کو بجالانا تم پر فرض و واجب ہی اسکے برخلاف جو تم کرتے تھے سو فقط اپنی
نفسانیت کی راہ سے کرتے تھے اللہ سب معلومات کا علیم ہی اس تقسیم کے مصالح و منافع کا بھی عالم ہی اور وہ حکیم ہی
امر نہ کریگا مگر اسی کا جو بہتر اور پسندیدہ ہو وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ أَزْوَاجُكُمْ إِن لَّمْ يَكُن لَّهُنَّ وَلَدٌ
اور تمکو ہی آدھا اسکا جو چھوڑ مرین تمہاری عورتین اگر نہو انکو بچہ فَإِن كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا
تَرَكْنَ پھر اگر ہی انکو بچہ تو تمکو چوتھائی مال ہی اس سے جو چھوڑ گئین اس جملے مین شوہر کو کس قدر دینا سو حکم کیا اور فرمایا
استری مرے اور اسکو بچہ نہین ہی تو شوہر کو اسکی میراث سے نصف مال دینا اگر استری کو بچہ ہو تو اس تقدیر مین
شوہر کو ربع ہی ولد جو کہا عام ہی لڑکا ہو یا لڑکی ایک ہو یا متعدد وہ اولاد اسی شوہر کی ہو یا دوسرے کی صلبی بیٹا بیٹی کا
جو حکم ہی پوتا پوتی ہو تو بھی وہی حکم ہی معلوم کیجئے ازواج جمع زوج کی ہی مرد اور عورت دونون کو عرب کے محاورے مین
زوج کہتے ہین عورت کو زوجہ کہنا ضعیف لغت ہی امام نووی کہا فرائض کے باب مین عورت کو زوجہ کہنا ضرور ہی تاکہ
اشتباہ نہ ہو اسی کیا واسطے میت مثلا زوج چھوڑ مرا کہے تو معلوم نہین ہوتا کہ مراد شوہر ہی یا استری یہان فرائض
کے بیان مین اللہ تعالی زوجہ نہین کہا کیا واسطے ضمائر مذکور ہونے سے اشتباہ نہین ہی مِنۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِينَ بِهَا
أَوْ دَيْنٍ بعد وصیت کے جو دلوا مرین یا قرض کے اوپر جو حکم کہا تھا اسکو اہتمام و تاکید کے لیئے مکرر فرمایا وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ إِن لَّمْ يَكُن
لَّكُمْ وَلَدٌ فَإِن كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُم اور انکو یعنے عورتون کو ہی چوتھائی مال
اس سے جو چھوڑ مرو تم اگر نہو تمکو بچہ پھر اگر بچہ ہی تو انکو یعنے عورتون کو آٹھوان حصہ اس سے جو تمنے چھوڑا اس جملے مین
شوہر مرگیا اور اسکو اولاد نہین ہی تو اسکی عورت کو ربع دو کہا اگر اولاد ہی تو اسوقت استری کو ثمن دینیکا امر کیا
استری ایک ہی ہی تو اسکو ربع یا ثمن دیوینگے اگر ایک سے زیادہ ہی تو سبکو اسمین بانٹ کے دیوینگے اوپر کے جملے مین اولاد کا

حال ہم جو کہے بیان ہی وہی ہی مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوصُونَ بِهَآ أَوْ دَيْنٍ بعد وصیت کے جو تم دلوا مرو یا قرض کے

وَإِن كَانَ رَجُلٌ يُورَثُ كَلَٰلَةً اور اگر ہو کا مرد کہ جس کی میراث لیتے ہین کلالہ أَوِ ٱمْرَأَةٌ وَلَهُۥٓ أَخٌ

أَوْ أُخْتٌ فَلِكُلِّ وَٰحِدٍ مِّنْهُمَا ٱلسُّدُسُ یا عورت اور اسکا ایک بھائی ہی یا بہن تو دونوں مین ہر ایک

کو چھٹا حصہ فَإِن كَانُوٓاْ أَكْثَرَ مِن ذَٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَآءُ فِى ٱلثُّلُثِ اور اگر زیادہ ہوئے اس سے

یعنے ایک بھائی اور ایک بہن سے تو سب شریک ہین ایک تہائی مین معلوم کیجیے میت سے اسکا وارث بے واسطہ اتصال کیتا ہے

یا بالواسطہ جو بے واسطہ ہے وہ اتصال نسب کے سبب کرتے ہی یا زوجیت کے یہ تین قسم ہوئے پہلی قسم اتصال جو اتصال

نسب کے سبب سے ابتداءً حاصل ہوتا ہی وہ اشرف و اعلا ہے یہہ اتصال نہین ہوتا مگر ولادت سے اللہ تعالی اس قسم کی قرابت والون

کا حصہ اول بیان کیا دوسری قسم اتصال جو زوجیت کے سبب سے ابتداءً حاصل ہوتا ہی سو اس کا رتبہ پہلے سے کم ہی اسکو اسکے

بعد ذکر کیا تیسری قسم اتصال جو غیر کے واسطے سے حاصل ہوتا ہی اس اتصال کو کلالہ کہتے ہین پہلی قسم کے نظر کرتے اس قرابت

مین تھوڑا فاصلہ پڑا اسلیے اللہ تعالی اس قسم کو اوپر کے قسمون کے بعد ذکر کیا کلالہ کسکو کہتے ہین اسمین صحابہ کو اختلاف ہے

اکثر صحابہ اور جمہور فقہا کہتے ہین جسکو والدین اور ولد نہ ہو وہ کلالہ ہی یہی قول ابو بکر الصدیق اور علی اور ابن مسعود اور زید بن

ثابت رضی اللہ عنہم کا ہی عمر اور ابن عباس سے بھی ایک روایت ہے صحیح مختار قول یہی ہی بعضے کہتے ہین کلالہ وہ جسکو ولد نہین

یہی قول عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کا ہی طاؤس بھی اسی کو اختیار کیا ہی کلالہ وصف وارث کی ہے یا مورث کی

اسمین بھی اختلاف ہی بعضے کہتے ہین میت کے ورثہ جو زندہ ہین انکی وصف ہی ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا قول یہی ہی جمہور

فقہا کا مختار بھی یہی ہی بعضے کہتے ہین وہ میت کی وصف ہی یہہ قول علی بن ابیطالب اور ابن مسعود کا اور ابن عباس کا ہے

شاید یہہ اختلاف اسکی حقیقت کے نظر کرتے ہو ورنہ عرب کے استعمال مین دونون کی صفت مین مستعمل ہے امام رازی

کہا کلالہ اس آیت مین میت کی وصف ہی جو اولاد اور والدین کو نہین چھوڑا حاصل آیت کا یہہ ہے کوئی مرد یا عورت مر جاوے

اور اسکو اولاد اور والدین نہ ہو مگر ایک ہی بھائی یا ایک ہی بہن ہی تو اسکو ایک سدس دیگے اگر ایک سے زیادہ ہو تو انہون مین

اسی ثلث کو بانٹ کر دیگے اَوِ امْرَأَةٌ عطف رجل پر ہی اس عطف کے نظر کرتے وله اخ او اخت مین وله او ولها

کہنا تھا لیکن عرب کا محاورہ ہی جب دو اسم ذکر کرکے انکے بعد ان دونون کی خبر ذکر کرنا چاہے اور دونون کا حکم ایک ہی ہے

تو کبھی دونون کی طرف اضافت کرتے ہین کبھی ایک ہی کیطرف اس قاعدے کے رو سے یہان ولهما اخ او اخت کہیے یا ولها

ولہ اخ او اخت کہے دونون صحیح ہین لیکن مرد کو شرف تھا اس لئے ولہ اخ او اخت فرمایا اور کیھیے اس اخ اور
اخت سے بھائی یا بہن اخیافی مراد ہی اس پر سب مفسرین کا اتفاق ہی اخیافی بھائی اور بہن اسکو کہتے ہین میت کی اور
اس بھائی یا بہن کی والدہ ایک ہی اور باپ دونون کا مختلف اس جگہہ اخیافی بھائی یا بہن مراد لیئے گیا واسطے سورے کے
آخر مین آیت جو آئی ہی اسمین ایک بہن کو نصف اور دو بہن کو دو ثلث اور بہن بھائی مخلوط ہو تو مرد کو عورت کے دو برابر دینیکا
حکم کیا ہی تو معلوم ہوا وہان بھائی بہن سے جو مراد ہین یہان مراد نہ ہونا اس لیئے وہان حقیقی یا علاتی بھائی اور بہن
مراد لئے اور یہان اخیافی کو کیا واسطے وہان لحاظ باپ کا تھا باپ کا حصہ انکو دیا یہان لحاظ ماں کا ہی ماں کا حصہ ثلث
تھا سو انکو دیا ماں کے حصے سے بڑھ کے انکو دینیکا کوئی وجہ نہین اخیافی بھائی بہن کا حکم جو مذکور ہوا اس پر سب مجتہدین
کا اجماع ہی کہتے ہین اخیافی بھائی بہن دو ہو یا اس سے زاید سب ثلث مین شریک ہوگے انمین مرد کا اور عورت
کا حق برابر ہی مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصَىٰ بِهَا أَوْ دَيْنٍ بعد وصیت کے جو ہو چکی ہی یا دین کے غَيْرَ مُضَارٍّ
جب اور وہ کا نقصان نہ کیا ہو غیر کے لفظ کو نصب ہوا کیا واسطے یوصی کے فاعل کا حال واقع ہوا ہی یعنے وصیت جو کرتا ہی اس
سے ورثہ کے ضرر کا قصد نہونا اگر ضرر کا قصد کیا ہی تو گناہ گار ہوگا مثلا کہا یہہ مال جو ہی وہ فلانے کی ودیعت ہی یا
اپنے پر فلانے کا اسقدر دین ہی حالانکہ حقیقت مین اسکی ودیعت یا دین نہین تھا یا بولا فلانے پر میرا قرض جو باقی تھا
سب مجھکو وصول ہوا حالانکہ وصول نہین ہوا تھا اسکے مانند جس سے ورثہ کو ضرر پہنچی ہی ابو داود اور ترمذی نے ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے کوئی مرد یا کوئی عورت اللہ تعالی کے طاعتین
سات برس تک کرتا رہے جب موت کا وقت پہنچا تو ورثہ کے ضرر کی وصیت کرے تو اسکے لئے دوزخ واجب ہی ترمذی
کہا اس حدیث کی سند حسن غریب ہی بندہ عاصی کہتا ہی اس حدیث کو شہر بن حوشب نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
کیا ہی نسائی اور ابن عدی کہتے ہین کہ وہ قوی نہین احمد اور یحیی بن معین اسکی توثیق کئے ہین عبد الرزاق نے اپنے مصنف مین
بھی اسکو روایت کیا ہی اسکی روایت مین یون ہی آدمی ستر برس تک اہل خیر کا عمل کرتا رہا وصیت کرنے مین ظلم کیا تو اسکا
ختم بد عمل پر ہوا وہ دوزخ مین جاویگا اور آدمی ستر برس تک اہل شر کا عمل کرتا رہا وصیت کرنے مین انصاف کیا تو اسکا ختم نیک
عمل پر ہوا وہ بہشت مین جاویگا امام احمد نے اسکو اپنی مسند مین عبد الرزاق سے اور ابن ماجہ بھی عبد الرزاق کی طریق سے
ایسا ہی روایت کئے ہین نسائی اور عبد بن حمید اور ابن ابی شیبہ اور عبد الرزاق اور ابن جریر اور ابن المنذر اور ابن

ابی حاتم اور دارقطنی اور بیہقی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کئے ہین کہ وصیت مین ضرار یعنے غیر کو ضرر پہنچانا گناہ کبایر سے ہی اور یہہ آیت پڑہے غیر مضار وصیۃ من اللہ بعضون نے اس حدیث کو مرفوع بھی روایت کیا ہی عقیلی کتاب الضعفا مین کہا عمر بن المغیرۃ المصیصی کے سوائے دوسرا کوئی اسکو رفع نہین کیا ہی بیہقی نے کہا اسکا وقف ہی صحیح ہی اسکا رفع ضعیف ہی حافظ عسقلانی فتح الباری مین کہا اسکو سعید بن منصور موقوف روایت کیا ہی اسکی سند صحیح ہی اور نسائی مرفوع روایت کیا ہی اسکے رجال ثقہ ہین بندہ عاصی کہتا ہی نسائی نے اسکو کتاب التفسیر مین روایت کیا ہی شاید اسکے نسخے مختلف ہین کیا واسطے جمال الدین الزیلعی تخریج مین ہدایہ کے کہا ہی کہ نسائی اسکو موقوف روایت کیا ہی اور ابن فہد بھی اپنی اطراف مین ایسا ہی کہا ابن ماجہ نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے جو کوئی اپنے وارث کو میراث پہنچنے سے بھاگیگا تو اللہ تعالی قیامت کے دن جنت سے اسکی میراث کو قطع کریگا اسکو عبد الرحیم بن زید العمی نے اپنے باپ سے وہ انس سے روایت کیا ہی عبد الرحیم متروک ہی اور اسکا باپ ضعیف ہی ہمارے فقہا کہتے ہین وصیت ثلث مال مین صحیح ہی اور مستحب ہی وصیت ثلث سے کم رہنا اور وارث کے واسطے رہنا اگر ثلث سے افزود کی وصیت کیا یا وارث کو وصیت کیا تو ورثہ کی اجازت پر موقوف ہوگا جس کو وارث نہین وہ شخص ثلث سے افزود کی وصیت کرنا باطل ہی کیا واسطے وہان حق مسلمانون کا متعلق ہی زیادہ وصیت نافذ ہوگی ابو حنیفہ کے پاس یہہ وصیت صحیح ہی اور موصی لہ کو پورا مال دیگے معلوم کیجیے وصیت کبھی واجب ہوتی ہی جیسے زکاۃ وغیرہ حق اللہ یا کسی آدمی کا حق اسکے ذمے پر رہے اور اسکے شہود نہین ہین تو وصیت کرنا اس پر واجب ہی اور کدہی مندوب ہوتی ہی مثلا فقرا کو دینا کہ جس سے کثرت اجر کا ارادہ ہو اگرچہ مال کم ہو اور عیال بہت رہے اور کدہی مکروہ ہوتی ہی جیسے اسکے عکس مین اور کبھی مباح ہوتی ہی جہان کہین اسکے دونون امر مستوی رہے مثلا غنی کو مال دینیکی وصیت کیا اور کبھی حرام ہوتی ہی جیسے معصیت مین یا ورثہ کو ضرر پہنچانے اکثر فقہا اضرار کو گناہ کبیرہ مین شمار کئے ہین اور ثلث سے زیادہ کل کی وصیت کو بھی بعضون نے حرام کہتا ہی اور اسکو اضرار مین داخل کرتا ہی بخاری اور مسلم وغیرہ نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین کہ انھون اتنا بیمار پڑے کہ قریب المرگ ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکی عیادت کے واسطے تشریف لے گئے سعد نے عرض کئے یا رسول اللہ میرے پاس بہت سا مال ہی ایک لڑکی کے سوائے میرا کوئی وارث نہین اس مال مین سے دو ثلث کی وصیت آیا مین کردون حضرت فرمائے نہ کہے نصف کی کردون تو کہے نہ کہے ایک ثلث کی تو کہے ہان ثلث کی کر اور ثلث بہت ہی تو اپنے وارثون کو غنی

غنی چھوڑنا بہتر ہے فقیر ہو کر لوگون پاس ہاتھہ پسار کے بھیک مانگتے پھرنے سے اس سے معلوم ہوا کہ ثلث سے
افزود مال کی وصیت ممنوع ہے ہمارے فقہاے ابو سعید المتولی نے کہا کہ ثلث سے افزود کی وصیت کرنا مکروہ ہے
ہمارے جمہور فقہا اسیکو اختیار کئے ہین آبن حجر ہیتمی تحفی مین کہا جسنے حرام بولا سو اسکا قول ضعیف ہے اگرچہ
اس وصیت سے ورثہ کی حرمان کا ارادہ کرے کیا واسطے حرمان کے ارادے کو یہان کچھہ تاثیر نہین ثلث مال کی وصیت
کرنا میت کا حق ہے حرمان کا قصد ثلث مین کچھہ تاثیر نہین کرتا اس سے زیادہ کی وصیت کیا تو نافذ نہوگی مگر ورثہ
کے اذن سے ورثہ جب اذن دیوے تو حرمان کی نسبت اسکی طرف نہوئی شمس الرملی کہا یہی قول معتمد ہے وَصِيَّةً
مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عَلِيمٌ حَلِيمٌ ٥ کہہ رکھا ہے اللہ نے اور اللہ سب جانتا ہے تحمل والا لفظ وصیۃ کا یا مفعول مطلق
یوصیکم کا ہے یعنے اللہ تعالی تمکو اسکا امر کرتا ہے امر کرنی یا مفعول ہے غیر مضار کا اسوقت معنی یون ہوگی
وصیت کے وقت ورثہ کا ضرر نہ کرنا تِلْكَ حُدُودُ اللّٰهِ یہ حدین باندھی اللہ کی ہین تلك کا اشارہ
یا نزدیک جو مذکور ہوا اسکی طرف ہے یا سب احکام جو سورے کے اول سے یہان تک مذکور ہوئین ان کا نام حدود کہا
کیا واسطے شرع کے احکام بمنزلے حد اور احاطے کے ہین اس سے تجاوز کرنا مکلف کو جایز نہین وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ
وَرَسُولَهُ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِينَ فِيهَا اور جو کوئی حکم پر چلے اللہ کے اور اسکے
رسول کے تو داخل کرے اسکو باغون مین کہ جنکے نیچے بہتی ندیان سدا رہے انمین بعضے مفسرین کہتے ہین اللہ کی اطاعت
اور ایسا ہی نافرمانی اس جگہہ مختص ہے ان چیزون سے جو اس سورتمین مذکور ہوئین اکثر محققین کہتے ہین یہہ حکم عام ہے
ان تکالیف کو اور انکے سوائے دوسرے سب تکالیف کو شامل ہے کیا واسطے لفظ عام ہے سب تکالیف کو شامل ہوتا ہے
مخصوص تکالیف کے بعد اسکو ذکر کرنا اسکے عموم کی تخصیص کو مقتضی نہین وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ٥ اور یہی ہے
بڑی مراد ملنی وَمَنْ يَعْصِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ اور جو کوئی نافرمانی کرے اللہ کی اور اسکے رسول کی وَيَتَعَدَّ
حُدُودَهُ اور در گذرے اسکے حدون سے يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيهَا داخل کرے اسکو آگ مین رہ پڑا اسمین
وَلَهُ عَذَابٌ مُّهِينٌ ٥ اور اسکو ذلت کی مار ہے معلوم کیجئے یدخلہ کا لفظ دونون آیتون مین یا مضموم اور خا
معجمہ کی کسرے سے مضارع غائب کا صیغہ باب افعال سے قرات عاصم وغیرہ کی ہے نافع اور ابو جعفر اور ابن عامر دونون جگہہ
ندخلہ نون کی ضم سے جمع متکلم مع الغیر کی صیغے سے پڑھتے ہین اس قرات پر اسکی معنی یون ہوگی داخل کرینگے ہم اسکو

اس قرأت پر اول کے جملے کو غائب کے صیغے سے ذکر کر کے اسکو متکلم کے صیغے سے جو ذکر کیا ہے اسکو علمائے بلاغت والون
نے التفات کہتے ہین معتزلہ کہتے ہین مومن گناہگار دوزخ مین ہمیشہ رہینگے اس آیت مین دلیل ہے اسکا جواب یہہ ہے
عصیان سے یہان شرک مراد ہے اور یہی آیت دلالت کرتی ہے اللہ تعالی کے حدود کو تعدی کرنا سبب خلود نار کا ہے یہہ
تعدی متحقق نہوگی مگر جو شخص اعتقاد کیا کہ یہہ قسمت حکمت و مصلحت کے روسے نہین جو شخص ایسا اعتقاد کیا تو کافر ہوا بن
توبہ کے اسی اعتقاد پر موا تو البتہ وہ مخلد فی النار ہوگا جو شخص یہ احکام و تکالیف کو حق مانا اور انکو قبول کرنا فرض
سمجھا مگر شومی نفس سے اسپر عمل نہین کیا تو اسکو اللہ تعالی کے سب حدود کو تعدی کیا کرکے نہ بولینگے وَالّٰتِیْ ع ۱۴
یَاْتِیْنَ الْفَاحِشَۃَ مِنْ نِّسَآئِکُمْ فَاسْتَشْهِدُوْا عَلَیْهِنَّ اَرْبَعَۃً مِّنْکُمْ اور جو کوئی بدکاری کرے تمہاری
عورتون مین تو شاہد لاؤ ان پر چار مرد اپنون مین سے فاحشہ لغت مین قبیح کو یعنے بدکام کو کہتے ہین بعضے کہتے ہین جو
فعل یا قول کہ اسکی قبح دلون مین عظیم ہو اور زبان پر لانا اسکا بد ہو اسکو فاحشہ کہتے ہین اس جگہہ فاحشہ سے زنا
مراد ہے اسپر سب مفسران کا اتفاق ہے زنا کی قبح بڑی رہنے سے اسکو فاحشہ کہے نسائکم سے یا حرہ عورتین مراد
ہین یعنے باندیون کا یہہ حکم نہین یا جوروان یا مومن عورتین مراد ہین شاہد لانیکا خطاب شوہر کو ہے یا اس شخص کو جو
عورت پر زنا کی تہمت کیا ہے یا خطاب حکام کو ہے یعنے زنا کے ثبوت کے واسطے چار شخص کی شہادت لیوے شہود عادل مردان
ہونا شرط ہے فَاِنْ شَهِدُوْا فَاَمْسِكُوْهُنَّ فِی الْبُیُوْتِ حَتّٰی یَتَوَفّٰهُنَّ الْمَوْتُ اَوْ یَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ
سَبِیْلًا ۝ پھر اگر دیوے گواہی یوین تو ان کو بند رکھو گھرون مین یہان تک تمام کرے انکو موت یا کردے اللہ انکی ورد ۴۷
کچھ راہ تمام کرے انکو موت کی معنی یہہ ہین ملائکہ انکی عمر تمام کریے یا انکو موت پکڑ لیوے یعنے مرے مفسرین کہتے ہین یہہ
حکم اول اسلام مین تھا عورت زنا کی تو اسکو گھر ہی مین قید کرتے اسمین حکمت یہہ ہے عورت باہر پھری تو اسکو
مردون سے آشنائی ہوتی ہے اور زنا کا سبب پڑتا ہے گھر سے باہر نکلنے نہ دو تو دھگڑ نہین ملتا بعد یہہ حکم منسوخ ہوا
اسبات پر مفسرین کا اتفاق ہے لیکن اسکے ناسخ مین اختلاف ہے بعضون نے کہا اسکا ناسخ آیت جلد کی ہے جو سورۂ
نور مین نازل ہوئی الزانیۃ والزانی فاجلدوا کل واحد منهما مائۃ جلدۃ بعضون نے کہا اسکا
ناسخ حدیث ہے عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ کی جسکو عبد الرزاق اور امام شافعی اور طیالسی اور ابن ابی شیبہ
اور امام احمد اور عبد بن حمید اور دارمی اور مسلم اور ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور ابن الجارود اور

اور طحاوی اور ابن المنذر اور ابن ابی حاتم اور نحاس اور ابن حبان نے روایت کئے ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی
جب نازل ہوتی تو حضرت کو کرب و بیقراری ہوتی چہرے کا رنگ بدل جاتا ایک روز حضرت پر وحی نازل ہوئی جس سے جب
افاقہ ہوا فرمائے خذوا عنی یعنی میرے سے لو یعنے حکم جو بیان کرتا ہون اسکو سنو اللہ تعالی نے عورتون کی
راہ کیا ثیب یعنے بیاہی کو تازیانے مار کے پتھرون سے سنگسار کرنا اور بکر یعنے کنواری کو سو تازیانے مار کے ایک برس
تک شہر بدر کرنا بعضے کہتے ہین یہہ آیت اس حدیث سے منسوخ ہوئی اور حدیث سورۂ نور کی آیت سے منسوخ ہوئی لیکن یہہ
قول شافعی کے قواعد کے موافق نہین کیا واسطے اس سے قرآن کا نسخ سنت سے اور سنت کا نسخ قرآن سے ہونا لازم آتا ہے
شافعی اسکو روا نہین رکھتے ابو سلیمان الخطابی نے کہا آیت اور حدیث منسوخ نہین کیا واسطے اللہ تعالی انکی
کچھہ راہ ہوئی نک گہو دہنین نبید کھنے کے حکم کو مغید کیا تو انکی راہ ہوئی مجمل ہے عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ کی حدیث
اس اجمال کی تفصیل کئی اسکی ناسخ نہین ہوئی اور جلد کی آیت کے عموم کو تخصیص کئی بکر کو سو جلد مارنے پر سب علما
کا اتفاق ہے اسکو شہر بدر کرنا واجب ہے یا نہین اسمین فقہا کو اختلاف ہے شافعی اور اکثر فقہا اور ابو یوسف کہتے ہین کہ
وہ واجب ہے ابو حنیفہ کہتے ہین کہ وہ واجب نہین امام مناسب سمجھا تو بطور تعذیر کے شہر بدر کرے ثیب کو رجم کرنا واجب
ہے ثیب سے مراد محصن ہے رجم کے باب مین محصن اسکو کہتے ہین عاقل بالغ رہنا اور عورت کہ جسکے ساتھہ نکاح کا عقد صحیح ہوا ہے
وطی کرنا ایسے محصن کو رجم کرنے پر صحابہ اور فقہا کا اجماع ہے بعضے خوارج اور معتزلہ اسکو انکار کرتے ہین محصن کو اول جلد سے
مار کے بعد رجم کرنا یا فقط رجم کرنا اسمین بھی اختلاف ہے علی رضی اللہ عنہ سے دونومین جمع کرنا ثابت ہوا ہے
عبادہ کی حدیث جو گذری اس پر دلیل ہے احمد اور اسحق اور ابو داؤد اور ابن المنذر کا مذہب بھی یہی ہے شافعی
اور جمہور کہتے ہین محصن کو فقط رجم کرنا جلد نہ مارنا عبادہ کی حدیث مین جلدون کا حکم جو تھا سو منسوخ ہوا کیا واسطے
غامدیہ اور جہنیہ وغیرہ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فقط رجم کا حکم کئے جلدون کا امر نہین کئے تو معلوم ہوا کہ وہ واجب نہین

وَالَّذٰنِ يَاْتِيٰنِهَا مِنْكُمْ فَاٰذُوْهُمَا فَاِنْ تَابَا وَاَصْلَحَا فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمَا اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا

اور جو دو کرنے والے تم مین سے کرین وہی کام تو ستاؤ انکو پھر اگر توبہ کرین نیک چلن اختیار کرین تو انکا خیال چھوڑ دو
مقرر اللہ توبہ قبول کرتا ہے مہربان اللذان تثنیہ الذی کا ہے ان دو سے مرد و عورت مراد ہین سعید بن جبیر اور سدی
کہتے ہین پہلی آیت مین ثیبہ عورت کا حکم بیان فرمایا اس آیت مین بکر مرد و عورت کا حکم ذکر کیا اس سے معلوم ہوا ابتدا

کا حکم مرد وعورت دونونمین مشترک ہی اور قید کا حکم فقط تنہا عورت کے لئے ہی حسن بصری کہتا ہی اس ایت کی
نزول پہلی آیت کے قبل ہی یعنی یون ہین مرد ہو یا عورت جو زنا کرتے ہین انکو ستانا پھر توبہ کریے اور بُرے کام سے
باز رہے تو ان کا خیال چھوڑ دینا اگر توبہ نکرے اور اپنے کام مین اصرار کرے تو عورتون کو قید کر رکھنا ایذا
سے مراد انکو سخت باتین کرنا بے حیا بے غیرت کہنا بعضے کہتے ہین انکو گالیان دینا ابن جریر وغیرہ نے ابن
عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیے ہین کہ جب مرد زنا کیا تو اسکو زبان سے سخت کہتے تھے اور چپلون سے مارتے تھے ان سے
اعراض کرنا یعنے انکا خیال چھوڑنا جو بولا اس سے انکو ایذا نہ دینی مراد ہی یعنے جب وے دونون زنا سے توبہ کرے اور نیک
چلن اختیار کرے تو انکی ایذا سے باز رہنا اس آیت کا حکم بھی منسوخ ہو نہین مفسرین کو اتفاق ہے معلوم کیجیے
ابو مسلم الاصفہانی کہتا ہی کہ یے دونون آیتین منسوخ نہین بلکہ پہلی آیت یعنے واللاتی یاتین الفاحشۃ سے
سحاقات یعنے عورت عورت سے بدکام کرنا جسکو طبق زنی اور چپٹ بازی کہتے ہین مراد ہی چپٹ باز عورتون کو
موت تک حبس کرنا دوسری آیت یعنی واللذان یاتیانھا منکم سے لواطت مراد ہی لواطت کریوالونکو
زبان اور ہاتھ سے ایذا پہنچانا اسیکو موئد ہی قول مجاہد کا جسکو ابن جریر وغیرہ نے روایت کیے ہین اسنے بولا
واللذان یاتیانھا سے لواطت مراد ہی سورہ نور کی آیت سے زنا مراد ہی جو مرد وعورت کے درمیان ہوتا ہی
اسکا حکم بکو کو سو جلد ہے ہین اور ثیب کو رجم کرنا ہی اور بولا ایسا کہنے سے ان آیتون مین کسی آیت کی نسخ کا
دعوی کرنیکی احتیاج نہین رہتی لواطت پر بھی فاحشہ کا اطلاق آیا ہی اتاتون الفاحشۃ وانتم
تبصرون کی آیت اسپر دلالت کرتی ہی طبرانی نے واثلہ بن الاسقع رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی السحاق
بین النساء زنا بینھن یعنے چپٹ بازی عورتون کی انکے درمیان زنا ہی اور بولا پہلی آیت مین من نسائکم
کا لفظ عورتون کی تخصیص پے دلالت کرتا ہی اور دوسری آیت مین منکم کا لفظ مردونکی خصوصیت پر دال ہی اور
بولا واللذان سے مرد اور عورت تغلیب کے قاعدے پر لینا درست نہین کیا واسطے عورتون کا حکم پہلی آیت مین
فرما دیا دوسری آیت مین بھی عورت کا ارادہ کرنا تکرار ہی اور پہلی آیت مین فاحشہ سے زنا مراد لینا اور دوسری
آیت مین بھی اسیکو مراد لینا ایک شی کو ایک ہی جگہہ مین مکرر لانی ہی اہل بلاغت پاس یہہ تکرار قبیح ہی اور جو اللہ تعالے
او یجعل اللہ لھن سبیلا فرمایا اس سے رجم اور جلد مراد لینا صحیح نہین کیا واسطے رجم اور جلد مین انکی کچھہ راہ

راہ نہین ہوئی بلکہ ان پر تو ثابت ہے اسمین سبیل علیہن ہے سبیل لھن نہین جیسی اس آیت مین ہے لہا ما کسبت وعلیہا ما اکتسبت اور بولا ہم کہتے ہین انکی راہ کر دینے سے نکاح سے انکی شہوت منقضی ہونیکو اللہ تعالی سہل کرنا مراد ہے انتہی فخر رازی کی میلان بھی اسیکی قول کے طرف ہے بندہ عاصی کہتا ہے اسکا قول باطل ہے کیا واسطے فاحشہ سے اس جگہہ زنا مراد ہونے پر سب مفسرون کا اتفاق ہے اسکا اطلاق لواطت پر ہونیسے اس جگہہ بھی وہی مراد ہونا لازم نہین جیسے بازی پر زنا کا اطلاق جو آیا ہے مجازا ہے اگر حقیقۃ ہوتا تو سورۂ نور کی آیت پر نظر کرتے جیسے بازون کو بھی سو جلدے مارنا لازم ہوتا اسکا تو کوئی قائل نہین مجاہد کا قول جو نقل کیا اول اسکی سند کو دیکھا چاہئے صحیح ہے یا نہین بر تقدیر ثبوت اسکا قول شاذ ہے قابل حجت نہین کسی آیت کی نئی تاویل جسکو متقدمین ذکر نہین کئے ہین استنباط کرنا جایز ہے کر کے اہل اصول جو کہتے ہین اس تاویل کی صحت پر دلالت نہین کرتی کیا واسطے نئی تاویل جہان قدیم تاویل کو جو مجمع علیہ ہے باطل نکرے تو نئی تاویل استنباط کرنا جایز ہے اس جگہہ نئی تاویل قدیم تاویل کو جو مجمع علیہ ہے باطل کرتی ہے سو اس قسم کی تاویل احداث کرنی جایز نہین پہلی آیت مین عورتون سے ثیبہ اور دوسری مین مرد وزن بکر مراد لینا جیسے سعید بن جبیر اور سدی سے ہم نقل کئے ہین تکرار کے دعوے کو جو اس نے زعم کرتا ہے باطل کرتا ہے تفصیل کے مقام مین اسطور کی تکریر لانا عین بلاغت ہے اور یجعل لھن سبیلا سے رجم اور جلدے مراد ہونا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا ہے عبادہ بن الصامت کی روایت جسکو مسلم روایت کیا ہے اسپر دلالت کرتی ہے عبادہ بن الصامت کی حدیث کو ایک شاہد ہے جسکو امام احمد نے سلمہ بن المحبق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہے میرے سے لو میرے سے لو اللہ تعالی انکے لئے راہ کیا بکر بکر سے کیا تو سو جلدے مارنا اور ایک سال شہر بدر کرنا ثیب ثیب سے کیا تو سو جلدے مارنا اور رجم کرنا اسکی سند حسن ہے اور عبد بن حمید صحیح سند سے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ انکی سبیل یہہ ہوئی رجم ثیب کو اور جلدے بکر کو ابن عباس رضی اللہ عنہما کا یہہ قول حکم مین حدیث مرفوع کے ہے اور بیہقی نے مجاہد سے روایت کیا ہے اسنے کہا سبیل سے حد مراد ہے قتادہ بھی ایسا ہی کہا جب شارع سے اور صحابہ سے سبیل کی تفسیر رجم اور جلد سے وارد ہو تو اسکے مقابلے مین قیاس کرنا فاسد ہے کسب کے لفظ کو لام سے اور علی سے متعدی کرنے سے جعل کے لفظ کا تعدیہ بھی ویسا ہی ہونا لازم نہین دیکھو علی کا لفظ مضرت کے واسطے ہے صلی کو اس سے متعدی کرنے سے مضرت کی معنی کا فائدہ نہین بخشتا سبیل کی یہہ تفسیر کرنے سے قرآن کا نسخ خبر احاد سے نہین ہوا

جیسا بعضے کہے ہین بلکہ اجمال کی تفصیل ہوئی جسکا بیان ہم اوپر کئے ہین اس حد میں کی راہ نہین ہوئی جو بولا سو
مسلم نہین کیا واسطے جوان عورت کو علی الخصوص شدت شہوت کے وقت مین قید کرنے سے قتل کرنا اسکو خوب دستا ہی
بھی سبیل دنیا مین ہونا ضرور نہین آخرت کی سبیل دنیا کی سبیل سے افضل ہی اسکو رجم کرنے سے یا جلد مارنے سے طہارت
اور سبیل اخروی حاصل ہوتی ہی کہ جس سے نجات ملتی ہی عورت مساحقہ کرنا اور مرد لواطت کرنا اگرچہ گناہ کبیرہ ہین لیکن
انکے ثبوت کے واسطے چار شاہد ہونا کرکے کسی صحابہ سے ثابت نہوا اور کوئی مجتہد اس پر عمل نہین کیا چار شاہد رہنا
مخصوص زنا کے واسطے ہی چار شاہد لانا کرکے جو بولا اس سے معلوم ہوا فاحشے سے زنا ہی مراد ہی فریابی اور ابن المنذر
اور نحاس اپنی کتاب الناسخ مین اور بزار اور طبرانی مجاہد کی طریق سے روایت کئے ہین کہ واللاتی یاتین الفاحشۃ
کی تفسیر مین ابن عباس رضی اللہ عنہما کہے عورت جب زنا کرتی تو اسکو گھر مین قید کرتے مرگئی تو مرگئی جئی تو جئی یہان تک
کہ سورۂ نور کی آیت نازل ہوئی عطا اور عکرمہ بھی ابن عباس سے ایسی ہی روایت کئی ہین ابن ابی حاتم نے سعید
بن جبیر سے روایت کیا ہی کہا ابتدا اسلام مین عورت کا زنا چار مرد عادل کی شہادت سے جب ثابت ہوتا تو اسکو
قید کرتے اسپر کچھہ حد نہین تھا اگر اس عورت کو شوہر رہتا تو عورت کے پاس سے مہر جو دیا تھا لے لیتا اور یہی مہر سے
اسکا خرچ چلاتا طلاق نہین دیتا اور اس عورت سے مجامعت بھی نہین کرتا یہان تک مرجاوے ان دلائل سے معلوم
ہوا کہ یہہ آیت مساحقہ کے مقدمے مین نازل نہین ہوئی مساحقہ کرنیوالیکو قید دایمی کرنیکا کوئی مجتہد قائل نہین
دوسری آیت لواطت کے مقدمے مین نازل ہوتی تو صحابہ اس پر عمل کرتے اسکے حد مین اختلاف نہ کرتے باوجود
شدت احتیاج کے صحابہ اس آیت سے حجت نہ پکڑنا دلیل ہی کہ یہہ آیت لواطت مین نازل نہین ہوئی ابن ابی الدنیا
اور اسیکی طریق سے بیہقی بسند جید محمد بن المنکدر سے روایت کئے ہین کہ خالد بن الولید رضی اللہ عنہ نے ابوبکر صدیق
رضی اللہ عنہ کو لکھہ بھیجے کہ مین نے عرب کے بعضی نواحی مین دیکھا ایک مرد دوسرے مرد کو نکاح کرتا ہی جیسی عورت کو نکاح
کرتے ہین پھر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ صحابہ کو جمع کئے اور انسے اسکا حکم پوچھے علی رضی اللہ عنہ فرمائے یہہ گناہ ہی
جسکو کوئی امت نہین کئی مگر ایک امت یعنی لوط علیہ السلام کی امت سو انکو اللہ تعالی کیا کیا سو تم سب جانتے
ہو میری رائے یہہ ہی کہ اسکو آتش سے جلانا پھر سبکی رائے اسی پر متفق ہوئی ابوبکر رضی اللہ عنہ اسکو آتش مین جلانیکا
حکم کئے منذری نے کہا لوطی کو آتش مین جلانا چار خلیفون سے ثابت ہوا ہی ابوبکر الصدیق اور علی بن ابیطالب اور عبداللہ

عبداللہ بن الزبیر اور ہشام بن عبدالملک بعضے اہل علم کہتے ہیں لواطت کرنے والے کا حکم زنا کا حکم ہے محصن ہو تو رجم کرنا محصن نہ ہو تو سو جلدی مارنا یہی قول سعید بن المسیب اور عطا بن ابی رباح اور حسن بصری اور قتادہ اور نخعی کا ہے ثوری اور اوزاعی بھی ایسا ہی کہتے ہیں ابن الزبیر سے بھی ایسی ہی روایت آئی ہے بیہقی نے عطا سے روایت کیا ہے کہ ابن الزبیر پاس سات شخص کو لواطت کئے سو لے آئے انمیں سے چار شخص محصن تھے سو انکو رجم کئے اور تین شخص غیر محصن تھے سو انکو رجم نہ کئے شافعی کے دو قول ہیں اظہر قول یہی ہے اور ابی یوسف اور محمد بن الحسن سے بھی ایسا ہی روایت کئے ہیں شافعی پاس اس قول میں مفعول کو سو جلدے اور ایک سال تک شہر بدر کرنا ہے پھر مفعول مرد ہو یا عورت محصن ہو یا غیر محصن فقہا کی ایک جماعت کہتی ہے لوطی محصن ہو یا غیر محصن دونوں کو رجم کرنا سعید بن جبیر اور مجاہد ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایسا ہی روایت کئے ہیں شعبی سے بھی ایسی ہی روایت آئی ہے زہری بھی یہی کہتا ہے امام مالک اور احمد اور اسحاق کا یہی قول ہے اور علی رضی اللہ عنہ بھی لوطی کو رجم کئے کر کے ابن ابی شیبہ نے اپنی مصنف میں روایت کیا ہے ابن ابی شیبہ اور بیہقی بسند صحیح ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کئے ہیں کہے شہر میں بلند جگہہ کون سی ہے سو اس پر سے لوطی کو الٹا پھینکنا بعد اسکو سنگسار کرنا شافعی کے ایک قول میں لوطی کو خواہ فاعل ہو یا مفعول قتل کرنا انکی دلیل ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث ہے جسکو عبدالرزاق نے اپنی مصنف میں اور امام احمد اپنی مسند میں اور عبداللہ بن حمید اور ابوداود اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور ابن ابی الدنیا کتاب ذم الملاہی میں اور ابو یعلی اور عدنی دونوں اپنی مسندوں میں اور ابن جریر تہذیب الآثار میں اور ابن الجارود کتاب المنتقی میں اور دارقطنی اپنی سنن میں اور حاکم مستدرک میں اور بیہقی سنن میں اور ضیاء مقدسی کتاب المختارہ میں روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے لوط کی قوم کا عمل کرتا ہوا کسیکو تم پاؤ گے تو فاعل اور مفعول دونو انکو قتل کرو اس حدیث کی صحت میں اختلاف ہے ابن الجارود اور حاکم اور ضیاء مقدسی اور ایک جماعت محدثین کی اسکی صحت کے قائل ہیں اور ایک جماعت اسکی صحت میں کلام کرتے ہیں اس حدیث کو ابوہریرہ اور جابر اور ابی موسی اور ابو ایوب اور عثمان رضی اللہ عنہم کے سوا انہوں سے مرفوع شواہد بھی وارد ہوئے ہیں لیکن انکے

اسانید مین معضل ہی ابن عباس کی حدیث کی صحت مین حافظ جلال الدین سیوطی نے ایک رسالہ تصنیف کیا ہی
ابو حنیفہ کہتے ہین لوطی پر حد نہین اس پر تعزیر ہی پھر اسکو آتش سے جلانا یا بلند مکان پر سے اوندھا پھینک کے
سنگسار کرنا یا جلد مارنا یا مرے تک اسکو قید کرنا اس اختلاف سے معلوم ہوا کہ یہہ آیت لواطت کے
مقدمے مین نازل نہین ہوئی اگر نازل ہوتی تو اسپر عمل کرتے نص موجود ہوتے ہوئے یہہ اختلاف نکرتے تو معلوم ہوا
اسکو لواطت کا حکم ٹھہرانا باطل ہی اگر کہے صحابہ کا غرض یہہ تھا لوطی پر حد قایم کرنا ہی یا نہ کرنا اس آیت مین اسکا کچھ
ذکر نہین اسلیئے اس آیت کی طرف رجوع نہین کیئے اسکا جواب یہہ ہی لوطی کی یہہ تعزیر نص سے جب ثابت ہو تو اس پر
حد قایم کرنے مین اختلاف کرنا بیجا تھا ہی اللہ تعالی سخت سست جسکو بولو کرکے امر کرے تو اس پر حد قایم کرنے
کے واسطے اختلاف کرنا نص صریح کا خلاف ہوتا ہی واللہ اعلم اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السُّوْٓءَ
بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِيْبٍ فَاُولٰٓئِكَ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ توبہ قبول کرنی اللہ پر نہین ہی مگر انکی
جو برا کرتے ہین نادانی سے پھر توبہ کرتے ہین جلد سو انکو اللہ تعالی معاف کرتا ہی معلوم کیجئے معتزلہ کہتے ہین توبہ
قبول کرنی اللہ تعالی پر عقلاً واجب ہی اور اس آیت سے دلیل لیتے ہین کیا واسطے کلمہ علی کا وجوب پر دلالت
کرتا ہی تو معلوم ہوا کہ اسکی قبول کرنی واجب ہی اہل سنت کہتے ہین اللہ تعالی مالک و مختار ہی جو چاہے
سو کرے اس پر کوئی چیز واجب نہین لیکن اللہ تعالی مومنون کا توبہ قبول کرنیکا وعدہ کیا اللہ تعالے
کے وعدے مین خلاف آنا محال ہی تو اس رو سے توبہ قبول کرنی گویا واجب ہوئی کیا واسطے اسنے
جس چیز کی ایجاب غیر کی طرف سے اس پر نہین تھی سو اپنی ذات پر واجب ٹھہرایا تو علی کے لفظ کا
اطلاق کرنا صحیح ہوا ابو حیان کہتا ہی اس جگہہ دو مضاف محذوف ہین ایک مبتدا سے دوسرا خبر سے
اس جملے کی تقدیر یون ہی انما قبول التوبۃ مترتب علی فضل اللہ یعنے توبہ قبول کرنی مترتب نہین ہی مگر اللہ
کے فضل پر اس تقدیر مین علی اپنے اصل معنی پر باقی ہی السوء جو فرمایا اس سے گناہ مراد ہی توبہ قبول کرنیکو
جہالت سے قید کیا سو اسکے ظاہر سے ایسا معلوم ہوتا ہی جو شخص جان کے گناہ پر اقدام کرے تو اسکا توبہ مقبول
نہین لیکن یہہ مقصود نہین کیا واسطے گناہ نادانی سے کرے یا جان کے دونون حالت مین توبہ مقبول ہوتا
ہی اس بات پر امت کی اجماع ہی بلکہ عرب کے محاورے مین بلا اعتدالی کرنیکو جہالت کہتے ہین عبد الرزاق اور ابن جریر

ابن جریر نے قتادہ سے روایت کئے ہیں کہا جس چیز سے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہوتی ہے اسکو جہالت
کہتے ہیں خواہ عمداً ہو یا بلا عمداً اور بولا اس بات پر سب صحابہ رضی اللہ عنہم کا اتفاق ہے عبد بن حمید
اور ابن جریر اور ابن المنذر نے ابو العالیہ سے روایت کئے ہیں بولا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کہتے
تھے بندہ جو گناہ کرتا ہے وہ جہالت ہے عبد بن حمید اور ابن جریر وغیرہ مجاہد سے روایت کئے
ہیں کہا جو شخص اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کیا تو وہ جاہل ہے ابن جریر نے کلبی کی طریق سے ابی صالح سے
روایت کیا ہے اس نے کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما اس آیت کی تفسیر میں کہتے تھے جو شخص برا کام کرے
وہ جاہل ہے اسنے جہالت سے برا کام کیا ان تمام کلام سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی جسنے کیا
اسکو جاہل کہینگے اور اسکے کام کو جہالت بولینگے عاصی کو جاہل کہنے کا وجہ یہہ ہے ثواب عقاب ملنیکا
علم جو اس شخص کو تھا اسکو استعمال میں نہیں لایا تو جاہل اور وہ دونوں مساوی ہوئے اس لیے اسکو
جاہل کہے خواہ اسکو گناہ سمجھکر کیا یا گناہ نہیں سمجھا بعضے کہتے ہیں اسکو جہالت کہے کیا واسطے اسنے لذت
فانیہ کو لذت باقیہ پر اختیار کیا اس لئے جاہل ہوا بعضے کہتے ہیں معصیت پر اسکو لانے والی چیز کا جہل ہے
کیا واسطے اسنے معصیت کی قباحت اور اسکی بری عاقبت کو نہیں جانا وہ گناہ معصیت ہونیکا جہل
نہیں سو جو شخص گناہ کرتا ہے اس گناہ کی حالت میں وہ جاہل ہوا ہے نفسانی اس پر غالب ہونے سے اسکا کمال
علم مسلوب ہوتا ہے توبہ کو شتاب کرنا کہا اس شتاب کرنے سے حضور موت مراد ہے یعنے ملک الموت کو
اور موت کے ہول کو معاینہ کرنیکے قبل توبہ کیا تو وہ توبہ قبول ہوتا ہے موت کے ہول کو معاینہ کئے بعد
توبہ کیا تو وہ توبہ مقبول نہیں مفسرین کا اسبات پر اتفاق ہے امام احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ اور
حاکم اور بیہقی شعب الایمان میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فرمائے مقرر اللہ تعالیٰ بندے کے توبے کو قبول کرتا ہے جبتک غرغرہ نہ کرے ترمذی اس حدیث
کی تحسین کی ہے اور حاکم اسکی تصحیح کی ہے غرغرہ اسکو کہتے ہیں بیمار کے منہہ میں پانی یا اور کوئی
پتلی چیز ڈالے تو اسکے حلق کے اندر غرغر کرکے شکم میں نہ اترے اور اسکو نگلنے کی قدرت نہ رہے
دم حلق میں جب آتا ہے اسوقت یہہ حالت ہوتی ہے اس حالت کو پہنچنے کے قبل تک توبہ کرنی مقبول ہے اس مدت کو

قریب ہوئی کیا واسطے جو آنے والی چیز ہی سو قریب ہے اور عمر انسان کی اگرچہ دراز ہووے قلیل ہی اور اسکی موت
قریب ہی انسان کو لازم ہی ہر آن موت کا وقت آنیکی انتظار میں رہے اسی واسطے کہتے ہیں گناہ سے
مفارقت کرتے ہی توبہ کرنا اُس پر فرض ہی تا گناہ پر اصرار کرنیوالوں میں داخل نہ ہووے یہان اللہ تعالے
شروع میں انما التوبۃ علی اللہ کا جملہ فرما کے بعد اولئک یتوب اللہ علیہم کا جملہ فرمایا سو پہلے میں اعلام ہی اُسپر
کہ اللہ تعالی توبہ قبول کرنی اپنے پر جو لازم کیا ہی یہہ لزوم احسان و فضل و کرم کا ہی لزوم استحقاقی نہیں
دوسرے جملے میں توبہ قبول کرنیکی خبر دیتا ہی اور یہی پہلے جملے سے توبہ کی توفیق مراد ہی یعنی توبہ کی ہدایت
اور اسکی ارشاد اور اسپر اعانت کرنا یا یہی کو جو اللہ تعالی کی عظمت اور قہر کو نظر میں نہ لاکے جہالت سے گناہ کربیٹھا ہی
پھر جلد توبہ کرتا ہی اور گناہ پر اصرار نہیں کرتا ہی اُس سے باز آتا ہی یہ سب اللہ تعالی کے فضل سے ہی دوسرے
جملے میں اشارہ ہی بندہ کہ جسکی شان ایسی ہووے توبہ کیا تو اللہ تعالی اُسکو قبول کرتا ہی وَكَانَ اللّٰهُ
عَلِيمًا حَكِيمًا ۝ اور اللہ سب جانتا ہی حکمت والا یعنے جانتا ہی کہ اُس شخص پر شہوت اور جہالت غالب
آنے سے گناہ کیا حکمت والا یعنے ایسی صفت کا بندہ جب شتاب توبہ کیا تو اُسکے توبہ کو قبول کرنی کرم کی
مقتضا ہی یا اپنے بندوں کے دلوں کی تصدیق و یقین کو جانتا تھا سو اپنی حکمت کے مقتضا سے اُسکے توبہ
کو قبول کیا وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِينَ يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ اور انکی توبہ مقبول نہیں جو کرتے ہیں
برے کام حَتّٰى إِذَا حَضَرَ أَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ إِنِّي تُبْتُ الْاٰنَ یہان تک جب سامنے آئی اُنمیں
کسی کی موت کہنے لگا میں نے توبہ کی اب وَلَا الَّذِينَ يَمُوتُونَ وَهُمْ كُفَّارٌ اور نہ انکی جو مرتے ہیں
کفر میں أُولٰئِكَ أَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ۝ انکے واسطے ہم نے تیار کی ہی دکھ کی مار اوپر کی
آیت میں اللہ تعالی توبہ قبول کرنیکا شرط بیان کیا اب اس آیت میں جنکی توبہ قبول نہیں اُنکا ذکر
شروع کیا سو اُسکے دو قسم کیا پہلی قسم وے لوگ جو گناہ پر اصرار کرتے ہیں موت کا وقت جب حاضر
ہو یعنے سکرات لگی اور ملک الموت کو دیکھا اور اپنے جسد سے روح کو نکلتا پایا پھر ایسی حالت میں
توبہ کیا تو اُسکی توبہ قبول نہیں معلوم کیجئے موت کا وقت قریب ہونا توبہ قبول ہونے کو مانع نہیں
بلکہ احوال کہ جنکو مشاہدہ کرنے سے آخرت کے امور اُسپر منکشف ہوئے اور معرفت اللہ تعالی کی ضروری

ضروری ہوئی اور تکلیف ساقط ہوئی سو یہہ حالت بے توبہ قبول ہونیکو مانع ہی فرعون ایسے ہی وقت مین ایمان لانے سے اسکی توبہ مقبول نہ ہوئی دوسری قسم کفار ہین وللذین یموتون مین انکی طرف اشارہ کیا یعنے کفار جو اپنے کفر پر مرتے ہین آخرت مین وے توبہ کرے تو انکی توبہ مقبول نہین کیا واسطے آخرت مین تکلیف اُٹھ گئی اور عذاب جسکا وعدہ تھا اسکو معاینہ کئے اس آیت سے بدعتی مذہب کا فرقہ جنکو وعید یہ کہتے ہین اپنے مذہب پر دلیل لیتے ہین اور کہتے ہین یہان اللہ تعالی وللذین یموتون وہم کفار کے جملے کو للذین یعملون السیئات کے جملے پر عطف کیا مغایر معطوف معطوف علیہ کا رہتا ہی تو معلوم ہوا پہلا طایفہ کافرون کا نہین وے منافق ہین یا فساق مومنین منافق اور کافر دونون شارع پاس حکم مین مساوی ہین تو ثابت ہوا کہ یہہ طایفہ فساق مومنین کا ہی بعد جب دونون فریق کے حق مین بولا اولئک اعتدنا لہم عذابا الیما تو معلوم ہوا یہہ وعید فساق اور کفار دونون کے حق مین ہی اسکا جواب یہہ ہی کفار یا منافق جو کفر پر مرتے ہین وے غیر ہین ان کافر اور منافق کے جو موت کو معاینہ کرکے توبہ کرتے ہین اسقدر تغایر معطوف اور معطوف علیہ مین عطف کے واسطے بس ہے اسی پر سعید بن جبیر نے کہا ہی پہلا جملہ یعنے انما التوبۃ آہ مومنونکی شان مین ہی دوسرا جملہ یعنے ولیست التوبۃ کا منافقون کے حق مین ہی یعنے منافق یا کافر موت کے معاینہ کے وقت توبہ کرتے ہین تیسرا جملہ یعنے ولا الذین یموتون کا کافرون کی شان مین ہی یعنے کافر جو اپنے کفر پر مرتے ہین اور اصلا توبہ نہین کرتے ابن المنذر نے عکرمہ کی طریق سے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہی کہے کہ یعملون السیئات سے مراد اہل الشرک ہین یعنے اہل شرک جو معائنہ موت کے وقت توبہ کرتے ہین ابن المنذر اور ابن جریر وغیرہ علی بن ابی طلحہ کی طریق سے ابن عباس سے روایت کئے ہین کہے اللہ تعالی اول اس آیت کو نازل کیا بعد ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء کو نازل کیا سو جو شخص کفر پر موا تو اسکی مغفرت حرام کیا اور اللہ کی توحید کو اپنی مشیت پر رکھا مغفرت سے مایوس نہین کیا اس قول پر یہہ آیت عتاب مومنین کے حق مین نازل ہوئی لیکن اسکا حکم دوسری آیت سے منسوخ ہوا اور یہہ بھی احتمال ہی کہ الذین یعملون السیئات سے مراد فساق مومن ہین وے حضور موت کے وقت توبہ کرے تو انکا توبہ مقبول نہین انکے بعد اللہ تعالی کافرون کو ذکر کیا کفر

نہایت قبیح تھا اور فاسق مومن سے کافر کا مرتبہ اللہ تعالیٰ کے پاس بہت حقیر و ذلیل تھا اس لئے اس کے حق
مین وعید ذکر کیا اور فرمایا اولئک اعتدنا لہم عذابا الیما۔ اولئک اسم اشارے کا لفظ ہے اسم اشارہ جاری
مجری ضمیر کے ہوتا ہے ضمیر کی مرجع اقرب مذکور کی طرف ہوتی ہے اسم اشارے کی مرجع بھی اسیکی طرف ہونا اقرب
تو کفار ہین اولئک کا اشارہ بھی انہین کی طرف ہوا اور یہہ عذاب مخصوص کافرون کے لئے ہوا کیا واسطے
کفر کے سبب سے زیادہ عقوبت اور ذلت کے مستحق ہوئے اب وعید کو اس آیت مین کچھ حجت نہ رہی یا

ایہا الذین آمنوا لا یحل لکم ان ترثوا النساء کرہا اے ایمان والو حلال نہین تمکو کہ وارث ہو
عورتون کے زور سے بغوی نے نقل کیا ہے کہ جاہلیت مین مدینے کے لوگ کا دستور تھا مرد مر کے استری کو چھوڑ جاتا تو اس
عورت کا مینہ دربیتا یا اُس کے مرد کے عصبا سے کوئی شخص کے اُس عورت پر یا اُسکے جیسے پر اپنا کپڑا ڈالتا پھر
وہ شخص اُس عورت کا مالک ٹھہرتا پھر اول کا شوہر جو مہر دیا تھا اسی مہر پر اکتفا کرتا بغیر مہر کے نکاح کرتا یا
دوسرے کو نکاح کر دیتا یہہ شخص جو مہر دیتا اسکو آپ ہی لیتا یا کسی کو نکاح نہ کر دیکے جیب ڈال رکھتا تا وہ
عورت تنگ ہوکے میراث وغیرہ اپنے اول کے شوہر سے کچھ لی ہے تو دیکے اُس کے پنجے سے چھوٹتی یا وہین
مرجاتی چادر ڈالنے کے قبل وہ عورت نکل جاکے اپنے لوگون مین ملی تو وہ عورت اپنی ذات کی مختار رہتی
اسلام کا دور آئے بعد بھی اُن مین ایسا ہی دستور جاری تھا ابو قیس بن الاسلت انصاری رضی اللہ عنہ موا اُس کی
عورت کبیشہ بنت معن انصاریہ پر اُس کا مینہ دربیتا جس کا نام حصن یا قیس بن ابی قیس تھا چادر ڈال کے اسکا مالک
بنا لیکن اُس کو نکاح نہ کر کے اسکو ضرر ہونا کر کے کھانا کپڑا نہ دیکے اُس کو تنگ کیا کبیشہ آکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے عرض کی کہ یا رسول اللہ ابو قیس موا اُس کا لڑکا میری نکاح کا مالک ہوا وہ مجھکو نہ کھانا دیتا ہے نہ میرے
پاس آتا ہے اور نہ مجھکو چھوڑتا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اللہ تعالیٰ کا امر ہوئے تک تو اپنے گھر ہی مین بیٹھی رہ
پھر اللہ تعالیٰ اس آیت کو نازل کیا ابن جریر وغیرہ متعدد طریقون سے اس قصے کا مضمون روایت کئے ہین
اُسکے اصل کو بخاری اور مسلم اور ابو داؤد اور نسائی اور بیہقی اپنے سنن مین اور ابن جریر اور ابن المنذر اور
ابن ابی حاتم طرق سے عکرمہ کے روایت کئے ہین اُنے کہا اس آیت کی تفسیر مین ابن عباس رضی اللہ عنہما کہے
کوئی شخص مرگیا تو اُس شخص کے اولیا یعنے عصبہ اس عورت کے مستحق ہوچاہے تو آپ اُس کو نکاح کرنے چاہے تو دوسرے کو نکاح

نکاح کر دیتے چاہے تو کسی کو نکاح نہیں کرنے دیتے یہی لوگ اسکے مستحق رہتے عورت کے لوگونکو کچھ اختیار نہیں انکی شان
مین یہہ آیت نازل ہوئی وہ جو کہے اُس عورت کا نام کبیشہ تھا لڑکی معن بن عاصم اُسی کی اور اُسکے شوہر کا نام
ابو قیس بن الاسلت تھا سو اُسکو ابن جریر وغیرہ نے ابن جریج کی طریق سے عکرمہ سے وہ ابن عباس سے ایسا ہی
روایت کئے ہیں بھی طبرانی نے ابی امامہ بن سہل بن حنیف سے روایت کیا ہی اُسنے اپنے والد سے روایت کیا
کہ ابو القیس بن الاسلت جب موا تو اُس کا لڑکا لے چاہا اپنی سوتیلی ماں کو آپ نکاح کرے کہا واسطے جاہلیت کا
دستور ایسا ہی تھا تب اللہ تعالی یہہ آیت کو نازل کیا حافظ ابن حجر عسقلانی کہا اِس روایت کی سند حسن
ہی اِس آیت کی معنی مین دو قول ہین ایک معنی عورتون کے ذات کے وارث نہ ہو یعنے انکو جبر سے میراث مین
مت لو شان نزول کے احادیث جو ہم ذکر کئے اسی پر دلالت کرتے ہین بعضے کہتے ہین عورت کے وارث
مت ہو جب وہ عورت اُس پر راضی نہ ہو لفظ کرہا کا مصدر ہے معنی سے اسم فاعل کے یا مفعول کے حال پڑا ہے
پر تون کی ضمیر کا فاعل کی معنی لیتو تو یون ہوگی جس حال مین کہ وہی عورتین اُس کو کارہ ہین مفعول کی معنی لیو
تو یون ہوگی جس حال مین کہ تم ان پر جبر کرنے ہو کرہا کے کاف مین دو قرات ہین حمزہ اور کسائی اور خلف کاف
کی ضم سے پڑھتے ہین باقی کے قرا کاف کی فتح سے دونون کی معنی ایک ہی ہین حافظ الدین النسفی نے کہا
کرہا کا قید لگانے سے کہ نہ ہو تو جائز ہو نا مراد نہین کہا واسطے ایک شی کو ذکر سے تخصیص کرنی اُسکے ماعدا کی
نفی پر دلالت نہین کرتا وَلَا تَعْضُلُوهُنَّ لِتَذْهَبُوا بِبَعْضِ مَا آتَيْتُمُوهُنَّ اور مت روکو انکو تا کہ لیلو
اُن سے کچھ اپنا دیا ابن جریر وغیرہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کئے ہین کہے مرد نے اپنی استری
سے ناخوش ہوتا اور اُس کی صحبت سے بیزار ہوتا تو مہر جو لئی تھی اُسکو پھر دینے کے واسطے اُس کو مار دھاڑ
کرتا تا بیزار ہو کے مہر پھر دے اللہ تعالی انکو اُس سے منع کیا اور بولا جیسا جبر سے اُن کو میراث مین لینا
حلال نہین نکاح کے بعد انکو روک کے اُن سے کچھ مہر جو دئے تھے پھر لینا بھی روا نہین ابن جریر نے زید بن اسلم سے
روایت کیا ہی اُسنے بولا اگلے مین قریش کی عادت تھی کسی شریف عورت کو نکاح کرتا عورت اُس کی
موافقت نہین کرتی تو پھر اُس عورت سے مفارقت کرتا اِس شرط پر کہ دوسرے شوہر کو اپنے بے اِذن نکاح
نہ کرنا اِس بات کی لکھا پڑی ہوتی اُس پر گواہ رکھتے جب عورت کو کوئی منگنی کیا تو اگلے شوہر کو کچھ پیسا دیکے

راضی کی تو اسکو نکاح کی اذن دینا نہین تو اسکو مانع ہوتا اس صورت مین بھی خطاب شوہرون کو ہی بعضے کہتے
ہین یہہ خطاب میت کے اولیا کو ہی ابن جریر نے عکرمہ کی طریق ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہی کہ میت کے
اولیا عورت کو میراث مین لیتے پھر اسکو نکاح کرنے سے مانع ہوتی مہر جو اول کے شوہر پاس سے لی تھی اسکو پھیر دی تو
اسکو اذن دیتے اسسے اللہ تعالی انکو منع کیا اِلَّآ اَنْ یَّاْتِیْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَیِّنَةٍ مگر جب وے کرین فاحشہ صریح
اوپر کے حکم سے اسکو استثنا کیا اور بولا ان عورتون کو ضرر کے ارادے سے روکنا اور ان سے پیسا لیکے
چھوڑنا کسی وقت مین یا کسی سبب سے حلال نہین مگر ان سے فاحشہ صریح ہو تو ان سے روک کے پیسا لینا حلال ہے
اس فاحشہ سے زنا مراد ہی یہی قول حسن اور ابی قلابہ اور سدی کا ہی یہہ حکم باقی ہی منسوخ ہوا اسمین اختلاف
ہی بعضے کہتے ہین وہ منسوخ نہین باقی ہی بعضے کہتے ہین وہ حکم منسوخ ہوا عبدالرزاق اور ابن جریر اور ابن المنذر
نے عطاء الخراسانی سے روایت کیے ہین اسنے کہا عورت سے فاحشہ صادر ہوا تو اسکو مہر جو دیا تھا سو لیکے اسکو
نکال دینا اور بولا حدود جب نازل ہوئی تو یہہ حکم منسوخ ہوا بعضے کہتے ہین فاحشہ سے نشوز یعنے عورت شوہر کی
نافرمانی کرنا برے اخلاق سے پیش آنا اور مرد کو اور اسکے لوگون کو ایذا پہنچانا مراد ہی یہہ قول ابن عباس اور
قتادہ اور ضحاک سے مروی ہی ابن عباس کہے اسسے نشوز جب ہونے لگا تو شوہر کو اس سے فدیہ لینا حلال ہوا معلوم کیجیے
عورت سے پیسا لیکر خلع کرنیکا حکم اگرچہ منسوخ نہین لیکن اسکو پیسے وی تک عضل کرنا اور روکنا اور ضرر
پہنچانا جو اس آیت سے مفہوم ہوتا ہی منسوخ ہوا کیا واسطے ایمہ اربعہ کے پاس اسکو ایسا روک کے پیسا لینا
صحیح نہین مبینہ کو ابن کثیر اور ابوبکر یا مثناۃ کی فتح سے پڑھتے ہین اسم مفعول کا صیغہ اسکی معنی ظاہر اور
روشن کئے گیا ہوا باقی کے قرایا مثناۃ کی کسرے سے پڑھتے ہین اسم فاعل کا صیغہ اسکی معنی ظاہر اور روشن کرنے
والا فتح سے جو پڑھتے ہین اسکی وجہ یہہ ہی بیان کرنا حقیقت مین فاحشہ کا فعل نہین بیان کرنا اللہ تعالی
کا فعل ہی اس لئے مفعول کا صیغہ بولا فاحشہ یعنے زنا کی ثبوت چار شاہد ہوتی ہی سو فاحشہ شہود کے سبب سے
ظاہر ہوئی تو صیغہ مفعول کا درست ہوا کسرے سے جو پڑھتے ہین اسکی وجہ یہہ ہی فاحشہ جب ثابت اور
ظاہر ہوئی تو بیان کی سبب پڑے پھر بیان کی نسبت اسکی طرف کرنا جائز ہوا مآل دونون قراتون سے
واحد ہے اسی لئے اردو کا مترجم نے اسکو صریح سے ترجمہ کی ہی وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ اور گذران کرو انکے

اُنکے ساتھ خوبی سے اکثر لوگ عورتوں کے ساتھ بدسلوکی کیا کرتے تھے اس لئے حسن معاشرت کا حکم کیا بعض
کہتے ہیں اس جملے کی تعلق (وآتوا النساء صدقاتهن نحلة) کے ساتھ ہے یعنے عورتوں کا مہر پہنچا دو اور
اُنکے ساتھ خوبی سے چلو معاشرت بالمعروف سے مراد ملائمت سے اُنکے ساتھ بات کرنا شب کو
اُنکے ساتھ ملکے سونا کھانا کپڑا عادت کے موافق دینا مسلم نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت
کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفے کے دن نمرہ میں خطبہ جو پڑھے اس میں فرمائے عورتوں کے
حق میں اللہ سے ڈرو کیا واسطے تم انکو اللہ کے امان سے لئے ہو اور اللہ کے کلمے سے اُن کی فرج کو
حلال کئے ہو اُن عورتوں پر تمہارا حق یہہ ہے جس شخص کو تم مکروہ رکھتے ہو اس کو تمہارا بچھونا کھندلنے
نہ دیوے اگر ایسا کریں تو اُنکو مارو لیکن سخت مار نہ رہے اور اُن کے لئے تمہارے پر کھانا کپڑا دستور کے موافق ہے

فَإِنْ كَرِهْتُمُوهُنَّ فَعَسَىٰ أَن تَكْرَهُوا شَيْئًا وَيَجْعَلَ اللَّهُ فِيهِ خَيْرًا كَثِيرًا ﴿١٩﴾ پھر اگر تم
اُنکو مکروہ جانے یعنے وے عورتیں تمکو نہ بھاویں تو شاید تم مکروہ جانے ایک چیز اور اللہ نے رکھی اسمیں
بہت خوبی یعنے وے عورتیں تمکو نہ بھاویں اور اُنکی صحبت سے تم بیزار ہیں تو اُنکی بے اعتدالی کو سہو اور اُن سے
فراق مت کرو اُنکو طلاق نہ دو شاید اُنسے موافقت کرنے میں تمہارا بھلا ہے عسیٰ ان تکرہوا کا جملہ اصل میں جزا کی
علت ہے اُسکو قائم مقام جزا کے رکھکے جزا کو حذف کیا گویا تقدیر یوں ہے فان کرہتموهن فاصبروا فعسیٰ ان تکرہوا
خیر کثیر سے فرزند مراد ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما کہے موافقت کرنے میں بچا پیدا ہو جاوے تو خفگی جو تھی
جاتی رہیگی عورت مرد میں محبت اور رغبت پیدا ہوگی یا خیر کثیر سے ثواب مراد ہے کیا واسطے باوجود اس
عورت سے نفرت ہونیکے ثواب ملنے کے ارادے سے اُسکے بے اعتدالیوں کو نظر نہ کیا اور اُسکی بدخلقی اور ستانے
کو سہا اور اُسکے ساتھ نیکی سے پیش آیا اُسکو کھانا کپڑا دستور کے موافق دیا تو دنیا میں نیک نامی اور آخرت
ثواب کمایا بعضے کہتے ہیں آیت کی معنی یوں ہیں اگر تم انکی صحبت سے بیزار ہوگے اور اُنسے فراق کرنیکی خواہش
رکھینگے تو مفارقت کرو شاید اُس مفارقت میں اُس عورت کا بھلا ہے کیا واسطے وہ عورت اُس شوہر
کے علاقے سے نکلی بعد دوسرے شوہر کو بیاہ کرنے اور دونوں میں موافقت ہو کے خیر کثیر ملے حسن اور مقاتل سے
ایسا ہی مروی ہے وَإِنْ أَرَدتُّمُ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَّكَانَ زَوْجٍ اور اگر تم بدلنا چاہو ایک عورت کی

جگہہ دوسری عورت وَآتَيْتُمْ إِحْدَاهُنَّ قِنْطَارًا فَلَا تَأْخُذُوا مِنْهُ شَيْئًا اور دے چکے ہو انمیں سے
ایک کو ڈھیر مال تو پھر نہ لو اُس میں سے کچھ قنطار سے بہت سا مال مراد ہی قنطار کسکو کہتے ہیں سو بیان سورۂ
آل عمران میں مذکور ہوا اُس آیت میں (ان اردتم) جو فرمایا اس سے خطاب شوہرون کو ہی زوج سے استری
مراد ہی پہلی آیت میں عورتون سے فاحشہ صادر ہو تو اُسکو روکنا جایز رکھا تھا سو اب عورتون سے
فاحشہ اگر نہ ہو تو اُنکو ضرر پہنچانا حرام ہی کرکے اِس آیت میں فرمایا اور بولا عورت کو طلاق دیکو تو اُسکو
مہر جو دئیے ہیں اُس سے کچھ پھیر نہ لینا اگرچہ بہت مال ہی ہو مفسرین کہتے ہیں عورت مرد میں سوء العشرت اور
نا اتفاقی جو ہوتی ہی یا مرد کی کھوٹائی ہی یا عورت کی مرد کی کھوٹائی ہی تو عورت سے کچھ لیکے فراق کرنا
مکروہ ہی اگر کھوٹائی عورت کی ہی تو اُس سے پیسا لیکے خلع کرنا حلال ہی عورت کی طرف سے کچھ کھوٹائی
نہ ہو مرد اُسکی طرف فاحشے کی تہمت باندھکے پیسا لیوے تو اُسکی تہدید میں یہہ آیت نازل کیا معلوم کیجئے اِس
آیت میں مہر بڑا باندھنا جائز ہونے کی دلیل ہے سعید بن منصور اور ابو یعلی مسروق کی طریق سے روایت کئے
ہیں کہا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ منبر پر سوار ہوکے فرمائے ای لوگو عورتون کے مہر کیا واسطے بڑا باندھتے ہو نبی
صلی اللہ علیہ وسلم اور اُنکے اصحاب جو تھے آپس میں مہر چار سو درم یا اس سے کم باندھتے تھے مہر بڑا باندھنے میں
اللہ کے پاس تقوی یا کرمت ہوتی تو اُس میں اُن پر تم سبقت نہ لیجاتے عورت کا مہر چار سو درم سے کوئی
افزود کیا سو پھر میں تم سے نہ سنو یہہ کہکے حضرت منبر پر سے اُترے بعد قریش کی ایک عورت آکے کہے یا امیر المؤمنین
عورتون کا مہر چار سو درم پر افزود باندھنے سے آپ منع کئے تو فرمائے ہاں وہ عورت کہے کیا اللہ تعالی آپ جو
فرمایا (وآتيتم احداهن قنطارا) آپ نہیں سُنے عمر یہہ سنکے کہے اللہم غفرا یعنے یا اللہ مجھے بخش لوگ سب عمر سے
زیادہ فقیہ ہیں پھر آکے منبر پر سوار ہوئے اور کہے لوگو عورتون کا مہر چار سو درم سے افزود باندھنے سے میں
تمکو منع کیا تھا جو شخص اپنے مال سے جس قدر دینا دوست رکھتا ہی دیکو الجمال الزیلعی تخریج کشاف میں کہا اسکی سند
قوی ہی حافظ السیوطی در المنثور میں کہا اسکی سند جید ہی بندۂ عاصی کہتا ہی اسکی سند میں محمد بن اسحق ہے
اسکی جرح و تعدیل میں محدثین کا اختلاف مشہور ہی اکثر متاخرین کا قرار داد پر اسکی حدیث حسن ہی عبد الرزاق
اور ابن المنذر نے ابو عبد الرحمن سلمی کی طریق سے روایت کئے ہیں اُسنے کہا عمر رضی اللہ عنہ فرمائے عورتون کے مہر بڑے مت

مت باندھو تب ایک عورت کہی یا عمر یہہ حکم کرنا تمکو نہیں پہنچا اللہ تعالی فرماتا ہی وآتیتم احداہن قنطارا ابن وہب عمر رضی اللہ عنہ فرمائے عمر سے ایک عورت بحث کرکے غالب آئی ابو عبد الرحمن السلمی کہا کہ ابن مسعود کی قرآت مین ایسا ہی ہے یعنے قنطارا ابن وہب اس کی سند متصل نہیں کیا واسطے ابن ابی حاتم یحیی بن معین سے روایت کیا ہی کہ ابو عبد الرحمن السلمی عمر رضی اللہ عنہ سے سنا نہین زبیر بن بکار نے موفقیات مین عبد اللہ بن مصعب کی طریق سے روایت کیا ہی بولا عمر رضی اللہ عنہ فرمائے عورتون کا مہر چالیس اوقیے سے زیادہ مت باندھو جس نے اس سے زیادہ باندھا تو اس زیادتی کو مین بیت المال مین داخل کرونگا ایک عورت کہی آپ کو یہہ نہین پہنچتا کیا واسطے اللہ تعالی فرماتا ہی وآتیتم احداہن قنطارا تب عمر رضی اللہ عنہ کہے عورت صواب کو پہنچی او مرد نے خطا کیا سب روایتین اوپر کی روایت کو تائید کرتے ہین پہلا خطبہ جو پڑھے اس کو ابوداود اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے محمد بن سیرین کی طریق سے وہ ابو العجفا ہرم بن نسیب سے روایت کیا ہی کہا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ خطبہ پڑھے اھ لیکن عورت کا قصہ اس مین مذکور نہین ترمذی کہا روایت حسن صحیح ہی اور اس کو ابن حبان اپنی صحیح مین اور حاکم مستدرک مین روایت کئے ہین حاکم کہا اسکی سند صحیح ہی شیخین کے شرط پر اور بولا ابن عمر اور ابن عباس بھی اسکو روایت کئے ہین اور بولا عمر رضی اللہ عنہ خطبہ پڑھے سو اسکی صحت بتواتر ثابت ہوئی ہی انتہی ملخصا اور اسکو طبرانی اپنی معجم مین اور امام احمد مسند مین اور دارمی اور ابن ابی شیبہ اور عبد الرزاق اپنی مصنف مین بھی روایت کئے ہین اور اسکو اسحق بن راہویہ اپنی مسند مین عطاء الخراسانی کی طریق سے روایت کیا ہی کہ عمر رضی اللہ عنہ فرمائے عورتون کے مہر بڑے مت باندھو پھر خطبہ ذکر کیا اسکے آخر مین زیادہ کیا ہی کہ اسکے بعد عمر رضی اللہ عنہ ام کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہما کو نکاح کئے سو مہر چالیس ہزار باندھے لیکن یہہ سند منقطع ہی کیا واسطے عطاء الخراسانی عمر سے نہین سنا امام رازی کہا میرے پاس مہر زیادہ باندھنا جائز ہونے پر آیت دلالت نہین کرتی کیا واسطے (ان آتیتم احداہن قنطارا فلا تاخذوا منہ شیئا) کو قنطار دینی جائز ہونے پر دلالت نہین جیسا یہہ قول (لو کان فیہما آلہۃ الا اللہ لفسدتا) حصول الہہ پر دلالت

نہین کرنا حاصل یہہ ہی ایک شی کو ایک شی کی شرط کرنے سے وہ شرط فی نفسہ جائز الوقوع ہونا لازم نہین انتہی
بندۂ عاصی کہتا ہی (ان اردتم استبدال زوج کا جملہ شرط ہی وآتیتم احداہن قنطارا کا جملہ شرط نہین بلکہ
حال واقع ہوا ہی اور آتیتم ماضی مثبت کا صیغہ ہی حال پڑا وہان قد کا لفظ مقدر ہی یہہ حال مہر کثیر عطا
کرنے پر دال ہی تو اس سے جواز زیادت مفہوم ہوئی ہم تسلیم کئے کہ وآتیتم تقدیر مین ان آتیتم کے ہی کیا واسطے
جملے شرطیہ کا حال پڑھنے سے شرطیت اس مین بھی تعلق پکڑی لیکن ان کا لفظ موضوع اس شرط کے
لئے ہی جس کی وقوع یا لا وقوع کا جزم نہین یہہ ممکن نہیں مگر اسی شرط مین جو فی نفسہ جائز الوقوع ہی قیاس
اس کا (لو کان فیہما الہۃ الا اللہ) صحیح نہین کیا واسطے استعمال لو کا مخالف ہی ان کی استعمال کو لو کی استعمال اس
مقام مین ہی جہان شرط قطعاً منتفی ہوتا ہی سو وجود الہۃ کا قطعاً منفی ہوتا ہی اسکا حاصل یہہ ہی جس شرط
کا وجود محال ہی وہان لو کی استعمال ہی بخلاف ان کے محال شرط مین اسکو استعمال نہین کرتے مگر مجازاً جیسی اس
آیت مین ہی (قل ان کان للرحمن ولد فانا اول العابدین) وجود ولد کا رحمن کو محال ہی یا این لفظ ان کا
ایک فائدے کے واسطے مجازاً لے آیا وہ فائدہ ولد کی نفی ابلغ وجہ سے کرنا بخلاف اس جگہہ کے مال
کثیر مہر مین دینا محال نہین بلکہ انکی عادت تھی تو شرط جائز الوقوع ہوئی پھر مہر بڑا باندھنا بھی جائز ہوا
اہل لسان اس سے جواز کی دلیل لیا اسکی دلالت پر بڑی دلیل ہی معلوم کیجیے عمر رضی اللہ عنہ اس عورت کے
قول کو تسلیم جو کئے اس سے شیعہ عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت مین طعن کرتے ہین اور کہتے ہین عمر جب ایک
عورت کے اعتراض سے بسر نہین آئے اور اسکے جواب سے عاجز ہوئے تو امامت کے قابل کیسا ہو گے یہہ طعن
بیجا اور عداوت سے ناشی ہی کیا واسطے عمر رضی اللہ عنہ کتاب اللہ سے نہایت ادب اور حتی الوسع نادیل کی
طرف رجوع نہین کرتے تھے حر بن قیس اپنے چچا عیینہ بن حصن کو حضرت عمر کے پاس ملاقات کے واسطے لئے
آئے اس نے کہا ای عمر تم ہمکو مال بہت نہین دیتے اور تقسیم برابر نہین کرتے اس سے عمر رضی اللہ عنہ نہایت
غضب مین آئے اسکو مارنا قریب تھا کہ اس مین حر بولا یا امیر المومنین اللہ تعالی فرماتا ہی (خذ العفو وامر
بالعرف واعرض عن الجاہلین) یعنے اختیار کر معاف کرنی اور حکم کر نیک کام کا اور کنارہ کر جاہلون سے
بمجرد اسکے پڑھنے کے عمر رضی اللہ عنہ کا غصہ جاتا رہا اسکے انتقام سے درگذر سے غصے کے وقت انسان اپنی

اپنی اختیار سے نکل جاتا ہے ویسی حالت مین باوجود اس حکومت واقتدار کے درگذرنا امر الٰہی سے انکو کمال
اتقیا ہونے پر دلالت کرتا ہے ایسا ہی اس قصے مین بھی اسکے قول کا رد نہین کئے حالانکہ آیت مین اور اُن کے قول
مین منافات نہین کیا واسطے آیت مین دلیل جواز کی ہے لیکن اُسکے کراہت کو مانع نہین عمر رضی اللہ عنہ
اُسکے جواز کے منکر نہین تھے بلکہ اُسکے استحباب کی طرف اشارہ کئے اور فرمائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
لڑکیان کا اور آپکے اکثر بیبیان کا مہر اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اکثر اصحاب کا مہر بہت کم مقدار تھا
تم بھی انکے مہر کے مقدار سے زیادہ مت باندھو عمر رضی اللہ عنہ یہہ حکم جو کئے اس مضمون کے احادیث
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی ثابت ہوئے ہین امام احمد اور حاکم اور بیہقی نے سنن مین عائشہ رضی اللہ عنہا سے
روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے عورت کے ازجملہ یمن ہے یعنی برکت سے اُسکے
مہر کی تیسیر ہے یعنی مہر تھوڑا رہنا حاکم کہا یہہ حدیث صحیح ہے مسلم کے شرط پر ذہبی بھی اُسکے قول کو مسلم رکھا حافظ
عراقی کہا کہ اسکی سند جید ہے ابو داود اور حاکم اور بیہقی سنن مین عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت
کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے (خَیْرُ الصَّدَاقِ اَیْسَرُہٗ) ابو داود کی روایت مین آیا ہے
(خَیْرُ النِّکَاحِ اَیْسَرُہٗ) یعنی بہتر مہر کا وہ جو کم ہو یا بہتر نکاح کا وہ جو آسان ہو یعنی مہر کم ہو حاکم کہا یہہ
حدیث شیخین کی شرط پر ہے ذہبی بھی اُسکے قول کو مسلم رکھا امام احمد اور حاکم اور بیہقی اور بزاز عائشہ
رضی اللہ عنہا سے روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے (اَعْظَمُ النِّسَاءِ بَرَکَۃً
اَیْسَرُہُنَّ صَدَاقًا) یعنی بڑی برکت والی عورت وہ جسکا مہر آسان اور کم ہو حاکم کہا یہہ حدیث صحیح ہے مسلم
کے شرط پر ذہبی بھی اسکو مسلم رکھا حافظ زین الدین عراقی کہا کہ اسکی سند جید ہے اور حافظ سیوطی
بھی اس حدیث کی تصحیح کی ہے اُن احادیث سے ثابت ہوا کہ مہر تھوڑا باندھنا مستحب ہے آیت سے جواز جو
نکلتا ہے اُسکے استحباب کے منافی نہین بھی آیت نص نہین کہ قنطار جو دیا ہے مہر ہی ہو احتمال ہے کہ وہ مہر کے
سوائے افزود بخشش رہے اسکو پھیر لینے سے منع کیا عورت کو جو دیا ہے اُسکو پھیر لینا شافعی اور حنفی
دونون مذہب کے رو سے جائز نہین سو عمر رضی اللہ عنہ مومنون کو اپنے اموال کی محافظت واسطے خیر
خواہی سے منع کئے تا اپنے اموال کہ جس سے قوام ہے عورتون کی رضامندی مین مصروف کرے اور مناقشے کے

وقت اسکو چھینے بیٹھے جیسا علی رضی اللہ عنہ اہل کوفہ کو کہے ای اہل کوفہ حسن کو نکاح کر کے مت دو کیا واسطے
وہ عورتون کو ۔۔ طلاق دیا کرتا ہے سو نکاح امر مستحب ہونے پر لوگون کی خیر خواہی واسطے اپنے فرزند حسن
رضی اللہ عنہ کو نکاح کر دینے سے منع کیے ان امور کے نظر کرتے عمر رضی اللہ عنہ تہدید واسطے فرمائے مہر افزود
دیگا تو چھین کے بیت المال مین رکھونگا امام مصلحت اور دفع فساد کے واسطے حکم کرے اور وہ حکم مستحب ہے
اور کوئی شخص اسکو بجا نہ لاوے تو امام کو اسکی تعزیر کرنا بالاتفاق پہنچتا ہے اس لئے تہدید کے واسطے اسکا مال
چھینکے بیت المال مین رکھونگا فرمائے تعزیر مین پیسا جرمانہ لینا مختلف فیہ مسئلہ ہے مجتہد اس کا حکم کرے
تو اس پر کچھ طعن کی جگہ نہین لوگ عمر سے افقہ ہین یا عورت صواب بولی اور مرد خطا کیا جو فرمائے
تواضع اور ہضم نفس کی راہ سے تھا چنانچہ علی رضی اللہ عنہ سے بھی ایسا کلام ثابت ہوا ہے ابن جریر اور
ابن عبد البر نے محمد بن کعب سے روایت کئے ہین کہ ایک شخص علی رضی اللہ عنہ سے کوئی مسئلہ پوچھا آپ نے
اسکا جواب دئے وہ شخص بولا یا امیر المومنین اسکا جواب یہہ نہین بلکہ یہہ ہے علی رضی اللہ عنہ سنکے فرمائے
تو نے صواب کہا اور ہم خطا کئے أَتَأْخُذُونَهُ بُهْتَانًا وَإِثْمًا مُّبِينًا ۝ کیا لیا چاہتے ہو ناحق
اور صریح گناہ سے ہمزہ جو (اتاخذونہ) مین ہے انکار اور توبیخ کے واسطے ہے یعنے اسکام کی برائی
تمکو معلوم ہے اور اسکی قبح شرع اور عقل کے رو سے تم پر عیان ہے یا این ہمہ کیا اسکو لیتے ہو بہتان
لغت مین اسکو کہتے ہین کوئی شخص کچھہ کام نہین کیا سو کیا کرکے جھوٹھہ بنا کر کہنا اور باطل سخن
کرنا کہ جس کو باطل کرنے سے آدمی متحیر ہو جاتا ہے اس اخیر معنی کی لحاظ کرتے بہتان کی تفسیر ظلم اور
ناحق سے کرتے ہین بہتانا اور اثما کو نصب جو ہوا حال کی جہت سے ہے اسکی تقدیر (مباہتین
او آثمین) ہوگی یعنے کیا اسکو لیتے ہو حال یہہ کہ تم ظلم اور گناہ کرتے ہو ان دونون کو مفعول
لہ ڈالے تو بھی صحیح ہے یعنے اسکو کیا ظلم اور گناہ کے واسطے لیتے ہو بعضے کہتے ہین اہل جاہلیت کی
عادت تھی دوسری عورت کو نکاح کرنا چاہتے تو پہلی عورت زنا کی کرکے اس پر بہتان کرتے
اور اسکے جرمانے مین مہر جو دیتے تھے اسکے پاس سے چھین لیتے اس واسطے کہا کیا بہتان کرکے لیتے
ہو وَكَيْفَ تَأْخُذُونَهُ وَقَدْ أَفْضَىٰ بَعْضُكُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ اور کیونکر اسکو یعنے اپنے دئے ہوئے کو

ہوئے کو لیتے ہو اور پہنچ چکے ہو ایک دوسرے تک کیف کا کلمہ تعجب اور انکار کے واسطے ہے یعنے تم کس وجہ سے
لیتے ہو حالانکہ وہ عورت اپنی نفس کو تیرے حوالے کی اور تو اُس کا مزہ لے چکا اب عقلمند کا کام نہیں جو دے
سو پھیر لیوے افضی کا لفظ ماضی ہے افضاء سے اسکی معنی لغت میں پہنچا یہاں افضا سے مُراد کیا ہے
سو اُس میں اختلاف ہے بعضے کہتے ہیں وہ کنایہ جماع سے ہے یہی قول ابن عباس اور مجاہد اور سدی
کا ہے زجاج اور ابن قتیبہ اسی کو اختیار کئے ہیں امام شافعی کا مذہب بھی یہی ہے کیا واسطے شافعی کے پاس
قبل وطی کے طلاق دیا تو آدھا مہر پھیر لینا پہنچتا ہے بعضے کہتے ہیں افضا سے خلوت مُراد ہے پھر وطی ہو یا
نہ ہو کلبی کہا عورت مرد دونوں ایک چادر میں ہوئے تو افضا ہوا پھر اُس سے جماع کرے یا نہ کرے
فراء نے اسی کو اختیار کیا ہے ابو حنیفہ کا مذہب یہی ہے خلوت صحیحہ جب ہوئی پورا مہر لازم ہو چکا وَاَخَذْنَ
مِنْكُمْ مِيْثَاقًا غَلِيْظًا اور لے چکیں یعنے وہ عورتیں تم سے عہد گاڑھا عہد لینے والا حقیقت میں تھے
اللہ تعالیٰ عورتوں کے واسطے یا اُن کے سبب کرتے تمہارے سے عہد لیا لیکن مبالغے کے واسطے اور
عہد لینے کا سبب عورتیں ٹھہریں اسلئے فعل کی اسناد عورتوں کی طرف کیا غلیظ کی معنی گاڑھا اور موٹا
اور سطبر اُس سے عہد مضبوط اور قوی اور استوار مُراد ہے اس عہد سے کیا مُراد ہے اُس میں اختلاف ہے ابن ابی شیبہ
اور ابن المنذر نے ابن عباس سے روایت کئے ہیں کہے میثاق غلیظ سے امساک بمعروف یا تسریح باحسان
مُراد ہے عبد الرزاق اور عبد بن حمید اور ابن جریر قتادہ سے روایت کئے ہیں کہ اُس نے بھی ایسا ہی
کہا اور بولا نکاح کے وقت یہہ میثاق لینے کی عادت تھی شوہر کو کہتے تو جو نکاح کرتا ہے سو تجھ سے
اللہ تعالیٰ کا عہد ہے کہ اُسکو رکھنے کا ارادہ ہے تو دستور کے موافق رکھنا نہیں تو خوبی سے رُخصت
دینا ابن ابی شیبہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ اُنھوں جب نکاح کر دیتے تو کہتے امساک
بمعروف یا تسریح باحسان پر میں تجھکو نکاح کر دیتا ہوں ابن ابی شیبہ نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت
کیا ہے کہ انھوں اپنے لڑکیوں کا یا کسی قرابت والی عورت کا نکاح باندھتے تو کہتے امساک بمعروف یا تسریح باحسان پر تجھکو
میں نکاح کر دیتا ہوں مجاہد سے مروی ہے کہا میثاق غلیظ نکاح کا صیغہ ہے جس سے عورتوں کے فرج حلال
ہوتی ہے اسکی دلیل نبی صلی اللہ علیہ وسلم جو فرمائے عورتوں کے مقدمے میں اللہ سے ڈرو کیا واسطے تم انکو اللہ

کی امانت سے لئے ہو اور اُن کے فرج کو اللہ کے کلمے سے حلال کئے ہو ولا تنکحوا ما نکح آباؤکم من النساء اور نکاح میں نہ لاؤ جن عورتوں کو نکاح میں لائے تمھارے باپ اس آیت کی شان نزول کو فریابی اور ابن المنذر اور ابن ابی حاتم اور طبرانی اور بیہقی اپنی سنن میں عدی بن ثابت الانصاری سے یوں روایت کئے ہیں کہ اُس نے کہا ابو قیس بن الاسلت انصاری صالح لوگو ںمیں تھا موا اُس کا لڑکا قیس نے اسکی عورت کو نکاح کا پیغام کیا عورت کہی ہیں تجھکو اپنا لڑکا سمجھتی تھی اور تو اپنے قوم کے صالح لوگوں میں ہے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس جا کے پوچھتی ہوں آپ کیا فرماتے ہیں پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کے کہی ابو قیس موا اور اُسکا لڑکا مجھکو نکاح کا پیغام کیا ہے اور میں اُسکو اپنا لڑکا سمجھتی تھی آپ کیا فرماتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اللہ کا حکم ہوئے تک تیرے گھر میں جا کے رہ پھر یہہ آیت نازل ہوئی (ولا تنکحوا ما نکح آباؤکم من النساء) بیہقی کہا یہہ حدیث مرسل ہے کہا سیوطی ابن ابی حاتم نے عدی بن ثابت سے وہ انصار کے ایک مرد سے روایت کیا ہے بندۂ عاصی کہتا ہے اس روایت پر بھی اسکی سند متصل ہونا ثابت نہیں ہوتا کیا واسطے انصار کا مرد جو تھا وہ مجہول ہے وہ مجہول صحابی ہی ہونا اسکی روایت سے ثابت نہیں ہوتا حافظ عسقلانی نے اصابہ میں کہا اس روایت کی سند میں قیس بن الربیع ہے وہ روایت کیا ہے اشعث بن سوار سے یہہ دونوں ضعیف ہیں اور یہہ سند منقطع ہے سابق مذکور رہا کہ ابو قیس بن الاسلت کی شان میں (لا یحل لکم ان ترثوا النساء کرہا) کی آیت نازل ہوئی اور اُسکے لڑکے کے نام میں اختلاف تھا کسی روایت میں حصن کر کے مذکور تھا اور کسی میں اسکا نام محصن بر تقدیر صحت دونوں میں جمع یوں کر سکتے ہیں اُسکو مثلاً دو لڑکے تھے ایک لڑکا جاہلیت کے عادت کے موافق چادر ڈال کے مالک ہوا اُس کو نفقہ نہ دینے سے وہ فریاد ہوئی تب (لا یحل لکم ان ترثوا النساء) کی آیت نازل ہوئی بعد دوسرا لڑکا اُسکو نکاح کا پیغام کیا تب یہہ آیت نازل ہوئی ابن جریر نے عکرمہ سے روایت کیا ہے کہا کہ ابو قیس بن الاسلت اپنی باپ اسلت کی استری جسکا نام ام عبید تھا حمزہ کی بیٹی اور اسود بن خلف کی استری جو لڑکی تھی ابی طلحہ بن عبد العزی بن عثمان بن عبد الدار کی اور صفوان بن امیہ نے اپنے باپ امیہ بن خلف کی استری جسکا نام فاختہ تھا بیٹی الاسود بن المطلب بن اسید کی اور منظور بن رباب نے اپنے باپ رباب بن سیار کی

بن سیار کی استری جسکا نام ملیکہ تھا بنتی خارجہ کی نکاح کئے ان سبھون کے مقدمے مین یہہ آیت
نازل ہوئی اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ مگر جو آگے ہو چکا یعنے جاہلیت مین تحریم کا حکم نازل ہونیکے قبل
باپ کی استری کو نکاح کئے ہین وہ معاف ہی اس مین کچھ گناہ نہین اِنَّہٗ کَانَ فَاحِشَۃً وَّمَقْتًا
وَّسَآءَ سَبِیْلًا ۝ مقرر یہہ بیحیائی ہی اور کام غضب کا اور بری راہ ہی اِنَّہٗ کی ضمیر کی مرجع یا اس نکاح کی
طرف ہی جو پیشتر از نہی کا تھا یعنے یہہ نکاح جسکو اللہ تعالی حرام کیا ہی وہ تمھارے پاس برا کام تھا اور تم
اسکو حقیر سمجھتے تھے مینے ماکو نکاح کرکے بیٹا جیا تو عرب اس لڑکے کو مقتی کہتے تھے کیا واسطے باپ کی
استری ماہوئی ماکو نکاح کرنا عربون کے پاس نہایت قبیح تھا اسکو نکاح کرنا ماکو نکاح کرنے کے مانند تھا
اس لئے انکے پاس قبیح تھا سو اللہ تعالی فرمایا کہ یہہ نکاح تحریم کے آگے بھی تمھارے پاس قبیح تھا یا ضمیر کی
مرجع نکاح کرنی ہی بعد تحریم کے یعنے نکاح نہی کے بعد فاحشہ اور مقت ہی اس تقدیر پر ماضی کا صیغہ اسواسطے
لایا کہ وہ نکاح اللہ تعالی کے حکم مین اور اسکے علم ازلی مین ان وصفون سے متصف تھا اسکو فاحشہ کہا
کیا واسطے ماکو نکاح کرنا بہت قبیح گناہ ہی مقت کی معنی شدت بغض سو یہہ نکاح کرنا اللہ تعالی نہایت
غضب مین آنیکا اور اسکے کرنے والے سے کمال بغض رکھنیکا سبب ہے اللہ تعالی بندے سے بغض رکھنے سے مراد
اسکو سخت عذاب مین گرفتار کرنا اور اسکو رسوا کرنا مراد ہی بری راہ ہی کرکے فرمایا کیا واسطے اللہ تعالی
کے غضب کا سبب ہی یہان تین چیز ذکر کیا فاحشہ اور مقت اور سبیل سو کیا واسطے قبیح تین قسم کی
ہوتی ہی ایک عقل کے نظر کرتے دوسرا شرع کے تیسرا عادتون کے سو اس مین تینون قبح جمع ہوئی
ہین فاحشہ سے عقلی قبح کی طرف اشارہ ہی مقتًا سے عادی قبح کی طرف اشارہ ہی ساۤء سبیلًا سے
شرعی قبح کی طرف اشارہ ہی جب تین بات اس مین جمع ہوئین تو نہایت قبیح ہوا عبد الرزاق
اور ابن ابی شیبہ اور امام احمد اور حاکم اور بیہقی اپنی سنن مین براء ابن عازب رضی اللہ عنہ سے
روایت کئے ہین اسنے کہا میرا ماموجھنڈا لیکے جاتا تھا سو دیکھہ کے مین پوچھا کہان جاتے ہو تو کہے ایک
شخص اپنا باپ موئے بعد اسکی استری کو آپ نکاح کیا ہی مجھکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم روانہ کئے ہین کہ جاکے
اسکی گردن مارون اور اسکا مال لے لیون حاکم نے اسکی تصحیح کی ہی ابو حنیفہ اس آیت سے دلیل لینے

ہین باپ جس عورت سے زنا کیا ہی اسکو بھی نکاح کرنا جائز نہین کیا واسطے اللہ تعالی اس آیت مین باپ کی
منکوحہ کو نکاح کرنے سے منع کیا نکاح عبارت ہی وطی کرنے سے تو معلوم ہوا باپ کی موطوہ کو نکاح کرنا منہی عنہ ہی
موطوہ عام ہی خواہ نکاح سے ہو خواہ زنا سے نکاح سے وطی مراد ہونا جو بولے کیا واسطے بعضی آیتون مین
نکاح کا لفظ آیا ہی اس سے وطی مراد ہی جیسی یہہ آیت (وابتلوا الیتامی حتی اذا بلغوا النکاح) سو یہان نکاح سے
وطی مراد ہی اور بعضی آیتون مین نکاح کے لفظ سے عقد مراد ہی جیسی یہہ آیت (فانکحوا ما طاب لکم من النساء)
نکاح سے مختلف معنے جو مراد ہوئے اس کے نظر کرتے نکاح کا لفظ مشترک ہی کہنا یا ایک معنی مین حقیقت دوسری
مین مجاز ہی بولنا خلاف اصل ہی اس لئے دونون مین قدر مشترک جو ہی یعنے ضم اور ملاپ اسکو اختیار کئے جب
قدر مشترک سے نہی ہوئی تو ہر ایک قسم سے بھی نہی ہوئی تو باپ کی منکوحہ اور موطوہ دونون سے نہی ہوئی۔
شافعی پاس باپ کی منکوحہ کو نکاح کرنا حرام ہی زنا سے وطی کیا سو عورت کو بیٹا نکاح کرنا حرام نہین کیا واسطے
نکاح کا لفظ عقد مین حقیقت ہی وطی مین مجاز ہی اکثر آیات اور احادیث اور عرب کا محاورہ اسی پر دلالت کرتا ہی
وہ جو کہے ضم کی معنی جو قدر مشترک ہی اسکو اختیار کئے سو صحیح نہین کیا واسطے ضم جو وطی مین ہوا سو دونون کے
جسم مین ملاپ اور ملاقات سے ہوا نکاح مین ضم جو ہوا سو ایسا نہین بلکہ اس مین ایجاب و قبول ہی وہ آوازین ہین
کہ جنکو بقا نہین عقد سے جسم کی ملاپ اور ملاقات نہین ہی تو معلوم ہوا ضم دونون کی معنی مین قدر مشترک نہین اب
ضرور ہوا انکے معنی مین حقیقت اور ایک مین مجاز لینا سو نکاح مین حقیقت لئے کیا واسطے کوئی شخص کہا مین
نکاح کیا ہون تو اس سے عقد متبادر ہوتا ہی وطی متبادر نہین ہوتی وطی کا معنی لینے احتیاج قرینے کی ہوتی ہی تو
معلوم ہوا کہ وطی مین سکا استعمال مجاز ہی اس مسئلے کے دلایل مین جانبین مین بہت سا کلام ہی اسکو لکھنے
کی یہہ جگہہ نہین حُرِّمَتْ عَلَیْکُمْ اُمَّھٰتُکُمْ حرام ہوئی ہین تم پر تمھاری مائین معلوم کیجئے حرمت سے انکی ۱۵ ع
ذات حرام ہونا مراد نہین بلکہ اس سے انکا نکاح حرام ہونا مراد ہی امہات جمع ام کی ہی قیاس یہہ تھا کہ اسکی
جمع امات ہوتا لیکن خلاف قیاس ہا بڑا کے امہات کہے امہات سے مراد وہ عورت جو تجھکو جنی یا تجھکو جو
جنا ہی اسکو جنی اگرچہ کتنا بھی اوپر ہو اس مین جتنے دادیان اور جتنے نانیان ہین سب داخل ہوئین لیکن لفظ
امہات کا اسکو حقیقۃ شامل ہونا ہی یا مجازا اس مین اختلاف ہی وَبَنٰتُکُمْ اور تمھارین بیٹیان بنت سے مراد

مراد وہ عورت ہے ولادت کی جہت سے اُس کا نسب تجھکو پہنچے اگرچہ چند مرتبے رہے اِس مین نواسی اور
پوتری اور انکی لڑکیان سب دخل ہوئین وَاَخَوٰتُکُمْ اور تمھارین بہنین اخوات جمع اخت کی ہے
بہن کو کہتے ہین اُن سے تیرے اصول یعنی ماباپ مین جو عورت تیری شریک ہو مراد ہے اگر
سگی بہن ہو یعنے تیری اور اُسکی ماباپ دونون ایک ہی ہین اُسکو اخت اعیانی کہتے ہین خواہ سوتیلی
بہن یعنے ما دو ہین باپ ایک ہی ہے اُسکو اخت علاتی کہتے ہین یا ما ایک ہی ہے اور باپ علیحدہ
اسکو اخیافی بہن کہتے ہین وَعَمّٰتُکُمْ اور تمھارین پھپھیان عمات جمع عمہ کی ہے اُس سے مراد وہ عورت
تیرے باپ کی شریک اُسکے اصل مین ہوگی اِس مین باپکے سب بہنین یعنے اعیانی اور علاتی اور
اخیافی اور دادا کے تینون قسم کے بہنین اور اُسکے اوپر کے دادون کے بہنین سب داخل ہوئین مانا
کی بہن بھی اُس مین داخل ہوگی وَخٰلٰتُکُمْ اور تمھاری خالائین خالات جمع خالا کی ہے اُس سے
مراد وہ عورت ہے اُسکے اصل مین ہوگی تیری ماکی شریک اُس مین تیری ماکے تینون قسم کے بہنین اور
نانی کے اور دادی کے تینون قسم کے بہنین اور اُسکے اوپر کے نانیان دادیان کین بہنین سب داخل ہوگی
وَبَنٰتُ الْاَخِ اور بھائی کے بیٹیان اُس سے مراد عورت تیرے تینون قسم کے بھائیون کی اولاد مین
ہو اور تیرے بھائی کی طرف اُسکا نسب پہنچے اُس مین بھائی کے بیٹیان پوتریان نواسیان اگرچہ سافل
ہو یعنے انکے اولاد کے بیٹیان سب داخل ہین وَبَنٰتُ الْاُخْتِ اور بہن کی بیٹیان اُس سے مراد عورت
تیرے تینون قسم کی بہن کی اولاد مین ہو سو بہن کے بیٹیان پوتریان نواسیان اگرچہ سافل ہو داخل
ہین یہہ سات قسم کے عورتین نسب کے سبب سے حرام ہوئین انکی حرمت مؤبد ہے کسی وجہ سے حلال نہین
ہوتین وَاُمَّهٰتُکُمُ الّٰتِیْٓ اَرْضَعْنَکُمْ اور تمھارین مائین جو تمکو دودھ دیا وَاَخَوٰتُکُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ
اور تمھارین بہنین دودھ دینے سے اب اللہ تعالی بیان فرماتا ہے اُن عورتنکا جنکا نکاح رضاعت یعنے دودھ
پلانے سے حرام ہے سو اُمین سے دو عورت کو ذکر کیا ایک اصل وہ دودھ پلانے والی دوسری اسکی
فرع وہ دودھ پلانے والی کی لڑکی اُن دو کو ذکر کرکے اشارہ کیا رضاعت نسب کے مثل ہے نسب سے جو عورتین
حرام ہین رضاعت سے بھی وہ عورتین حرام ہونگے اُسکو تائید کرتی ہے حدیث جسکو عبدالرزاق اور ابن ابی شیبہ

اور بخاری اور مسلم نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے رضاعت حرام کرتی ہے جنکو کہ ولادت حرام کرتی ہے اور صحیحین میں آیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ام سلمہ کی لڑکی کو نکاح نہ کرنے کی وجہ فرمائے اگر وہ میری ربیبہ میری پرورش میں نہ ہوتی تو بھی حلال نہ ہوتی کہا واسطے وہ میرے رضاعی بھائی کی لڑکی ہے مجھکو اور ابو سلمہ کو یعنے اس لڑکی کے باپ کو ثویبہ دودھ دی ہے اس سے معلوم ہوا جو عورت نسب کے سبب سے حرام ہوتی ہے اسکی نظیر رضاعت سے حرام ہوتی ہے مرضعات کو امہات جو بولا اس سے نکاح کی حرمت ثابت ہوئی اور انکو نظر کرنا حلال ہے اور اکیلی ان کے سات رہنا اور ان کے ساتھ سفر کرنا درست ہوا ماون کے دوسرا احکام ان میں جاری نہ ہونگے جیسی میراث اور نفقہ وغیرہ معلوم کیجئے رضاعت سے حرمت ثابت ہونیکے لئے دو شرط ہیں پہلی شرط بچپن میں دودھ پیا اسکی انتہا شافعی کے پاس دو سال ہیں اور ابو حنیفہ کے پاس اڑائی سال ہیں یہہ مدت گذرے بعد دودھ پیا تو حرمت ثابت نہ ہوگی دوسری شرط تو فرقے سے پانچ بار پینا اس سے کم پیا تو رضاعت ثابت نہ ہوگی امام شافعی پاس یہہ شرط ہے اور احمد سے بھی ایک روایت ایسی ہی ہے ابو حنیفہ اور مالک اور دوسرا ایمہ کے پاس یہہ شرط نہیں مطلق پینے سے حرمت ثابت ہوتی ہے وَ اُمَّهٰتُ نِسَآئِكُمْ اور مائیں تمھارے عورتوں کی اب سسرال کی جہت سے عورتیں جو حرام ہیں انکو ذکر کیا سو بولا ساس حرام ہے یعنے کوئی شخص کسی عورت کو نکاح کیا تو اس عورت کی ماں اس لڑکی کے شوہر پر حرام ہے اس میں عورت کے تمام نانیاں اور دادیاں اگرچہ عالی ہوں داخل ہوئیں وَ

رَبَآئِبُكُمُ الّٰتِیْ فِیْ حُجُوْرِكُمْ مِّنْ نِّسَآئِكُمُ الّٰتِیْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَاِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْكُمْ

اور تمھارے ربیب لڑکیاں جو تمھاری پرورش میں ہیں جن عورتوں سے تم نے صحبت کی پھر اگر تم نے صحبت نہیں کی تو تم پر گناہ نہیں ربائب جمع ربیبہ کی ہے اپنی استری کی لڑکی جو دوسرے شوہر سے ہے اسکو ربیبہ کہتے ہیں لڑکا ہو تو اسکو ربیب کہتے ہیں رب سے مشتق ہے کہا واسطے عورت کے خاطر اسکے اولاد کی پرورش بھی شوہر اکثر کرتا ہے حجور جمع ہے حجر کی گود کو کہتے یہاں اس سے پرورش اور تربیت کرنی مراد ہے پرورش اور تربیت کو حجر کہے کہا واسطے بچے کی جو شخص پرورش کرتا ہے اسکو اپنے گود میں بٹھاتا ہے پھر پرورش کو استعارۃً حجر کہے ابو عبیدہ کہتا ہے فی حجورکم کی معنی فی بیوتکم کی ہے یعنے تمھارے ربیب

ربیب لڑکیان جو تمہارے گھرون مین ہین دخلتم بہن جو بولا اس سے جماع مراد ہی عقد نکاح مراد
نہین معلوم کیجئے ربیبہ کی حرمت واسطے اللہ تعالیٰ دو شرط ذکر کیا ایک تو وہ اسکی پرورش
مین ہو دوسری شرط اسکی ما سے وطی کرنا سو عورت کو نکاح کرکے اس سے وطی کئے بعد اس عورت
کے لڑکیان اور اسکے نواسیان پوتریان اگرچہ سافل ہو اس شوہر پر حرام ہوتی ہین خواہ لڑکیان نسب
کی جہت سے ہو یا رضاعت سے اگر استری کو پیش از جماع کرنے کے طلاق دیا یا جماع کرنے کے آگے مرگئی تو
اسکی لڑکی حلال ہی بخلاف ساس کے کہ وہ بمجرد عقد کے حرام ہوتی ہی کیا واسطے اللہ تعالیٰ ساس کی
حرمت کو مطلق ذکر کیا ربیبہ کی حرمت کو دخول کا قید لگایا ائمہ اربعہ اور جمہور فقہا کا یہی مذہب ہی
بعضونے دخول کے قید کو ساس اور استری دونون سے لگاتے تھے عبداللہ بن الزبیر اور مجاہد کا
مذہب یہی تھا ابن ابی شیبہ اور ابن جریر نے علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے بھی ایسا ہی روایت کئے
ہین ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا اول یہی قول تھا بعد اس سے رجوع کئے عبدالرزاق اور سعید بن
منصور اور ابن ابی شیبہ اور ابن المنذر اور بیہقی اپنی سنن مین ابی عمرو الشیبانی سے روایت کئے
ہین کہ ایک شخص بنی شمخ سے ایک عورت کو نکاح کیا ہنوز اس سے وطی نہین کیا تھا پھر اسکی لڑکی کو
دیکھا سو اسکے دل مین چھبی اسکو طلاق دیکے اس لڑکی کو نکاح کرنیکا فتویٰ ابن مسعود رضی اللہ عنہ
سے چاہا آپ جواز کا مسئلہ دئے اسنے ماکو طلاق دیکے لڑکی کو نکاح کیا اور اسکو اولاد بھی ہوئی
بعد ابن مسعود نے مدینے کو آئے سو عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھے ایک روایت مین آیا ہی نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے اصحاب سے پوچھے وے سب کہے کہ وہ لڑکی حلال نہین جب ابن مسعود کوفے کو مراجعت
کئے اس شخص کو کہے کہ وہ لڑکی تیرے پر حرام ہی پھر وہ شخص اس سے مفارقت کیا اسکو امام مالک موطا
مین بھی روایت کئے ہین لیکن انکی روایت مرسل ہی ربیبہ اس شوہر کی پرورش مین ہونیکا قید جو آیا
ہی اس سے معلوم ہوتا ہی ربیبہ پرورش مین نہ ہو تو اسکی نکاح صحیح ہی عبدالرزاق اور ابن ابی حاتم بسند
صحیح مالک بن اوس بن الحدثان سے روایت کئے ہین اسنے کہا میری ایک عورت تھی معلی اسکو میرے
سے اولاد بھی تھی سو مجھکو بڑا غم ہوا علی رضی اللہ عنہ مجھ سے ملے سو کہے تیرا یہہ حال کیا واسطے ہی تب کہا

میری عورت مرگئی علی رضی اللہ عنہ کہے آیا اس کو کوئی لڑکی بھی ہے یعنے دوسرے شوہر سے تو مین نے کہا ہان ہے
طائف مین رہتی ہے علی رضی اللہ عنہ کہے کیا وہ لڑکی تیرے پرورش مین تھی تو مین کہا نہین فرمائے
اسکو نکاح کرین کہا کیسا نکاح کرنا اللہ تعالی فرماتا ہے (وربائبکم الاتی فی حجورکم) علی رضی اللہ عنہ فرمائے وہ
تیری پرورش مین نہین تیری پرورش مین ہوتی تو حرام ہوتی داؤد ظاہری کا مذہب بھی یہی ہے لیکن ائمہ
اربعہ اور جمہور فقہا پاس وہ لڑکی اسکے پرورش مین نہ ہو تو بھی حرام ہے اور یہہ قید غالب عادت کے نظر کرتی ہے
کیا واسطے اکثر احوال مین یہہ لڑکیان اسی کی پرورش مین رہا کرتی ہین اسکی پرورش نہ ہو تو بھی وہ حرام
ہونیکی دلیل بعد جو اللہ تعالی فرمایا (فان لم تکونوا دخلتم بہن فلا جناح علیکم) کیا واسطے جناح مرتفع ہونے کو
فقط عدم دخول پر معلق کیا تو معلوم ہوا مجرد دخول جناح کے حصول کو مقتضی ہے پرورش مین ہو یا نہ ہو وَ
حَلَائِلُ اَبْنَائِکُمُ الَّذِیْنَ مِنْ اَصْلَابِکُمْ اور عورتین تمھارے بیٹون کے جو تمھارے پشت سے ہین حلایل جمع حلیلہ
کی ہے استری کو کہتے ہین اس مین بیٹون کے عورتین اور پوترے نواسون کے عورتین اگرچہ سافل ہو داخل ہین
ان کی حرمت نفس عقد سے ثابت ہوتی ہے اصلاب جمع صلب کی ہے اصل مین وہ نام ہے ہاڑ کا جو پشت مین شانے سے
کمر کے منکے تک پہنچتا ہے سو پشت کو مجازا صلب کہنے لگے مرد کی منی اس ہاڑ مین سے ہوکے انثیین مین آتی ہے اور اس
منی سے بچہ منعقد ہوتا ہے اسلئے بچے کو اسکی صلب کی طرف نسبت کرتے ہین یعنے اسکی منی سے پیدا ہوا سو لڑکا
صلب کا لڑکا کہکے قید لگانے سے متبنی لڑکا نکل گیا متبنی لڑکے کا حکم ابتداء اسلام مین صلبی لڑکے کے مثل تھا سو
اللہ تعالی یہان قید کرنے سے متبنی لڑکے کی عورت نکل گئی وہ حرام نہین معلوم کیجئے اس آیت کا ظاہر رضاعی
لڑکے کی عورت حرام نہونے پر دلالت کرتا ہے لیکن نسب سے جو عورتین حرام ہین رضاع سے بھی وہی عورتین حرام
ہین کرکے حدیث جو آئی ہے اس آیت کے عموم کو خاص کردئی سو رضاعی لڑکے کی عورت بھی حرام ہے وَاَنْ تَجْمَعُوْا
بَیْنَ الْاُخْتَیْنِ اور جمع کرنا درمیان دو بہنون کے یعنے دو بہنون کو ملا کے اپنی وطی مین رکھنا حرام ہے پھر وہ دونون
اعیانی بہن ہو یا علاتی یا اخیافی نسب سے ہو یا رضاعت سے معلوم کیجئے دو بہنون مین جمع کرنا تین وجہ پر ہوتا
ہے پہلی وجہ ایک عقد مین دونون کو جمع کرے مثلا کہے مین ہند کو اور اسکی بہن کو نکاح کیا یہہ عقد فاسد ہے
نکاح دونون کا منعقد نہین ہوتا اگر ایک بہن کو اول نکاح کیا بعد دوسری کو نکاح کیا تو اس دوسری کا نکاح باطل

باطل ہی پہلی کو طلاق باین دیا بعد دوسری بہن کو نکاح کیا تو دوسری کا نکاح صحیح ہوگا دوسری وجہ
ملک یمین سے دو بہنون کے درمیان جمع کرنا یعنے دونون کو مول لیکے اُن سے وطی کرنا سو دونون کو وطا کے
وطی کرنا جائز نہین ایک سے وطی کیا تو دوسری اُس پر حرام ہوئی جب تک پہلی کو بیع یا ہبہ یا عتق یا کتابت
سے اپنے پر حرام نہ کرے دوسری سے وطی جائز نہین تیسری وجہ ایک بہن نکاح مین تھی دوسری بہن کو
خرید کیا تو اُس باندی سے وطی کرنا جائز نہین جب تک منکوحہ بہن کو طلاق نہ دیوے دو بہنون مین جمع کرنا پہلی وجہ سے
بالاجماع حرام ہی دوسرے دونون وجہ سے جمع کرنیکو بعضے سلف جائز رکھے ہین ابن عباس سے ایسا ہی مروی ہوا ہی
اور امام احمد سے بھی ایک روایت ہی جمہور فقہا پاس ان دونون وجہ سے بھی جمع کرنا حرام ہی امام مالک اور امام
شافعی اور عبد بن حمید اور عبد الرزاق اور ابن ابی شیبہ اور ابن ابی حاتم اور بیہقی سنن مین طریق سے ابن شہاب
زہری کے روایت کئے ہین اُسنے قبیصہ بن ذویب سے روایت کیا ہی کہا ایک شخص عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے پوچھا
دو بہنون کے درمیان ملک یمین سے جمع کرنا جائز ہی یا نہین عثمان کہے ایک آیت اس کو حلال کرتی ہی اور ایک آیت حرام
کی ہی مین اُسکو نہ کرونگا پھر وہ شخص وہان سے نکلا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے ایک شخص سے شاید وہ
علی رضی اللہ عنہ تھے ملکے پوچھا تو کہے مجھکو اختیار ہو تو ایسا کرنے والے کو سزا دونگا معلوم کیجئے دو بہنون کو جیسا
جمع کرنا حرام ہی عورت کو اور اُسکی خالہ یا اُسکی پھپی کو جمع کرنا بھی حرام ہی صحیحین وغیرہ مین حدیث اُسکی نہی کی
وارد ہوئی ہی جمہور فقہا کا یہی مذہب ہے اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ مگر جو آگے ہو چکا یعنے نہی وارد ہونیکے قبل جاہلیت
کی عادت پر جو دو بہنون کو نکاح مین جمع کرتے تھے سو معاف ہی اِنَّ اللّٰہَ کَانَ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ۞ مقرر اللہ
ہی بخشنے والا مہربان وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اور شوہر والی عورتین محصنات جمع محصنہ کی ہی مشتق احصان سے
اُسکی معنی لغت مین منع کرنا باز رکھنا محصنہ کی معنی منع کرنے والی باز رکھنے والی عورت بعد اُسکو چند معنی
مین استعمال کئے ایک حرہ یعنے بی بی جو آزاد ہوا اور کسیکی لونڈی نہ رہے دوسری عفیفہ یعنے ستر سے
رہنے والی عورت اُسکو محصنہ کہے کہ واسطے اُسنے اپنی فرج کو فساد سے باز رکھی بیجا کام کرنے سے اپنے
تئیں منع کی تیسری مسلمان عورت چوتھی شوہر والی عورت اس آیت مین محصنہ سے یہی اخیر کی معنی یعنے شوہر
والی عورت مراد ہی کہ واسطے یہان محصنات کی عطف محرمات پر کیا تو معلوم ہوا احصان جو سبب حرمت کی ہی

۴۱ ورکوع
الخمس
پانچوان سیپارہ ۵

مراد ہونا حریت اور عفت اور اسلام کو حرمت مین کچھ تاثیر نہین اس سے معلوم ہوا محصنات سے شوہر والی
عورتین مراد ہین یعنے شوہر والی عورتین تم پر حرام ہین شوہر سے بن مفارقت کئے کے اسکو نکاح کرنا حلال نہین
یہہ ساتوین عورت ہی جو کسی سبب کے نظر کرنے حرام ہوئی اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مگر جنکے مالک ہو جاوین
تمہارے ہاتھ یہہ استثنا ہی پہلے حکم سے یعنے شوہر والے سب عورتین تم پر حرام ہین مگر شوہر والی عورت بند
مین آوے اور اسکا شوہر دار الحرب مین ہی تو اس عورت کی استبرا کے بعد اسکے مالک کو اس سے وطی کرنا
حلال ہی کیا واسطے بند مین آنے سے اسکے نکاح کا عقد توٹ گیا استبرا کی معنی پاک ہونا یہان استبرا سے
رحم پاک ہونی مراد ہی اسکو حمل ہو تو حمل وضع ہوئے تک اس سے وطی جائز نہین حیض آنے والی ہو تو ایک حیض آئے تک صبر
کرنا حیض نہین آنیوالی ہی تو ایک مہینا گذرے تک توقف کرنا اس آیت کی شان نزول کو مسلم اور ابو داود
وغیرہ نے ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ سے یون روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حنین کے دن فوج کی
ایک ٹکری اوطاس کی طرف روانہ کئے سو دشمن سے مقابلہ کرکے ان پر فتح یاب ہوئے اور انکے کئی عورتین
مسلمانون کے ہاتھ لگین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ انسے وطی کرنے کو عیب جانے کیا واسطے ان عورتون کو
شوہر موجود تھے تب اللہ تعالی نے اس آیت کو نازل کی حنین ایک جگہہ کا نام ہی طائف اور مکے کے درمیان وہان نبی
صلی اللہ علیہ وسلم مین اور ہوازن مین جنگ ہوا مسلمانون کو فتح ہوئی اوطاس الف کی فتح اور واو کی
سکون سے طا مہملہ اور سین مہملہ کی درمیان الف ہے ایک وادی یا جگہہ کا نام ہی جو ہوازن کے شہرون مین ہی
معلوم کیجئے ملک یمین کو استثنا جو کیا سبی کی ساتھ مخصوص ہی باندی کسی مسلمان کے نکاح مین ہو اور اس باندی کو
بیع سے یا ہبہ سے مالک ہوا تو بدون طلاق کے ملک یمین سے اسکو وطی کرنا حلال نہین اکثر صحابہ اور ایمہ اربعہ
اور سکل فقہا کا یہی مذہب ہے ابن مسعود اور ابی بن کعب اور ابن عباس اور جابر اور انس رضی اللہ عنہم کہتے ہین
اگر مالک نے باندی بیچا یا ہبہ کیا تو اسکو طلاق ہو گیا استبرا کے بعد مالک وطی کرنا حلال ہی كِتٰبَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ
لکھا اللہ کا ہی تم پر یعنے ان تمام عورتون کی حرمت کو اللہ تعالی تم پر لکھ چکا ہی اسکا خلاف جائز نہین یا
معنی یون ہی تم اپنے پر لازم کرلو اللہ کے لکھے کو وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ اور حلال کئے گیا
تمکو جو انکے سوائے ہین یعنے ئے عورتین جنکی حرمت مذکور ہوئی انکے سوا جتنے عورتین ہین انکی نکاح تم پر

تم پر الله تعالی حلال کیا اُحل کی لفظ مین دو قرأت ہین ابو جعفر حمزہ کسائی خلف حفص اُحل ہمزے کی ضم اور حاء
مہملہ کی کسر سے ماضی مجہول کے صیغے سے پڑھتے ہین مذکور معنی اس قرأت پر ہین دوسرے قرا ہمزہ اور حاء و نون کے فتح سے
ماضی معروف کے صیغے سے پڑھتے ہین انکی قراءت پر معنی یون ہوگی الله تعالی حلال کیا تمکو جو انکے سوائے ہین اس آیت کے ظاہر سے
معلوم ہوتا ہی حرام عورتین جو مذکور ہوئین انکے سوائے تمام عورتین حلال ہین لیکن دوسری دلیلون سے انکے سوائے بھی چند عورتین حرام
ہین خالہ بھانجی مین پھپھی بھتیجی مین جمع کرنا جائز نہین جس استری کو تین طلاق دے چکا ہی اُسکو دوسرا شوہر نکاح کرکے طلاق
دئے تک نکاح کرنا صحیح نہین عورت جو عدہ بیٹھتی ہی اُسکا عدہ تمام ہوئے تک نکاح کرنا حلال نہین جسکے نکاح مین حرہ عورت
ہو اُسکو کسی کی باندی نکاح کرنا جائز نہین جسکو حرہ عورت کے تئین نکاح کرنیکی طاقت ہو تو امام شافعی کے پاس اُسکے تئین
باندی کو نکاح کرنا صحیح نہین جسکے نکاح مین چار عورت ہو تو پانچوین کے تئین نکاح کرنا صحیح نہین جس عورت سے ملاعنہ کیا ہی اُسکو
نکاح کرنا صحیح نہین اس آیت کا عموم اُنسے تخصیص پایا اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِکُمْ مُّحْصِنِیْنَ غَیْرَ مُسٰفِحِیْنَ یون
طلب کرو اپنے مال کے بدلے ست طلب کرنے یا نکاح مین لانے مستی نکالنے یعنے ان محرمات عورتون کے سوائے دوسرے
عورتین تمکو الله تعالی حلال کیا سو اس شرط پر کہ تم اپنا پیسا خرچ کرکے عورتین طلب کرنا یہہ خواہش احصان یعنے عفت
ست واسطے ہونا یا نکاح واسطے ہونا سفح واسطے نہ رہنا پیسا خرچ کرنا سو عورت کو مہر دینکے نکاح کرنا یا باندی مول
لیکے اپنی تصرف مین لانا محصنین اور غیر مسافحین یہہ دونون تبتغوا کی ضمیر کے حال پڑے ہین اس جگہہ احصان سے یا عفت
یعنے ست مراد ہی یا نکاح مراد ہی مسافحین سفح سے مشتق ہی سفح کی اصل معنی اُنڈیلنا یہان اُس سے زنا یعنے چھنالا مراد
ہی زنا کو سفح بولے کیا واسطے زنا کرنے والیکو غرض کچھہ نہین مگر دھات ستنا معلوم کیجئے مہر مین جسقدر مال دیوے
جائز ہی تھوڑا ہو یا بہت آیت سے بھی یہی مفہوم ہوتا ہی صحیحین کی حدیث مین آیا ہی کہ وہ مہر اگرچہ انگوٹھی لوہے
کی ہو شافعی کا یہی قول ہی ابو حنیفہ کہتے ہین مہر دس درم سے کم نہ ہونا ہی ابو حنیفہ کہتے ہین مہر مال کی قسم سے
رہنا شرط ہی منافع ہو جیسے قرآن کے سورتون کی تعلیم کرنے کو مہر ٹھہراوے تو صحیح نہین کیا واسطے الله تعالی ابتغا
کو مال سے قید کیا سورتون کی تعلیم مال نہین شافعی کہتے ہین سورتونکی تعلیم کو مہر ٹھہرانا صحیح ہی نبی صلی الله علیہ وسلم
سورتونکی تعلیم کو مہر ٹھہرائے صحیحین کی حدیث سے ثابت ہی استری کو مال سے طلب کرنی جائز ہونے پر آیت دلالت
کرتی ہے منافع سے طلب کرنا یا نہ کرنا اسپر آیت دلالت نہین کرتی فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ

فریضۃ پھر جسکو تم ان عورتون مین سے اپنے کام مین لائے ہین تو دو انکو انکے حق جو مقرر ہوئے استمتعتم ماضی کا صیغہ ہی استمتاع
سے استمتاع کی معنی لغت مین انتفاع پانا یہان اُس سے جماع کرنی یا نکاح کا عقد مراد ہی اجورہن سے مہر مراد ہی ما کا لفظ موصولہ
ہی اُس سے مراد چیز ہی عورتین بہ کی ضمیر ما کی طرف پھرتی ہی ما کے لفظ کی رعایت کرکے مفرد ضمیر لے آیا اور فا توہن او راجورہن
مین معنی کی رعایت کرتے جمع کی ضمیر لئے آیا منہن مین من جو آیا ہی بیان کے واسطے ہی یا تبعیض کے واسطے معنی یون ہین
وہ عورتین جن سے تم انتفاع لئے ہین ان منکوحات سے سو دو انکو انکے مہر یا معنی یون ہین جس چیز سے تم اُس سے اپنے منکوحات
سے انتفاع لئے ہین جماع سے یا عقد سے تو اُس پر انکو انکے مہر دو مہر کو اجر بولا کیا واسطے جو چیز منفعت کا بدل پڑتا ہی اُسکو
اجر یعنے اجرت کہتے ہین جیسے گھر کی یا جانور کی منفعت کے بدلے جو پیسا دیتے ہین اُسکو اجر کہتے ہین یہہ پیسا بھی منفعت کا بدل ہی
اسی لئے اُسکو اجر بولا مہر عین کا بدل نہین ہی کہ اُسکو دوسرے لفظ سے تعبیر کرے فریضۃ کا لفظ مفروضہ کی معنی سے حال ہی
اُجورہن کا یعنے انکے مہر دینا تم پر فرض اور لازم ہی فریضۃ کو مفعول مطلق کہنا اسواسطے ڈالکے اُسکی تقدیر فرض اللہ ذلک فریضۃ
کرنا یا مقدر کی صفت ڈالکے اُسکی تقدیر فاتوہن اجورہن ایتاء مفروضا بھی صحیح ہی سگل مفسرین آیت کی یہی تفسیر کرتے
ہین بعضے مفسرین کہتے ہین اس جملے مین نکاح متعی کا حکم ہی متعہ اُسکو کہتے ہین عورت کو کچھہ دینے معین چند روز رکھنے
پر عقد باندھنا لینے دن جب منقضی ہوئے بن طلاق کے وہ عورت جدا ہوئی اُن معین ایام مین دونون سے کوئی مرے
تو اُس عورت کو یا شوہر کو میراث نہین اور شوہر کے مرنے سے عورت پر عدت بھی نہین بچہ ہوا تو اُسکا نسب بھی اُس
شوہر سے ثابت نہین ہوتا کہتے ہین آیت کی معنی یون ہی جس عورت سے متعہ کرتے ہین تو اُسکو اُسکی اُجرت دیدالو معلوم
کیجئے متعہ ابتداء اسلام مین مباح تھا بعد وہ حکم منسوخ ہوا عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے مین اُسکی حرمت پر سب صحابہ کا
اتفاق ہوا ابن عباس اُسکے مطلق جواز کے یا ضرورت کے وقت مباح ہونیکے قائل تھے ابن عباس اس بات سے باز آئے
سو بھی ثابت ہوا ہی فقہاء مکہ سے ابن عباس کے بعضے تابعین بھی جواز کے قائل تھے بعد تمام اُمت اُسکی حرمت پر اجماع کی
اب اُسکی حرمت مین کسیکو خلاف نہین مگر شیعہ اُسکے جواز پر ہین اور کہتے ہین اس آیت سے متعہ ہی مراد ہی کیا واسطے اوپر
کی آیت مین عورتون کو پیسے سے طلب کرنیکا حکم کیا بعد بلا تمتع کے بعد انکی اُجرت دو تو معلوم ہوا عورت کو وطی واسطے
اُجرت سے طلب کرنا جائز ہی یہہ ہوگا مگر متعے مین کیا واسطے نکاح مطلق مین حلیت حاصل نہین ہوتی جب تک عقد نہ ہو اور
ولی اور شاہدین اُس پر نہ رہے فقط مال سے طلب کرنا حلیت کو مفید نہین ہوتا اُس سے ثابت ہوا کہ یہہ حکم متعے کا ہی اور کہتے ہین اس

اس آیت کو نکاح پر حمل کرے تو حکم کی تکرار لازم آتی ہے کیونکہ واسطے سورت کے شروع میں کہہ دیا فانکحوا ما طاب لکم من النساء مثنیٰ وثلاث ورباع بعد کہا و آتوا النساء صدقاتہن نحلۃ یہاں بھی یہہ حکم نکاح کا لیوے تو حکم کی تکرار ہوتی ہے جب اس آیت کو متعے پر حمل کرے تو جدید فائدہ ہوتا ہے جدید فائدہ اولیٰ ہے تکرار سے اور کہتے ہیں اسکو ابی بن کعب عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کی قراءت تائید کرتی ہے انکی قراءت میں آیا ہے فما استمتعتم بہ منہن الیٰ اجل مسمّی فآتوہن اجورہن یعنے جسکو تم ان سے اپنے کام لائے ہیں کسی مقرری وعدے تک تو دو انکو انکے حق عبد بن حمید اور ابن جریر نے قتادہ سے روایت کئے ہیں انہنے کہا کہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی قراءت میں ایسا ہی ہے اور ابو داود نے کتاب المصاحف میں سعید بن جبیر سے روایت کیا ہے کہ ابی بن کعب کی قراءت میں ایسا ہی ہے عبد الرزاق نے عطا سے روایت کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فما استمتعتم بہ منہن الیٰ اجل مسمّی کرکے پڑھے اور بولے ابی کی قراءت میں ایسا ہی ہے عبد بن حمید اور ابن جریر اور ابو بکر الانباری کتاب المصاحف میں اور حاکم مستدرک میں طریق متعددہ سے ابی نضرہ سے روایت کئے ہیں اسنے ابن عباس رضی اللہ عنہما پاس فما استمتعتم بہ منہن فآتوہن اجورہن پڑھا ابن عباس کہے فما استمتعتم بہ منہن الیٰ اجل مسمّی ابو نضرہ کہا ہم تو ایسا نہیں پڑھتے ابن عباس کہے واللہ اسکو اللہ تعالیٰ ایسا ہی نازل کیا حاکم اس حدیث کی تصحیح کی ہے اور بولا مسلم کے شرط پر ہے اس قراءت سے ثابت ہوا کہ یہہ حکم متعے کا ہے اور کہتے ہیں اس آیت میں مجرد استمتاع پر اجر دینیکا حکم ہے استمتاع کی معنی تلذذ اور انتفاع ہے نکاح میں اجر جو دیتے ہیں استمتاع پر موقوف نہیں بلکہ مجرد عقد پر کیونکہ واسطے مجرد عقد سے نصف مہر لازم ہو جاتا ہے معلوم ہوا کہ نکاح کو استمتاع نہ کہینگے کیونکہ واسطے استمتاع میں تلذذ ہونا ضروری ہے مجرد نکاح میں تلذذ نہیں معلوم ہوا کہ یہہ حکم متع کا ہے اور کہتے ہیں ان تبتغوا باموالکم شامل ہے اسکو جو عورت کو مال علی التابید طلب کرے یا بر سبیل توقیت یہہ دونوں قسم آیت میں جب داخل ہوئے تو یہہ آیت متعہ کی حلیت کو مقتضی ہوئی اور کہتے ہیں متعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت حلال تھا اسکو حرام نہیں کئے مگر عمر رضی اللہ عنہ طحاوی نے روایت کیا ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں دو متعے ہوتے تھے ایک عورتوں کا متعہ دوسرا حج کا متعہ اور میں ان دونوں سے منع کرتا ہوں کہتے ہیں جو شے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں حلال ہو اسکو عمر حرام کرنے سے حرام نہیں ہوتی عبد الرزاق اور ابن المنذر نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کئے ہیں کہے اللہ تعالیٰ عمر کو رحم کرے متعہ نہیں تھا مگر رحمت کہ جس سے اللہ تعالیٰ امت محمد پر رحم کیا تھا اگر

عمر نے اُس سے نہی نہ کرتے تو زنا کا محتاج نہیں ہوتا مگر شقی عبدالرزاق اور ابن جریر حکم سے روایت کئے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں
عمر نے متعے سے نہی نہ کرتے تو زنا نہ کرتا مگر شقی ثعلبی نے اپنی تفسیر میں ابی رجاء العطاردی کی طریق سے روایت کی ہے کہ عمران بن حصین
رضی اللہ عنہما کہتے ہیں متعے کی آیت کتاب اللہ میں نازل ہوئی اسکے بعد دوسری کوئی آیت اسکو نسخ کرنیکی نازل نہیں ہوئی ہمکو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم متعے کا امر کئے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہکے متعہ کئے حضرت ہمکو منع نہیں کئے انکے بعد ایک شخص نے
اپنی رائے سے جو چاہا سو کیا اور کہتے ہیں اول اسلام میں متعہ جائز ہونے پر سب کا اتفاق ہے کسی کو اسکے جواز میں اختلاف
نہیں بعد وہ حکم منسوخ ہوا یا نہیں سو اسمیں اختلاف ہے اگر اس حکم کا نسخ ہوا ہے تو اسکا ناسخ تواتر سے معلوم ہوا ہے یا ہو
با اخبار احاد کے تواتر سے معلوم ہوا ہے تو لازم آتا ہے کہ علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم وغیرہما منکر ہونا
اسی حکم کے جس کا حکم نبی صلی اللہ علیہ وسلم دین سے ہونا بتواتر ثابت ہوا ہے ایسے حکم کا منکر کافر ہے تو معلوم ہوا کہ یہہ بات قطعاً
باطل ہے اسکا حکم خبر احاد سے ثابت ہے تو بھی باطل ہے کیا واسطے متعے کی اباحت تواتر و اجماع سے ثابت ہوئی ہے اسکا ثبوت
یقیناً معلوم ہوا اخبار احاد سے اسکو ہم نسخ کرے تو ظنی امر سے قطعی امر کو نسخ کرنا لازم آتا ہے یہہ تو باطل ہے اور کہتے ہیں
احادیث تم جو ذکر کرتے ہیں انمیں خیبر کے دن متعے کی نہی کئے کرکے وارد ہے اور بعضے روایتوں میں آیا ہے فتح
مکے دن اسکی اجازت دئے اور ایک روایت میں آیا ہے حجۃ الوداع میں اجازت دئے یہہ دونوں واقعے فتح خیبر
بعد ہوئے ہیں تو معلوم ہوا خیبر کے دن متعے کی نہی ہوئی کرکے روایت جو وارد ہے غلط ہے کیا واسطے ناسخ اپنے منسوخ پر
کیسا مقدم ہوگا اس سے معلوم ہوا کہ متعے کے منع کی احادیث جو ہیں ان میں تناقض ہے وے احادیث قابل حجت نہ رہے اہل
سنت و جماعت کہتے ہیں اس آیت کو نکاح متعے پر حمل کرنا صحیح نہیں کیا واسطے اللہ تعالی نے عورتیں جنکی وطی حرام تھی پہلے
ذکر کیا بعد بولا واحل لکم ماوراء ذلکم یعنے حلال کیا انکے سوائے سو اس حلیت کو مطلق نہیں چھوڑا بلکہ اسکو ان تبتغوا باموالکم
سے شرط لگایا تا معلوم کرے انکے سوائے عورتیں جو حلال ہیں سو مطلق حلال نہیں بلکہ پیسا خرچ کرکے انکو طلب کرنا یعنے انکو
مہر سے طلب کرنا یا پیسا دیکے باندی مول لینا اس شرط سے عورت کو عاریت لینکے یا بن پیسوں کے مفت وطی کرنا حرام
ہوا بعد اس حکم کو پھر دو شرط سے مقید کیا اور فرمایا محصنین غیر مسافحین یعنے پیسا خرچ کرکے طلب کروگے تو مخصوص
عفت واسطے ہونا یا مخصوص نکاح سے ہونا کہ جس سے وہ عورت اسکی استری ہوا اور غیر کی لگاوٹ سے محفوظ رہا ہے
محض و منی نکالنے واسطے نہ ہوئے اس شرط سے متعہ باطل ہوا کیا واسطے اسمیں عفت منظور نہیں فقط منی نکالنی غرض ہے

غرض ہی وہ عورت ہر شب یار کے گلے لگتی ہی اور ہر وقت تازے مرد کے گود مین سوتی ہی بعد اللہ تعالی اُس احلال
نکاح پر تفریع کرکے فرمایا فما استمتعتم بہ منہن فاتوہن اجورہن اُس سے غرض یہہ نکلی مہر دینگے عورت کو جو نکاح کئے ہین
اُس سے تمتع حاصل کرنے سے تم پر مہر لازم ہوا اگر وطی ہوئی ہی تو پورا مہر دینا لازم ہوا پیش از وطی کے طلاق
دیگے تو آدھی مہر دینا ضرور ہوگا اِس آیت کو اُسکے ماقبل سے قطع کرکے ابتدا کلام لینا اور اسکو متعہ پر حمل کرنا
عربیت کے قواعد کی رو سے باطل ہی کیا واسطے اِس جملے کے شروع مین ما کا لفظ یا فا کا لفظ لانا اپنے ما قبل سے قطع اور ابتدا
کلام ہونے کو منع کرتا ہی بلکہ مابعد کو ماقبل سے مربوط کرتا ہی وہ جو کہتے تھے نکاح صحیح پر اسکو حمل کرنے سے فائدہ جدید
حاصل نہین ہوتا سو بات باطل ہوئی کیا واسطے فائدہ جدید یہی ہی نکاح ہونے سے مہر ادا کرنا لازم ہوا خواہ پوری
مہر لازم ہو یا آدھی مہر اوپر کے آیتون مین مہر کسو وقت لازم ہوتا ہی سو ذکر نہین تھا یہان اسکو ذکر کیا یہہ البتہ فائدہ جدید
ہی نکاح کو استمتاع نہین بولتے کرکے جو کہے سو مسلم ہی ہم یہہ نہین کہتے استمتاع سے مراد نکاح ہی بلکہ استمتاع کی معنی
انتفاع ہی کی ہی لیکن جب نکاح اُنسے انتفاع حاصل کرنیکا سبب ہوا اور نکاح کرنے سے یک نوع کا انتفاع اسکو
مل چکا اور فلانے کی عورت ہوئی کرکے بول لگا اُس انتفاع کے واسطے آدھا مہر لگا تو معلوم ہوا کہ مجرد نکاح مین استمتاع
موجود ہی اور واحل لکم ما وراء ذلکم مین اگرچہ نکاح متعہ داخل تھا لیکن نیچے کا قید اسکو نکال دیا نیچے کے قید کو
چھوڑ دینگے متعہ حلال ہی کہنا بیجا ہی ابی بن کعب رضی اللہ عنہ وغیرہ کی قرارت جو ذکر کئے ہین اسکی صحت مین
کلام ہی بر تقدیر ثبوت وہ شاذ قرارت ہی قرارت شاذہ قابل حجت نہین علی الخصوص نظم قرآنی کے
خلاف ہو جو لوگ قراءات شاذہ کو حجت ظنی گردانتے ہین اُنکے قول پر بھی یہہ قید لگانے سے متعہ پر آیت دلالت نہین
کرتی کیا واسطے الی اجل مسمی کی تعلق استمتاع سے ہی عقد کے ساتھہ تعلق نہین متعہ مین مدت معین کی تعلق نفس عقد کے
ساتھہ ہوتی ہی استمتاع کے ساتھہ نہین رہتی معنی یون ہین نکاحی عورتون کے ساتھہ ایک مدت معین تک
تمتع پاؤگے تو انکا پورا مہر ادا کردو اِس قید کو افزود کرنیکا فائدہ یہہ ہی کہ ایسا نہ سمجھے پورا مہر ادا کرنا لازم نہوا
مگر نکاح کی پوری مدت تمام ہونے یعنی دونون مین موت وغیرہ سے جب فراق ہوتا ہی تب مہر ادا کرنا بلکہ بمجرد
نکاح مہر لازم ہوا اگر ہم مسلم رکھے کہ یہہ آیت متعہ کے حکم مین ہی تو بھی ہم کو کچھ خلل نہین کیا واسطے متعہ اول اسلام
مین مباح تھا بعد وہ حکم کتاب و سنت سے منسوخ ہوا اُسکے نسخ مین متعدد احادیث وارد ہین یہہ حکم کتاب سے

منسوخ ہوا جو کہ اُسکا بیان نہ ہے ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے والذین ہم لفروجہم حافظون الا علی ازواجہم او ما ملکت ایمانہم
اس آیت مین وطی حلال ہونیکے سبب کو اللہ تعالیٰ دو چیز مین حصر کیا ایک نکاح صحیح دوسرا ملک یمین اس حکم کو
سورۃ المومنین مین ذکر کیا پھر تاکید واسطے سورۃ المعارج مین بھی اسیکو ذکر کیا اُسکے بعد دونون جگہہ مین فرمایا فمن ابتغی
وراء ذلک فاولئک ہم العادون متعے کی رنڈی نہ زوجہ ہے نہ بندی کیواسطے بندی رہتی تو اُسکو بیع وغیرہ سے
مالکانہ تصرف کرنا روا ہوتا حالانکہ بالاجماع وہ تصرف جائز نہین معلوم ہوا کہ وہ بندی نہین زوجہ بھی نہین کیوا
واسطے زوجہ ہوتی تو موت سے دونون مین توارث ہوتا کیواسطے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ولکم نصف ما ترک ازواجکم الآیۃ
اور عدۃ وفات ہوتی کیواسطے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے والذین یتوفون منکم ویذرون ازواجا یتربصن بانفسہن اربعۃ اشہر
وعشرا اور نسب ثابت ہوتا کیواسطے حدیث مشہور مین آیا ہے الولد للفراش یعنے بچہ بچھونیکا ہے یعنے عورت کے ساتھ ملکے بچھونے
پر جو شخص سوتا ہے خواہ شوہر ہو یا صاحب اسکے ساتھ بچے کا نسب ثابت ہوتا ہے متعے کے رنڈی مین نہ تینون بات نہین نہ
اُسکو میراث ہے نہ عدت اور نہ اُس سے نسب ثابت ہوتا ہے شیعہ کا بھی اسبات مین اتفاق ہے تو معلوم ہوا کہ وہ زوجہ نہین
جب یہہ دونون امر یعنے زوجیت اور ملکیت اس مین نہ ہو تو اُس سے وطی کرنیوالا فمن ابتغی وراء ذلک فاولئک ہم العادون
مین داخل ہوا اِس سے ثابت ہوا کہ متعہ حرام ہے اُسکی حلیت کی جواز اس آیت سے منسوخ ہوئی یہہ آیت از قبیل اخبار واوصاف
ہے احتمال نسخ کا اُس مین ممکن نہین اسیکو تائید کرتی ہے جو حاکم مستدرک مین روایت کیا ہے کہ ابن ابی ملیکہ کہا ہے مین نے
عائشہ رضی اللہ عنہا کو متعے سے پوچھا بی بی نے فرمایا میرے اور تمھارے درمیان کتاب اللہ ہے یعنے اُسکا حکم پوچھنے کی احتیاج نہین
کیواسطے کتاب اللہ مین اُسکا حکم موجود ہے اور یہہ آیت پڑھے والذین ہم لفروجہم حافظون الا علی ازواجہم او ما ملکت
ایمانہم فانہم غیر ملومین فمن ابتغی وراء ذلک فاولئک ہم العادون سوا اللہ تعالیٰ جنکو نکاح کروادیا یا بند مین دیا اُن کے
سوائے دوسری کو کوئی چاہتا تو اُسنے حد سے تجاوز کیا یعنے اُنکے سوائے متعے وغیرہ سے تصرف کرنا صحیح نہین حاکم نے اِس حدیث
کی تصحیح کی اور بولا شیخین کے شرط پر ہے امام محمد بن الحسن الشیبانی اپنی کتاب الآثار مین امام ابوحنیفہ سے روایت کیا ہے
اُسنے حماد سے وہ ابراہیم نخعی سے کہا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہے عورتون سے متعہ کرنیکی رخصت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ
کو ایک جنگ مین ہوئی تھی وے اپنی مجردی کی شکایت کئے تھے بعد اسکو آیت نکاح کی اور میراث کی اور مہر کی منسوخ
کئی اسکی سند کے رجال سب ائمہ فقہا ثقات ہین عبدالرزاق اور ابن المنذر اور بیہقی نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت

روایت کئے ہیں کہ متعہ منسوخ ہوا طلاق اور مہر اور عدت اور میراث اُسکو نسخ کئے ابن عدی اور دارقطنی
اپنی سُنن میں ابی ہُریرہ سے روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہے نکاح اور طلاق اور
عدت اور میراث مرد و عورت میں جو ہوئی متعے کو حرام کی حافظ عسقلانی کہا اُسکی سند حسن ہے اسحٰق بن راہویہ
اور ابن حبان نے ابی ہُریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب ثنیۃ الوداع پاس اُترے
چراغیں دیکھے اور عورتیں روتیں سو سُنکے پوچھے یہہ کیا ہے لوگ کہے یا رسول اللہ یہ وے عورتیں ہیں لوگ
جن سے متعہ کئے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماے نکاح اور طلاق اور عدت اور میراث متعے کو توڑے
اُسکی سند بھی حسن ہے لیکن ابو ہریرہ کے ان دونوں سند کے بعضے رجال میں محدثین کو کلام ہے لیکن حدیث کو ایک
شاہد ہے اُسکو حافظ ابوبکر الحازمی نے اپنی کتاب الناسخ والمنسوخ میں جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کئے ہیں
کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ تبوک کے واسطے نکلے شام کے قریب کہا تھا جو ہو وہاں ہم جب پہنچے
عورتیں آئیں ہم اُن سے متعہ کرنیکی بات کئے اور کہے ہمارے منزل گاہ میں لئا پھر رسول اللہ علیہ وسلم ان عورتوں کو
دیکھکے پوچھے یہہ کون عورتیں ہیں ہم کہے یا رسول اللہ ہم انسے متعہ کئے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم اتنا غضب میں آئے کہ
حضرت کے رخسارے سرخ ہوئے اور خطبہ پڑھنے کھڑے ہوے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کئے اور متعے سے نہی کئے پھر ان عورتوں کو
ہم رخصت کئے پھر ہم کبھی اُسکی طرف عود نہ کئے اس گھاٹ کا نام ثنیۃ الوداع ہوا ابو داؤد اپنی کتاب ناسخ و منسوخ میں اور
ابن المنذر اور نحاس وغیرہ نے عطا کی طریق سے اُسنے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے اُنھوں نے کہے فما استمتعتم
بہ منہن فآتوہن اجورہن کو یہہ آیت منسوخ کی یا ایہا النبی اذا طلقتم النساء فطلقوہن لعدتہن والمطلقات یتربصن بانفسہن
ثلاثۃ قروء واللائی یئسن من المحیض من نسائکم ان ارتبتم فعدتہن ثلاثۃ اشہر ترمذی وغیرہ نے محمد بن کعب القرظی
کی طریق سے روایت کئے ہیں اُسنے کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا متعہ نہیں تھا مگر ابتداء اسلام میں آدمی شہر میں
آتا وہاں اُسکا کوئی آشنا نہیں رہتا سو وہاں کتنے روز رہنا ہے اُتنے دن تک نکاح کرتا تا اُسکے اسباب کی
محافظت کرے اور اُسکے کاموں میں چین کرے یہاں تک یہہ آیت نازل ہوئی الا علی ازواجہم او ما ملکت
ایمانہم ابن عباس کہے ان دونوں کے سوا یعنے نکاح اور ملک کے سوا جو فرج ہو سو حرام ہے اُسکی سند میں موسیٰ
بن عبیدۃ الربذی ہے وہ ضعیف ہے عبدالرزاق اور ابن المنذر نے علی رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہیں کہ رمضان کا روزہ

دوسرے تمام روزونکو نسخ کیا اور زکاۃ دوسرے صدقون کو نسخ کی اور طلاق اور عدت اور میراث متعے کو نسخ کئے
یہہ حدیث بھی ضعیف ہے ابو داؤد اپنی کتاب الناسخ مین اور ابن المنذر اور نحاس اور بیہقی نے سعید بن المسیب سے روایت
کئے ہین کہہ میراث کے آیتین متعے کو نسخ کئے معلوم کیجئے ان احادیثون مین بعضے احادیث اگرچہ ضعیف ہین لیکن ان
سب طریقون کو جمع کرنے سے متعے کی حرمت ان آیتون سے ہونا معلوم ہوا ہم مسلم رکھے کہ یہ ضعیف روایتین
قابل حجت نہین لیکن آیت سے اسکا نسخ جب معلوم ہوا تو ان احادیث کو حجت نہ گردانے تو بھی ہمکو کچھہ خلل نہین وہ جو
کہتے ہین متعے کو عمر رضی اللہ عنہ نے حرام کئے سو بات غلط ہے عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی طرف سے حرام نہین کئے بلکہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم اس سے نہی کئے ہین کر کے منع کئے اسپر ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث دلالت کرتی ہے جسکو ابن ماجہ
اور ابن عساکر اور تمام اور ضیاء المقدسی نے کتاب المختارہ مین روایت کئے ہین کہہ عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوے بعد انکے روز
خطبہ پڑھے سو کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے متعے کی اجازت تین دن تک دئے بعد اسکو حرام کئے واللہ جو شخص متعہ کریگا
سو مجھکو معلوم ہوگا اور محصن ہیگا تو مین اسکو رجم کرونگا مگر اسنے چار شاہد لاوے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حرمت کے
بعد بھی اسکو حلال کرے حافظ عسقلانی نے کہا یہہ حدیث صحیح ہے ضیاء المقدسی نے بھی اس حدیث کی تصحیح کی ہے اور بیہقی نے
روایت کیا ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے منبر پر سوار ہوکے اللہ تعالی کی حمد وثنا کرکے کہے لوگو نکو کیا ہے نکاح متعہ کرتے ہین
حالانکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس سے نہی کئے ہین متعہ کیا سو شخص کا مقدمہ میرے پاس آیگا تو مین اسکو رجم کرونگا بعضی روایتون
مین جو آیا ہے عمر رضی اللہ عنہ کہے متعے کو مین حرام کیا ہون سو اس سے غرض یہہ ہے متعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین
اول مباح تھا لیکن مین اس سے نہی کرتا ہون کیا واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس سے نہی کئے سو میرے پاس اسکی
حرمت دلیل قطعی سے ثابت ہے عمر رضی اللہ عنہ کے اس خطبے مین متعہ حرام ہونیکی بڑی دلیل ہے کیا واسطے عمر نے صحابہ کے
مجمعے مین یہہ خطبہ پڑھے صحابہ سب انکے خطبے کو مسلم رکھے کوئی ان پر انکار نہین کیا تو معلوم ہوا کہ اسکی حرمت پر
سب کا اجماع ہوا کیا واسطے صحابہ جو سکوت کئے یا وے سب جانتے تھے متعہ حرام نہین لیکن عمر کے اندیشے سے سکوت کئے
یا انکو اسکی حرمت واباحت کا علم نہین تھا اس لئے سکوت کئے یا وے اسکی حرمت جانتے تھے اس لئے سکوت کئے
اوپر کے دونون بات یعنے اندیشے سے خاموش رہنا یا اسکی حرمت واباحت کا انکو علم نہ رہنا دونون باطل ہین
کیا واسطے متعہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شرع مین حلال رہنا لیکن اندیشے سے سکوت کرنا سو اس سے عمر کی اور دوسرے

تمام صحابہ کی تکفیر لازم آتی ہے کیواسطے جو شخص کہ شرع میں متعہ حلال ہے بعد اُسکے منسوخ کئے ہیں اُسکو حرام کرتا ہوں لہٰذا
تو وہ شخص کافر ہوگا اور جو شخص جانا اُنہوں خطا کئے اور کافر ہوئے سو اُسبات پر تصدیق کیا تو وہ بھی کافر ہوا اسبات سے
تمام اُمت کی تکفیر لازم ہوتی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کُنتم خیر اُمّۃ اُخرجت للنّاس دوسری قسم یعنے اُسکی حرمت اور
حلیت کا علم نہیں تھا اسلئے توقف کئے سو یہ بات بھی باطل ہے کیواسطے متعہ اگر مباح رہتا جیسا نکاح مباح
تو سب لوگ کو اُسکی اباحت کا علم رہنا ضرور ہوتا ایسا حکم مخفی رہنا ممنوع ہے بلکہ اُسکی حلیت سبکے پاس معلوم رہنا واجب
ہے نکاح مباح ہے منسوخ نہیں سو سبکو جیسا معلوم تھا متعے کا حال بھی ویسا ہی ہوتا سو اُس سے معلوم ہوا تمام کو
اُسکی اباحت یا حرمت کا علم نہ ہونا باطل ہے اب ثابت ہوا کہ انکو اُسکی حرمت کا علم تھا اور رسول اللہ علیہ وسلم
اُسکی اباحت کو نسخ کئے سو سبکو علم تھا اسلئے سکوت کئے تو اُسکی حرمت پر سب صحابہ کی اجماع ہوئی انکے اجماع کی سند حدیث
علی رضی اللہ عنہ کی ہے جسکو امام شافعی نے سفیان بن عینیہ سے روایت کئے ہیں اُسنے زہری سے روایت کیا ہے اُسنے حسن اور
عبداللہ سے جو فرزندان تھے محمد بن علی بن ابیطالب کے روایت کیا ہے وے دونوں اپنے باپ سے یعنے محمد بن الحنفیہ سے روایت کئے
ہیں اُسنے کہا علی رضی اللہ عنہ نے ابن عباس کو کہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکاح متعے سے اور شہری گدھوں کے گوشت سے
نہی کئے ہیں امام مالک اور عبدالرزاق اور ابن ابی شیبہ اور بخاری اور مسلم اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے
علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں کے متعے سے خیبر کے دن منع کئے
اور شہری گدھوں کے گوشت سے بخاری اور مسلم کی ایک روایت میں یوں ہے کہ علی رضی اللہ عنہ نے ابن عباس کو کہے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم متعے سے اور شہری گدھے کے گوشت سے خیبر کے زمانے میں نہی کئے ہیں ایک روایت میں آیا ہے
علی رضی اللہ عنہ کو کہے ابن عباس کہتے ہیں عورتوں سے متعہ کرنا کچھ مضائقہ نہیں علی رضی اللہ عنہ فرمائے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم متعے سے خیبر کے دن نہی کئے اور شہری گدھوں کا گوشت کھانے سے مسلم کی ایک روایت میں آیا ہے کہ ابن
عباس نے عورتوں سے متعہ کرنے میں نرمی کرتے یعنے وہ جائز ہے کرکے کہتے سو علی رضی اللہ عنہ سنکے فرمائے مہلاً یا ابن
عباس یعنے ای ابن عباس جلدی مت کرو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُس سے نہی کئے خیبر کے دن اور شہری گدھوں کے گوشت
سے مسلم کی ایک روایت میں آیا ہے علی رضی اللہ عنہ نے فلانے کو کہے انک رجل تائہ ہے تو ایک آدمی ہے یعنے
بے راہ جاتا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم متعے سے نہی کئے ہیں دارقطنی کی روایت میں آیا ہے کہ علی اور ابن عباس

رضی اللہ عنہم عورتوں کے متعے مین کلام کئے علی رضی اللہ عنہ نے انکو کہے انک امرء تایہ یعنے تو تایہ آدمی ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
اُس سے نہی کئے ہین سعید بن منصور کے روایت مین آیا ہی کہ ابن عباس نے عورتون سے متعہ کرنے مین کچھ مضائقہ نہین کر کے
فتویٰ دئے سو علی رضی اللہ عنہ سنکے کہے کیا تجھکو معلوم نہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُس سے نہی کئے الحدیث معلوم کیجئے
یہہ حدیث سب ائمہ حدیث کے پاس ثابت ہی سب ائمہ اُسکو روایت کئے ہین اُسکی صحت پر سب کا اتفاق ہی اہلبیت سے
جو حدیث مروی ہو اور انکا وہ مذہب ہے اِس پر عمل کرنا شیعہ پاس لازم ہی بیہقی نے امام جعفر الصادق رضی اللہ عنہ سے
روایت کیا ہی کہ اُنہون کہے نکاح متعہ وہ بعینہ زنا ہی باوجود اُسکے اسپر عمل کرنا انکے قواعد کا خلاف ہے عبدالرزاق اور امام احمد
اور مسلم نے سبرۃ الجہنی رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین بولا نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمکو متعے کی اجازت دئے پھر مین اور ایک
شخص ملکے بنی عامر کی ایک عورت پاس گئے وہ عورت گویا اونٹنی کی سی دراز گردن تھی یعنے جوان قوی ہیکل تھی پھر ہم نے اُسکے
پاس سو نیکی بات کئے اُسنے کہی تو مجھکو کیا دیگا مین نے بولا میری چادر دوگا میرے ساتھ کا شخص بھی اپنی چادر دونگا کر کے کہا
میری چادر سے اُسکی چادر بہتر تھی اور مین بہ نسبت اُسکے جوان تھا میرے ساتھ والے کی چادر کو دیکھی سو چادر اُسکی پسند آئی
اور مجھکو دیکھی سو مین اُسکے پسند پڑا مجھکو بولی تیری چادر مجھکو بس ہے پھر مین اُس عورت سے ملکے تین روز رہا بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم حکم
کئے کسی شخص کے نزدیک متعہ کیا سو عورت ہو تو اُسکا خیال چھوڑ دینا مسلم کی ایک روایت مین ہی کہ سبرہ نے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتھ فتح مکے کے جنگ کو گیا وہان پندرہ روز رہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم عورتون سے
متعہ کرنے کی اجازت دئے پھر اوپر کی روایت مین قصہ جو بولا اُسکے مثل بیان کر کے بولا اِس عورت کے
پاس سے مین نہین نکلا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُسکو حرام کئے مسلم کی ایک روایت مین آیا ہی مین نے
دیکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم رکن اور باب کے درمیان یعنے حجر اسود اور کعبے کے دروازے کے مابین کھڑے
ہوکے فرمائے ای لوگو مین تمکو عورتون سے استمتاع کرنیکی اجازت دیا تھا مقرر اللہ تعالیٰ اُسکو قیامت
تک حرام کیا ہی جس شخص کے پاس متعے کی عورت ہو تو اُسکی راہ کو مت جاؤ اور ان عورتون کو کچھ دئے ہین
تو اُن سے واپس نہ لیو مسلم کی ایک روایت مین آیا ہی مکہ فتح ہوئے سو سال ہم مکے مین داخل ہوئے بعد ہمکو
نبی صلی اللہ علیہ وسلم متعہ کرنیکی اجازت دئے پھر ہم ہنوز مکے سے نکلے نہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُس سے
نہی کئے مسلم کی ایک روایت مین آیا ہی کہ عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے کہا مجھکو ربیع بن سبرۃ الجہنی نے خبر دیا کہ اُسکا

اُسکا والد یعنی سبرہ بن معبد جہنی نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم متعے سے نہی کئے اور فرمائے اَلَا اِنَّہَا حَرَامٌ مِّنْ یَّوْمِکُمْ ہٰذَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ یعنی خبردار بےشک متعہ آج کے دن سے قیامت کے دن تک حرام ہی اگر کوئی شخص ان عورتوں کو کچھ دیا ہے تو اُسکو نہ پھیر لیوے ابن ابی شیبہ اور امام احمد اور مُسلم نے سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہیں کہ اوطاس کے سال ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں سے تین روز متعہ کرنیکی اجازت دئے بعد ہمکو اسکے بعد متعے سے نہی کئے بیہقی نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ متعہ حلال نہیں ہوا تھا مگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو تین روز تک بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس سے نہی کئے ابو عوانہ نے اپنی صحیح میں سالم بن عبد اللہ سے روایت کیا ہے کہ عبد اللہ بن عُمر رضی اللہ عنہما سے ایک شخص متعے سے پوچھا تو کہے حرام ہی وہ شخص کہا فلانا شخص اسمیں کلام کرتا ہے ابن عُمر کہے واللہ مقرر وہ جانتا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متعہ کو خیبر کے دن حرام کئے اور ہم زنا نہ کرینگے یعنی متعہ زنا ہے ہم اُسکو نہ کرینگے ان احادیث کے سوائے اور بھی احادیث اسکے حُرمت میں دوسرے صحابہ سے ثابت ہی لیکن ہم اختصار واسطے ان کو نہیں لکھے علی رضی اللہ عنہ سے جو نقل کئے ہیں عُمر رضی اللہ عنہ متعے سے نہی نہ کرتے تو زنا نہ کرتا مگر شقی یہہ روایت منقطع ہی قابل حجت نہیں ابن عباس سے جو مروی ہی اسکے ثبوت میں بھی نظر ہی سند صحیح سے بھی یہہ نقل ثابت ہو تو قابل رد کرنیکے ہی کیا واسطے یہہ بے معنی کلام ہے کیا واسطے اسکی نہی شارع کی طرف سے ہی یا نہیں شارع کی طرف سے ہی تو اعتراض شارع پر ہی یعنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر بلکہ اللہ تعالی متعے سے نہی نہ کرنا مناسب تھا نہی کرنے سے لوگ زنا میں پڑتے ہیں یہہ کلام تو منجر بکفر ہوتا ہی علی مُرتضی اور ابن عباس رضی اللہ عنہم ایسا سخن کرنا باطل ہے اگر نہی شارع کی طرف سے نہیں تھی لیکن عُمر رضی اللہ عنہ اُس سے نہی کئے ہیں تو عُمر کی نہی کو ان پر قبول کرنا لازم نہیں تھا اگر اُسکو قبول کئے ہیں تو نہی نہ کرنیکی آرزو کرنا خلاف عقل ہی اگر انکے قول کو قبول نہیں کئے ہیں تو آرزو کرنا بیجا ہی اُسکی کچھ حاجت نہیں علی رضی اللہ عنہ سے صحیح روایات جو وارد ہیں جنکو ہم ذکر کئے وے دلالت کرتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ سے متعے کی جواز جسنے نقل کیا ہی سو صحیح نہیں ثعلبی نے اپنی تفسیر میں عمران بن حصین سے متعے کی حلیت جو نقل کیا سو خطا کیا عمران بن حصین متعے کی حلیت کے قایل نہیں اُنسے حدیث جو آئی ہی حج کے متعے کی ہی مسلم نے اپنی صحیح میں ابی رجاء العُطاردی کی طریق سے عمران کی اس حدیث کو ذکر کیا سو اُس میں حج کا متعہ کرکے تصریح کیا ہی اُسکو ثعلبی نے نہ سمجھکے غلطی کیا ابن عباس متعے کی حلیت جو نقل کئے ہیں سو صحیح ہی لیکن اُسکے مطلق حلیت کے قایل نہیں

تھے بلکہ کہتے تھے ضرورت کے وقت میں متعہ مباح ہی یہہ روایت ان سے صحیح بخاری میں آئی ہی بعضے روایتوں میں
آیا ہی جیسا مردار اور خنزیر کا گوشت اضطرار کی حالت میں مباح ہوتا ہی ویسا ہی متعہ اضطرار کی حالت میں مباح ہے
بعد ابن عباس اس قول سے باز آکے متعہ کی حرمت کے قائل ہوئے کرکے ترمذی وغیرہ نے تصحیح کئے ہیں وہ جو کہتے ہیں متعہ
بالاتفاق حلال تھا اُسکی حرمت خبر متواتر سے ثابت ہوئی یا خبر احاد سے الی آخرہ باطل ہی کیا واسطے صحابہ رضی اللہ عنہم
کو اُسکا ناسخ قطعاً معلوم تھا اُسکا علم انکو خبر متواتر اور خبر احاد سے نہیں تھا بلکہ وے لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی
نہی سنتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر انکو یقینی تھی اس لئے اُسکی حرمت کا حکم کئے جو لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
نہی سنتے تھے انمیں بعضوں کو اصلا اسکا علم نہیں تھا اور بعضونکو علم تھا لیکن اخبار احاد سے حاصل تھا جب عمر رضی اللہ
عنہ اُسکی تحریم پر خطبہ پڑھے اور سب اُسکو قبول کرلئے کوئی اعتراض کیا تو سب کا اجماع اسکی تحریم پر ہوا اجماع کے واسطے ایک مستند
ہونا ضرور رہی یہاں اُسکی تحریم کی مستند وہی ہی جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اُسکی نہی ثابت ہوئی اس نہی کا علم بعضونکو
قطعی نہ ہونا ضرر نہیں دیتا کیا واسطے اجماع کی سند قطعی ہونا کچھ ضرور نہیں ظنی ہو تو بھی کافی ہی اس سے ثابت ہوا یہاں
مقطوع کی رفع مظنون سے نہیں ہوئی وہ جو کہے تھے متعہ کی نہی میں احادیث جو آئے ہیں نہی کس وقت ہوئی سو انمیں
اختلاف ہی اس اختلاف سے ان احادیث میں تناقض ہوا پھر وہ احادیث قابل حجت نہیں سو بات معقول نہیں کیا واسطے
اسمین جمع یا ترجیح ممکن ہی جب یہہ ممکن ہو تو تناقض دفع ہوا متعہ کی حرمت احادیث کے ظاہر نظر کرنے سے سات جگہہ میں
ہی خیبر۔ عمرۃ القضا۔ غزوہ فتح۔ حنین۔ اوطاس۔ تبوک۔ حجۃ الوداع ان سات میں اصح بات غزوہ فتح میں نہی ہوئی عمرۃ القضا
مین نہی کئے کرکے حسن بصری سے مرسل روایت آئی ہی حسن کے مرسل حدیث ضعیف ہیں قابل حجت نہیں حنین کا ذکر جو آیا ہی
علی رضی اللہ عنہ کی حدیث میں خیبر کے درعوض ایک راوی حنین کرکے کہا ہی وہ روایت شاذ ہی قابل حجت نہیں اوطاس
کا ذکر سلمہ بن الاکوع کی حدیث میں آیا ہی جسکو امام احمد اور مسلم وغیرہ روایت کئے ہیں اس حدیث کا ترجمہ یہہ ہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اوطاس کے سال متعے کی رخصت تین دن تک دئے بعد اس سے نہی کئے سو اس حدیث میں تصریح نہیں کہ
اوطاس کے جنگ کے روز یہہ حکم ہوا حکم اُس جنگ کے قبل یا بعد ہونیکو شامل ہی فتح مکہ رمضان میں ہجرت کے آٹھویں سال
ہوا اُسی سال کے شوال میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم حنین کا جنگ کئے کفار ہزیمت پاکے متفرق ہوئے انکی ایک جماعت اوطاس کی
طرف جو ہوازن کے ملک میں ایک مقام کا نام ہی بھاگی نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکی تعاقب کرنے ابو عامر اشعری کے ساتھ فوج کی

فوج کی ایک ٹکڑی نیچے روانہ کئے پھر ابو عامر جاکے انکو ہزیمت دے الغرض فتح مکے کے سال کو عام اوطاس کہنا صحیح ہے انہوں سال فتح مکے کے سال اوطاس کہنیکا وجہ بعد ہم بیان کرینگے تبوک کا ذکر جابر اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں آیا ہے جنکو ہم اوپر ذکر کئے لیکن ان حدیثوں کے سند ضعیف ہیں باین اسمین ذکر ہے کہ متعہ اسی وقت حرام ہوا بلکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں کو دیکھ کے غصہ ہونا دلالت کرتا ہی کہ اسکے قبل اسکی حرمت ہو چکی تھی لیکن جنکو اسکا علم نہیں تھا وہ متعہ کئے تھے خیبر کی روایت علی رضی اللہ عنہ سے صحیحین وغیرہ میں ثابت ہی لیکن بعضے روایتوں میں آیا ہی نہی عن متعۃ النساء یوم خیبر وعن لحوم الحمر الاہلیۃ یعنے منع کئے عورتوں کے متعے سے خیبر کے دن اور شہری گدھوں کے گوشت سے اور بعضے روایتوں میں آیا ہی نہی عن نکاح المتعۃ وعن لحوم الحمر الاہلیۃ زمن خیبر یعنے منع کئے نکاح متعے سے اور شہری گدھوں کے گوشت سے خیبر کے زمانے میں پہلی روایت سے متعے کی نہی خیبر میں ہونا صریح ہے دوسری روایت میں اسبات کی تصریح نہیں کیا واسطے زمن خیبر کی تعلق مجموع دونوں چیزوں سے بھی ہوتی ہے اور فقط لحوم الحمر الاہلیۃ سے بھی ہوتی ہے اس روایت پر نکاح متعے کی نہی کا زمانہ حدیث میں مذکور نہیں سفیان بن عیینہ اور حمیدی وغیرہ متقدمین اور متاخرین کی ایک جماعت اسی روایت کو ترجیح دئے ہیں اور کہتے ہیں خیبر میں شہری گدھوں کے گوشت کی حرمت ہوئی متعے کی نہی اسمیں نہیں ہوئی بلکہ دوسرے وقت یعنے فتح مکے میں ہوئی آپ دو مقام باقی رہے ایک فتح مکہ دوسرا حجۃ الوداع یہہ اختلاف راوی کا ہی سبرہ بن معبد کا فرزند ربیع جو اس حدیث کا راوی ہے اس سے اکثر لوگ فتح مکہ کرکے روایت کئے ہیں اور بعضے حجۃ الوداع کرکے روایت کئے ہیں فتح مکہ کی روایت ہی راجح ہے کیا واسطے وطن چھوڑے بہت دن ہوئے تھے اور عورتوں کی حاجت اسی میں تھی بخلاف حجۃ الوداع کے کہ یہاں لوگوں کے ساتھ انکے عورت لونڈیاں تھیں اور خرچ کی تنگی بھی نہیں تھی اور عورتوں سے بچھڑے کے دن زاید نہیں ہوئے تھے کیا واسطے ذی القعدہ کے پانچ دن باقی تھے تب مدینے سے نکلے ذو الحلیفہ میں آکے احرام باندھے بعد ذی الحجہ کی چوتھی کو مکے میں داخل ہوئے طواف الوداع وغیرہ مناسک سے فراغت پائے بعد بعضوں نے احرام ہی میں رہے اور بعضوں کے ساتھ ہدی نہیں تھی انکو عمرے کے اعمال ادا کرکے حلال ہونیکا حکم کئے یہہ حلال ہو جانا ان پر شاق ہوا غرض پھر یوم الترویہ یعنے ذی الحجہ کی آٹھویں کو حج کا احرام باندھکے منی کو نکلے اس سے معلوم ہوا حجۃ الوداع میں متعے کی نہی ہوئی بلکہ اسکے قبل فتح مکے میں ہوئی حدیثوں میں جو لوگ جمع کرنے ہیں وے کہتے ہیں متعہ مطلق مباح نہیں تھا بلکہ سفر کی حالت میں حاجت کے واسطے مباح ہوا تھا امام شافعی اور بخاری اور مسلم

اور مسلم وغیرہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہیں کہتے ہیں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ کو جاتے ہمارے ساتھ عورتیں نہیں تھیں ہم اپنے تئیں خصی کرنا چاہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُس سے ہمکو منع کئے پھر عورت کو کپڑا دیکے چند روز تک اُسکو نکاح کرنیکا اذن دئے ابن عبد البر نے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم متعہ کی رخصت نہیں دئے مگر مجردی کی لوگوں پر شدت ہونے سے بعد اُسکے نہی کئے ان حدیثوں سے معلوم ہوا رخصت ہوئی تھی مگر حاجت واسطے حاجت جب دفع ہوئی تو اُس سے نہی کئے اجازت کے بعد پہلے بار خیبر مین اُس سے نہی کئے بعد فتح مکہ مین اذن دئے تین روز کے بعد نہی کئے اور فرمائے قیامت تک اُسکی حرمت باقی ہے اُسکی اباحت مکرر ہونے سے کچھ قباحت نہیں کیا واسطے اُسکی اباحت ضرورت واسطے ہوا کرتی تھی ضرورت دفع ہوئی تو اُس سے نہی کرتے تھے خیبر کے سفر مین چندان مشقت نہیں تھی اُسکے فتح سے سابق کی تنگی بھی دفع ہوئی اُس لئے اِس سے نہی کئے بعد فتح مکے مین اجازت دیکے تین روز کے بعد اُسکی حرمت کو موبد کر دئے فتح مکے مین اُسکے اباحت کا اذن جو ہوا تھا شاید علی رضی اللہ عنہ کو اُس سے اطلاع نہیں تھی کیا واسطے یہہ اباحت فقط تین روز تک تھی بعد نہی ہوئی اِس لئے خیبر مین جو نہی ہوئی تھی اُسیکو ذکر کئے یا اطلاع تھی لیکن اُسکے بعد معاً حرمت کا حکم جو ہوا اس لئے اِس اباحت کو اعتبار نہ کر کے خیبر کی نہی کو ذکر کئے کیا واسطے اُسمین دو چیز سے نہی ہوئی تھی متعہ اور گوشت خر ابن عباس رضی اللہ عنہما ان دونوں کی اباحت کے قائل تھے اِس لئے انکے رد مین فرمائے کہ خیبر کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں سے نہی کئے ہیں اوطاس کے سال متعہ سے نہی کئے کر کے حدیث مین جو آیا ہے فتح مکے مین نہی کرنیکو منافی نہیں کیا واسطے فتح مکہ اور اوطاس کا جنگ ایک ہی سال مین ہوا ہے فتح مکے کے سال نہی ہوئی کہنا یا اوطاس کے سال نہی ہوئی کہنا دونوں مین کچھ فرق نہیں ہاں اوطاس مین مباح ہوکے بعد حرام ہوا کہتا تو یہہ بات صحیح نہ ہوتی لیکن سال فتح کو سال اوطاس سے تعبیر کرنیکو کچھ وجہ ہونا ضرور ہے شاید سلمہ بن الاکوع اوطاس کو گئے بعد اُسکی نہی کی خبر انکو ہوئی اِس لئے عام اوطاس کہے یا اِس سال کے فتحون مین یہہ اخیر فتح تھا اِس لئے اُسکو ذکر کئے تبوک مین نہی کئے سو روایت بھی اُسکو منافی نہیں کیا واسطے وہان فقط نہی کئے اور غصے مین آئے شاید نہی کی اطلاع بعضوں کو نہیں تھی اِس لئے وے متعہ کرنا چاہتے تھے انکو غصے سے منع کئے حجۃ الوداع کی روایت جو آئی ہے راوی کا اختلاف ہے اُسمین کونسی روایت راجح ہے ہم اوپر ذکر کئے حج الوداع مین لوگوں کا بہت مجمع تھا سب کو اطلاع ہونا کر کے اُسکی

اسکا فقط نفی کر کے ہو جیسے دوسرے بہت سے احکام اس فن بیان کئے متعہ کرنے والے کے حکم مین فقہا کو اختلاف ہی شافعیہ اور مالکیہ اور حنابلہ سے بعضے کہتے ہین اس مین زنا کا حد جاری کرینگے محصن ہو تو اسکو رجم کرینگے محصن نہو تو سو جلد مار کے ایک برس تک شہر بدر کرینگے عمر رضی اللہ عنہ کے خطبے سے بھی ایسا ہی معلوم ہوتا ہی ابو حنیفہ کے پاس اسمین حد نہین فقط تعزیر ہی ائمہ ثلاثہ کے پاس اصح قول بھی یہی ہی کہ اسمین حد نہین کیا واسطے صحابہ کے اجماع مین ابن عباس رضی اللہ عنہما جو شریک تھے انھون نے اسکی اباحت کا فتویٰ دئے اس شبہے سے حد دفع ہوا واللہ اعلم وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا تَرَاضَيْتُم بِهِ مِنْ بَعْدِ الْفَرِيضَةِ اور گناہ نہین تمکو اسمین جو ٹھہرا لو تم دونون آپسکی رضا سے مقرر ہونے پیچھے یعنے مہر ٹھہر چکے بعد عورت رضامند ہوکے پورا مہر یا تھوڑا مہر بخش دی یا مرد پورا مہر دئے بعد پیش از دخول کے طلاق دیا اور پورا مہر اسکو چھوڑ دیا اپسکی رضامندی سے مہر کے درعوض کچھ بڑی قیمت یا کم قیمت کی چیز دیا تو کچھ مضائقہ نہین جو لوگ پہلے جملے کو متعے پر حمل کرتے ہین وے اس جملے کی تفسیر مین یون کہتے ہین کہ وے دونون کچھ پیسا دینکے ایک معین مدت تک رہنے کا عقد کرے پھر وہ مدت تمام ہوئی بعد انکو اختیار ہی چاہے تو اور چند روز رہے چاہے تو فراق کرے إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا ۝ مقرر اللہ ہی خبردار حکمت والا یعنے تمکو اللہ تعالیٰ جن عورتون کی وطی حرام اور جنکی وطی حلال کیا سب کو جانتا ہی اس سے کوئی چیز پوشیدہ نہین حکیم ہی اپنی حکمت کے مطابق تمکو امر اور نہی کرتا ہی اسکے احکام کو قبول کرنا تمکو ضرور ہی وَمَن لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنكُمْ طَوْلًا أَن يَنكِحَ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ فَمِن مَّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُم مِّن فَتَيَاتِكُمُ الْمُؤْمِنَاتِ اور جو کوئی نہ رکھتا ہو مقدور تم مین کہ نکاح مین لاوے بی بیان مسلمان تو جو ہاتھ کا مال ہی اپس کی تمہارے مسلمان لونڈیان سے یعنے جس شخص کو مسلمان بی بی کے تئین نکاح کرنیکی قدرت نہین ہی تو اپنے مسلمان بھائی کی مسلمان باندی کو نکاح کرے طول طا کی فتح سے لغت مین فضل اور زیادتی کی معنی سے ہی غنی کو بھی طول کہے کیا واسطے آدمی غنی ہو تو اپنے مرادین حاصل کرتا ہی جنکو فقر کی حالت مین حاصل نہین کر سکتا یہان طول بی بی عورت کو نکاح کئے تو اسکو مہر اور کھانا کپڑا دینیکا مقدور رہنی مراد ہی محصنات سے حرہ مراد ہی یعنے بی بی عورت کہ کسیکی باندی نہو فمن ما ملکت مین من تبعیض کے واسطے اور اسکا تعلق محذوف سے ہی تقدیر یون ہی فلینزوج مما ملکت ایمانکم یعنے نکاح کرے کسی کو تمہارے باندیون سے ایمانکم مین ضمیر مخاطب کی جو ہی اس سے لوگ مراد ہین ناکح مراد نہین کیا واسطے اپنی لونڈی سے بن نکاح کے وطی حلال ہے اسکو نکاح کرنا جائز نہین نکاح جائز نہوگا مگر غیر کی لونڈی سے وہ غیر مسلمان

ہونا ضرور نہیں بلکہ کافر ہو تو بھی اُسکی لونڈی کو نکاح کرنا جائز ہے فتیات جمع فتاۃ کی ہے وہ فتی کا مونث ہے اسکی اصل معنی
لغت میں جوان لیکن اسکو باندی غلام میں استعمال کئے باندی کو فتاۃ کہے اور غلام فتی کہے اگرچہ جوان نہ رہے اس آیت سے
یہہ معلوم ہوا ہے یعنے کوئی صاحب غیر کی باندی کو نکاح کرنا جائز نہیں مگر دو شرط سے پہلی شرط اُس شخص کو بی بی عورت کو
نکاح کرنیکی مقدور نہ ہو مادستور یہہ ہے بی بی کو نکاح کرے تو مہر بہت دینا پڑتا ہے اور اُسکے کھانی کھلائی کے اخراجات
بہت لگتے ہیں جس شخص سے اسکے اخراجات کی عہدہ برائی ہو نہیں سکتی وہ شخص باندی کو نکاح کرے تا مہر کم لگے اور کھانے
کپڑے کا خرچ زیادہ نہ پڑے دوسری شرط نکاح نہ کرنے سے زنا ہونیکا اندیشہ رہنا اس شرط کو اللہ تعالی آیندہ ذکر
کرتا ہے جابر اور ابن عباس اور سعید بن جبیر اور طاؤس اور مسروق اور مکحول اور عمرو بن دینار وغیرہ کا یہی قول ہے شافعی اور مالک
اور احمد کا مذہب بھی یہی ہے علی اور حسن بصری اور سعید بن المسیب انکے سوائے ایک جماعت کہتی ہے جس شخص کے نکاح میں حرہ نہ ہو تو اسکو
باندی کا نکاح جائز ہے خواہ حرہ کو نکاح کرنیکی قدرت ہو یا نہ ہو ابو حنیفہ کا مذہب یہی ہے ان لوگ نکاح کی معنی وطی لیتے ہیں یعنے
جو شخص حرہ کو وطی کرنیکی قدرت نہیں رکھتا ہے باندی کو نکاح کرے باندیوں کو بن ضرورت کے نکاح کرنے سے اللہ تعالی منع کرنیکی
چند وجہ ہیں پہلا وجہ یہہ ہے بچہ حریت اور رق میں اپنی ماں کا تابع ہوتا ہے والدہ حرہ رہی تو بچہ بھی حر ہوتا ہے اگر رقیق ہو تو
بچہ بھی رقیق ہوتا ہے حر شخص کا بچہ غیر کا رقیق ہونے میں اُس شخص کو خفت اور نقصان ہے دوسرا وجہ باندی پر اپنے صاحب کی خدمت کرنا
اور اُسکے حقوق ادا کرنا شوہر کے حق پر مقدم ہے اگر شوہر کو اس سے ضروری کام کوئی درپیش ہووے اور صاحب اُسکو اپنی خدمت سے
نہ چھوڑے تو شوہر کا کچھ نہیں چل سکتا تیسرا وجہ مہر صاحب کا ملک ہوتا ہے شوہر کو معاف کرنا چاہے تو اُسکو اختیار نہیں اور شوہر
اُسکو اپنی خوشی سے کچھ دیوے تو صاحب کا ہو جاتا ہے چوتھا وجہ صاحب چاہا تو اس باندی کو دوسرے کے پاس بیچ سکتا ہے جب
بیچ دیا تو دوسرا صاحب اُس باندی کو اور اُسکے بچے کو لیکے کسی دوسرے شہر کو نکل جاوے تو جورو بھی ہاتھ سے گئی اور بچے بھی
بچھڑا اس میں نہایت ضرر ہے اور جنکے پاس باندی کو بیچنے سے طلاق ہو جاتا ہے اگرچہ شوہر کی مرضی اُسکو طلاق دینے کی نہ
رہے ان کے قول پر تو شوہر کی بہت ہی سبکی ہوئی پانچواں وجہ باندی صاحب کے پاس اکثر رہا کرتی ہے اپنے کام کے واسطے
بازار کو لوگوں کے گھروں کو بھیجا کرتا ہے اجنبی مردوں میں پھرتی رہتی ہے تو اندیشہ ہے کہ کسی سے لگاوٹ ہو جاوے یا صاحب ہی
اُس سے وطی کر بیٹھے تو شوہر کا نہایت ضرر ہوا ان اندیشوں پر نظر کر کے اللہ تعالی باندیوں کے نکاح سے منع کی مگر حاجت کے
وقت اُسکی رخصت دیا معلوم کیجئے اللہ تعالی محصنات کو مومنات سے قید جو لگایا اُس سے معلوم ہوتا ہے حرہ مسلمہ کے نکاح کی مقدور جسکو

جسکو نہ رہے اور حرہ کتابیہ کے نکاح کی مقدور رہی تو اُسکو باندی نکاح کرنا جایز ہی شافعی بعضے فقہا کا یہی
قول ہی لیکن ابو حنیفہ اور اکثر فقہا اور شافعیہ کا اصح قول یہہ ہی کہ یہان بھی باندی کو نکاح کرنا جائز نہین
ایمان کا قید جو ہی استحباب کے واسطے ہی کیا واسطے حرہ خواہ مسلمان ہو یا کتابیہ دونون کے واسطے خرچ برابر ہی
تو معلوم ہوا قید استحباب کے واسطے ہی اور نتیا ت کو مومنات کا قید جو لگایا اُس سے معلوم ہوتا ہی باندی مسلمان
ہو تو اُسکو نکاح کرنا جائز ہی کتابیہ باندی کو نکاح کرنا صحیح نہین خواہ شوہر حر ہو یا غلام شافعی اور مالک
کا یہی قول ہی کیا واسطے مسلمان باندی مین رقیت کے سبب سے ایک ہی نقصان ہی بخلاف کتابیہ کے اُس مین
دو قسم کا نقصان ہی ایک کفر دوسرا رق اِس لئے کتابیہ باندی کو نکاح کرنا صحیح نہ ہوا ابو حنیفہ کہتے ہین کتابیہ
باندی کو بھی نکاح کرنا جائز ہی مؤمنات سے اُسکو قید جو کیا ہی وہ بھی ندب کے واسطے ہی جیسا محصنات مین تھا۔
وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِكُمْ اور اللہ خوب جانتا ہی تمہارا ایمان یعنے ظاہر حال سے مومن یا غیر مومن جو معلوم ہوتا ہی اُسکو
تم اعتبار کرو باطن مین وہ مومن ہی یا نہین سو اللہ جانتا ہی باطن پر مطلع ہو کے عمل کرنیکی تکلیف تمکو نہین دیا
بَعْضُكُمْ مِّنْ بَعْضٍ بعضے تمہارے بعض سے ہین یعنے تم سب آپسمین ایک ہو کیا واسطے تم سب ایک ہی آدم سے
پیدا ہوئے ہو ضرورت کے وقت باندی نکاح کرنے سے ننگ سمجھو یہہ کہنے کا وجہ یہہ ہی عرب اپنے نسب سے
فخر کرتے تھے باندی کے بچے کو ہجین یعنے دوغلا کہتے تھے انکو اللہ تعالی معلوم کروایا کہ نسب سے تم جو فخر کرتے
ہو لایق فخر کے نہین کیا واسطے سب کے نسب کا سلسلہ آدم ہی کو پہنچتا ہی یا معنی یون ہی تم سب کا دین ایک ہی
ہی ایمان لانے مین تم سب برابر ہین ایمان سے بڑھکے کوئی فضیلت نہین جب اِس بڑی فضیلت مین
سب برابر ہوئے تو دوسرے فضیلتین جو اُس سے کم ہین اُنکی طرف التفات نکرنا فَانْكِحُوْهُنَّ بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ پھر انکو
یعنے لونڈیون کو نکاح کرلو اُنکے لوگون کے حکم سے اِس حکم مین سبکا اتفاق ہی کہتے ہین ایک کی باندی کو
اُسکے صاحب کے بے اِذن نکاح کرنا باطل ہی کیا واسطے اللہ تعالی باندی کے نکاح کے جواز کو اُسکے صاحب
کا اِذن شرط والا صاحب اِذن نہ دیوے تو نکاح درست نہین اِسمین حکمت یہہ ہی باندی صاحب کی
ملک ہی نکاح کے بعد صاحب کے بہت سے منفعتین جو اُس باندی سے تھے معطل ہو جاتے ہین اِس لئے
اُسکے نکاح کو صاحب کا اِذن شرط ہوا وَّاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ اور دو انکو اُنکی اُجرت موافق

دستور کے اجور جمع اجر کی ہی اُس سے مہر مراد یعنے انکا مہر دینے مین حیلے حوالے مت کرو یا دینے باندیون کا مہر دینیکا جو دستور ہی اُس موافق دو معلوم کیجئے مہر جو دینا ہی وہ مہر صاحب کا ملک ہی اُسکو باندیون کی طرف نسبت کیا اِس واسطے کہ وہ اُنکے بضع کی منفعت کی اُجرت ہی مُحْصَنٰتٍ غَيْرَ مُسٰفِحٰتٍ وَّلَا مُتَّخِذٰتِ اَخْدَانٍ ستر والیان نہ مستی نکالیان اور نہ پکڑتیان دھگڑ محصنات حال پڑا ہی فانکحوہن کی مفعول کی ضمیر کا غیر مسافحات اسی ضمیر کا دوسرا حال ہی یعنے اُنکو نکاح کرو جس حال مین کہ وے ستر والیان ہون نہ زنا کرتیان اُسکے ظاہر لفظ سے معلوم ہوتا ہی چھنال باندی کو نکاح نہ کرنا فقہا کہتے ہین یہہ شرط استحباب و اسطے ہی زانیہ کو نکاح کرنا جائز ہی اگرچہ باندی ہو لیکن ایسون کو نکاح نہ کرنا مستحب ہے اخدان جمع خدن کی ہی خاء معجمہ کے کسرہ اور دال مہملہ کی سکون سے یار اور دوست کو کہتے ہین اُسکو عورت طرف اضافت کرکے عورت کا خدن جب کہے تو اُس یار کو کہے کہ جسکے ساتھہ مخفی زنا کرے حسن بصری کہا ہی مسافحات وے عورتین ہین جو شخص کوئی اُسکے پاس جانے ہین اور اُس سے زنا کرتے ہین ذات اخدان وہ جو ایک ہی یار سے لگتے ہین دوسرے کے پاس نہین جاتے جاہلیت مین عرب مسافے کو حرام جانتے تھے خدن سے لگنا جائز سمجھتے تھے اور اُسکو زنا نہین کہتے تھے اُن کے پاس یہہ فرق معتبر تھا اس لئے اللہ تعالی دونون قسم کو ذکر کیا اور دونون کی حرمت کا نسخ کیا۔

فَاِذَآ اُحْصِنَّ فَاِنْ اَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنٰتِ مِنَ الْعَذَابِ پھر جب قید مین آچکین سو اگر کرین بے حیائی کا کام یعنے زنا کرین تو اُنپر ہی آدھی وہ مار جو بیبیون پر مقرر ہی احصن کو حمزہ اور کسائی اور خلف اور ابوبکر ہمزے کی اور صاد مہملہ کی فتح سے باب افعال کے ماضی معروف کے صیغے سے پڑھتے ہین اُسکی معنی یون ہوگی جب وے اپنی فروج کی محافظت کرین باقی قرا ہمزے کے ضم اور صاد کے کسرہ سے ماضی مجہول کے صیغے سے پڑھتے ہین اب اُسکی معنی یون ہوگی جب وے نکاح مین آچکین محصنات سے اِس جگہہ کنواری بیبیان مراد ہین یعنے کنواری حرہ زنا کری تو اُسکو سو جلد مارتے ہین اور شافعیہ کے پاس ایک برس تک شہر بدر بھی کرتے ہین سو باندی نکاح مین آئی بعد زنا کری تو اُسکو کنواری بی بی کا آدھا حد یعنے پچاس جلد کے مار نا اور چھے مہینے شہر بدر کرنا محصنات سے کنواری حرہ مراد لئے گیا واسطے نکاح والی حرہ کا حد رجم ہی اگر وہ مراد ہو تو لازم آتا ہی باندی کو آدھا رجم کرنا یہہ تو باطل ہی کیا واسطے رجم تنصیف قبول نہیں کرتا اِس سے معلوم ہوا محصنات سے

سے کنواری حرہ مراد ہی معلوم کیجئے باندی محصنہ ہو یا نہو اُس سے زنا صادر ہو تو اُسکو پچاس جلدین ہین آیت مین
اُسکے حد کو احصان پر معلق کیا سو احصان کو اُسکے حد مارنے کے شرط واسطے نہین ذکر کیا کہ نکاح سے حد مغلظ ہوتا
ہی لیکن باندی محصنہ یعنے مزوجہ ہو تو بھی نکاح کے سبب سے اسکا حد مغلظ نہین ہوتا جیسے حرہ مین مغلظ ہوتا ہی جب
نکاح کے بعد حد مغلظ نہو تو پیش از نکاح کے بطریق اولی مغلظ نہ ہوگا معلوم کیجئے یہہ جملہ اوپر اور نیچے کے
حکم کے درمیان معترضہ واقع ہوا ہی غیر مسافحات ولا متخذات اخدان کے مناسبت واسطے اُسکا حکم ذکر فرمایا۔
ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ الْعَنَتَ مِنْكُمْ ؕ یہہ یعنے بندیون کو نکاح کرنا اُسکو ہی جو تم مین ڈرے تکلیف مین پڑنے سے
ذٰلک کا اشارہ باندیون کے نکاح کی طرف ہے یعنے بیبیون کے نکاح کی مقدور نہ رکھنے والا مومن باندی کو نکاح
کرنا جو کہے اس وقت ہی اُسکو نکاح نہ کرنے سے اندیشہ عنت کا رہے عنت کی معنی لغت مین محنت اور مشقت یہان
اُس سے زنا مراد ہی یعنے جو شخص شدت شہوت سے زنا مین پڑنے کا اندیشہ ہی تو وہ شخص لونڈی کو نکاح کرے زنا کو
عنت بولا کیا واسطے وہ سبب مشقت کا ہوا کہ جسپر دنیوی یا اُخروی سزا مترتب ہوتی ہی وَاَنْ تَصْبِرُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ ؕ اور
صبر کرنا تمکو بہتر ہی باندی کو نکاح کرنا مباح ہونیکے تین شرط بولا ایک تو حرہ کو نکاح کرنے کی مقدور نہ ہونا دوسری
شرط باندی مومن رہنا تیسری شرط نکاح نہ کرنے سے زنا کا اندیشہ ہونا ان شروط کی رعایت کے بعد بھی
باندی کو نکاح نہ کرکے صبر کرے تو بہتر ہی تا بچہ جو ہوتا ہی غلام نہو وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۞ اور اللہ بخشنے والا
مہربان ہی یہہ جملہ گویا اوپر کے کلام کی تاکید واسطے ہی یعنے یہہ نکاح نہ کرنا بہتر تھا لایق تھا کہ اس سے منع کرے
لیکن اللہ تعالیٰ تم پر رحم کیا جو اُسکو تم پر مباح کیا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ وَيَهْدِيَكُمْ سُنَنَ الَّذِيْنَ ع ۴
مِنْ قَبْلِكُمْ وَيَتُوْبَ عَلَيْكُمْ ؕ اللہ چاہتا ہی کہ بیان کرے تمھارے واسطے اور چلاوے تمکو اگلون کی راہ
اور متوجہ ہووے تم پر یعنے تمھارے گناہ بخشے یا بتاوے تمکو وہ جو تمکو گناہون سے منع کرتا ہی یا تم
اُسکی گناہ پر جو تھے اُس سے اپنی طاعت طرف پھیرے یہہ علاحدہ جملہ ہی احکام اوپر جو گذرے اُنکو بجالانے
واسطے اسکو کہا یعنے جس چیز مین تمھارے دین کی طریق اور تمھارے کامون کی مصلحت ہی اللہ اُسکو تمھارے لئے
بیان کرتا ہی تحلیل وتحریم مین اگلے پیغمبرون کی جو راہ تھی اللہ تعالیٰ تمکو وہ راہ بتاتا ہی اگلے پیغمبرون کی راہ بتاتا ہی جو بولا
اُس سے بعضے مفسرین کہتے ہین نکاح جن عورتون کا ہم پر حرام کیا اور جن کا نکاح ہمکو حلال کیا اگلے پیغمبرون کے وقت بھی

ایسا ہی حکم تھا بعضے کہتے ہین ایت سے یہہ مراد نہین بلکہ یہہ مراد ہی اگلے انبیا کو مصلحت کے امور جیسا بتلایا تمکو بھی
ویسا ہی بتلاتا ہی شریعتین اور تکالیف مین اگرچہ تمھارے اور انکے درمیان اختلاف ہی لیکن مصلحت کی راہ کے
دیکھنے سب مین اتفاق ہی اَیتوب علیکم سے مراد یہہ ہی کہ حل و حرمت بتانیکے آگے تم سے یہہ افعال جو صادر
ہوئیں تھین انسے اللہ تعالی درگذرتا ہی تم معصیت پر جو تھے اسسے اپنی طاعت کی طرف پھیرتا ہی
یا مراد یہہ ہی احکام جو گذرے ان مین تم سے قصور ہو جاوے اور تم توبہ کرے تو اللہ تعالی تمھاری توبہ کو قبول
کرتا ہی وَاللّٰہُ عَلِیْمٌ حَکِیْمٌ ۔ اور اللہ جانتا ہی حکمت والا یعنے تمھارے سب احوال اور دین و دنیا کے
مصلحتین تمام اللہ تعالی جانتا ہی اور تمھارے ساتھ جو معاملہ کرتا ہی اور انکے بجالانیکا امر جو کرتا ہی اپنی حکمت کے
روسے کرتا ہی وَاللّٰہُ یُرِیْدُ اَنْ یَّتُوْبَ عَلَیْکُمْ وَیُرِیْدُ الَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الشَّھَوٰتِ اَنْ تَمِیْلُوْا
مَیْلًا عَظِیْمًا ۔ اللہ چاہتا ہی کہ تم پر متوجہ ہووے اور جو لوگ لگے ہین اپنے مزون کے پیچھے وے چاہتے ہین
تم مڑ جاؤ بہت دور پہلے جملے مین بھی یتوب علیکم کو ذکر کیا ہے لوگ جو اپنے شہوتون کے پیچھے لگے ہین انسے یہود و
نصارٰی مراد ہین بعضے کہتے ہین فقط یہود مراد ہین وے کہتے ہین مینند بہن کی بیٹی کو نکاح کرنا جائز ہی بعضے
کہتے ہین مجوس مراد ہین وے بہنون کو اور بھتیجون کو اور بھنجیان کو نکاح کرنا جائز ہی کر کے کہتے تھے جب اللہ تعالی
انکی حرمت نازل کیا مسلمانون کو کہنے لگے خالہ اور پھپھی تم پر حرام ہین سو انکے بیٹیون کو نکاح کرنا حلال کہتے ہو بھائی
کی اور بہن کی بیٹی بھی حلال ہونا تد اللہ تعالے اس آیت کو نازل کیا بعضے کہتے ہین اسسے زانی لوگ مراد ہین وے
چاہتے ہین آپ جیسے گناہ مین پھنسے ہین تم بھی ویسے ہی پھنسے رہنا یُرِیْدُ اللّٰہُ اَنْ یُّخَفِّفَ عَنْکُمْ اللہ
چاہتا ہی کہ تم سے بوجھ ہلکا کرے یعنے شرع کے احکام تم پر سہل ہووے یہہ حکم جتنے شرعی احکام ہین سب مین عام ہے کہ
جن احکام کو اللہ تعالی اپنے فضل و احسان سے ہم پر آسان کیا اور بنی اسرائیل پر جیسی سختی ڈالا تھا ہم پر نہین ڈالا
بعضے کہتے ہین تخفیف سے باندیونکو ضرورت کے وقت نکاح کرنی مراد ہی وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِیْفًا ۔ بنے گیا
انسان کم زور انسان شہوتون سے اپنے کو تھام نہین سکتا اور طاعتون کی مشقت کو اٹھا نہین سکتا یا عورتون
سے اپنے کو روک نہین سکتا عورت کو دیکھتے ہی اسکی عقل جاتی رہتی ہی اور اسسے صبر نہین ہوتا یا انسان
کی خلقت ہی ضعیف ہے ابن ابی الدنیا اپنی کتاب التوبہ مین اور ابن جریر اور بیہقی شعب الایمان مین صالح مری کی طریق سے روایت کیے

روایت کیے ہیں وہ قتادہ سے وہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ سورۃ النساء میں آٹھ آیتیں اتریں وے آیتیں اس امت کے لئے جس پر آفتاب طلوع اور غروب کرتا ہے بہتر ہیں یعنے تمام دنیا ملنے سے انکو وے آیتیں بہتر ہیں پہلی آیت یرید اللہ لیبین لکم ویہدیکم سنن الذین من قبلکم ویتوب علیکم واللہ علیم حکیم ہے دوسری آیت واللہ یرید ان یتوب علیکم ویرید الذین یتبعون الشہوات ان تمیلوا میلا عظیما تیسری آیت یرید اللہ ان یخفف عنکم وخلق الانسان ضعیفا چوتھی آیت ان تجتنبوا کبائر ما تنہون عنہ نکفر عنکم سیاٰتکم وندخلکم مدخلا کریما پانچویں آیت ان اللہ لا یظلم مثقال ذرۃ الآیہ چھٹویں آیت ومن یعمل سوءا او یظلم نفسہ ثم یستغفر اللہ الآیہ ساتویں آیت ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذلک الآیہ آٹھویں آیت والذین آمنوا باللہ ورسلہ ولم یفرقوا بین احد منہم اولئک سوف نؤتیہم اجورہم الآیہ حافظ عسقلانی کہا صالح مری ضعیف ہے اور قتادہ کی روایت ابن عباس سے منقطع ہے یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْکُلُوْٓا اَمْوَالَکُمْ بَیْنَکُمْ بِالْبَاطِلِ اے ایمان والو نہ کھاؤ مال ایک دوسرے کا آپس میں ناحق معلوم کیجئے اوپر کے آیتوں میں اپنی ذات میں نکاح سے جو تصرف کرتے ہیں ذکر کیا اب مالوں میں تصرف کرنے کو ذکر کیا یا اوپر عورتوں کو مال سے طلب کرو ذکر کرکے فرمایا اب مال پیدا کرنے کی راہ بتایا سو بولا غیر کے مال کو باطل سے نہ کھانا باطل سے حرام مراد ہے جو شرع میں جائز نہیں جیسے سود اور جوا اور غصب اور چوری اور خیانت اور جھوٹی شاہدی سے یا جھوٹی قسم سے کسی کا مال لینا اور اسکے مانند معلوم کیجئے غیر کے مال کو ناحق کھانا جیسے حرام ہے ویسا ہی دوسرے تصرفات بھی اسکے مال میں حرام ہیں لیکن مقصود اعظم مال کا کھانا ہے اسلئے کھانیکو ذکر کیا بعضوں نے کہا اس آیت سے غیر کے مال کو ناحق کھانا جیسا حرام ہوا ہے اپنے مال کو بھی ناحق کھانا حرام ہوا ہے جیسے شراب خواری اور رنڈی بازی وغیرہ میں مال خرچ کرنا حرام ہوا اور معاملات جو شرعاً فاسد ہیں ان معاملات سے مال حاصل کرنا بھی حرام ہوا اِلَّآ اَنْ تَکُوْنَ تِجَارَۃً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْکُمْ مگر یہ کہ سودا ہو آپس کی خوشی سے اوپر کے حکم سے اسکو خارج کیا یعنے غیر کا مال باطل سے کھانا حرام ہے لیکن تجارت میں نفع جو ملتا ہے اسکو کھانا حلال ہے بشرطیکہ بائع مشتری دونوں کی خوشی سے بیع واقع ہووے اور بیع میں شروط جو ہیں انکی رعایت کرے معلوم کیجئے ہبہ اور صدقہ اور وصیت سے مال جو ملتا ہے اسکا کھانا بھی جائز ہے لیکن مال کے اکثر تصرفات تجارت سے حاصل ہوتے ہیں اور رزق حاصل ہونیکا غالب سبب تجارت ہے اور اسکے کرنے میں کچھ ننگ نہیں اس لئے تجارت کو ذکر کیا بخلاف ہبہ سے یا صدقے وغیرہ سے مال لینے میں اکثر ننگ ہوتا ہے اس لئے انکو ذکر نہیں کیا ترمذی اور حاکم نے ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیے ہیں کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم فرماتا تاجر راست گو امانت دار انبیا اور صدیقین اور شہدا کے ساتھ رہیگا ترمذی نے اس حدیث
کی تحسین کی ہی ابن ماجہ اور حاکم اور بیہقی نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرمائے تاجر راست گو امانت دار قیامت میں شہدا کے ساتھ رہیگا اصبہانی نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت
کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے پاکیزہ کسب تجاروں کا کسب ہے وے تاجر کہ جب سخن کرے تو جھوٹھ
نہیں کہتے وعدہ کئے تو اسکا خلاف نہیں کرتے آپ خرید کرے تو اس چیز کی مذمت نہیں کرتے اور آپ بیچے
تو اسکی تعریف نہیں کرتے ان پر کسی کا حق ہو تو اسکو دینے واسطے حیلے نہیں کرتے انکا حق غیر پر ہو تو لینے واسطے
سختی نہیں کرتے اور حاکم نے رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے
تجار قیامت کے دن فجار یعنے فاسقوں میں اٹھینگے مگر جو ان میں اللہ سے ڈرے اور نیک کام کرے اور راست
کہے حاکم نے اس حدیث کی تصحیح کی ہی امام احمد اور حاکم نے عبد الرحمن بن شبل رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تجار وہی فجار ہیں یعنے فاسق ہیں صحابہ عرض کئے یا رسول اللہ کیا اللہ تعالی بیچنا حلال نہیں کیا
فرمائے البتہ درست کیا لیکن وے قسم کھاتے ہیں تو گناہ کرتے ہیں یعنے جھوٹھ کھاتے ہیں اور بات کرتے ہیں تو جھوٹھ کرتے
ہیں حاکم نے اس حدیث کی تصحیح کی ہی وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ مت مار ڈالو اپنے جانوں کو یعنے آپس میں خون نہ کرو یعنے
ایک دوسرے کا قتل نہ کرنا ایک دوسرے کو قتل نا کرنے کیتیں اپنے جانوں کو قتل نکرو فرمایا کیا واسطے تمام مسلمانا نکا دین ایک
ہی ہی سو تمام ملکے ایک جان ہو جب غیر کو قتل کیا تو اپنے کو قتل کیا صحیحین وغیرہ میں ابن عباس وغیرہ رضی اللہ عنہم سے
آیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع میں خطبہ پڑھے سو اس میں فرمائے لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِیْ كُفَّارًا یَضْرِبُ
بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ یعنے تم مت ہو جاو میرے بعد کافران مارتے ہیں تمھارے بعض گردنوں کو بعضوں کے کافران مت ہو یعنے کافران
آپس میں جیسے خون کرتے ہیں تم ویسا مت کرو یا اپنی کو آپ قتل کرنے کے نہی بھی آیت سے ثابت ہوئی خود اپنے
کو مار لینا بھی حرام ہی بخاری اور مسلم نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فرمائے جو شخص پہاڑ پر سے اپنے کو گرا کے مار ڈالا تو وہ دوزخ کی آتش میں گرایا جاویگا خالدًا مخلدًا فیہا ابدًا
یعنے ہمیشہ ہمیشہ لانہایت جو شخص زہر کھا کے اپنے کو مار ڈالا تو وہ زہر اسکے ہاتھ میں رہیگا جہنم میں اس زہر کے
گھونٹ پیتا رہیگا خالدًا مخلدًا فیہا ابدًا جو شخص اپنے کو لوہے سے مار لیکے مرگیا تو دوزخ میں وہ لوہا اسکے ہاتھ میں رہیگا

رہیگا اپنے شکم میں مار لیا رہیگا خالدا مخلدا فیہما ابدا معلوم کیجئے ان تینوں لفظ کے معنے ایک ہیں
تاکید واسطے لایا خلود اسکے حق میں جو آیا ہے یا تہدید واسطے ہے یا حلال جانکے مارنے والے پر محمول ہے
اس نہی کے بہت سے حدیث آئے ہیں اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا ۔ مقرر اللہ تم پر مہربان ہے یعنے اللہ اپنی
مہربانی سے جس میں مشقت ہے اس سے تمکو منع کیا بعضے کہتے ہیں اللہ تعالیٰ بنی اسرائیل کو توبہ واسطے اپنے
جانوں کو قتل کرنیکا حکم کیا تم محمدیوں پر رحم کرکے ایسے تکالیف اور سختیونکا امر نہیں کیا وَمَنْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ
عُدْوَانًا وَّظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيهِ نَارًا ۔ جو کوئی یہہ کام کرے اینٹ اور ستم سے تو ہم ڈالینگے اسکو آگ میں
ذلک کا اشارہ یا قتل کی طرف ہے یا لوگوں کا مال ناحق کھانا اور قتل کرنا دونوں کی طرف ہے یا سورت کی شروع سے یہاں
تک جن چیزوں سے نہی کیا ہے ان سب کی طرف اشارہ ہے عدوان اور ظلم کا قید جو کیا اسلئے کہ قتل کرنا کبھی حق پر ہوتا ہے جیسے
قصاص میں قتل کرتے ہیں اور مال لینا کبھی حق پر رہتا ہے جیسے دیت لیتے ہیں اسکو خارج کرنے واسطے اللہ تعالیٰ اس
وعید کو تعدی اور ظلم سے مقید کیا عدوان اور ظلم اگرچہ دونوں کی معنی قریب ہیں انکو مکرر لانے سے فائدہ یہہ ہے عدوان سے
ستم مراد ہے اور ظلم سے حق سے تجاوز کرنی اور جس چیز کا کرنا سزاوار نہیں اسکے کرنے میں افراط و زیادتی کرنا مراد
ہے بعضے کہتے ہیں عدوان سے غیر پر تعدی کرنا اور ظلم سے اپنی جان پر تعدی کرنا اور اپنے کو عذاب کا مستحق کرنا نصلی مضارع کا
صیغہ ہے اسکا مصدر صلا ہے اصلا کی معنی آتش میں بھوننا نصلیہ نارا سے غرض یہہ ہے ہم قیامت میں اسکو دوزخ میں
ڈالکے اسکی آتش سے جلاینگے وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيرًا ۔ اور یہہ اللہ پر آسان ہے معلوم کیجئے جتنے ممکنات ہیں
اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نسبت کرنے سب برابر ہیں ان میں سے اسکے پاس کوئی مشکل اور کوئی آسان نہیں یہاں آسان سے
کرکے جو اللہ تعالیٰ فرمایا بندوں کے عرف کی لحاظ سے فرمایا تہدید میں مبالغہ کرنے واسطے یہہ فرمایا کہ کوئی شخص اس سے
بھاگنے کی قدرت اور اسکے حکم سے سرکشی کرنیکی قدرت نہیں رکھتا اِنْ تَجْتَنِبُوا كَبَائِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ
نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُدْخَلًا كَرِيمًا ۔ اگر تم بچتے رہوگے بڑے چیزوں سے جو تم ان سے
منع کئے گئے ہو تو ہم نابود کر دینگے تمہارے تقصیریں اور داخل کرینگے تمکو عزت کے مقام میں تجتنبوا مضارع کا صیغہ ہے
اجتناب سے اسکی معنی کسی چیز سے دور ہونا کبائر جمع کبیرے کی ہے کبیرہ وہ گناہ جو بہت بڑی ہے نکفر مضارع کا صیغہ تکفیر سے
ہے اسکی معنی ستر کرنا ڈھانپ دینا یعنے ہم ان کے سیات کو یعنے صغایر کو ڈھانپ دینگے گویا ان کو نہیں کیا اس سے معلوم

ہو اگناہ صغایر کو حسنات محو کرتے ہین بخلاف کبایر کے انکو محو نہین کرتا مگر توبہ مدخل کریم سے بہشت مراد ہی یعنے تم کبایر
گناہون سے پرہیز کرو گے اور طاعتون کو بجا لاؤ گے تو تمکو ایسی جگہہ مین رکھینگے کہ تمکو وہان عزت ہو مدخلا مین دو
قرارت ہین نافع اور ابو جعفر میم کی فتح سے پڑہتے ہین باقی کے قرا میم کی ضم سے پڑہتے ہین دونون قراءتون پر یا وہ ظرف مکان کا صیغہ ہے اسکی معنی
داخل ہونیکی جگہہ ہم اوپر ترجمہ کئے سو اسی معنی پر ہی یا مصدر میمی ہے لیکن فتح کی حالت مین ثلاثی مجرد کا مصدر ہوگا دخول کی
معنی سے اور ضم کی حالت مین ثلاثی مزید فیہ کا مصدر ہوگا ادخال کی معنی سے ثلاثی مجرد کا مصدر لیوے تو کلام کی تقدیر یون
ہوگی ندخلکم الجنۃ فتدخلون مدخلا کریما یعنے داخل کرینگے ہم تمکو جنت مین پھر تم بہشت مین جاؤ گے عزت کا جانا ثلاثی
مزید فیہ کا مصدر لیوے تو مدخول فیہ محذوف ہوگا اسکی تقدیر یون ہوگی و ندخلکم الجنۃ مدخلا کریما یعنے داخل کرینگے
ہم تمکو جنت مین داخل کرنا عزت کا معلوم کیجئے اس آیت مین اللہ تعالی اشارہ کیا کہ گناہ دو طور کی ہی کبیرہ اور
صغیرہ علما کو اسمین دو قول مین ایک جماعت کہتی ہی جتنے گناہ ہین سب کبیرہ ہین گناہ صغیرہ نہین ہوتی لیکن بعضے
گناہ کو صغیرہ جو کہتے ہین اس سے جو بڑے گناہ ہی اسکے نظر کرنے ہی یہی قول استاد ابو اسحق اسفراینی اور قاضی ابو بکر
الباقلانی اور امام الحرمین اور ابن القشیری اور سبکی وغیرہ کا ہی اسی کو تائید کرتی ہی وہ جو عبد بن حمید اور ابن جریر
اور ابن المنذر اور طبرانی اور بیہقی نے شعب الایمان مین متعدد طریقون سے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت
کئے ہین کہے جس چیز سے اللہ تعالی نہی کیا ہی وہ کبیرہ ہی سکل علما کہتے ہین گناہ دو قسم پر ہین بعضے کبیرہ ہین
بعضے صغیرہ امام نووی نے کہا آیات اور احادیث اسکو تائید کرتے ہین امام غزالی نے بسیط مین کہا کبیرہ اور صغیرہ مین
فرق نہین کرکے کہنا فقہا کو لایق نہین انتہی غزالی کا غرض اس کلام سے یہہ ہی آدمی شہادت دینے واسطے عادل ہونا
جو شرط ہی اس عدالت مین بعضے گناہ قدح کرتے ہین انکا مرتکب مردود الشہادت ہی اور بعضے گناہ عدالت مین
قدح نہین کرتے انکا مرتکب مردود الشہادت نہین اسبات پر فقہا کا اتفاق ہی ایسا فرق ہوتے پر فقیہ اسکو انکار کرنا بیجا
ہی اسی فرق کے لحاظ کرتے بعضے کہتے ہین دونون فریق مین اختلاف فقط لفظی ہی پہلے قول والے اللہ تعالی کی گناہ
کو صغیرہ کہنا مناسب نہین سمجھے کیا واسطے اللہ تعالی کی عظمت پر نظر کرتے اور اسکے سخت عذاب کو دیکھتے گناہ
چھوٹی ہو تو بھی بڑی ہی جمہور اسکو لحاظ نہین کئے کیا واسطے یہہ بات سبکو معلوم ہی بلکہ آیات و احادیث کے
رو سے گناہون مین تفرقہ جو آیا ہی اسکے لحاظ کرتے گناہ کو کبیرہ اور صغیرہ کہے بعضے علما کہتے ہین یہہ اختلاف لفظی نہین بلکہ

بلکہ معنوی ہی کیا واسطے وے لوگ گناہ صغیرہ ہونیکے منکر ہیں جمہور جو تقسیم کے قائل ہیں انکے قول کو وہ جو اللہ تعالی فرماتا ہی وکرہ الیکم
الکفر والفسوق والعصیان تایید کرتا ہی اسمین اللہ تعالی گناہ کے تین مرتبے کیا ایک کفر دوسرا فسق تیسرا عصیان اس سے معلوم
ہوا بعضی گناہ فسق نہین اور بھی فرمایا والذین یجتنبون کبائر الاثم والفواحش الا اللمم اسمین گناہ کے دو قسم کیا ایک کبایر
دوسرے لمم اور اس آیت مین کہا ان تجتنبوا کبائر ما تنہون عنہ نکفر عنکم سیئاتکم اس سے معلوم ہوا کہ گناہ دو ہین ایک
کبایر دوسرے سیئات اور صحیحین وغیرہ کے کئے احادیث مین آیا ہی کبائر فلانی فلانی گناہ ہی اور بھی صحیح حدیث مین آیا ہی ایک
نماز دوسری نماز تک گناہونکا کفارہ ہی جبتک کہ کبائر سے احتراز کرے ابن عباس سے روایت جو منقول ہوئی قرطبی کہا ہے
کہ وہ روایت صحیح نہین ابن حجر ہیثمی کہا کہ اسکی سند منقطع ہی لیکن حافظ عسقلانی نے اسکو رد کیا اور بولا ابن عباس
روایت جسکو اسمعیل قاضی اور طبرانی روایت کئے ہین وہ سند صحیح شیخین کی شرط پر ہی اور کہا ابن عباس جو کہے جس چیز سے
اللہ تعالی نہی کیا سو اسکو نہی خاص پر حمل کرنا اولی ہی یعنے ہی کہ جسکے ساتھ وعید ہو ابن عباس کی ایک روایت مین ایسا
آیا ہی کہ ذکر کئے ابن عباس سے مطلق جو آیا ہی اسکو اس مقید پر حمل کرنا آنتہی حافظ عسقلانی دوسری روایت کو جو ذکر
کیا اسکو ابن ابی حاتم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہی کہ جس جس چیز پر اللہ تعالی دوزخ کا وعید بتایا ہی
وہ کبیرہ ہی حافظ عسقلانی کہا اسکی سند لا باس ہی یعنے اسمین کچھ مضائقہ نہین لیکن اس مین انقطاع ہی لیکن ابن
ابی حاتم نے اسکے مثل بھی دوسری روایت کہی ہے اسکی سند متصل ہے اور اسکے رجال بھی لا باس ہین ابن جریر ابن عباس
رضی اللہ عنہما سے یون روایت کیا ہی کہ جس گناہ کی نتیجہ نار سے یا غضب یا لعنت سے یا عذاب سے ہی وہ کبیرہ ہی جو لوگ کبیرہ اور
صغیرہ مین فرق کرتے ہین انکے پاس ان دونون کی تعریف مین اختلاف ہی ہمارے فقہا کو اسکی تعریف مین چند وجہ ہین پہلی وجہ
کبایر یہ وہ ہی جو حد کو موجب ہو دوسری وجہ جس گناہ کے کرنے سے وعید شدید نص قرآن مین یا حدیث مین آیا ہی
روضہ اور اسکے اصل مین مذکور ہی ثانی وجہ اکثر فقہا کے کلام مین واقع ہوئی ہی اور کہے پہلی وجہ کی ترجیح کے طرف اکثر
فقہا کی میلان ہی لیکن کبایر کی تفصیل جو کئے ہین اسکے دیکھتے ثانی وجہ بہت موافق ہی انتہی تیسری وجہ جسکو امام الحرمین نے
ارشاد مین ذکر کیا ہی یہہ ہی جس گناہ مین اسکے مرتکب ہونے والے کی بے پروائی دین مین معلوم ہوتی ہی اور اسکے
دیندار کی ضعف پر دلالت ہو وہ گناہ عدالت کو ساقط کرتی ہی پہلی وجہ جو بولے اسپر یہہ اعتراض آتا ہی صحیح حدیثون مین
بہت سے گناہ کبیرہ کرکے مذکور ہین لیکن اس مین حد نہین سو تعریف جامع نہین اسکا جواب یون کہتے ہین جسکے

کبیرہ ہونے پر حدیث مین نص نہین ہی اسمین اس تعریف کو اعتبار کرنیکے بندہ عاصی کہتا ہی یہہ قید بڑھانے سے تعریف جامع نہین ہو سکے
جو اعتراض کیا ہی وہ دفع نہین ہوتا پھر حد ناقص کا ناقص رہا دوسری وجہ پر یہہ اعتراض کئے ہین کہ بعضے گناہو نمین وعید شدید
وارد نہین ہوا لیکن وہ گناہ کبیرہ ہونا نص سے ثابت ہی یہہ تعریف بھی جامع نہین لیکن اس اعتراض کے جواب مین ایسا
کہینگے جسکے کبیرہ ہونے پر نص نہین وارد ہوا ہی اُسکی یہہ تعریف ہی تیسری وجہ اگرچہ کبائر کے سب اقسام کو جامع ہی لیکن بعضے
گناہِ صغیرہ بھی اسمین داخل ہین یہہ تعریف مانع نہین اِسی وسطے امام نے اُسکو کبیرہ کی تعریف نہین ٹھہرایا بلکہ عدالت کو مسقط
ہی کر کے کہا بعضونے کبیرہ کی تعریف یون کیا ہی جس گناہ کے کرنے پر وعید شدید وارد ہوا ہی یا اُسکے کرنے سے حد ہی یا اُسکے کرنے والے پر
لعن وارد ہوا ہی یا اس گناہ کی مفسدت اُن گناہونکے مثل ہی یا اُس سے افزود ہی تو وہ کبیرہ ہی ابن عباسؓ سے اوپر جو مذکور ہوا اُن کے
قول کو تائید کرتی ہی اِن تعریفون کے سوائے اور چند تعریف ہین لیکن یہ سب تعریفین جسکو اصطلاح مین حقیقی حد کہتے ہین وہ
نہین بلکہ سب تقریبی تعریف ہین گناہِ کبائر کے تعداد مین بھی اختلاف ہی ابن مسعود سے آیا ہی کہ وہ تین ہین اور انکی
ایک روایت مین آیا ہی چار ہین اور بعضے کہتے ہین سات ہین کیا واسطے صحیح حدیث مین آیا ہی اجتنبوا السبع الموبقات
الحدیث یعنے بچتے رہو سات ہلاک کرنے والیون سے بعضے کہتے ہین دس ہین بعضے کہتے ہین چودہ ہین بعضے کہتے ہین بندرہ
بعضے کہتے ہین ستر سے قریب ہین طبرانی کے روایت مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے آیا ہی سات سو کے قریب ہین ابن حجر الہیتمی نے
ایک بڑی کتاب جسکا نام زواجر فی اقتراف الکبائر ہی گناہ ہین جن مین حد یا وعید شدید یا لعن وارد ہوا ہی ان سبکو جمع کیا سو
چار سو سینتس گناہ ہوئے صحیح یا حسن حدیثون مین جن گناہون کو کبیرہ کر کے نص وارد ہوا ہی یہہ ہین شرک اللہ تعالیٰ کے
ساتھ ناحق مسلمان کو قتل کرنا زنا کرنا کفار کے جنگ سے بھاگنا سود کھانا یتیم کا مال ناحق کھانا محصنہ عورت پر زنا کی
تہمت کرنا سحر کرنا سحر سیکھنا ناحق مسلمانون کو بے آبرو کرنا جھوٹھی شاہدی دینا جھوٹھی قسم کھانا جسکو یمین غموس کہتے
ہین چغلی لگانا غنیمت کے مال مین چوری کرنا جھوٹھ بات کرنا شراب پینا بیت اللہ کو حلال سمجھنا یعنے وہ حرم نہین حلال
ہی سمجھنا بیت اللہ مین الحاد یعنے ستم کرنا اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید ہونا اللہ تعالیٰ کے مکر سے امن مین آنا والدین کی
نافرمانی کرنا اپنے والدین کو کوئی شخص گالی دینیکا سبب ٹھہرنا وصیت مین غیر کو ضرر پہنچانا اللہ تعالیٰ سے بدگمان ہونا پیشاب
سے تنزہ یعنے پاکی نہ کرنا وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ آرزو مت کرو جس مین بزرگی دی اللہ نے
ایک کو ایک پر تمنے اسکو کہتے ہین جس چیز کا حاصل ہونا ممکن نہین وہی چیز ملنے کی آرزو کرنا یعنے اللہ تعالیٰ نے کسی کو کچھ چیز

چیز کی فضیلت دی ہے تو وہ چیز اپنے تئین حاصل ہونیکی آرزو مت کرو معلوم کیجیے سعادت کے تین مرتبے ہین نفسانی اور
بدنی اور خارجی سعادت نفسانی وہ ہے جسکا تعلق قوت علمیہ اور عملیہ کے ساتھ رہے جسکا تعلق قوت علمیہ سے ہے وہ ذکاوت
اور مزاج کی چالاکی اور علوم کی معرفت ہے جسکا تعلق قوت عملیہ سے ہے وہ عفت اور شجاعت اور حکمت علمیہ کو استعمال مین
لانا مجموع کو عدالت کہتے ہین سعادت بدنی وہ ہے جسکا تعلق بدن کے ساتھ رہے وہ صحت اور خوبصورتی اور عمر کی
درازی ہے سعادت خارجی وہ جسکا تعلق خارج سے رہے جیسے نیکبخت اولاد ہونا قرابت والے بہت رہنا دوست
اور مددگار لوگ کثرت سے رہنا اور مالدار اور ریاست اور اسکی بات سبکے پاس مقبول رہنا اور اسکا حکم سب
پر نافذ ہونا اور سب پاس وہ دوست رہنا اور سب اسکو بہتر شخص کہنا یہہ سب سعادت اور فضایل ہین ان فضایل سے بعضے ولد
الہی ہین اور بعضے کسب سے حاصل ہوے ہین لیکن عقلمند تامل کیا تو سب کا حصول محض اللہ تعالی کے فضل پر ہے انہین سعادتون سے
اللہ تعالی ایک کو دوسرے پر فضیلت دیتا ہے پھر وہ سعادتین دینی رہے یا دنیوی آدمی جب دیکھتا ہے کہ فضایل اپنے مثل کے
آدمی کو حاصل ہین اور اپنے تئین حاصل نہین اسکے دلکو برا لگتا ہے اسکی خاطر مشوش ہوتی ہے اُس سے دو حالت لاحق ہوتے
ہین ایک حالت اُس سے یہہ نعمت زایل ہونیکی آرزو کرنا پھر اسکے ساتھ اپنے تئین وہ نعمت حاصل ہونیکی آرزو رہے یا نرہے
اسیکو حسد کہتے ہین یہہ آرزو حرام اور مذموم ہے کیا واسطے عالم کا مدبر اور انکا خالق اپنے ایک بندہ پر احسان کیا اور اسے
کچہ نعمتین اسکو مرحمت کیا جب کوئی شخص وہ نعمت اُس سے زایل ہونیکی آرزو کیا تو اللہ تعالی پر اعتراض کیا اور جب وہ نعمت اپنے تئین
حاصل ہونیکی آرزو کیا تو اسکے دلمین یہہ بات آئی کہ وہ شخص مستحق نہین اور آپ اس نعمت کا مستحق ہون تو اللہ تعالی کے کئے
پر حرف رکھا یہہ حرف رکھنا دلکی سیاہی کا سبب ہوا کہ جس سے اندیشہ کفر کا ہے پھر حسد جیسا دین کے فساد کا سبب ہے
ویسا ہی دنیا کے فساد کا بھی سبب ہے کیا واسطے اُس سے الفت اور دوستی منقطع ہوتی ہے عداوت اور دشمنی پڑ جاتی ہے
اسی لیے اللہ تعالی اُس سے نہی کیا دوسری حالت غیر سے وہ نعمت زایل ہونیکی آرزو نہین کیا لیکن اپنے تئین
وہ نعمت حاصل ہونیکی آرزو کیا تو اسکو غبطہ اور منافسہ کہتے ہین عرب کے محاورے مین غبطے کی جگہہ مین حسد اور
حسد کی جگہہ مین غبطہ کو مجازاً استعمال کرتے ہین یہہ آرزو جائز ہے یا نہین اسمین کلام ہے فخر الدین رازی اپنی تفسیر مین کہا
کہ اسکو بعضے لوگ جائز کہتے ہین لیکن محققین کہتے ہین کہ یہہ بھی جائز نہین بندہ عاصی کہتا ہے حق بات جسکو امام
غزالی وغیرہ محققین اختیار کئے ہین اسمین تفصیل ہے اگر یہہ غبطہ طاعت مین ہو تو محمود ہے قرآن مین اللہ تعالی جو فرمایا

فلیتنافس المتنافسون اور صحیحین کی حدیث مین جو آیا ہی لاحسد الا فی اثنتین الحدیث اسی قسم سے ہی اگر معصیت مین ہو تو
مذموم ہی صحیحین کی حدیث مین لا تنافسوا جو آیا ہی یعنے منافست کرو اسی قسم سے ہی اگر جائزات مین ہو تو مباح ہے
امام غزالی احیاء العلوم الدین مین کہتا ہی نعمت غیر کو جو ہی دینی ہو کے واجب ہے جیسے ایمان نماز زکاۃ تو اپنے کو
حاصل ہونا کر کے غبط کرنا واجب ہے کیا واسطے ایسے دینی امور حاصل ہونیکی آرزو نہین کیا تو معصیت پر راضی ہوا یہہ تو
حرام ہی اگر وہ نعمت فضائل یعنے مندوبات ہی جیسے نیک کامون مین مال کو خرچ کرنا تو اسکا منافسہ مندوب ہے
اگر وہ نعمت مباح چیزون سے ہی یعنے مثلاً اپنے کو بہتر گھر ہونا تو اسکا منافسہ مباح ہی لیکن مباحات مین
منافسہ کرنا فضیلت کو کم کر دیتا ہی اور زہد اور رضا اور توکل کا مخالف ہوتا ہی اور عالی مقامات کا تھا
ترضا ہی اسمین گناہ نہین لیکن وہ نعمت اسکے حق مین کبھی مفسدہ ہو جاتی ہی اور گناہ مین پھنستا ہی ۔

لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوا مردون کو حصہ ہی اپنی کمائی سے وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ
اور عورتون کو حصہ ہی اپنی کمائی سے اس جملے سے احوال جو امور دنیوی سے تعلق رکھتے ہین یا وے
جو امور اخروی سے تعلق رکھتے ہین یا دونون کے ساتھ تعلق رکھتے ہین مراد لینا ممکن ہی پہلی وجہ پر یعنے
احوال کے جو دنیا کے امور سے تعلق رکھتے ہین مراد لیوے تو اسمین چند احتمال ہین پہلی احتمال دنیا کے نعمتون
سے ہر فریق کو اسکا حصہ ہی انسان کو چاہئے اللہ اپنے حصے مین جو دیا ہی اسپر راضی ہونا دوسری احتمال اللہ
تعالی ہر فریق کو میراث کا حصہ مقرر کر دیا ہی اس حصے پر راضی ہونا اور اسپر اعتراض نہ کرنا واجب ہے یہہ معنی ابن
عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہی اس احتمال پر اکتساب کو اصابت یعنے پانے کی معنی سے لینا حاصل یہہ ہی اللہ تعالی امرد کو
عورت کے دو برابر حصہ دینے کا امر جو کیا اسمین کوئی آرزو نہ کرے کہ اپنے کو زاید حصہ رہنا تھا کیا واسطے
یہہ حسد کی بات ہی اللہ تعالی اپنے بندون کے مصلحتون کا خبردار ہے انکے مرتبون کی تفاوت کو نظر کر کے انکے
حصے مقرر کیا تیسری احتمال جاہلیت مین عورتون کو اور بچون کو حصہ نہین دیتے تھے اللہ تعالی اسکو
باطل کیا مرد ہو یا عورت بڑا ہو یا بچہ سبکے حصے مقرر کر دیا اس مین افزود ہونیکی آرزو کرنا مفید نہین
دوسری وجہ یعنے اس جملے سے وے امور جنکی تعلق آخرت کے احوال سے مراد لینا سو اسمین بھی چند احتمال ہین
پہلی احتمال ہر شخص کو ایک مقرر ثواب ہے کہ اسکو اللہ تعالی اپنے لطف و کرم سے عنایت کرتا ہی تم اسکے خلاف

خلاف کی آرزو مت کرو دوسری احتمال ہر شخص جس قدر نیک عمل کرتا ہی اُتنی جزا اُسکو ملتی ہی اُسپر حسد
کر کے اعمال باطل کرنا نہ چاہیئے قتادہ کہا ہی ثواب و عقاب مردونکو اُنکے اعمال پر جو ملتا ہی عورتون کو
بھی ویسا ہی ملتا ہی مردون کو ایک نیکی کو دس نیکی ایک گناہ کو ایک ہی بدی جیسی ملتی ہی عورتون کو
بھی ویسا ہی ملتی ہی تیسری احتمال مردونکو عورتونکی عہدہ برائی کرنے سے اور اُنکو کھانا کپڑا دینے
سے یا مرد جہاد کو جانے سے ثواب جو ملتا ہی عورتونکو بھی اپنی فروج کی محافظت کرنے سے اور
مردون کی اطاعت کرنے سے اور گھر کے کام دھام کی سربراہی دینے سے ثواب ملتا ہی
تیسری وجہ اس جملے سے یہہ سب امور دنیوی اور اخروی مراد ہین ان سب امور مین حسد کرنا منع ہین
من جو ہی دونون جگہہ سبب اور علت بیان کرنے واسطے ہی یعنے مردون کو بسبب اُنکے کسب کے کچھ حصہ ہی اور
عورتون کو بسبب اُنکے کسب کے کچھ حصہ ہی وَسْئَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ اور مانگو اللہ سے اسکا فضل اس جملے کا
عطف و لاتتمنوا کے جملے پر ہی گویا یون کہا تم آرزو مت کرو ایک کا حصہ جو اللہ اُسکو اُسکے کسب سے عنایت
کیا ہی تم اللہ تعالے کا فضل مانگو کہ جسکے نعمتون کے خزانے خالی نہین ہوتے اُسکے درگاہ کا اُمیدوار محروم نہین
جاتا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہی کہ فضل سے رزق مراد ہی بعضے کہتے ہین فضل سے عبادت کی توفیق
کا سوال کرنا مراد ہی معلوم کیجیے اللہ تعالی بندونکو اپنا فضل مانگنے کا حکم نہین کیا مگر اتنی ہی واسطے انکو
اپنا فضل عنایت کرنے اور اسمین اشارہ ہی کہ بندہ دعا اور طلب کرنے مین کچھ معین چیز کو طلب نکرنا
بلکہ اللہ تعالی کا فضل کہ جس مین اپنی دنیا اور آخرت کی دوستی ہو مانگنا اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ
عَلِيمًا ٭ مقرر اللہ ہر چیز کا دانا ہی یعنے اللہ کو ہر چیز معلوم ہی اُس سے مانگنے والون کی صلاح جس چیز مین
ہی وہ اُسکو عطا کریگا جو اُسکے لئے مقدر نہین کیا ہی اسکی آرزو نہ کرنا اس آیت کی شان نزول کو
عبدالرزاق اور عبد بن حمید اور ترمذی اور حاکم اور سعید بن منصور اور ابن جریر اور ابن المنذر اور
ابن ابی حاتم نے مجاہد کی طریق سے وہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے یون روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے عورتان عرض کئین یا رسول اللہ مردان جہاد کرتے ہین ہم کیا واسطے جہاد نہ کرنا ہم بھی شہید
ہوئگے اور ہمکو نہین ہی مگر آدھی میراث تب اللہ تعالی یہہ آیت نازل کی اور عورتون کے حق مین یہہ آیت نازل

ہوئی ان المسلمین والمسلمات الآیہ ترمذی کہا یہہ حدیث مرسل ہی ابن ابی حاتم نے سعید بن جبیر کی طریق سے
وہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہی کہ ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکے کہی یا نبی اللہ
مرد کو عورت کے دو برابر حصہ ہی اور دو عورت کی شہادت ایک مرد کے برابر ہی کیا اعمال بھی ایسا ہی ہے
عورت ایک نیکی کی تو اسکو آدھا ثواب ملیگا تب اللہ تعالی یہہ آیت نازل کی ولا تتمنوا یعنے آرزو مت کرو
کیا واسطے یہہ میرا عدل ہے اسکو میں ٹھہرایا ہوں ابن جریر اور ابن المنذر اور ابن ابی حاتم نے علی بن ابی طلحہ کی
طریق سے وہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہی کہے ولا تتمنوا ما فضل اللہ بعضکم علی بعض کی تفسیر یہہ ہے
آدمی آرزو نہ کرنا کہ کاش فلانے کا مال اور اہل مجھکو ہوتے سو اللہ تعالی اُس ہونے سے منع کیا لیکن اللہ تعالی
سے اسکا کچھ فضل مانگنا سعید بن منصور اور ابن المنذر نے عکرمہ سے روایت کئے ہیں اسنے کہا عورتیں جہاد کا
سوال کئیں اور بولے ہمکو آرزو ہی اللہ تعالی ہم پر بھی جہاد فرض کرے مردوں کو جو ثواب ملتا ہی ہمکو بھی ملے تب اللہ
تعالی یہہ آیت نازل کی ترمذی نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تم اللہ
تعالی کا کچھ فضل مانگو کیا واسطے اللہ تعالی اپنے سے مانگنا دوست رکھتا ہی امام احمد نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت
کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے مسلمان آدمی اللہ تعالی سے جنت کا سوال تین بار کیا تو جنت کہتی ہی
یا اللہ اسکو داخل کر مسلمان آدمی دوزخ سے تین بار پناہ مانگا تو دوزخ کہتی ہی یا اللہ اسکو پناہ دے

وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ اور ہر کسی کے ہم نے ٹھہرا دئے وارث اُس میں
جو چھوڑ جاویں ماباپ اور قرابت والے ہر کسی سے مرداں اور عورتاں مراد ہیں موالی سے عصبہ مراد ہیں
یعنے میت مرد ہو یا عورت انکو وارث عصبہ ہیں وے وارث ہوتے ہیں اُس مال کے جو انکے ماں باپ اور
قرابت والے چھوڑ کے موئے ہیں اس تقدیر پر ماں باپ قرابت والے مورث ہوئے بعضوں نے کہا مما
ترک میں ما معنی سے من کے ہی اسکی تقدیر یوں ہی مما ترکہم المیت یعنے ہر کسیکو ورثہ ہیں ان لوگوں سے
جنکو میت چھوڑ مرا وے ورثہ ماں باپ اور قرابت والے ہیں اس تقدیر پر ماں باپ قرابت والے
وارث ہوئے وَالَّذِينَ عَقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ فَآتُوهُمْ نَصِيبَهُمْ اور جس سے باندھا ہی تمھارا عہد
انکو پہنچاؤ انکا حصہ عقدت کو عاصم اور حمزہ اور کسائی اور خلف عین اور قاف اور دال تینوں کے فتح

قتح سے بن الف کے ثلاثی مجرد کے صیغے سے پڑھتے ہین اُسکا مصدر عقد ہوگا باقی کے قرا عاقدت عین
کے بعد الف زیادہ کر کے ثلاثی مزید فیہ کے باب مفاعلہ کے ماضی کے صیغے سے پڑھتے ہین اُسکا مصدر معاقدت
ہے معاقدت کی معنی معاہدت اور محالفت یعنے بایکدیگر عہد اور قول قرار کرنا آن دونون قراءت پر اُس
فعل کا مفعول محذوف ہے اُسکی تقدیر پہلی قراءت پر عقدت حلفہم یعنے باندھا ہے اُنکے عہد کو دوسری قراءت
پر اُسکی تقدیر عاقدتہم ہے یعنے بایکدیگر تم اُنکے ساتھ قرار کئے ہین ایمان جمع یمین کی ہے یمین کی معنی یا ہاتھ
یا قسم دونون معنی پر عقد کی نسبت یمین کی طرف مجازًا ہے یمین سے ہاتھ مُراد لیجے تو معنی یون ہوگی اور
جس سے عقد کئے ہین تمہارے ہاتھ اُسکا حقیقی معنی یون تھا جس سے تم عقد کئے ہو کیا واسطے حقیقت مین
شخص عقد کرتا ہے اُسکے ہاتھ عقد نہین کرتے لیکن عرب کی دستور تھی عقد کے وقت ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑتے
اور اُس عقد پر قایم رہنے کا اور اُسکو نبھانیکا قول و قرار مستحکم کرتے اِس لئے عقد کی نسبت ہاتھ ہی کی طرف
مجازًا کرتے ہین یمین سے قسم مُراد لیجے تو معنی یون ہوگی جس سے عقد کئے ہین تمہارے سوگند حقیقت مین
عقد تو وے لوگ کئے ہین لیکن اُسکی نسبت سوگند کی طرف کیا گیا واسطے عقد کا سبب قسم ٹھہرا اِس لئے
عقد کی نسبت قسم کی طرف کیا معلوم کیجئے اِس جگہہ عقد سے کونسا عقد مُراد ہے اُسمین مفسرین کو اختلاف ہے
بعضے کہتے ہین محالفے کا عقد مُراد ہے محالفے کی معنی بایکدیگر دوستی کرنا وہ مشتق حلف سے ہے حاء مہملہ کی کسر
دوستی کی معنی سے جاہلیت مین عرب کا دستور تھا دو شخص ملکے آپس مین قول قرار اور قسم عہد کرتے کہ میرے
اور تیرے درمیان کمال دوستی ہوئی میرا خون سو تیرا خون ہے تیرا خون سو میرا خون میرا خون معاف
تو تیرا خون معاف ہے تیرا خون معاف تو میرا خون معاف ہے میرے خون کا بدلا تیرے خون کا بدلا ہے تیرے
خونکا بدلا میرے خونکا بدلا ہے میری تقصیر کے بدلے مین تو پیسا دیگا تیری تقصیر کے بدلے مین مین پیسا دونگا اُس عقد کو محالفہ کہتے
اور یہہ عقد کرنے والے کو حلیف کہتے اِس عقد کے سبب سے ایک دوسرے کا وارث ہوتا ہے وراثت کا حکم
ابتداء اسلام مین بھی تھا اُس پر اللہ تعالی فرمایا فاتوہم نصیبہم یعنے پہنچاؤ اُنکو اُن کے حصے یعنے میراث مین
اُنکو جو حصہ دینیکا ہے وہ اُنکو دیو ابن جریر طبری نے ابن عباس وغیرہ سے یہی روایت کیا ہے کہ یہہ حکم عقد
محالفت کا تھا قتادہ سے روایت کیا ہے اُنکو مال کا چھٹوان حصہ دیتے تھے بعضے کہتے ہین اِس عقد سے

عقد مواخات مراد ہی مواخات کی معنی بھائی چارا سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینے کو تشریف لائے بعد مہاجرین
کے ایک ایک شخص کو انصار کے ایک ایک شخص کے ساتھ بھائی چارا لگائے پھر اُس مواخات کے
عقد سے بایکدیگر وارث ہوتے تھے اُس عقد سے مواخات مراد جو کہے اسکو بخاری نے اپنی صحیح میں
ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہی ابن عباس کہے و الذین عاقدت ایمانکم مہاجرین مدینے
کو آئے بعد مہاجری انصاری کا وارث ہوتا تھا بھائی چارے کے سبب سے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکے
درمیان لگائے تھے انکا قرابتی وارث نہین ہوتا تھا بعضے کہتے ہین اِس عقد سے تبنی کا عقد مراد
ہی اپنے متبنی یعنے لے پالک کو میراث دیتے تھے سعید بن المسیب سے ایسا ہی مروی ہی ان تینون قول مین
کچھ مخالفت نہین کیا واسطے ئے عقد سب حلف کہلاتے ہین ان عقد کے سبب سے وارث ہوتے تھے ان
قولون پر یہہ آیت منسوخ ہی اُسکی ناسخ یہہ آیت ہی و اولوا الارحام بعضہم اولی ببعض فی کتاب اللہ ابن جریر طبری
نے علی بن ابی طلحہ کی طریق سے وہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہی کہ ایک شخص دوسرے سے
معاقدۃ یعنے محالفہ کرے بعد مرجاوے تو دوسرا اُسکا وارث ہوتا بعد اللہ تعالی اِس آیت کو نازل کیا
و اولوا الارحام بعضہم اولی ببعض فی کتاب اللہ من المومنین و المہاجرین الا ان تفعلوا الی اولیائکم معروفا یعنے
یہہ آیت پہلی آیت کو نسخ کی ابن عباس کہے الا ان تفعلوا آہ سے مراد یہہ ہی کہ مگر وصیت کرے اپنے
دوستون سے کہ جنکے ساتھ محالفہ کئے ہین یعنے حلیف کو کچھ دینیکی میت وصیت کیا تو اُسکی وصیت
جاری کرینگے وگرنہ اُسکو کچھ حصہ نہین ابن جریر متعدد طریقون سے علما کی ایک جماعت سے ناسخ یہی آیت
ہی کرکے روایت کیا ہی حافظ عسقلانی کہا یہی قول معتمد ہی بخاری نے اپنی صحیح مین ابن عباس سے روایت
کی ہی کہ حلیف کے میراث کی ناسخ آیت و لکل جعلنا موالی ہی بخاری کی روایت کا ترجمہ یہہ ہی ابن عباس
کہے و لکل جعلنا موالی ہر کسی کے ہمنے ٹھہرادئے موالی یعنے ورثہ و الذین عاقدت ایمانکم ابن عباس کہے مہاجرین
جب مکے کو آئے مہاجری انصاری کا وارث ہوتا تھا اُسکے ذو رحم یعنے قرابت والے وارث نہین ہوتے تھے بسبب
بھائی چارے کے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُنکے درمیان لگائے تھے جب و لکل جعلنا موالی کی آیت نازل ہوئی
وہ وارث ہونا منسوخ ہوا و الذین عاقدت ایمانکم فاتوہم نصیبہم یعنے اُنکو اُنکا نصیب دینا ہی جو اُس سے نصرت کرنی اور

اور رفادت یعنے پیسے سے اعانت کرنا اور خیر خواہی کرنی مراد ہی انکو دیتے تھے سو میراث جا چکی انکے لئے وصیت کرنا اس حدیث کو ابو داؤد اور نسائی اور ابن جریر طبری اور ابن المنذر اور ابن ابی حاتم اور نحاس اور حاکم اور بیہقی سنن میں بھی روایت کئے ہیں اس روایت کے نظر کرنے سے دو بار ہوتا ہی معاقد کو ہی میراث دیتے تھے عصبہ کو نہین دیتے تھے یہہ حکم ولکل جعلنا موالی سے منسوخ ہوا عصبہ کو بھی میراث مین شریک کرے بعد سورت الاحزاب کی آیت یعنے والوا الارحام بعضہم اولی ببعض سے انکو میراث دینی بالکل منسوخ ہوئی اور نصرت اور رفادت وغیرہ باقی رہی حافظ عسقلانی ایسا ہی کہا ہی بعضے کہتے ہین آیت منسوخ نہین بلکہ عقد سے محالفت اور نصیب سے نصرت اور رفادت وغیرہ مراد ہین بعضے کہتے ہین یہہ آیت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اور انکے فرزند عبد الرحمن کی شان مین نازل ہوئی عبد الرحمن نے ایمان نہین لایا تب ابو بکر قسم کھائے کہ اسکو اپنی میراث نہ دوگا عبد الرحمن ایمان لائے بعد اللہ تعالی امر کیا کہ اسکو اسکا حصہ دیوے اس کو ابو داؤد نے ام سعد بنت الربیع سے کہ جسکو ابو بکر رضی اللہ عنہ پرورش کرتے تھے روایت کیا ہی اسنے عقدت ایمانکم پڑھی اور شان نزول ایسا بیان کی اس قول پر بھی وہ آیت منسوخ نہین معلوم کیجئے اس آیت سے معلوم ہوتا ہی محالفت جائز ہی بخاری وغیرہ کی حدیث جو انس رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مہاجر اور انصار کے درمیان محالفت میرے گھر مین کئے ہین اسی پر دلالت کرتا ہی لیکن مسلم نے جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرمائے حلف نہین اسلام مین جو حلف جاہلیت مین تھا اسکی شدت کو اسلام زیادہ کیا انس کے قول مین اور اس حدیث مین ظاہر کے دیکھنے منافات ہی لیکن دونون حدیث مین ایسا جمع کرتے ہین منفی وہ حلف ہی جو جاہلیت مین تھا باطل امر مین بھی اسکی نصرت کرتے تھے اور قبیلے بین کا ایک شخص قتل کیا تو اسکا بدلا سارے قبیلے والون سے لیتے تھے اور اسکو وارث کرتے تھے اس سے ہی نہی کئے مثبت وہ حلف ہی جس مین مظلوم کی نصرت اور امور دینی پر قیام ہو اور اسکی مانند چیزون مین عہد کرنا مستحب ہے معلوم کیجئے ابو حنیفہ کہتے ہین ایک شخص ایک کے ساتھ عقد موالات کیا تو صحیح ہی پھر وہ شخص مرجاوے عصبات اور ذوی الارحام سے اسکا کوئی وارث نرہے تو وہ شخص اسکا وارث ہوگا اور اسکو مولی الموالات کہتے ہین اسپر اس آیت سے دلیل پکڑتے ہین کیا واسطے

اِس آیت مین جسکے ساتھہ مخالفت کیا تھا اُسکو حصہ دینیکا حکم تھا بعد اولوا الارحام بعضہم اولیٰ ببعض
کی آیت سے وہ حکم منسوخ ہوا یہہ حکم منسوخ نہ ہوگا مگر اِس صورت مین کہ میت کو اولوا الارحام موجود
ہو اولوا الارحام موجود نہ ہون تو مخالفت کا حکم اول جو تھا وہی حکم ہوگا شافعی اور مالک کہتے ہین مولا الموالات
کو حصہ نہین آیت منسوخ ہی منسوخ کا حکم وارث نہ ہونے سے عود نہ کریگا اور ورثہ دو قسم کے ہین ایک
خاص دوسرے عام خاص ورثہ نہ ہون تو عام ورثہ کو دینا عام ورثہ جماعت مسلمین ہین اُنکے حصے کا وارث
۶۹ وری بیت المال ہے اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ شَہِیْدًا ۝ مقرر اللہ ہی ہر چیز پر حاضر شہید یا شاہد کی معنی سے
ہی یعنے حاضر کہ کوئی چیز اُس سے پوشیدہ نہین ہر چیز اُسکے روبرو ہی یا مخبر کی معنی سے یعنے خبر دینے والا
سو قیامت کے دن مخلوقات کے سب اعمال کو خبر دیگا اِس جملے مین اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنے والونکو وعدہ
ع ۳ اور اُسکی نافرمانی کرنے والون کو وعید ہی اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَی النِّسَآءِ مردان حاکم ہین عورتون
پر قوامون واو کی تشدید سے جمع قوام کی ہی قوام اُسکو کہتے ہین جو اپنے کامون پر ضابطہ رہے اُنکو درستگی کے
ساتھہ کرے کام کرے تو تدبیر سے کرے اور ادب سکھاوے مرد عورت پر قیم ہی یعنے اُس پر مسلط ہے
جیسا حاکم اپنے رعایا پر مسلط رہتا ہی اِس عورت کے کامونکی دوستی کرتا ہی اُسکو ادب سکھلاتا ہی اُسکی
محافظت کرتا ہی ہر کام سے منع کرتا ہی اِس آیت کی شان نزول کو ابو داؤد اپنے مراسیل مین اور ابن
ابی حاتم اور ابن جریر وغیرہ باسانید متعددہ حسن بصری سے روایت کئے ہین کہ ایک شخص اپنی عورت کو طمانچہ مارا
وہ عورت آکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُسکے شوہر سے اُسکا بدلا لینا چاہے تب یہہ آیت نازل ہوئی الرجال قوامون
علی النساء نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُسکے شوہر کو بلوا کے یہہ آیت اُسکو پڑھکے سنائے اور فرمائے مین ایک چیز کو چاہا
اللہ تعالیٰ اُسکے غیر کو چاہا ابن مردویہ نے علی رضی اللہ عنہ سے بھی اُسکے مانند روایت کی ہی اُسکی سند منقطع ہی اور اُسکی سند مین محمد
محمد بن الاشعث الکوفی ہی وہ منکر الحدیث ہی ثعلبی اور واحدی مقاتل سے نقل کئے ہین کہ وہ انصاری سعد
بن الربیع ہین جو نقبا مین تھے اور اُنکی عورت حبیبہ بنت زید بن ابی زہیر ہی بِمَا فَضَّلَ اللّٰہُ بَعْضَہُمْ
عَلٰی بَعْضٍ اِس سبب سے کہ بڑائی دی اللہ نے بعض کو بعض پر یعنے ما سببیہ ہی پہلے بعض سے مردان دوسرے
بعض سے عورتان مراد ہین وَّبِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِہِمْ اور اِس سبب سے کہ خرچ کئے اُنہونے اپنے مال یعنے

یعنے مہر اور نفقے مین مردان عورتون پر مسلط ہونیکے دو سبب اللہ تعالیٰ بیان کیا پہلا سبب یہہ کہ اللہ تعالیٰ
نے مردونکو عورتون پر فضیلت دی مردون کو یہہ فضیلت چند وجہ سے ثابت ہے بعضے ان وجہون مین
حقیقی صفات ہین اور بعضے شرعی احکام ہین حقیقی صفات مین فضیلت جو ہے اسکا بیان یہہ ہے حقیقی
فضیلتون کا مرجع دو چیز کی طرف سے ایک علم دوسری قدرت و قوت مردون کو عقل زیادہ رہنے سے
انکو علم بڑکے ہے محنت اور قوت کے کام مردون سے جو ہوتے ہین عورتون سے نہین ہوتے اس سے انکو
قوت و قدرت بڑکے ہوئی ان دونون سبب سے مردونکو عورتون پر فضیلت ہوئی عقل اور پیش اندیشی
اور عزم اور قوت اور علم اور لکھاوٹ اور گھوڑ سواری اور سپاہ گری وغیرہ فضیلتون کے کام
مردون سے ہی سرانجام پاتے ہین شرعی احکام مین فضیلت جو ہے کیا واسطے انبیا اور علما انہین
مین ہین امامت کبریٰ اور صغریٰ اور جہاد اور اذان اور خطبہ انہین سے مخصوص ہے حدود اور
قصاص کی شہود ایسا ہی امام شافعی کے پاس نکاح کے شہود فقط مرد ہونا ضرور ہے اور میراث مین افزود
حصہ اور عصبہ ہونا قتل خطا مین اور قسامہ مین دیت کے متحمل ہونا اور نکاح کے ولی ہونا اور طلاق
اور رجعت انہین کے اختیار مین ہونا اور مرد چار عورتونکو نکاح مین جمع کرنا بخلاف عورت کہ اسکو
ایک مرد سے افزود کو نکاح کرنا درست نہین اور بچے کا نسب مردون کی طرف ہی ہوتا ہے یہ سب
شرعی احکام ہین انمین مردون کو عورتون پر فضیلت ہے مردان عورتون پر قیم ہونیکا دوسرا سبب یہہ
فرمایا کہ مردان اپنے ہاتھ کا پیسا خرچ کرکے انکو لیتے ہین مہر دیکے نکاح مین لاتے ہین کھانا کپڑا دیتے
ہین انکو پیسا دینے والا البتہ انپر اپنی حکومت چلایگا فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَیْبِ بِمَا
حَفِظَ اللّٰهُ پھر نیک بختین حکم بردار ہین خبرداری کرتیان ہین غیبانے مین اللہ کی خبرداری سے
اس آیت مین اللہ تعالیٰ بھلین بُرین عورتونکو بیان کیا سو کہا بھلین عورتین وہ ہین جو قانتات ہین
یعنے مرد کے فرمان بردار حافظات یعنے مردون کی غیر حاضری مین اپنی خبرداری کرتیان ہین استری کے
دو حالت بیان کیا اسکو مرد حاضر ہے یا غیر حاضر حاضر ہے تو اسکی فرمان برداری کرنا اسکی خدمت
بجالانا غیر حاضر ہے تو اپنی خبرداری کرنا یہہ خبرداری چند وجہ سے ہے پہلی وجہ استری اپنے کو زنا سے بچانا

کیا واسطے ان زنا کرنے سے شوہر کو عیب لگےگا غیر کے نطفے کا بچا اسکی طرف منسوب ہوگا دوسری وجہ اسکے مال کی محافظت کرنا گھر کے اسباب کی جتن کرنا تیسری وجہ گھر میں بیجا برا کام ہونے نہ دینا چوتھی وجہ شوہر کے راز کو مخفی کرنا کسی پر ظاہر ہونے نہ دینا بعضے مفسرین کہتے ہیں قانتات سے اللہ تعالی اطاعت کرنے والیاں اور حافظات سے مردون کے حقوق ادا کرنے والیان مراد لیتے ہیں حقوق الٰہی شوہر کے حقوق پر مقدم ہیں واحدی کہا ہی اطاعت عام ہی خواہ اللہ تعالی کی ہو یا شوہر کی معلوم کیجئے یہہ کلام ظاہر میں اخبار ہے لیکن اس سے عورت کو اسکے شوہر کی اطاعت کا امر کرنا مراد ہی عورت جبتک اپنے شوہر کی اطاعت نہ کریگی صالحہ نہ ہوگی بما حفظ اللہ میں ما موصولہ ہی الذی کی معنی سے اسکی طرف پھرنے کی ضمیر محذوف ہے اور باء جارہ مقابلے کی معنی سے ہی اسکی تقدیر یون کرینگی بما حفظہ اللہ لھن اسکی معنی یہہ ہی عورتون پر شوہرون کے حقوق کی محافظت کرنا واجب ہی مقابلے مین اسکے جو اللہ تعالی مردون پر عورتون کے حقوق کی محافظت واجب کیا مہر دینا ان پر مقرر کیا اور انکا خرچ دستور موافق دینیکا اور انکے درمیان عدل کرنے کا امر کیا بما مین ما مصدریہ بھی ہو سکتا ہی اب اسکی تقدیر یون ہوگی بحفظ اللہ ایا ہن مصدر اپنے فاعل کی طرف مضاف ہوا ہی اسکا مفعول محذوف ہے معنی یون ہوگی وے عورتین خبرداری کرنیان ہیں غیبانے مین انکو اللہ تعالی محافظت کرنیکے سبب سے یعنے حفظ الغیب انکو میسر نہین ہوا مگر اللہ تعالی انکو اسکی توفیق دینے سے امام احمد اور نسائی اور ابن جریر اور ابن المنذر اور ابن ابی حاتم اور حاکم اور بیہقی اپنی سنن مین ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین کہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھے عورتون مین بہتر کون ہی فرمائے بہتر عورت وہ ہی مرد جب حکم کیا اطاعت کرتی ہی جب دیکھا تو خوش ہوتی ہے اور اپنے نفس کی اور اسکے مال کی خبرداری کرتی ہی بعضی روایتون مین آیا ہی عورتون مین بہتر وہ ہی جب تو اسکو دیکھا تو تجھکو خوش کرے اور جب تو اسکو امر کیا تو بجا لاوے اور جب تو اس سے پوشیدہ ہوا تو تیرے مال کی اور اپنے نفس کی خبرداری کرے اسکے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الرجال قوامون علی النساء کی آیت کو قانتات حافظات للغیب تک پڑھے حاکم کہا یہہ حدیث صحیح ہی مسلم کے شرط پر ذہبی اپنے مختصر مین اسکے قول کو مسلم رکھا ہی بندۂ عاصی کہتا ہی اسکی سند مین محمد بن عجلان ہے مسلم اسکی حدیث کو متابعت مین لے آتا ہی اصول مین اس سے حجت نہین لیتا حافظ عسقلانی نے

نے نسائی کی حدیث کو ذکر کر کے کہا کہ وہ حدیث حسن ہے ابوداؤد اور حاکم اور بیہقی مجاہد کی طریق سے وہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے کیا مین تمکو ایک بہتر گنج کی جسکو آدمی جمع کر رکھتا ہی خبر نہ دیون کہ بہتر فائدے وہ صالح عورت ہی جب اسکو دیکھتا ہی تو خوش کرتی ہی اور جب اسکو امر کرتا ہی تو اطاعت کرتی ہی اور جب اس سے غائب ہوتا ہی تو خبرداری کرتی ہی ابوداؤد نے کتاب الزکاۃ مین الذین یکنزون الذہب والفضۃ کی آیت نازل ہوئی سو حدیث مین اس حدیث کو ذکر کیا ہی اور اس پر سکوت کیا ہی یہہ حدیث اسکے پاس صالح ہوئی امام نووی نے خلاصے مین کہا اسکی سند صحیح ہی لیکن بیہقی نے سنن مین اسکو روایت کیا سو سند مین ایک راوی زیادہ کیا ہی اس سے معلوم ہوا کہ ابوداؤد کی سند مین انقطاع واقع ہی اسی معنی کی حدیث کو ابن ماجہ نے ابی امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی حافظ عسقلانی کہا اسکی سند ساقط ہی اور طبرانی نے عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی حافظ ابوالحسن الہیثمی کہا اسکی سند مین زریک بن ابی زریک ہے مین اسکو نہین جانتا باقی کے رجال ثقہ ہین بندہ عاصی کہتا ہی ابن حبان نے زریک بن ابی زریک کو اپنی کتاب الثقات مین ذکر کیا ہی اور طبرانی اسکو ثوبان وغیرہ سے بھی روایت کیا ہی اور ابن ابی شیبہ نے یحیی ابن جعدہ سے روایت کیا ہی ان سب طریقون کو جمع کر کے دیکھنے سے یہہ حدیث درجہ صحت کو پہنچتی ہی ابن حبان نے اپنی صحیح مین ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے عورت جب پانچ وقت کی نماز پڑھے اور اپنی فرج کو عصمت سے رکھے اور اپنے شوہر کی اطاعت کرے تو بہشت مین جس دروازے سے چاہتی ہی جاوے اس مضمون کی حدیث عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے بھی مرفوع آئی ہی اسکو امام احمد اور طبرانی روایت کئے ہین بزار اور ابن حبان اپنی صحیح مین ابی سعید الخدری رضی اللہ سے روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے شوہر کا حق اسکی استری پر یہہ ہی کہ اگر شوہر کے بدن پر پھوڑا رہے استری اسکو چاٹے یا شوہر کے نتھنے سے پیپ یا لہو بہے اور استری اسکو نگلے تو شوہر کا حق ادا نہین کی امام احمد اور بزار نے انس بن مالک سے ایک طویل حدیث روایت کی ہی کہ جس مین کسی انصاری کا اونٹ بھڑک جاکے لوگون پر حملہ کرتا تھا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کے سجدہ کیا اسکو دیکھ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو

سجدہ کرنیکی اجازت صحابہ چاہے تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ایک آدمی دوسرے آدمی کو سجدہ کرنے کی
صلاحیت نہیں رکھتا آدمی کو آدمی سجدہ کرنا درست ہوتا تو مین استری اپنے شوہر کو سجدہ کرنیکا امر کرتا
کیا واسطے مرد کا حق استری پر بہت بڑا ہے اگر شوہر کو سر سے پانون تک پھوڑا رہے اور اس سے
پیپ پانی بہے استری اسکو چاٹے تو بھی شوہر کا پورا حق ادا نہین کئی حافظ المنذری کہا اس حدیث کی
سند جید ہے حاکم نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کئی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے
نیک بختی کے تین چیز ہین عورت تو اسکو دیکھا تو تجھکو خوش کرتی ہے اور تو اس سے غائب ہوا تو اپنے
نفس پر اور تیرے مال پر اسکو امین پاتا ہے اور جانور غریب چالو تجھکو تیرے ساتھ والون مین لیجا کے
پہنچاتا ہے اور کشادہ جسمین مرافق یعنے آرام کے جگہہ بہت ہین بدبختی کے تین چیز ہین عورت اسکو دیکھا
تو بری دستی ہے اور تیرے سے زبان درازی کرتی ہے اگر اس سے تو غائب ہووے تو اپنے نفس پر
اور تیرے مال پر اسکو امین نہین پاتا اور جانور اڑیا لو اگر اسکو مارا تو تجھکو تعب مین ڈالتا ہے نہ مارا
تو ساتھیون مین لیجا کے نہین پہنچاتا اور تنگ گھر جسکے مرافق کم ہین حاکم اور بیہقی نے معاذ بن جبل رضی اللہ
عنہ سے روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اللہ تعالی پر ایمان لائی سو عورت کو اپنے
شوہر کے گھر مین جسکو شوہر مکروہ جانتا ہے بلوانا اور جہان جانیکو شوہر مکروہ جانتا ہے وہان جانا اور اسکے امر مین
کسیکی اطاعت کرنا اور شوہر کے دلکو دکھانا اور اسکے بچھونے کو یعنے اسکے ساتھ ملکے سونیکو چھوڑنا اور
اسکو مارنا حلال نہین اگر زیادتی شوہر کی ہے تو اسکے پاس آکے اسکو راضی کرے پھر شوہر اسکی بات کو مانا
تو خوب اور اللہ اس عورت کے عذر کو قبول کریگا اور اس عورت پر کچھ گناہ نہین اسکی بات سے شوہر راضی
نہین ہوا تو عورت اپنے عذر کو اللہ تعالی تک پہنچا دئی حاکم کہا اس حدیث کی سند صحیح ہے نسائی اور بزار
اور حاکم نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے جو عورت
اپنے شوہر کی کہ جس شوہر کے بن اسکو استغنائی نہین ہے شکر گذاری نہ کرے تو اللہ تعالی اس عورت کی
طرف نظر نہین کرتا حافظ المنذری کہا نسائی اور بزار اس حدیث کو دو طریق سے روایت کئے ہین انمین
سے ایک طریق کے رجال صحیح کے رجال ہین اور حاکم اسکی تصحیح کئی ہے بخاری اور مسلم نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

عنہ سے روایت کیے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے جس عورت کا شوہر حاضر ہو تو وہ عورت
روزہ نہ رکھے مگر اسکی اجازت سے اور جسکا شوہر حاضر ہو وہ عورت اسکے گھر میں کسیکو آنیکی رخصت
نہ دیوے مگر اسکی اجازت سے بندۂ عاصی کہتا ہی اس جگہہ روزے سے سنت روزہ مراد ہی بخلاف
رمضان کے فرض روزہ اسکے رکھنے واسطے اجازت کسی کی درکار نہین شوہر حاضر ہو تو اسکے بے اذن گھر مین
کسی کو آنیکی اجازت نہ دینا جو کہا ہی اس سے یہہ غرض نہین شوہر غایب ہو تو اجازت دینا بلکہ اس صورت مین
اجازت نہ دینا متاکد ہی حدیث مین قید جو لگا ہی غالب عادت کے نظر کرتے ہی طبرانی زید بن ارقم رضی اللہ عنہ
سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے استری جب تک اپنے شوہر کے سب حقوق ادا نہ کرے
اللہ تعالی کا حق بھی وہ ادا نہین کی ہو اگر اونٹ کی پشت پر بیٹھی ہی اور شوہر اسکو بلاوے یعنے وطی کی خواہش کرے
تو اپنے نفس کو اس سے باز نہ رکھے حافظ المنذری کہا اسکی سند جید ہی ترمذی اور نسائی اور ابن حبان اپنی
صحیح مین طلق بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے شوہر نے اپنی عورت
کے تئین اپنے کام کو بلا دے تو اسکے پاس گیا چاہیے اگرچہ عورت تنور پر ہی یعنے روٹی پکاتی رہے ترمذی نے
اس حدیث کی تحسین اور ابن حبان اسکی تصحیح کیے ہین بخاری اور مسلم اور ابوداؤد اور نسائی نے ابوہریرہ
رضی اللہ عنہ سے روایت کیے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے شوہر جب اپنی عورت کو اپنے بچھونے
پر بلاوے اور وہ نہ آوے اور شوہر غصے سے شب کاٹا تو صبح ہونے تک اس عورت کو فرشتے لعنت کرتے ہین
ابن ماجہ اور ابن حبان اپنی صحیح مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرمائے تین شخص ہین انکی نماز ایک بالشت بھی انکے سر پر نہین جاتی پھر انمین عورت کو ذکر کیے جو اپنے
شوہر کو ناخوش کرکے شب گذارتی ہی ابن حبان اور ابن خزیمہ نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت
کیے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تین شخص کی نماز قبول نہین ہوتی اور انکی کوئی نیکی آسمان پر
نہین جاتی پھر انمین عورت کو شمار کیے کہ جس پر اسکا شوہر ناخوش ہوتا ہی یہان تک کہ شوہر راضی ہووے
طبرانی اوسط مین عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے
عورت اپنے گھر کے باہر نکلے اور اسکا شوہر اسکے نکلنے کو مکروہ جانتا ہی تو اس عورت پر ہر فرشتہ جو آسمان مین ہے

اور یہہ چیز کہ اسپر سے وہ عورت کو دی ہی سو جن و انسان کے سبب اُس عورت پر لعنت کرتے ہین وَالّٰتِیْ
تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ وَاهْجُرُوْهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ اور جن عورتون کی بدخوئی
کا تمکو ڈر ہو سو اُن کو پند دو اور جدا کرو اُنکو سونے مین اور مارو اُنکو عورت اپنے شوہر کی اطاعت سے
نکلنے اور اُسکی نافرمانی کرنے اور اُس سے نفرت اور عداوت پیدا کرنے کو نشوز کہتے ہین نشز سے ماخوذ ہے
نشز مکانِ مرتفع کو کہتے ہین عورت اپنے مرتبے سے اپنے کو بلند سمجھی اسلئے اُسکو نشوز کہا اس آیت سے مقصود
یہہ ہی عورت نشوز کرنیکا تمکو گمان ہو اسطور سے کہ اس عورت سے علامت نشوز کے نمود ہوئے تو اس عورت
کو وعظ کرو یعنے پند و نصیحت کرو نشوز کے علامت عورت کے حال سے شوہر پر ظاہر ہو جاتے ہین
خواہ قول سے ہو یا فعل سے مثلاً ہمیشہ اس سے بات ملایمت سے کرتی تھی یا جھڑک کے جواب نہین
دیتی تھی اور بلوائے تو جلد آتی تھی اور کچھہ کسی کام کا امر کیا تو جلد اُسکو بجا لاتی تھی اس آئین مین
جب خلاف ہوا سخت بات بولی یا جھڑک کے جواب دئی یا جلد نہین آئی یا حکم بجا لانے مین سستی کی تو معلوم
ہوا اُسکی نولی بدلی اور وہ نشوز اختیار کئی اس صورت مین اُسکو زبان سے نصیحت کی بات بولنا مثلاً اُسکو
کہنا اللہ تعالی سے ڈر میرے حقوق تجھہ پر لازم ہین تو یہہ اپنی تیڑی چال چھوڑ میری اطاعت کرنا تجھہ پر
فرض ہے ایسے باتون سے اُسکو پند دینا وعظ قبول نہین کئی اور اپنی تیڑی چال پر ہٹ کئی اور اُسکا
نشوز متحقق ہوا تو اُسکو مضجع مین ہجر کرنا مضجع جیم کے فتح سے خوابگاہ اور سونے کی جگہہ کو کہتے ہین مضاجع
اُسکی جمع ہی خوابگاہ مین ہجر کرنا یعنے اُسکے ساتھہ ملکے سونے کو یا اُس سے وطی کرنیکو چھوڑنا ابن عباس
رضی اللہ عنہما کہے اُسکے طرف پیٹ پھرا کے سووے اور اُس سے بات نہ کرے معلوم کیجئے سونا اُسکے
پاس چھوڑا تو اُس پر یہہ بات شاق ہوگی اور نشوز ترک کریگی اگر شوہر سونا ترک کرنے کو غنیمت
سمجھے اور نشوز نہین چھوڑے تو اُسکو مارے ابن عباس رضی اللہ عنہما کہے اُسکو مسواک سے یا اُسکے
مانند کی چیز سے مارے ہمارے فقہا کہتے ہین نشوز کے علامت اُس سے ظاہر ہو تو اُسکو فقط وعظ کرنا
ہجر نہ کرنا اگر نشوز متحقق ہوا لیکن متکرر نہین ہوا تو اُسکو وعظ کرنا اور ہجر کرنا اُس حالت مین مارنا جائز
ہے یا نہین اسمین دو قول ہین نووی کا مختار یہہ ہی کہ مارنا جائز ہی اگر نشوز متکرر ہوا وعظ اور ہجر کے ساتھہ

ساتھ مارنا بھی جائز ہے امام شافعی رضی اللہ عنہ کہے مارنا مباح ہے لیکن نہ مارنا افضل ہے جب مارا تو
مار مبرح نہ ہونا کیواسطے صحیح حدیثون مین تصریح ہے کہ مار غیر مبرح ہونا اگر سمجھا بدون مبرح مار کے نشوز نہ
چھوڑیگی یا مارنا کچھ فایدہ نہ دیگا تو ایسی صورت مین مارنا جائز نہین مبرح مار وہ جو سخت اور شدت سے
ہووے یعنے اس مار کا درد بہت ہووے کہ جس سے تیمم مباح ہونیکا اندیشہ رہے غیر مبرح مار کو رویانی نے
فقہا سے نقل کیا ہے کہ رومال لپیٹ کے مارنا یا ہاتھ سے مارنا کوڑے سے اور لکڑی سے نہ مارنا اسکے
منھ پر مارنا یعنے طمانچہ وغیرہ یا مار کہ جس سے ہلاک ہو یا مار مبرح مارنا جائز نہین ایسا ہی بہت
لاغر ہی یا نازک ہے مار کی طاقت نہین رکھتی ہے تو اسکو مارنا جائز نہین حرہ کو چالیس مار سے افزود
اور باندی کو بیس مار سے افزود مارنا جائز نہین ہجر کی صورت مین اس سے بات کرنا چھوڑ دیا تو تین
روز سے افزود نہ رہنا کیواسطے تین روز افزود کسی سے بات ترک کرنا حرام ہے ہاں گناہ سے باز
آنے اور اسکے دین کی صلاحیت واسطے بات ترک کرنا تین دن سے افزود ہو تو بھی جائز ہے بشرطیکہ بات
ترک کرنے مین اپنی نفس کی حظ کا غرض بالکل نہ رہے بلکہ عذر شرعی واسطے رہے جیسے فاسق اور بدعتی
سے کلام ترک کرنا مندوب ہے معلوم کیجیے اللہ تعالی آیت مین اول وعظ ذکر کیا بعد ہجر کو بولا بعد مار کا حکم کیا
سو اس مین اشارہ ہے کہ اخف سے غرض حاصل ہو جاوے تو اشد پر اقدام کرنا جائز نہین فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا
تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا پھر اگر وہ عورتین تمھارے حکم مین آوین تو مت تلاش کرو ان پر الزام کی راہ یعنے
وعظ وغیرہ سے نشوز ترک کرکے تمھاری اطاعت قبول کرین تو انکو ایذا دینے کی راہ کو مت جاؤ مسلم
نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے حجۃ الوداع کی مطول حدیث مین یہہ روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فرمائے عورتون کے حق ادا کرنے مین اللہ سے ڈرو کیواسطے تم انکو اللہ کے امان سے لئے
اور اللہ کے کلمے سے انکے فرج کو حلال کئے تمھارا حق ان پر یہہ ہے کہ تم جسکو مکروہ جانتے ہین اسکو
تمھارا بچھونا کھندلنے نہ دیوے اگر دین ایسا کرین تو انکو مارو مار ایسا جو مبرح نہ ہو اور انکا حق تمھارے
پر یہہ ہے کہ انکو کھانا کپڑا دستور کے موافق دینا اس حدیث مین اللہ کے کلمے سے کرکر جو مذکور ہوا
اس سے فانکحوا ما طاب لکم من النساء الآیہ مراد ہے اس کلمے سے عورتون کو نکاح کرنا حلال ہوا یا کلمے سے

نکاح کا ایجاب و قبول مراد ہی بچھونا کھندلنے نہ دیو یعنے شوہر جسکو اپنے گھر مین آنا مکروہ جانتا ہی اسکو گھر مین نہ بلوا وے اور گھر مین بیٹھنے نہ دیوے خواہ مرد ہو یا عورت اجنبی شخص ہو یا عورت کا محرم ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے عمرو بن الاحوص رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع مین حاضر تھا سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کئے اور لوگونکو پند و نصیحت کئے پھر چند احکام ذکر کئے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے سنو تم عورتون کے ساتھ خوبی سے چلنے کی نصیحت کو قبول کرو وے عورتین تمھارے قید مین ہین اسکے سوا اُنسے اور کسی چیز کے تم مالک نہین مگر صریح بیحیائی کرین تو پھر ایسا کرین تو اُنکے ساتھ ملکے سونا ترک کرو اور اُنکو مارو جو سخت مار نہے پھر تمھاری اطاعت کرین تو اُنکو ایذا دینے کا حیلہ مت ڈھونڈھو سنو تمھارا حق تمھارے عورتون پر ہی اور تمھاری عورتون کا حق تمھارے پر یہہ ہی تم جسکو مکروہ رکھتے ہین اسکو تمھارا بچھونا کھندلنے نہ دینا اور تم جسکو مکروہ رکھتے ہین اسکو تمھارے گھر مین آنے نہ دینا اُنکا حق تمھارے پر یہہ ہی اُنکو کھانا کپڑا اچھی طور سے دینا ترمذی نے کہا یہہ حدیث حسن صحیح ہی ترمذی اور ابن حبان نے اپنی صحیح مین ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے مومنون مین اکمل وہ ہی جسکے اخلاق نیک ہو تمھارے مین کے خوب لوگ وے ہین جو اپنے عورتونکے ساتھ خوبی سے چلتے ہین بخاری اور مسلم وغیرہ نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے عورتونکے ساتھ خوبی سے چلنے کی نصیحت قبول کرو کیا واسطے عورت پھنسلی سے پیدا ہوئی ہی پھنسلی کے اوپر بہت کجی رہتی ہی اگر تو اُس پھنسلی کو سیدھی کرنا چاہتا تو توڑ دیگا اگر چھوڑ دیگا تو ہمیشہ تیڑی رہیگی سو عورتون کے ساتھ خوبی سے چلنے کی نصیحت کو قبول کرو مسلم کی ایک روایت مین یون ہی عورت پھنسلی سے پیدا ہوئی ہی تیرے پاس ایک ہی طور پر سیدھی نہ رہیگی اگر تجھکو اُس سے فائدہ لینا ہی تو اسکی کجی کے ساتھ فائدہ لے اگر تو اسکو سیدھی کرنے جائیگا تو توڑ دیگا اسکو توڑنا سو اُسکو طلاق دینا ہی اس حدیث مین عورت پھنسلی سے پیدا ہوئی جو آیا ہی اسمین ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث کی طرف اشارہ ہی جسکو ابن اسحٰق کتاب المبتدا مین روایت کیا

گیا ہی کہ آدم علیہ السلام کے سوتے وقت انکی بائین طرف کی چھوٹی پھنسلی سے حوا کو پیدا کیا حدیث کی معنی گویا یون ہین عورتین اپنی اصل خلقت مین ٹیڑی چیز سے پیدا ہوئین ہین ٹیڑی چیز کو سیدھی کرنا دشوار ہی وہ جو فرمائے پھنسلی کے اوپر بہت کجی رہتی ہی سو توڑنے کی معنی کی تاکید واسطے ہی کیونکہ کسی چیز کو سیدھا کرتے ہین تو اوپر کی جانب سے کرتے ہین اسکی اوپر کی جانب ہی نہایت کج ہی سیدھا کرے تو ٹوٹ جائیگی معلوم کیجئے عورت کو اسکی کجی پر چھوڑنا جو اس حدیث مین آیا ہی اس سے مباح امور مراد ہین اگر وہ واجبات کو ترک کری یا گناہونکی مرتکب ہولی تو اسکو پند و نصیحت وغیرہ جیسا اوپر اللہ تعالی فرمایا ہی اُسکو عمل مین لانا ابوداؤد اور ابن حبان نے اپنی صحیح مین معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین بولا مین نے کہا یا رسول اللہ ہمارے عورتونکا حق ہم پر کیا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تو آپ کھانا کھاوے تو اسکو بھی کھلاوے اور تو آپ کپڑا پہنا تو اسکو بھی پہناوے اسکے منھہ پر نہ مارے اور اسکو تقبیح نہ کرے اور اسکو ہجر نکرے مگر گھر ہی مین تقبیح نکرے یعنے اسکو قبحک اللہ یعنے اللہ تیرا برا کرے کرکے نہ کہنا یا اسکو بری بات نہ بولنا گالیان نہ دینا نہ ہجر نہ کرے مگر گھر ہی مین یعنے اس پر خفا ہو تو اسکے پاس سوکے گھر ہی مین دوسری جگہہ سوئے گھر چھوڑکے باہر نکل نہ جاوے یہہ حکم خوہی ہجر نہ کرنا مگر گھر ہی سونا لازم نہین گھر مین نہ آوے تو بھی جائز ہی ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور عبدالرزاق اور ابن سعد اور احمد اور ابن المنذر اور ابن حبان اور حاکم اور بیہقی نے ایاس بن بن عبداللہ بن ابی ذباب سے روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اللہ کے بندیون تم مت مارو پھر عمر رضی اللہ عنہ آکے عرض کئے ذئرالنساء علی ازواجہن یا رسول اللہ یعنے عورتین اپنے مردون پر نشوز شروع کرین اور ان پر چڑھے باندیان ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عورتون کو مارنیکی اجازت دئے بعد بہت سے عورتین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل پاس آکے اپنے مردون کی شکایت کئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم لوگونکو کہے بہت سے عورتین ایک روایت مین لیا ہی لوہ [illegible] محمد کے اہل پاس آکے اپنے شوہرونکی شکایت کئین وے لوگ جنے عورتونکو مارنے والے تمھارے مین خوب آدمی نہین ابن حبان اور حاکم اس حدیث کی تصحیح کئے ہین اس حدیث کا راوی ایاس بن عبداللہ جو ہی اسکو بعضون نے

صحابی کہتے ہیں اور بعضے تابعین میں شمار کرتے ہیں حافظ عسقلانی نے پہلے قول کو ہی ترجیح دی ہے
امام شافعی کہے اس حدیث میں عورتوں کو مارنے سے نہی جو کئے سو احتمال ہے کہ افضل اور اولی کو اختیار
کئے بعد مارنیکا امر جو کئے اباحت واسطے کئے اور احتمال ہے کہ مارنے سے نہی کئے سو واضربوہن کی
آیت نازل ہونیکے قبل تھا آیت نازل ہوئی بعد اذن دئے ابن ابی شیبہ اور امام احمد اور بخاری
اور مسلم اور ترمذی اور نسائی نے عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے کیا واسطے تمہارے بعضے لوگ اپنی عورت کو ایسا مارتے ہیں غلام کو مارسا ایک روایت
میں ہے باندی کو مارسا پھر رات کو اسکے ساتھ ملکے سوتے ہیں عبدالرزاق نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے
روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے کیا بعضے لوگونکو شرم نہیں اپنے عورت کو غلام کے
تئیں مارسا مارتے ہیں دن کے پہلے پہار میں مارتے ہیں پچھلے پہار میں اسکے ساتھ ملکے سوتے ہیں معلوم
کیجئے اس حدیث سے غرض یہہ ہے مرد اپنی عورت کے ساتھ خوبی سے رہنا مار پر ہاتھ نہ ڈالنا اپنی استری
کو خوب سا مارکے پھر تھوڑے وقت کے بعد اسکے ساتھ ہم بستر ہونا بھلے مانس کا کام نہیں اور نہایت
قبیح ہے کیا واسطے ہم بستر ہونا نفس کی میلان اور عشرۃ کی رغبت کے ساتھ ہو تو مستحب ہے مار کھائی تو اسکو
شوہر سے نفرت رہتی ہے عیش حاصل نہیں ہوتا اسلئے ایسی حرکت مذموم ہونے کی طرف حدیث میں اشارہ
کئے اگر بن مارنیکے راہ پر نہیں آتی ہے تو تھوڑا مار کہ جس سے کمال نفرت اسکو نہ ہو مضائقہ نہیں ڈرانے
سے اپنا غرض نکلتا ہے تو مار کے نام کو نہ جا اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيرًا ؁ بے شک اللہ ہی سب سے
بلند بڑا اللہ تعالی یہاں اپنے دو صفت بیان کیا ایک علی دوسری کبیر علی کی معنی بلند مرتبہ ایسا کہ
واصفونکی وصف اور عارفونکی معرفت سے برتر ہے کہ جس بلندی سے مدح کے سب صفات کا مستحق ہوا
کبیر کی معنی بڑا ایسا جو اپنی بڑائی پر سب سے مستحق ہوا جسکے عظمت اور کبریائی کے روبرو سب چیز
چھوٹے ہو جاتے ہیں ان دونوں صفت کو یہاں ذکر کرنا چند وجہ سے نہایت مستحسن ہوا پہلی
وجہ یہہ کہ ان کو یہاں ذکر کرنے سے مردوں کو عورتوں پر ظلم کرنیکی تہدید غرض ہے اسکا بیان
یوں ہے کہ عورتاں تمہارا ستم دفع کرنے سے عاجز ہیں اور اپنا حق تم سے حاصل کرنیکی قدرت نہیں

نہین رکھتے تم اِن کے اوپر مسلط نہین کرکے معذور نہ ہوتا اور اُن کے ایذا کے درپے نہ ہوتا کیا واسطے اللہ تعالیٰ سب سے بلند بڑا اور سب پر قادر ہی ایک دن تم سے اُنکی ایذا کا بدلا لیگا دوسری وجہ عورتان تمھاری اطاعت قبول کئے بعد تم اپنی قوت و قدرت پر نظر کرکے اُنکو ایذا دینے کی قابو مین مت لاؤ کیا واسطے اللہ تعالیٰ باوجود اپنے علو اور کبریائی کے کسی کو حق کے سوا دوسری چیز کی تکلیف نہین دیتا تیسری وجہ اللہ تعالیٰ باوجود اپنے علو اور کبریائی کے تمکو تکلیف نہین دیتا مگر اُسی کی جو تم طاقت رکھتے ہین تم بھی عورتون کو اپنی محبت کی تکلیف نہ دیتا کیا واسطے یہہ محبت اُنکی اختیار مین نہین چوتھی وجہ اللہ تعالیٰ باوجود اِس بلندی اور کبریائی کے تم توبہ کئے تو توبہ قبول کرتا ہی گناہ بخش دیتا ہی اُسکی یاداش نہین کرتا عورت جب اپنا نشوز چھوڑے اور تمھارے حکم مین آوے تو اُنکی خطا معاف کرنا گذشتہ خطا کا کینہ دِل مین نہ رکھنا اللہ تعالیٰ کی قدرت و اختیار تم پر جس قدر ہی تمکو اپنے زیردستون پر اتنی قدرت نہین باوجود اِس قدرت کے اللہ تعالیٰ جب معاف کیا تو تم معاف کرینگے احق واولیٰ ہین پانچون وجہ اللہ تعالیٰ باوجود اِس علو وکبریائی کے احکام تمھارے ظاہر حال پر جاری کیا تمھارے بطون پر کا پردہ نہین توڑتا تم بھی عورت کے ظاہر حال پر اکتفا کرنا اُسکے دِل مین تمھاری دوستی یا دشمنی ہی سو اُس کی جستجو نہ کرنا وَاِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوا حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَحَكَمًا مِّنْ اَهْلِهَا اور اگر تم ڈرو گے مخالفت کو ان دونون مین تو کھڑا کرو ایک منصف مرد کے لوگون مین سے اور ایک منصف عورت کے لوگون مین سے معلوم کیجے عورت نشوز کی تو اُسکو سدھارنے کی راہ اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ اُسکو وعظ و نصیحت کرنا اور ہجر کرنا اور مارنا اُس پر بھی نشوز نہین چھوڑی تو حاکم پاس قصہ مرافعت کئے بن صورت نہین بنتی سو اُسکا حکم ذکر کیا ہمارے فقہا کہتے ہین حاکم پاس جب مرافعہ کئے تو قاضی دیکھنا کہ نشوز کس واسطے ہی شوہر اُسکا حق ادا نہین کرتا ہی مثلاً خرچ کو نہین دیتا یا اُسکے پاس رہنے کے دن نہین رہتا ہی شوہر کو اُسکا حق ادا کرنے پر جبر کرنا یا شوہر اُس سے بدخلقی کرتا ہی اور بے سبب اُسکو ایذا دیتا ہی مارتا ہی تو شوہر کو اُس سے منع کرنا لیکن تعزیر نہ دینا منع کئے پر بھی نہ مانا استری کو اُسکو سزا دلوانا چاہی تو شوہر کے حال مناسب سزا دینا اگر شوہر استری کی تعدی اور استری شوہر کی تعدی

بیان کرے تو انکے پڑوس مین ثقہ شخص کوئی رہتا ہی تو اس سے دونون کا حال دریافت کرکے جس سے
تعدی ہوتی ہی اُسکو منع کرے سزا دینا مناسب دیکھتا ہی تو سزا دیوے پڑوس مین کوئی ثقہ نہین رہتا ہی
تو ثقہ کے پڑوس مین ان دونون کو رکھ کے حال دریافت کرے جس سے تعدی ہو اُسکو منع کرے
با این ہمی راہ پر نہ آوے تو دونون کو جدا رکھنا بلکہ شوہر کی جرأت کو دیکھنے سے معلوم ہو کہ وہ
عورت پر زبردستی کریگا اور شدت سےماریگا تو دونون کو جدا رکھنا جب دونون مین مخالفت
بہت بڑ گئی اور شقاق ہوا تو دونون کی طرف سے دو منصف مقرر کرنا اس حکم کو بیان کرنے اللہ تعالےٰ
فرمایا فان خفتم ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہین خفتم علمتم کی معنی سے ہی یعنے جب تمکو یقین ہوا کہ عورت
مرد آپس مین ضد رکھتے ہین بعضے کہتے ہین خفتم ظننتم کی معنی سے ہی یعنے جب تمکو گمان ہوا پہلی معنی ہی
اولیٰ ہی کیا واسطے مار تو رہ ہووے بعد اُس مین مخالفت آنا یقینی ہی لیکن آیندہ وہ شقاق باقی نہ رہنے
منصف ٹھہرا کرنا ہی شقاق کی معنی مخالفت مخالفت کو شقاق کہے کیا واسطے دو شخص مین جب مخالفت
ہوتی ہی تو ہر ایک ایک شق مین یعنے ایک جانب مین ہوتا ہی اور ایک دوسرے کا خلاف کرتا ہی بینہما
کی ضمیر زوجین یعنے مرد عورت کی طرف پھرتی ہی یعنے مرد عورت مین بیہر مرد استری سے ملاپ کرتا ہی
نہ اُس سے درگذر رہتا ہی اور نہ اُس سے فرقت کرتا ہی اور عورت بھی نہ شوہر کی فرمانبرداری کرتی
ہی نہ کچھ چھوڑ دیکے اُس سے جدا ہوتی ہی تو منصفون کو کھڑے کرنا اللہ تعالیٰ جو فرمایا فابعثوا حکما
یعنے تم منصف ٹھہرا کرو یہہ حکم کس کو ہی بعضے کہتے ہین حاکمونکو اور جو انکی طرف سے حکم رانی کرتے ہین
انکو ہی شافعیہ ایسا ہی کہتے ہین حکم ٹھہرا کرنا قاضی پر واجب ہے اور بعضے کہتے ہین یہہ حکم اُمت
کے صلحا لوگ پر ہی کیا واسطے فابعثوا مین خطاب جمع کو ہی اُسکو بعض پر حمل کرنا اولیٰ نہین بعضے مفسرین
حنفیہ کے ایسا ہی کہتے ہین اور بعضے کہتے ہین خطاب زوجین کو ہی لیکن تامل کرنے والے پر ظاہر
ہی عورت مرد دونون منصف مزاج ہین تو حکم مقرر کرینگے اور انکے قول پر راضی ہونگے اگر انکی
مزاج مین شرارت ہی تو نہ آپس کی رضامندی سے حکم ٹھہرا کرینگے نہ صلحا لوگ کا کہا مانینگے انکی کجی کے
نظر کرتے حاکم حکم مقرر کرنا ضرور ہی حاکم جب مقرر کیا تو اُسکے ڈر سے قبول کرنا ضرور ہوتا ہی اللہ تعالےٰ

اللہ تعالیٰ فرمایا دو حکم رہنا ایک ہی حکم دونونکی طرف سے ہو تو کفایت نہین کرتا ہی شوہر کا حکم اسکے لوگون
سے رہنا اور استری کا حکم اسکے لوگون سے رہنا جو آیت مین مذکور ہی استحباب واسطے ہی نظر کرنے لیں بات
سے قرابت والی کو اپنے قریب کے حال سے آگہی خوب رہتی ہی اگر اجنبی کو حکم کرے تو بھی جائز ہی حکم دو
رہنے سے فائدہ یہ ہی کہ ہر ایک کا حکم تخلیہ مین اپنے پچھی سے اسکا حال دریافت کریگا اسکی رغبت نکاح
باقی رہنے مین ہی یا فرقت مین ہی سو معلوم کریگا یہہ بات معلوم ہوئی بعد دونون حکم جمع ہوکر جو اصلح
ہی اسکو عمل مین لاوینگے دونون حکم مرد عورت کی طرف سے وکیل ہین یا قاضی کی طرف سے ان دونون
کو ولایت ثابت ہوئی ہی اسمین امام شافعی رضی اللہ عنہ کے دو قول ہین اصح قول مین یہ دونون حکم عورت مرد
کی طرف سے وکیل ہین انکو وکیل کرنے پر دونون کی رضا مندی شرط ہی شوہر اپنے حکم کو طلاق دینے کی یا کچھ
لیکے خلع کرنیکی اجازت دینا اور عورت اپنے حکم کو پیسا دیکے طلاق قبول کرنیکی اجازت دینا شرط
ہی شوہر اگر اجازت نہ دیوے تو اپنی رائے سے طلاق وغیرہ دینا صحیح نہین طلاق کے وکیل کو خلع کرنا جائز
نہین خلع کے وکیل کو بعوض طلاق دینا جائز نہین ابو حنیفہ اور احمد کا بھی یہی قول ہی شافعی کے دوسرے
قول مین انکو قاضی کی طرف سے ولایت ثابت ہی مرد عورت کی رضا مندی شرط نہین حکم کو طلاق یا خلع
کرنیکی اختیار ہی مالک اور اسحٰق کا یہی قول ہی اِنْ يُّرِيْدَآ اِصْلَاحًا يُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَيْنَهُمَا اگر یہ دونون
صلح چاہینگے تو اللہ ملاپ دیگا انمیں یریدا اور بینہما کی تثنیہ کی ضمیر مین چار وجہ ہین پہلی وجہ دونون
ضمیر کی مرجع حکمین کی طرف ہی یعنے دونون حکم کا ارادہ عورت مرد مین دوستی کر دینا اور فساد
مٹا دینیکا ہی تو اللہ تعالیٰ دونون حکم مین توفیق دیگا انکے حق مین جو بہتر ہی اسپر دونون حکم اکٹھا
ہونگے دوسری وجہ دونون ضمیر کی مرجع زوجین ہین یعنے مرد و عورت دونون کا ارادہ اصلاح
کا ہی تو اللہ تعالیٰ مرد و عورت مین ملاپ دیگا تیسری وجہ یریدا کی ضمیر کی مرجع حکمین بینہما کی ضمیر کی مرجع
زوجین یعنے دونون حکم اصلاح کا ارادہ کرینگے تو اللہ تعالیٰ مرد و عورت مین ملاپ دیگا چوتھی وجہ
اسکا عکس یعنے یریدا کی ضمیر کی مرجع زوجین کی طرف بینہما کی ضمیر کی مرجع حکمین کی طرف یعنے مرد و عورت
اصلاح کا ارادہ کرینگے تو اللہ دونون حکم مین ملاپ دیگا تا جس مین صلاح ہو اسیکو کرے اصلاح سے

مراد دونون مین کا جھگڑا مٹ جانا خواہ دونون مین دوستی کروا دینے سے ہو یا دونون مین فرقت
کر دینے سے توفیق کی معنی لغت مین کسیکو ہاتھ دینا اور مدد کرنا اسکو اللہ تعالی کی طرف اضافت کرے تو اللہ
تعالی کی لطف مراد ہی کہ جسکے سبب سے اسکی طاعت کرنے پر مدد ہوتی ہی اسمین اشارہ ہی کوئی کام اور غرض
اللہ تعالی کے بے توفیق حاصل نہین ہوتا اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلِیْمًا خَبِیْرًا ہ مقرر اللہ جانتا ہی آگاہ ہی یعنے
دونون مین ملاپ کرا دیتے ہین یا دونون مین آتش افروزی کرتے ہین سب کا علم اللہ کو ہی اس جملے کو لانے
سے غرض وعید ہی حکمین کو اور زوجین کو کہ وے حق سے تجاوز نہ کرے شرع کے خلاف کی راہ کو نہ
جاوے وَاعْبُدُوا اللّٰہَ وَلَا تُشْرِکُوْا بِہٖ شَیْئًا اور بندگی کرو اللہ کی اور ملا ومت اسکے ساتھ کسیکو ثمن
معلوم کیجئے جب اللہ تعالی مرد عورت چلن کیسی اختیار کرنیکی راہ بتا دیا اور آپس کے جھگڑے کو مٹانیکی
طور دکھلا دیا اب وہ مردون کے ساتھ چلنے کی راہ کا بیان فرمایا سو اسکے دس قسم ذکر کیا بعضے
انمین سے حق اللہ ہین اور بعضے حق الناس ہین پہلا قسم اللہ تعالی کی عبادت کرنا اور کسی کو
اسکا ساجھا نکرنا بعضے مفسرین اعبدوا کی تفسیر وحدوا سے کرتے ہین یعنے اللہ کو ایک جانو اس معنی پر ولا
تشرکوا کا جملہ پہلے جملے کی تاکید ہوگا اظہر یہ ہی عبادت کو بندگی کے معنی سے لینا اس کی توحید ولا تشرکوا
شیئا کے جملے سے مستفاد ہوتی ہی اس تفسیر پر ہر ایک جملہ ایک علاحدہ فائدہ بخشتا ہی یہہ مراد لینا اولی
ہی عبادت اسکو کہتے ہین جس امر کو کرتا ہی خواہ وہ امر فعل ہو یا ترک فعل فقط اس لئے کرنا کہ اللہ تعالی کا
حکم ہی اسمین دل کے اور جوارح کے اعمال سب داخل ہوین اللہ تعالی کے ساتھ کسی کو ساجھا نہ کرنا یعنے
اللہ تعالی کی ذات پاک کو ایک جاننا اسکی عبادت کرنے مین دوسرے کو شریک نہ کرنا جب اسکی
عبادت مین دوسرے کو شریک کیا تو مشرک ہوا عبادت خاص اللہ کے واسطے نہ رہی وَبِالْوَالِدَیْنِ
اِحْسَانًا اور مان باپ سے نیکی کرو یہہ جار مجرور کا تعلق محذوف فعل سے ہی اسکی تقدیر یون ہی واحسنوا
بالوالدین احسانا یعنے مان باپ سے نیکی کرو نیکی کرنا یہہ جملہ اگرچہ لفظ مین خبریہ ہی لیکن اس سے امر مراد ہی یعنے
تم مان باپ سے احسان کرو مان باپ سے احسان کرنا دس قسم مین کا دوسرا قسم ہی کہ اللہ تعالی
جنکا امر کیا ہی مان باپ کے ساتھ احسان کرنیکو اللہ تعالی اپنی عبادت کے ساتھ یہان مقرون کیا دوسرے

دوسری کئی آیتون مین بھی انکے احسان کو اپنی عبادت کے ساتھہ مقرون کرکے ذکر کیا ایسا لیے اتنا
دلالت کرتا ہی کہ والدین کا حق فرزندون پر بہت بڑا ہی بخاری اور مسلم نے ابو ہریرہ رضی اللہ
عنہ سے روایت کئے ہین کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ مین
کسکے ساتھہ بہت درستی سے چلنے کا حق ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تیری مان پھر
پوچھا اسکے بعد کون تو فرمائے تیری مان پھر پوچھا اسکے بعد کون فرمائے تیری مان پھر پوچھا اسکے بعد
کون فرمائے تیرا باپ ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم مان کے حق کو تین بار فرمائے اس سے معلوم ہوا کہ اسکا
حق باپ سے تین برابر بڑکے ہی اسکا وجہ ظاہر ہی کیا واسطے حمل اور ولادت اور دودھ پلانے سے مشقتین
مان جو اٹھاتی ہی باپ انکو نہین اٹھاتا مسلم نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تین بار فرمائے رغم انفہ یعنے ناک کٹے صحابہ عرض کئے یا رسول اللہ کسکی تو
فرمائے اس شخص کی جو اپنے والدین کو یا انمین سے ایک کو بڈھاپے مین پایا اور بہشت مین نہین
گیا اس حدیث کا حاصل یہہ ہی والدین کے بڈھاپے مین انکی خدمت کرنا بہشت مین جانیکا سبب ہے
جو شخص اس مین قصور کیا تو بہشت مین جانے سے محروم ہوا رغم انفہ کی اصل معنی ناک کو مٹی لگی اس سے
ذلیل خوار بے آبرو بے حرمت ہونی مراد ہی اسکا ترجمہ ناک کٹی کرکے ہم جو کئے اسکی اصطلاحی معنی بھی یہی
بے آبرو اور بے حرمت ہونی ہی مان باپ کی نافرمانی اکبر الکبائر سے ہی کہ صحیحین وغیرہ کے متعدد حدیثون
مین وارد ہوا ہی والدین کے ساتھہ احسان کرنا یہہ ہی کہ انکی خدمت مین حاضر رہنا انکے روبرو بات پکار کے
نہ کرنا ان سے بات سختی سے نہ کرنا انکے مطالب برلانے مین سعی کرنا اپنی مقدور کے موافق انکا خرچ چلانے
مین قصور نکرنا وَبِذِی الْقُرْبٰی اور قرابت والون سے یہہ بھی محذوف احسنوا سے متعلق ہی یعنے قرابت والون
سے نیکی کرنا اس قسم مین کا تیسرا قسم ہی اسے صلہ رحم یعنے سگاوت جوڑنی مراد ہی رحم را کی فتح اور
حاء مہملہ کی کسر سے قرابت والون کو کہتے ہین خواہ اس قرابت سے وارث ہو یا نہ ہو خواہ محرمیت ہو یا
نہ ہو والدین بھی قرابت والون مین داخل ہین لیکن ولادت کی قرابت سب قرابتون سے بہت
نزدیک تھی دوسری قرابتون کے بہ نسبت اسکے خصوصیات بہت تھے اس لئے اللہ تعالی انکے حقوق ادا کرنیکو

مقدم کیا بعد دوسرے قرابت والون کو ذکر کیا قرابت والون سے احسان کرنا یہہ ہی انکے احوال دریافت کرنا
انکی لغزشون کو معاف کرنا جن کا خرچ چلانا واجب ہے ان کے خرچ کو دینا انکی حاجت روائی کرنا اور ان کو
کچھ ضرر پہنچتا ہی تو اسکو دفع کرنا انکے ساتھ کشادہ پیشانی سے بات کرنا اور انکو دعا کرنا اسکا حاصل
انکے حق مین جسقدر اپنے سے نیکی ہوسکتی ہی کرنا اور جسقدر انسے بدی کو دفع کرنی ممکن ہو دفع کرنا قرابت
نزدیک ہونے سے اور دور رہونے سے انکے استحقاق کے مرتبون مین بھی تفاوت ہوتا ہی بخاری
اور مسلم نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے جس شخص کو
اپنی رزق کی کشایش ہونا اور اپنی عمر دراز ہونا خوش ہو تو اپنے سگاوت کو جوڑے وَالْيَتٰمٰى
اور یتیمون سے احسان کرنا انمین کا چوتھا قسم ہی یتیم یعنے بچا باپ نہین اسکے ساتھ احسان
کرنیکا امر کیا کہ واسطے وہ دو طور کی عاجزی رکھتا ہی ایک تو بچپن دوسرا اسکا کوئی مشفق نہیں جو
شخص ایسا ہو تو نہایت عاجز ہوا رحم کرنیکا بہت مستحق ہوا چاہئے یتیم سے نرمی کرے اس پر لطف و
مہربانی بہت کرے اور اسکے سر پر ہاتھ پھیرے اور اس سے سلوک کرے یتیم کا نگاہبان جو ہی اسکو یتیم کے
مال کی محافظت کرنے مین مبالغہ ضرور ہی امام احمد اور بخاری اور ابوداؤد اور ترمذی نے سہل بن سعد
رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے مین اور یتیم کا کافل بہشت مین
ایسا رہینگے اور اپنے کلمے کی انگلی اور بیچ کی انگلی سے اشارہ کئے ایک روایت مین یہہ بھی زیادہ
ہی اور ان دونون انگلیونمین کشادہ کئے یتیم کے کافل سے وہ شخص مراد ہی جو اسکی کفالت کرتا ہی اور
اسکے کامونکی سربراہی دیتا ہی اور اسکا محافظ رہتا ہی انگلیون سے اشارہ جو کئے اس سے مراد یہہ ہی اسکا کافل
کا مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مرتبے سے قریب ہے دونون مرتبون مین تفاوت نہین مگر اتنا ہی مقدار جو
دونون انگلیونمین کشادگی ہی امام مالک اور مسلم انہین کی طریق سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے مین اور یتیم کا کفیل پھر وہ یتیم اسکا ہو یا غیر کا بہشت مین
ایسا رہینگے امام مالک نے کلمے کی انگلی اور بیچ کی انگلی سے اشارہ کئے یتیم اسکا ہو یعنے اسکی قرابت والا
ہو مثلا پوتا ہی یا بھائی یا بھتیجا اور انکے مانند جو کفیل سے قرابت رکھتا ہی یا غیر کا یعنے کفیل سے کچھ قرابت نہین

نہین رکھتا ترمذی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے جو شخص یتیم کو جو مسلمان والدین سے ہی لیکے اپنے کھانے پانی مین شریک کریگا تو اللہ تعالی اُسکو البتہ بہشت مین داخل کریگا مگر ایسی گناہ کرے کہ اللہ تعالی اُس گناہ کو نہین بخشتا ہی ترمذی نے اِس حدیث کی تحسین کی ہی احمد اور طبرانی عمرو بن مالک القشیری رضی اللہ عنہ سے اُسکی مثل روایت کئے ہین ابو الحسن الہیثمی کہا اُسکے رجال سب محتج بہم ہین مگر علی بن زید اُسکی حدیث بھی حسن ہی اللہ اُس گناہ کو نہین بخشتا جو آیا اُس سے شرک مراد ہی امام احمد وغیرہ نے ابی امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے جو شخص یتیم کے سر پر ہاتھ پھراوے اور یہہ ہاتھ نہین پھرایا مگر اللہ کے واسطے تو جتنے بال پر ہاتھ پھیرا ہی اُن ہر ہر بال کے واسطے اُسکو ایک ایک حسنہ ہی اِس حدیث کی سند مین کلام ہی وَالْمَسٰكِيْنِ اور مسکینون سے احسان کرنا پانچوان قسم ہی مسکین سے فقیر اور محتاج مراد ہین انکو یتیمون کے بعد ذکر کیا کیا واسطے یتیم کو دو طور کی عاجزی تھی بخلاف مسکین کے اُسکو ایک ہی طور کی عاجزی ہی بخاری اور مسلم نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے بیوہ عورت اور مسکین کے واسطے کوشش کرنے والا راہ خدا مین جہاد کرنے والے کے مثل ہی یا جو شخص تمام شب عبادت مین کھڑا رہتا ہی اور تمام دن روزہ رکھتا ہی اُسکے مثل ہی مسکین سے احسان کرنا یہہ ہی کہ اُسکو اپنے پاس کچھ ہو تو دیوے اگر اپنے سے کچھ دینا نہین ہو سکتا ہی تو دوسرے کے پاس سے دلانے کی کوشش کرے کچھ ہی نہین ہو سکتا ہی تو اُسکو میٹھی بات کر کے چلاوے وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ اور قریب ہمسائے سے جار ذی القربیٰ چھٹوین قسم ہے جار الجنب ساتوین قسم ہی جار پڑوس کو کہتے ہین ذی صاحب کی معنی سے القربیٰ اصل مین مصدر ہے قرب کا معنی سے قرب کے یا قرابت کے الجنب بعید کی معنی سے سکل مفسرین کہتے ہین جار ذی القربیٰ سے قرابت والا ہمسایہ مراد ہی اور جار الجنب سے غیر قرابت والا ہمسایہ ابن جریر طبری نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بسند صحیح ایسا ہی روایت کیا ہی بعضے کہتے ہین جار ذی القربیٰ نزدیک رہنے والا پڑوسی اور جار الجنب دور رہنے والا پڑوسی مراد ہی بعضے کہتے ہین جار ذی القربیٰ سے مسلمان پڑوسی جار الجنب سے اُسکا غیر یعنے کافر پڑوسی مراد ہی معلوم کیجئے ہمسائے مین مسلمان کافر عابد فاسق

دوست دشمن پڑوسی رہو اس نفع پہنچانے والا ضرر پہنچانے والا قرابت والا اجنبی نزدیک رہنے والا
دور رہنے والا سب داخل ہیں پھر ان صفات کے دیکھنے بعضوں کو حق بعضوں سے بڑکے ہوتا ہی
اوپر کے صفات سب جس میں جمع ہونگے اُسکا حق بہت رہیگا جس قدر رئے صفات کم ہونگے
اُسقدر حق کم ہوگا ایسا ہی نیچے نیچے کے صفات جسقدر جمع ہونگے اُتنا حق گھٹتے ہونگا غرض ہر کسی حقہ
اُسکے حال کے موافق کا حق ادا کیا چاہئے کبھی دو حق یا اُس سے زیادہ متعارض ہوجاتے ہیں
پھر اُن میں یا ترجیح ہوگی یا تساوی ہم حقوق میں تفاوت جو بیان کئے اُسکو جابر رضی اللہ عنہ
کی حدیث تائید کرتی ہی جسکو طبرانی نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فرمائے پڑوسیا تین ہیں ایک پڑوسی کا ایک ہی حق ہی وہ مشرک ہی اُسکو حق پڑوس کا
ہی ایک پڑوسی کے دو حق ہیں وہ مسلمان ہی اُسکو حق پڑوس کا ہی اور حق اسلام کا ہی ایک
پڑوسی کے تین حق ہیں وہ قرابت والا مسلمان ہی اُسکو حق پڑوس کا اور اسلام کا اور رحم کا ہی معلوم
کیجئے ہمسائے سے احسان یہہ ہی کہ اُسکے ساتھ خوبی سے رہنا اُسکو حصہ بانٹنا بھیجنا اُسکو سلام کرنا
ملاقات کے وقت کشادہ پیشانی رہنا اُسکی احوال پرسی کرنا اُسکو کسی چیز کی احتیاج ہو تو اعانت کرنا اُسکو
کسی قسم کی ایذا نہ پہنچانا کیونکہ واسطے پڑوسی کو ضرر پہنچانا گناہ کبائر سے ہی پڑوسی صالح شخص ہو یا بدکار سبکے
واسطے خوبی کا ارادہ رکھنا معلوم کیجئے سب اقسام کے احسانات جو مذکور ہوئے صالح پڑوسی کے واسطے مختص ہونگے بدکار کو
نصیحت کرنا بُرے کاموں کا مرتکب ہوتا ہی تو اُسکو منع کرنا امر معروف اور نہی منکر کے مرتبوں کے موافق اُسکی
نصیحت میں دریغ نہ کرنا نرمی یا گرمی جو مناسب سمجھے اُس بموجب اُسکو وعظ کرنا اُسکے برائیوں کو ڈھانپنا غیر کو
اُسکے برائیوں پر مطلع نہ کرنا نرمی کے ساتھ اُس سے منع کرنا باز آیا تو بہتر نہیں تو اُسکو ادب سکھانیکے ارادے
سے اُس سے ہجر کرنا یعنے بات ترک کرنا اور ہجر کا سبب اُسکو بیان کرنا شاید وہ اپنے بُرے کام سے باز آوے
اُسکے ضرر کے روادار نہ ہونا مگر جہاں شرع اُسکے ضرر کو واجب رکھی ہی وہاں قول یا فعل سے اُسکو ضرر پہنچانا واجب
ہی مثلاً شراب رکھا ہی تو اُسکو اُنڈیلنا پڑوسی کافر ہو تو اُسکے حال کے مناسب اُس سے نیکی کرنا اُسکو اسلام
لانے کی ترغیب دینا اسلام کے خوبیاں اُسکو بتانا اپنے گھر سے کتنے تفاوت تک وہ پڑوسی ہی اسمیں اختلاف ہی علی رضی اللہ

رضی اللہ عنہ کہے تیری اذان کا آواز جو سُنا وہ تیرا پڑوسی ہے بعضے کہتے ہیں تیرے ساتھ مسجد میں صبح کی نماز جو پڑھتا ہے وہ پڑوسی ہے عائشہ رضی اللہ عنہا کہے ہر جانب میں چالیس گھر تک پڑوسی ہیں اوزاعی کا بھی یہی قول ہے صحیح قول شافعیہ پاس بھی یہی ہے گھر کے چار و جانب کے چالیس چالیس گھر پڑوس میں ایک قول یہہ ہے اپنے گھر سے جس کا گھر لگا ہے وہ پڑوسی ہے بخاری اور مسلم نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے جبرئیل علیہ السلام پڑوسی کے واسطے ہمیشہ مجھے کہا کرتے تھے یہاں تک کہ میں نے سمجھا کہ اس کو وارث ٹھہرائینگے بخاری اور مسلم نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ فرمائے جو شخص اللہ پر اور پچھلے دن پر ایمان لاتا ہے وہ شخص اپنے ہمسائے کو ایذا نہ دیوے بخاری اور مسلم نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے واللہ ایمان نہیں لایا واللہ ایمان نہیں لایا واللہ ایمان نہیں لایا صحابہ عرض کئے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کون تو فرمائے جسکی بدی سے اسکا ہمسایہ بیفکر نہیں رہتا ہے طبرانی اور ابو یعلی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے مومن ایسا نہیں ہوتا جو خود پیٹ بھر کے کھاوے اور اپنا پڑوسی بھوکا رہے حافظ منذری کہا اسکی سند کے راوی ثقہ ہیں بخاری نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کئی ہے کہے میں عرض کی یا رسول اللہ میرے پڑوس میں دو شخص ہیں میں ہدیہ بھیجوں تو کسکو بھیجوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تجھ سے جس پڑوس کا دروازہ قریب ہے اسکو بھیج مسلم اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے یا اباذر تو شوربا پکایگا تو اس میں پانی بہت رکھ اور تیرے پڑوسی کی غمخواری کر ایک روایت میں آیا ہے ابوذر کہے میرے خلیل یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھکو وصیت کئے کہ جب تو شوربا پکایگا تو اسمیں پانی بہت رکھ اور تیرے پڑوس والوں سے کسیکو دیکھ کے اسمیں سے دستور کے موافق اسکو بھیج بخاری اور مسلم نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے

ای مسلمان عورتوں حقیر نہ سمجھو اپنے پڑوسن کی اگرچہ بکری کی کھر ہو یعنے اپنے پڑوسی کو ہدیہ بھیجنے و اسطے کسی
چیز کو حقیر نہ سمجھو بکری کی کھر ہو تو بھی بھیجو وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ اور پسلی سے لگے ہوئے آشنا سے
یہہ آٹھواں قسم ہی جنکے ساتھ احسان کرنیکا امر کیا صاحب کی معنی مصاحب اور آمیزش کرنے والا اور آشنا
اور ہمنشین اور ساتھی اور شریک جنب کی معنی پہلو اور پسلی بالجنب میں بے الصاق کے واسطے ہی یا فی کی
معنی سے ہی اسکا تعلق محذوف سے ہی تقدیر یوں ہی ملتبا بالجنب یعنے ساتھی جو بازو سے لگا ہی ابن عباس
رضی اللہ عنہما کہتے ہیں اس سے سفر کا رفیق مراد ہی سعید بن جبیر اور مجاہد سے بھی ایسا ہی مروی ہی
زید بن اسلم نے کہا الصاحب بالجنب سے مراد تیرا ہمنشین حضر میں اور تیرا رفیق سفر میں اور تیری عورت
جو تیرے پہلو سے لگتی ہی علی ابن ابیطالب اور ابن مسعود سے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کی ایک
روایت میں آیا ہی کہ اس سے استری مراد ہی امام رازی کہا اس سے مراد وہ جو تیری صحبت میں
رہے اور تیری بازو سے بیٹھے پھر سفر میں رفیق ہو یا اس کا گھر تیرے گھر سے لگا ہو یا علم حاصل
کرنے میں یا کسی حرفے میں تیرا شریک ہو یا مسجد میں یا مجلس وغیرہ میں تیرے بازو سے بیٹھتا ہو اگرچہ
ایک لحظہ بھی رہے کہ ان سے تیرے اور اسکے درمیان صحبت کا حق ثابت ہوتا ہی اس حق کی رعایت
کرنا اور اسکو فراموش نہ کرنا تجھکو لازم ہی اور اسکو اسکے احسان کا ذریعہ کرنا ضرور ہی انتہی امام احمد
اور بخاری ادب المفرد میں اور ترمذی اور ابن جریر اور حاکم عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے
روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اصحاب میں اللہ کے پاس خیر وہ ہی جو اپنے
آشنا سے خیر خوبی کے ساتھ رہتا ہی ترمذی نے اسکی تحسین کئی ہی اور حاکم تصحیح کئی ہی اور کہا شیخین
کی شرط پر ہی ذہبی بھی اسکے قول کو مسلم رکھا اس حدیث کا حاصل یہہ ہی بہتر آشنا جسکو اللہ تعالی اکے
پاس منزلت اور اجر ہے وہ شخص ہے جو اپنے آشنا کو زیادہ نفع پہنچاتا ہی وَابْنِ السَّبِيْلِ اور راہ کے
مسافر سے یہہ نواں قسم ہے ابن السبیل کی لفظی معنی راہ کا بیٹا راہ میں جو شخص اٹک پڑتا ہی اسکو
ابن السبیل کہتے ہیں اور جو شخص اکثر سفر میں رہا کرتا ہے اسکو بھی ابن السبیل کہتے ہیں یہاں ابن السبیل سے
مطلق مسافر مراد ہی بعضے کہتے ہیں مسافر جو حج کے یا جہاد کے واسطے نکلا ہی راہ میں اسکے پاس کا خرچ سر گیا یا جا

یا جانور اسکا ماندہ ہوا یا اسکے مانند کے عذروں سے اٹک پڑا ہی وہ مراد ہی بعضے کہتے ہیں ابن السبیل سے
مہمان مراد ہی مہمان آوے تو اسکو مان پان کرنا مالک اور بخاری اور ابو داؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ
نے ابی الشریح العدوی رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے
جو شخص اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان لاتا ہی تو اپنے مہمان کو آدرمان کرے مہمان کا جایزہ
ایک دن رات ہی اور ضیافت تین دن ہی اسکے بعد جو دینا ہی صدقہ ہی مہمان کو حلال نہیں کہ اسکے
پاس رہکے اسکو زچ کرے اس حدیث میں جو مذکور ہوا جائزہ ایک دن رات ہی یعنے صلہ اور
بخشش اور اسکی مہمانی میں اہتمام کرنا اور جسقدر ہوسکتا ہی اتنا تکلف کرنا اور اس سے
لطف و مدارا کرنا ایک دن رات ہی اسکے بعد تین دن تک جو میسر ہو سو کھلاوے
عادت سے افزود نہ کرے مہمان تین دن سے زیادہ رہا تو وہ ضیافت نہیں بلکہ صدقہ
ہی چاہے تو دیوے چاہے تو نہ دیوے مہمان کو تین روز سے افزود رہکے مہمان دار
کو زچ کرنا حلال نہیں ہان مہمان دار اسکے رہنے کا باعث ہو تو مہمان کو رہنا مضائقہ نہیں
یہ تین دن میں پہلے دن کے سوائے ہی یا اسکو ملا کے تین دن ہیں اسمیں اختلاف ہی
لیث اور امام احمد کہتے ہیں مہمان آوے تو اسکو ایک دن رات اسکی ضیافت کرنا واجب
ہی لیکن امام احمد کہتے ہیں جنگل اور قریوں میں رہنے والوں پر مہمان آوے تو ایک دن رات کی
اسکی ضیافت واجب ہے شہروں میں رہنے والوں پر واجب نہیں امام شافعی اور مالک
اور ابو حنیفہ اور سگل فقہا کہتے ہیں ضیافت واجب نہیں بلکہ سنت ہی اور مسلمانوں کو
اسکا کرنا سنن موکدات سے ہی وَمَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ اور تمہارے ہاتھ جسکے مالک ہیں
یہہ دسوان قسم جنکے ساتھ احسان کرنا فرمایا اس سے باندی غلام مراد ہیں ایمان جمع یمین
کی ہی داہنے ہاتھ کو کہتے ہیں ملک کی نسبت داہنے ہاتھ کی طرف مجازاً ہی کیا واسطے کسی چیز کے
مالک ہوتے ہیں تو اکثر اسکو داہنے ہاتھ میں پکڑتے ہیں باندی غلام سے احسان یہہ ہی
انہو میں جس چیز کے کرنیکی طاقت نہیں ویسی چیز کرنیکی تکلیف نہ دینا اور انکو سخت بات نہ کرنا

اور انکو نہ مارنا اور انکو کھانا کپڑا کفایت کئے اتنا دینا معلوم کیجئے باندی غلام کو کھانا سالنا اور کپڑا
دینا واجب ہے اُس بستی کے باندی غلام کو جس قسم کا قوت دینیکی غالب عادت ہی اُس قسم کا قوت دینا ایسا ہی
لباس انکو دینے کی غالب عادت جو ہی وہ لباس دینا فقط شرمگاہ چھپائے اتنا کپڑا دینا کفایت نہیں
کرتا انکو اپنے ساتھ بٹھلا کے کھلانا افضل ہے اپنے ساتھ نہیں بٹھلایا تو خود کھانا سو کھانے سالن وغیرہ
سے کچھ اُسکو بھی دینا سنت ہے ایسا ہی خود پہنتا سو لباس سے اسکو بھی کچھ دینا معلوم کیجئے ما ملکت ایمانکم
مین جانور بھی داخل ہین کسکے پاس جانور ہی تو اُسکو دانا چارا ڈالنا پانی پلانا مالش وغیرہ کہ جس سے
بدن کی خوبی ہی کرنا لازم ہی ریشم کے کیڑے ہو تو انکو توت کے پتے ڈالنا لازم ہی جانور کی طاقت
سے افزود لادنا اور سواری سے اُسکو آرام نہ دینا بھی جائز نہیں دودھ دینا سو جانور ہو تو اُسکا
دودھ اسقدر نہ نچوڑنا کہ اُس سے جانور کو یا اُسکے بچے کو ضرر ہو جو ملک ذی روح نہیں مثلاً گھر ہے یا
پانی آنیکا نالا ہی تو بے عذر انکی مرمت نہ کرکے ویران کرنا درخت ہین یا زراعت ہی تو انکو پانی نہ
بند کرکے سکھا دینا مکروہ ہی بخاری اور مسلم اور ابوداود اور ترمذی نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت
کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے وے یعنی باندی غلام تمھارے بھائیان ہین
انکو اللہ تعالی تمھے زبردست کیا سو جسکا بھائی زبردست ہو تو آپ جو کھاتا ہی اُس سے اُسکو بھی
کھلاوے اور آپ جو پہنتا ہی اُس سے اسکو بھی پہناوے اور اُسکو ایسا کام کرنیکی تکلیف نہ دیوے
کہ جسکے کرنے سے وہ عاجز ہو اگر ایسے کام کی تکلیف دیا تو خود اُسکی اعانت کرے مسلم اور ابو داود
اور ترمذی نے ابومسعود البدری رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین کہے مین نے اپنے غلام کو
کوڑے مارتا تھا میرے پیچھے سے صدا ہو نے لگی ابومسعود تو سمجھ مین غصے کے مارے آواز کسکا
ہی سو نہین پہچانا جب میرے نزدیک ہوا دیکھتا ہون کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین فرماتے
ہین ای مسعود تو اس غلام پر جتنی قدرت رکھتا ہی اللہ تعالی تجھ پر اُس سے بڑکے قدرت رکھتا ہی مین
بولا آج سے مین غلام کو کبھی نہ مارونگا ایک روایت مین یہہ بھی زیادہ کیا ہی پھر مین بولا یا رسول اللہ
وہ غلام اللہ کی ذات کے واسطے آزاد ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تو اسکو آزاد نکرتا تو تجھکو دوزخ

دوزخ کی آتش لگتی مسلم اور ابوداود نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے جو شخص اپنے مملوک کو یعنی باندی غلام
طمانچہ یا مارے تو اسکا کفارہ اسکو آزاد کرنا ہے مسلم کی ایک روایت میں آیا ہے جو شخص نے غلام کو حد مارا ایسی تقصیر پر کہ وہ غلام اسکو نہیں کیا
ہے یا اسکو طمانچہ مارا تو اسکا کفارہ اس غلام کو آزاد کرنا طبرانی نے عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے
جو شخص اپنے مملوک کو ظلم سے مارا تو قیامت کے دن اس سے بدلا لیا جائیگا حافظ عبد العظیم المنذری کہا اسکی سند کے رجال ثقہ ہیں بخاری اور مسلم
اور ترمذی نے ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے جو شخص اپنے مملوک کو قذف کیا تو قیامت کے دن
اس شخص پر حد قذف جاری کیا جائیگا مگر وہ مملوک ویسا بدفعل کیا ہے قذف کے معنی زنا کی گالی دینا اور زنا کی طرف نسبت کرنا یعنی مثلا
اسکو زانی اور باندی کو قحبہ چھنال کہنا امام احمد و ابن ماجہ اور ترمذی نے ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرمائے سیء الملکۃ یعنی غلام باندی کے ساتھ برائی کرنے والا بہشت میں نہ جائیگا امام احمد کی روایت میں زیادہ کیا ہے صحابہ کہے یا رسول اللہ آپ فرمائے
ہیں بہ نسبت دوسری امتوں کے اس امت میں مملوک اور یتیم بہت رہینگے فرمائے ہاں برابر لیکن تم ان پر لطف و مہربانی کرو جیسی اپنی اولاد کو
کرتے ہیں اور تم جو کھاتے ہیں اس سے کچھ انکو کھلاؤ مسلم نے ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے مملوک کے واسطے
اسکا کھانا کپڑا دینا یعنی واجب ہے اسکو تکلیف نہ دینا مگر اسی کی کہ جسکی طاقت رکھتا ہے اس حدیث کو ابن حبان نے اپنی صحیح میں یوں روایت کیا
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے مملوک کے واسطے اسکا کھانا پانی لباس دینا ہے اور تکلیف نہ دیا جاوے مگر اسی کی جو طاقت رکھے اگر تم تکلیف دوگے تو
تم انکی اعانت کرو اللہ کے بندوں کو عذاب مت دو بندوں کو جو تمہارے مثل ہیں بخاری ادب المفرد میں اور ابوداود اور ابن ماجہ اور بیہقی نے علی
رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری کلام یہ تھا الصلاۃ الصلاۃ واتقوا اللہ فیما ملکت ایمانکم یعنی نماز پڑھنا
لازم رکھو نماز پڑھنا لازم رکھو اور اپنے ہاتھ کے مال میں اللہ سے ڈرو ابن ماجہ وغیرہ نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے بھی اس حدیث کے مثل روایت
کئے ہیں ابوداود اور ترمذی نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کئے ہیں کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکے کہا یا رسول اللہ میں
اپنے خادم کو یعنی باندی غلام کو کتنے بار معاف کروں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ہر روز ستر بار ترمذی کہا یہ حدیث حسن غریب ہے کسی نسخے
میں حسن صحیح ہے ابو یعلی نے ابن عمر سے بسند جید یوں روایت کیا ہے کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا میرا خادم نافرمانی کرتا
ہے اور ستم کرتا ہے کیا میں اسکو ماروں نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ہر روز تو اسکو ستر بار معاف کر ترمذی کی ایک روایت میں بھی ایسا ہی آیا
ہے اس حدیث کے صحابی کا نام ابوداود کے بعضے نسخوں میں ابن عمر ہے عین کی ضم سے اور بعضے نسخوں میں ابن عمرو ہے عین کے فتح سے امام احمد اور ترمذی نے
عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کئے ہیں کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو بیٹھا اور کہا مجھکو مملوک ہیں وے مجھکو جھٹلاتے ہیں
نافرمانی کرتے ہیں میں انکو مارتا ہوں اور گالیاں دیتا ہوں سو میں انکے سے کیسا ہوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے جو جو انہیں نافرمانی کئے ہیں جھٹلائے
ہیں اور تو جو انکو سزا دیا ہے دونوں کو قیامت کے دن حساب کرینگے تیری سزا اگر انکے تقصیروں کے برابر ہو تو بدلا ہوگیا نہ تجھکو کچھ ہے اور نہ
ان پر کچھ ہے تیری سزا انکے تقصیروں سے افزود ہے تو تیرے سے انکا بدلا لیا جائیگا وہ شخص کنارے جا کے رونے پکارنے لگا پھر اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے
کیا تو اللہ کا یہ قول نہیں پڑھا ونضع الموازین القسط لیوم القیمۃ فلا تظلم نفس شیئا وان کان مثقال حبۃ من خردل اتینا بہا وکفی بنا حاسبین یعنی
ہم رکھینگے ترازو انصاف کے قیامت کے دن پھر ظلم نہوگا کسی جی پر ایک ذرہ اور ہوگا برابر رائی کے دانے کے وہ ہم لے آوینگے اور ہم بس ہیں حساب کرنیکو پھر
وہ شخص کہا یا رسول اللہ اب میں ان سے جدائی اختیار کرنے کے بن میرے واسطے کوئی چیز بہتر نہیں آپکو گواہ رکھتا ہوں کہ وے سب آزاد ہیں ترمذی کہا یہ
حدیث غریب ہے حافظ المنذری نے کہا اسکی سند کے سب رجال سے بخاری اور مسلم حجت پکڑتے ہیں مگر عبد الرحمن بن غزوان وہ بھی ثقہ ہے
حافظ عسقلانی کہا عبد الرحمن بن غزوان اگرچہ ثقہ ہے لیکن اسی حدیث کی سند جو ذکر کیا ہے اسکے سبب سے لوگ اسمیں کلام کرتے ہیں
مسلم نے ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تمہارے میں کسیکے واسطے اسکا خادم گرمی میں اور دھوئیں

میں سے کچھ کھانا پکا لاوے تو چاہیے اسکو اپنے ساتھ بٹھلا کے کھلاوے اگر کھانا تھوڑا ہو تو اسکے ہاتھ میں لقمہ دو لقمے دے اِنَّ اللّٰهَ لَا
يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا ہ مقرر اللہ دوست نہیں رکھتا اسکو جو ہو اترانا بڑائی کرتا مختال کے معنی متکبر کی متکبر وہ جو اپنے کو
بڑا سمجھے لوگوں کے حقوق ادا نہیں کرے یا فخور وہ جو اپنے مال متاع کی کثرت پر نظر کرکے اپنے تئیں سب سے بہتر جانتا اللہ تعالی ان دو مذموم
صفت پر اس آیت کو ختم کیا اسواسطے متکبر شخص اپنے فقیر قرابت والے سے ننگ و عار کرتا ہی اور ضعیف ہمسایہ کو حقارت سے دیکھتا ہی پھر ان کے حقوق
ادا نہیں کرتا اور ان کی طرف التفات نہیں کرتا سو ایسا کرنے والا درگاہ الہی سے دور ہے ابو یعلی اور ضیاء المقدسی کتاب المختارہ میں ابی سعید الخدری رضی اللہ
عنہ سے روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا قیامت کے دن اللہ تعالی لوگوں کو جب ایک میدان میں جمع کریگا تو دوزخ اسکے بعض پر بعض
گرتی ہوئی آویگی اسکے رکھوال اسکو روک رہینگے وہ کہیگی میرے پروردگار کی عزت کی قسم میرے اور میرے یاروں کے درمیان تم مت آؤ نہیں تو میں لوگوں کو
ایک دو زمین گھیر لونگی رکھوال پوچھینگے تیرے یار کون ہیں کہیگی جو متکبر اور جبار ہو پھر اپنی جیب نکال کے لوگوں میں سے انکو چن لیگی اور اپنے پیٹ میں
ڈال لیگی پیچھے ہٹ جاویگی پھر اسکے بعض پر بعض گرتی ہوئی آویگی اسکے رکھوال اسکو روک رہینگے وہ کہیگی میرے پروردگار کی عزت کی سوں میرے اور میرے یاروں کے
درمیان تم مت آؤ نہیں تو میں لوگوں کو ایک دو زمین گھیر لونگی رکھوال پوچھینگے تیرے یار کون ہیں کہیگی ہر ختار کفور یعنے دغاباز اور ناشکر گذار
پھر انکو اپنی جیب سے چن لیگی اور اپنے پیٹ میں ڈال لیگی پیچھے ہٹ جاویگی پھر اسکے بعض پر بعض گرتی ہوئی آویگی اسکے رکھوال اسکو روک
رہینگے وہ کہیگی میرے پروردگار کی عزت کی سوں میرے اور میرے یاروں کے درمیان تم مت آؤ نہیں تو لوگوں کو ایک دو زمین گھیر لونگی پوچھینگے
تیرے یار کون ہیں کہیگی جو مختال فخور ہے پھر اپنی جیب سے انکو چن لیگی اور اپنے پیٹ میں ڈال لیگی پیچھے ہٹ جاویگی تب اللہ تعالی لوگوں کے درمیان
چکوتی شروع کریگا حافظ جلال الدین السیوطی کہا اسکے سند کے رجال ثقہ ہیں امام احمد اور حاکم نے جابر بن سلیم الہجیمی رضی اللہ عنہ سے ایک طویل حدیث
روایت کئے ہیں اسمیں یہ بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی پنڈری پکڑ کے کہے لنگ یہاں تک باندھ اسکو نہیں مانا تو یہاں تک باندھ اور نیچے
بتا اسکو نہیں مانا تو یہاں تک باندھ ٹخنے کے اوپر اسکو نہیں مانا تو اللہ تعالی مختال فخور کو دوست نہیں رکھتا حاکم اس حدیث کی تصحیح کئی ہی بخاری اور
مسلم ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا جو شخص اپنا کپڑا تکبر سے لٹکاوے تو قیامت کے دن اللہ تعالی اسکی طرف
نہ دیکھیگا اَلَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ جو لوگ بخل کرتے ہیں وَيَأْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ اور حکم کرتے ہیں لوگوں کو بخل کی یعنے انکو بخل سکھاتے ہیں
وَيَكْتُمُوْنَ مَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ اور چھپاتے ہیں جو دیا انکو اللہ نے اپنے فضل سے الذین یبخلون کا جملہ من کان مختالا فخورا کا
بدل ہے یعنی یوں ہوگی اللہ دوست نہیں رکھتا ان لوگوں کو جو بخل کرتے ہیں یا یہہ جملہ ذم کی تقدیر سے منصوب یا مرفوع ہی نصب کی حالت میں
معنی یوں ہوگی میں مذمت کرتا ہوں ان لوگوں کی جو بخل کرتے ہیں رفع کی حالت پر ہم تقدیر کرینگے یعنے وے مذموم لوگ وے ہیں جو بخل کرتے ہیں
یا یہہ جملہ صفت ہے من کا یعنے اللہ تعالی دوست نہیں رکھتا مختال فخور کو ایسے جو بخل کرتے ہیں یا الذین اپنے مابعد کے ساتھ مبتدا ٹھہرا
اسکی خبر محذوف ہی خبر کی تقدیر یوں ہی الذین یبخلون احقاء بکل ملامۃ یعنے جو لوگ بخل کرتے ہیں ہر قسم کی رسوائی کے لایق ہیں پیچھے کے دونوں
جملے یعنے یامرون کا جملہ اور یکتمون کا جملہ یبخلون کے جملے پر معطوف ہیں یبخلون میں جو تقدیر کرتے ہیں ان دونوں میں بھی وہی تقدیر ہوتی ہی ابن
اسحق اور ابن جریر طبری اور ابن المنذر اور ابن ابی حاتم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کئے ہیں کہ کردم بن زید کعب بن الاشرف کا حلیف اور
اسامہ بن حبیب اور نافع بن ابی نافع اور بحری بن عمرو اور حیی بن اخطب اور رفاعہ بن زید بن التابوت یہہ سب یہود یا انصار سے کے پاس آکے
انکو بطور نصیحت کے کہتے کہ تم اپنے مال خرچ مت کرو مال جاکے تم فقیر ہو جاؤگے پیسا خرچ کرنے میں شتابی نہ کیجو آیندہ کیسا نقشہ ٹھہرا یہ تمکو
معلوم نہیں تب اللہ تعالی الذین یبخلون کی آیت کو وکان اللہ بہ علیما تک نازل کیا بعضے کہتے ہیں یہہ آیت خود یہود کے شان میں نازل ہوئی
بخل سے علم کا بخل مراد ہے یعنے بخل علم نہیں سکھاتے تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت جو انکے کتابوں میں مذکور تھی اسکو پوشیدہ رکھتے تھے بعضے کہتے
ہیں بخل عام ہے خواہ مال کا بخل ہو یا علم کا معلوم کیجئے اس آیت میں اللہ تعالی مذموم تین صفت بیان کیا پہلی صفت انسان بخیل ہو دوسرا یہ کہ اس صفت کو الذین یبخلون کے جملے

اس حدیث کا لفظ یوں ہی ... یجمع اللہ الناس یوم القیمۃ فی صعید واحد ... یرکب بعضها بعضا ... اولا عنق من النار ... کا لفظی ترجمہ ... ہوا ... عنق واحد ... معنی ... کلام ... سے ... معنی معلوم ہوتے ... ۱۲ منہ

جملے مین ذکر کیا دوسری صفت غیر کو بخل کرنیکا امر کرنا یہہ صفت نہایت بد ہے اس صفت کو یامرون الناس بالبخل کے جملے مین ذکر کیا تیسری صفت اللہ نے اپنے فضل
سے جو بخشش کیا ہی اسکو پوشیدہ کرنا غنی رہتے پر اپنی فقیری نمود کرنا فراغت رہتے پر افلاس ظاہر کرنا قدرت رہتے پر بیقدوری بیان کرنا یہہ صفت اوپر دونون
صفتون سے زیادہ مذموم ہے اسواسطے ہمین اللہ تعالی کی ناشکری پایا جاتا ہی بالبخل کو حمزہ کسائی خلف بای اور خا معجمہ کی فتح سے قراءت کرتے ہین باقی کے قراء بای
ضم اور خا کی سکون سے پڑھتے ہین معنے دونون کے ایک ہی ہین واعتدنا للکٰفرین عذابا مھینا ۵ اور ہمنے تیار رکھا ہی کافرون
کے واسطے خوار کرنیوالا عذاب یعنے ذلت کی مار قیامت کے دن مہین کی معنی خوار اور رسوا اور ذلیل کرنیوالا اس مقام مین ضمیر لانیکی جگہہ پر اسم ظاہر کو لایا یعنے
اعتدنا لھم کی جگہہ مین لعتدنا للکافرین کہا ہمین اسبات کی اشارت ہی کہ جس کا حال ایسا ہو آپ بخل کرنا اور لوگونکو بخل کا امر کرنا اور اللہ کے فضل
پوشیدہ کرنا وہ شخص اللہ تعالی کی نعمتونکا کافر ہی جو شخص اللہ کے نعمتونکا کافر ہو تو اسکے لیئے خوار اور ذلیل کرنیکا عذاب مہیا ہی جیسا اسنے اللہ
تعالی کی نعمت کو بخل اور پوشیدہ کرکے خوار کیا ترمذی اور حاکم نے عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت کیئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فرمائے اللہ تعالی اپنی نعمت کا اثر اپنے بندے پر نمود ہونیکو دوست رکھتا ہی ترمذی کہا یہہ حدیث حسن ہے حاکم کہا کہ وہ صحیح ہی ابن حبان نے اپنی صحیح
مین اور حاکم نے ابو الاحوص کی طریق سے روایت کیئے ہین اسنے اپنے باپ سے یعنے مالک بن نضلہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسکا دول
برا دیکھکے کہے کیا تیرا پاس کچھہ مال نہین اسنے بولا سب طرح کا مال مجھکو اللہ تعالی دیا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اسواسطے تجھہ پر نہین دستا اللہ تعالی کسی بندے
کو کچھہ نعمت دیتا ہی تو وہ نعمت اس پر نمود ہونیکو اللہ تعالی دوست رکھتا ہے حاکم اسکی تصحیح کیا ہی امام احمد اور اسحق بن راہویہ اور بیہقی نے
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اللہ تعالی اپنے بندے کو کچھہ نعمت نہین دیتا مگر اسکا اثر اس بندے پر نمود ہونے
کو دوست رکھتا ہے بیہقی کی روایت مین یون آیا ہی مقرر اللہ تعالی جب کسی بندے کو کچھہ نعمت عنایت کیا ہی تو اس نعمت کا اثر اس بندے پر نمود ہونیکو دوست رکھتا ہی اور رنج
اور بناوٹ کو مکروہ رکھتا ہے اور الحاح کرکے سوال کرنے والیکو مبغوض رکھتا ہی اور شرم والا اور عفیف اور متعفف کو دوست رکھتا ہے ذہبی کہا اسکی سند جید
ہی بوس کی معنی بدحالی اور بناوٹ کی معنی بدحالی نمود کرنا یعنے اپنی حالت کو بری بنانا اور اپنی بدحالتی نمود کرنیکو اللہ تعالی مکروہ جانتا ہے عفیف پارسا جو حرام سے
بچ رہتا اور لوگون سے سوال نہین کرتا متعفف وہ جو تکلف سے پارسائی اختیار کرتا ہے معلوم کیجئے ہم یہہ بیان کیئے اس سے معلوم ہوا کافرین کا فرین سے شرع کا
مراد نہین بلکہ کافر نعمت کا یعنے کفران نعمت کرنیوالا اور ناشکرگذار مراد ہی جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت کو پوشیدہ کرتے تھے یہود کی شان مین آیت کا نزول
لیئے تو کافرین سے دین شرع کے کافر مراد ہو سکتے ہین کیا واسطے ہو جب دین اور نبوت کو پوشیدہ کیئے تو کافر ہوا اور یہہ بھی احتمال ہی کہ جسکو اللہ تعالی اپنے فضل
سے نعمت دیا ہے اسکو پوشیدہ کرنے سے کبھی کافر ہوتا ہی مثلا کسنے اللہ تعالی کی شکایت کیا اور اسکے قضا و قدر پر راضی نہین ہوا تو کافر ہوا اس پر فرمایا کافرون کو
ذلت کی مار ہے والذین ینفقون اموالھم رئاء الناس اور وے جو خرچ کرتے ہین اپنے مال لوگونکو دکھانے یعنے فخر کے واسطے اور لوگ انکو سخی
کہنیکے واسطے ولا یؤمنون باللہ ولا بالیوم الآخر اور یقین نہین رکھتے اللہ پر اور نہ پچھلے دن پر یعنے وے لوگ مال دیتے سو اس سے اللہ تعالی کی ذات
ارادہ نہین کرتے کیا واسطے اللہ تعالی کی توحید کا اقرار نہین کرتے اور معاد پر جسمین اعمال کی جزا ملتی ہے ایمان نہین لاتے سو انکے واسطے بھی عذاب
مہین ہے اس الذین کا عطف اوپر کی آیت مین کے الذین پر ہے اس تقدیر پر ہوتا جو تقدیرین تھین یہان بھی وے جاری ہونگے یا للکافرین کے لام
مجرور پر اس تقدیر پر یہی یقین ہوگی ہمنے مہیا رکھا ان ریا والونکے واسطے عذاب مہین سدی کہتا یہہ آیت منافقون کی شان مین نازل
ہوئی ریا کا لفظ اسی قول کی تائید کرتا ہی کیا واسطے ریا بھی نفاق کا ایک قسم ہی مجاہد کہتا ہی یہود کے شان مین نازل ہوئی بندہ عاصی
کہتا ہی یہہ قول ضعیف ہے کیا واسطے اللہ تعالی انکو بخل اور کنجوسی سے وصف کیا ہی بعضے کہتے ہین مکے کے مشرکون کے شان مین نازل ہوئی
جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عداوت مین پیسا خرچ کرتے تھے بندہ عاصی کہتا ہی آیت کے سیاق سے عداوت مین پیسا خرچ کرنا مفہوم نہین
ہوتا بلکہ عرب علی الخصوص قریش سخاوت بہت کرتے تھے لیکن اکثر کفار داد و دہش جو کرتے تھے فقط اپنی نام آوری اور خود کی سخی
کہلانے واسطے تھا سو اللہ تعالی انکا احوال ذکر کیا اور رئاء مصدر ہی اپنے مفعول کی طرف مضاف ہوا ہی اور حال پڑا ہی

ینفقون کے فاعل سے مراءین کی تاویل ہے اسکو ینفقون کا مفعول لہ ٹہرائے تو بھی صحیح ہے ومن یکن الشیطن لہ قرینا فساء قرینا ۔ اور
جسکے واسطے ہوئے شیطان ساتھی یعنے جس کا ساتھی شیطان ہو تو بہت برا ساتھی ہے اوپر بخل وغیرہ مذموم صفات کو ذکر کیا اب اسکا سبب بیان فرمایا
کہ اسکا سبب شیطان ہے جو انکے ساتھ لگا ہے پھر جس کا عمل شیطان کے موافق ہو تو وہ عمل برا ہے اس آیت سے معلوم ہوا شیطان ساتھی ہے دنیا میں سے
بعضے کہتے ہیں یہہ آخرت میں ہوگا ہر کافر کے ساتھ ایک شیطان ہوگا زنجیر میں جکڑ کے دوزخ میں ڈالینگے وماذا علیہم لو آمنوا باللہ
والیوم الآخر وانفقوا مما رزقہم اللہ اور ان پر کیا تھا یعنے انکا کیا نقصان تھا اگر ایمان لاتے اللہ پر اور پچھلے دن پر اور خرچ کرتے کچھ اللہ کے دئے
ہوئے سے اسکی راہ میں ماذا کا کلمہ استفہام واسطے ہے وہ لوگ جو ایمان کی منفعت سے جاہل ہیں انکی توبیخ اور جھڑکنے کے واسطے اس استفہام کو لایا یعنے
انکا کیا ضرر تھا ان پر کیا آفت تھی اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان لانے میں ضرر تو یہیں ہے اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان نہ لانا اور اللہ کی راہ میں
پیسا خرچنا وکان اللہ بہم علیما ۔ اور اللہ انسے دانا ہے یعنے اللہ کو انکی خوب خبر ہے انکے اعمال کی جزا انکو دیگا نفاق اور ریا کی بابت مخفی
رہتی ہے ظاہر نہیں ہوتی اس سے اللہ تعالے فرماتا ہے کہ تمہارے علانیے کا جیسا اللہ کو علم ہے ویسا ہی تمہارے بطون کا علم بھی ہے سب اسکو حال ہے اپنے دلونکی بات
اس سے پوشیدہ ہے کہ تم ریا نہ کرنا ان اللہ لا یظلم مثقال ذرۃ مقرر اللہ ستم نہیں کرتا ایک ذرے کے وزن کا یعنے ایک ذرے برابر کسی کا
حق نہیں رکھتا وان تک حسنۃ یضعفہا اور اگر نیکی ہو تو اسکو دونا کرے ویؤت من لدنہ اجرا عظیما ۔ اور دیوے اپنے پاس
سے بڑا ثواب اس آیت کا تعلق اوپر کی آیتوں سے یوں ہے کہ اللہ تعالی اول اپنی عبادت کا امر کیا بعد والدین وغیرہ کے ساتھ احسان کرنیکو ذکر کیا اسکے بعد کنجوسی کی
مذمت کیا اسکے بعد ایمان نہیں لانے والونکی اور اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرنیوالونکی توبیخ کیا اب نیکی کی جزا اور بدی کی سزا ذکر کرنا مراد ہے اسواسطے عدلکی وصف
بیان کیا کہ ذرے برابر کسی پر ستم نہیں کرتا اور اپنے احسان کی شان بولا کہ ذری نیکی کو دونی کرتا ہے لا یظلم کا مفعول محذوف ہے تقدیر یوں ہے ان اللہ لا یظلم
احدا یعنے اللہ کسی پر ستم نہیں کرتا مثقال کی معنی وزن اور ذرہ باریک سرخ چونٹی کو کہتے ہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایسا ہی ثابت ہوا ہے
معنے ذرہ چونٹی اسکو انسے عبد بن حمید اور ابن جریر روایت کئے ہیں ابن عباس سے یہہ بھی مروی ہے کہ انہوں نے اپنی انگلی مٹی میں ڈالکے اٹھائے اور اسکو پھونکے اور کہے
اسکا ہر جز ذرہ ہے بعضے کہتے ہیں آفتاب کی کرن روزن میں سے پڑے تو غبار کے اجزا جو دیکھتے ہیں ان اجزا کا ہر جز کو ذرہ کہتے ہیں غرض چھوٹی چیز کی معرفت واسطے اللہ تعالے
ذرے کو ذکر کیا اس سے لوگوں پر ایمائی خواہ بہت خواہ تھوڑی کرنا مراد ہے لیکن لوگ جسکو بہت چھوٹی چیز سمجھتے ہیں ان سمجھ کے موافق ذرہ کہا
حسنۃ کو نافع اور ابو جعفر اور ابن کثیر رفع سے پڑھتے ہیں اس تقدیر پر کان تامہ ہوگا معنی یوں ہوگی اگر واقع ہوگی نیکی دوسرے قرا حسنۃ کو نصب سے پڑھتے ہیں انکی
قراءت پر کان ناقصہ ہوگا اسکی تقدیر یوں ہوگی فان یک زنۃ الذرۃ حسنۃ یعنے اگر ذرے کے وزن کے برابر نیکی ہو تو یضاعفہا اس صیغے کو ابن کثیر اور ابن عامر اور یعقوب یضعفہا
کرکے پڑھتے ہیں عین کی تشدید اور بن الف کے تضعیف سے جو باب تفعیل ہے باقی کے قرا یضاعفہا ضاد کے بعد الف زیادہ کرکے بن تشدید کے پڑھتے ہیں مضاعفت سے
جو باب مفاعلہ سے ہے دونوں کی معنی ایک ہی ہے یعنے ایک کو دو کرنا یا افزود کرنا نیکی افزود کرنے سے اسکا ثواب افزود کرنا مراد ہے یعنے ایک نیکی کو دس کا ثواب اور
اس سے افزود اجر عظیم سے جنت مراد ہے امام الرازی کہا تضعیف میں اور اجر عظیم میں فرق یہہ ہے تضعیف اس ثواب کے جنس سے ہوگی اور اپنے پاس سے اجر عظیم
دیگا سو اس ثواب کے جنس سے نہیں بلکہ لذتوں کے جنس سے ہوگی کہ جسکو جنت میں دیگا اور کے وعدہ کیا ہے سعید بن منصور اور ابن جریر اور ابن المنذر اور ابن
ابی حاتم اور طبرانی نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کئے ہیں کہ یہہ آیت من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالہا اعراب کے یعنے بدیوں کے شان میں نازل ہوئی
ایک شخص کہا مہاجرین کو کتنا ثواب ہوگا تب یہہ آیت نازل ہوئی ان اللہ لا یظلم مثقال ذرۃ الآیۃ جسکو اللہ تعالی عظیم سے کہے وہ البتہ بہت
بڑی ہوگی ابو داؤد طیالسی اور امام احمد اور مسلم اور ابن جریر انس رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے
اللہ تعالے مومن کی کسی نیکی میں ستم نہیں کرتا اسکی نیکی کے بدلے دنیا میں کھانا دیتا ہے اور آخرت میں اسکی جزا دیگا کافر کو اسکی نیکی کے عوض دنیا میں کھانا دیتا ہے
قیامت کا دن جب آئیگا تو اسکو کچھ نیکی نہ رہیگی عبد الرزاق اور عبد بن حمید اور ابن ملیکہ اور ابن جریر اور ابن ابی حاتم ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے جسکے دل میں ذرے کے برابر بھی ایمان ہوگا اسکو اللہ تعالے دوزخ سے نکالیگا ابن ابی شیبہ اور ابو عثمان النہدی سے روایت کیا ہے کہ مجھکو خبر پہنچی کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

مومن کو ایک نیکی کے بدلے دس لاکھ نیکی دیگا پھر مین آکے ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہے تم ان بیس لاکھ نیکی دیتا ہی قرآن مین اسکو فرماتا ہی ان اللہ لا یظلم مثقال ذرۃ وان تک حسنۃ یضاعفہا اللہ تعالی کتنا افزود کریگا سو کون جانتا ہی ابن جریر کی روایت مین یون آیا ہی ابوعثمان النھدی کہا مین ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے ملکے کہا مین سنا ہون کہ تم کہتے ہو ایک نیکی کی دس لاکھ نیکی ہوتی ہی ابوہریرۃ کہے اس سے تو کیا اچنبا کرتا ہی واللہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہون فرماتے تھے ایک نیکی کو اللہ تعالی بیس لاکھ نیکی کرتا ہی بعضے کہتے ہین قیامت مین خصوم کے مقدمات جو فیصل ہو گے انکے حق مین یہہ آیت نازل ہے جسکی نیکی ذرے کے برابر ہی تو اللہ تعالی اسکو افزود کردیگا اسکو تائید کرتی ہی حدیث جسکو عبد بن حمید اور ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین کہے بندے کو قیامت کے دن اول سے آخر تک جتنے خلایق ہین ان کے روبرو لاکے پکارینگے یہہ فلانا ہی فلانے کا بیٹا ہی اسپر کسی کا حق ہو تو آکے اپنے حق کو لیوے پھر لوگ خوش ہوجگے کیا واسطے مان پر یا باپ پر یا بچے پر یا استری پر کچھہ حق نکل آوے تو اسکو لین اگرچہ تھوڑا بھی ہو اس سخن کی سچائی اس آیت مین ہی فاذا نفخ فی الصور فلا انساب بینہم یومئذ ولا یتساءلون پھر اس شخص کو بولینگے ان کے حقوق ادا کرے وہ شخص کہیگا ای رب کہان سے دون دنیا چلا گئی اللہ تعالی فرشتون کو کہیگا اسکے نیک اعمال کو دیکھ کے ان سے انکے حقوق ادا کرو پھر ذرے کے اتنی نیکی باقی رہی تو فرشتے کہینگے ہم نے سب حقدارون کے حقوق ادا کئے اب اسکو ایک ذرے کے اتنی نیکی باقی رہ گئی ہی اللہ تعالی فرشتونکو کہیگا میرے بندے کے لئے اس ذرے کو افزود کیجئے اور میری فضل و رحمت سے اسکو بہشت مین داخل کرئے اسکی سچائی قرآن مین یہہ آیت ہی ان اللہ لا یظلم مثقال ذرۃ وان تک حسنۃ یضعفہا ویوت من لدنہ اجرا عظیما اجر عظیم یعنے جنت اسکو دیگا اگر اسکے نیکیان تمام فنا ہوگئے اور اسکے گناہ باقی ہین تو فرشتے کہینگے ای پروردگار اسکے سب نیکیان فنا ہوگئے ہین اور حقدار بہت سے باقی ہین تب اللہ تعالی کہیگا ان کے گناہ اسپر ڈالو اور اسکے واسطے خط دوزخ کو لکھو اس حدیث کو بغوی بھی بن سند کے ذکر کیا ہی اس تاویل

آیت کی معنی یون ہونگی اللہ تعالیٰ بھکو سکے حق سے ذرے کے مقدار بھی ظلم نہ کریگا ذرے کے
مقدار ثواب اسکے لئے باقی رہا تو بھی ظلم نہ کریگا بلکہ اسکو بڑا کے اسکا ثواب دیگا فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ
كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا پھر کیا حال ہوگا جب ہم لے آوینگے ہر قوم سے
گواہ کو اور لے آوینگے تجھکو ان پر گواہ یعنے قیامت کے دن مشرک اور منافق کا کیا حال ہوگا جب ہم ہر امت کے
گواہ کو یعنے ان قوم کے نبی کو اپنی امت کا حال کہنے واسطے گواہ بلاوینگے کہ اسنے انکو کیا امر کیا اور وے
کیسے عمل کئے اور تجھکو ای محمد ان پر گواہ لاوینگے ہٰؤلاء کا اشارہ یا انبیا کی طرف ہی یعنے ان انبیا کے
حال پر گواہی دینے تجھکو بلاوینگے یا اشارہ سب امتون کی طرف ہی یعنے ان سب امتون پر تجھکو گواہ
لے آوینگے یا ان لوگونکی طرف ہے جو قران سنے اور اس پر عمل کرنے کے لئے مامور ہوئے یا اشارہ
مومنین کی طرف ہی کیا واسطے ابنیا اپنے امتون کو حکم پہنچائے کرکے گواہی دینے اس امت کے
مومنون کو طلب کرینگے اور مومنون کی تصدیق کی گواہی دینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو طلب
کرینگے جیسا اللہ تعالیٰ اس آیت مین فرمایا ہی وکذلک جعلنا کم امۃ وسطا لتکونوا شہداء
علی الناس ویکون الرسول علیکم شہیدا اس آیت کی تفسیر تیرھوین ورد مین ہم ذکر کئے ابو سعید الخدری
رضی اللہ عنہ کی حدیث جسکو بخاری اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کئے
ہین اس پر دلالت کرتی ہی ابو سعید کہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے نوح علیہ السلام
کو قیامت کے دن بلولکے پوچھینگے کیا تو اپنی امت کو رسالت پہنچائی نوح کہینگے ہان پہنچایا انکی
امت کو بلواکے پوچھینگے نوح نے تمکو کیا رسالت پہنچائی دے کہینگے ہمارے پاس کوئی نذیر
نہین آیا پھر نوح کو کہینگے تم رسالت پہنچائے سو شاہد کون ہی کہینگے محمد اور انکی امت شاہد
ہین اللہ تعالیٰ یہہ جو فرمایا وکذلک جعلنا کم امۃ وسطا اسیکی طرف اشارہ ہی پھر تم کو
بلوایگے تم اکے انہون پر رسالت پہنچائی کرکے گواہی دیگے اور مین تم پر گواہی دونگا بخاری
اور ترمذی اور نسائی وغیرہ نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین کہے مجکو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فرمائے مجھکو پڑھکے سناؤ ابن مسعود کہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قران آپ پر نازل

نازل ہوا ہی آپکو مین کیسا سناؤن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے دوسرے شخص سے سننا
مجھکو اچھا لگتا ہی پھر سورۃ النسا پڑھنے مین شروع کیا جب اس آیت کو پہنچا فکیف اذا جئنا من کل امۃ
بشہید وجئنا بک علی ہولاء شہیدا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اب بس کر مین نے دیکھا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے دونون آنکھ سے اشک جاری ہین ابن ابی حاتم اور بغوی اپنی معجم مین اور
طبرانی نے محمد بن فضالہ رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ہمارے پاس بنی ظفر مین آئے حضرت کے ساتھ ابن مسعود اور معاذ بن جبل اور چند شخص تھے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قاری کو پڑھنے کا امر کئے سو پڑھنے لگا جب اس آیت کو پہنچا فکیف اذا جئنا
الآیہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رونے لگے حضرت کے داڑ اور پہلو حرکت کرنے لگے اور فرمائے ای رب
مین جنت مین موجود ہون انکی گواہی دونگا مین جنکو نہین دیکھا انکی گواہی کیسا دون حافظ سیوطی
کہا اسکی سند حسن ہے ابن المبارک زہد مین سعید بن المسیب سے روایت کیا ہی کہ کوئی روز نہین مگر نبی
صلی اللہ علیہ وسلم پر انکی امت کو صبح شام نمود کرتے ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکا پتا اور ان کے عمل سب
جان لیتے ہین حافظ العسقلانی کہا ابن فضالہ کی حدیث مین جو اشکال تھا اسکو یہہ مرسل
حدیث دفع کی انتہی اشکال وہی جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے مین جنکو نہین دیکھا ہون
انکی گواہی کیسا دون اسکی رفع یون ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر انکی امت کے ہر ہر شخص کا حال
دو وقت صبح شام نمود کر دیتے ہین پھر ان کے حال پر گواہی دینا سہل ہوا معلوم کیجیے کہ
آیت کو پڑھنے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم رونیکا وجہ یہہ ہی کہ جب حضرت اپنے کو جو علم ہی اسکے
موافق اپنی امت پر گواہی دینگے تو جو شخص مستقیم نہین تھا اسکی تعذیب کا سبب ہوگا اپنی امت
پر رحم کھاکے روئے یا قیامت کے دن کا ہول اور گواہی کے واسطے طلب کرنا اور اس وقت
کے سختیونکو نظر مین لانا سبب حضرت کے رونیکا ہوا یَوْمَئِذٍ یَوَدُّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَعَصَوُا
الرَّسُوْلَ لَوْ تُسَوّٰی بِہِمُ الْاَرْضُ اس دن آرزو کرینگے جو لوگ منکر ہوئے تھے اور رسول سے
کی بے حکمی کئے تھے کاش کے ہموار کئے جاتی ان سے زمین یعنے وے زمین کے پیوند ہو جاتے اس دن

گواہی دینے بلوانیکا دن مراد ہی یعنے قیامت کا دن منکر ہوئے سو لوگ سے مراد وے لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کو انکار کئے اور رسول کی نافرمانی کئے اور رسول کے حکم کو نہیں مانے یعنے جو لوگ کفر و عصیان کو جمع کئے ہیں یا کفار اور گناہ گار مراد ہیں لو تسوی میں لو مصدریہ ہے اپنے مابعد کے ساتھ ملکے یود کا مفعول پڑا ہی تسوی میں تین قرات ہیں ایک تُسَوّیٰ تا کی ضم اور سین کی فتح تخفیف کے ساتھ اور واو کی تشدید سے مضارع مجہول کا صیغہ باب تفعیل سے یہہ قرات ابن کثیر اور ابو عمرو اور عاصم اور یعقوب کی ہی اسی قرات کا ہم نے ترجمہ کئی دوسری تَسَّوّیٰ تا کی فتح اور سین کی تشدید اور واو کی تشدید سے مضارع معروف کا صیغہ باب تفعّل سے اسکا اصل تتسوی تھا تا کو سین سے بدل کرکے سین کو سین میں ادغام کئے یہہ قرات نافع اور ابو جعفر اور ابن عامر کی ہی تیسری تَسَوّیٰ تا اور سین دونوں کی فتح سے اور سین مخفف اور واو کی تشدید مضارع معروف کا صیغہ باب تفعّل سے اسکا اصل تتسوی تھا ایک تا کو تخفیف کے واسطے حذف کر دئے یہہ قرات حمزہ اور کسائی اور خلف کی ہی اخیر کے سئے دونوں قراتوں پر معنی ایک ہی ہیں یعنے کاش راست اور ہموار ہوتی ان سے زمین تینوں قراتوں کے معنی کی حاصل ایک ہی ہی زمین انسے ہموار ہو جانے سے مراد انکو زمین میں گاڑ کے مٹی کے برابر کر دیتے یا زمین شق ہو کے انکو نکل کر پھر ملجاتی یا خود زمین ہو جاتے کفار دیکھے گے جانور سب مٹی ہو جاکے عذاب سے بچے آپ بھی آرزو کرینگے کہ ہم بھی مٹی ہو جاتے وَلَا يَكْتُمُونَ اللّٰهَ حَدِيثًا ۞ اس جملے کو بعضے کہتے ہیں مستانفہ ہی اپنے ماقبل سے متصل نہیں بعضے کہتے ہیں یہہ بھی اپنے ماقبل سے متصل ہے جب مستانفہ لیوے تو اسکا مسند محذوف ہی اسکی تقدیر ہم لایکتمون ہی اس تاویل پر معنی یوں ہوگی وے نہ چھپا سکینگے اللہ سے کوئی بات اس جملے کو ماقبل سے متصل لیوے تو یا یود کے جملے پر عطف ہے اس صورت میں اللہ تعالیٰ انسے دو چیز کی خبر دیا ایک زمین سے پیوند ہونیکی آرزو کرنا دوسری بات چھپانیکی طاقت نہ رکھنا معنی یوں ہوگی اس دن بات چھپانیکی طاقت نہ رکھینگے کیا واسطے انکے اعضا اپنے کئے کی گواہی دینگے یا اپنے ماقبل سے حال پڑا ہے اب معنی یوں ہونگی حال یہہ ہی کہ وے نہیں چھپا سکتے اللہ سے کوئی بات ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عطا نے یوں روایت کیا ہی کہ وے آرزو کرینگے کہ کاش زمین کے پیوند ہوتے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم امر کو

امر کو نہ چھپاتے اور انکے منکر نہ ہوتے اور ان سے نفاق نہ رکھتے اس قول پر چھپانے سے دنیا
مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف چھپانی مراد ہی اوپر جو تاویلین بیان کئے اس سے آخرت
مین چھپانا مراد ہی تو اس پر ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ یہان مذکور ایسا ہوا مشرک اللہ سے
بات نہین چھپاتے دوسری آیت مین اللہ تعالی کہتا ہی واللہ ربنا ما کنا مشرکین یعنے قسم ہی اللہ کی
اپنے رب کی ہم مشرک نہین تھے اس آیت مین وے اللہ سے بات نہین چھپاتے نافع بن الازرق
جو خوارج کا سرخیل تھا جن ایام مین ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا کرتا تھا ابن عباس سے
چند آیتون کا سوال کیا کہ جن مین تعارض پایا جاتا ہی از انجملہ یہہ اعتراض بھی کیا ہی ابن عباس
اسکے جواب مین کہے اللہ تعالی مخلصون کے گنا بخش دیگا مشرکون نے اسکو دیکھ کے کہینگے چلو او ہم
بھی کہینگے کہ ہم مشرک نہین تھے پھر اللہ تعالی انکے منہہ پر مہر کر دیگا اور انکے ہاتھ بات کرینگے اسوقت مشرکون
کو معلوم ہوگا اللہ سے بات چھپا نہین سکتے تب آرزو کرینگے ہم زمین کے پیوند ہوتے تو بہتر تھا اسکو بخاری نے
تفسیر مین حم السجدہ کے سعید بن جبیر کی طریق سے روایت کیا ہی کہ ایک شخص عبد اللہ بن عباس سے پوچھا اسکو
عبد الرزاق اور عبد بن حمید اور ابن جریر اور ابن المنذر اور ابن ابی حاتم اور طبرانی اور حاکم اور ابن مردویہ
اور بیہقی کتاب الاسماء والصفات مین بھی سعید بن جبیر کی طریق سے روایت کئے ہین اور حاکم اسکی تصحیح کی
ہی ان کی روایت مین یون مذکور ہی ابن عباس کہے اللہ تعالی جو فرمایا ثم لم تکن فتنتہم الا ان قالوا واللہ
ربنا ما کنا مشرکین سو کفار قیامت کے دن دیکھینگے اللہ تعالی مسلمانون کے گناہ بخش دیتا ہی اور شرک
نہین بخشتا اور شرک کی سی بڑی گناہ کوئی نہین ہی پھر آپ بھی شرک کا انکار کرینگے اس امید پر کہ خود بھی بخشے
جاوینگے سو کہینگے واللہ ربنا ما کنا مشرکین پھر اللہ تعالی انکے منہہ پر مہر کر دیگا اور وے جو عمل کرتے تھے اسکو
انکے ہاتھ پانون بول اٹھینگے اسوقت کافر اور رسول کی نافرمانی کرنیوالے آرزو کرینگے کاش ہم زمین
کے پیوند ہو جاتے اور نا اللہ سے بات نہ چھپاتے اسکو ابن جریر الطبری نے جویبر کی طریق سے وہ ضحاک سے
روایت کیا ہی کہا نافع بن الازرق ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آکے کہا اللہ تعالی فرماتا ہی یومئذ
یود الذین کفروا وعصوا الرسول لو تسوی بہم الارض ولا یکتمون اللہ حدیثا بھی فرماتا ہی واللہ ربنا ما کنا

مشرکین یعنے اُن دونون ایتون مین تعارض پایا جاتا ہی ابن عباس سکو کہے مین ایسا سمجھتا ہون تو اپنی جماعت والون کے پاس تھا سو اُنھون کو کہہ آیا ہی کہ مین ابن عباس پاس جاکے اُن پر قرآن کے متشابہ آیتون کا اعتراض کرتا ہون سو جاکے تیری جماعت والون کو کہہ قیامت کے دن اللہ تعالی سبکو ایک جگہہ جمع کریگا مشرک کہینگے اللہ تعالی کسی سے کچھ عمل نہین قبول کریگا مگر اُس سے جو اسکی وحدانیت کیا ہی آؤ ہم بھی جاکے کہینگے جب اللہ تعالی اُنسے سوال کریگا تو کہینگے واللہ ربنا ما کنا مشرکین تب اللہ تعالی اُنکے مونہون پر مہر کریگا اور اُنکے اعضا بات کرینگے اور وے مشرک تھے سو گواہی دینگے تب کفار آرزو کرینگے کہ خود زمین کے پیوند ہوتے اور اللہ سے بات نہ چھپاتے اِس اشکال کا دوسرا جواب یہہ ہی قیامت کے دن بہت سے مقام ہین ایک مقام مین بالکل بات نہ کرینگے فلا تسمع الا ہمسا مین اسکا اشارہ ہی اور ایک مقام مین بات کرینگے اور ربنا کے جھوٹھ بولینگے واللہ ربنا ما کنا مشرکین مین اور وما کنا نعمل من سوء مین اسکا اشارہ ہی اور ایک مقام مین اپنے کئے کا اقرار کرینگے فاعترفوا بذنبہم مین اسکی طرف اشارہ ہی غرض سب سے اخیر مقام ہین اُنکے مونہون پر مہر ہوگی اور اُنکے اعضا بات کرینگے ولا یکتمون اللہ حدیثا مین اسی کی طرف اشارہ ہی یہہ

جواب حسن بصری سے منقول ہی یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى ع
تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ ای ایمان والو نزدیک ہو نماز کے جب تمکو نشا ہو یہان تک کہ سمجھنے لگو تم جو کہتے ہو یعنے نشا کی حالت سے نماز نہ پڑھا جب تک ہوش نہ آوے صلاۃ سے نماز مراد ہی سکل مفسرین کا یہی قول ہے بعضے کہتے ہین اُس سے مسجد مراد ہی اصل مین موضع الصلاۃ تھا مضاف کو حذف کئے ہین اِس اختلاف کا فائدہ ہم آئندہ ذکر کرینگے سکاری جمع سکران کی ہی اسکی معنی مست متوالا دہ لفظ سکر سے ماخوذ ہی سکر کی اصل معنی راہ بند کرنا اسکو نشا مین استعمال کرے کیا واسطے نشا کرنے سے اسکی حواس کی راہ بند ہو جاتی ہی اِس جگہہ سکاری سے نشا کے متوالے مراد ہین سکل مفسرین کا قول صحابہ اور تابعین یہی ہی ضحاک سکاری سے نیند کے متوالے مراد لیتا ہی معلوم کیجئے نیند جسپر غالب رہے تو اُسکو اُس حالت سے نماز پڑھنے کی نہی وارد ہوئی ہے لیکن آیت نشا کے متوالے کے شان مین نازل ہونا صحیح حدیثون سے ثابت ہوا ہی سو معین مقدمے مین معین سبب مین آیت نازل ہو تو آیت سے اُس سبب کو مراد نہ لینا ممنوع ہی ہان ایسا کہہ سکتے ہین

سکتے ہیں نشا کے متوالے کو نماز پڑھنے سے نہی جیسی وارد ہوئی ہے نیند کے متوالے پر کہ جسکے غلبے سے اسکو
تمیز نہ رہے نماز پڑھنا ممنوع ہوگا معلوم کیجئے نشا کی حالت سے نماز پڑھنے سے یہہ نہی جو وارد ہوئی
ہے شراب کا پینا حرام ہونیکے قبل تھا جب شراب کا پینا حرام ہوا یہہ حکم منسوخ ہوا عبد بن حمید اور ابو داؤد
اور نسائی اور نحاس اور بیہقی اپنی سنن میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کئے ہیں کہے
یا ایہا الذین آمنوا لا تقربوا الصلاۃ وانتم سکاری کو انما الخمر والمیسر کی آیت نسخ کی یہان ایک
اعتراض ہے اسکی تقریر یون ہے نشا کرنا جب مباح تھا نشا کے بعد تو اسکو عقل اور فہم باقی نہین رہتی
یہان نماز نہ پڑھنے کا حکم سکاری کو ہے جسکو نشا ہوا اسکو نہی کرنا کیسا صحیح ہوگا اسکا جواب
یہہ ہے قبل پینے کے انکی طرف نہی متوجہ ہے اس سے نماز کے اوقات مین نشا نہ کرنا مراد ہے اسی واسطے
صحابہ یہہ آیت نازل ہوئی بعد اسکو نماز کے اوقات مین نہین پیتے تھے یہہ آیت نازل ہونیکے سبب کو
عبد بن حمید اور ابو داؤد کتاب السنن مین اور کتاب ناسخ المنسوخ مین اور ترمذی اور نسائی اور ابن
جریر اور ابن المنذر اور ابن ابی حاتم اور نحاس اور حاکم نے علی ابن ابیطالب رضی اللہ عنہ سے روایت کئے
ہین کہ ایک شخص انصار سے انکو اور عبد الرحمن بن عوف کو دعوت کی اسوقت شراب حرام نہین
تھی سو دونو نکو شراب پلایا مغرب کی نماز مین علی رضی اللہ عنہ امام ہوکے قل یا ایہا الکافرون کی سورت
پڑھے سو اس مین خلط کر دئے اس پر یہہ آیت نازل ہوئی لا تقربوا الصلاۃ وانتم سکاری حتی تعلموا
ما تقولون یہہ ترجمہ ابو داؤد کی روایت کے مطابق ہے ترمذی کی روایت کا ترجمہ ہم انیسوین[19] دور
مین ذکر کئے ہین ترمذی کہا یہہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور حاکم اسکی تصحیح کی ہے معلوم کیجئے یہہ حدیث
عطا بن السائب کی طریق سے مروی ہے عطا سے جو لوگ روایت کئے ہین اسکے وصل و ارسال مین اختلاف
کئے ہین سفیان ثوری اور ابو جعفر الرازی اور حماد وغیرہ عطا بن السائب سے وہ عبد الرحمن سلمی سے وہ
علی رضی اللہ عنہ سے موصول روایت کئے ہین سفیان بن عیینہ اور ابراہیم بن طہمان اور [illegible]
عطا سے مرسل روایت کئے ہین جو لوگ وصل کئے ہین انہین کی روایت اصح ہے یا واسطے عطا سے جو
لوگ روایت کئے ان سب مین سفیان ثوری حفظ ہے تو البتہ اسکی روایت راجح ہوئی اور یہی وصل اور ارسال مین

اختلاف ہے تو اعتبار وصل کو ہی ہے اسکے سوا دعوت کون کیا تھا اور امامت کون کیا اور قراءت مین
کیا خلط کیا سو بھی اسمین اختلاف ہے ابو جعفر الرازی کی روایت مین ترمذی کے یہان اور خالد طحان کی
روایت مین حاکم کے یہان مذکور ہے کہ عبد الرحمن بن عوف نے کھانیکی دعوت کئے تھے سفیان ثوری کی روایت
مین ابو داود کے یہان آیا ہے کہ انصار کا ایک شخص علی اور عبد الرحمن کو دعوت کیا ثوری کی روایت مین امام
احمد اور حاکم کے یہان یون ہے کہ ایک شخص انصار سے ہمکو دعوت کیا ابو داود اور ترمذی اور حاکم وغیرہ
کی روایت مین علی رضی اللہ عنہ امامت کئے کرکے مذکور ہے احمد اور نسائی وغیرہ کی روایت مین ہے عبد الرحمن
بن عوف کو امام کئے مسند البزار مین ہے ایک شخص کو امام کئے ترمذی کی روایت مین ہے کہ قراءت ایسی کئے
قُل یا ایُّہا الکافرون لا اعبد ما تعبدون ونحن نعبد ما تعبدون حاکم کی ایک روایت مین ہے ایسا پڑھے قل یا
ایُّہا الکافرون لا اعبد ما تعبدون ونحن عابدون ما عبدتم ابو داود کی روایت مین ہے کہ قل یا ایہا الکافرون
کی سورت مین خلط کیا احمد کی روایت مین ہے قل یا ایہا الکافرون کی سورت پڑھا سو اسپر التباس ہوا
یعنے دھوکا کھایا ان اختلافات کیطرف نظر کرتے بعضون نے کہا یہہ حدیث مضطرب ہے لیکن ابن دقیق العید کتاب الامام
مین کہا امام مین اختلاف کرلے سے حکم اسکے اضطراب کا نکرینگے بندہ عاصی کہتا ہے سب روایات کا حاصل
یہہ ہے ایک شخص دعوت کیا اس مین علی مرتضیٰ اور عبد الرحمن بن عوف تھے صاحب دعوت شراب کی تواضع کیا
سو اسکو پیکے نماز پڑھے ان مین کوئی امام ہوا قراءت غلط پڑھا اسپر یہہ آیت نازل ہوئی اس
بات مین سب روایات متفق ہین نام وغیرہ زواید مین اختلاف ہوا سو حدیث کی اصل مطلب
مین اس سے خلل نہین ہوا اس اختلاف مین جمع بھی ممکن ہے ایسا کہیجئے عبد الرحمن بن عوف ابتدا مین
مدینے کو جب آئے تو انصاری کے گھر مین اترے تھے سو شاید حقیقت مین انصاری دعوت کیا عبد الرحمن
اسکے گھر مین رہنے سے انھون بھی کام مین شریک تھے سو اسلئے انکی طرف مجازاً نسبت کئے امام کون تھا آیت
کیسی پڑھا سو اختلاف جو ہے شاید علی رضی اللہ عنہ سے ہی رہے کیا واسطے وہ حالت مستی کی تھی امام کون تھا
اور کیا پڑھا سو خوب ضبط نرہا واللہ اعلم وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِیْ سَبِیْلٍ حَتّٰی تَغْتَسِلُوْا اور نہ جنب مگر راہ سے
گذرنے والے جب تک کہ غسل کرلو جنب اسمین مذکر مونث مفرد جمع سب پر اسکا اطلاق ہوتا ہے جنابت کی اصل معنی

اصل معنی دور ہونا ہے جس شخص کو نہانے کی حاجت ہوتی ہی اُسکو جنب کہا واسطے وہ نماز اور مسجد وغیرہ سے دور
رہتا ہی ولا جُنبًا کا عطف انتم سکاری پر ہی معنی یون ہین نزدیک نہ ہو نماز کے جس حال مین کہ تم جنب ہین
یعنے جنابت کی حالت سے نماز مت پڑھو یہانتک کہ غُسل کرلو عابری اسم فاعل کے جمع کا صیغہ ہے عبور سے
اصل مین عابرین تھا اضافت کے سبب سے نون گر پڑا عبور کی معنی راہ کا تما ادھر سے جانا عابری سبیل یعنے
راہ سے گذرنے والے جنب نماز نہ پڑھنے کے حکم سے عابری سبیل کو استثنا کیا اُس سے مُراد کیا ہی
اُسمین اختلاف ہی بعضے کہتے ہین مسجد مین سے گذرنا کیا واسطے انصار کے بعضے لوگون کے دروازے مسجد مین
تھے انکو جنابت ہوتا اُنکے گھرون مین پانی نہین رہتا انکو گھر سے نکلنے کی راہ نہین تھی مگر مسجد کے اندر سے
سو انکو مسجد سے گذرنے کی پروانگی ہوئی اِس قول پر الصلاۃ سے مواضع الصلاۃ مُراد ہی کہتے ہین اس
جملے کی معنی یون ہی تُم جنابت کی حالت سے مسجد مین مت جاؤ مگر گذرنے کے واسطے یعنے مسجد مین ہوتے
ہوئے باہر نکل جانا یا اندر چلے جانا یہہ قول ابن مسعود اور انس بن مالک اور حسن بصری اور سعید بن المسیب اور
عکرمہ اور ضحاک اور عطاء الخراسانی اور نخعی اعمد زہری کا ہی اِس توجیہ پر امام شافعی اور امام مالک اور امام
احمد کو دلیل ہے جو کہتے ہین جنب کو مسجد مین سے گذرنا جائز ہی ابو حنیفہ کہتے ہین اسکو گذرنا جائز نہین
بعضے کہتے ہین عابری سبیل سے مسافر مُراد ہی معنی یون ہے تم جنابت کی حالت سے نماز مت پڑھو
مگر مسافر ہوگے اور پانی نہ پاؤگے تو تیمم کرو یہہ قول علی اور ابن عباس اور سعید بن جبیر اور مجاہد اور قتادہ
کا ہی معلوم کیجیے جنب مسجد مین ٹھہرنا اکثر فقہا کے پاس جائز نہین شافعی اور مالک اور ابو حنیفہ کا یہی مذہب ہے
احمد کہتے ہین ٹھہرنا جائز ہی بشرطیکہ وضو کرے مزنی شافعیہ سے بھی ایسا ہی کہتا ہی وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى

اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا

طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُوْرًا ۝ اور اگر تم ہوگے بیمار یا ۵۰ وری
سفر مین یا آیا ہی کوئی شخص تم مین جائے ضرور سے یا لگے ہو عورتون سے پھر نپایا پانی تو
ارادہ کرو پاک زمین کا پھر ملو اپنے مُنھہ اور ہاتھو نکو اللہ معاف کرنے والا بخشنے ہارا اِس
آیت کی شان نزول کو حسن بن سُفیان اپنی مسند مین اور قاضی اسمعیل کتاب الاحکام مین اور طحاوی

مشکل الآثار میں اور بغوی اور باوردی کتاب الصحابہ میں اور دارقطنی اور طبرانی اور ابو نعیم کتاب المعرفہ میں اور ابن مردویہ اور بیہقی اپنی سنن میں اور ضیاء المقدسی کتاب المختارہ میں الاسلع بن شریک رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی پر پالان باندھا کرتا تھا ایک شب نہایت سردی کی مجھے غسل کی حاجت ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹنی پر پالان باندھنے امر کئے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کو جنابت کی حالت سے پالان باندھنا مکروہ جانا ٹھنڈے پانی سے نہانے سے مرجائیگا یا بیمار پڑنے کا اندیشہ کیا اور انصار کے ایک شخص کو بلوا کے پالان بندھوایا اور میں پتھروں کو گرم کرکے اس سے پانی کو گرم کیا اور نہا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور حضرت کے اصحاب کو ملا لیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اے اسلع پالان آج کیا واسطے درست نہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آج میں اسکو نہیں باندھا ایک انصاری کے ہاتھ سے بندھوایا فرمائے تو کیا واسطے نہیں باندھا میں عرض کیا یا رسول اللہ مجھکو جنابت ہوئی سردی سے ڈر کے میں غسل نہیں کرسکا اور اس انصاری کو پالان باندھنے کہدیئے میں پتھروں کو گرم کرکے پانی کو گرم کر لیا اور نہا کر حاضر ہوا تب اللہ تعالیٰ یہ آیت یا ایہا الذین آمنوا لا تقربوا الصلاۃ وانتم سکاریٰ حتیٰ تعلموا ما تقولون ولا جنبا الا عابری سبیل کو ان اللہ کان غفورا رحیما تک نازل کئی مرضیٰ جمع مریض کی ہے بیمار کو کہتے ہیں اللہ تعالیٰ بیمار کو تیمم کرنیکی رخصت دیا ابن ابی شیبہ اور عبد بن حمید اور ابن المنذر اور ابن ابی حاتم اور بیہقی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کئے ہیں کہ کسی کو سیتلا نکلے یا اس پر زخم رہے یا پھوڑا ہوا اور جنابت ہوئی نہانے سے مرنیکا اندیشہ ہے تو تیمم کرے بزار اور ابن خزیمہ اور حاکم اور بیہقی اس حدیث کے مثل ابن عباس سے مرفوع بھی روایت کئے ہیں لیکن موقوف اصح ہے ہمارے فقہا کہتے ہیں پانی کے استعمال سے بیماری آتی ہے یا بیماری زیادہ ہوتی ہے یا پانی کے استعمال سے کسی عضو کی منفعت جاتی رہتی ہے مثلاً آنکھ کی روشنی یا کان کی سماعت کم ہوتی ہے یا اس کے استعمال سے چنگا دیر سے ہوتا ہے یا درد زیادہ ہوتا ہے یا سوجن ہوتا سو عضو میں عیب نمایاں پیدا ہوتا ہے اسکو تیمم کرنا مباح ہے او علیٰ سفر یعنے تم مسافر ہوگی اور پانی نہیں ملا تو تیمم کرکے نماز پڑھو خواہ سفر طویل ہو یا قصیر

یا قضیٰ الغائط اصل میں پست زمین اور غار کو کہتے ہیں عرب قضاء حاجت واسطے پست زمین میں جایا کرتے
تھے تا لوگ ننگا نہ دیکھیں سو قضاء حاجت کو غائط کہنے لگے یعنے کوئی شخص پیخانا پھر سے اور پانی نہ پاوے
تو تیمم کرنا او لامستم النساء میں دو قراءت ہیں حمزہ اور کسائی اور خلف لمستم بن الف کے پڑھتے
ہیں باقی کے قرا لامستم پڑھتے ہیں لام کے بعد الف زیادہ کرکے ملامست سے لمس کی اصل معنی چھونا
ہیں اس سے کیا مراد ہے سو مفسروں میں اختلاف ہے بعضے کہتے ہیں جماع مراد ہے یہہ قول علی اور ابن عباس اور
حسن اور مجاہد اور قتادہ کا ہے ابن جریر وغیرہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیئے ہیں کہ
ملامست سے جماع مراد ہے لیکن اللہ تعالی جماع کا لفظ ذکر نہ کرکے کنایۃً لمس کو ذکر کیا اس مضمون کے روایتیں
متعدد طریقوں سے ابن عباس سے آئے ہیں اکثر روایتوں کے اسانید صحیح ہیں بعضے کہتے ہیں
لمس سے پوست کو پوست لگنا یعنے بدن کو چھونا مراد ہے اسمیں جماع ہو یا نہ ہو یہہ قول ابن مسعود اور
ابن عمر اور شعبی اور نخعی کا ہے انکی دلیل یہہ ہے حقیقی معنی لمس کی چھونا اس سے جماع مراد لینا معنی مجازی
ہے حقیقی معنی درست ہوتے ہو تو اسیکو مراد لینا اصل ہے لامستم قراءت جماع کی معنی میں نص نہیں کیونکہ ملامست
کدھی چھونے کی معنی سے بھی آتا ہے دیکھو نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیع ملامست سے نہی کیئے کرکے صحیح حدیث
میں ثابت وہاں ملامست چھونے کی معنی سے ہے شافعی کا مذہب بھی یہی ہے نامحرم عورت کو مس کرنے سے
وضو شکست ہوتی اسکے شکست ہونے کے قیود فقہ کے کتب میں مذکور ہیں ابو حنیفہ کے پاس چھونے سے
وضو شکست نہیں ہوتی اللہ تعالی یہہ جو فرمایا فلم تجدوا ماء مرض کے سوائے دوسرے تین حالتوں سے
متعلق ہے کیا واسطے بیمار پانی کو پاوے یا نہ پاوے سب حالتوں میں اسکو تیمم کرنا صحیح ہے پانی نہ پانے سے ظاہر کے
دیکھنے پانی نہ ملنا مراد لوگے تو اس تاویل کی احتیاج ہے اگر اس سے شرعی نہ ملنا یعنے اسکے استعمال پر شرعاً
قادر نہ ہونا مراد لوگے تو یہہ جملہ بیمار کا قید بھی ہوگا کیا واسطے شرعاً جو ممنوع ہے وہ معدوم
کے منزلے میں ہے فتیمموا تیمم کی معنی لغت میں قصد کرنا شرع میں وضو کے درعوض مخصوص فعل جو
کرتے ہیں اسکو تیمم کہتے ہیں صعید کی معنی میں اختلاف ہے قتادہ کہتا ہے صعید زمین کو کہتے ہیں لیث کہتا
ہموار زمین جس میں کچھ نہ ہو فرا کہتا صعید مٹی کو کہتے ہیں بعضے کہتے ہیں زمین کا جانب جو نمود ہے وہ صعید ہے

زجاج نے اسکو اختیار کیا اور بولا زمین کی جانب جو نمود ہی اسکو صعید کہتے ہین خواہ اس جگہہ متی ہو یا نہ ہو ابو حنیفہ
اور محمد کا قول یہی ہی کہتے ہین جو چیز زمین کے جنس سے ہو اس سے تیمم صحیح ہی کہتے ہین جو چیز آتش سے جل کے
راکھہ ہو وے جیسے جہاڑ یا آتش مین جلانے سے نرم ہو کے گھر جانیکی صلاحیت پیدا کرے جیسے
و... تانبا بنا ... سب زمین کی جنس سے نہین اسکے سوائے دوسرے تمام چیز زمین کے جنس سے ہین
متی بالو پتھر چونا گچھ سرمہ ہرتال گندک فیروزہ عقیق وغیرہ اقسام کے پتھر سب پر تیمم کرنا جائز
ہی امام شافعی کہتے ہین صعید نہ کہینگے مگر اسی متی کو جسمین غبار رہے سنگریزے خواہ بڑے ہون
یا چہوٹے انکو صعید نہ کہینگے اگر اس مین متی مخلوط رہے اور اسمین غبار ہی تو ان سنگریزون مین
صعید مخلوط ہوئی اور کہے چونا اور سرمہ اور ہرتال پر تیمم صحیح نہین انتہی معلوم کیجیے امام شافعی اہل لسان سے
ہی اور لغت دانی مین امام ہی صعید کی تفسیر جو کئے اسمین انکا قول البتہ حجت ہی اہل لغت سے فرا اور
ابو عبید بھی شافعی کے قول کے مطابق کہتے ہین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی ایسا ہی ثابت ہوا ہی کہ
صعید متی ہی ابو یوسف کا قول بھی شافعی کے موافق ہی طیب کی معنی پاک اس قید سے نجس متی پر تیمم کرنا صحیح نہین
منہہ کا مسح جو کیا سو وضو مین منہہ کا حد جو کہے ہین یہان بھی وہی مراد ہی ہاتھون کو کس قدر مسح کرنا اسمین اختلاف
ہی ابن عمر اور انکے فرزند سالم اور حسن بصری کہتے ہین ہاتھون کا مسح کونیون تک کرنا ہی شافعی اور ابو حنیفہ
کا مذہب بھی یہی ہی زہری کہا ہی ہاتھون کا مسح منکب یعنے کاندھے تک کرنا علی اور ابن عباس اور شعبی اور
عطا اور مکحول کہتے ہین فقط پنجون کا مسح منکب تک کرنا ہر ایک کی دلیل کتب الخلاف مین مذکور ہی اس آیت کا
ختم عفوا غفورا پر جو کیا اسمین اشارہ ہی معاف کرنا اور بخشنا اللہ کے صفات ہین وہ عفو ہی بندون کے گناہونکو
معاف کرتا ہی اور اس سے درگذرتا ہی غفور ہی بندون کے گناہونکو پوشیدہ کرتا ہی اور بخشتا ہی جسکی عادت
گناہونکو بخشنے کی ہو تو عباد کے کسی امر سے جسنے عاجز ہوا اسکو سہل امر اور مشکل حکم کو آسان بطریق اولی کریگا
گویا یہہ جملہ رخصت کے حکم کی علت پر ہی سورت کی ابتدا سے یہان تک اللہ تعالی احکام ذکر کیا اب اہل کتاب کا
احوال جو اللہ تعالی کے احکام کو پوشیدہ کرتے ہین اور انکا انکار کرتے ہین شروع کیا اسمین مسلمان کو خبردار
کرنا ہی کہ انسے ڈرتے رہنا انکی صحبت اختیار نہ کرنا انکی پیروی نہ کرنا سو فرمایا اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ اُوْتُوْا نَصِیْبًا مِّنَ

مِنَ الْكِتٰبِ يَشْتَرُوْنَ الضَّلٰلَةَ کیا تونے نہین دیکھا انکی طرف جنھین ملا ہی حصہ کتاب سے خرید کرتے ہین گمراہی آیت کی شان نزول کو ابن اسحق اور ابن جریر اور ابن المنذر اور ابن ابی حاتم اور بیہقی دلایل النبوت مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یون روایت کئے ہین کہ رفاعہ بن زید بن التابوت جو یہود یونکا سرخیل تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے باتین کیا تو اپنی زبان کو موڑنا اور کہتا ارعنا سمعک یا محمد نفہمک یعنے یا محمد ہماری بات کان دھر کے سنیے تا ہم تمکو سمجھا دین پھر اسلام مین طعن کرنا اور عیب دھرنا شروع کیا تب اللہ تعالے الم تر الی الذین اوتو نصیبا من الکتب کی آیت کو فلا یومنون الا قلیلا تک نازل کیا الم تر مین استفہام کا ہمزہ جو ہی تعجب کے واسطے ہی یہود کی بری چلن سے مسلمانوں کو اچنبے مین ڈالتا ہی یہہ خطاب یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی یا ہر مومن کو ہی جو اسکو دیکھنے کی صلاحیت رکھتا ہی کیا تو نے نہین دیکھا جو بولا اُس سے غرض یون ہی کیا تجھکو یہہ بات ہاتین یقینی علم دیکھنے سے شبیہ ہوتا ہی اس لئے علم کے درعوض رویت کو استعارہ کرکے ذکر کیا الذین یہہ لفظ اگرچہ عام اور یہود و نصارٰی کو شامل ہی لیکن یہان یہود مراد ہین کیا واسطے یہہ کام وہی کرتے تھے الکتاب سے توریت مراد ہی کتاب سے انکو کچھ حصہ ملنے سے اسکے احکام اور علوم مراد ہین جو توریت مین تھے از انجملہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت اور اسلام کی حقیقت جو اُس مین موجود تھی توریت کے علوم کو حصہ کرکے جو فرمایا اُس مین اشارہ ہے کہ اللہ تعالی انکو توریت کا علم جب دیا انکو لازم تھا اُسکی محافظت کرنا اور اُسکے احکام کو لازم کر لینا جیسے اپنے حقوق کی محافظت کرتے ہین لیکن وے لوگ نہایت بے نصیب تھے جو اپنے حق کو ضایع کرے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صفتون کو پوشیدہ کئے گمراہی خرید کئے یعنے ہدایت کو چھوڑ کے اُسکے درعوض گمراہی اختیار کئے یا اپنی رشوت کا بازار سرد ہونیکے اور اپنی ریاست جاتی رہنیکے اندیشے سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کو اختیار کئے اسکو شرا یعنے مول لینے سے تعبیر کیا کیا واسطے شرا مین بھی ایک چیز کو دیکے اسکے بدلے مین دوسری چیز اختیار کرتے ہین وے بھی دین کے بدلے دنیا کی منفعت کو اختیار کئے وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ تَضِلُّوا السَّبِيْلَ چاہتے ہین کہ تم بہکجاو راہ سے یعنے یہود خود گمراہ جو تھے سو بس نہین ہوا چاہتے ہین ای مومنون تمکو راہ حق سے پھیرنا اور تم بھی انکے مانند گمراہ ہونا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاَعْدَآئِكُمْ اور اللہ خوب جانتا ہی تمھارے دشمنونکو یعنے ان یہود کے دلون مین تمھارے عداوت و دشمنی جو ہی اللہ تعالے اُسکی حقیقت کو خوب جانتا ہی انکے مکر کے باتون پر تم فریب مت کھاو اپنی خوبی کی بات انسے مت چاہو وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَلِيًّا وَّكَفٰى بِاللّٰهِ نَصِيْرًا کہ اللہ بس ہی حمایتی اور اللہ بس ہے مددگار ولی کی معنی کامون کا

متکفل اور محافظ اِن جملے کو مسلمانون کی تسلی کے واسطے ذکر کیا یعنے وے تمھارے دشمن ہوئے سے تم اندیشہ مت کرو اللہ تعالےٰ
تمھارا محافظ اور مددگار ہے اِن کی دشمنی سے تمھارا کچھ نہ بگڑیگا مِنَ الَّذِیْنَ ھَادُوْا یُحَرِّفُوْنَ الْکَلِمَ
عَنْ مَّوَاضِعِہٖ بعضے وے جو یہود ہین بدل دیتے ہین کلمونکو اُن کے ٹھکانون سے اسکا تعلق کاہے سو ہے اسمین چند
وجہ ہین پہلی وجہ الذین اوتوا نصیبا من الکتاب کے جملے کا بیان پڑا ہے الذین اوتوا مین احتمال تھا کہ وے یہود ہوویں یا اُن
کے غیر سو اُسکے بیان کے واسطے اِسکو ذکر کیا یعنے کتاب سے حصہ ملا سو وے یہود ہین اِن دونون جملے کے درمیان جملے
جو آئے ہین جملے معترضہ ہین دوسری وجہ اعدائکم کا بیان ہے یعنے اللہ تمھارے دشمنون کو جانتا ہے وے دشمن یہود ہین
تیسری وجہ اسکا تعلق نصیراً سے ہے یعنے اللہ مددگار بس ہے یہود سے چوتھی وجہ مُبتدا محذوف کی خبر ہے یحرفون کا
جملہ اِس محذوف کی صفت ہے اُسکی تقدیر یون ہے من الذین ہادوا قوم یحرفون یعنے یہودیون مین چند لوگ ایسے
ہین بدل دیتے ہین کلمون کو موصوف کو حذف کر کے صفت کو اُسکے قایم مقام کیا تحریف کی معنی لغت مین
تغیر دینا یعنے بدلنا یہود توریت کے لفظ کو بدل کے دوسرا لفظ اُسکی جگہہ مین دھر دیتے تھے مثلا نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کی وصف توریت مین ابیض ربعہ تھی یعنے گورا رنگ میانہ قد اسکو بدل دیکے کہے آدم طویل یعنے گندم رنگ دراز قامت
اور رجم کی آیت کو بدل کے اسکے عوض تحمیم اور جلد کو ثابت کئے بعضون نے اس پر ایسی اعتراض کرتا ہے کہ توریت کے
نسخے جو موجود تھے مشرق سے غرب تک مشہور تھے اسکے حروف اور کلمے تواتر کو پہنچ چکے تھے اسکو تغیر دینا ممکن نہین فخر الرازی
اسکے جواب مین کہا شاید لوگ کم تھے اور علما کتاب کو جاننے والے نہایت قلیل تھے اس لئے وے تحریف کرنے پر قادر ہوئے
بندۂ عاصی کہتا ہے اہل کتاب اپنے کتابون کی تبدیل کرنا بدیہی بات ہے توریت وغیرہ کے نسخے ان کے پاس جو موجود
ہین اسکے دیکھنے سے یہہ بات ظاہر ہوتی ہے اسکے بدل دینے کی صورت یہہ ہے توریت وغیرہ کتب سوائے احبار کے
دوسرون کو انکا علم نہین تھا جو لوگ پڑھتے تھے وے اُسکے حافظ نہین تھے کہ جس سے غلطی پر مطلع ہون مدینے
مین یہود جو تھے انمین چند معین شخص کتب کو جانتے تھے اور آپس مین مشورت کر کے کام کیا کرتے تھے مدینے سے شام
اور یمن تک بلکہ تمامی جزیرۂ عرب مین جو یہود تھے ان سب مین سلسلہ خطوط کا جاری تھا پھر مدینے کے یہود کچھ
کام کرے تو اُسکا عمل تمام جزیرۂ عرب مین جاری ہو جاتا تھا وے لوگ اپنے کتابون مین تغیر و تبدل کر گئے تو اُسکو
سمجھ کے اس تغیر و تبدل کو کون دور کرتا اُنکے بعد آئے سو لوگون سے کیسا ہو سکیگا کیا واسطے ان کتاب کا حافظ کوئی

کوئی نہین مثلاً گلستان کی کتاب شرق سے غرب تک مشہور ہے لیکن ہر نسخہ دوسرے کا مخالف ہی مصنف کے اصل نسخے مین کس طور پر ہی سو کیسا معلوم ہوگا اصل توریت کا یہہ حال ہی اُسکے نسخے اب عربی اور فارسی اور ہندی وغیرہ مین ترجمہ جو ہوتے ہین اُن مین تغیر تبدیل ہونا بہت آسان ہی ہزار دو ہزار نسخہ ترجمہ کر دینگے اشتہار دیتے ہین اسمین تحریف جو کرتے ہین اُس سے اطلاع کہان ہو سکتی آشیا کی کتاب کے بیالیسوین باب مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وصف مذکور ہی سو قدیم ایک نسخے مین یون ہی احمد اسمہ بعد سنہ اٹھارہ سو گیارہ عیسوی مین عربی ترجمہ جو ہی اس مین اس لفظ کو بدل دیکے تمجد اسمہ لکھا ہے بعد سنہ اٹھارہ سو بائیس عیسوی مین ترجمہ جو لکھا اُسمین اس جملے کو نکال ہی ڈالا ایسے بہت سے تغیر ہین اُنکے ترجمونکو رکھہ کے دیکھے تو اُنکی تبدیل و تغیر دینی ظاہر ہوتی ہی بعضے کہتے ہین بدل دینے سے مراد باطل تاویل کرنا لفظ کو اُسکے معنی سے پھیر کے دوسرے معنی کرنا بعضے کہتے ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یہود آکے کچھہ سوال کرتے حضرت اُسکا جواب دیتے بعد باہر نکل کے حضرت کے کلام کو بدل دیتے الکلم اکثر نحویان کہتے ہین وہ اسم جنس جمعی ہے یعنے دو سے اکثر پر دلالت کرتا ہی اُسکی طرف ضمیر جو پھرتی ہی اُسمین تذکیر و تانیث دونون جائز ہین اسیواسطے ان مواضع کی ضمیر جو اُسکی طرف راجع ہی مذکر لایا بعضے اُسکو اسم جمع کہتے ہین اور بعضے اُسکو کلمہ کی جمع کہتے ہین جب کلمے کی جمع ہوئی تو جمع مونث کی طرف پھرنے مواضع مین ضمیر مونث کی لانا تھا مذکر لایا کیا واسطے جن جمع کے حروف اُسکے واحد کے حروف سے کم ہوتے ہین تو اُس کی ضمیر مین تذکیر و تانیث دونون جائز ہین واحدی نے ایسا ہی کہا امام رازی کہا وہ جمع مونث ہونا امر حقیقی نہین بلکہ امر لفظی ہی اُسمین تذکیر و تانیث دونون جائز ہین معلوم کیجئے یہود گمراہی کو خرید لئے کر کے جو فرمایا سو اُسکے چند وجہ ذکر کیا پہلی وجہ کلمونکو بدل دیتے دوسری وجہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا وَيَقُولُونَ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا اور کہتے ہین ہمنے سُنا اور نہ مانا یعنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یہود کو کچھہ فرماتے تو زبان سے کہتے ہین سمعنا یعنے ہمنے تیری بات سُنا دلمین کہتے ہین عصینا یعنے تیرے امر کا ہمنے خلاف کیا اور اُسکو نہ مانا بعضے کہتے ہین وے عصینا دل مین نہین کہتے تھے بلکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت ظاہر کرنے اور استخفاف کے ارادے سے اُسکو زبان سے کہتے تھے بندہ عاصی کہتا ہی یہود سے مصالحت تھی زبان سے ایسا کہے ہوتے تو اُنکی صلح باقی نہ رہتی پہلا قول ہی قوی ہی یا اُسکو کنایۃً کہتے تھے وَاسْمَعْ غَيْرَ مُسْمَعٍ اور سُن نہ سُنایا جائیو یہود کی ضلالت کی یہہ تیسری وجہ ہے اُسکا عطف سمعنا و عصینا پر آیا ہی اور یہہ بھی یقولون کا مقولہ ہی غیر مسمع حال پڑا ہی اسمع کے فاعل کا تقدیر یون

ویقولون اسمع وانت غیر مسمع یعنے یہود نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کرتے تو یا تو مین کہتے اسمع غیر مسمع یعنے سن حال یہہ
کہ تو غیر مسمع ہی معلوم کیجیے یہہ یہود کی دورنگی بات ہی مدح بھی ہوتا ہی مذمت بھی تعظیم بھی ہوتی ہی اہانت بھی
مدح اور تعظیم پر حمل کرے تو معنی یون ہوگی تو ہماری بات سن حال یہہ کہ بری بات تجھ کو نہ سنایا جاوے اس معنی پر
مسمع ماخوذ ہی عرب کے قول سے جو کہتے ہین اسمع فلان فلانا یعنے فلانا شخص فلانے کو سنایا یعنے گالی دیا بری بات
بو مذمت و اہانت پر حمل کرے تو اسکی معنی تین طرح سے ہوتے ہین پہلی طرح کی معنی یہہ ہی اسمع یعنے ہماری بات سن
تجھ کو نہ سنا کرکے بد دعا کرتے ہین ہماری دعا مستجاب ہوگی کوئی بات تو سنایا نہ جایگا بہرہ ہوگا یا مریگا
یہہ جو کہے اس گھمنڈ پر کہ اپنی دعا مستجاب ہے دوسری طرح کی معنی یہہ تو سن حال یہہ کہ تو سنایا نہ جایگا جواب وہ جو تیرے
موافق ہو گویا تو کچھ سنا ہی نہین تیسری طرح کی معنی ہی تو سن حال یہہ کہ سنایا نہ جایگا سخن ایسا کہ تو اسکو پسند
کرے اس معنی پر غیر مسمع کو اسمع کا مفعول ڈالے تو بھی جائز ہے یعنے سن بات جو تجھکو سنایا نہین جاتی ہی کیا واسطے
تو یہہ بات کو فہم نہین کرتا ہی غرض یہود یہہ جو کہتے تھے اس سے انکی غرض اہانت تھی وراعنا لیا بالسنتہم اور راعنا
کہتے ہین موڑ دینے اپنی زبان کو یہہ انکی ضلالت کی چوتھی وجہ ہی اور یہہ بھی یقولون کا مقولہ ہی یعنے وے یہود اپنی زبان کو موڑ کے
راعنا کہتے ہین معنی راعنا کی ہماری مراعات کر یعنے ہماری خاطرداری کر دے اسکو زبان موڑ کے کہتے تھے کہ
حرف دوسرا لفظ جو ماخوذ رعونت سے ہی حماقت کی معنی سے یا لفظ جو انکی زبان مین گالی تھی نکلتا تھا اس پر اللہ
تعالی نے مومنوں کو یہہ لفظ کہنے سے منع کیا جسکا بیان نوین ورد مین مذکور ہوا بعضے کہتے ہین راعنا کی معنی ارعنا
سمعک کی ہی یعنے تو اپنے کان ہماری بات کی طرف پھیر اور ہماری بات سننے خاموش رہ یعنے ہماری بات کان رکھ
کے سن سوا انبیا علیہم الصلاۃ والسلام کی شان یہہ نہین جو انسے اسطور کا خطاب کرے بلکہ اجلال و تعظیم سے انکو خطاب
کرنا بعضے کہتے ہنسی اور تمسخر کی راہ سے راعنا کہا کرتے تھے لیا مصدر ہے لوی یلوی کا اسکی معنی پھیرنا موڑ دینا یا اعتنا
راعنا کو زبان موڑ کے کہتے تھے کر کے بولے تو اسکی حقیقی معنی مراد ہوتے ہین بعضے کہتے ہین وے حق کو موڑ دیکے اسکو باطل کرتے
تھے بعضے کہتے ہین زبان کو پھیر کے موتے الفاظ نکالتے تھے جیسی کوئی مسخری سے الفاظ نکالتے ہین وطعنا فی الدین
اور عیب بکر دین مین یعنے یہود ایسا جو کرتے ہین دین مین طعن کرنیکے لئے ہی وے اپنے دوستون سے کہتے تھے دیکھو ہم طعن
کرتے ہین اور محمد اسکو نہین سمجھتا اگر نبی ہوتا تو البتہ اسکو اسکا سے خبر ہوتی پھر اللہ تعالی انکے تمام بدیون کو نمود کر دیا انکے

انکے سخن کا پیچ و تاب سب بتا دیا وَلَوْ اَنَّهُمْ قَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاسْمَعْ وَانْظُرْنَا لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَ
اَقْوَمَ اور اگر مقرر وے کہتے ہمنے سُنا اور مانا اور سُن اور ہم پر نظر کر تو بہتر ہوتا اُن کے حق مین اور درست یعنے
وے یہود سمعنا وعصینا کے درعوض سمعنا اور اطعنا کہتے یعنے ہم نے تیری بات سُنے اور اسکو مانا اور اسمع غیر مسمع
بولنے کی جگہہ فقط اسمع کہتے اور راعنا کے مقام مین انظرنا کہتے یعنے ہماری بات سُن اور نگاہ کر تا ہم تیرے قول
کو فہم کرے تو اللہ کے پاس اُنکے حق مین بہتر اور انکی بات راست ہوتی وَلٰكِنْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ
اِلَّا قَلِيْلًا ۝ ولیکن لعنت کی انکو اللہ نے انکے کفر سے سو ایمان نہین لاتے مگر کم یعنے انکے کفر کے سبب سے اللہ نے ان پر
لعنت کی یعنے اپنی رحمت سے دور کیا اور اپنی درگاہ کی قربت سے انکو ہانکا سو ایمان نہین لاتے مگر
تھوڑے قلیلا یا صفت قوم کی ہی یعنے یہود ایمان نہین لاتے مگر تھوڑے لوگ جیسے عبداللہ بن سلام اور انکے
رفیقان یا وے لوگ جو اسکے بعد ایمان لا دینگے جسکا علم اللہ تعالیٰ کو ہی یا صفت ایمان کی ہی اسکی تقدیر یون ہی فلا یؤمنون
الا ایمانا قلیلا یعنے ایمان نہین لاتے مگر تھوڑا ایمان یعنے موسیٰ پر اور توریت پر اگرچہ ایمان لائے تھے لیکن اسمین
اکثر احکام پر عمل نہین کرتے تھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت جو اسمین مصرح تھی اسکا انکار کرتے تھے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ
اُوْتُوا الْكِتٰبَ اٰمِنُوْا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّطْمِسَ وُجُوْهًا فَنَرُدَّهَا
عَلٰٓى اَدْبَارِهَآ اَوْ نَلْعَنَهُمْ كَمَا لَعَنَّآ اَصْحٰبَ السَّبْتِ اے وے جو دئے گئے ہو کتاب کو یعنے اے کتاب والو
ایمان لاؤ اُسپر جو ہمنے اُتارا سچ بتاتا تمھارے پاس والی کو پہلے اُس سے کہ ہم مٹا ڈالین کتنے منہہ پھر اُلٹ دین اُنکو پیٹھہ کی
طرف یا اُنکو لعنت کرین جیسا لعنت کی ہفتے والون کو معلوم کیجیے کتاب جنکو ملی وے یہود و نصاریٰ ہین لیکن اوپر یہود کا
ذکر قریب مکر چکا بیان کیا اب اُنکو قرآن پر ایمان لانے کا امر کیا اور اسکے ساتھہ ایمان نہ لانے والون کو
وعید شدید سے ڈرایا ہمنے اُتارا جو فرمایا اُس سے قرآن مراد ہی یعنے اے اہل کتاب قرآن پر ایمان لاؤ اسپر
ایمان لانے واسطے تمکو اسقدر کافی ہی کہ یہہ کتاب تمھاری کتاب کو یعنے توریت کو سچ کرتی ہی اسطور پر تم کو توریت
مین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت جو بتلاتے تھے وہ نعت موجود ہی اور توریت مین توحید اور لوگون مین انصاف
اور گناہون سے نہی وغیرہ جو ہین یہہ کتاب بھی اُن احکام پر مشتمل ہے ایمان نہ لانا محض دشمنی اور ڈھٹائی اور دنیا
کی محبت سے معلوم کیجیے ایمان اور احکام کے وصول جو توریت مین ہین قرآن مین بھی وہی موجود ہین مگر چند جزئی احکام

جو توریت کے برخلاف قرآن مین ہین انکے سببسے دونون مین مخالفت نہین ہوتی کیا واسطے لوگونکے تفاوت اور وقت
کے مناسبت کے واسطے اگلے احکام کو نسخ کرکے مناسب حال نازل کیا اُسکو فی الحقیقت مخالفت نہ کہینگے کیا واسطے ایسا کرنا عین
حکمت کی مقتضا ہے طمس کے معنی محو کرنا مٹانا نشانیون کو نابود کرنا یہان طمس سے حقیقۃً طمس مراد ہی یا مجازاً اسمین اختلاف
ہی جسنے کہا حقیقی معنی مراد ہے اس تقدیر پر منہہ کا طمس سے انسانی صورت مین تغیر آنی مراد ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما
سے مروی ہے کہ جیسے اونٹ کے تلون کی سی ہونا یعنے ناک آنکھین وغیرہ سب جا کے منہہ برابر ہوجانا اور بعضے کہتے ہین منہہ سے
آنکھین مراد ہین یعنے انکے آنکہہ اندھی ہونا اور نردہا علی ادبارہا سے مراد بعضے کہتے ہین گردن کی طرف جیسی ہموار ہے
منہہ بھی ویسا ہی ہموار ہونا بعضے کہتے ہین پھیرنا اس طرح سے منہہ کی جانب کو پشت کی طرف کرنا اور پشت کو منہہ کی
طرف طمس سے حقیقی معنی جب لیوے تو یہہ طمس آخرت مین واقع ہوگا یا دنیا مین اسمین خلاف ہے بعضے کہتے ہین آخرت مین
یہہ صورت بنیگی بعضے کہتے ہین دنیا مین ہی ہونا سو آیندہ یہود مین یہہ طمس واقع ہوگی بعضے کہتے طمس دنیا مین ہی
ہونا لیکن واقع نہین ہوا کیا واسطے ایسا ہونا ایمان نہ لانے پر مشروط تھا لیکن اُنسے کئی لوگ ایمان لائے اس واسطے
یہہ واقع نہین ہوا بعضے کہتے ہین اللہ تعالی انکے وعید مین دو امر سے ایک امر کو کرنا انکے منہہ طمس کرنا یا ان پر
لعن کرنا فرمایا سو ان مین ایک امر یعنے لعن کیا پھر طمس ہو یا نہ ہو کعب الاحبار اس طمس کو اسکی حقیقی معنی اور دنیا مین ہی
لئے برایت کو حمل کئے ہی بندہ عاصی کہتا ہی اللہ تعالے یہود کو ایمان لانیکی تکلیف دی اس تکلیف کا وقت نزع کی حالت
پہنچے تک باقی رہتا ہی اس لیئے اللہ تعالے نے انکی صورتون کو طمس نہین کرتا جب نزع کی حالت پہنچی اور توبہ قبول ہونیکا
وقت ہاتھہ سے جا چکا تو اُسوقت انکی صورت مسخ ہوجاتی ہی کُتّے سوَر کی مثل بن جاتی ہی سو طمس ہی معلوم ہوتا ہی واللہ
اعلم جو لوگ اسکو مجاز پر حمل کرتے ہین ان کے پاس بھی اسکی تاویل مین کئی وجہ ہین بعضے کہتے ہین منہہ کو طمس کرنا
جیسے ہدایت کی راہ ان پر مٹا دینا منہہ کو پشت کی طرف الٹ دینا یعنے گمراہی مین انکو گرفتار کرنا اس سے غرض انکو
اقسام کی رسوائی اور ضلالت کی تاریکی مین ڈالنا بعضے کہتے ہین طمس پھیرنا اور تغیر دینی وجوہ سے انکے سرخیل اور رئیس
مراد ہین معنی یون ہی انکے سردار اور سرخیل کو جو عزت اور منزلت ہی اسکو پھیر کے انکو ذلت اور ہتک ہونا بعضے کہتے
ہین طمس سے انکے نشانیان مدینے سے مٹا دینا اور انکے سرخیلونکی حالت بدل دینا سو وے جلا وطن کئے اذرعات اور اریحا
کی طرف خواری اور ذلت کے گئے اور انکی عزت کی حالت جو اول تھی وہ باقی نہ رہی شنبے کے لوگونپر لعنت کیا جو کہا ہی اس سے مراد

مراد وے یہود ہیں سنیچر کے دن مچھلیاں پکڑنے لگے سو اللہ تعالیٰ انکو بندر بنا دیا اسکا قصہ پہلے چھپے ورد میں مذکور ہوا
لعنت سے مراد اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور ہونا بعضے کہتے ہیں لعنت سے بندر ہونا مراد ہے نلعنہم میں غائب
کی ضمیر جو ہے مخاطب یہود جو ہیں انکی طرف پھرتی ہے اس تقدیر میں یہاں خطاب کی ضمیر لانا تھا لیکن غائب کی ضمیر
لایا کیا واسطے گناہ کے سبب سے گویا حضور سے نکالا گئے اسکو علم بلاغت میں التفات کہتے ہیں اس آیت کی شان
نزول کو ابن اسحق اور ابن جریر اور ابن المنذر اور ابن ابی حاتم اور بیہقی دلایل النبوۃ میں ابن عباس رضی اللہ
عنہما سے یوں روایت کئے ہیں کہ عبداللہ بن صوریا اور کعب بن اسد وغیرہ یہود کے احبار روسا کو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ای معشر یہود اللہ سے ڈرو اسلام لاؤ واللہ میں نے جو لایا سو حق ہے کر کے تمکو یقین ہے
وے کہے واللہ اسکو ہم نہیں جانتے انکی وعید میں اللہ تعالیٰ اس آیت کو نازل کیا ابن جریر وغیرہ نے روایت
کئے ہیں کعب بن ماتع جسکو کعب الاحبار کہتے ہیں عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں یمن سے شام کو جانیکے ارادے
سے نکلا مدینے کو جب آیا عمر رضی اللہ عنہ اس سے ملکے کہے کعب تو ایمان لا کعب نے بولا تمہاری کتاب میں مذکور ہے
مثل الذین حملوا التوریۃ ثم لم یحملوہا کمثل الحمار یحمل اسفارا سو میں توریت کو اٹھاتا ہوں عمر رضی اللہ عنہ سکوت کئے
پھر کعب حمص کو آیا ایک روز سنا ایک شخص یہہ آیت پڑھا یا ایہا الذین اوتوا الکتاب آمنوا بما نزلنا مصدقا
لما معکم من قبل ان نطمس وجوہا کعب نے اسکو سنکے کہا ای رب میں ایمان لایا آرب میں نے اسلام لایا اس اندیشے سے کہ
میرا حال ایسا نہ ہووے نا سے یمن کو آکر اپنے سب لوگوں کو مسلمان لیا سب ملکے مدینے کو آئے وکان امر اللہ مفعولا
اور اللہ کا حکم ہے کیا گیا یعنے اللہ نے جو حکم کیا سو ہوا اس سے مقصود یہہ ہے اللہ تعالیٰ کا ارادہ جو ہو خواہ نخواہ وہ
ہوتا ہے اسکے حکم کو رد کرنے والا اسکے امر کو توڑنے والا کوئی نہیں یعنے جس کا ہونا وہ چاہتا تو اسکا کرنا اس پر
ممتنع نہیں اسکی تعبیر کان کے لفظ سے کیا کیا واسطے اللہ تعالیٰ انکو خبر دیتا ہے کہ امم سابقہ میں عادت الٰہی ایسی جاری
تھی کہ اللہ تعالیٰ انبیا سے کسی پر عذاب نازل کرنیکا وعدہ کیا تو خواہ نخواہ اسکو کرتا تھا گویا انکو کہتا ہے تمکو معلوم ہے
امم سابقہ میں اللہ تعالیٰ جس چیز کی تہدید کرتا تھا خواہ نخواہ اسکو کرتا تھا تم بھی اس وعید سے ڈرو اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ
اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ اور تحقیق اللہ نہیں بخشتا ہے یہہ کہ اسکا شریک پکڑے
اور بخشتا ہے اس سے نیچے جسکو چاہے یعنے شرک کے سوا دوسرا کوئی گناہ ہو چاہے تو بخشتا ہے معلوم کیجیے یہہ جملہ مستانفہ ہے

ماقبل کے کلام مین وعید جو مذکور ہوا اسی کو ثابت کرنا ہی اور ایمان کا امر جو کیا ہے اسکو بجا لانا واجب ہونیکی
تاکید ہے کہا واسطے بدون ایمان کے مغفرت ہونا محال ہے یہود اپنی مغفرت کی طمع جو کرتے ہین امر محال کی طمع ہی اس آیت
مین شرک سے مطلق کفر مراد ہے جسمین یہود کا کفر بھی مندرج ہی اس سے معلوم ہوا یہود کو شرع کی عرف مین مشرک
کہینگے اگرچہ لغت کی معنی کے نظر کرتے اُن پر اطلاق شرک کا نہو کفر کو شرک کہنیکا وجہ یہہ ہی جسنے کفر کیا وہ شخص اللہ تعالےٰ
کے امر کو انکار کی راہ سے نہ مانا اور اُسکے حکم سے اپنے تئین باہر کیا اس صورت مین وہ شخص خدا کو خدا نہین سمجھا اور
اپنے پر اُسکے امر کو نافذ نہین کیا تو اپنے تئین خدائی مین شریک کیا تو ثابت ہوا جو کفر ہی سو شرک ہے اس آیت سے
ثابت ہوا کفر کے سوائے گناہ جتنے ہین خواہ کبیرہ ہو خواہ صغیرہ اللہ تعالےٰ کی مشیت پر موقوف ہے چاہے تو عذاب دیوے
چاہے تو بن توبے کے مغفرت کرے احادیث سے بھی یہی ثابت ہوتا ہی ابن جریر اور ابن ابی حاتم وغیرہ متعدد
طریقون سے روایت کئے ہین کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کہے قاتل نفس اور یتیم کا مال کھانے والا اور جھوٹ شاہدی دینے والا
اور قطع رحم کرنے والے سب دوزخ مین جاینگے کرکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ شک نہین کرتے تھے جب یہہ آیت
اِنّ اللہ لا یغفر ان یشرک بہ و یغفر ما دون ذلک لمن یشاء نازل ہوئی ہم اُس سے باز آئے یعنے وسے بہشت مین
جاینگی ہمکو امید ہوئی ابن الضریس اور ابن المنذر اور ابن عدی بسند صحیح ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کئے ہین کہے
گناہ کبایر والون کے واسطے استغفار کرنے سے ہم توقف کرتے تھے یہان تک کہ ہم ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنے
اَنّ اللہ لا یغفر ان یشرک بہ و یغفر ما دون ذلک لمن یشاء اور فرمائے میری اُمت کے گناہ کبیرہ کرنے والون کے لئے مین
شفاعت کرنا کرکے میری دعا کو ذخیرہ کر رکھا ہون یہہ سننے سے ہمارے دل مین جو بات تھی اُس سے باز رہے اور ہمکو
اُنکی امید ہوئی ابو یعلی اور ابن ابی حاتم نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فرمائے کوئی بندہ نہین جو مرے اور اللہ کے ساتھہ کسی کو شریک نہ کرے مگر اُسکے لئے مغفرت پہنچتی ہے اللہ تعالےٰ
چاہے تو اسکو بخشے اور چاہے تو اسکو عذاب دیوے اسواسطے اللہ تعالےٰ فرمایا ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ الآیہ امام احمد
اور مسلم اور ترمذی اور نسائی اور ابن مردویہ نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین کہے مین رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس آیا حضرت فرمائے کوئی بندہ نہین جو بولا لا اِلٰہ اِلّا اللہ پھر اُسی پر موا مگر بہشت مین جاینگا مین
عرض کیا یا رسول اللہ اگرچہ زنا کرے اور چرائے حضرت فرمائے اگرچہ زنا کرے اور چرائے پھر مین بولا اگرچہ زنا کرے اور

اور چڑاوے فرمائے اگرچہ زنا کرے اور چڑاوے پھر میں بولا اگرچہ زنا کرے اور چڑاوے تین بار فرمائے چوتھے
بار کہے علی رغم انف ابی ذر یعنے ابی ذر کے برضد سیات میں احادیث بکثرت وارد ہوئی ہیں معتزلہ کہتے ہیں
گناہ کبیرہ والا بن توبہ کے مرجاوے تو اسکی گناہ معاف نہیں ہوتی اور اس آیت کے عموم کو توبہ کے قید سے
خاص کرتے ہیں انکا یہہ قول باطل ہے کیا واسطے توبہ سے شرک بھی معاف ہوتا ہے کیا پرسے تخصیص کرنے میں
فائدہ مترتب نہیں ہوتا وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰىٓ اِثْمًا عَظِيْمًا ۔ اور جسنے ٹھہرایا شریک اللہ
کا اسنے بڑی گناہ کا طوفان باندھا جھوٹھ بات بنا کے بولنے کو افترا کہتے ہیں یعنے شرک کی گناہ بہت بڑی ہے
جسنے شرک پر موا تو اسکی گناہ معاف نہیں ہوتی سدا دوزخ میں رہیگا اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يُزَكُّوْنَ اَنْفُسَهُمْ
کیا تو نے نہیں دیکھا انکی طرف جو پاکیزہ گنتے ہیں اپکو یعنے اپنی ستایش آپ کرتے ہیں اور اپنے کو پاکیزہ
سمجھتے ہیں اس آیت کی شان نزول کو ابن جریر نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یوں روایت کی ہے کہ یہود کہتے تھے
ہمارے بچے جو مرگئے ہیں وے اللہ کے پاس ہمارے وسیلہ ہیں وے ہمکو پاک کرینگے اور ہماری شفاعت کرینگے اسپر اللہ تعالے
نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا الم تر الی الذین یزکون انفسہم الآیہ ابن ابی حاتم نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے
روایت کی ہے یہود اپنے بچوں کو نماز میں مقدم کرتے انکے ساتھ نماز پڑھتے اور انکی طرف سے قربانی کرتے اور
کہتے ان پر کچھ گناہ نہیں یعنے انکے واسطے سے ہماری گناہ بھی بخشا جاویگی اللہ تعالے نے انکی تکذیب کی اور فرمایا گناہ
والے کے ساتھ بے گناہ والا رہتا ہے ہیں گناہ والے کو پاک نہیں کرتا اسی پر یہہ آیت نازل کیا عبد الرزاق
اور ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے حسن بصری سے روایت کئے ہیں کہ یہہ آیت یہود و نصاریٰ کی شان میں
نازل ہوئی وے کہتے تھے نحن ابناء اللہ واحباءہ یعنے ہم اللہ کے بچے اور اسکے پیارے ہیں اور کہتے تھے لن
یدخل الجنۃ الا من کان ہودا او نصاریٰ یعنے ہرگز بہشت میں نہ جاویگا مگر وہ جو یہودی ہو یا نصاریٰ یعنے انکے
واسطے یہہ آیت نازل ہوئی بعضوں نے کہا چند یہودی اپنے بچوں کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لاکے کہے یا محمد ایا
ان بچوں پر کچھ گناہ ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے نہیں وے کہے ہم بھی ان بچوں کے مانند ہیں دنکو ہم جو گناہ کرتے
ہیں راتکو معاف ہوجاتی ہے اور رات کو جو گناہ کرتے ہیں دنکو معاف ہوجاتی ہے اسی پر اللہ تعالے اس آیت
کو نازل کیا یزکون مضارع کی صیغہ ہے تزکیہ سے تزکیہ اسکو کہتے ہیں انسان اپنے کو صلاح تقویٰ دینداری سے

سزا دے اللہ تعالیٰ انسان کو اس ستایش سے منع کیا اور فرمایا فلا تزکوا انفسکم ہو اعلم بمن اتقی یعنے مت پاکی کرو اپنے
نفسونکی اللہ خوب جانتا ہی اسکو جو اللہ سے ڈرتا ہی اس منع کا سبب یہہ ہی کہ تزکئے کا تعلق اور مدار تقوی پرہیزگاری
پر ہی وہ باطنی صفت ہے اسکی حقیقت کو اللہ تعالیٰ کے سوائے دوسرا کوئی نہیں جانتا تزکیہ کرنا تو اللہ تعالیٰ کرتا کہ اپنے
کو آپ تزکیہ کرے اپنے منہہ میان مٹھو کہے اپنے کو صلاح اور اپنے اعمال کو پاکیزگی سے وصف کرنا یا طاعت
و تقوی آپ بہت کرتا ہون کرکے کہنا یہ سب اسی ہی میں داخل ہیں ان چیزونکو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا
پھر اسکے بعد میں فرمایا بل اللہ یزکی من یشآء بلکہ اللہ پاکیزہ کرتا ہی جسکو چاہے ولا یظلمون فتیلا اور
ظلم ہوگا یتی برابر فتیل کی معنی مفعول کی ہی یعنے بانٹا ہوا اس سے مراد باریک بتی ہے جو خرمے کے تخم کے دونون ناب کے
درمیان رہتی ہے بعضے کہتے ہیں دو انگلیون کو ملا کے ملنے سے میل کی باریک بتی جو نکلتی ہے اسکو فتیل کہتے ہیں
الحاصل کوئی حقیر چیز جسکو قیمت نہیں رہتی اسکو فتیل کی مثال دیتے ہیں جیسے ذرے کی مثال دیتے ہیں یعنے ذرہ
ظلم بھی نہوگا اس جملے کی معنی یون ہیں جو لوگ اپنے نفسون کا تزکیہ کرتے تھے انکو اس ستایش پر سزا ہوگی لیکن انکے گناہ کے
برابر ہوگی ان پر ظلم نہ ہوگا بعضے کہتے ہیں اسکی معنی یون ہے اللہ تعالیٰ جنکو پاکیزہ کیا ہی انکے طاعتون کا ثواب بھی کے برابر
بھی کم نہوگا انظر کیف یفترون علی اللہ الکذب دیکھہ کیسا باندھتے ہیں اللہ پر جھوٹھ یہہ خطاب نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی یعنے ای محمد تو دیکھہ یہ یہود اللہ تعالیٰ پر کیسا جھوٹھ باندھتے ہیں اور کہتے ہیں ہم گناہ سے
پاک ہیں گویا دھوئے ہوئے موتی ہیں وکفی بہ اثما مبینا اور بس ہے یہہ گناہ صریح بہ کی ضمیر کذب کی طرف پھرتی
ہی یعنے وے لوگ سخت عذاب کے مستحق ہونے واسطے یہہ جھوٹھ بس ہے یا معنی یون ہیں فقط انکی یہہ بات انکی گناہ بڑی
ہونے واسطے بس ہے الم تر الی الذین اوتوا نصیبا من الکتب یؤمنون بالجبت والطاغوت
کیا تو نے نہیں دیکھا انکی طرف کہ جنکو ملا ہے حصہ کچھہ کتاب کا مانتے ہیں بت اور طاغوت کو اس آیت کی شان نزول
کو ابن جریر وغیرہ نے متعدد طریقون سے روایت کئے ہیں کہ جنکا خلاصہ یہہ ہے احد کے جنگ کے بعد کعب بن الاشرف
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جو عہد تھا اسکو توڑ کے قریش کے ساتھہ عہد و اقرار باندھنے کے ارادے سے یہودیون کی
ایک جماعت کو اپنے ساتھہ لیکے مکے کو گیا قریش کے مالدار لوگون سے ایک ایک شخص ایک ایک یہودی کو لیکے
گھر میں اتارا کعب بن الاشرف کو ابو سفیان نے اپنے یہان اتار کر بہت مدارا کیا اسکو خوبی ضیافت کی غرض یہود نے انکے

انسے مخالفت کرنا چاہیے قریش کہے تم اہل کتاب ہو اور محمد بھی کتاب والا ہے تم باطن مین انکے ساتھ شریک
رہیگے ہمکو فریب دینے آنا بعید نہین ہمکو تمھاری طرف سے اطمینان نہین ہی اگر تم ہمارے ان دونون بت کو سجدہ
کروگے تو ہمکو اطمینان ہوگی پھر یہود بتون کو سجدہ کئے بعد کعب بن الاشرف نے کہا ہمارے تیس آدمی اور تمھارے
تیس آدمی چلکے کعبے سے اپنی چھاتی لگاکے اس بیت کے رب سے عہد کرنا کہ ہم اور تم ایسکے اتفاق سے محمد سے
جنگ کرنا پھر اسی طور سے عہد و پیمان کئے بعد ابوسفیان نے کعب کو بولا تو کتاب پڑھا ہی عالم ہی ہم لوگ ان پڑھے
نادان ہین ہم سے سچ کہہ ہمارا طریقہ بہتر ہے یا محمد کا کعب نے بولا تمھارے دین کا طریقہ مجھکو بولو تا مین معلوم
کرون کہ کس کا طریقہ بہتر ہے ابوسفیان نے بولا ہم حاجیون کے واسطے اپنے نفیس اونتونکو نحر کرکے کھلاتے ہین
انکو پلاتے ہین مہمانونکی میزبانی کرتے ہین اسیرونکو قید سے رہائی کرتے ہین قرابتون سے دوستی جوڑتے
ہین ہمارے پروردگار کے گھر کو آباد کرتے ہین اسکا طواف کرتے ہین اسکو چھوڑکے ہم کہین نکل نہین جاتے
محمد نے اپنے آبا اجداد کے دین کو ترک کیا ہماری قرابت کو قطع کیا حرم کو چھوڑکے نکل گیا ہمارا دین قدیم ہے
محمد نیا دین نکالا ہے کعب بولا واللہ تم جس طریقے پر ہین وہ محمد کے طریقے سے راست ہے اسی پر اللہ تعالی نے اس آیت کو
نازل کیا الم تر الی الذین الآیہ یعنے ای محمد کیا تو نے نہین دیکھا جنکو ملا ہے حصہ کتاب سے یعنے کعب بن الاشرف
اور اسکے ساتھ والے یہود ایمان لاتے ہین جبت اور طاغوت پر یعنے بتون کو سجدہ کئے جبت اور طاغوت کی معنی
مین اختلاف ہے بعضے کہتے ہین جبت اور طاغوت دو بت کے نام ہین جنکو یہود سجدہ کئے بعضے کہتے ہین جبت سحر کو
اور طاغوت شیطانکو بولتے ہین عبد بن حمید وغیرہ نے عمر رضی اللہ عنہ سے بسند صحیح ایسا ہی روایت کئے ہین
مجاہد نے کہا جبت سحر کو کہتے ہین طاغوت اس شیطان کو کہتے ہین جو انسان کی صورت مین آتا ہی اور اسکے پاس فیصلہ
چکانے رجوع لاتے ہین سعید بن جبیر اور ابوالعالیہ کہتے ہین جبت ساحر کو اور طاغوت کاہن کو کہتے ہین عکرمہ
نے کہا جبت حبشی زبان مین شیطان کو کہتے ہین اور طاغوت کاہن کو عوفی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت
کیا ہی کہ جبت بتان کو کہتے ہین طواغیت شیاطین جو بتون کی طرف سے جھوٹھ بات بنا کے کہتے ہین کاہن جبت
اور طاغوت سو کعب بن الاشرف علی بن ابی طلحہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہی کہ جبت سو حیی بن
اخطب اور طاغوت سو کعب بن الاشرف بندہ عاصی کہتا ہی جبت و طاغوت سے یہہ دونون شخص مراد ہین انکی اصل معنی نہین

عبد الرزاق اور امام احمد اور عبد بن حمید اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ابی حاتم نے قبیصہ بن مخارق رضی اللہ
عنہ سے روایت کیے ہیں کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے ان العیافۃ والطرق والطیرۃ من الجبت
یعنے عیافت اور طرق اور طیرہ اقسام جبت کی ہیں امام نووی کہا اس حدیث کی سند حسن ہے عیافت عین کی کسرہ سے
ابو عبیدہ نے کہا پرندہ کو ہشکارنے اور اسکے نام سے اور آواز سے اور عمر سے شگون لینے کو عیافت کہتے ہیں
طرق طاء مہملہ کی فتح اور راء مہملہ کی سکون سے اخیر میں قاف ہے نہایہ میں کہا کنکروں سے مارنے کو طرق کہتے ہیں عورتیں
شگون اور فال دیکھنے واسطے اسکو کیا کرتی تھیں اور بعضے کہتے ہیں رمل کے خطوں کو طرق کہتے ہیں طیرہ طاء مہملہ کے
کسرہ سے اور یاء مثناۃ تحتانیہ کی فتح سے یعنے شگون لینا جانوروں کے ناموں سے اور آواز سے اور رنگوں سے
اور اسکے اڑنے کی جہت سے مثلاً عقاب اڑا تو عقوبت کا بدشگون لینا اور غراب یعنے کوا اڑا تو غربت کا شگون اور ہدہد
اڑا تو ہدایت کا شگون کرنا اور مثلاً یمین کی طرف یعنے داہنی طرف جانور اڑ کے گیا تو نیک شگون لینا اور یسار
یعنے بائیں طرف اڑ کے گیا تو بدشگون لینا یعنے یہہ چیزیں جبت کے اقسام میں ہیں جبت کو سحر کی معنی سے لیوے تو حدیث
کی معنی یوں ہوگی یے چیزیں سحر کے اعمال میں ہیں سحر جیسا حرام ہے یہہ بھی حرام ہیں جبت کو معبود من غیر اللہ کی معنی سے
لیوے تو حدیث کی معنی یوں ہوگی یے چیزیں حرمت میں جبت کی عبادت کے مثل ہیں ابن جریر طبری کا مختار جبت اور طاغوت سے
یہاں اللہ تعالیٰ کے سوائے جن چیزوں کی عبادت کرتے ہیں انکی جنس مراد ہے خواہ صنم ہو یا شیطان جن ہو یا آدمی پھر اس میں
ساحر اور کاہن بھی داخل ہوئے ویقولون للذین کفروا ہؤلاء اھدی من الذین اٰمنوا سبیلا ۵
اور کہتے ہیں کافروں کو کہ انہوں نے زیادہ پائی مسلمانوں سے راہ یعنے کعب بن الاشرف اور اسکے ساتھ والے
یہود کفار قریش کو کہتے ہیں کہ مسلمانوں کے دیکھتے تم بہت اچھی راہ پر ہیں یعنے تم حق پر ہیں اولٰئک
الذین لعنہم اللہ ط وے لوگ ہیں جنکو لعنت کی اللہ نے اولٰئک کا اشارہ کعب بن الاشرف وغیرہ
یہود کی طرف ہے اللہ تعالیٰ خبر دیا کہ ان یہود پر لعنت ہے یعنے وے اللہ کی رحمت سے دور ہیں ومن یلعن اللہ فلن
تجد لہ نصیرا ۵ جس کو لعنت کرے اللہ پھر تو نپاوے کوئی اسکا مددگار اس جملے میں اللہ تعالیٰ خبر دیا کہ جن پر اللہ تعالیٰ
نے لعنت کی انکا مددگار کوئی نہیں اسمیں اشارہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ مومنوں کو اپنی رحمت سے گھیر لیا ہے اور انکو
مددگار ہے ام لہم نصیب من الملک فاذا لا یؤتون الناس نقیرا ۵ آیا انکا کچھ حصہ ہے سلطنت میں

پھر تو نہ دینگے لوگونکو ایک نقیر برابر اَم کا کلمہ استفہام انکاری کے واسطے ہی فاذن لایؤتون کا جملہ مقدر شرط کی جزا ہے اسکی معنی
یون ہی انکو سلطنت مین کچھ حصہ نہین اگر سلطنت مین کچھ حصہ ہوتا تو لوگون کو نقیر بھی نہ دیتے نقیر گڑھے کو کہتے
ہین جو خرمے کے تخم کے پشت پر ہوتا ہی اور اسی جگہہ سے خرمے کے درخت کا موتر نکلتا ہی جو شے نہایت حقیر
ہی اور مول لینے کے لایق نہین اسکو نقیر سے تمثیل دیتے ہین جیسے ہماری زبان اس شی کو رای کے دانے اور تل کے
واسطے تمثیل دیتے ہین اوپر کی آیت مین اللہ تعالی یہود کے جہل کو بیان کیا یہان انکا بخل بیان کرتا ہی کہ وے اسقدر بخیل
ہین سلطنت ہو تو کسیکو تل کے دانے کے برابر بھی نہ دینگے ملک کو ذکر کیا کہ واسطے یہود کہتے تھے ملک اور نبوت
کے ہم مستحق ہین ہم عربون کی تبعیت کاہیکو قبول کرینگے اللہ تعالی نے ان کے اس دعوے کو باطل کیا بعضے کہتے ہین یہود
کہتے تھے اخیر زمانہ مین سلطنت پھر ہمارے اختیار مین ہوگی اللہ تعالی انکے اس دعوے کو باطل کیا اسطور پر کہ تمکو سلطنت
ملنیکی صورت نہین بنتی کیا واسطے بخل اور سلطنت دونون جمع نہین ہوتے تم نہایت بخیل ہو جس سے لوگ تمہارے مطیع و منقاد
ہرگز نہ ہونگے اور تمہارے اختیار مین ملک نہ آویگا اس پر عقلی دلیل یہہ ہی انسان کی طبیعت مین اپنے سے کسی انسان
کے مطیع و منقاد ہونیکی کراہت اور نفرت ہی جس امر کو مکروہ جانتا ہی اسکو اختیار نہ کریگا جب تک کوئی امر کہ جس سے
اسکو مکروہ امر کو قبول کرنا لازم ہی درپیش نہ ہووے ایسا امر سواے حاجت کے کوئی نہین ہی انسان کو ایسی حاجت پڑتی
ہی کہ اسکو دفع کرنا ضرور ہوتا ہی حاجت دفع نہ ہوگی جبتک ہاتھ مین پیسہ نہ رہے ہر شخص کے پاس پیسہ نہین
رہتا اسلیے جسکے پاس پیسہ ہی اسکی خوشامد اور اطاعت کرتے ہین تا اس سے مال حاصل کرے اور اپنی
حاجت کو دفع کرے جب اس سے مال حاصل کیا تو اسکا مطیع و منقاد ہوا دینے لینے کی بات درمیان سے نکل جاوے
تو اصلی نفرت جو ہی وہی عود کرتی ہی اس سے معلوم ہوا بخل اور سلطنت دونون جمع نہین ہوتے اَمْ یَحْسُدُوْنَ
النَّاسَ عَلٰی مَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ فَقَدْ اٰتَیْنَآ اٰلَ اِبْرٰهِیْمَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاٰتَیْنٰهُمْ
مُّلْكًا عَظِیْمًا ۝ یا حسد کرتے ہین لوگونکا اس پر جو دیا انکو اللہ نے اپنے فضل سے سو ہم نے دی ہی ابراہیم کے
آل کو کتاب اور حکمت اور انکو دئی ہی ہمنے بڑی سلطنت یہود کی یہہ تیسری بد صفت یہہ ہی جو لوگونکا حسد
کرتے ہین اوپر کی بخل کی صفت سے یہہ صفت زیادہ قبیح ہی کیا واسطے بخل مین اپنے پاس کی چیز دوسرے
کو نہ دینے ہی حسد مین اللہ تعالی کے پاس کی چیز دوسرے کو نہ ملنا اور اللہ تعالی پر اعتراض کرنی ہی

انکاری ہے یعنے یہہ حسد کرنا لائق نہیں الناس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہیں واحد پر ناس کا اطلاق کیا کیا واسطے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں نیک خصلتیں اسقدر جمع ہوئیں جو نئے سب موجود نہیں ہوتے مگر جم غفیر میں گویا
آپکی ذات اُن تمام لوگوں کو جامع ہے یا ناس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے اصحاب ہیں کیا واسطے ناس کا لفظ
جمع کی معنی سے ہے جمع پر اسکو حمل کرنا اولی ہے یا ناس سے عرب مراد لیو تو بھی صحیح فضل سے مراد نبوت اور کتاب اور نصرت
اور عزت اور فضیلت ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور حضرت کے اُمت کو ملی یا نبی آخر الزمان قبیلے عرب سے ہونیکی فضیلت ہے اور یہ
یہود کو گھمنڈ تھا نبی آخر الزمان اپنے میں ہوگا اسمعیل علیہ السلام کی اولاد کو حقیر سمجھتے تھے یہہ جو اللہ تعالے فرمایا فقد آتینا آل
ابراہیم انکے انکار کی علت ہے اور اُنکو الزام دینا ہے ایسے امر سے کہ وہ امر انکے پاس مُسلّم ہے اور اُنکے حسد کی جڑ کو قطع کرنا
ہے کیا واسطے انکا حسد محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت ملنے کے سبب سے تھا یہہ حسد نہایت قبیح اور باطل ہے کیا واسطے ہم ابرہیم کی
آل میں ایک جماعت کو کتاب اور نبوت اور سلطنت عطا کئے تم انکا انکار نہیں کرتے اور حسد نہیں کرتے ابرہیم
علیہ السلام کی وہ آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اسلاف اور بنی العم ہیں پھر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت اور ملک ملنے کو کیا واسطے
انکار اور حسد کرتے ہو محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی آل ابرہیم علیہ السلام میں ہی ہیں الکتاب سے شریعت کے ظاہر احکام اور حکمت سے
حقیقت کے اسرار اور ملک عظیم سے کمال اقتدار مراد ہے بعضے کتاب سے توریت اور حکمت سے نبوت مراد لیتے
ہیں ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے عوفی کی طریق سے روایت کئے اُسنے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت
کی ہے کہ اہل کتاب کہنے لگے محمد کہتے ہیں اپنے کو جو مرحمت ہوئی تواضع کی ساتھ ہے یعنے نبوت کے ساتھ تواضع
کرنی حالانکہ انکو نو بی بیاں ہیں انکا خیال عورتوں پر ہے اِس سے بڑکے کون سی سلطنت ہے پھر اللہ تعالے اس
آیت کو نازل کیا اس قول پر ملک عظیم سے کثرت نسا مراد ہے کیا واسطے داود علیہ السلام کو سو عورت
تھیں اور سلیمان کو تین سو بی بی اور سات سو حرم تھیں انکے حق میں اتنے عورتاں ہونا مستبعد اور نبوت
میں نقصان نہو تو محمد کو نو عورت ہونا مستبعد اور نبوت میں نقصان کیا واسطے ہوگا فَمِنْهُمْ مَنْ آمَنَ بِهٖ
پھر انمیں کسی نے اسکو مانا یعنے یہود سے بعضوں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لایا جیسے عبداللہ بن سلام وغیرہ
وَمِنْهُمْ مَنْ صَدَّ عَنْهُ اور انمیں کوئی اس سے اٹک رہا یعنے ان یہود میں کوئی ایمان نہ لایا وَكَفٰى بِجَهَنَّمَ
سَعِيْرًا اور دوزخ بس ہے جلتی آگ یعنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر کوئی ایمان نہ لاوے تو اس کی سزا کو دوزخ کی آگ

آگ بس ہے بعضے کہتے ہین من اٰمن بہ سے گذرے انبیا مراد ہین یعنے اول کے انبیا جو گذرے انکے اُمتون کی عادت بھی
یہی تھی کہ ان پر بعضون نے ایمان لاتا اور بعضے اٹکتے اور اپنے کفر پر قایم رہتے سو تو ای محمد انکے ایمان نہ لانے سے آزردہ مت
ہو گذشتہ انبیا کے ساتھ انکے اُمت ایسا ہی کرتے تھے انکے سزا کے واسطے دوزخ بس ہے اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِاٰیٰتِنَا
سَوْفَ نُصْلِیْهِمْ نَارًا مقرر جو لوگ منکر ہوین ہماری آیتون سے عنقریب جلاینگے انکو آگ مین جو لوگ اپنے کفر پر قایم
ہین اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو نازل ہوا اُسکی تکذیب کرتے ہین انکے واسطے یہہ وعید ہے اوپر مخصوص یہود کے حق مین
وعید ذکر کیا اب علی العموم کفار کی وعید ذکر کرتا ہے یعنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر آیات جو ہم نازل کئے انکا انکار جو شخص
کریگا اُسکو ہم دوزخ مین داخل کرینگے اور آتش سے جلاینگے آیات سے جو چیز اللہ تعالی کی ذات اور صفات اور
اُسکے اسما پر اور فرشتے اور کتب اور رسولون پر دلالت کرے مراد ہے آیات سے کافر ہونا فقط انکے منکر ہونا
نہین بلکہ اُن سے کافر ہونا کئی طرح پر ہے ایک تو وے آیات ہین کرکے منکر ہونا دوسرا ان آیتون کو سمجھنا لیکن
ان مین تامل نہ کرنا تیسرا ان آیتون مین [illegible] الا چوتھا انکو حق سمجھنا لیکن عناد اور حسد سے انکا انکار
کرنا كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا غَيْرَهَا لِيَذُوْقُوا الْعَذَابَ جس وقت پک جاویگی یعنے
جل جاویگی انکی کھال بدل کر دینگے انکو اور کھال تا چکھتے رہین عذاب ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے نویر کی طریق سے روایت
کئے ہین سنے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ انہون نے اس آیت کی معنی مین کہے انکے پوست جب جل جاوینگے تو تازے
پوست سفید کاغذون مانند بدل کر دینگے طبرانی اوسط مین اور ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ نے نافع کی طریق سے روایت کئے ہین
اُسنے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہے عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اس آیت کو پڑھے معاذ رضی اللہ عنہ کہے اسکی
تفسیر مجھکو معلوم ہے ایک ساعت مین سو بار انکی کھال بدل کر دینگے عمر رضی اللہ عنہ کہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے
ایسا ہی سنا ہون حافظ السیوطی نے کہا اسکی سند ضعیف ہے ابن مردویہ اور ابو نعیم حلیہ مین ابن عمر رضی اللہ عنہما سے
روایت کئے ہین کہے عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے اس آیت کو پڑھے کعب الاحبار نے بولا اس آیت کی تفسیر مجھکو معلوم ہے پیشتر از
مسلمان ہونیکے مین اسکو پڑھا ہون عمر رضی اللہ عنہ کہے ای کعب بیان کر مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جیسا سنا ہون
ویسا ہی تو کہا تو ہم تیری تصدیق کرینگے کعب نے کہا ایک ساعت مین ایک سو بائیس بار انکا پوست بدل کر دینگے
عمر رضی اللہ عنہ کہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین ایسا ہی سنا ہون حافظ المنذری نے کہا اسکی سند ضعیف ہے

ابن ابی شیبہ و عبد بن حمید اور ابن المنذر اور ابن ابی حاتم نے حسن بصری سے روایت کیے ہیں کہے مجھکو پہنچا کہ ایک
دن میں ستر ہزار بار جل جاویگا آتش جب گوشت کو جلا دیگی تو کہینگے پھر عود کر سو پھر گوشت آجاویگا بخاری اور مسلم نے
ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے کافر کے دونوں کاندھوں کے درمیان
دوزخ میں جلد چلنے والے سوار کی تین دن کی راہ ہوگی مسلم نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے کافر کا ڈاڑ احد کے برابر ہوگا اور اسکی کھال کا دل تین دن کی راہ کا ہوگا کھال اس طرح سے
بدل کر دینے کا وجہ بیان کیا کہ تا چکھے عذاب کو یعنے ہم انکو ایسا نہیں کئے مگر لئے نئے واسطے کہ وہ عذاب کی سختی اور شدت
اور درد کو ہر وقت پاتے رہیں اور کسی وقت منقطع نہ ہو معلوم کیجیئے ذوق کا استعمال تھوڑی ادراک میں ہوا کرتا ہے
مثلاً کہتے ہیں ذاق الطعام یعنے کھانا کو چکھا کادوزخ دن تو سخت عذاب میں گرفتار رہتے ہیں انکے حق میں ذوق کو
استعمال کیا کیا واسطے کہ ذوق کو ذکر کرنے سے مقصود یہہ ہے وے لوگ عذاب کی احساس کرنی یعنے اسکی سختی پانا
ہر آن موجود رہیگی اور جلنے سے اسکی ادراک کم نہ ہوگی جیسا چاکنے والا چکھنے کی چیز کو ہر وقت احساس کرتا ہے یہاں
ایک اعتراض کرتے ہیں اسکا حاصل یہہ ہے گناہ گار کا پوست جل گئے بعد دوسرا پوست اسکی جگہہ میں آیا اور اس پر عذاب
ہوا تو پوست جو گناہ نہیں کیا ہے اسکی تعذیب بیگناہی لازم آتی ہے یہہ تو جایز نہیں اسکے چند جواب ہیں پہلا جواب اللہ تعالے
فرمایا کلما نضجت جلودہم نضج کی معنی پکنا کوئی چیز پکتی ہے تو اسکی ماہیت یعنے اصلی ذات باطل نہیں ہوتی جیسے چاول پکے تو
انکی ذات معدوم نہیں ہوتی بلکہ انکی صفت بدل گئی اس سے معلوم ہوا انکے پوست کی ماہیت میں تغیر نہ ہوا بلکہ ذات
باقی ہے لیکن اسکی صفت متغیر ہوئی جب ذات باقی ہو تو عذاب نہیں ہوا مگر گنہگار کو غیریت جو آیت میں مذکور ہے اس صفت
کی غیریت مراد ہے ذات کی غیریت مراد نہیں یعنے کھال میں جب تغیر ہوتا ہے تو بدل کے پھر اسکی اصلی حالت عود کرتی ہے دوسرا
جواب عذاب نہیں ہوتا ہے مگر آدمی کو اور وہ کھال آدمی کی ماہیت کی جز نہیں تھی بلکہ کوئی افزود چیز اس سے لگی
ہوئی تھی جب اللہ تعالے پوست کی تجدید کئی یہہ نیا پوست اس آدمی کو عذاب پہنچنے کا سبب ہوا تو عذاب نہیں ہوا مگر مجرم کو
تیسرا جواب جلود سے قطران کے سرابیل مراد ہیں اللہ تعالے فرمایا ہے سرابیلہم من قطران لباس انکے گندھک کے ہیں سو معنی یوں
ہے انکے لباس گل گئے تو دوسرا لباس پہناتے ہیں اس جواب پر اعتراض کرتے ہیں کہ لفظ کے ظاہر معنی کو چھوڑ کے مجازی
معنی کو بے ضرورت ظاہر کا خلاف ہے اختیار کرنا قواعد کا خلاف ہے اور بھی سرابیل کو احراق یعنے جلنے سے تعبیر کرتے ہیں نضجت سے اسکی

اُسکی تعبیر کرینگے جو تھا جواب عذاب دایم رہنے اور منقطع نہونے سے یہہ استعارہ ہے یعنے جب انکو گمان ہوا کہ اب گل گئے اور نزدیک
رہائی پائے انکو ہم تازی قوت دیتے ہیں جس سے وے گمان کرتے ہیں کہ انکی بنا کی تجدید ہوئی پانچواں جواب اللہ تعالے انکے گوشت نیا پوست
اللہ تعالے دوزخ والونکے بدن پر پوست بناتا ہے اس پوست کو درد نہیں پہنچتا لیکن اس پوست سے انکی ذات کو درد پہنچتا ہے جب وہ پوست جل جاتا تو نیا پوست بنایا جاتا ہے

اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَزِيْزًا حَكِيْمًا بیشک اللہ ہے زبردست حکمت والا عزیز اسکو کہتے ہیں جو سب پر قادر اور غالب ہے حکیم وہ جو
اچھا کام کرے ان دونوں وصف کو یہاں ذکر کرنے سے نہایت حسن وبلاغت پایا جاتی ہے کیا واسطے انسان آتش میں رہنا
اور ہمیں جل بھنکے خاک نہ ہونا دلونکو اچنبے میں لاتا تھا اس خیال کے دفع کرنے فرمایا اللہ تعالی کو قدرت کاملہ ہے
اور سب پر اسکا امر غالب ہے آتش میں زندہ رکھکے جلانا اسکی قدرت کے نظر کرتے آسان ہے اور خیال یہہ بھی ہوتا تھا
اللہ تعالے کریم رحیم ہے انسان کو جو نہایت ضعیف ہے اسقدر عذاب دینا اسکی رحمت کو لایق نہیں ہے اسکے دفع کے واسطے فرمایا اللہ
جیسا کریم ورحیم ہے حکیم بھی ہے اسکی حکمت کی مقتضی یہہ ہے کہ اسکے امر کا جنھوں نے خلاف کیا اسکو سزا دینا سو اپنی حکمت کے
موافق امر کرتا ہے وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ
اور جو لوگ یقین لائے اور کریں نیکیاں انکو عنقریب ہم داخل کرینگے باغوں میں جنکے نیچے بہتی نہریں خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ
اَبَدًا رہا کریں وہاں ہمیشہ لَهُمْ فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ انکے لئے وہاں عورتیں ہیں ستھری وَّنُدْخِلُهُمْ ظِلًّا ظَلِيْلًا
اور انکو ہم داخل کرینگے چھاؤں میں رہنے والی چھاؤں قرآن شریف میں اللہ تعالے اکثر وعید کے ساتھ وعدے کو اور وعدے کے
ساتھ وعید کو ذکر کرتا ہے گویا دونوں میں تلازم ہے یہاں کفار کے وعید کو مقدم کیا کیا واسطے کفار کا احوال بیان
کرنی مقصود بالذات تھی مومنین کو بالعرض ذکر کیا یوں بھی کہہ سکتے ہیں اوپر یہود کے حق میں فرمایا فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ بِهٖ وَمِنْهُمْ
مَّنْ صَدَّ عَنْهُ سو اول جو لوگ ایمان لانے میں استادگی کئے انکا عذاب بیان کیا بعد ایمان لانے والوں کا حال ذکر کیا اہل
بلاغت والونکے پاس اسکو لف ونشر مشوش کہتے ہیں معلوم کیجئے اس آیت میں اللہ تعالے خلود کے ساتھ تابید کا قید کیا کیا واسطے
خلود کی معنی طول مکث یعنے دیر تک پڑے رہنا پھر وہ رہنا منقطع ہو یا نہ ہو اسکے ساتھ ابدا کا جب قید لگایا تو
معلوم ہوا کہ اس رہنے کو انقطاع نہیں اس آیت میں جہم بن صفوان پر جو جبریہ فرقے والوں میں کا سرغنہ ہے اور اسکے
تابعدار ونکو جہمیہ کہتے ہیں رد ہے اسنے کہا جنت کی نعمتیں اور دوزخ کے دردیں منقطع ہونگے اللہ تعالے تو فرمایا
وہ ہمیشہ رہینگے اللہ تعالے نے عورتوں کی صفت میں مطہرہ جو بولا حیض اور نفاس اور دوسری غلاظت جو دنیا میں انکو رہتے ہیں

اس سے پاک ہونیکا ارادہ کیا ظل سایہ کو کہتے ہیں ظلیل وہ سایہ جو ہمیشہ رہے ظل کی تاکید کے واسطے ظلیل کو ذکر کیا
جیسے لیل الیل یعنے رات نہایت تاریک اور شمس شامس یعنے آفتاب نہایت تیز کہتے ہیں معلوم ہوجیوے عرب کے شہروں میں خصوص
مکے میں نہایت حرارت رہتی ہے انکے راحت کے اسباب میں سایہ بڑی راحت اور نعمت کا سبب ہے علی الخصوص باغوں میں درختوں
کا سایہ گرمی کے وقت نہایت راحت دیتا ہے اسلئے ظلا ظلیلا کو ذکر کیا گویا وہ کنایہ ہے کمال راحت سے اس تقریر سے بعضوں نے
جو اعتراض کیا اور بولا بہشت میں آفتاب نہیں کہ جسکی تابش سے اذیت ہو پھر اسکو ظل ظلیل سے وصف کرنیکی کیا حاجت
سو یہ اعتراض دفع ہوا اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا مقرر اللہ تمکو فرماتا ہے کہ تم پہنچا دو امانتیں
انکے لوگونکو یعنے امانت والوں کو اس آیت کی شان نزول کو ابن مردویہ نے کلبی کی طریق سے اسنے ابو صالح سے وہ
ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یوں روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ فتح کئے بعد عثمان بن طلحہ کو بلوا کے کعبے کی کنجی
درخواست کئے اسنے کنجی حاضر کی عثمان نے اپنا ہاتھ دراز کرکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دینا چاہتا تھا کہ اس میں عباس
رضی اللہ عنہ کھڑے ہوکے عرض کئے یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہیں یہ کنجی میرے سپرد کیجئے سقائے ساتھ یعنے ابدا حاجیوں
کی خدمت کے ساتھ یہ بھی ہمکو ہووے عثمان نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اے عثمان کنجی دے
عثمان نے کنجی دینے اپنا ہاتھ دراز کیا کہ اسمیں عباس نے ایسا ہی پھر عرض کئے عثمان نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فرمائے اے عثمان تو اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان لایا ہے تو کنجی مجھکو دے عثمان نے کہا اللہ کی امانت سے لیو اور کنجی
حوالے کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کنجی لیکے کعبے کا دروازہ کھولے کعبے میں گئے وہاں دیکھے ابراہیم علیہ السلام کی مورت بنا کے
اسکے پاس ازلام یعنے شگون لینے کے تیریں رکھے ہیں کہ اسنے شگون لیتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے اللہ تعالے
مشرکوں کو لعنت کرے ابراہیم علیہ السلام کو اس سے کیا سروکار تھا پھر ایک قدح میں پانی منگوائے اس پانی سے مورت
کو مٹا دئے بعد کعبے کے باہر نکلے طواف کئے اس میں جبرئیل علیہ السلام وحی لائے کہ کنجی اسیکو دیجئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
عثمان بن طلحہ کو بلوا کے کنجی اسکے حوالے کئے اور اس آیت کو ان اللہ یامرکم ان تودوا الامانات الی اہلہا آخر تک پڑھکے
سنائے ابن جریر اور ابن المنذر نے ابن جریج سے روایت کئے ہیں اسنے کہا یہ آیت عثمان بن طلحہ کی شان میں نازل
ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکے کے دن اسکے پاس سے کعبے کی کنجی لیکے کعبے کے اندر گئے وہاں سے جب نکلے تو یہہ
آیت پڑھتے ہوئے نکلے اسکو ابن عائذ نے ابن جریج سے یوں روایت کیا ہے کہ علی رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو عرض

عرض کئے یا رسول اللہ حجابت اور سقایہ دونوں ہمکو دو تب یہہ آیت نازل ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان
کو بلوا کے کہا ای بنی شیبہ تم اسکو ہمیشہ خواہ نخواہ لیو تم سے اسکو چھین نہ لیگا مگر ظالم طبرانی ابن عباس رضی اللہ عنہما
سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے خذوہا یا بنی طلحہ خالدۃ تالدۃ لا ینزعہا منکم الا ظالم یعنے
ای بنی طلحہ تم اسکو لو ہمیشہ مدام اسکو یعنے کعبے کی دربانی کو تم سے چھین نہ لیگا مگر ظالم قولہ خالدۃ اسکی معنی ہمیشہ اور
مستمر آخر زمانہ تک قولہ تالدۃ تالد کی معنی قدیم اور اصالتہ یہہ لفظ معنی میں اسی خالدۃ کی تاکید کی سی ہے بعضے شراح
ایسا ہی کہتے ہیں بندۂ عاجز کہتا ہے نشوان نے شمس العلوم میں کہا قدیم مال جسکو آدمی اپنے آبا اجداد سے وارث
ہوتا ہے اسکو تالد کہتے ہیں اس معنی کی دیکھتے تالدۃ کی معنی یوں ہوگی تم اسکو لو بطن بعد بطن یعنے پیڑی بہ پیڑی بغوی
نے کہا یہہ آیت شانہ میں عثمان بن طلحہ الحجبی کے جو بنی عبد الدار کے قبیلے والوں سے کعبے کا دربان تھا نازل ہوئی نبی صلی اللہ
علیہ وسلم فتح مکے کے دن مکے میں داخل ہوئے عثمان بن طلحہ نے کعبے کے دروازے بند کر کے سطح پر چڑھ گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کنجی طلب کئے لوگ کہے کنجی عثمان کے پاس ہے پھر اس سے مانگے تو استادگی کیا اور بولا اگر اللہ کے رسول ہیں سو مجھکو
یقین ہوتا تو میں کنجی دینے سے استادگی نہ کرتا علی رضی اللہ عنہ اسکا ہاتھ مروڑ کے چھین لئے اور کعبے کا دروازہ کھولے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کعبے میں داخل ہوئے دو رکعت نماز پڑھے اندر جب نکلے عباس رضی اللہ عنہ کنجی اپنے کو دینا اور
آبدار خانے کی خدمت کے ساتھ کعبے کی دربانی بھی اپنے تئیں ہونیکی خواہش کئے تب اللہ تعالی نے اس آیت کو نازل کی
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ کو حکم کئے کنجی لیجا کے عثمان کو دو اور اس سے معذرت کہو علی رضی اللہ عنہ
بموجب حضرت کے حکم کے کنجی لیجا کے عثمان کو دے عثمان نے کہا تم میرے پاس سے کنجی جبر لیگئے اب کیا واسطے
ملائمت کرتے ہو علی رضی اللہ عنہ کہے اللہ تعالی تیری کنجی کے مقدمے میں آیت نازل کیا ہے عثمان نے کہا اشہد ان
لا الہ الا اللہ و ان محمدا رسول اللہ اور ایمان لایا عثمان کا انتقال ہونے تک کنجی اسکے پاس تھی پھر اسنے کنجی کو اپنے
بھائی شیبہ کے سپرد کیا کعبے کی کنجی اور دربانی انہیں کے اولاد میں قیامت تک رہیگی بغوی نے اس روایت کی سند
ذکر نہیں کیا ثعلبی بھی اسکو بے سند کے ذکر کیا ہے واحدی بھی ایسا ہی بے اسناد کے ذکر کیا اسکے آخر میں یہہ بھی زیادہ
کیا ہے کہ فرمائے کعبہ جب تک باقی ہے کنجی اور دربانی عثمان کی اولاد میں ہے انتہی اس روایت سے معلوم ہوتا
ہے کہ عثمان نے اسلام نہیں لایا مگر فتح کے دن لیکن ابن عبد البر اور ابن مندہ اور ابن اثیر وغیرہ جزم کئے ہیں اسلام

صلح حدیبیہ کے بعد سنہ ٨ ہجری میں خالد بن ولید کے ساتھ آکے اسلام لایا حافظ ابن حجر عسقلانی نے کہا بغوی
روایت جو ذکر کیا نہایت ضعیف و منکر ہے بندہ عاصی کہتا ہے عثمان کنجی نہ دینکے سطح پر چڑھ گیا جو کہا مخالف ہے
ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت کو کہ جسکے تئین مسلم نے اپنی صحیح میں روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکے کے سال
اُسامہ بن زید کے ناقے پر بیٹھ کے تشریف لائے اور کعبے کے پاس لاکے ناقے کو بٹھلایا اور عثمان بن طلحہ کو بلوا کے کہا کعبے کی
کنجی لاکے دے اسنے اپنی ماں کے پاس جا کے کنجی کو طلب کی اسکی ماں نے کنجی دینے سے بہانہ گی کی عثمان نے کہا تو کنجی دے نہیں تو
واللہ میں اس تلوار کو کمر سے نکالتا ہوں پھر کنجی دے دی کنجی لاکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم دروازہ کھول کے اندر گئے
الحدیث معلوم کیجئے مسلم کی اس روایت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسامہ بن زید کے ناقے پر بیٹھ کے تشریف لائے کر کے ہے لیکن بخاری
وغیرہ کے روایتوں میں آیا ہے کہ حضرت اپنے ناقے قصوا پر بیٹھ کے آئے تھے واللہ اعلم عبد الرزاق اور طبرانی بھی اسکی طریق
سے زہری سے مرسل روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکے کے دن عثمان بن طلحہ کو کہا کعبے کی کنجی لے آ اسنے گیا سو
اسکو دیر ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسکی انتظاری کرتے تھے حضرت کی پیشانی سے عرق موتیوں کی دانوں کی سی ٹپک رہا
تھا اور فرمائے کیا واسطے اتنی دیر کیا پھر ایک شخص دوڑ کے اسکو بلوانے گیا سو دیکھا عثمان کی والدہ سلافہ بنت سعید جسکے
پاس کنجی تھی نہ دینکے کہتی تھی تمہارے پاس سے کنجی لئے تو پھر تمکو کدھی نہ دینگے عثمان نے بجد ہوکے اسکے پاس سے کنجی لیا اور حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو لاکے دیا حضرت دروازہ کھول کے کعبے کے اندر گئے وہاں سے نکل کے سقائے پاس جا کے تشریف رکھے
علی رضی اللہ عنہ کہے ہمکو نبوت اور سقایہ اور حجابت ملے تو ہمارے سے زیادہ منصب والا کوئی نہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو
انکی بات پسند نہ آئی اور عثمان بن طلحہ کو بلوا کے کنجی اسکے حوالے کئے ان روایتوں سے ثابت ہوا کنجی کے لانے میں عثمان
کی طرف سے کچھ تاخیر نہیں ہوئی اسکی ماں نے ایستادہ کی کئی تھی واللہ اعلم اس عثمان کے باپ کا نام طلحہ بن ابی طلحہ بن عبد العزیٰ
بن عبد الدار بن قصی بن کلاب ہے اس گھرانے والوں کو حجبی کہتے ہیں کہ اوسطے مکے کی حجابت یعنے دربانی انہیں میں
ہے ابھی انکو شیبی کہتے ہیں اسکی نسبت شیبہ کی طرف ہے شیبہ کے باپ کا نام عثمان الاوقص بن ابی طلحہ بن عبد العزیٰ ہے یہ
شیبہ عثمان بن ابی طلحہ کا چچیرا بھائی ہے اسکا فرزند نہیں عثمان بن طلحہ کو اولاد نہیں تھی اپنے مرتے وقت اپنی خدمت
اپنے چچیرے بھائی کی تفویض کئی آج تک بھی وہ خدمت انہیں کی اولاد میں باقی ہے اس آیت کی شان نزول
جو کہے ہے دیکھتے ہو امر کم کا خطاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے بعضے کہتے ہیں یہہ خطاب حکام کو ہے یعنے اے حکام تمکو اللہ تعالیٰ

اللہ تعالے امر کرتا ہی کہ تم اپنے رعیت کے جن امور کے امین ہو ان امانتون کو ادا کرو اُنکے حقوق پورا انکو دو بعضے کہتے ہین یہہ خطاب
جتنے مکلف ہین اُن سبھونکو ہی نزول اگرچہ کسی خصوص مقدمین رہے لیکن مقصود اُس سے عام ہی جتنے امانتین ہین وے سب اُسمین
داخل ہین اُسکی تفصیل یہہ ہے انسان کا معاملہ اپنے رب کے ساتھہ ہی یا اُسکے تمام بندون کے ساتھہ یا اپنی ذات کے ساتھہ ان
تینون کے معاملے مین امانت کو ادا کرنا لازم ہی اللہ تعالے کے معاملے مین امانت کی رعایت اسطور پر ہی اللہ تعالے جن چیزونکا
امر کیا ہی اُسکو بجالانا اور جس سے نہی کیا ہی اُس سے باز رہنا بندون کے معاملے مین امانت کی رعایت یہہ ہی کوئی
اپنی کچھہ چیز دھروت رکھا تو اُسکو پہنچا دینا کسی سے کچھہ عاریت لیا ہی تو احتیاط سے لاکے دے ڈالنا ناپ مین تول
مین کم نہ کرنا مول تول مین امین کیا تو اُسکے ساتھہ دغا نہ کرنا اور لوگون کے عیبون کو پوشیدہ کرنا امیر اپنے رعیت کے
ساتھہ عدل و انصاف سے چلنا علما عوام کو نصیحت کرنا انکو حیلے مکر نہ سکھانا تعصبات باطلہ سے اُن کو منع کرنا اپنی ذات کے معاملے
مین امانت کی رعایت ایسی ہی ہے کہ اپنے نفس کے واسطے دین و دنیا مین جو چیز نفع زیادہ بخشتی ہے اُسکو اختیار کرنا شہوات
نفسانی اور غصے سے ایسا کام نہ کرنا کہ جس سے آخرت کا ضرر ہو اور اپنے اعضا کو جو اللہ کی طرف سے نعمت ہے جس منفعت کے لئے
اللہ تعالے پیدا کیا ہی اُسی مین استعمال کرنا زبان کی امانت اُسکو جھوٹھہ غیبت چغلی گالی گلوچ سے نگاہ رکھنا آنکھہ کی امانت حرام چیزو
کی طرف نہ دیکھنا [illegible] حرام چیزین اور فحش باتین اور غیبت وغیرہ نہ سننا اللہ تعالے نے بہت سے آیتون مین
امانت کے مقدمے کی عظمت بیان کیا بخاری اور مسلم نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فرمائے منافق کی علامتین ہین مسلم کی ایک روایت مین زیادہ کیا ہی اگرچہ وہ روزہ رکھے اور نماز پڑھے
اور بولے مین مسلمان ہون بات جب کیا تو جھوٹھہ کرتا ہی وعدہ جب کیا تو اُسکا خلاف کرتا ہی امین کرے تو
خیانت کرتا ہی بخاری اور مسلم اور ابو داود اور ترمذی اور نسائی نے عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت کئے ہین کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے چار خصلت جس مین ہو وہ خالص منافق ہے جس مین اُن چار خصلتون سے کوئی خصلت ہی تو
اُس مین نفاق کی خصلت ہے یہان تک کہ اُسکو چھوڑے جب امین کرے تو خیانت کرتا ہی الحدیث ابو داود اور ترمذی
اور حاکم اور بیہقی شعب الایمان مین ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے جو شخص
تجکو امین کیا تو اُسکی امانت اُسکو ادا کر تیرے سے کوئی خیانت کیا تو اُس سے خیانت مت کر امام احمد اور ابن حبان
وغیرہ نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ایمان نہین جسکو امانت نہین اور دین نہین

جسکو عہد نہین الغرض امانت کی رعایت مین احادیث بہت سے آئے ہین معلوم کیجئے ودیعت یعنے دھروت بھی امانت کے
اقسام مین ہی مالک جب اپنی ودیعت کو طلب کیا تو اسکو دے ڈالنا واجب ہے بن تعدی کے ودیعت ہلاک ہو تو اسکو تاوان
نہین بعضے سلف سے منقول ہی کہ اسکا تاوان دینا لازم ہے اس آیت سے شافعیہ دلیل لیتے ہین عاریت یعنے مانگی تلف ہو تو اسکا
ضمان لازم ہے اگرچہ مستعیر یعنے مانگ لینے والے کی طرف سے کچھ تعدی نہو کیا واسطے اللہ تعالے امانت دینے والے کو اسکے رد
کرنیکا امر کیا امر کا ظاہر وجوب پر دلالت کرتا ہی جب امانت ہلاک ہولی تو اسکی ذات کو رد کرنا متعذر ہوا لیکن اسکا
تاوان دینا تو معنی اسکا رد ہوا تو آیت ضمان دینے پر دلالت کی ہان جس کام مین برتنے کی اجازت دیا ہے اسمین تلف ہو تو
ضمان نہین ابو حنیفہ کہتے ہین عاریت تلف ہو تو اسکا ضمان نہین مگر تعدی کیا تو ضمان لازم ہوگا وَاِذَا حَکَمْتُمْ
بَیْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْکُمُوْا بِالْعَدْلِ اور جب چکوتی کرنے لگو لوگون مین تو چکوتی کرنا انصاف سے اذا حکمتم کا عطف
ان تؤدوا پر ہے یعنے اللہ تعالی تمکو امر کرتا ہے کہ تم فیصلہ کرے تو عدل سے کرنا عدل کی معنی چیزون مین مساوات
کرنا جس حکم مین ظلم اور زیادتی نہو اس حکم کو اسی مساوات کی جہت سے عدل کہے اس آیت مین یہہ بیان ہی کہ حکم
کرنے والے پر واجب ہے ظالم سے مظلوم کا حق پورا لینا اور حق اسکے حقدار کو پہنچا فقہا کہتے ہین مدعی اور مدعی علیہ مین
تسویہ پانچ چیزون مین کرنا قاضی پر واجب ہے اپنے پاس بلوانے مین اور دونون کو برابر بٹھلانے مین اور دونون
کی طرف متوجہ ہونے مین اور دونونکا کلام سننے مین اور دونون مین حکم کرنے مین حکمتم کا خطاب حکام کے حق مین
ہونا ظاہر ہی کیا واسطے انصاف کرنا انہین کا کام ہے اگر خطاب مکلف دہی کرکے کہے تو اسوقت چکوتی سے مراد اس شخص کی
چکوتی ہی کہ جس پر اس مکلف کا حکم نافذ ہوتا ہے یا وہ مکلف کہ جسکو مدعی مدعی علیہ دونون ملکے اپنے فیصلے کا اختیار
دئیے ہین امام احمد اور مسلم اور نسائی نے عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فرمائے ان المقسطین عند اللہ یوم القیمة علی منابر من نور عن یمین الرحمن وکلتا یدیہ یمین الذین یعدلون فی
حکمہم واہلیہم وما ولوا یعنے مقسطین یعنے عدل کرنیوالے اللہ کے پاس قیامت کے دن نور کے منبرون پر رحمن تبارک وتعالے
کے داہنے ہاتھ کی طرف ہونگے اللہ تعالے کے دونون ہاتھ داہنے ہی ہین مقسطین وے لوگ ہین عدل کرتے ہین
اپنے حکمون مین اور اپنے لوگون مین اور اس امر مین کہ جسکے والی ہوئے ہین معلوم کیجئے اس حدیث مین یمین الرحمن
یعنے اللہ تعالی کے داہنے ہاتھ کی طرف کرکے جو آیا ہی اس سے مراد مقسطین کا قرب اللہ تعالی سے اور انکا مرتبہ بلند ہونا

مراد ہی انکو تشبیہ دیا ہی اُس شخص سے جو بادشاہ کے داہنی بازو کو بیٹھتا ہی داہنا جب کہو تو احتمال ہوتا تھا
کہ وہان بایان بھی ہوتا سو اُس احتمال کی دفع کے واسطے کلتا ید یمین یعنے اسکے مقابلے مین بایان نہین تھا یہان
جو مذکور ہوا اُس سے مرتبے کا قرب مراد ہی وُہ جو کہا اپنے لوگون مین یعنے اپنی جورو بچون کے حقوق ادا کرنے
مین اور انکے اُمور کی سربراہی مین عدل کی رعایت کرتے ہین ترمذی اور طبرانی اور بیہقی نے ابو سعید الخدری رضی اللہ
عنہ سے روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے لوگون مین دوست زیادہ اللہ کے پاس اور اللہ
کے نزدیک بیٹھنے والا قیامت کے دن امام عادل ہی اور لوگون مین سخت بغض والا اللہ کے پاس اور اللہ سے دور
رہنے والا امام جائر یعنے ظالم ہی اِنَّ اللّٰہَ نِعِمَّا یَعِظُکُمْ بِہٖ مقرر اللہ تمکو اچھی نصیحت کرتا ہی یعنے امانت ادا کرنا
اور انصاف سے حکم کرنا اچھی چیز ہی نِعِمَّا اصل مین نعم ما تھا نعم کو نحویان فعل مدح کہتے ہین وُہ ماضی کا صیغہ ہی
اصل مین نعم تھا نون کی فتح اور عین کی کسرہ سے عین کی متابعت واسطے نون کو کسرہ دئے اور عین کو ساکن کرکے
نعم کہے نعم کی میم اور ما کی میم دونون ایک جنس کے حرف ہین اِس لئے میم کو میم مین ادغام کئے عین کا اصلی کسرہ جو تھا
عود کیا سو نعما ہوا یہہ ما یا نکرہ موصوفہ ہی اور یعظکم اُسکی صفت ہی اسوقت اسکی تقدیر یون ہوگی نعم شیئا
یعظکم بہ یعنے اچھی چیز ایسی کہ جس کی تمکو نصیحت کرتا ہی یا ما موصولہ ہی اور مخصوص بالمدح محذوف ہی اُسکی تقدیر یون
ہی نعم الشئی الذی یعظکم اللہ بہ اداء الامانۃ والحکم بالعدل یعنے اچھی چیز کہ جسکی نصیحت تمکو اللہ کرتا ہی وُہ امانت کو
ادا کرنی اور انصاف سے حکم کرنی ہی اِنَّ اللّٰہَ کَانَ سَمِیْعًا بَصِیْرًا ۝ بیشک اللہ ہی سنتا دیکھتا یعنے تم
جو کہتے ہین اُسکو اللہ تعالیٰ سنتا ہی اور تم جو کرتے ہو اُسکو دیکھتا ہی تم جو حکم کروگے اُسکو اللہ سنتا ہی جو امانت
ادا کرتے ہین اُسکو اللہ تعالیٰ دیکھتا ہی یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ
مِنْکُمْ اَی ایمان والو حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا اور جو اختیار والے ہین تم مین سے اس آیت کی
شان نزول کو بخاری اور مسلم اور ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن جریر اور ابن المنذر اور ابن ابی
حاتم اور بیہقی دلایل مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یون روایت کئے ہین کہ یہہ آیت عبد اللہ بن حذافہ
بن قیس بن عدی کے شان مین کہ اُنکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی سریہ مین یعنے فوج کی ٹکری دیکے بھیجے تھے
نازل ہوئی اس قصے کو ابن ابی شیبہ اور امام احمد اور ابو یعلی اور ابن جریر خزیمہ اور ابن حبان اور حاکم نے

ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ سے یون روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علقمہ بن مجزز کے ساتھ ایک ٹکری
دیکے روانہ کئے مین بھی ان مین تھا تھوڑی راہ طے کئے بعد فوج کی ایک جماعت کو اجازت دئے یعنے اپنے شہر کو جانے کی
اور ان پر عبد اللہ بن حذافہ بن قیس السہمی کو امر کیا عبد اللہ اہل بدر سے تھا اسکی مزاج مین خوش طبعی تھی غرض ہم جاکے ایک جگہہ
اُترے اور کچھ تیار کرنے آتش سلگائے عبد اللہ بن حذافہ نے کہا میری اطاعت کرنا اور میری بات سننا تم پر لازم ہے
یا نہین کہے البتہ بولا مین تمکو جو بولونگا سو مانوگے کہے البتہ بولا مین تمکو امر کرتا ہون اس آگ مین کود جانا پھر چند لوگ
اُٹھکے کمران باندھے عبد اللہ نے سمجھا کہ وے اب کودتے ہین کہا مت کودو مین نے ہنسی کو بولا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس حاضر ہوئے بعد ہم عرض کئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے تمکو گناہ کا امر کسی نے کیا تو اسکی اطاعت مت کرو
ابن خزیمہ اور ابن حبان اور حاکم اس حدیث کی تصحیح کئے ہین معلوم کیجئے بخاری وغیرہ کی روایت مین جو آیا ہے آیت
عبد اللہ بن حذافہ کے قصے مین نازل ہوئی اس سے فان تنازعتم فی شیئ فردوہ الی اللہ مراد ہے کیا واسطے امیر کی
اطاعت کرنا واجب تھا سو انکو معلوم تھا لیکن آتش مین کودنے چند لوگ راضی ہوئے اور چند لوگ راضی نہ ہوئے سو
آیت سے معلوم ہوا کہ ایسی صورت مین اطاعت نہ کرنا بلکہ کتاب و سنت کی طرف رجوع کرنا ابن جریر نے سدی سے روایت
کیا ہے کہ اسنے کہا یہہ آیت خالد بن الولید اور عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما کی شان مین نازل ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
خالد بن الولید کو فوج کی ٹکری کا سردار کرکے روانہ کئے اس فوج مین عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما بھی تھے پھر فوج
دشمن کے مقام کے قریب جاکے پچھلی شب کو اُتر پڑے فوج کی خبر سنکے کفار اُس مقام سے بھاگ گئے مگر ایک شخص اپنا اسباب وغیرہ
باندھکے ہنوز رات باقی تھی لشکر مین پہنچکے عمار بن یاسر کو ڈھونڈھتا ہوا آیا اور انکو بولا یا ابا الیقظان
مین نے اسلام مین لایا اللہ ایک اور محمد اُسکے رسول ہین سو گواہی دیا تمھاری خبر سنکے لوگ سب بھاگ گئے فقط مین
رہگیا ہون اب اسلام لانا مجھکو نفع دیتا ہے تو مین اپنے گھر رہونگا نہین تو مین بھی بھاگ جاتا ہون عمار نے
اُسکو کہا تجھکو اسلام نفع دیگا تو اپنے مقام مین رہ جب صبح ہوئی مسلمانان اُس مقام پر گئے دیکھے وہان سوائے اُس ایک
شخص کے کوئی نہین تھا اسکو اور اُسکے مال کو لیکے خالد کے پاس حاضر کئے عمار سنکے خالد بن الولید پاس آئے اور کہا
یہہ شخص اسلام لایا ہے اور مین نے اسکو امان دیا ہون خالد نے کہے مین امیر ہوتے پر تم کیا واسطے اسکو امان
دئے اُسپر عمار مین اور خالد مین تکرار ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوکے عرض کئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم عمار کو